



سرکاری رپورٹ

## صوبائی اسمبلی پنجاب



مباحثات 2004

پیر 6، منگل 7، بدھ 8، جمعرات 9، جمعہ المبارک 10۔ ستمبر 2004  
(یوم الثمین 20، یوم الثلث 21، یوم الاربعاء 22، یوم الخمیس 23، یوم الجمع 24، ربیع الربیع 25-14ھ)

چودھویں اسمبلی : سترہواں اجلاس

جلد 17، (حصہ اول) شماره جات 5 تا 1

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات

## مندرجات

سترہواں اجلاس

پیر 6 ستمبر 2004

جلد 17، شماره 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
1-	ذہنی سیکر سردار شوکت حسین مزاری کا بلور قائم مقام سیکر اعلیٰ	1 -----
2-	اجلاس کی طبی کا اعلیٰ	3 -----
3-	ایجنڈا	5 -----
4-	ایوان کے عہدے دار	7 -----
5-	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	13 -----
6-	چیز میوں کا بیٹل	14 -----
	پوائنٹ آف آرڈر	
7-	صدر جنرل پرویز مشرف کے پانچ سال وردی میں رہنے کی خبر	14 -----
8-	نوعیب اراکین اسمبلی کا حلف	17 -----
9-	صدر جنرل پرویز مشرف کے پانچ سال وردی میں رہنے کی خبر (--- جاری)	19 -----
	سوالات (محلک صفت، کاگنی و مدنی ترقی)	
10-	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات	40 -----

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
65	نظاں زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکے گئے)	11
119	غیر نظاں زدہ سوالات اور ان کے جوابات	12
	توجہ دلاق نوٹس	
	بیر بنیامین رضوی ان کے محافظ اور ڈرائیور	13
127	کے سرعام قتل پر حکومتی کارروائی و اقدامات کی تفصیل	
	رپورٹیں (جو ایوان میں پیش ہوئیں)	
138	مجلس کانڈ برائے تعلیم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	14
138	مجلس استحقاق کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا	15
139	مجلس کانڈ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	16
	مجلس کانڈ برائے موٹل ویلفیئر بہبود خواتین	17
139	اور بیت المال کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	
	تحاریک استحقاق	
	ڈی۔ ایس۔ پی۔ واہ کینٹ کا ایم۔ پی۔ اسے	18
140	کے ساتھ توہین آمیز رویہ	
	تھامز رنگ کے ایس۔ آئی کارکن اسمبلی کے خلاف نازیبا زبان	19
142	کا استعمال اور ڈی۔ ایس۔ پی۔ کا شکایت کو سنی ان سنی کر دینا	
	ڈی۔ ایس۔ پی۔ فیکٹری ایریا فیصل آباد	20
144	کارکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ	
	پوائنٹ آف آرڈر	
147	لاہور کے قانون ساز ہونٹوں میں اینڈین فوڈ لیسٹیبل کا اہتمام	21
	تحاریک التوائے کار	
	لاہور میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کی پالیسی وضع نہ ہونے	22
151	سے طلبہ اور والدین کو واسطے کے حصول میں تشویش	
	بورسے والا شہر کے عوام کو شفاف	23
153	پانی کی فراہمی میں سست روی	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
24	فیصل آباد میں ناقص غیر مسیاری اور ملاوٹ شدہ اچھا۔ کی فروخت سے عوام میں شدید اضطراب	154
25	رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی) مجلس کانفرنس نے پھر اینڈ بوتھ آفیزرز کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	157
	تعزیت	
26	مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی کی وفات پر دماغے مغرت	158
27	چودھری محمد اسلم کانہ اور سابق ممبر بشیر احمد کی وفات پر دماغے مغرت	159
	قرارداد	
28	دولت مشترکہ پارلیمانی انجمن میں صوبائی اسمبلی کی از سر نو رکنیت	160
<b>منگل 7 ستمبر 2004</b>		
<b>جلد 17، شماره 2</b>		
29	ایجنڈا	191
30	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ سوالات (محلکہ زکوٰۃ و عشر)	193
31	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات	194
32	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	240
	یوانٹ آف آرڈر	
33	ارتی عمارت کی اصلی حالت کا نم دکھانا	268
34	حزب اختلاف کے اراکین کو ترقیاتی فنڈز کی عدم فراہمی	274



صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	تجاریک التوانے کار	
282	35- ڈسٹرک ہیلتھ آفس فیصل آباد میں بد اظہای اور کردڑوں روپے کی کرپشن (۔۔۔ جاری)	
287	36- وکٹوریہ ہسپتال ساہیوالہ میں سیورج پائپ تبدیل کرنے کے عمل میں سست روی	
	پوانٹ آف آرڈر	
292	37- بدیلی اداروں کا غیر سیاسی بنیادوں پر انتخاب	
301	38- پنجاب کے پسماندہ علاقوں کی محرومیوں کا ازالہ	
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)	
317	39- مسودہ قانون (ترمیم) امتناع ظاہری نمود و نمائش و سبے جا مصارف تقریبات شادی پنجاب صدرہ 2004	
320	40- مسودہ قانون (ترمیم) گجرات یونیورسٹی صدرہ 2004	
326	41- مسودہ قانون (ترمیم) ساؤتھ ایشیا انسٹیٹیوٹ لاہور صدرہ 2004	
	بدھ 8- ستمبر 2004	
	جلد 17، شمارہ 3	
		نمبر شمار
331	42- ایجنڈا	
333	43- تلاوت قرآن پاک اور ترمیم	
	سوالات (حکمہ تعلیم)	
334	44- نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
364	45- نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
402	46- غیر نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات	

- تعزیت
- 47- پروفیسر اشفاق احمد کی روح کے ایصالِ ثواب  
کے لئے دماغی منقرت  
411 -----
- پوائنٹ آف آرڈر
- 48- ارتقی عمارت کی اصل حالت قائم رکھنا... (جدی)
- 414 -----
- تحریک استحقاق
- 49- کٹر ویئر فار سٹ ہماویڈ کارکن اسمبلی سے توہین آمیز رویہ
- 417 -----
- تحاریک التوائے کار
- 50- بورے والا شہر کے عوام کو شفاف پانی کی فراہمی  
میں سست روی (۔۔۔ جاری)
- 423 -----
- 51- ضلعی ہیڈ کوارٹر اسپتال رحیم یار خان کی حالت زار
- 424 -----
- 52- فیصل آباد کے کینوں کو چینی کے لئے ناقص  
اور غیر میاری پانی کی فراہمی
- 429 -----
- 53- جیل روڈ لاہور پر ماحولیاتی آلودگی، شور سے کینوں  
میں بیماروں کا جنم لینا
- 440 -----
- سرکاری کارروائی
- مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)
- 54- مسودہ قانون تحفظ صارفین پنجاب صدرہ 2004
- 443 -----
- 55- مسودہ قانون ساڈو اے ایسیا یونیورسٹی لاہور صدرہ 2004
- 444 -----
- 56- مسودہ قانون ورثہ فاؤنڈیشن پنجاب صدرہ 2004
- 444 -----
- رپورٹ (جو پیش کی گئی)
- 57- حکومت پنجاب کے حلیات، مہندی اور ماہیاتی حلیات  
اور ان پر سال 2001-02 کے بارے میں آڈیٹر  
جنرل آف پاکستان کی رپورٹ
- 445 -----

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
446	تعلیم پر عام بحث	58
	رانا منشا اللہ کی جانب سے اٹھائے گئے پوائنٹ آف آرڈر پر موضوع	59
510	تبدیلی اداروں کا غیر سیاسی بنیادوں پر انکتاب پر جینز کی رونگ	
511	تعلیم پر عام بحث (--- باری)	60
<b>جمعرات، 9- ستمبر 2004</b>		
<b>جلد 17، شماره 4</b>		
531	ایجنڈا	61
533	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	62
	مسوالات (محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات)	
534	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات	63
571	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکے گئے)	64
	توجہ دلاؤ نوٹس	
	سرسید ناؤن فیصل آباد، دوران حراست پولیس تشدد	65
588	سے جبری کی ہلاکت پر حکومتی کارروائی کی تفصیل	
	تعزیت	
	جناب قائم مقام سیکرٹری سردار شوکت حسین مزاری کے	66
600	عزیز سردار مقبول عالم مزاری کی ولادت پر فاتحہ خوانی	
	تحاریک استحقاق	
	کنزروٹور فارسٹ بہاولپور کارکن اسمبلی	67
601	سے توہین آمیز رویہ (--- بحث باری)	
	پوائنٹ آف آرڈر	
	پرائیویٹ سکول سیکٹر پر بحث کے لئے وقت کا تسنن	68
603	اور کینٹی کی تشکیل	

## تجاریک التوانے کار

- 69 - تھانہ مانگناوار میں جموٹے پے جے کا اندراج  
اور تشدد کی وجہ سے ہلاکت  
611 -----
- 70 - محکمہ سدنیات کے افسران کی طرف سے ریت  
کی نیلامی میں کرپشن  
613 -----
- 71 - یو۔بی۔ ایل گھڑ منڈی برانچ میں ڈاکا  
پانی کے تاباؤں کنکشن دینے کی وجہ سے محکمہ وانا  
614 -----
- 617 ----- کو کروڑوں روپے کا نقصان
- 73 - تھانہ احمد نگر گوبرنار پولیس کی طرف  
618 ----- سے غنڈوں کی سرپرستی
- 74 - لاہور شہر میں امن و امان کی اہتر صورت حال  
621 ----- رپورٹ (جو پیش ہوئی)
- 75 - پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 کا  
623 ----- پیش کیا جانا
- سرکاری کارروائی  
623 ----- صحت پر عام بحث

جممۃ المبارک '10 - ستمبر 2004

جلد 17، شمارہ 5

- 77 - ایجنڈا  
683 -----
- 78 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ  
685 -----
- پیوانٹ آف آرڈر  
79 - قاری سعید الرحمن کی تلاوت قرآن پاک میں اغلاط کی نشاندہی  
686 -----

## سوالات (محکمہ سماجی بہبود اور بیت اہل)

- 80 - نفلن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ..... 687
- 81 - نفلن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ..... 729
- 82 - غیر نفلن زدہ سوال اور اس کا جواب ..... 759
- پوائنٹ آف آرڈر
- 83 - بحیرہ ٹائون کے بارے میں اخباری غیر ..... 760
- تجاریک استحقاق
- 84 - ایس۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) کی جانب سے پور بنیامین ..... کی نش لو احقین کے حوالے کرنے کے بارے میں طے شدہ ..... 769
- پروگرام کی خلاف ورزی
- 85 - راوی ہلی پروٹو سے پولیس آفیسر کا ایم۔ پی۔ اے ..... سے توہین آمیز سلوک ..... 775
- تجاریک التوائے کار
- 86 - ناہانز کنکشن دینے کی وجہ سے محکمہ داما کو ..... کروڑوں روپے کا نقصان (۔۔۔ ہاری) ..... 777
- 87 - لارنس روڈ پر پتنگے کے ساتھ ناہانز تجاوزات کی بھر مار ..... 780
- 88 - پنجاب سیز کارپوریشن کی ٹائلی کی وجہ ..... سے کروڑوں روپے کے بیج کا ضیاع ..... 782
- 89 - شیخوپورہ میں ٹیس زابوں کی اپنے ملازم کی بیٹی سے زیادتی ..... 783
- سرکاری کارروائی
- مسودات قانون (جو زیر غور آئے)
- 90 - مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر ویکلز مسودہ 2004 ..... 788
- 91 - مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب سوشل سروسز بورڈ مسودہ 2004 ..... 790
- 92 - انڈکس

ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری  
کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No. PAP/Legis-I(5)/2002/662. dated 31 August 2004. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, **Sardar Shaukat Hussain Mazari**, *Deputy Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as **Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect during the absence abroad of **Ch. Muhammad Afzal Sahi**, *Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab.

**SAEED AHMAD**  
Secretary

## اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No . PAP-Legis-1(89)/2004/663 . Dated 2 , September 2004 . The following Order , made by the Governor of the Punjab , is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 6<sup>th</sup> September, 2004 at 3.00 p.m. in the Assembly Chambers Lahore."

Dated Lahore, the  
1<sup>st</sup> September, 2004

**LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL.**  
Governor of the Punjab

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6 - ستمبر 2004

1 - سوالات (محکمات منت، کلن کئی و سدنی ترقی)

1- نطن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2- غیر نطن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2 - توجہ دلاؤ نوٹس

(الف) قراردادیں

(ب) مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

(i) مسودہ قانون تحفظ صارفین پنجاب صدرہ 2004

(ii) مسودہ قانون ساؤتھ ایشیاء یونیورسٹی لاہور صدرہ 2004

(iii) مسودہ قانون ورثہ فاؤنڈیشن پنجاب صدرہ 2004

(ج) آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ کا پیش کیا جانا



## صوبائی اسمبلی پنجاب

### 1 - ایوان کے عہدیدار

- |                      |   |                       |     |
|----------------------|---|-----------------------|-----|
| جناب قائم مقام سپیکر | • | سردار شوکت حسین مزاری | (1) |
| قائد ایوان           | • | چودھری پرویز الہی     | (2) |
| قائد حزب اختلاف      | • | جناب قاسم ضیاء        | (3) |

### 2 - چیئرمینوں کا پینل

- |                     |   |           |     |
|---------------------|---|-----------|-----|
| جناب ارشد محمود بگو | • | بی بی-122 | (1) |
| رانے اعجاز احمد     | • | بی بی-171 | (2) |
| ملک نذر فرید کھوکھر | • | بی بی-192 | (3) |
| ملک جلال دین ڈھکو   | • | بی بی-222 | (3) |

### 3 - کابینہ

- |   |                                 |
|---|---------------------------------|
| وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ                           | گروپ کمیشن (ر) مشتاق احمد کیانی |
| وزیر سی۔ ایم۔ آئی۔ ٹی۔ ایملی منٹیشن اینڈ کوآرڈینیشن | کرنل (ر) شجاع خانزادہ           |
| وزیر کوآپریٹوز                                      | کرنل (ر) ملک محمد انور          |
| وزیر کالونیز  | جناب مناظر حسین رانجھا          |
| وزیر آبپاشی   | چودھری عامر سلطان چیمبر         |
| وزیر ریونیو، ریٹیف اینڈ کنسائیڈریشن                 | جناب گل حمید خان روکھڑی         |
| وزیر کانگنی و معدنیات                               | جناب محمد سبطین خان             |
| وزیر جیل خانہ جات                                   | جناب سید اکبر خان               |
| وزیر سپورٹس   | سردار نسیم اللہ خان شاہانی      |
| وزیر آبکاری و محصولات                               | ڈاکٹر محمد شفیق چودھری          |
| وزیر مواصلات و تعمیرات                              | چودھری عمیر الدین خان           |
| وزیر جنگلات   | ڈاکٹر اشفاق الرحمن              |
| وزیر بہبود خواتین و انسانی حقوق                     | محترمہ آئشہ ریاض نعتیند         |
| وزیر خوراک  | چودھری محمد اقبال               |
| وزیر ٹرانسپورٹ                                      | رانا شمسداد احمد خان            |
| وزیر ثقافت و امور نوجوانان                          | چودھری شوکت علی بھٹی            |
| وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی                        | جناب محمد بشارت راجہ            |
| اختصاصی چارج قانون و پارلیمنٹ امور                  |                                 |

\* بذریعہ ایس اینڈ جی اسے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-II/2-3/2003 مورخہ 16۔ اکتوبر 2003 وزیر کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمات برائے اجلاس (6۔ ستمبر 27۔ ستمبر 2004) تفویض کئے گئے۔

- (18) میاں عمران مسعود ، وزیر تعلیم
- (19) جناب محمد اہمل پیر ، برصفت
- (20) سید اختر حسین رضوی ، بر محنت و افرادی قوت
- (21) جناب ارمان سجانی ، وزیر قوت
- (22) سید سعید الحسن ، وزیر اوقاف و مذہبی امور
- (23) ڈاکٹر طاہر علی جاوید ، وزیر صحت
- (24) جناب عبدالعظیم خان ، وزیر انہاریشن ٹیکنالوجی
- (25) میاں محمد اسلم اقبال ، وزیر سیاحت
- (26) سردار حسن اختر موکل ، وزیر ٹیکنٹ و پیشہ ورانہ ترقی
- (27) سید رحمان علی گیلانی ، وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی
- (28) رانا محمد قاسم نون ، وزیر ایگریکلچرل مارکیٹنگ
- (29) جناب حسین جہانیاں گردیزی ، وزیر ٹریڈ اینڈ غیر رسمی بنیادی تعلیم
- (30) جناب محمد ارشد خان لودھی ، وزیر زراعت
- (31) جناب غلام محی الدین چشتی ، وزیر ایجیف و حپ
- (32) سردار حسین بہادر دریشک ، وزیر خزانہ
- (33) سید ہارون احمد سلطان بخاری ، لائوساک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
- (34) میاں غلام حسین ونو ،
- المعروف محمد اختر غلام
- (35) جام محمد ہاشم کبیر ، وزیر زکوٰۃ و عشر
- (36) جناب محمد اعجاز شفیق ، وزیر ماہی پروری
- (37) مخدوم اشفاق احمد ، وزیر بیت المال
- (38) مخترم نسیم لودھی ، وزیر تحفظ ماحولیات
- (39) مخترم قدسیہ لودھی ، وزیر بہبود آبادی
- (40) مسز جوش روین جویس ، وزیر خصوصی تعلیم
- وزیر اقلیتی امور

## 4 - پارلیمانی سیکرٹریز

- |      |  |   |                                 |
|------|--|---|---------------------------------|
| (1)  | چودھری محمد کارمان علی خان             | • | مل                              |
| (2)  | راجہ راشد حفیظ                         | • | مقامی حکومت و دیہی ترقی         |
| (3)  | جناب اعجاز حسین فرحت                   | • | ہاؤسنگ، شہری ترقی               |
| (4)  | جناب تنویر اسلم ملک                    | • | خدمات و انتظام عمومی            |
| (5)  | کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان*            | • |                                 |
| (6)  | چودھری نذر حسین کوندل                  | • | تعلیم                           |
| (7)  | ملک شعیب اعوان                         | • | اطلاعات                         |
| (8)  | ملک محمد آصف بجا                       | • | بیت اسماء                       |
| (9)  | جناب محمد وارث کلو                     | • | کالونیز                         |
| (10) | ملک رضا شاہد وسیر                      | • | انڈرٹیکننگ میکانولوجی           |
| (11) | چودھری خالد محمود                      | • | لائوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ     |
| (12) | جناب محمد قمر حیات کانہیا              | • |                                 |
| (13) | بریکنڈیز (ر) جاوید اکرم (سٹارہ امتیاز) | • | صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی  |
| (14) | مدھی مہتر قیوم نہرا                    | • | ماہی پروری                      |
| (15) | چودھری خالد اصغر گھرال                 | • | سپورٹس                          |
| (16) | چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ              | • | قانون                           |
| (17) | مس عمیدہ وحید الدین                    | • | خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم |
| (18) | لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس            | • | مواصلات و تعمیرات               |
| (19) | جناب اعجاز احمد سیول                   | • | آبکاری و محصولات                |
| (20) | جناب جاوید منظور گل                    | • | کانکنی و معدنیات                |

- (21) آغا علی حیدر . ثقافت و امور نوجوانان
- (22) ملک احمد سمیع خان (ایڈووکیٹ) . اشتہال اراضی
- (23) ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ) . پارلیمانی امور
- (24) دیوان اعلاق احمد . آبپاشی و قوت برقی
- (25) جناب محمد عامر اقبال شاہ . محنت و افرادی قوت
- (26) جناب طاہر حسین خان طیزی . خصوصی تعلیم
- (27) ملک محمد اجمل جوئیہ . ادارہ ملازمین سوشل سکیورٹی پنجاب
- (28) جناب عمور احمد خان ڈالہا . خزانہ
- (29) جناب ولایت شاہ کنگہ . زراعت
- (30) جناب آفتاب احمد خان . ایگریکلچرل مارکیٹنگ
- (31) چودھری وحید اصغر ڈوگر . پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- (32) جناب جاوید اقبال خان کھی . جنگلات
- (33) سردار میر بادشاہ خان قیصرانی . صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری
- (34) جناب طارق احمد گورملنی . جنگلی حیات
- (35) میاں امتیاز علیم قریشی . زکوٰۃ و عشر
- (36) ملک احمد کریم قنورنگزیل . سی۔ ایم۔ آئی۔ ٹی۔ آئی اینڈ سی
- (37) جناب اللہ وسایا عرف چنو خان لغاری . سیاحت و قیام
- (38) سید محمد قائم علی شاہ . مذہبی امور و ادو کاف
- (39) ملک اللہ بخش سمیتہ . ٹرانسپورٹ
- (40) مہر فضل حسین سٹرا . جیل خانہ جات
- (41) جناب احمد نواز \* .

- (42) سید نذر محمود شاہ\* .  
 (43) جناب محمود احمد . خوراک  
 (44) سردار محمد دریا خان فیاض . امداد باہمی  
 (45) بیگم زینت خان . ترقی عواتین  
 (46) ڈاکٹر فرزانہ نذیر . صحت  
 (47) محترمہ لبنی طارق . سیاحت  
 (48) سیدہ بشری نواز گردیزی . امور داہلہ  
 (49) محترمہ شہلا راٹھور . سماجی بہبود  
 (50) محترمہ سعیدہ جمالیوں . تحفظ ماحولیات  
 (51) محترمہ روبینہ نذر سہری (ایڈووکیٹ) . یونٹا (FEVTA)  
 (52) محترمہ غلہ ہما عیمن . منصوبہ بندی و ترقیات  
 (53) محترمہ زاہدہ سرفراز . بہبود آبادی  
 (54) مس نکلت سلیم خان . ہائر ایجوکیشن  
 (55) مس شگفتہ انور . انٹی کرپشن  
 (56) جناب پیٹرک جیکب گل . اقلیتی امور

## 5۔ ایڈووکیٹ جنرل

## 6۔ ایوان کے افسران

- (1) قائم مقام سیکرٹری . جناب سعید احمد  
 (2) ڈائریکٹر (ریسرچ اینڈ پبلیکیشن) . جناب عنایت اللہ لک  
 (3) ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی) . ملک مقصود احمد

## صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس)

پیر 6 - ستمبر 2004

(یوم الاثنین 20 - رجب المرجب 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 45

منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اغْوَدِ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَيْطِنِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

سَبِّحْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مُلْكُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

عَلَى الْعَرْشِ يُعَلِّمُ مَا يَشَاءُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يُخْرِجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

مِنَ السَّمٰوٰتِ وَمَا يَعْرِضُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

الْاُمُوْرُ ۝

سورۃ الحديد آیات 51-54

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے ہدای کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غلاب (اور) گلت والا ہے، آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے (وہی) زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پھلا اور (اپنی قدرتوں سے سب پر) ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اُس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی اور جو اُس کی طرف جڑتی ہے سب اس کو معلوم ہے اور تم جہں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور سب اور اسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں ۝ وما علینا الالابادغہ

### چینر مینوں کا پینل

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم، سب سے پہلے میں اس سترھویں اجلاس میں قائم ممبران اسمبلی کو wel come کرتا ہوں اور اس کے بعد میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ بینل آف چینر مین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب قائم مقام سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل بینل آف چینر مین نامزد فرمایا ہے۔

- |     |         |                        |
|-----|---------|------------------------|
| 171 | پی۔ پی۔ | 1- رائے اعجاز احمد     |
| 192 | پی۔ پی۔ | 2- ملک نذر فرید کھوکھر |
| 222 | پی۔ پی۔ | 3- ملک جلال دین ڈھکو   |
| 122 | پی۔ پی۔ | 4- جناب ارشد محمود بگو |

### پوائنٹ آف آرڈر

صدر جنرل پرویز مشرف کے پانچ سال

وردی میں رہنے کی خبر

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانا صاحب!

If you can have a copy of the Constitution اس کی توجہ چاہوں گا

شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ

copy of the Constitution اس کا آرٹیکل نمبر 5 ہے کہ



**Loyalty to State and Obedience the Constitution and Law:**

1. Loyalty to the State is a basic duty of every citizen.
2. Obedience to the Constitution and law is the inviolable obligation of every citizen wherever he may be and of every other person for the time being within Pakistan

اس کا آرٹیکل نمبر 6 ہے کہ،

**High treason.**

1. Any person who abrogates or attempts or conspires to abrogate, subverts or attempts or conspires to subverts the constitution by use of force or show of force or by other unconstitutional means shall be guilty of high treason.
- 2 Any person aiding or abetting the acts mentioned in clause (1) shall likewise be guilty of high treason.

جناب سپیکر! اگر آج کے اجلاس آپ پر ہمیں تو وزیر اعلیٰ پنجاب نے فرمایا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کو پانچ سال وردی میں رہنا چاہیے۔ ہم نے 1973 Constitution کے تحت حلف لیا ہے۔ ہم اس کو subvert کر رہے ہیں۔ ہم اس کو conspire کر رہے ہیں۔

You should take the suo moto action for a case of high treason against the Chief Executive.

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ رانا صاحب نے اخبار میں ایک خبر پڑھی اور اس پر وہ اتنے سخ پاہونے کہ اس صوبے کے چیف ایگزیکٹو اور اس صوبے کے وزیر اعلیٰ کے خلاف وہ یہ فرما رہے ہیں کہ high treason کا مقدمہ درج ہونا چاہیے۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو لوگ خود نہ صرف آئین کو پامال کرنے والے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جن کے نزدیک آئین یا قانون نام کی کوئی چیز کوئی حیثیت نہیں رکھتی وہ دوسروں پر اس طرح کا الزام لگاتے ہیں میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے آج صرف خبر پڑھی ہے، جس خبر میں یہ کہا گیا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کو پانچ سال کے لئے اس ملک کا صدر رہنا چاہیے اور باوردی صدر رہنا چاہیے۔ اس خبر پر وہ سخ پاہونے ہیں۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے دنوں میں اسی اسمبلی میں اس سلسلے میں قرارداد بھی منظور کروائی جائے گی۔ میں اس لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کسی لالچ کے تحت نہیں، کسی ذاتی منفعت کے لئے نہیں یا کسی اور ذاتی مفاد کے لئے یہ بات نہیں کہہ رہے۔ رانا صاحب کو اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ آج جنرل پرویز مشرف کی پالیسیوں کے باعث، ان کے فیصلوں کے باعث اور ان کے الیکشن کروانے کے باعث یہ اسمبلی میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جنرل پرویز مشرف آج نہ ہوتے اور 9/11 کے بعد جو ملک کی صورت حال تھی اور جس صورت حال میں اس ملک کو سابق حکمرانوں نے چھوڑا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد شاید آج جس ترقی پر پاکستان چل رہا ہے۔ آج پاکستان سیاسی طور پر استحکام کی صورت حال اختیار کئے ہونے ہے، یہ تسلیم نہ کریں تو عظیمہ بات ہے لیکن آج پاکستان میں سیاسی استحکام کا یہ ثبوت ہے کہ جمہوری طور پر فیصلے ہوتے ہیں، وزیر اعظم جمہوری طور پر تبدیل ہوتے ہیں، وزیرانے اعلیٰ تبدیل ہوتے ہیں تو جمہوری طور پر ہوتے ہیں۔ یہ جمہوریت کا حسن ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ صرف اور صرف جنرل پرویز مشرف کی مہربانہ اور ذمہ دارانہ پالیسیوں کی وجہ سے آیا ہے اس لئے انھیں تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ یہ اس

اسمبلی کا استحقاق ہے۔ ہم جس مسئلے پر جب چاہیں انشاء اللہ تعلق اس ایوان سے جمہوری طور پر قرارداد منظور کروائیں گے اور ہمارے وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الہی صاحب نے اگر کل اس بات کا مطالبہ کیا ہے تو انہوں نے ایک سیاسی جماعت کے صوبائی صدر ہونے کے ناطے کیا ہے اور ہماری جماعت کو پورا حق پہنچنا ہے کہ ہم اپنا مافی الضمیر بیان کریں۔ ہم اپنی پالیسیاں بیان کریں اور اگر ہم مناسب سمجھیں گے تو انشاء اللہ تعلق سیاسی سطح پر بھی اور اسمبلیوں میں بھی قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بھی اس قرارداد کو منظور کروایا جائے گا۔

### نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر، میرے علم میں آیا ہے کہ چار منتخب اراکین جناب محمد شعیب صدیقی پی پی پی۔ 156 ملک خالد محمود وارن پی پی پی۔ 269 چودھری شعیب کریم پی پی پی۔ 275 اور ڈاکٹر محمد افضل پی پی پی۔ 276 حلف اٹھانے کے لئے جمیئر میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔  
آوازیں، لوٹے، لوٹے۔

(اس مرحلے پر نو منتخب ممبران جناب شعیب صدیقی پی پی پی۔ 156)

ملک خالد محمود وارن پی پی پی۔ 269 چودھری شعیب کریم پی پی پی۔ 275

ڈاکٹر محمد افضل پی پی پی۔ 276 نے حلف اٹھایا اور رجسٹر پر دستخط کئے

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی راج صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! چونکہ نئے ممبران نے حلف اٹھایا ہے۔ میں منتخب ہونے والے ممبران کو اپنی طرف سے اور اپنے فریڈری پنچر کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، لاہور صاحب بت کر رہے ہیں۔ میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سیکریٹری! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایک نہایت ہی معزز ممبر کی death ہوئی ہے جن کا ایم۔ ایم۔ اے سے تعلق ہے ان کے لئے دعا کریں۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، ان کا resolution آرہا ہے۔ جی راجر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکریٹری! میں اپنی اور زیر نگرانی بنجر کے تمام اراکین کی طرف سے نو منتخب ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر ہمارے تین ممبر بہاولپور سے منتخب ہو کر آئے ہیں، میں دل کی اتھارہ مہرائیوں سے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انہوں نے جس سیاسی کردار اور جرات کا مظاہرہ کیا ہے اس کے لئے میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب سیکریٹری! مجھے یہاں پھر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے اس طرف بیٹھے ہونے دوستوں کو تو ان کی سیاسی عہمت کو سلام پیش کرنا چاہیے جنہوں نے ان کے ٹکٹ کو جوتی کی نوک پر رکھ کر ان کو واپس کیا اور resign کیا اور پاکستان مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہو کر اس ایوان میں واپس آنے اور اس بات کو ثابت کیا کہ وہ سیاسی کردار کے حامل باضمیر لوگ ہیں۔ یہاں سے لوٹنے لوٹنے کی آواز آتی ہے۔ اگر کوئی ویسے پارٹی چھوڑ جائے تو یہ کہتے ہیں کہ floor cross کر گیا لیکن سیاسی کلارکن یہ سمجھتا ہے کہ اس نے جس پارٹی کے ٹکٹ پر ایکشن لیا اس پارٹی کا اس پر حق ہے تو پہلے وہ اس حق کو لوٹاتا ہے پھر اپنے بل بوتے پر اپنی جماعت کے بل بوتے پر منتخب ہو کر آتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر لحاظ سے اس معزز ایوان کے لئے قابل احترام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سیاسی طور پر اس کلارکن کا قد کاٹھ ان سیاسی ہونوں کے مقابلے میں بہت بڑا ہے اس لئے کہ انہوں نے اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہا، اپنے ضمیر کی آواز پر ٹکٹ واپس کیا اور اپنے ضمیر کے مطابق ایک جماعت کے ٹکٹ پر ایکشن لیا کر یہاں آئے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورا معزز ایوان ان معزز اراکین کے کردار کو سلام پیش کرتا ہے اور

ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ شکریہ (نعرہ ہانے تحسین)  
جناب سمیع اللہ خان، یوانٹ آف آرڈر۔

صدر جنرل پرویز مشرف کے پانچ سال

وردی میں رہنے کی خبر

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ اس ایوان میں ایک ایسا شخص یہاں بیٹھے ہوئے اپوزیشن کی طرف اشارہ کر کے بونے لیڈر کہہ رہا ہے لیکن ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی constituency سے بری طرح lose کیا۔ راجہ صاحب کی اپنی حالت یہ ہے کہ میرے خیال میں اس ایوان میں اگر کوئی سیاسی بونا ہے تو وزیر قانون کے علاوہ کوئی نہیں ہے جس نے خیرات میں سیٹ لے کر اس ایوان میں وردی کی حمایت کی ہے۔ یہاں وردی کی بات ہو رہی ہے اس میں 'میں' میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ پٹے تو وزیر اعلیٰ پنجاب نے statement کیا دی ہے؟ وہ اس ایوان کے قائد ایوان ہیں اور ان کی statement دیکھیں کہ چاروں صوبائی اسمبلیوں، سینیٹ اور قومی اسمبلی قرارداد پاس کریں گی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب پاکستان مسلم لیگ (ق) کے صوبائی سربراہ کو یہ سیاسی، اخلاقی طور پر کس طرح زیب دیتا ہے کہ وہ سینیٹ میں جو قرارداد آئی ہے، جو قومی اسمبلی میں آئی ہے، جو سندھ، بلوچستان یا سرحد میں آئی ہے، پنجاب کا وزیر اعلیٰ سب کو dictate کر رہا ہے کہ وہاں قرارداد آنے کی یہ بھی خود کرنے کی بات ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آئین کا مصلد ہے جس طرح رانا آفتاب صاحب نے فرمایا ہے۔ 17 ویں ترمیم کے حق میں ہم نہیں تھے لیکن آج وہ آئین

کا حصہ بن چکی ہے [\*\*\*\*\*]

جناب قائم مقام سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب کوئی جواز نہیں ہے۔ چاہے ہم اس ترمیم کے حق میں تھے یا نہیں تھے کہ کوئی امر، کوئی جنرل 31-دسمبر کے بعد وردی میں اس ملک میں طمرانی کرے۔ اسے اپنی بیہ کون میں واپس جانا ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک میں حقیقی جمہوریت کی بحالی کے لئے جو بھی قربانی دینی پڑے گی، ہم دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بات کی ہے۔ میں نے ایک

constitutional بات کی ہے۔ میں نے پنڈی میں راجہ بازار کے جلسے کی بات نہیں کی ہے۔ یہ Constitution کا آرٹیکل 5 اور آرٹیکل 6 ہے اور بڑا واضح ہے کہ آپ کوئی چیز آئین کے خلاف کریں یا اس پر conspire کریں یا اس کو abelment کریں یا پاس کریں that amounts to

high treason آپ دیکھیں کہ کیا یہ high treason نہیں ہے کہ ایک آئین جو 1973 کا ہے آپ نے اس میں amendment کر لی جیسے بھی کر لی ہے۔ وہ آئین کا حصہ بن گیا ہے جو اب چل رہا ہے مگر اس آئین کے مطابق بھی کوئی provision نہیں ہے کہ آپ اس کو amendment سے

بچنے کریں۔ آپ conspire کر رہے ہیں۔ because you are the custodian of the

House راجہ صاحب نے کہا ہے کہ ہم جنرل مشرف کی پالیسی بنا رہے ہیں۔ 342 ممبرز جو directly elected تھے ان میں سے ایک آدمی بھی نہیں ملا تھا۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: Let him finish then I will give the floor to you.

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے کالونیز، جناب سپیکر! انہوں نے سیکشن 5 اور 6 کی بات کی ہے۔

\* نگہم جناب قائم مقام سپیکر 5 اور کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جناب قاضی صاحب! No cross talk. I give the floor. جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ اس پروگرام کی بات کر رہے ہیں جس پاکستان میں ہر روز ساڑھے بارہ ہزار آدمی below poverty line جا رہا ہے۔ آپ اس نظام کی بات کر رہے ہیں کہ جس وقت انہوں نے کہا تھا کہ ہم بددیانت وزراء کو نکال دیں گے۔ ساری کی ساری کابینہ وہی ہے۔ آپ کے پاس تو 342 ممبرز میں سے پی ایچ ڈی تھے، ڈاکٹرز تھے، ماسٹرز تھے اور ایم فل کیا ہوا تھا، پیرسٹرز تھے، چارٹڈ اکاؤنٹنٹس تھے اس میں سے آپ نے اس قابل نہیں سمجھا۔ راجہ صاحب! آپ سمجھ لیں اللہ صاحب کی بات کو محسوس نہ کریں۔ آپ خود ایک خیرات کی سیٹ پر یہاں آئے ہیں۔ اگر آپ اتنے قابل ہوتے تو آپ اپنے پنڈی کے حلقے سے ہار کر نہ آتے۔ میں آپ کو درخواست کرتا ہوں اور ہمارا یہ موقف ہے کہ You being the custodian of the House. یہ high treason کا کیس بنتا ہے، ہم اس کی پریس کانفرنس بھی کریں گے اور ہم اس کو عدالت میں بھی لے کر جائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری ذات کے حوالے سے سمجھ لیں اللہ صاحب نے فرمایا اور رانا آفتاب صاحب نے فرمایا، میں اس پر بات نہیں کرتا۔ میں تمہوڑا سا عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم ہمیں کوئی بات کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیے کہ آج ہم سترھویں ترمیم کو تسلیم کرنے کی کس منہ سے بات کرتے ہیں؟ اسی معزز ایوان کے در و دیوار اس بات کے گواہ ہیں کہ جب سترھویں ترمیم کے خلاف بت کرتے ہوئے ان کا منہ نہیں تھکتا تھا لیکن سترھویں ترمیم ہو گئی اور آگنی اور آگنی اور اب تسلیم کرنا پڑ رہا ہے اس لئے میرے بھائی! آپ مت گھبراہٹیں۔ یہ ہماری سیاسی پارٹی کا فیصلہ ہے، ہمارے قائد کا فیصلہ ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اس ملک کے لئے ضروری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ قرارداد بھی لے کر آئیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے قائد کے فیصلے کو آگے لے کر چلیں گے۔ آپ کو تکلیف ہوتی ہے تو ہوتی رہے۔ آپ کی مرضی سے نہ اس ایوان نے چلنا ہے۔ آپ کی مرضی سے نہ اس ملک نے چلنا ہے۔ اس ملک کو ان لوگوں

نے چلانا ہے جن کو عوام نے منتخب کر کے بھیجا ہوا ہے۔ آپ کے کہنے سے نہ کوئی جمہوریت کی نفی ہو سکتی ہے نہ آپ کے کہنے سے جنرل پرویز مشرف وردی اتار سکتا ہے نہ آپ کے کہنے سے کابینہ بن سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی سیاسی سوچ کا تو آپ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ This is prerogative of the ruling party کہ وہ کون سی کینٹ لے کر آتے ہیں۔ کینٹ معمولی ہے یا بڑی ہے یا کینٹ میں کون آیا ہے، آپ کے پیٹ میں کیا درد ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی بھی نہ آتا، آپ تو پھر بھی نہیں آسکتے تھے۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ اگر ایک وزیر بھی پرانا نہ آتا لیکن آپ میں سے پھر بھی کسی نے نہیں آتا تھا۔ جو کچھ کیا جا رہا ہے اس ملک کے حلال کے لئے کیا جا رہا ہے۔ ہڈا کے لئے اس کو ہضم کرنے کی کوشش کیجئے۔ میں آخر میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ لیگیٹیو یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے۔ رانا صاحب نے ایک بات کی ہے اس پر انہوں نے اپنا موقف بیان کر دیا ہے، جواب میں نے دے دیا ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہوگی کہ اسے rule out کریں اور آپ معزز ایوان کی کارروائی کو چلائیں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب احسان الحق احسن نولائیا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی بات کریں۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، شکریہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہو رہی ہے کہ اخبارات میں آنے والی statement سے آئین کے آرٹیکل 5 اور آرٹیکل 6 کی violation ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر اس موضوع پر بات ہو کہ آئین کے ان آرٹیکلز کی violation ہوتی ہے تو ہمیں اس کو بات کے ذریعے سے ثابت کرنا ہے اور حکومت نے یہ جانا ہے کہ یہ violation نہیں ہوتی۔ بات یہ ہے اور کہا یہ جا رہا ہے کہ یہ صین آئین کے حلقہ ہے۔ میں اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاؤں گا کہ ہمارے معاشرے میں جموں ہونے کی تین categories ہیں۔ ایک فردیہ کہتا ہے کہ جب وہ جموں ہوتا ہے تو کہا یہ جاتا ہے کہ وہ خود جاتا ہے کہ وہ جموں بول رہا ہے۔ دوسری categories یہ ہے کہ



جو لوگ سن رہے ہوتے ہیں انہیں پتا ہوتا ہے کہ جموٹ بولا جا رہا ہے۔ تیسری categories یہ ہے کہ بولنے والا جانتا ہے کہ میں جموٹ بولتا ہوں، سننے والے سمجھتے ہیں کہ یہ جموٹ بولتا ہے اور بولنے والا یہ بھی جانتا ہے کہ یہ سب کو پتا ہے کہ میں جموٹ بول رہا ہوں، وہ پھر بھی ذہنی سے جموٹ بولتا چلا جاتا ہے۔ ہماری حکومت جموٹ کی ذمہ داری کی اس آخری منزل پر آ چکی ہے۔ اگر یہ عین آئین کے مطابق ہے اور اگر آرٹیکل 5 اور 6 کے اندر abetment کی بات نہیں ہوتی، aiding کی بات نہیں ہوتی، conspiracy کی بات نہیں ہوتی تو ان کو ان تین نظموں کی تشریح کرنی چاہیے کہ abetment کیا ہوتی ہے، conspiracy کیا ہوتی ہے اور ان کو support کرنے کی بات کیا ہے؟ آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کے اندر کہ eligibility کیا ہے؟ کسی پولیٹیکل فورس اور کسی پولیٹیکل سیٹ کو حاصل کرنے کے لئے اگر وہ سرکاری ملازم ہے تو resign کر کے دو سال کے بعد اس طرف آئے۔ اگر یہ عین آئین ہے تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ violation ہے یا نہیں ہے اور حکومت یہ بات جانے کہ اگر انہوں نے ستر حویں ترمیم منظور کی ہے اگر پورے پرنٹ میڈیا کے اندر 31 دسمبر کا وعدہ کیا ہے تو اس کے بعد یہ کہنا آپ وردی میں رہیں یا یہ کہنا وردی کی انتہائی ضرورت ہے یا یہ کہنا کہ میں وردی کے متعلق سوچوں گا اگر یہ آئین کی violation نہیں ہے تو آج وزیر قانون سے میں پوچھتا ہوں کہ آج ہمیں آپ بتا کر جانیں کہ violation کیا ہوتی ہے؟ transparency کیا ہے اور کسی کی مدد کرنا کیا ہے اور کسی کی abetment کیا ہے؟ اگر ان تین نظموں کی تشریح یہ کر سکتے ہیں تو یہاں ایوان کے اندر ان تین نظموں کے بارے میں جانیں پھر آرٹیکل 5 اور 6 کی بات کریں گے۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نشاط افرا، پوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: I am giving the chance to every body.

جی، ملک احمد خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جن دو نکات پر رانا آفتاب صاحب نے بات کی اور جن کا جواب لہ منسٹر صاحب نے دیا، بنیادی طور پر جو point of objection تھا وہ رجسٹر ہو گیا، اس کا جواب آ گیا۔ اگر اتنی ہی آئین اور قانون کی پاسداری ہے تو Let's continue with Assembly proceedings جو rules and regulation کے مطابق ہیں۔ ہم اپنے رویے پر بھی غور کریں کہ ہم نے اس وقت اسمبلی کا ماحول کیا بنا رکھا ہے۔ رہی بات آرٹیکل 5 اور 6 کی تو It should be very clear رانا صاحب نے اس کو حتمی پڑھ کر بھی سنا دیا۔

Article 5 is for the loyalty to State and obedience to Constitution and law and Article 6 is high treason.

اب ان کی definitions چونکہ رانا صاحب پہلے پڑھ چکے ہیں۔

We don't want to go to the further repetition of the whole clause

لیکن گزارش یہ ہے کہ

obedience to the Constitution is the basic principle for every citizen of Pakistan.

تو کیا یہ بات اس وقت pre-judge کر لینا اور speculate کرنا کہ اس آئین کو violate کیا جانے کا وہ آئین جس کے مینوفیچررز پارلیمنٹ آج وجود کے اندر ہیں اور اس آئین کے اندر amendment کرنے کی حیثیت رکھتے ہیں اور پارلیمنٹ کے اندر ان کی وہ majority موجود ہے جو اس کی amendment کے مطابق آئین کے اندر دی گئیں provisions کے مطابق ایک simple majority کے ذریعے بھی amendment لا کر ایسی چیزوں کو endorse کر سکتے ہیں تو ایک legal debate کھولنا چاہ رہے ہیں۔ ایک ایسی بات کر رہے ہیں جس کی قانون کے اندر پوری گنجائش موجود ہے۔ کیا آرٹیکل 5 اور 6 کو سامنے رکھ کر وزیر اعلیٰ پنجاب کے بارے میں یہ بات کہہ دینا کہ انہوں نے جو قرارداد پاس کی ہے اس کے ذریعے ان کے اوپر high treason کا

پرچہ بنتا ہے تو کیا یہ خود اس چیز کو نہیں سمجھ سکتے کہ high treason کی اس بات کو speculate کر کے صرف اس چیز کو سامنے لا کر high treason کو دیکھیں تو سہی کہ high treason ہے کیا؟

What is basically high treason? Rana Sahib! allow me please. We always give you the time

آپ جب بھی بات کرتے ہیں ہم آپ کی بات کو پورے دھیان سے سنتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ constitutional issue ہے۔

And if we are once for all taken up the constitutional issue on this floor of the House then we should settle it on merits.

آرٹیکل 5 اور 6 کا ربط کل کی مسم بیگ کی جنرل باڈی کے اجلاس کی قرارداد کے ساتھ تعلق کیا ہے کہ وہ high treason کے بارے بنتا ہے۔ کیا آج constitution کو unconstitutionally abrogate کر دیا گیا ہے؟ This is what we want to say آج اس معاملے کو speculation کی بنیاد پر کہ ایک پولیٹیکل پارٹی جس کے اندر لوگ موجود ہیں اس کا ایجنڈا موجود ہے اس پارٹی کا manifesto موجود ہے اس پارٹی کو الحمد للہ پاکستان کی عوام نے ووٹ دے کر اس ملک پر حکومت کرنے کا حق دیا ہے، عوام کی خدمت کرنے کا حق دیا ہے۔ اس پارٹی کا کیا اچا کوئی نظریہ نہیں ہو سکتا؟ اگر تو آئین کو ماورائے آئینی طریقے سے کسی صورت یہاں پر قتل کیا گیا ہے آئین کی جزیں کہیں اکھاڑی گئی ہیں تو آپ اس پر بات کریں اور بتائیں کہ یہاں تو ہم نے high treason کی ہے۔ abetment کیا ہوتی ہے؟

Abetment to the reason that we are preparing for an unconstitutional thing. Is this what we want to say?

کہ آپ ایسا کرنے جا رہے ہیں۔ ان کو کیا پتا ہے کہ ہماری سیاسی جماعت کی جو پولیٹیکل strength ہے وہ grass roots تک ہے۔ عوام اس وقت چاہتی ہے کہ جنرل پرویز مشرف

وردی میں رہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کے اندر استحکام ہو۔ عوام چاہتی ہے کہ پاکستان کے اندر ترقی ہو۔ بیس سالہ جمعیٹی سیاسی تاریخ کے اندر انہوں نے کیا نکال کر دیا ہے؟ سوائے افراتفری کے کیا تھا؟ آئین کو کس کس طرح پامال نہیں کیا گیا؟ آئین کے strengthened pillars کو Judicial pillars کو کس طرح رد کر کے پھینک دیا گیا؟ آج اس بات کو ثابت کرنے کے لئے رانا صاحب سے میں یہ عرض کروں گا کہ جب وزیر قانون آپ کا جواب دے چکے ہیں۔

You have had the chance to speak what do you want to speak.

بات اس معاملے کی یہاں تک ہے کہ کوئی unconstitutional lean نہیں ہو رہی۔ یہ گورنمنٹ ذمہ دار گورنمنٹ ہے، تمام طریقوں کو آئینی طریقے سے اور احسن طریقے سے حل کرے گی۔ صرف article پڑھ لینے کے ساتھ articles کی violation ثابت نہیں ہوتی۔ Thank you very much.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکریٹر ملک محمد احمد خان صاحب نے آرٹیکل 5 اور 6 کے بارے میں میرا خیال ہے کہ جذباتی اور سیاسی تقریر فرمائی ہے۔ میرا پوائنٹ یہ تھا کہ اس میں اگر آپ دوبارہ دیکھیں کہ loyalty to state and obedience to the Constitution and law اگر آپ اس Constitution and Law کو abide نہیں کرتے that is unconstitutional جب یہ Constitution میں amendment کر لیتے ہیں

They have all right to do it. But is there any provision in the Constitution in the so called word

کہ اگر ایک باوردی شخص کو آپ صدر اور چیف صاحب رکھ سکتے ہیں۔ یہ کہنا کہ any person abet کر رہے ہیں۔ آپ aid کر رہے ہیں۔ کچھ inspire کر رہے ہیں۔ to subvert the constitution یہ تو ہم کہہ رہے ہیں کہ دوسری بات انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ Constitution کی بات ہے، قومی اسمبلی میں تو میں نے

A thing has happened Punjab and this is my legal and Constitutional right to apprise the Speaker

کہ یہ violation ہوئی ہے۔ یہ violation of the basic fundamental rights میرے ہیں۔ اس constitution کو subvert کرنا چاہتے ہیں۔ آگے اس constitution کی شکل بدل دی ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے۔

but I have a right to move an application in the court also but I can move an application

میرا یہ تھا کہ this was the best forum available میں سپیکر صاحب کے نوٹس میں لاؤں۔ آپ suo moto action لیں You can also move it کہ یہ آرٹیکل 5 اور 6 کیا ہے؟ Thank you very much.

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ unconstitutional کیسے ہے؟ اگر رانا صاحب کو ہماری جذباتی بات پر اعتراض ہے تو ہم اس کو ٹیبل میرا نے میں بڑے سٹھے ہونے انداز میں بھی بیان کر سکتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ ایک سیاسی جماعت اپنا نظریہ ایک قرارداد کی حیثیت سے پاس کرتی ہے بلور وزیر اعلیٰ پنجاب صدر مسلم لیگ پنجاب کی حیثیت سے اپنا سیاسی نظریہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری سیاسی جماعت کی رائے میں صدر مملکت کو وردی میں رہنا چاہئے۔ یہاں پر کیا unconstitutional ہے؟ کہاں پر constitution abrogate ہوا ہے؟ اگر یہ اختیار قومی اسمبلی میں پارلیمنٹ کے پاس ہے کہ وہ آئین کے اندر ترمیم لا کر اس قسم کا کوئی فیصلہ کر سکتی ہے تو انہیں اس چیز پر بھی کوئی اعتراض ہونا چاہئے تو اس کو لے جا کر proper legal judicial کے اندر چیلنج کریں۔ آج موجودہ حالات میں جب آئین abrogate نہیں ہوا تو اس کو speculate کر کے اس معزز ایوان کا وقت اس طرح کی فضول باتوں میں ضائع نہیں ہونا چاہئے جن کا ابھی وجود بھی نہیں ہے اور جیسے سمجھ اللہ عن صاحب نے بات کی تو میں چاہوں گا کہ اس پر ہم اپنی دلیل دیں اور اس پر اپنی بات کی وضاحت

کریں۔ یہ راجہ بشارت کے سیاسی قد کاٹھ کا نتیجہ ہے، یہ راجہ بشارت کے سیاسی ور کر ہونے کا نتیجہ ہے گو کہ وہ اپنے حلقے سے الیکشن ہار گئے لیکن ہماری پارٹی کے لئے سب سے اہم اور ذمہ دار شخص تھے جنہیں ہم نے اپنے حلقے offer کئے اور ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنا حلقہ دے کر کہا کہ آپ اس حلقے کے اندر جا کر الیکشن لڑیں اور یہ ہماری ان کے ساتھ endorsement کا اہتمامی ثبوت ہے۔

ہم اپنے وزیر قانون کے ساتھ absolutely ان کی political will ان کی سیاسی بصیرت اور political wisdom کو بہت اعلیٰ انداز میں سمجھتے ہیں اور ہمیں پتا ہے کہ ہماری جماعت کے لئے کون لوگ asset ہیں؟ and Raja Bhasharat is ultimately an asset for a political party.

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ اس پر کافی بحث ہو گئی ہے۔ it's a question رانا آفتاب صاحب نے ایک point raise کیا تھا جس کا وزیر قانون صاحب نے جواب بھی دے دیا ہے۔ It's not a open discussion یہ تو ایک point raise کیا گیا ہے۔ let me tell you بات یہ ہے کہ آپ کا پوائنٹ raise ہوا ہے Your case has been put to the House ایوان میں اس پر discussion ہوئی ہے۔ main issue آج اس بات کا تو نہیں ہے جب یہ وقت آنے کا تو پھر اس پر discussion کی جانے گی۔ ابھی تو یہ وقت نہیں ہے۔ It's premature to have a discussion on that کیونکہ ایک قیاس آرائی ہے، انہوں نے ایک رائے دی ہے، جو point رانا صاحب اور سنیچ اللہ صاحب نے raise کیا ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 17 ویں ترمیم مختلف دفعات پر مشتمل ہے اور اسی کے اندر جہاں صدر پاکستان کے لئے یہ طے کیا گیا کہ 31 دسمبر کو وہ اپنا عمدہ پھوڑ دیں گے تو وہیں پر یہ بھی طے کیا گیا کہ پاکستان کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی عمر 65 برس سے زائد نہیں ہو گی۔ اس ترمیم کے نتیجے میں انہیں ریٹائر ہونا پڑا۔ اسی طرح سپریم کورٹ کے مختلف جج صاحبان جن کی عمریں 65 برس سے زائد ہو چکی تھیں ان سب کو ریٹائر ہونا پڑا۔ یہ اسی ترمیم کا نتیجہ تھا کہ اب آپ اس کے ایک حصے کو تو تسلیم کر لیں اور دوسرے حصے کے متعلق آپ یہاں قرار داد پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ یہ بھی قرار داد پیش کرنے کے لئے تیار ہیں کہ سپریم کورٹ کے جوج صاحبان ریٹائر ہو گئے تھے ان سب کو دوبارہ جج بنا جانے، ان کو بحال رکھا جانے، ان کو دوبارہ لایا جانے۔ ایک ترمیم ہے جس کا احترام کرنا ہمارے پورے ایوان کی بھی ذمہ داری ہے اور قومی اسمبلی اور سینٹ و دیگر اداروں کی بھی ذمہ داری ہے۔ Constitution میں جو چیزیں لکھی ہوئی ہوں اس کے خلاف نہ ہم قرار داد پیش کر سکتے ہیں اور نہ ہمیں قرار داد پیش کرنی چاہئے۔ بہت بہت شکریہ

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ نشاط افزاء صاحبہ!

محترمہ نشاط افزاء، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صرف اپنے وزیر قانون کی خدمت میں بڑی موڈبند طریقے سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ اپنے ضمیر اور اپنے احساس کے ساتھ دوسری پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں کہنا چاہتی ہوں کہ جی ہاں! آپ نے بالکل بجا فرمایا مگر یاد رکھیں کہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ قوموں

میں [\*\*\*\*\*]

MR ACTING SPEAKER: No unparliamentary language. I expunge from record.

محترمہ نشاط افزاء، جناب والا جن کو تاریخ میں لوگ ہمیشہ منافقوں کے نام سے یاد کرتے ہیں اور لوگ اور تاریخ تا قیامت ان پر "تھو تھو" کرتی رہتی ہے وہ تاریخ میں بے ضمیروں کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترمہ! آپ اصل point پر آئیں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! میں کسنا چاہتی ہوں کہ

ہر دور میں ہوتی رہی طاقت کی پرستش

ہر دور منافقوں کا پرستار رہا ہے

(نعرہ ہانے تحسین)

محترمہ پروین مسعود بھٹی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی بی بی!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، شکر ہے۔ جناب سپیکر! جنہوں نے آج حلف لیا ہے ان کا تعلق بہاولپور سے ہے۔ میں سب سے پہلے انہیں مبارکباد دیتی ہوں کہ وہ دوبارہ سے الیکشن لڑ کر آنے ہیں لیکن آپ نے اور پورے ایوان نے بھی یہ نوٹ کیا ہو گا کہ جس وقت پہلی دفعہ انہوں نے حلف اٹھایا تھا تو ان کی آواز اونچی تھی تو آج وہ نادم کیوں تھے اور ایسے گلٹا تھا کہ وہ شرمسار ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ آج بھی اللہ کا احسان ہے کہ ہمارے حصے میں سرخروئی آئی ہے اور ہم نادم نہیں ہیں اور ان کے حصے میں ندامت ہے۔ بہت شکر ہے۔



وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، نوابی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، شکریہ۔ جناب سپیکر ایشاہ صاحب نے یہاں ایک نکتہ اٹھایا کہ چیف جسٹس اور دوسرے جج صاحبان کی عمر کی میلا بڑھانی گئی تھی تو انہیں ریٹائر ہونا پڑا۔ آئین میں یہ جو 17 ویں ترمیم ہے تو اس کے لئے ہم ایم۔ ایم۔ اے کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے یہ ترمیم پاس کروائی۔ انہوں نے یہ کہا کہ وہ تو ریٹائر ہونے تو انہوں نے ہی یہ ترمیم پاس کروائی اور اس میں جب ان کے لئے ٹائم نہیں رکھا گیا تھا تو جن کے لئے ٹائم نہیں رکھا گیا تھا ان پر فوری ایکشن ہو گیا۔ جناب والا! دنیا میں کسی بھی ملک میں یہ ایک رواج ہے کہ پبلک کی اور پارٹیوں کی آواز سنی جاتی ہے اور کسی بھی ترمیم میں اس کی background بنتی ہے، اس کی public opinion بنتی ہے۔ public opinion اور کسی کی رائے بننے میں کسی پر کوئی پابندی نہیں اور اسی عوامی رائے پر ہمیشہ Constitutions بنتے ہیں اور Constitutions amend ہوتے ہیں۔ ہماری پارٹی نے جو رائے دی ہے یہ ایک پارٹی کی رائے ہے اس کو عوام کی رائے سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ اکثریت کی رائے ہے۔ جب 31 دسمبر آئے گا تو شاید ہم اس کو تبدیل کر دیں۔ آئین کے خلاف پہلے بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا تھا اور آئندہ بھی نہیں اٹھایا جانے کا کیونکہ ایم۔ ایم۔ اے والوں نے خود اس میں 31-دسمبر 2004 تک کی میلا رکھی ہے اس میلا تک ہم اس کو constitutionally deal کریں گے اور انشاء اللہ کسی Constitution کی violation نہیں ہوگی اور اسی کے تحت اسمبلیں کام کریں گی۔ پوری حکومت اس Constitution کے تحت کام کرے گی۔

رانا منشا اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا منشا اللہ خان!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکر! جو point رانا آکتاب صاحب نے raise کیا تھا کہ اس معزز ایوان کے قائد وزیر اعلیٰ صاحب نے کل اپنی پارٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ ہم جنرل پرویز مشرف صاحب سے کہیں گے کہ وہ وردی اگلے پانچ سال تک بھی نہ اتارے۔ اب اس کے جواب میں جو راجہ صاحب نے فرمایا ہے اور اس کے بعد جو نوانی صاحب نے فرمایا ہے یہ بالکل مختلف ہے۔ راجہ صاحب تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم بالکل اپنی سیاسی قیادت کے فیصلے کے مطابق جنرل مشرف سے کہیں گے کہ وہ اگلے پانچ سال تک وردی نہ اتارے جبکہ نوانی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم آئین میں ترمیم لائیں گے۔ اگر تو راجہ صاحب کو نوانی صاحب کی اس بات سے اتفاق ہے کہ واقعی یہ 31 دسمبر سے پہلے آئین میں پارلیمنٹ کے ذریعے جیسے سترھویں ترمیم آئی ہے اس طرح کی ترمیم لائیں گے یہ بات کہہ رہے ہیں پھر تو بات اور ہے اور اگر یہ ویسے ہی جنرل مشرف کو مشورہ دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آپ وردی پہنچے رکھیں کیونکہ آپ کی وردی کے سامنے میں ہمارا نام ہنلا اقتدار باقی رہے گا تو یہ بالکل مختلف بات ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اور دیگر حکومتی نیچوں پر بیٹھے ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے پہلے دن سے ان ایوانوں میں خواہ وہ صوبے کی سطح پر تھے یا مرکزی سطح پر ایک ہی بات کر رہے تھے۔ ہم ان سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ جو کہہ رہے ہیں کہ جمہوریت آہستہ آہستہ آنے لگی، جمہوریت آمریت سے جنم لے گی، جمہوریت وردی سے باہر نکلے گی، ہم ان سے یہ کہہ رہے ہیں کہ ایسا کبھی دنیا میں نہیں ہوا۔ ڈکٹیٹر کے قدموں سے جمہوریت کبھی آگے نہیں بڑھتی۔ آپ جو کہہ رہے ہیں کہ ہم آہستہ آہستہ اس کے ساتھ لگ کر جمہوریت بحال کرنا ہیں گے اس طرح سے جمہوریت بحال نہیں ہو گی لیکن انہوں نے پہلے دن سے یہ کہا کہ نہیں آپ کا طریقہ کار غلط ہے بلکہ آہستہ آہستہ جمہوریت بحال ہو جائے گی اور اسی موقف پر انہوں نے ایم۔ ایم۔ اے کے ساتھ ڈائیاگ کئے اور ان کے ساتھ سمجھوتہ کر کے سترھویں ترمیم لائے۔ آج یہ خود ہی اپنے موقف سے پیچھے ہٹ رہے ہیں اور آہستہ آہستہ جمہوریت بحال کرنے والی بات پھر اسی طرف لے جا رہے ہیں کہ یہ وردی قائم رہنی چاہیے۔ اگر انہوں نے 31 دسمبر سے وردی اتار دی تو اس سمجھوتے کے

پیش نظر اور اگر وردی اتر گئی تو پھر وردی اترے گی اور اگر 31 دسمبر کو اس بھجوتے اور ترمیم کی بنیاد پر نہ اتری تو میں ان کو یہ چیلنج کرتا ہوں [\*\*\*\*\*]

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں [\*\*\*\*\*] اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

رانامنا، اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانامنا صاحب!

رانامنا، اللہ خان، جناب سپیکر! میرا اس پر یہ objection ہے کہ جب کوئی on the floor

of the House بات کرے اگر چیز از خود اس کانوں لے کر اسے کارروائی سے حذف نہ کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر دوسری طرف سے کسی ممبر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس بات کو کارروائی سے حذف کروائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، چونکہ یہ وردی کے متعلق بات ہو رہی تھی اور لفظ [\*\*\*\*\*] استعمال کیا گیا اس لئے میں اس کو حذف کرتا ہوں۔

رانامنا، اللہ خان، جناب سپیکر! یہ تو آپ نے ان کے کہنے پر ایسا کہا۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں، نہیں۔ میں یہ کہنے والا تھا کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

\* جناب قائم مقام سپیکر! الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری جی !

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ میرے دوستوں کو اعتراض کس بات پر ہے؟ چاہے بات سیری ہو یا نوٹی صاحب کی۔ اصل بات یہ ہے کہ ہماری ایک سیاسی جماعت ہے۔ ہماری جماعت کی سیاسی قیادت ہے۔ ہماری قیادت میں اس ملک کے دسج ترملکی سٹلا کو م نظر رکھتے ہوئے فیصلے کرنے ہیں۔ ان فیصلوں کو ہم نے ان معزز ایوانوں کے ذریعے ان پر عملدرآمد کروانا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری بحث قبل از وقت ہے۔ میں پھر اپنی اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت نے سیاسی طور پر اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ ہم صدر پاکستان کو اس بات کی دعوت دیں کہ وہ پانچ سال تک وردی میں رہیں۔ اب اس فیصلے کو ہم نے عملی جامہ کیسے پہناتا ہے؟ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس کے لئے ہم نے ان معزز ایوانوں سے قراردادیں بھی منظور کروانی ہیں اور relevant کورم سے Constitutional amendments بھی ہونی ہیں۔ وہیں پر جا کر یہ بات کریں وہیں جا کر قانونی اور آئینی طریقہ کار کو oppose کریں لیکن اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان سے dictation لے کر بات کرنا بھوز دیں کہ ہم نے آئندہ کے لئے کیا کرنا ہے تو پھر یہ بات ان کو اپنے ذہن سے نکال دینی چاہیے۔ میں رانا صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دوسروں کے کپڑے اتارنے سے پہلے تموزا سا اپنے متعلق سوچ لیں کہ کہیں دوسروں کے کپڑے اتارتے اتارتے آپ کے کپڑے خود ہی نہ اتر جائیں۔ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا لیکن دوسروں کے متعلق کیوں ایسی بات کرتے ہیں جن سے ابہام پیدا ہو۔ کافی بات ہو چکی ہے۔ میں پھر آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ یہ ایک ایسا پوائنٹ آف آرڈر تھا جو پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا تھا لیکن آپ نے سن کر بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ میری آپ سے استدعا ہوگی کہ اب وقت سوالات شروع کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

رانا منیا اللہ خان، جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب قائم مقام سپیکر، جناب سپیکر! میں محترم راجہ صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری سیاسی قیادت کا فیصد ہے۔ ٹھیک ہے کہ آپ کی سیاسی قیادت کا فیصد ہے پھر اس کے بعد یہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی سیاسی قیادت کے فیصلے ان ایوانوں سے قرارداد کی شکل میں پاس کروائیں گے۔ یہ آئین کی کٹنگ ہے اس میں جو درج ہے راجہ صاحب یہ فرمادیں کہ کیا وہ آئین کی violation میں کوئی قرارداد اس ایوان سے پاس کروا سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ان کے نزدیک ٹیلڈ unconstitutional ہو ان کے نزدیک غیر قانونی ہو اور ان کے نزدیک قانون اور ضابطے کے مطابق نہ ہو اور وہ ہمارے نزدیک constitutional ہو اور اس معزز ایوان کے نزدیک constitutional ہو اور اس معزز ایوان کے نزدیک قانون کے مطابق ہو۔ یہ وقت تو آنے دیں آپ پہلے سے ہی داویلا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ ہونے والا ہے۔ میں پھر اس بات پر زور دینا چاہوں گا کہ ہماری سیاسی جماعت کا یہ فیصلہ ہے جو ہم نے کیا ہے۔ اس کو آئندہ کے لئے ہم نے قانونی شکل اور آئینی شکل بھی دلوائی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیے!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ آج اسمبلی کے اندر مسلم لیگ کے صدر کے اس بیان پر بحث ہو رہی ہے کہ انہوں نے جبرل مشرف سے اپنی پارٹی کی قرارداد کے ذریعے سے

یہ بات کسی ہے کہ وہ پانچ سال تک وردی میں رہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں [\*\*\*\*\*]  
جناب قائم مقام سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی جب غیر آئینی بات آپ  
غیر قانونی طور پر کر سکتے ہیں تو ہم نے بھی وہ بات سنی ہے۔ اگر ہم نے اس پر اعتراض کیا ہے  
تو اتنا جذبات میں آنے کی کون سی ضرورت تھی؟ [\*\*\*\*\*]

MR ACTING SPEAKER: I expunge this from the record.

چودھری اصغر علی گجر، میں دوسری بات یہ کرتا ہوں کہ ان ہی کی جماعت نے 'یہ کہتے ہیں کہ  
ہماری جماعت نے یہ بات کسی ہے' آپ یہ سوچیں کہ اس ملک کے اندر اس بات پر ایک سال تک  
بحث ہوتی رہی ہے۔ ایک سال تک ڈائلاگ ہوتے رہے ہیں اور ان ڈائلاگ میں چودھری شجاعت  
حسین بھی موجود تھے اور یہ جو فیصلہ منقطع طور پر طے ہوا ہے اس کے اندر بھی چودھری شجاعت  
حسین موجود تھے۔ پھر ایک سال کی تنگ و دو کے بعد ان کے جو پریذیڈنٹ ہیں جن کو یہ جنرل  
صاحب سمجھتے ہیں انہوں نے فوڈی۔ وی پر اس کو announce کیا، دستخط کئے، شجاعت کے دستخط  
تھے۔ اب مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ چودھری شجاعت کو violate کر رہے ہیں؟ اپنے آپ کو  
آگے لا رہے ہیں؟ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بات قبل از وقت ہے تو پھر انہیں یہ بات نہیں کرنی  
چاہیے تھی۔ چہ جائیکہ یہ اس بات پر افسوس کرتے کہ ہمیں یہ بات قبل از وقت نہیں کرنی چاہیے  
تھی اور چہ جائیکہ یہ اس کی وکالت کر رہے ہیں۔

دیکھو! یہ جمہوری ادارے ہیں، جمہوری اداروں کے اندر جمہوریت کی پاسپالی کے لئے  
بات ہونی چاہیے تھی۔ یہ اگر ملک کی بڑی جماعت ہے تو انہیں ایک اچھلتی کا کوئی پہلو اچھلانا چاہیے  
تھا اس پر بات کرنی چاہیے تھی۔ کیا یہ گندمی کانو کراسر پر رکھ کر جمہوریت کو آگے لانا چاہتے

ہیں؛ کیا پریذیڈنٹ مشرف وردی کے اندر رہ کر جمہوریت کو بحال کرے تو انہیں اس چیز کا کوئی انعام مل جائے گا؛ انہیں تو یہ کہنا چاہیے تھا کہ جنرل صاحب ہم نے آپ کو اتنی دیر وردی ہٹا کر رکھی ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ نے بھی قوم کے سامنے وعدہ کیا اور مسلم لیگ کے پریذیڈنٹ نے بھی اس پر دستخط کئے ہیں اور ایک سال کی محنت کے بعد یہ amendment پاس ہوتی ہے۔ آپ نے اس پر وعدہ اور حمد کیا ہے اس سے ایک منٹ بھی آپ کو آگے نہیں جانا چاہیے۔ تب ان کا سیاسی قد بڑھ سکتا تھا۔ اب دیکھو! یعنی کہ عظمت کرتے ہوئے کسی کو کوئی شرم نہیں آتی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں سب کو مل کر جنرل صاحب سے یہ بات کرنی چاہیے کہ وہ آئین کو violate نہیں کریں گے۔ قائد اعظم مسلم لیگ ہو، یہ مسلم لیگ ہو یا اپوزیشن سب کو مل کر یہ بات کرنی چاہیے کہ 31 دسمبر آپ کے لئے بوجھ ہے اور اگر وردی نہیں اتاری تو میں پھر ان سے یہ کہوں گا کہ یہ جو کہتے ہیں کہ اگر وردی نہیں اتاری تو مجھے آپ خود بتائیں کہ اگر وہ خود نہیں اتاریں گے تو کیا ہو گا؛ یقیناً کچھ لوگ اسے اتارنے کے لئے آگے بڑھیں گے اور جب اتارنے کے لئے آگے بڑھیں گے تو ایک جھگڑا ہو گا، ایک فساد ہو گا اور ملک کے اندر اتاری یہ پھیلے گی تو انہیں بجائے حوصلہ دینے کے انہیں اس بات پر قائم رہنا چاہیے اور ان لوگوں کو انہیں قائم رکھنا چاہیے کہ نہیں جو طے ہو چکا اسی پر ہمیں کاربند رہنا چاہیے اس سے بٹ کر اگر بات کی تو یقیناً اس پر کوئی چھپنے کا اس پر کوئی ہاتھ ڈالے گا۔ صین ممکن ہے کہ وہ اتر جائے، صین ممکن ہے کہ وہ بھٹ جائے۔ اس میں کوئی حادہ پیش آسکتا ہے۔ بہت مہربانی بہت شکریہ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جو دھری صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے، میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی جذباتی ہونے والی بات نہیں ہے۔ کوئی قیمت نہیں ٹوٹے گی، کچھ نہیں ہو گا، پوری قوم کے لئے صرف ایک لمحہ ٹھہرے ہے کہ جو بات

31- دسمبر تک آپ تسلیم کرتے ہیں، 31- دسمبر تک وردی کو ہم تسلیم کر کے سرحد میں حکومت اس وردی کے سامنے تلے رکھنا چاہتے ہیں اور 31- دسمبر کے بعد کچھ نہیں ہو گا، کوئی قیامت نہیں آنے گی اس لئے میں آپ کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی قیامت نہیں آنے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ 31- دسمبر کے بعد بھی جو اس ملک کے وسیع تر مفاد میں کام ہوں گے وہ فیصلے کئے جائیں گے۔ شکریہ

چودھری نضر الیاس ورک، جناب سپیکر! میں اس قابل تو نہیں کہ میں قانون اور آئین کی باتیں کروں جیسے یہاں کی گئیں۔ میں تو ایک پبلک کا نمائندہ ہونے کے ناطے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ قانون ہمیشہ روایت سے بنتا ہے۔ قانون معاشرے میں جو چیزیں پنپ رہی ہوتی ہیں یا ماضی کی جو تاریخ ہے اس سے بنتا ہے۔ کیا اس ملک کی ماضی کی تاریخ یہ نہیں رہی کہ (ن) لیگ خود جبرل حبیب الحق (مرحوم) کی وردی کے سامنے تلے پرورش پاتی رہی؛ پیپلز پارٹی ایوب خان کی وردی کے سامنے تلے پرورش پاتی رہی؛ اب اگر متحدہ لیگ پرویز مشرف کی قیادت میں آئے بڑھ رہی ہے تو اس میں ان کو اعتراض کیا ہے؟ یہ روایت پیچھے بھی چلتی رہی ہے۔ انشاء اللہ متحدہ مسلم لیگ بھی پرویز مشرف کی وردی کے سامنے میں آئے بڑھتی رہے گی اور ترقی کا سفر طے کرتی رہے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، کرنل صاحب!

جناب کرنل (ر) شجاعت احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ابھی جو ادھر سے وردی [\*\*\*\*\*] کی بات ہو رہی تھی، میں سمجھتا ہوں کہ رانا صاحب کو میں جموں نے بھائی کے ناطے سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اخلاق سے گری بات نہیں کرنی چاہیے۔ دوسرا ایک قانون نے میرا صادق اور میرا جعفر کی بات کی تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ



آپ میں سے میپو سلطان کون ہے؟ میپو سلطان تو وہ تھا کہ جس نے اپنی عوام کے ساتھ وہاں جان قربان کی۔ آپ کے لیڈر صاحبان تو ملک سے باہر ہیں۔ وہ تو صبح دوپہر، شام انگریزی کھانا کھاتے ہیں۔ ابھی مشرف صاحب کی بات یہ ہے کہ انھوں نے اس ملک کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچایا ہے۔ اس ملک کی قیادت کو ٹھیک کیا ہے اور یہاں آپ کو اسمبلیوں میں بھجایا ہے تاکہ آپ عوام کی خدمت کریں۔ یہ ہمارے احکامات ہیں۔ ہم ان کو جانا چاہتے ہیں کہ آپ وردی میں رہیں۔

جناب قائم مقام سینیٹر، اب میرا بل ہے کہ after going through both the sides یہ ایک بہت بڑا حساس معاملہ ہے جو کہ from the opposition side raise کیا گیا ہے اور اس کا جواب لاء منسٹر صاحب نے 'پارلیمانی سیکرٹری احمد خان نے اور باقی ممبران نے باری باری دیا ہے۔ ابھی اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ رانا مناء اللہ صاحب نے رانا آفتاب صاحب کے point کا خود جواب دے دیا ہے۔ رانا صاحب نے جو point raise کیا ہے وہ رانا آفتاب صاحب نے خود انھیں جواب دے دیا ہے کہ اگر ایک issue جو اس وقت raise ہوا ہے، کسی ایک پارٹی کا for example اگر وہ پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے، ان کی قیادت نے اپنا ایک point raise کیا ہے تو وہ ان کی رائے ہے۔ آیا اس وقت اس رائے سے آئین کی خلاف ورزی ہو گئی ہے یا نہیں؟

معزز ممبران حزب اختلاف، ہو گئی ہے؟

جناب قائم مقام سینیٹر، میں اسی بارے میں بات کر رہا ہوں۔ جس کے مدعے کا آپ نے اظہار کیا ہے اس کے بارے میں رانا مناء اللہ صاحب نے ایک جواب دیا ہے اور انھوں نے اس میں خود ایک point raise کیا ہے کہ اگر کوئی آئینی چیز amendment بھی کی جائے تو وہ ایک اور بات ہے۔ اگر اس پر زبردستی کی جائے تو وہ ایک اور بات ہے تو جہاں تک 31 دسمبر کا مسئلہ ہے اور 31 دسمبر تک ایک مسئلہ چل رہا ہے اور ابھی کوئی ایسی بات سامنے نہیں ہے، صرف ایک رائے ہے اور رائے سے یہ نہیں ہوتا کہ کوئی آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ وہ ایک پارٹی پالیسی

ہے، ایک پارٹی کا حق ہے، اس کی رائے میں اگر یہ چیز وہ سمجھتے ہیں کہ بہتر ہے تو انہوں نے ایک رائے دی ہے۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ غلط ہے تو وہ آپ کی رائے ہے لیکن جب آئین کی خلاف ورزی کی جائے گی تو اس وقت یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ آیا آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے یا نہیں؟ اس بات پر میں اس کو rule out کرتا ہوں۔

معزز ممبران حزب اقتدار، (نعرہ ہائے تحسین)

### سوالات (محکمہ صنعت کا کئی و معدنی ترقی)

#### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر، جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈے پر محکمہ صنعت، کا کئی و معدنی ترقی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیے جائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ وقفہ سوالات شروع ہو میں ایک گزارش کروں گا کہ ہزاروی صاحب کے لئے دماغی مغفرت کروالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ ایک قرار داد آ رہی ہے۔ پہلا سوال نمبر 99 سید احسان اللہ و قاص صاحب!

سید احسان اللہ و قاص صاحب، سوال نمبر 99۔

ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کے انتظامی و تعلیمی امور

99\* سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے 402 فنی تعلیمی اداروں کے انتظام کے لئے جایا جانے والا ادارہ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کے چیئرمین کے حمدے پر ایک جزوقتی چیئرمین مقرر کیا گیا ہے جو کبھی کبھار مرکزی سیکرٹریٹ کا چکر لگاتے ہیں؟
- (ب) اس ادارے کے قیام کے بعد کتنے نئے افراد اس سیکرٹریٹ میں بھرتی گئے ہیں اور ان کی تقرری کا کیا معیار تھا اور ان کو کیا مراعات اور سولیت مہیا کی جا رہی ہیں؟
- (ج) اس ادارہ نے بے روزگاری کو ختم کرنے میں اب تک کیا کردار ادا کیا ہے اور اس ادارہ میں ہونے والی بدانتظامیوں کے خلاف احتجاج کرنے پر کتنے اساتذہ کو برطرفی کے نوٹس جاری کئے گئے ہیں؟

پارلیمنٹ سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

- (الف) چیئرمین یونیا بلحاظ پیشہ انجینئرز ہیں وہ کسی بھی قسم کی تنخواہ یا مراعات یونیا سے وصول نہیں کر رہے ہیں اور یہاں پر اعزازی طور پر کام کر رہے ہیں۔ اپنی اور اپنے فائدہ ان کی مالی ضروریات پوری کرنے کے لئے آپ ایک پرائیویٹ سیکرٹریٹ سبزی کے ادارے میں سہ ماہی ایک بجے تک کام کرتے ہیں اور روزانہ 3 تا 4 گھنٹے بھرتے کے تمام چھ دنوں میں یونیا سیکرٹریٹ میں اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے پورا کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ بورڈ کے 13 ممبران (بشمول چیئرمین) اعزازی طور پر یونیا کے لئے کام کرتے ہیں۔

- (ب) T.E.V.T.A کو فیمنٹ کے جدید تقاضوں کے مطابق چلانے کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ، پیشہ ور اور تجربہ کار لوگوں کی خدمات contract پر حاصل کی گئیں۔ کل 34 افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان تمام حمدوں کے لئے باقاعدہ قومی اخبارات میں اشتہارات شائع کئے گئے اور اہل امیدواروں کا انٹرویو کیا گیا ان کی حتمی بھرتی سے پیشتر کئی مرتبہ انٹرویو کئے گئے اور ان کی بھرتی فائنل میٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ ان کے نام حمدے اور تنخواہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) T.E.V.T.A کا کام انتظامی ڈھانچے کے تحت میٹری ضرورت پر مبنی فنی تعلیم و تربیت کو بہتر بنانا ہے اور نئے جدید کورسز کا اجرا کرنا ہے۔ یونا کا کام بنیادی طور پر ان اداروں کو کامیابی کے ساتھ چلانا اور بحال کرنا ہے جو اس کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے یونا نجی شعبہ کی مدد بھی حاصل کر رہا ہے۔ نجی شعبہ کی مدد اور کاوشیں مکمل طور پر اعزازی اور بلا معاوضہ ہیں۔

T.E.V.T.A کے سارے بورڈ ممبران جن کی تعداد 13 ہے اعزازی طور پر کام کرتے ہیں۔ T.E.V.T.A کے تمام ڈسٹرکٹ بورڈز کے ممبران جو بزنس میں اور صنعت کار ہیں جن کی تعداد 252 بنتی ہے سب اعزازی طور پر کام کرتے ہیں۔ ابھی تک کسی ٹیچر کو احتجاج کرنے کے جرم میں برطرفی کا نوٹس جاری نہیں کیا گیا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں کوئی ضمنی سوال پوچھوں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال میں نے 16 دسمبر 2002 کو دیا تھا۔ پہلے ہمارے جوابت ایک سال تک تقریباً آرہے تھے۔ اب یہ جواب پونے دو سال کے بعد آیا ہے۔ اب جو سوال کیا جاتا ہے کہ اس کا یہ مقصد تو نہیں ہوتا کہ ہم اس کے انتظار میں بیٹھے رہیں۔

(اذان عصر)

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ناز عصر کے لئے وقفہ کر لیا جائے۔ ناز کے بعد میں ضمنی سوال کر لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ ناز عصر کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔ پندرہ منٹ کے لئے ایوان adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ناز عصر کے لئے 15 منٹ کے لئے ایوان کی کلاروائی فتویٰ کی گئی)

(ناز عصر کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 5:25 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سیکرٹری، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت یونا کے جو چیزیں ہیں کیا وہ بھی جزوقتی چیزیں ہیں یا permanent چیزیں ہیں اور اسی کے ساتھ ہی میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے میرے سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ ہم نے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار لوگوں کی خدمات کنٹریکٹ پر حاصل کیں اور کل 34 افراد کو بھرتی کیا گیا کیا یہ تمام افراد کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے یا ان میں سے کوئی permanent ملازم بھی رکھے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، پارلیمانی سیکرٹری برائے انڈسٹریز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، جناب سیکرٹری! اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری یونادیں گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! دو ماہ اور دس دن کے بعد یہ اجلاس ہو رہا ہے۔

And you can see the seriousness of the House

کہ یہ کتنا leisurely لے رہے کہ نہ آپ کے وزیر صاحب ہیں اور نہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں کہ ان کا جو جواب دے سکیں۔ یہ کتنے relevant questions ہیں کہ،

What is the criteria to appoint to a Chairman. You have to take a very serious notice of it.

ان کا یہ غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے اور یہ سارا کام راجہ بشارت صاحب نے نہیں کرنا بلکہ انہیں آپ تین چار دن کی رخصت دی، وہ بیمار ہیں۔ آپ وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریز سے کہیں کہ وہ پابند ہوں۔

You can take a violate کریں تو آپ کہتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر نہیں آسکتے serious action on this.

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سیکرٹری! غز کا وقفہ ہوا تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری غز پڑھنے کے بعد واپس ایوان میں آرہی ہیں۔ یہ کیوں اتنے پریشان ہو رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! محترمہ کو یہ نہیں پتا کہ ناز کا وقت پندرہ منٹ کا تھا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ سوالات pending کر دیئے جائیں اور کسی دن پھر لے لیں کیونکہ آج تو جواب دینے والا کوئی ہے نہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! You have to take action اس سے بڑی breach کیا ہے کہ یہاں پر جواب دینے والا کوئی نہیں ہے۔ منسٹر نہیں ہے، مستلفہ پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہے تو اب کون جواب دے گا؟ یا راجہ صاحب بتا دیں کہ اگر یہ ڈیپارٹمنٹ کسی اور کو چلا گیا ہے تو وہ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، جناب سپیکر! وزیر صنعت رخصت پر ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری یونا ناز پڑھ رہی ہیں، وہ تشریف لاتی ہیں تو جواب دیتی ہیں اور باقی انڈسٹریز کے سارے جواب میں دوں گا۔

**MR ACTING SPEAKER:** Rana Aftab raise a point, please keep it mind that from tomorrow onwards Ministers concerned question hours should be present here during the session.

وقاص صاحب! پارلیمانی سیکرٹری T.E.V.T.A تشریف لے آئی ہیں۔ آپ اپنا ضمنی سوال دہرا دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، میرا یہاں ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت T.E.V.T.A کے جو چیئرمین ہیں کیا وہ بھی جزوقتی چیئرمین ہیں یا full time چیئرمین ہیں اور کن بنیادوں پر انہیں چیئرمین مقرر کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یونا، جناب سپیکر اس وقت T.E.V.T.A کے موجودہ چیئرمین full time چیئرمین ہیں اور ان کی تقرری legal طریقے سے ہوئی ہے اور انشا اللہ T.E.V.T.A کو بہتر طریقے سے چلائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ جا رہی ہیں کہ نئے چیزیں آنے ہیں تو میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ نئے چیزیں کو کن قواعد و ضوابط کے تحت رکھا گیا ہے؟ ان کی اسامی کیا advertise ہوتی ہے اور ان کا lay down criteria کیا ہے جس کے تحت انہیں رکھا گیا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیونا، چونکہ وہ ایک سرکاری ملازم ہیں تو اس نے advertise کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! نئے چیزیں ریٹائرڈ سول بیورو کریٹ ہیں۔ ان کا نام یوسف کمال ہے اور وہ اس وقت سروس میں نہیں ہیں۔ یہ جانتیں کہ انہیں کن شرائط اور کن rules کے تحت re-employee کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیونا، جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ہمارے نئے چیزیں یوسف کمال ریٹائرڈ آفیسر ہیں اور انہیں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ جناب قائم مقام سپیکر، کنٹریکٹ پر کتنے سال کے لئے بھرتی کیا گیا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیونا، تین سال کے لئے۔

رانا آفتاب احمد خان، اگر آپ نے کنٹریکٹ پر رکھنا ہے تو this is legal requirement کہ آپ اس کی advertisement کریں گے اور آپ شہریوں کو برابر مواقع دیں گے۔ کیا یہ کارمولا fulfil کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیونا، اس میں میرے خیال میں amendment کی ضرورت نہ تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر، کس چیز کی ضرورت نہیں تھی؟ رانا صاحب! آپ بات کو ذرا clear کریں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! کسی بھی کام میں قواعد و ضوابط کے بغیر آپ نہیں چل سکتے۔ یہ صرف یہ بتادیں کہ کس رول کے مطابق انہیں رکھا گیا ہے؟  
جناب قائم مقام سیکرٹری، جی بی بی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا، جناب سیکرٹری! انہوں نے سوال تقریباً ایک سال پہلے کیا تھا جس کے مطابق جواب ہے۔ آج یہ موجودہ چیئرمین کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ میں ان کے بارے میں کہہ چکی ہوں کہ وہ ایک سرکاری ملازم تھے اور سرکاری ملازم کو ریٹائرمنٹ کے بعد بھرتی کرنے کی پالیسی کے مطابق ان کو بھرتی کیا گیا ہے۔ اگر یہ ان کے متعلق کچھ مزید جانتا چاہتے ہیں تو نیا سوال لے آئیں۔ انشاء اللہ ہم اسکے اجلاس میں جواب دے دیں گے۔  
جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ نیا سوال لے آئیں۔

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ rules کے مطابق انہیں رکھا گیا ہے۔ ان کے اپنے جواب میں یہ درج ہے کہ "موصوف T.E.V.T.A کے چیئرمین اپنی اور اپنے خاندان کی مالی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک پرائیویٹ سیکرٹری انڈسٹری میں سہ ماہی تک کام کرتے ہیں اور روزانہ تین تا چار گھنٹے بھرتے کے تمام چھ دنوں میں T.E.V.T.A سیکرٹریٹ میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں۔"

جناب سیکرٹری! یہ کون سا کنٹریکٹ ہے کہ وہ آدمی پرائیویٹ ادارے میں ایک بجے تک کام کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ تین چار گھنٹے کے لئے یہاں پر آجاتا ہے؟  
جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ تنخواہ نہیں لے رہے۔

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سیکرٹری! کسی اور ادارے میں اس طرح کا کنٹریکٹ موجود ہے کہ جس میں ایک چیئرمین level کا آدمی ہو۔ یعنی ایک ذمہ دار آفس ہے اور احتیاجاً ادارہ ہے جس کے نیچے تقریباً 34 ادارے ہیں۔ وہاں کا چیئرمین کسی پرائیویٹ انڈسٹری میں کام کرتا ہے اور اس کے بعد تین چار گھنٹے کے لئے یہاں پر آجاتا ہے۔ یہ کنٹریکٹ پالیسی اس صوبے کے کسی اور



ادارے اور محکمے میں کیا رد و باعمل ہے؟ یہ تو اس ادارے کے ساتھ زیادتی والی بات ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا، اس میں یہ جواب دوں گی کیونکہ میں جملے بھی ضمنی سوال کا جواب دے چکی ہوں کہ ہمارے جو پیپلز چیزیں تھے وہ ریٹائر ہو چکے ہیں، نئے چیزیں آنے ہیں جو ایک سرکاری ملازم تھے۔ ابھی یہ جن چیزیں کے بارے میں سوال کر رہے تھے وہ سب تو چیزیں تھے۔ اس کا جواب بالکل درست ہے۔ اب وہ فارغ ہو چکے ہیں۔ اگر یہ موجودہ چیزیں کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہیں تو نیا سوال لے کر آئیں۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیئر! یہ پہلے طے ہوا تھا کہ جو تازہ ترین صورتحال ہو اس کے مطابق جواب دیا جائے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ روٹنگ دیں اور ہدایت دیں کہ جب سوال کا جواب آیا کرے تو یہ اس کو پہلے پڑھ کر آیا کریں۔ اگر اس میں کوئی قصہ ماضی بیان کیا گیا ہو تو اس کو ختم کر کے بالکل latest جواب انہیں یہاں پر بیان کرنا چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیئر، شاہ صاحب! آپ خود کہہ رہے ہیں کہ دو سال کے بعد جواب آیا ہے۔ اس وقت چیزیں کوئی اور تھے اور اب کوئی اور چیزیں ہیں۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیئر! آج کی جو latest صورتحال ہے انہیں جواب میں بیان کرنی چاہیے اور ایوان کو تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کیا جانا چاہیے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیئر! اگر یہ جواب صحیح نہیں ہے تو اس کو یہ واپس لیں۔

جناب قائم مقام سپیئر، وہ یہی کہہ رہی ہیں کہ نیا سوال دیں تو ہم آپ کو اس کا پورا جواب دیں گے۔

رانا منام اللہ خان، نئے سوال کی بات نہیں ہے۔ یہ سوال آج ایوان میں پیش ہوا ہے۔ اس کا جو لکھا ہوا جواب ہمیں موصول ہوا ہے یا تو وہ اس کی صحت کا اقرار کریں کہ یہ جواب درست ہے۔ اگر یہ درست نہیں ہے تو درست جواب کو circulate کیا جانے ورنہ وقفہ سوالات کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے میونا، جناب سیکرٹری! اس میں میرا جواب یہ ہے کہ اگر یہ ایسا سوال پڑھیں تو وہ مکمل طور پر سکندر مصطفیٰ سے متعلق ہے۔ اس میں کوئی ایسا ذکر نہیں ہے کہ آپ یا چیزیں لانا چاہتے ہیں۔ انھوں نے ہم سے پوچھا ہی سکندر مصطفیٰ کے متعلق تھا جو اس وقت چیزیں تھے اور ان سے متعلق سوال تھا۔ میں نے اس لئے ان سے یہ گزارش کی ہے کہ اگر آپ نے چیزیں کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہیں یا ان کے لئے سوال کرنا چاہتے ہیں تو آپ یا سوال کر لیں۔ اس میں جزوقتی چیزیں ہے۔ چونکہ یوسف کھل جزوقتی چیزیں نہیں ہیں، وہ تو fulltime چیزیں ہیں اس لئے ہم نے جزوقتی چیزیں کا جواب دینا تھا اور وہ جواب ہم نے دے دیا ہے اور وہ بالکل درست ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب قائم مقام سیکرٹری، کیا اب آپ ان کے جواب سے مطمئن ہو گئے ہیں؟

چوہدری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! جس بات کا انھوں نے جواب دیا ہے اور جس پر دوسرے ساتھیوں نے clapping کی ہے۔ وہ کہ کچھ اور رہی ہیں اور لکھا ہوا کچھ اور ہے۔ اتنی جہالت تو نہیں ہونی چاہیے۔ اس کو بھی درست کریں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ و قاص، جناب سیکرٹری! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ 34 افراد کو بھرتی کیا گیا ہے۔ کیا یہ 34 کے 34 افراد کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ہیں یا اس میں کوئی مسئلہ لوگ بھی ہیں جنھیں بھرتی کیا گیا ہے اور T.E.V.T.A نے پبلک سروس کمیشن میں کیس کھولے ہیں۔ بھیجا کہ وہ اس کی سلیکشن کر کے بھیجیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، بی بی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے میونا، جناب سیکرٹری! جو 34 ملازمین بھرتی کئے گئے اس کو ہم نے advertise کیا تھا۔ ان 34 سیٹوں کو ہم پبلک سروس کمیشن میں اس لئے نہیں لے کر گئے کیونکہ یہ کنٹریکٹ پر بھرتی تھی۔ اس وقت جو کنٹریکٹ پر لوگ بھرتی کئے گئے وہ ساتھ

سرکاری ریٹائرڈ ملازمین تھے۔ ہم نے باقاعدہ اس کے لئے اشتہار دیا، انٹرویو کئے گئے اور پھر ہم نے کنٹریکٹ پر بھرتیاں کیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! انہوں نے جو ارشاد فرمایا میں اس پر مزید بحث نہیں کرتا۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بتایا گیا ہے کہ نئے جدید کورسز کا اجراء کرنا بھی اسی اتھارٹی کی ذمہ داری ہے۔ گزشتہ تین سال کے عرصے میں T.E.V.T.A والوں نے نئے جدید کورسز کا آغاز کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، یہ fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر on his behalf سوال نمبر 2053 (مزور کن نے جناب ارشد محمود بگو کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

T.E.V.T.A میں ہونے والی بھرتیوں کی تفصیلات

\*2053۔ جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک T.E.V.T.A میں کتنے افراد کو کس کس جہدہ، گریڈ میں بھرتی کیا گیا، بھرتی ہونے والے افراد کے نام، ولدیت، چٹاباٹ، ڈومیسائل اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے نیز ان میں سے کتنے افراد کو کنٹریکٹ اور fix pay پر بھرتی کیا گیا ہے اس کی تفصیل الگ الگ دی جائے؟

(ب) کیا بھرتی سے قبل اس سلسلے میں اخبارات میں اشتہار شائع ہوا ان اخبارات کے نام، تاریخ اور ان کی نقل فراہم کی جائے؟

(ج) اس بھرتی کے لئے کن کن افراد نے ٹکے میں درخواستیں جمع کروائیں ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (د) کیا ج (الف) میں مذکورہ بھرتی سے قبل میرٹ لسٹ بنائی گئی نیز میرٹ بنانے والے افراد کے نام 'حمدہ' گریڈ اور دیگر تفصیل فراہم کی جانے؟
- (ه) ان افراد کو بھرتی کرنے والے افسران کے نام 'حمدہ' گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جانے؟
- (و) کیا اس بھرتی کے خلاف کوئی شکایت نکلے کو موصول ہوئی تو اس کی تفصیل اور اس شکایت پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

- (الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک یوناما میں کل 40 افراد کو بھرتی کیا گیا ان افراد کے نام 'ولڈیٹ' پنجاب اور دیگر تفصیلات ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) جی ہاں یوناما میں بھرتیوں سے قبل باقاعدہ قومی ریگولر اشہارات میں حکومت پنجاب کی طرف سے طے شدہ پالیسی کے مطابق اشہارات دینے گئے ہیں جن کی کاپی ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) یوناما میں جن افراد نے بھرتی کے لئے درخواستیں دیں ان کی تفصیل ضمیر (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) جی ہاں۔ ج (الف) میں مذکورہ بھرتی سے قبل میرٹ لسٹ بنائی گئی ہے جو ضمیر (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میرٹ بنانے والے افراد کی تفصیل ضمیر (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) یوناما میں بھرتی کرنے والے افراد کی تفصیل ضمیر (ه) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) یوناما میں بھرتی چونکہ حکومت پنجاب کی طے شدہ پالیسی کے تحت کی گئی ہے اس لئے نکلے میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، میرا ضمنی سوال ہے کہ جواب جز (الف) میں لکھا ہے کہ یکم جنوری 2001ء سے آج تک T.E.V.T.A میں کل 40 افراد کو بھرتی کیا گیا ہے کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ بتائیں گی کہ ان میں سے کتنے آرمی سے تھے اور کتنے سویلین تھے جو بھرتی کئے گئے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا، اس میں میرا جواب یہی ہے کہ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آپ پلیز اس کو پڑھ لیجئے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، لیکن یہ تو mention نہیں ہے کہ کتنے افراد بھرتی ہوئے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا، کھ دیا گیا ہے کہ 40 بھرتی ہوئے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری اس میں آرمی کے کتنے ہیں اور سویلین کتنے ہیں، صرف یہ بتا دیں۔ relevant یہ ہے کہ 40 میں سے کتنے ریٹائرڈ یا سرونگ آرمی personnels ہیں اور کتنے سویلین ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا، میرا جواب پھر وہی ہے کہ یہ میرٹ پر بھرتی کی گئی ہے اور اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آپ اس کو پڑھ لیجئے۔  
چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔  
جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری گورنمنٹ کے فائندہ جناب راجہ بھارت صاحب سے یہ پوچھیں کہ آڑیہ کیا مذاق ہو رہا ہے؟ کیونکہ چیف منسٹر کے بعد ان ہی کو یہاں پر ذمہ دار محسوس کیا جاتا ہے اور ہیں بھی سہی۔ یہ بیمار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے، ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ وہ اس ذمہ داری کو تسلیم کریں اور وہ انہیں ہدایت کریں اور آپ راجہ صاحب کو ہدایت کریں کہ وہ اس معاملے کو بہتر طریقے سے لے کر چلیں۔ وہی اس معاملے کو tackle کریں گے کہ وہ تو سوالات کو کس طرح لے کر چلتا ہے؟

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔ کیا آپ اس میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نشاط افزاء، میری بات اسی سے متعلقہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ اگر ضمنی ہے تو کریں 'related' کی بات نہیں ہو سکتی۔

محترمہ نشاط افزاء، میں ضمنی سوال کر رہی ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے محترمہ سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جتنی دیر سے ہم سوال کر رہے ہیں، آپ کا بھی حاتم ضائع کر رہی ہیں اور پورے ایوان کا بھی کر رہی ہیں۔ سوال کچھ کرتے ہیں تو جواب کچھ آتا ہے۔ جب آپ prepared نہیں ہوتے تو ہذا کے لئے اس ایوان کا وقت ضائع کرنے نہ آئیں۔ یہ روند مار مار کر، دھاندلیاں کر کے ان کریسوں پر بیٹھ گئے ہیں۔ ایک سوال کا جواب بھی انہوں نے ٹھیک نہیں دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیے!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال 2053 کے جز (الف) میں بھرتیوں کے حوالے سے جو سوال کیا گیا ہے اس میں یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ جن افراد کو جس میں ایک لمبی چوڑی فہرست فوجی افسران کی ہے ان کو کس گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے یعنی ان کو کتنی تنخواہ ملتی ہے اس کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے انہوں نے گول کر دیا ہے۔ سوال کا جواب تو مکمل ہونا چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس کا آپ fresh question کریں۔ آپ کی بات بجا ہے لیکن اس کی معلومات جاننے کے لئے fresh question کریں۔ انہوں نے فہرست دے دی ہے اس میں

دیکھیں۔ اگر وہ آپ کے مطابق نہیں ہے تو fresh question کریں پھر وہ آپ کا جواب دیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری سوال میں پہلے سے ہی لکھا ہوا ہے۔ اس کو چھپایا گیا ہے۔ یہ صرف اس ایوان کا استحقاق مجروح کرنے والی بات ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب! یہ fresh question بنے گا۔

للا حکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، میرا ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ fresh question آنے گا۔ اب آپ نے کیا کہنا ہے؟ آپ نے کس سوال پر ضمنی سوال کرنا ہے؟

للا حکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 2053 میں کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

للا حکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری! جو تفصیل دی گئی ہے یا اخبار میں جو اشتہار دیا گیا ہے اس میں age limit 35 سے 55 تک دی گئی ہے لیکن کرنل بشیر صاحب کی درخواست میں ان کی عمر کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے نہ ہی اس میں آئیں۔ کہ جسے کہ ان کی date of birth کیا تھی؟ یہ rule کی violation ہے۔ کس طرح ان کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا اور ان کا تجربہ فوج میں 27 سال لکھا گیا ہے جبکہ متعلقہ فیلڈ میں 10 سال کا تجربہ ہونا ضروری تھا۔ یہ میرٹ سے ہٹ کر بھرتی کی گئی ہے۔ اس کے متعلق وضاحت فرمائیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ بھی fresh question بنتا ہے۔ میرا ٹیٹل ہے کہ اب ہمیں اگلے

سوال نمبر 2054 پر چلنا چاہیے۔

**RANA AFTAB AHMAD KHAN:** As a mark of protest we are not going to ask any question or supplementary questions

جناب احسان الحق احسن نولائیا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیے

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب سپیکر! چاہیے یہ تھا کہ Question Hour کے اندر جب کوئی سوال کیا جائے تو حکومت کی طرف سے ٹھیک سوال کو سمجھنے کے بعد to the point سوال کا جواب دیا جاتا۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس کا جواب نہیں دے سکتی تھیں تو اس کے علاوہ کچھ اور ذمہ داران لوگ بھی موجود ہیں۔ ہماری طرف ایک رائے یہ بھی آئی کہ اس کو pending کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ اور بھی کہا گیا کہ آپ کوئی ایسا راستہ نکالیں کہ ایوان چل سکے۔ ان تمام باتوں کو آپ نے رد کر کے یہ کہا کہ جس طرح سے ایوان چل رہا ہے ہم نے اسی طرح چلانا ہے۔ اب سوال کوئی کرتے ہیں اور جواب اس کا کوئی اور دیا جاتا ہے۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ جو بھرتی کی گئی ان کو کن Rules and Regulations کے تحت بھرتی کیا گیا اور سوال یہ کیا گیا کہ کن کن اخبارات کے اندر آپ نے ان کے اشتہارات شہر کئے تو کہا کہ قومی اخبارات میں شہر کئے گئے۔ جناب سپیکر! یہ بالکل ایسی ہی بات ہے کہ،

جو بات معتبر تھی وہ سر سے گزر گئی

اور جو لفظ سرسری تھا وہ دل میں اتر گیا

جناب سپیکر! آپ کے اور Chair کے رویے پر میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ Chair کو یہ چاہیے کہ اگر حکومت کی طرف سے خاطر خواہ جواب نہیں آ رہا تو چاہیے یہ کہ جو آراء اپوزیشن کی طرف سے سامنے آئی ہیں یہ کہا جائے کہ یہ valid ہیں اور ان کا جواب حکومت نہیں دے پا رہی لیکن آپ کو یہ چاہیے کہ اپوزیشن کی طرف سے جو point اٹھایا جائے تو کہا جائے کہ یہ سوال valid ہے یہ Rules and Regulations کے مطابق ہے لیکن اس کا جواب حکومت نہیں دے پا رہی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ،



ہم کریں بات دلیوں سے تو رد ہوتی ہے

ان کے ہونٹوں کی خاموشی بھی سند ہوتی ہے

جناب قائم مقام سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے بہت اچھا شعر کہا ہے لیکن آپ کی ہر بات کو غور سے سنا جاتا ہے اور آپ کے سوال کا جواب ان سے دلایا جاتا ہے۔ اگر کہیں آپ سمجھتے ہیں کہ آپ مطمئن نہیں ہو رہے تو لائحہ اس کے لئے ایک طریقہ کار ہے کہ fresh question بھی آپ put کر سکتے ہیں اور اس کا جواب دیا جانے کا لیکن آپ کے سوال کو رد نہیں کیا جا رہا اور نہ یہل Chair کسی کے حق میں کوئی فیصلہ دے رہی ہے، Chair دونوں طرف کی باتیں سن رہی ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، میں نے اس کو protest نہیں کیا۔ آپ نے جو point out کیا ہے کہ اس کے لئے fresh question چاہیے۔ میں نے اس کی بات نہیں کی۔ میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جن کا جواب جو آنا چاہیے وہ نہیں آ رہا۔ آدھا کھنڈ اسمبلی کا وقت خالی ہوا ہے کہ کوئی جواب بھی نہیں آیا اور کارروائی بھی چل رہی ہے۔ یہ بات یہاں پر مہلت ہے کہ آج جن سوالوں کے جوابات وہ نہیں دے پا رہیں اور نہیں دینے جاسکے اگر اس کے مقابلے میں اپوزیشن کی آراء اور دلائل زیادہ وزن رکھتے ہیں تو یا تو دیگر بندے کو جواب دینا چاہیے یا پھر صوبہ پنجاب کے اس معزز ایوان کا وقت خالی نہیں کرنا چاہیے۔ شکریہ

پارلیمنٹری سپیکر می برائے کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر، یہ روایت بن جانے گی، جس طرح یہ chair کو dictate کروا رہے ہیں اور challenge کر رہے ہیں یہ روایت بن جانے گی۔ انہیں سمجھائیں کہ یہ اس طرح نہ کریں۔ سوالوں کے جواب انہوں نے دینے ہیں۔ جواب انہوں نے proper طریقے سے دینے ہیں۔ ان سوالوں کو hoot کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ benches کو فتح کر رہے ہیں تو یہ ان کی غلطی ہے۔ ان کو دیکھنا چاہیے کہ عاقبت پارلیمنٹری سپیکر می جو کہ جواب دے رہی ہیں ان کے جوابات بالکل صحیح آ رہے ہیں۔ انہوں نے to the

point جواب دیئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ T.E.V.T.A کیسے بنی ہے؟ یہاں پر میں یہ بات واضح کر دوں کہ یہ T.E.V.T.A کے چیئرمین کی بات کر رہے تھے اور یہ کہ T.E.V.T.A کیسے بنا تھا اور یہ کس نے بنایا تھا؟ یہ سابقہ حکومت نے بنایا تھا اور سکندر مصطفیٰ سابقہ حکومت کے دور میں آنے تھے اور یہ اتھارٹی بورڈ آف ڈائریکٹوز چلا رہا ہے۔ اس کے 13 بورڈ آف ڈائریکٹر ہیں۔ جتنی بھرتیاں ہوتی ہیں وہ بورڈ آف ڈائریکٹوز ہی کرتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی گروہ سے خرچ کرتے ہیں اور T.E.V.T.A میں contribute کرتے ہیں اور وہ انہوں نے پورے پنجاب میں اس فنڈ ادارے میں جان ڈال دی ہے۔ ایک sensitive issue کو یہ ہوا میں اڑانا چاہتے ہیں اور ہر بات کا قصور اڑاتے ہیں، کبھی شعر کہہ رہے ہیں یہ کوئی love story تو نہیں چل رہی کہ اس قسم کے شعر کہہ رہے ہیں۔ ٹکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

لاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر on his behalf سوال نمبر 2054 (معزز رکن نے جناب ارشد محمود بگو کے ایام طبع شدہ سوال دریافت کیا)

T.E.V.T.A میں مسٹر سکندر مصطفیٰ کی تعیناتی کی تفصیلات

\*2054، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مسٹر سکندر مصطفیٰ کب اور کس حیثیت سے T.E.V.T.A میں بھرتی ہوا؟

(ب) وہ آج تک کس کس حیثیت سے کس کس جگہ فرائض سرانجام دے چکا ہے؟

(ج) اس کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز کیا اس کا کوئی ٹیکنیکل

انسٹی یوشن چلانے کا تجربہ ہے تو اس نے کون کون سے ٹیکنیکل اداروں میں بطور

انتظامی آفیسر فرائض سرانجام دیئے تھے؟

- (د) کیا اس کی تعلیمی اسناد کی تصدیق بھرتی سے قبل کی گئی تھی تو تصدیق نامہ کی نقل فراہم کی جائے؟
- (ه) کیا اس کی بھرتی سے قبل اخبار میں اشتہار دیا گیا تو ان اخبارات کی نقل، نام اور تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (و) نیز اس اشتہار کے تسلسل میں جن افراد نے بھرتی کے لئے درخواستیں مکمل کیں تو ان کے نام، ولایت، پتا، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ز) کیا مسٹر سکندر مصطفیٰ کی بھرتی سے قبل میرٹ لسٹ تشکیل دی گئی تھی تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ جانے والے افسران کے نام، عمدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ح) مسٹر سکندر مصطفیٰ کو بھرتی کرنے والی اتھارٹی کا نام، عمدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

- (الف) جناب سکندر مصطفیٰ خان چیئرمین یوٹا کی حیثیت سے اعزازی طور پر کام کر رہے ہیں۔
- (ب) جناب سکندر مصطفیٰ خان کے کام کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) چیئرمین یوٹا تعلیمی لحاظ سے انجینئر ہیں۔ پاکستان میں بہت سارے اداروں میں ٹیوٹا انتظامی عہدوں پر تعینات رہے ہیں۔ آپ کا اداروں کو چلانے کے لحاظ سے تجربہ انتہائی مستند ہے۔ تعلیم اور تجربہ کی تفصیل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ چیئر مین یونا اعزازی طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں لہذا حکومت وقت نے ان کی پیش کردہ اعزازی خدمت، تعلیم، تجربہ سے استفادہ کرنے کے لئے انہیں چیئر مین کا عہدہ پیش کیا۔

(ہ)۔ ایضاً۔

(و)۔ ایضاً۔

(ز)۔ ایضاً۔

(ح)۔ ایضاً۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری براہ مہربانی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جی (الف) کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یونا، جناب سکندر مصطفیٰ چیئر مین یونا کی حیثیت سے اعزازی طور پر کام کر رہے تھے۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، وہ کب اور کس حیثیت سے یونا میں بھرتی ہوئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یونا، اس بارے میں میں یہ کہوں گی کہ جب یونا کو اتھارٹی بنایا گیا تھا تو اس وقت یہ شہباز شریف کے دور میں کنٹریکٹ پر پانچ سال کے لئے بھرتی ہوئے تھے۔ اُس وقت ان کی حکومت تھی اس لئے یہ زیادہ بہتر جاتے ہیں کہ یہ کیسے بھرتی کئے گئے۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری! اگر سوال کا جواب یہی بنتا ہے تو آپ بتادیں۔

جناب طاہر اختر ملک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ پوائنٹ آف آرڈر نہیں کر سکتے۔ ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

جناب طاہر اختر ملک، جناب سیکرٹری میں محترمہ کو داد دیتا ہوں جس اعلیٰ طریقے سے وہ جواب دے رہی ہیں۔ میں اس ایوان کے سامنے یہ کہتا ہوں کہ اگر وزیر صاحب ہوتے تو وہ ان سے بھی بڑے جواب دیتے۔ ان کی کارکردگی وزیر صاحب کے مقابلے میں بہتر ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

محترمہ صبا صادق، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، ضمنی سوال، محترمہ صبا صادق!

محترمہ صبا صادق، جناب سیکرٹری! محترمہ سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے ابھی خود ہی کہا کہ یونٹا کا کارنامہ میں محمد شہباز شریف کے سر پر ہے جو اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب تھے اور آپ نے کہا کہ آپ سے بہتر ہم جانتے ہیں کیونکہ ہمارے دور میں یہ ایک نیک کام شروع ہوا تھا جس میں پاکستان کے بے روزگار نوجوانوں کو فنی تعلیم مہیا کرنے کے لئے صنعت کاروں کا ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز بنایا گیا تھا۔ اس بورڈ آف ڈائریکٹرز نے پورے پنجاب میں فنی تعلیمی سکول کھولے اور یونٹا کا نام دے کر اس کو آرگنائز کیا۔ محترمہ! میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ جس مقصد کے لئے میں شہباز شریف نے ان سکولوں کو کھولا، بورڈ آف ڈائریکٹرز بنانے۔ آج میں آپ کے توسط سے پورے ایوان کی توجہ اس جانب دلانا چاہوں گی کہ آج ان سکولوں کا عالم یہ ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، محترمہ آپ جواب دے رہی ہیں یا ضمنی سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ صبا صادق، جناب سیکرٹری! میں آپ کو reality کی طرف لے جا رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ ضمنی سوال کریں۔ آپ جواب نہ دیں۔ یہ تو آپ جواب دے رہی

ہیں۔ آپ نے جواب نہیں دینا ہے، جواب انہوں نے دینا ہے۔ آپ نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

محترمہ صبا صادق، جناب سیکرٹری! میں چاہتی ہوں کہ آپ میری بات پر توجہ دیں، میں چاہتی ہوں کہ آپ میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ ضمنی سوال کریں گی تو میں آپ کو ضرور موقع دوں گا۔ جیسے

آپ ان پر اعتراض کر رہی ہیں اور آپ غلط روش اختیار کر رہی ہیں۔ آپ ضمنی سوال کریں جواب

پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ دیں گی۔

**MRS SABA SADIQ:** Sir, I want your attention.

**MR ACTING SPEAKER:** You don't have to give the explanation for that.

**MRS SABA SADIQ:** Sir, I have a supplementary question.

**MR ACTING SPEAKER:** This is no supplementary question.

**MRS SABA SADIQ:** I have a supplementary question.

**MR ACTING SPEAKER:** Then ask a supplementary question.

**MRS SABA SADIQ:** Sir, I am coming to the point I am giving you the fact and I want to divert the attention of the August House through your kind honour

کہ جس مقصد کے لئے یہ بھرتیاں کی گئیں۔ ہمارے پنجاب میں بے شمار ایسے سکول ہیں اور لاہور جیسے بڑے شہر میں بہت پر بھرتی شدہ اساتذہ تو موجود ہیں مگر آپ یقین کریں کہ وہاں پر ایک یا دو سچے تعلیم لے رہے ہیں۔ ادارے کو شروع کرنے کا یا بھرتیاں کرنے کا یا بورڈ آف ڈائریکٹرز بنانے کا مقصد یہ نہیں تھا۔ میں محترمہ سے یہ سوال کروں گی کہ آپ نے بھرتیاں کیں، بورڈ آف ڈائریکٹرز کام کر رہے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ ان کی اتنی گری ہوئی صورتحال ہے کہ وہاں پر کوئی پیر یا بیچی تعلیم حاصل نہیں کر رہی ہے؟ اگر آپ چاہیں تو میں ان سکولوں کے نام اور ان کی جگہیں بھی جتا سکتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ اس کے لئے fresh question دیں۔

محترمہ صباہ صادق، جناب سپیکر! آپ کے پاس پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں۔ ان کا role کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کی بات valid ہے مگر اس کے لئے fresh question درکار

ہے اور یہ ضمنی سوال اس پر نہیں بنتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چیئرمین سمیت جو 40 سے زائد لوگ contract پر بھرتی کئے گئے ہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس list کے اندر کسی ایک آدمی کا تعلق بھی بہاولپور سے نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی آپ کو معلوم ہے کہ یہاں پر کچھ اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے حوالے سے بحث ہوئی تھی جو بہاولپور میں قائم ہوا۔ اس میں مالی، معمدار اور کام کرنے والا پہلے سکیل کا عمد بھی سارے کاسٹار فیصل آباد، گجرات، منڈی بہاؤ الدین سے آیا تھا۔ اب بھی یہ فہرست میرے سامنے ہے۔ ان میں سے ایک آدمی کا بھی تعلق بہاولپور سے نہیں ہے۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں اور یہ جو ہمارے ساتھ سلوک ہوتا ہے اس کے نتیجے میں پھر یہی باتیں ہوتی ہیں کہ بہاولپور کو علیحدہ صوبہ بنایا گیا ہے اور پھر باتیں ہوتی ہیں کہ سرانگی صوبہ بنایا جائے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بہاولپور سے کسی فرد کو کیوں نہیں لیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر، اس سوال پر غور کیا جائے اور آئندہ یہ حکایت موصول نہیں ہونی چاہیے۔ باقی ملاقوں سے بھی لوگوں کو حائل کیا جائے۔

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جز (د) میں ہے کہ کیا تعلیمی اسناد کی تصدیق بھرتی سے قبل کی گئی تھی اگر کی گئی تھی تو تصدیق نامہ کی نقل فراہم کی جائے؟ کیا اس بھرتی سے قبل بھرتی کے لئے ایشمار دیا گیا تھا اگر دیا گیا تھا تو ان اعدادات کی نقل، نام اور تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؟ اب جو اس کا جواب دیا گیا ہے وہ یہ ہے، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ چیئرمین میونسپلٹی اور اعزازی طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں لہذا

حکومت وقت نے ان کی پیش کردہ اعزازی خدمات، تعلیم اور تجربہ سے استفادہ کرنے کے لئے انہیں پیئر میں کا عمدہ پیش کیا۔ یہ سوال کچھ ہے اور جواب کچھ دیا گیا ہے۔ آپ آگے والے سوال بھی دیکھیں اور ان کا جواب بھی ایسا کر دیا گیا ہے جبکہ سوال یہ تھا کہ کیا اخبارات میں کوئی اشتہار دیا گیا؟ اس کو ایسا کر دیا گیا۔ اس کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی کہ کس اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ اس کے بعد جز (د) ہے کہ اس کے تسلسل کے سلسلے میں جن افراد نے بھرتی کے لئے حلقے کو درخواستیں دیں ان کے نام ولدیت، پتا، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جانے اس کا جواب بھی ایسا کر دیا گیا ہے۔ اس سے کوئی سمجھ نہیں آرہی کہ یہ ایسا سے کیا مراد لیتے ہیں؟ براہ مہربانی اس کی وضاحت فرمائی جانے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، محترم!

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے میونا، ایسا سے مراد یہی ہے کہ جی ہاں! ان کے متعلق جو بھی تفصیل آپ نے ہم سے مانگی ہے وہ ہم نے دے دی ہے اور وہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جناب قائم مقام سپیکر، اس کی وضاحت کریں کہ کون سی تفصیل آپ نے دی ہے؟ پارلیمانی سپیکر ٹری برائے میونا، تفصیل یہ ہے کہ قومی اخبارات میں دیا گیا اور قومی اخبارات کا مطلب یہی ہے کہ اس وقت کے ہمارے national level کے اخبارات میں اشتہار دیا گیا ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Have you placed the record in the House.

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے میونا، انہوں نے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے اور میں نے ریکارڈ نہیں دیکھا کہ انہوں نے اخبارات میں دیا ہے کہ نہیں؟ وہ میں بعد میں بتا دیتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں یہاں پر وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک information مانگی جاتی ہے تو It should be placed in the House at least. اس پر وضاحت ہونی چاہئے کہ کن کن اخبارات میں اشتہار دیئے گئے ہیں اور اگر دیئے گئے ہیں تو ان اخبارات کی کٹنگ پیش کی جانے۔



وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری جنرل، جناب سیکرٹری ایچ ایس ایس کے بارے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر صرف confusion اس حوالے سے چل رہی ہے کہ ہماری محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ پہلی دفعہ اس ایوان کی معزز رکن منتخب ہو کر آئی ہیں اور آج غالباً پہلی دفعہ وہ سوالات کے جوابات دے رہی ہیں تو اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ان کی حوصلہ افزائی کی جانے کیونکہ یہ ایک learning process ہے۔ کوئی بھی شخص مکمل طور پر سیکھ کر نہیں آتا بلکہ انہی معزز ایوانوں میں انسان سیکھتا ہے۔ اس لحاظ سے ہمیں ان کی مکمل حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اور اگر آپ دیکھیں تو محترمہ بالکل درست طور پر جواب دے رہی ہیں۔ اب confusion یہ ہے کہ جس طرح سوالات کئے جا رہے ہیں مثال کے طور پر میرے معزز بھائی نے ابھی یہ کہا ہے کہ کیا ج (و) میں اس اشتہار کے تسلسل میں جن افراد کی بھرتی کے لئے درخواستیں محکمہ کو دیں ان کے نام اور ولدیت بتائی جائے۔ محترمہ نے ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار یہ کہا ہے کہ سکندر مصطفیٰ کی appointment کے لئے اخبارات میں اشتہار نہیں دیا گیا۔ یہ honorary appointment تھی اور وہ کوئی تنخواہ نہیں لیتے تھے۔ تعلیمی قابلیت کے متعلق یہاں دے دیا گیا ہے کہ وہ پیشے کے لحاظ سے انجینئر تھے۔ یہ ساری باتیں جواب میں درج ہیں لیکن ہم بجائے اس کے کہ جواب پر ہمیں ہم وہ سوال کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کا جواب پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔ اشتہار نہیں دیا گیا تھا بلکہ یہاں لکھا جا چکا ہے کہ حکومت نے خود انہیں یہ حمدہ اعزازی طور پر پیش کیا تھا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب تو آچکا ہے اور بار بار ہم پوچھیں گے کہ اشتہار دیا گیا ہے نیز ان کی تعلیمی قابلیت اور qualification کو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر دیا گیا ہے کہ وہ ذاتی طور پر ایک اہل اہم ادارے کو چلا رہے تھے تو حکومت نے اعزازی طور پر ان کی خدمات سے استفادہ کرنا تھا اور انہیں اعزازی طور پر رکھا گیا، کوئی انہیں تنخواہ نہیں دی گئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس نے بھی انہیں appoint کیا تھا، یہ ہمارے لئے اہم بات تھی کہ ایک ایسے شخص کو appoint کیا گیا جو حکومت کے خزانے پر بوجھ نہیں تھا تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ایک طویل عرصہ تک جناب سکندر مصطفیٰ نے اس صوبے کے لئے خدمات انجام دیں، یوں ادارے کے لئے خدمات سرانجام دیں تو آج اگر وہ جا چکے ہیں تو

بجائے اس کے کہ ہم ان کی خدمات کو سراسرستے اور ان کے مشکور ہوتے کہ انہوں نے اس صوبے کی اور عوام کی ایک طویل عرصہ تک بغیر کسی معاوضے کے خدمت کی ہے اور آج ہم ان کو controversial بنا رہے ہیں۔ یہ ایک قصہ پارینہ ہو چکا ہے، وہ ادارے کو بھروسہ کرنا چکے ہیں تو ان کے متعلق اس معزز ایوان میں اس وقت اتنی طویل بحث کرنا کسی لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔ شکریہ

چودھری امجاز احمد سماں، ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، سماں صاحب!

چودھری امجاز احمد سماں، شکریہ۔ میں اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا نئے چیزیں کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے، دوسرے نمبر پر کیا وہ اس عہدہ کی تنخواہ لے رہے ہیں اور اگر لے رہے ہیں تو وہ کتنی ہے؟ اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ وزیر قانون نے اس بارے میں وضاحت کر دی ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری، یہ سارا سوال سابقہ چیزیں کے متعلق تھا جس کے متعلق تفصیل سے بتا دیا گیا ہے۔ اب اگر نئے چیزیں کی terms and conditions ان کی کنٹریکٹ کی terms and conditions ان کی تنخواہ اور ان کے contract کی میعاد کے متعلق پوچھنا ہے تو وہ fresh question بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ fresh question ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر کا کتنی و معدنی ترقی، جناب سیکرٹری، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، بقیہ سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ صنعت و معدنی ترقی میں آفیسرز کی خالی اسامیوں

اور بھرتی کی تفصیلات

\*2623، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،  
(الف) محکمہ صنعت و معدنی ترقی میں 1998، 1999 اور 2000 میں کتنی اسامیاں گریڈ 16 اور اس

سے اوپر گریڈ کی غالی ہوئیں؟

(ب) محکمہ نے ج (الف) میں بیان کردہ کتنی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے

requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی اور کب؟ اگر requisition نہ  
بھیجی گئی تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا محکمہ کے رائج الوقت قوانین کے مطابق ان اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن  
کے ذریعے پُر کرنے کی پابندی ہے؟

(د) اگر ج (ج) کا جواب اجابت میں ہے تو محکمہ نے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے  
والے افسران کے خلاف کیا کارروائی کی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) ڈائریکٹوریٹ آف انٹسٹریز

1998، 1999 اور 2000 میں مندرجہ ذیل اسامیاں غالی ہوئیں۔

ایک عدد	BS-17	1۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فیکٹائل
ایک عدد	BS-17	2۔ اسسٹنٹ رجسٹرار
4 عدد	BS-16	3۔ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ آفیسر

## 2- محکمہ پرنٹنگ اینڈ سٹیشنری

1998 تا 2000 کے دوران مندرجہ ذیل اسامیوں میں ہونے والی

ایک عدد	BS-17	1- اسٹنٹ کنٹرولر
ایک عدد	BS-17	2- سینئر منیجر گورنمنٹ پریس لاہور
ایک عدد	BS-16	3- ایس سپرنٹنڈنٹ کنٹرولر آفس
ایک عدد	BS-16	4- منیجر سیز گورنمنٹ پریس لاہور
ایک عدد	BS-16	5- منیجر بک ڈپو گورنمنٹ پریس لاہور
دو عدد	BS-16	6- منیجر ورکس گورنمنٹ پریس لاہور اہاوپور

(ب) 1- ڈائریکٹوریٹ آف انٹلسٹریز،

حکومت نے مذکورہ اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تاریخ کو requisition کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجانی۔

BS-17	1- اسٹنٹ رجسٹرار
BS-16	2- اینڈسٹریل ڈویٹمنٹ آفیسر
BS-17	3- اسٹنٹ ڈائریکٹر ایکٹوئل

مورہ 28-5-03

2- محکمہ پرنٹنگ اینڈ سٹیشنری،

مندرجہ بالا بیان کردہ عالی اسامیوں میں سے سیریل نمبر 1 تا 5 حکومت پنجاب کے منظور شدہ rules کے مطابق promotion کوٹے کے ذمے سے میں آتی ہیں اور یہ پوسٹوں میں rules کے مطابق پُر کر دی گئی ہیں جبکہ سیریل نمبر 6 میں درج ایک سینئر (منیجر ورکس) BS-16، 50 فیصد براہ راست بھرتی کے ذمے سے میں آتی تھی جو کہ پروموشن کے ذمے سے پُر کر دی گئی جبکہ ایک post کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذمے سے پُر کرنا تھا اس کی requisition مورہ 28-5-03 کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی۔

- (ج) 1- ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز،  
حکے کے رائج الوقت قوانین کے مطابق ان اسمیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے  
ذریعے پر کرنے کی پابندی ہے۔
- 2- محکمہ پرنٹنگ اینڈ سٹیٹسٹری،  
حکے کے رائج الوقت قوانین کے تحت اوپر بیان کردہ اسمیوں میں سے سیریل نمبر 6 میں  
مندرجہ ایک اسمی کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کرنے کی پابندی ہے۔
- (د) دونوں محکموں کی علی اسمیوں کو پُر کرنے میں کسی قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی  
نہیں کی گئی۔

ضلع قصور میں دستکاری سکولوں کی تفصیل

اور ہنر مند خواتین کے روزگار کے مواقع

- \*2798، رانا سر فراز احمد خاں، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع قصور میں خواتین کے لئے کتنے دستکاری سکول ہیں۔ ان کے مقام اور سربراہ کے نام  
سے آگاہ کیا جائے؟
- (ب) دستکاری سکولوں سے ہنر سیکھنے کے بعد آیا بچیوں کو کوئی روزگار کے مواقع بھی فراہم  
کئے جاتے ہیں؟
- (ج) گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں خواتین کے لئے کیا کیا منصوبے ہیں اگر ہیں تو کون  
سے ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل بیان کی جائے؟
- (د) کیا حکومت خواتین کی بہتری کے لئے ان منصوبہ جات پر خصوصی توجہ دینے کا ارادہ  
رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) ضلع قصور میں خواتین کے لئے مندرجہ ذیل دستکاری ادارے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- | نمبر شمار | دستکاری سکول کا نام مع              | مقام   | سربراہ کا نام          |
|-----------|-------------------------------------|--------|------------------------|
| 1-        | گورنمنٹ وو کیشنل انسٹیٹیوٹ (خواتین) | قصور   | محترمہ ناعہ مینہ       |
| 2-        | گورنمنٹ وو کیشنل انسٹیٹیوٹ (خواتین) | یتوکی  | محترمہ نسیم اختر جعفری |
| 3-        | گورنمنٹ وو کیشنل انسٹیٹیوٹ (خواتین) | چونیاں | محترمہ سادات ماند زہرہ |
- (ب) ہر ضلع میں اداروں سے فارغ التحصیل طلباء کو ملازمت کے مواقع فراہم کرنے کے لئے T.E.V.T.A نے Placement Offices بنانے ہیں جو فارغ التحصیل طلباء کی ملازمت کے سلسلے میں رہنمائی اور مدد کرتے ہیں۔
- (ج) پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن لاہور کے زیر انتظام ضلع قصور میں گھریلو صنعت سازی میں خواتین کا کوئی منصوبہ نہ ہے۔
- (د) حکومت پنجاب خواتین کی تلاح و بہبود کے لئے خصوصی پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن قرضہ سکیم 2002 کے تحت خواہش مند خواتین صنعتکاروں کو ترجیحی بنیادوں پر قرضہ دینے کا منصوبہ رکھتی ہے۔

بہاولپور سے نکلنے والی معدنیات آمدن

اور دریائے ستلج کے ٹھیکہ جات کی تفصیل

- \*2830، ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر کالکٹی و معدنی ترقی اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع بہاولپور کے کس کس مقام پر کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں ان معدنیات کے نام اور ان سے سال 2001 سے آج تک آمدن کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) اس وقت ضلع بہاولپور میں ریت کے کتنے بلاک ہیں ان میں سے کتنے بلاکوں کا ٹھیکہ دیا گیا ہے اور کتنے بلاکوں کا ابھی تک ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔ نیز ان کا ٹھیکہ نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنی ترقی،

(الف) ضلع بہاولپور میں صرف ریت کی نکاسی کی جا رہی ہے جو ادنیٰ معدنیات کے زمرے میں آتی ہے۔ ابھی قسم کی ریت صرف دریائے ستلج اور اس کے نزدیکی علاقہ جات میں ملتی ہے جبکہ کم درجے کی ریت (گھسر) ضلع کے باقی علاقے اور چولستان میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ ضلع بہاولپور سے 2001 سے آج تک عام ریت کی آمدن کی تفصیل نیچے دی جا رہی ہے۔

1- سال 2001	(نوری تا دسمبر)	16,56,318 روپے
2- سال 2002	(نوری تا دسمبر)	24,49,680 روپے
3- سال 2003	(نوری تا 20 اگست)	18,95,497 روپے

(ب) اس وقت ضلع بہاولپور میں ریت (گھسر) کے کل 28 بلاکس ہیں ان میں سے 14 بلاکس کا ٹھیکہ دیا گیا ہے جبکہ بقیہ 14 بلاکس خالی ہیں۔

عام ریت کے ٹھیکہ جات اخبارات میں اشتہار دینے کے بعد بذریعہ نیلامی عام کھیتی دینے جاتے ہیں۔ خالی بلاکس کو وقتاً فوقتاً نیلامی میں پیش کیا جاتا ہے اور جیسے ہی کسی بلاک کی معقول بولی موصول ہوتی ہے اس کا ٹھیکہ دے دیا جاتا ہے۔ دراصل کسی بلاک کی نیلامی پر کئی قسم کے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً بلاک تک پہنچنے کے لئے راستہ، معدن کی مقدار، معدن کی کوالٹی اور مقامی طور پر طلب یا مقامی طور پر کسی بڑے پراجیکٹ کا شروع ہونا وغیرہ۔ خالی بلاکس اس لئے نیلام نہ ہو رہے ہیں کہ ضلع کی ریت کی طلب الٹا شدہ بلاکس سے پوری ہو رہی ہے۔ لہذا خالی بلاکس کی موزوں اور معقول بولی موصول نہیں ہو رہی۔

گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گوجرانوالہ،

منظور شدہ اور خالی آسامیوں کی تفصیلات

\*2930، لاکھیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گوجرانوالہ میں لیکچرارز کی کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، کتنی آسامیاں خالی ہیں، حکومت ان خالی آسامیوں کو کب تک بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گوجرانوالہ میں آئیٹیل سٹاف کی کتنی تعداد ہے گریڈ اور عمدہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گوجرانوالہ میں کتنے لیکچرارز عرصہ پانچ سال سے تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گوجرانوالہ میں لیکچرارز کی کوئی بھی آسامی موجود نہ ہے بلکہ یہاں چیف انسٹرکٹر، سینئر ٹریڈ انسٹرکٹر اور ٹریڈ انسٹرکٹر کی آسامیاں موجود ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آسامی / عمدہ	منظور شدہ آسامی کی تعداد خالی آسامی، تعداد
1-	چیف انسٹرکٹر	2
2-	سینئر ٹریڈ انسٹرکٹر	10
3-	ٹریڈ انسٹرکٹر	15

حکومت پنجاب، ایوانا اتھارٹی ان خالی آسامیوں کو عنقریب بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گوجرانوالہ میں آئیٹیل سٹاف کی تعداد (32) جن کی

گریڈ اور عمدہ وار تفصیل حسب ذیل ہے؟



تعداد	بنیادی پے سکیل / گریڈ	نام اسامی احمدہ	نمبر شمار
1	11	ہیڈ کلرک	1-
2	7	سینئر کلرک	2-
1	12	سٹیڈی گرافر	3-
1	7	سٹور کپر	4-
1	6	ڈسپنسر	5-
6	6	ٹاپ اسٹنٹ	6-
1	5	جوئینر کلرک	7-
1	4	ڈرائیور	8-
1	4	گراؤنڈ مین	9-
3	1	جو کیدار	10-
1	1	ٹائپ کاسٹ	11-
2	1	فائلنگ کلرک	12-
1	1	ٹائپ	13-
1	1	سٹور اینڈینٹ	14-
9	1	ٹاپ اینڈینٹ	15-

(ج) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گوجرانوالہ میں ٹیکر اوز کی کوئی بھی اسامی موجود نہ ہے۔ تاہم چیف انسٹرکٹر / سینئر ٹریڈ انسٹرکٹر / ٹریڈ انسٹرکٹرز میں سے 14 افراد ایسے ہیں جو عرصہ پانچ سال سے تعینات ہیں۔

صوبہ میں ٹیکس فری زون قرار دی گئی

تحصیلوں کی تفصیل

\*2957، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر صنعت ازراہ فوڈز میں فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صنعتی ترقی کے لئے صوبہ میں کئی تحصیلوں کو ٹیکس فری زون قرار دیا ہے نام اور مقرر میلا کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
- (ب) اگر ج (الف) کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل دیپاپور کو ٹیکس فری زون قرار دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا

- (الف) موجودہ حکومتی پالیسی کے مطابق اس وقت حکومت نے صوبہ کی کسی تحصیل کو ٹیکس فری زون قرار نہیں دیا ہوا ہے۔
- (ب) تحصیل دیپاپور کو ٹیکس فری زون قرار دینے جانے سے متعلق حکومت / محکمہ کے پاس کسی قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ٹیوٹا میں بھرتی شدہ افراد کی تنخواہوں، مراعات

اور طلباء کی فیسوں کا مسئلہ

\*3238، محترمہ تمینہ نوید، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کو یونا کے کنٹرول میں دے دیا گیا ہے جس میں حاضر سروس اور ریٹائرڈ افسران کو بھرتی کر کے بھاری تنخواہیں اور مراعات سے نوازا گیا ہیں؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونا میں ضلعی سطح پر مینجر بھرتی کئے گئے ہیں جن کی مراعات اور تنخواہیں پرنسپل سے کہیں زیادہ ہیں؟

- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونا میں ضلعی مینجر اکثر رانس، کالن، سیز، سیز ملز کے مالکان ہیں جن کا ٹیکنیکل ایجوکیشن سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں داغہ فیس مبلغ 7000 روپے سے بڑھا کر مبلغ -/30000 ہزار روپے کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے اکثر غریب اور تلامذہ طلباء داغہ لینے سے محروم ہو گئے ہیں؟

(ه) اگر جڑ ہانے بلا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یوناما میں بھرتی شدہ افراد کا سابقہ عمدہ اور موجودہ عمدہ مع تنخواہ اور مراعات سے ایوان کو آگاہ کرنے اور فیس کم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

### پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے تمام اداروں کو یوناما کے کنٹرول میں دے دیا گیا ہے تاہم یہ درست نہیں کہ حاضر سروس اور ریٹائرڈ افسران کو بھرتی کر کے بھاری تنخواہ اور مراعات سے نوازا گیا ہے۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ یوناما میں کام کرنے والے تمام حاضر سروس افسران حکومت کی طرف سے منظور شدہ پے سکیل کے مطابق ہی تنخواہ وصول کرتے ہیں اور انہیں کسی طرح کی کوئی اضافی مراعات حاصل نہیں ہیں۔ جہاں تک یوناما کے بھرتی کردہ افراد کا تعلق ہے، یوناما نے اب تک کل 75 افراد کو بھرتی کیا ہے جن میں حاضر سروس کوئی افسر نہ ہے جبکہ صرف 16 ریٹائرڈ آرمی افسران بھرتی ہونے والوں میں شامل ہیں۔ جہاں تک ان افراد کی تنخواہ اور مراعات کا تعلق ہے، تمام 75 افراد کو تنخواہ یوناما کے منظور شدہ سکیل کے مطابق مل رہی ہے اور اس سلسلہ میں نئے بھرتی کردہ افراد کی تنخواہیں اور مراعات میں کوئی امتیاز نہیں رکھا گیا۔

علاوہ ازیں یہ تمام افراد اختیارات میں اشتہارات دے کر کھلے مقابلے کے ذریعے میرٹ پر رکھے گئے ہیں۔ جس میں عمر کی حد اور تعلیم بھی پوری طرح وضاحت سے دی گئی ہوتی ہیں۔ یوناما پے سکیل ضمیمہ (الف) اور بھرتی اشتہارات ضمیمہ (ب) پر ملاحظہ فرمانے جا

سکتے ہیں۔ ضمیر (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں)

(ب) یہ درست ہے کہ یونانے بعض اضلاع میں ضلعی منیجر بھرتی کئے ہیں تاہم یہ درست نہ ہے کہ ان کی مراعات اور تنخواہیں پرنسپل حضرات سے کہیں زیادہ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یونانے ضلعی منیجر کی تنخواہ -/25000 سے -/35000 روپے تک ہے اور ضلع کے تمام تعلیمی اداروں /سنرز کی آپکیشن اور کارکردگی کی مانیننگ کے لئے انہیں 1000 سی سی کی گاڑی دی گئی ہے جبکہ پرنسپل حضرات کو ادارے کی پالیسی کے مطابق گریڈ 19 یا 20 کی تنخواہ ملتی ہے جو -/20000 سے -/30000 روپے تک ہے۔ اس کے علاوہ پرنسپل حضرات کو پینشن، گریجویٹی، فری میڈیکل اور جی۔ پی فنڈ کی سہولیات بھی دستیاب ہیں جبکہ ضلعی منیجر کو ان میں سے کوئی سہولت بھی میسر نہیں اور ضلعی منیجر کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ اکثر ضلعی منیجر رانس مز، کانس مز اور سیز مز کے مالک ہیں اور ان کا ٹیکنیکل ایجوکیشن سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔

اصل صورتحال یہ ہے کہ یونانے ضلعی منیجر کے لئے مندرجہ ذیل قابلیت کا حامل ہونا ضروری ہے۔

1- تعلیم بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ یا ایم۔ بی۔ اے یا ایم۔ پی۔ اے

2- تجربہ گریڈ 18 یا مساوی میں تعلیمی / انتظامی امور کا ادارے چلانے کا 8 سالہ تجربہ یونانے بھرتی کردہ تمام ضلعی منیجر مذکورہ قابلیت کے حامل ہیں اور انہیں بھرتی کرتے وقت حکومت کی بھرتی پالیسی اور تمام قواعد و ضوابط کا خیال رکھا گیا ہے جن میں اہلدارت میں اہلدارت کی اشاعت میرٹ لسٹ کی تیاری اور انٹرویو وغیرہ شامل ہیں۔ نیز ان بھرتیوں میں کسی بھی فرد کو تعلیم یا تجربہ میں کوئی رعایت نہ دی گئی ہے۔

- (د) یہ بالکل درست نہ ہے۔ یونانے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور دیگر اداروں میں داغہ فیس میں کوئی اضافہ نہ کیا ہے۔ یونان اداروں میں موجودہ فیس کا ڈھانچہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- (ه) جز ہانے بالا کا جواب نفی میں ہے۔ طلباء کی داغہ فیس میں کوئی اضافہ نہ کیا گیا ہے۔ یونان میں بھرتی شدہ افراد کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیکنیکل ایجوکیشن کی ٹیوٹا سے متعلقہ کمیٹی

کی رپورٹ اور دیگر مسائل کی تفصیل

\*3239 محترمہ تمینہ نوید، کیا وزیر صنعت اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ایجوکیشن اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کے بارے میں ہائی کورٹ کے جج کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس کے ذمہ ایک رپورٹ تیار کرنا تھی کہ آیا مندرجہ ادارے یونانے کے کنٹرول میں دینا درست ہیں یا نہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمیٹی کی رپورٹ مندرجہ ادارے کو یونانے کے کنٹرول میں دینے کے خلاف تھی مگر رپورٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یونانے کے کنٹرول میں دے دیا گیا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن اور اس کا عملہ تجرباتی طور پر صرف تین سال کے لئے یونانے کے کنٹرول میں دے دیا گیا تھا؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونانے میں بھرتی شدہ افراد کو دی گئی بھاری تنخواہیں اور مراعات ادارہ پر اضرائی بوجھ کے مترادف ہیں؟
- (ه) اگر جز ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے اور دیگر مذکورہ مسائل حل کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک؟

نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) ٹیوٹا کے علم میں ایسی کوئی بات نہ ہے اور نہ ہی ٹیوٹا کو سرکاری طور پر ایسی کوئی اطلاع دی گئی ہے۔

(ب) ٹیوٹا کے علم میں ایسی کوئی بات نہ ہے اور نہ ہی ٹیوٹا کو سرکاری طور پر ایسی کوئی اطلاع دی گئی ہے۔

(ج) بالکل غلط ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے ٹیوٹا میں بھرتی شدہ افراد اپنے اپنے شعبے کے ماہرین ہیں اور ان کو مظاہرہ اور مراعات مارکیٹ سے کہیں کم ریٹ پر دینے جارہے ہیں۔

(ه) جز ہانے بالا کا جواب نفی میں ہے۔

بیڑھے لکھے اور ہنرمند نوجوانوں (مرد و خواتین)

کے لئے قرضہ کی فراہمی

\*3304، محترم نور النساء ملک، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت نے بے روزگار بڑھے لکھے اور ہنرمند نوجوانوں کے لئے کوئی قرضہ سکیم کا اجراء کیا ہے جو سلاہ آسان اور کم سے کم شرح مارک اپ پر ہو۔ اگر اجراء کیا ہے تو وحاست سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا حکومت نے پڑھی لکھی اور ہنرمند خواتین جو بے روزگار ہیں کے لئے بھی کوئی قرضہ سکیم کا اجراء کیا ہے اگر اجراء کیا ہے تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

### پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) ہنرمند نوجوانوں اور سرمایہ کاروں کے لئے محکمہ نے ایک قرضہ سکیم جو کریڈٹ سکیم برائے سال انڈسٹریز 2002 کے نام سے شروع کی گئی ہے جس کی کم سے کم حد مبلغ دو لاکھ روپے اور زیادہ سے زیادہ حد مبلغ تیس لاکھ روپے تک ہے کا اجرا کیا ہے اور اس کی شرح مارک اپ لاہور، راولپنڈی، گوجرانوادر، فیصل آباد، ریسرچ میں آٹھ فیصد سالانہ ہے اور ڈی۔ جی۔ خان، بہاولپور، ملتان، سرگودھا، ریسرچ میں سات فیصد سالانہ ہے۔ جس میں ڈیزل سال کی مجموعت کا عرصہ بھی شامل ہے اور اس قرضے کی واپسی کی مدت سات سال ہے۔ ہنرمند خواتین بھی ہماری اس جاری قرضہ سکیم سے استفادہ کر سکتی ہیں۔ لوگ اس سکیم کو بنکوں کی سکیم سے زیادہ ترجیح دیتے ہیں کیونکہ لوگ بنکوں کی بجائے پی۔ ایس۔ آئی۔ سی سے آسان شرائط اور بہتر طریقہ کار کی وجہ سے قرضہ لینے کو ترجیح دیتے ہیں اور اس سکیم کی کاسیابی کا اندازہ بخوبی اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کریڈٹ سکیم 2002 کے تحت قلیل مدت میں اب تک 1118 خواہشمند قرض خواہوں نے 1333.43 ملین کے قرضہ بات کے لئے درخواستیں دیں جس میں سے 955 قرض خواہوں کو پی۔ ایس۔ آئی۔ سی نے اکتوبر 2003 تک 942.778 ملین کی مالیت کے قرضے منظور کئے اور اس وقت صورت حال یہ ہے کہ اب تک 363 پونٹس کو 266.77 ملین کے قرضہ بات جاری کئے جا چکے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن نے حکومت پنجاب کی منظوری سے ایک قرضہ سکیم برائے ہنرمند خواتین کو 2002 (کاسا) کا اجرا کیا تھا۔ یہ سکیم فعال جاری ہے۔ اس سکیم کے تحت صوبہ بھر میں ہنرمند خواتین کو ترجیحی بنیادوں پر قرضہ بات کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔ اس سکیم کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1۔ مختص مائیت	ایک کروڑ روپے
2۔ قرض کی مدت	زیادہ سے زیادہ پالیس ہزار روپے
3۔ شرح سود	7 فیصد سالانہ
4۔ مدت واپسی	تین سال

قرض جاری ہونے کے چھ ماہ بعد سے واپسی رعائتی مدت کے ساتھ ماہانہ اقساط میں مع سود واپسی، عوامین کی شمولیت

تعداد 317 رقم 56.99 لاکھ حساب 57 فیصد (کل مختص کردہ رقم کا)

ضلع شیخوپورہ میں کمرشل کالجوں، طلباء

اور اساتذہ کی تعداد اور موجودہ صورتحال

3390(B) میاں خالد محمود، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
 ضلع شیخوپورہ میں اس وقت کتنے کمرشل کالج ہیں۔ ان کے لئے اساتذہ کی کتنی اسمبلیاں منظور شدہ ہیں۔ اس وقت کتنی اسمبلیاں خالی ہیں ان کو کب تک پُر کر لیا جائے گا۔ ضلع بھر کے تمام کمرشل کالجوں میں کتنے طلباء زیر تعلیم ہیں؟ تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

ضلع شیخوپورہ میں کل چار کمرشل کالج ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- 1۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، شیخوپورہ۔
  - 2۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، سکاڑہ صاحب۔
  - 3۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، چاہدرہ۔
  - 4۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، شرف پور شریف۔
- اساتذہ کی منظور شدہ اعلیٰ اسمبلیاں اور زیر تعلیم طلباء کی تعداد حسب ذیل ہے۔



نمبر شدہ	نام کرنل کلچر انسٹیٹیوٹ	منظور شدہ اسامیوں	غالی اسامیوں زیر تسلیم شدہ
		کی تعداد	کی تعداد
1-	گورنمنٹ کرنل انسٹیٹیوٹ جھوپورہ	22	1
2-	گورنمنٹ کرنل رنگ انسٹیٹیوٹ بکلا صاحب	11	3
3-	گورنمنٹ کرنل رنگ انسٹیٹیوٹ چاہرہ	14	X
4-	گورنمنٹ کرنل رنگ انسٹیٹیوٹ شرق پور شریف	12	2

TEVIA میں ریکروٹمنٹ کا عمل تیزی سے جاری ہے اور جلد ہی مندرجہ بالا غالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔

### ضلع جہلم میں قائم صنعتوں

#### اور سوڈا ایش انڈسٹری کی تفصیلات

\*3601، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع جہلم میں کون کون سی اور کس کس جگہ صنعتیں کام کر رہی ہیں۔ ان کے ناموں

کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سوڈا ایش کی کتنی فیکٹریاں ہیں ان کے نام کیا ہیں اور کس کس جگہ قائم کی گئی ہیں؟

(ج) ان فیکٹریوں کو سوڈا ایش کی تیاری کے لئے جو خام مال حکومت کی طرف سے فراہم

کیا جاتا ہے ان فیکٹریوں سے کوئی قیمت اس خام مال کی حاصل کی جاتی ہے تو سال

2001 سے آج تک ان فیکٹریوں کو فروخت کردہ خام مال اور حاصل کردہ رقم کی

تفصیل فراہم کی جائے؟

- (د) ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدور کو حکومت کی طرف سے کون کونسی سہولیت فراہم کی گئی ہیں اور ان فیکٹریوں کی طرف سے کون کونسی سہولیت فراہم کی گئی ہیں؟
- (ه) کیا ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو ملازمت کی گارنٹی ہے یا پھر یہ فیکٹری مالکان کے روم و کرم پر کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) ضلع جہلم میں معمولی بڑی کل 411 صنعتیں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع جہلم میں سوڈائش کی صرف ایک فیکٹری ہے جس کا نام آئی۔ سی۔ آئی پاکستان لینڈ کمپوزہ ہے۔

(ج) سوڈائش کی تیاری میں زیادہ تر عام مال راک سائٹ ہی استعمال کیا جاتا ہے جو مجوزہ فیکٹریاں پے پر حاصل کئے گئے ایریا میں سے نکالتی ہیں۔ پے کی الاٹمنٹ پنجاب مائنز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے جو صرف پے کی فیس وصول کرتا ہے۔ یہ فیکٹریاں جتنا مال لیتی ہیں اس کی مقدار اور قیمت محکمہ پی۔ ایم۔ ڈی۔ سی (پاکستان منرل ڈویمنٹ کارپوریشن) سے متعلق ہے جو راک سائٹ کی مقدار کے مطابق قیمت وصول کرتا ہے۔ پاکستان منرل ڈویمنٹ کارپوریشن کے مطابق آئی۔ سی۔ آئی پاکستان لینڈ نے جتنی مقدار میں عام مال پچھلے تین سالوں میں لیا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سال	مقدار ٹن میں	قیمت روپوں میں
2001	225000	75238250
2002	235000	81350000
2003	241764	78727900

(د) ان فیکریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو حکومت کی طرف سے کئی قسم کی سہولتیں (لیبر لاز) کے مطابق ہتی ہیں۔ آئی۔سی۔ آئی پاکستان لینڈ اپنے ورکروں کو منافع میں شریک کر کے ہر سال کافی رقم ادا کرتا ہے گزشتہ دو سال کے منافع کی ادائیگی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

2002

2003

ورکروں کو ادائیگی 1566000/- روپے  
1710000/- روپے  
اس فیکری میں کام کرنے والے ورکروں کو لیبر لاز کے تحت ہر قسم کی سہولت میسر ہے۔ اس کے علاوہ بھی مندرجہ ذیل سہولیات ادارہ دے رہا ہے۔

- 1- ملازموں کے بیوی بچوں اور والدین کو ہر قسم کی میڈیکل سہولت ہے۔
  - 2- ملازمین کو رہائشی سہولت کے علاوہ سونے گیس اور بجلی کے استعمال پر 50 فیصد رعایت کی سہولت بھی میسر ہے۔
  - 3- ہر ملازم کو ماہانہ 40 کلو آٹا چھ روپے فی کلو کے حساب سے دیا جاتا ہے۔
  - 4- ملازموں کے بچوں کو تعلیمی وظیفہ کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔
  - 5- ہر ملازم اور اس کی بیوی کو تیس سال کی مدت ملازمت مکمل کرنے پر عمرہ کی سعادت کی سہولت دی جاتی ہے۔
  - 6- ہر ملازم کو موٹر سائیکل خریدنے اور مکان بنانے کے لئے بغیر سود کے قرضہ کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔
  - 7- ملازموں کے بچوں کو سکول تک لے جانے اور لانے کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔
  - 8- ملازموں کو 240 کلو سالانہ سوڈا ایتھس بالکل معمولی قیمت پر بھی دیا جاتا ہے۔
- (ہ) اس فیکری میں کام کرنے والے ورکروں کو لیبر لاز کے مطابق ہر قسم کی ملازمت کی کارٹھی دی جاتی ہے۔

معدنیات سے حاصل آمدنی اور کارکنوں کے لئے

فلاحی و حفاظتی اقدامات کی تفصیل

\*3602، ملک محمد جاوید اقبال اعوان، کیا وزیر کانکنی و معدنی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں  
گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کو ہر سال معدنیات سے کروڑوں کارپوریو حاصل ہوتا  
ہے؟

(ب) اگر جی (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو 1999 تا حال معدنیات کی مد میں کنٹاریونیو  
حاصل ہوا، کتنی رقم اس میں سے معدنیات کی ترقی مطلقاً کانوں تک بجلی اور سڑکوں  
کی سیٹلٹی، مان مائلن کو تخفیف شدہ نرخوں پر بلڈوزر اور ایئر کمپریسرز کی کرایہ پر  
فرائمی، مان ورکرز کے لئے رہائشی، طبی اور تعلیمی سہولیت کی فراہمی پر کس کس سال  
خرچ کی گئی تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ج) کیا حکومت کانکنوں کی حفاظت کے لئے جدید ترین مان ریسکیو ایکویپمنٹ مہیا کرنے،  
حادثات کی روک تھام کے لئے مان ورکرز کی ٹریننگ اور معدنی وسائل کی  
تلاش کے لئے فنڈ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی  
وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنی ترقی،

(الف) درست ہے۔

(ب) سال 1999 تا حال معدنیات سے ریٹ اور رائٹلی کی مد میں حاصل ہونے والی آمدنی کی  
تفصیل حسب ذیل ہے،

سال	مقدار محاصل (روپے ملین میں)
1999-2000	273.24
2000-2001	276.76
2001-2002	367.05
2002-2003	377.36

معدنیات سے حاصل ہونے والے محاصل کے سلسلے میں یہ امر واضح کرنا ضروری ہے کہ جملہ محاصل صوبائی خزانہ یعنی Provincial Consolidated Fund میں جمع کروانے جاتے ہیں جس میں سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے تمام اخراجات کے لئے بشمول ترقیاتی منصوبہ جات منظور شدہ بجٹ کے مطابق مختص کرتا ہے۔ ترقیاتی منصوبہ جات میں معدنیات پیدا کرنے والے علاقہ جات بھی شامل ہیں تاہم ابھی تک خاص طور پر کانوں تک پہنچنے والی رابطہ سڑکوں یا کالونی پر بجلی کی سیٹلٹی کے لئے چھوٹے منصوبہ جات عمل میں نہیں لائے گئے۔ چند ماہ قبل قائم ہونے والے نئے انتظامی محکمہ مائننگ اینڈ منرلز کی درخواست پر وزیر اعلیٰ صاحب نے کانوں تک بجلی اور سڑکوں کی چھوٹی چھوٹی سکیموں پر عملدرآمد کی اصولی منظوری دی ہے۔ اس طرح کی متعدد سکیمیں محکمہ مواصلات و تعمیرات اور واٹر کے تعاون سے مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔ ایسی چند سکیمیں آئندہ مالی سال کے A.D.P میں رکھی جائیں گی۔

مشینری اور بلڈوزر کی فراہمی کے بارے میں حکومت کی رائے ہے کہ پبلک سیکٹر میں ہیوی مشینری یا بلڈوزر وغیرہ رکھنا اور انہیں کرانے پر دینا کسی طرح مناسب نہ ہے اور اس طرح کے تجربات ماضی میں متعدد مرتبہ ناکام ہو چکے ہیں۔ لہذا مشینری اور ایئر کیپر ایسرز مائننگ مالکن اور case holders کو خود اپنے وسائل سے مہیا کرنے چاہئیں۔ اس سلسلے میں کھاس، ضلع پکوال میں حفاظتی مشینری اور چھوٹے آلات کے سنور کے قیام کے لئے 7.39 ملین روپے کا ایک منصوبہ موجودہ مالی سال کے دوران مکمل کیا

جانے گا۔ اس سٹور سے ماٹیز مالکان مزدوروں کے حفاظتی آلات ارزاں نرخوں پر خرید سکیں گے۔

مان ور کرز کے لئے رہائشی، طبی، تعلیمی اور دیگر سہولیات کی فراہمی ماٹیز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کے ذریعہ ہوتی ہے۔ ان تمام مدوں پر اٹھنے والے سالانہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اخراجات (روپے ملین میں)	سال
15.85	1999-2000
14.66	2000-2001
15.87	2001-2002
16.91	2002-2003

کانکوں کی حفاظت و ریسکیو اور ٹریننگ کا کام پچیس سال سے ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب میں 3 عدد ریسکیو سٹیشن بمقام چوہا سیدن شاہ ضلع چکوال، مکڑوال ضلع میانوالی اور غوثاں کام کر رہے ہیں۔ ان پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تفصیل اخراجات (روپے ملین میں)	سال
3.93	1999-2000
4.05	2000-2001
4.36	2001-2002
4.96	2002-2003

پرانے ریسکیو آلات کی تبدیلی اور جدید ترین مان ریسکیو آلات کی فراہمی کے لئے ورکرز ویلفیئر فنڈ کے تعاون سے 41.7 ملین روپے کی سکیمس منظور ہو چکی ہیں اور جدید

ترین آلات کی سپلائی مرحلہ وار جاری ہے۔ اس وقت تک نو (9) جدید ترین ریسکیو آپریشن مائن ریسکیو سٹیشن خوشاب کو میا کئے جا چکے ہیں۔ مائن ریسکیو کے کام میں اب تک 1436 مائن ورکرز کو ٹریننگ دی جا چکی ہے۔ ہر ماہ مائن ریسکیو سٹیشن پر مائن ورکرز ٹریننگ کے لئے 15 روزہ کورس منہد کیا جاتا ہے جس میں 20 مائن ورکرز کو ریسکیو اور حفاظتی اقدامات کی تربیت دی جاتی ہے۔

معدنی وسائل کی تلاش کا کام فی الحال پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن کر رہی ہے اور مندرجہ ذیل سکیموں کے لئے موجودہ مالی سال میں فنڈز میا کئے گئے ہیں۔

I۔ عام لوہے کے ذخائر نزد اجودہ، ضلع جھنگ کا مطالعہ و تخمینہ

II۔ میں مٹھہ ضلع خوشاب میں ٹنگ کے ذخائر کی ترقی

III۔ مرندھی ضلع میانوالی میں ٹنگ کے ذخائر کی ترقی

موجودہ حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قومی معدنی پالیسی National Mineral Policy جس کا اعلان 1995 میں ہوا تھا اس پر عملدرآمد کے لئے ایک نیا انتظامی محکمہ مائنز اینڈ منرلز قائم کیا گیا ہے تاکہ معدنیات کے متعلقہ تمام امور ایک محکمہ کو تفویض ہوں اور یہ محکمہ معدنی وسائل کی تلاش اور ترقی کے لئے کل وقتی بنیادوں پر کام کر سکے اس نئے انتظامی محکمہ نے اپنے قیام کے چند ماہ کے اندر معدنی وسائل کی تلاش اور ترقی کے لئے متعدد منصوبہ جات جانے ہیں اور محکمے کی درخواست پر وزیر اعلیٰ صاحب نے درج ذیل منصوبوں کی اصولی منظوری دی ہے۔

1۔ چنیوٹ ضلع جھنگ میں لوہے کے ذخائر کا ٹیکنیکی اور معاشی جائزہ

2۔ چچیلی ضلع میانوالی کے لوہے کے ذخائر کی مزید تحقیق

3۔ سنٹرل سلٹ ریج اور کڑوال کی مشرقی پٹی میں کومد کے ذخائر کی تلاش

اور ترقی ان منصوبوں کی مزید تفصیلات طے کی جارہی ہیں تاکہ ان پر آئندہ

مالی سال کے دوران کام شروع کیا جاسکے۔

## ضلع قصور - فنی تعلیمی اداروں

### اور طلباء و طالبات کی تعداد کی تفصیل

- \*3961، رانا مسر فراز احمد خان، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ضلع قصور میں فنی تعلیم دینے کے کتنے ادارے قائم ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟
- (ب) ان فنی اداروں میں کون کون سے ہنر سکھانے جاتے ہیں اور ان میں طلباء / طالبات کی کتنی تعداد زیر تعلیم ہے؟
- (ج) آیا مذکورہ ادارہ جات طلباء / طالبات کی تعداد کے مطابق کافی ہیں اور ہر سال کتنے طلباء / طالبات داخلوں سے محروم رہتے ہیں؟
- (د) کیا حکومت ضلع بھر کے عوام اور علاقائی ضروریات کے مطابق پھولنگر میں کوئی فنی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

### پارلیمنٹری سیکرٹری برائے لیوٹا،

- (الف) ضلع قصور میں اس وقت فنی تعلیم کے پانچ مردانہ اور تین زنانہ ادارے کام کر رہے ہیں ان میں سے ایک زنانہ شہر قصور میں واقع ہے جبکہ ایک زنانہ اور ایک مردانہ فنی تعلیمی ادارہ تحصیل چوئیاں شہر اور پتو کی شہر میں واقع ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ادارہ / شعبہ جات	تعداد شعبہ جات	گنجائش طلباء
1-	گورنمنٹ کرسٹل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور	2	945
2-	بی۔ کام ڈی۔ کام گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ رائے ونڈ روڈ لاہور ایگزیکٹو مشینریٹ، ریزر جیریشن اینڈ کنڈکٹنگ ڈرائیونگ، مکینیکل، فریڈیو بی وی، ویڈیونگ آٹو میک (ہیروول ڈیزل)	8	380
3-	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (دیہی مزدور ٹریننگ قصور، ایگزیکٹو، ووڈ ورک، ویڈیونگ)	3	60



		4۔ گورنمنٹ وو کیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین قصور
		وو کیشنل ڈپلومہ (دوسرا) وو کیشنل سرٹیفکیٹ (ایک ماہ)
		مختصر دورانیہ کے کورسز، ووڈورک لیڈر، سلائی، کڑھائی
115	7.	ٹیرک پرنٹنگ
		5۔ گورنمنٹ وو کیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین چوہلیں
130	7	وو کیشنل ڈپلومہ (دوسرا) وو کیشنل سرٹیفکیٹ (ایک ماہ)
		6۔ گورنمنٹ کرسٹل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، رت چوہلیں
130	7	ڈی کام (دوسرا) کمپیوٹر کورس (چھ ماہ)
225	2	7۔ گورنمنٹ کرسٹل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، پتوکی
300	2	ڈی کام (دوسرا) کمپیوٹر کورس (چھ ماہ)

(ب) تفصیل جواب (الف) میں درج ہے۔

1172		زیر تعلیم مردانہ اداروں میں طلباء کی تعداد
40		زیر تعلیم زنانہ اداروں میں طالبات کی تعداد

(ج) مردانہ تعلیمی اداروں میں مقررہ تعداد کے مطابق داخلہ ہو جاتا ہے جبکہ زنانہ فنی اداروں میں توقع کے مطابق داخلہ نہیں ہوتا اور سینیں خالی رہ جاتی ہیں۔ مردانہ اداروں میں کوئی طالب علم داخلہ سے محروم نہیں رہتا۔

(د) اس ضمن میں تحریر ہے کہ پیموننگر پتوکی شہر سے 15/10 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ پتوکی شہر میں اس وقت ایک زنانہ اور ایک مردانہ فنی ادارہ چل رہا ہے۔ علاقائی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے پتوکی شہر میں طلباء کے لئے پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ بنانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے لئے ابتدائی طور پر ایک کروڑ روپیہ مختص کیا جا چکا ہے جبکہ زمین کی منتقلی کے لئے محکمہ ریونیو سے کیس process میں ہے۔ جیسے ہی زمین ملی تو کام شروع کر دیا جائے گا۔

## TEVTA- ملازمین کے پروموشنز اور موافقت اور کیسز

## میں تاخیر کا جواز

3995\* حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1999 کو یونا کے قیام کے بعد ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کا اجلاس نہیں بلایا گیا جس کی وجہ سے تین ہزار ملازمین کی Promotion اور سات سو ملازمین کے Move over کیس اتواء کا شمار ہیں؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت فوری طور پر D.P.C کا اجلاس بلا کر ملازمین کی Promotion اور Move over کے cases کو نکلانے کا ارادہ رکھتی ہے جو تقریباً عرصہ 5 سال سے اتواء کا شمار ہیں اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

## پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) یونا کے سرکاری ملازمین کی پروموشن میں تاخیر کی وجہ ڈی۔ پی۔ سی کے نوٹیفکیشن کا تاخیر سے جاری ہونا ہے۔ یونا کے سرکاری ملازمین کے لئے ڈی۔ پی۔ سی کا نوٹیفکیشن 17-01-04 کو S&G.A.D کی طرف سے جاری کیا گیا۔ اس نوٹیفکیشن کے بعد یونا نے ملازمین کے کیس تیار کرنے شروع کر دیئے ہیں اور امید ہے کہ مارچ میں پہلی D.P.C منعقد ہو گی۔ اس کے بعد باقاعدگی سے D.P.C کے اجلاس ہوا کریں گے۔ یونا کا ارادہ ہے کہ سال 2004 میں زیر اتواء تمام پروموشن اور موافقت اور کیسز کو D.P.C میں رکھ دیں۔ یہ درست نہ ہے کہ تین ہزار ملازمین کی پروموشن اور سات سو ملازمین کے موافقت اور کیسز اتواء کا شمار ہیں جبکہ پروموشن کے پانچ سو اور موافقت اور کے تین سو

cases ہیں۔

(ب) ایسا۔

فیصل آباد، رائس، کنٹرول کمیٹیوں،

دفاتر اور سٹاف کی تفصیل

\*4092، جناب محمد نواز، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا فیصل آباد میں پرائس کنٹرول کمیٹیاں موجود ہیں ان کے آفس کہاں واقع ہیں،  
 عدہ کی تعداد، نام، گریڈ، عدہ، ور عرصہ 3 سال سے زائد تعینات افسران / اہلکاران کے  
 نام، عدہ اور گریڈ نیز گزشتہ تین سالوں کی کارکردگی کی رپورٹ ایوان میں پیش کی  
 جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عدہ دکان داروں سے رھوت لے کر انہیں اپنی پسند  
 کے نرخوں پر اشیاء فروخت کرنے کی اجازت دیتا ہے، اب تک کتنے افسران / اہلکاران  
 کے خلاف لوگوں کی شکایت پر کیا ایکشن لیا گیا، کتنے کیسوں میں سزا دی گئی اور کتنے  
 کیس اپنی کرپشن کو مجھوانے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) ضلعی حکومتوں کے قیام سے قبل ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹی سابق ذہنی کھتر صاحبان  
 تشکیل دیا کرتے تھے۔ بعد ازاں حکومت پاکستان منسٹری آف انڈسٹریز و پیداوار  
 اسلام آباد کے نوٹیفکیشن نمبر P-M-15(35)/97 مورخہ 06-11-2001 کے تحت  
 ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسروں کو اختیارات دینے گئے کہ وہ ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول  
 کمیٹی کی تشکیل نو کریں اور ضروری اشیاء کی قیمت بذریعہ پرائس کنٹرول کمیٹی مقرر  
 کیا کریں۔ حکومت پاکستان کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ضلعی پرائس کنٹرول  
 کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ممبران کی کل تعداد مع سرکاری افسران 75 ہے۔ اس  
 کمیٹی میں تمام مکتبہ فکر کے شہریوں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ قیمتیں مقرر کرتے وقت  
 تمام لوگوں کی فائدگی ہو۔ رمضان المبارک سے قبل ہر سال ضروری اشیاء کی قیمتوں

کا جائزہ لیا جاتا ہے اور کمیٹی کی میٹنگ میں ضروری رد و بدل کے بعد قیمتیں مقرر کی جاتی ہیں۔ اگر ضروری ہو تو کسی وقت بھی ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹی کی میٹنگ بلائی جاسکتی ہے۔ اب تک ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹی نے دو دفعہ ضروری اشیاء کی قیمتیں مقرر کی ہیں۔ اس کمیٹی کے ممبران کا نہ تو کوئی دفتر ہے اور نہ ہی عہدہ ہے۔ ڈی۔ سی۔ او آفس میں اس کی میٹنگ بلاتا ہے اور دوسرے ضروری انتظامات کرتا ہے۔ چونکہ اس کمیٹی میں ہر مکتبہ فکر کے شہری موجود ہیں، لہذا اس کی کلر کردگی دفتری طریقہ سے نہیں کی جاسکتی۔ جو افسران اس کمیٹی کے سرکاری ممبر ہوتے ہیں وہ بالفاظ عہدہ ہوتے ہیں نہ کہ بالفاظ نام۔ لہذا ان کا تین سال کا عرصہ تعین کرنا قرین قیاس نہ ہے۔

(ب) ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹی کے کسی ممبر کو کسی دکان کو چیک کرنے کا کوئی اختیار نہ ہے۔ لہذا دکانداروں سے رخصت لے کر انہیں اپنے پسند کے نرخوں پر اشیاء فروخت کرنے کی اجازت دینا بے معنی ہے۔

ضلع شیخوپورہ، لیکنیکل اداروں کی تعداد اور تفصیل

\*4135، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں یوناکے وجود میں آنے سے قبل کتنے لیکنیکل ادارے کام کر رہے تھے تعداد بتائی جائے؟

(ب) کیا یوناکے وجود میں آنے کے بعد حکومت نے کوئی ادارہ قائم کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت شیخوپورہ میں کوئی اعلیٰ ٹیکنالوجی کا حامل ادارہ کھولنے کو تیار ہے اگر ہاں تو

کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) ضلع شیخوپورہ میں یونا کے وجود میں آنے سے قبل مندرجہ ذیل (16) میکنیکل ادارے کام کر رہے تھے جن کی تفصیل یہ ہے۔

نمبر شمارہ نام ادارہ

- 1- گورنمنٹ کرشل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، شیخوپورہ
- 2- گورنمنٹ کرشل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، شہر قیور
- 3- گورنمنٹ کرشل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، سکاڑہ صاحب
- 4- گورنمنٹ کرشل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، چلہرہ
- 5- گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، شیخوپورہ
- 6- گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، سکاڑہ صاحب
- 7- گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، سانگھل
- 8- گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، فیروز والا
- 9- گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، جیاموسی
- 10- گورنمنٹ میکنیکل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، شیخوپورہ
- 11- گورنمنٹ ایپریٹس ٹریڈنگ سنٹر، فیروز والا
- 12- گورنمنٹ ویونگ اینڈ فٹنگ سنٹر، چلہرہ
- 13- گورنمنٹ ویونگ اینڈ فٹنگ انسٹیٹیوٹ، چلہرہ
- 14- دیہی مزدور ٹریڈنگ سنٹر، شاہ کوٹ
- 15- دیہی مزدور ٹریڈنگ سنٹر، موڑ کھنڈا
- 16- کلاس سرائکس اینڈ پورٹری ڈیوٹمنٹ سینٹر، چلہرہ

(ب) یونا کے وجود میں آنے کے بعد حکومت نے تین نئے ادارے قائم کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کلرس 'ٹارنگ منڈی'
  - 2- گورنمنٹ میڈیکل کالج پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ 'سانگھل'
  - 3- گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ (گلاس اینڈ سرائیکس) 'حیدرہ'
- (ج) حکومت ضلعی شیخوپورہ میں مندرجہ ذیل اعلیٰ ٹیکنالوجی کے حامل ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اور جن کے PC-I منظوری کے مراحل میں ہیں۔
- 1- گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ، شیخوپورہ
  - 2- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کلرس برائے خواتین، شیخوپورہ
  - 3- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کلرس، صدر آباد
  - 4- گورنمنٹ بینڈی کرائٹ ڈیپنٹ سکول برائے خواتین، دارہن
  - 5- گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ برائے دیونگ ڈائٹنگ اینڈ ٹنگ، حیدرہ
  - 6- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کلرس، شیخوپورہ میں بی۔ کام کلاسز کا اجرا۔

### گلبرگ III لاہور، گنجان آبادی میں واقع گارمنٹس

#### فیکٹری سے پیدا ہونے والے مسائل

- \*4147، چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوٹا کالونی گلبرگ III عقب شیریاؤ پل کچی آبادی میں جو ابج کے نام سے ایک کارمنٹس کی فیکٹری لگائی گئی ہے جو گنجان آبادی میں ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیکٹری کا بوا عمر انتظامیہ کی غفلت سے دو دفعہ بھٹ چکا ہے جس سے لوگوں کے مکان بھٹ گئے، بوا عمر کی گیس سے کئی قسم کی بیماریاں بھوت پڑیں اور بچوں کو جلد کی امراض ہو گئیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیکٹری کی وجہ سے علاقے میں ہر وقت آلودگی رہتی ہے اور لوگوں کو بیماریوں کی وجہ سے اپنی جان کا خطرہ پڑ گیا ہے؟

(د) اگر جڑھانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت پنجاب ان مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) جی 'ہاں۔ یہ درست ہے کہ نیو ایچ کاڈ منس فیکٹری ٹوٹا اعظم کالونی جبرگ III سب شیر پافیل واقع ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ فیکٹری اور ارد گرد کے علاقہ کا معائنہ کرنے اور چیف انسپکٹر آف بوائے پنجاب کے موقع کے معائنہ اور رپورٹ کے مطابق نصب شدہ بوائے پر کبھی کوئی حادثہ نہ ہوا ہے اور بوائے کا ہر سال معائنہ ہوتا رہا ہے اور انسپکشن سرٹیفکیٹ باقاعدہ جاری ہوتے رہے ہیں۔ آخری جاری شدہ آپریشن سرٹیفکیٹ مورخہ 03-11-10 کو جاری ہوا جس کے مطابق بوائے صحیح کام کر رہا ہے۔ مزید برآں بوائے کی وجہ سے جلدی امراض اور کسی قسم کی بیماریاں پھیلنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔

(ج) جہاں تک فیکٹری کی وجہ سے آلودگی اور بیماریوں کے پھیلنے کا تعلق ہے تو اس پر محکمہ صحت اور محکمہ ماحولیات ہی بہتر جاسکتے ہیں کیونکہ یہ معاملہ ان ہی سے متعلق ہے۔

(د) گورنمنٹ فیکٹری پنجاب انڈسٹریز (کنٹرول آف انٹیلیجنٹ اینڈ انڈر مینٹ) ایکٹ 1963 کے شیڈول بی کے مطابق قائم کردہ ایک سروس انڈسٹری ہے جو شہری حدود میں بھی لگ سکتی ہے اور محکمہ اس کے خلاف قانونی کارروائی نہیں کر سکتا۔ تاہم آلودگی حثیت ہونے کا تین محکمہ تھو ماحولیات ہی کر سکتا ہے اور اگر یہ آلودگی خطرے کی حد میں آتی ہے تو محکمہ ماحولیات انوائزمنٹ پروویژن ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کر سکتا ہے۔

غوث اعظم کالونی گلبرگ III لاہور

گارمنٹس فیکٹری سے پیدا مسائل

\*4164، بیگم رحمانہ جمیل و رانا مشہود احمد ظفر، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غوث اعظم کالونی گلبرگ III لاہور نزد شیرپاؤ ہل کینج انڈیا میں نیا ایجنج کے نام سے گارمنٹس فیکٹری قائم کی گئی ہے جس کا بوائز انتظامیہ فیکٹری کی غفلت سے دو دفتر بھٹ چکا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بوائز پھلنے سے وہاں کے مکینوں کے مکانوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے، گیس کی وجہ سے بیماری بھوت پڑی ہے اور بچوں کو جلد کی امراض لگ گئی ہیں، فیکٹری کی گیس کی وجہ سے علاقے میں بہت زیادہ آلودگی رہتی ہے؟

(ج) کیا حکومت عوامی مفاد کے تحت مذکورہ فیکٹری بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ نیا ایجنج گارمنٹس فیکٹری غوث اعظم کالونی گلبرگ III حتب شیرپاؤ ہل واقع ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ فیکٹری اور ارد گرد کے علاقے کا معائنہ کرنے اور چیف انسپکٹر آف بوائز پنجاب کے موقع کے معائنہ اور رپورٹ کے مطابق نصب شدہ بوائز پر کبھی کوئی حادثہ نہ ہوا ہے اور بوائز کا ہر سال معائنہ ہوتا رہا ہے اور انسپکشن سرٹیفکیٹ باقاعدہ جاری ہوتے رہے ہیں۔ آخری جاری شدہ انسپکشن سرٹیفکیٹ مورخہ 03-11-10 کو جاری ہوا جس کے مطابق بوائز صحیح کام کر رہا ہے۔ مزید برآں بوائز کی وجہ سے جلدی امراض اور کسی قسم کی بیماریاں پھیلنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔



- (ج) جہاں تک فیکٹری کی وجہ سے آلودگی اور بیماریوں کے پھیلنے کا تعلق ہے۔ اس پر محکمہ صحت اور محکمہ ماحولیات ہی بہتر جاسکتے ہیں کیونکہ یہ معاملہ ان ہی سے متعلق ہے۔
- (د) کارمنس فیکٹری پنجاب انڈسٹریز (کنٹرول آن اسیسٹمنٹ اینڈ انٹارمنٹ) ایکٹ 1963 کے شیڈول بی کے مطابق قائم کردہ ایک سروس انڈسٹری ہے۔ جو شہری حدود میں بھی لگ سکتی ہے اور محکمہ اس کے خلاف قانونی کارروائی نہیں کر سکتا تاہم آلودگی ثابت ہونے کا تیسرا محکمہ ماحولیات ہی کر سکتا ہے اور اگر یہ آلودگی خطرے کی حد میں آتی ہے تو محکمہ ماحولیات انوائزمنٹ پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کر سکتا ہے۔

### پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن لاہور

#### 2002 تا حال: بھرتی کی تفصیل

\*4305 میاں یاور زمان، کیا وزیر کانگن و معدنی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن لاہور میں جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام: ولدیت، حمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذومی سائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ جانے کا طریقہ کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ جانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، حمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اجازت میں تھیر کر کے کی گئی تو ان اجازت کے نام 'تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؛

(ه) کتنے افراد کو rules میں زمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام 'ولایت' 'عمدہ' 'گریڈ' 'تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں زمی کرنے کی وجوہت بیان فرمائیں۔

وزیر کانکنی و معذنی ترقی،

(الف) پنجاب معذنی ترقیاتی کارپوریشن میں یکم جنوری 2002 سے آج تک کسی بھی ملازم کو باقاعدہ بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ب) جیسا کہ حق (الف) میں درج ہے۔

(ج) کیونکہ کوئی بھرتی ہی نہیں کی گئی۔ ریکرومنٹ کمیشن کے افسران کے نام دینے کی ضرورت نہ ہے۔

(د) نفی میں۔

(ه) نفی میں۔

T.E.V.T.A میں 2003 تا حال

بھرتی کی تفصیل

\*4323 ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر صنعت اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک T.E.V.T.A میں چھ افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام

'عمدہ' 'گریڈ' 'ولایت' 'گریڈ' 'تعلیمی قابلیت' 'ذومی سائل اور جگہ تعیناتی مع تنخواہ کی

تفصیل نیز ان میں سے کتنے ملازمین کو مستقل اور کتنے کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا؟

- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ بنانے والے اہلکاران / افسران کے نام، عمدہ، گریڈ دیگر تفصیل فراہم کی جائے؛
- (ج) اگر مذکورہ بھرتی کے لئے کوئی ریکرومنٹ کمیشن تشکیل دی گئی تھی تو ریکرومنٹ کمیشن میں شامل ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛
- (د) کتنے افراد کو بغیر میرٹ اور rules میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، عمدہ، پتاجات، گریڈ، ولدیت اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛
- (ه) کیا یہ بھرتی اجابات میں اشتہارات کے بعد کی گئی تو ان اجابات کے نام مع نقل اور تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا:

- (الف) آج تک 218 افراد کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا اور ان کی میرٹ لسٹ اور میرٹ لسٹ بنانے والے اہلکاران / افسران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز میرٹ لسٹ اشتہاد میں دی گئی تعلیم اور تجربہ کے مطابق تیار کی گئی ہے۔
- (ج) میرٹ لسٹ بنانے والی کمیشن ہی ریکرومنٹ کمیشن ہے۔
- (د) کسی بھی فرد کو بغیر میرٹ اور rules میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔
- (ه) یہ بھرتی اجابات میں اشتہارات کے ذریعے کی گئی اور ان اجابات کے نام مع نقل اور تاریخ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

### محکمہ معدنیات 2002 تاحال بھرتی کی تفصیل

- 4327\*، جناب محمد نواز، کیا وزیر کانکنی و معدنی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ معدنیات میں جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام 'پتا' عمدہ اور تعلیمی قابلیت بیان کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریقہ کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیشن میں شامل افسران کے نام اور عمدہ بیان کیا جائے؟
- (د) اگر مذکورہ بھرتی کے نئے اخراجات میں تشہیر کی گئی تو اخراجات کے نام مع تاریخ بتائی جائے؟
- (ه) اگر ان افراد کو rules میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا تو رولز میں نرمی کی وجوہت کیا تھیں؟

### وزیر کانکنی و معدنی ترقی،

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ معدنیات (ڈائریکٹوریٹ جنرل مائننگ اینڈ منرلز پنجاب میں 19 افراد اور انسپکٹوریٹ آف مائننگ پنجاب میں 15 افراد) بھرتی کئے گئے ہیں جن کے بارے میں تفصیلات ضمیر (اے) میں درج ہیں۔
- (ب) ان تمام افراد کو S&G.A.D کی ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ پالیسی کی تفصیل ضمیر (بی) اور میرٹ لسٹ ضمیر (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ریکروٹمنٹ کمیشن میں شامل افسران کے نام اور عمدے ضمیر (ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) مذکورہ بھرتی اخبارات میں تشیر کے بعد کی گئی۔ اشتہارات کی کاپیاں ضمیر (ای) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (ه) کوئی بھی فرد rules میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

### چنیوٹ کے گرد و نواح سے نکالی جانے

#### والی معدنیات سے متعلقہ معلومات

- \*4569، سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر کا کٹنی و معدنی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) چنیوٹ کے گرد و نواح سے نکالی جانے والی معدنیات کے نام کیا ہیں؟
- (ب) سال 2001 سے آج تک ان معدنیات سے کتنی رقم حاصل ہوئی ہے؟
- (ج) یہ معدنیات ٹھیکہ پر دی گئی ہیں یا حکومت خود نکال رہی ہے اگر ٹھیکہ پر دی گئی ہیں تو ٹھیکہ داروں کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) لوہا اس علاقہ کے کس کس مقام سے نکالا جا رہا ہے؟
- (ه) آج تک کتنا لوہا نکالا گیا ہے؟
- (و) لوہا نکالنے کا ٹھیکہ جن پارٹیوں کو دیا گیا ہے ان کے نام کیا ہیں؟
- (ز) لوہا نکالنے سے آج تک کتنی آمدن ہوئی ہے اور اس علاقہ میں کس کس جگہ فریج کی کٹی ہے؟

#### وزیر کانکنی و معدنی ترقی

- (الف) چنیوٹ کے گرد و نواح (تفصیل چنیوٹ) میں سے نکالی جانے والی معدنیات میں سینڈ سٹون (عام پتھر) اور عام ریت شامل ہیں۔ عام لوہے کی پچھلے چند سالوں میں ابتدائی دریافت ہوئی ہے جس کی نکاسی اور استعمال کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

(ب) سال 2001 سے آج تک سینڈ سٹون (عام ہتھر) اور عام ریت سے حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	رقم (روپے)
2001	گیارہ (11) ملین
2002	سترہ (17) ملین
2003	نو (9) ملین
2004 (جنوری تا اپریل)	تین (3) ملین

(ج) سینڈ سٹون (عام ہتھر) اور عام ریت کے پڑجات بذریعہ نیلام عام عطا کئے جاتے ہیں۔  
تفصیل چنیوٹ کے سینڈ سٹون (عام ہتھر) اور عام ریت کے ٹھیکیداروں کے نام کی تفصیل مندرجہ ذیل (الف) میں دی گئی ہے۔

تفصیل چنیوٹ کے ٹھیکہ حیات سینڈ سٹون / عام ریت کی تفصیل

نمبر شمار	نام بلاک و معدن	ہولی کی رقم	ٹھیکیدار کا نام و پتہ
1-	عام ریت (کھرے والا) (1)	32,60,000	میرز چنیوٹ لاہور کارپوریشن 9- این بلاڈ ٹاؤن لاہور
2-	عام ریت پک نمبر 185 ج ب جسرت سب (1)	24,27,000	- ایضاً -
3-	عام ریت رنجیہ (1)	23,20,000	- ایضاً -
4-	عام ریت دریائے چناب (1)	81,00,000	ماہی علی احمد ولد ماہی احمد 138 کوثر بلاک 1 احوال ٹاؤن لاہور
5-	عام ریت جھیل بھیلیں (1)	60,000	- ایضاً -
6-	عام ریت پک نمبر 157 او کھ	25,00,000	ماہی علی احمد ولد ماہی احمد علی ساکن شیرا کوٹ بند روڈ لاہور
7-	عام ریت ترکھانوالہ (1)	4,00,000	- ایضاً -
8-	عام ریت بڑانہ (24)	65,000	- ایضاً -

ایضاً۔	26,20,000	عام ریت کوٹ امیر شاہ (1)	9-
محمد طارق ولد محمد اسلم صرفت	37,500	سینڈ سٹون کانویں والی (21)	10-
علی حسین ایڈووکیٹ ساکن			
چک نمبر 114-ا-ا کلاہ			
محمد حری بشیر احمد ولد نظام دین	24,00,000	سینڈ سٹون چنیوٹ (1)	11-
مکان نمبر 27729 دارالعلوم شرقی			
پنجاب نگر تحصیل چنیوٹ			
ضلع جھنگ			
میں محمد افضل ولد محمد یعقوب	2,20,000	سینڈ سٹون کچی (15)	12-
ساکن 49۔ ایف مارف والا			
ضلع پاکپتن			
پاکستان ریلویز		ایم۔ ایل۔ اجمک ایسٹ سٹون (6) رائیلی کی رقم	13-
	1,96,100		

(د) عام لوہا دریافت کرنے اور نکلنے کی لیز پہلی بار 1998 میں 586.77 ایکڑ رقبہ پر چنیوٹ کے قریب پنجاب منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کو دی گئی تھی۔ کارپوریشن نے صرف تحقیقاتی اور تجرباتی کام کیا ہے۔ فی الحال اس علاقے سے کہیں بھی نہیں نکالا جا رہا ہے۔

(ه) چنیوٹ کے علاقے میں عام لوہے کے ذخائر کی دریافت چند سال پہلے ہوئی ہے۔ عام لوہے کی نکاسی اور اس کے استعمال کے کام کا جائزہ لیا جا رہا ہے لیکن ابھی تک اس علاقے سے عام لوہے کی نکاسی شروع نہیں ہوئی ہے۔

(و) چنیوٹ کے علاقے سے عام لوہا نکلنے کا ٹھیکہ پنجاب منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے علاوہ کسی اور پارٹی کو نہیں دیا گیا ہے۔

(ز) عام لوہا نکالنے کی مد میں ابھی تک اس علاقہ سے کوئی آمدنی حاصل نہیں ہوئی ہے بلکہ عام لوہے کے ذخائر کی تلاش اور تحقیق پر حکومت اور پنجب معدنی ترقیاتی کارپوریشن نے تقریباً 20.9 ملین روپے خرچ کئے ہیں اور مزید 150 ملین روپے آئندہ تین سالوں میں خرچ کرنے کا منصوبہ ہے تاکہ عام لوہے کے ذخائر کا صحیح جائزہ لے کر اس کی ترقی اور استعمال کے بارے میں حتمی فیصلہ کیا جاسکے۔

### محکمہ محنت اور ایمرٹس شپ آرڈیننس 1962 کا اطلاق

\*4624 ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا ایمرٹس شپ آرڈیننس 1962 کا اطلاق محکمہ محنت و انسانی وسائل کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا؟

(ب) ضلعی دفاتر روزگار کی موجودگی میں ضلعی پلیسمنٹ بورڈ یونٹ کا کیا کردار ہے؟

### پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) ایمرٹس شپ آرڈیننس 1962 کا اطلاق یونٹ کی تشکیل کے بعد سے محکمہ محنت انسانی وسائل کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا بلکہ اب مذکورہ آرڈیننس کے تمام امور یونٹ کو تفویض ہو چکے ہیں اور ان کی انجام دہی بھی یونٹ ہی کر رہا ہے۔

(ب) یونٹ کا پلیسمنٹ کا نظام اپنے اداروں سے خارج تحصیل طلباء کو ان کی تعلیمی قابلیت کے مطابق ٹیکنیکل اداروں میں ملازمت کے لئے رہنمائی فراہم کرتا ہے جبکہ ضلعی دفاتر روزگار تمام بے روزگاروں کو خدمات فراہم کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ یونٹ نے اس کام کے لئے کوئی الگ سے دفاتر قائم نہیں کر رکھے بلکہ کلچ / انسٹیٹیوٹ کے صاف میں سے ہی کسی افسر کو یہ کام سونپا گیا ہے۔



لاہور میں 2002 تا 2004 لگنے والی

نئی انڈسٹری کی تفصیل

- \*4686 بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) جنوری 2002 سے جنوری 2004 تک ضلع لاہور میں کتنی انڈسٹری لگی۔ نیا انڈسٹری کی تعداد نام مقام اور مالکان کے نام بیان فرمائیں؟
- (ب) مذکورہ عرصہ میں جس جس انڈسٹری نے این۔ او۔ سی حاصل کیا اس کی تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (ج) کیا حکومت این۔ او۔ سی حاصل نہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا

- (الف) جنوری 2002 سے جنوری 2004 تک لاہور ضلع میں 73 یونٹ لگے جن کی تفصیل مع نام مالکان و مقام وغیرہ ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔
- (ب) موجودہ صنعتی پالیسی کے مطابق صنعت لگانے کے لئے حکمہ کی طرف سے کسی قسم کے این۔ او۔ سی کی ضرورت نہ ہے۔ بشرطیکہ صنعت پابندی والی لسٹ میں شامل نہ ہو اور پابندی والے ایریا میں نہ لگے۔ چونکہ فراہم کی گئی لسٹ کے تمام یونٹس پابندی والے ایریا میں نہیں اس لئے انہیں این۔ او۔ سی حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہے۔
- (ج) حکومتی اجازت کے بغیر لگنے والے کارخانوں کو صنعتی ایکٹ مجریہ 1963ء کی شق II کے تحت پھوٹ دے کر قانونی حیثیت دی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ یونٹس کو بند کرنے یا منتقل کروانے کے سوا کوئی قانونی راستہ نہ ہے۔ اتنے زیادہ کارخانوں کو جبری بند کرنے یا منتقل کرنے کے اقدام سے فروغ سرمایہ کاری کا ماحول بڑی طرح متاثر ہو سکتا ہے جس وجہ سے بلا اجازت قائم ہونے والے کارخانوں کو جرمانہ عائد کر کے

قانونی حیثیت دینے کی تجویز حکومت کی مقرر کردہ کابینہ کمیٹی کے زیر غور ہے۔ مزید کارروائی حکومت کے فیصلہ کی روشنی میں کی جائے گی۔

انڈسٹریل اسٹیٹ گلبرگ لاہور، پالڈنس، الاٹمنٹس کا طریق کار،

قائم انڈسٹری اور مالکان کی تفصیل

- \* 4840، لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) انڈسٹریل اسٹیٹ گلبرگ "این بلاک" لاہور کتنے پلاٹ پر مشتمل ہے اور یہ کب قائم کی گئی تھی؟
- (ب) ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ کب، کس طریق کار کے تحت کی گئی تھی؛ الایوں کے نام، پتہ جات اور اس وقت کتنے پلاٹوں پر کون کونسی فیکٹری قائم ہے؛ تفصیل بیان فرمائیں۔
- (ج) ان فیکٹریوں اور ان کے مالکان کے نام کیا ہیں؟
- (د) ان میں سے کتنی باقاعدہ حکومت کی منظوری اور کتنی بغیر منظوری کے قائم ہے؛ بغیر منظوری کے قائم صنعتوں اور ان کے مالکان کے نام کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیونا،

- (الف) انڈسٹریل اسٹیٹ گلبرگ (این بلاک) لاہور ساہو لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے قائم کی جو اب لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ایل۔ ڈی۔ اے) کے زیر انتظام ہے۔ سکیم کے بارے میں صحیح جواب محکمہ ہاؤسنگ اینڈ ارن ڈویلپمنٹ ہی بنا سکتا ہے۔
- (ب) محکمہ ہاؤسنگ اینڈ ارن ڈویلپمنٹ سے متعلق ہے۔
- (ج) ان فیکٹریوں اور ان کے موجودہ مالکان کے نام ضمیرہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

(د) جو نگرہ فیکٹریاں ایل۔ ڈی۔ اے کی منظور شدہ سکیم میں قائم ہیں اس لئے ان کو اصولی طور پر کسی اجازت نامہ کی ضرورت نہ ہے۔ تاہم اس اسٹینڈ میں فیکٹری فلگسٹے کے لئے ضابطے اور قانون کے بارے میں ایل۔ ڈی۔ اے ہی جاسکتا ہے۔

جنرل مینجر / چیف اپریٹنگ آفیسر، ٹیوٹا کے تقرر،

شرائط اور دیگر متعلقہ مسائل کی تفصیل

\*4879، رانا مشہود احمد خان، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) جنرل منیجر / چیف اپریٹنگ آفیسر ٹیوٹا (TEVTA) کی بھاری تنخواہ کے پیچ پر تقرری کی وجوہت بیان فرمائیں؟

(ب) ان افسران کا تقرر کون سی قیود و شرائط پر کیا گیا ہے؟

(ج) جنرل منیجر (اپریٹنگ) ٹیوٹا کے فرائض، ذمہ داریاں، اختیارات اور کل منصبی کیا ہیں؟

(د) ان افسران کا تقرر کرنے اور تقرری کی منظوری دینے والی اتھارٹی کون ہے؟

(ه) ٹیوٹا میں اہل پیشہ دراز سٹاف کے ہوتے ہوئے باہر سے بھاری تنخواہ کے پیچ پر ایسے افسران کیوں مستعار لئے گئے ہیں؟

(و) نیز کیا حکومت پنجاب جناب قمر بشیر، جنرل منیجر (آپریٹنگ) ٹیوٹا کی تعیناتی سے بے کر آج تک کی کل کردگی / progress کے بارے میں بیان کرے گی؟

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) چیف آپریٹنگ آفیسر بغیر تنخواہ کے کام کر رہے ہیں۔ جنرل منیجر کو مارکیٹ کی نسبت

کم معاوضے پر بھرتی کیا گیا ہے۔ جنرل منیجر اپنے اپنے فیلڈ میں پروڈیوشنل ہیں اور ان

کو ٹیوٹا اتھارٹی سے منظور شدہ پے سکیل پر بھرتی کیا گیا ہے۔ یہ پے سکیل حکومت

پنجاب سے منظور شدہ ہیں۔

- (ب) ان آفیسران کا تقرر Probation کے دوران ایک ماہ کے نوٹس پر اور confirmation کے بعد تین ماہ کے نوٹس پر فارغ کئے جانے کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔
- (ج) تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ان کی ترقی کی منظوری دینے والی اتھارٹی یونا بورڈ ہے جس کے ممبران کی تعداد 15 ہے۔ اس میں حکومت پنجاب کے تین سیکرٹری صاحبان بھی شامل ہیں۔
- (ه) یہ حقیقت نہ ہے کہ یونا نے باہر سے بھاری تنخواہ کے پیکیج پر آفیسران کو مستعار کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام سرکاری آفیسران کو مساوی مواقع فراہم کرنے کے لئے یہ اسامیاں باقاعدہ اعلانات میں مشتمل کی گئی تھیں۔ تاہم یونا کے آرگنائزیشن سٹرکچر (جو حکومت پنجاب سے منظور شدہ ہے) کے تحت ان اسامیوں کے لئے درکار تعلیمی قابلیت اور تجربے کے حامل افراد کی زیادہ تعداد پرائیویٹ سیکٹر میں ہی دستیاب ہے اور صرف تعلیمی قابلیت اور تجربہ پر پورا اترنے والے افراد کو ہی ان اسامیوں پر تعینات کیا گیا ہے۔ ایسے افراد کو پرائیویٹ اداروں سے مستعار نہیں کیا گیا ہے بلکہ انہیں یونا میں کنٹریکٹ پر ملازم رکھا گیا ہے۔ مزید برآں ان کی تنخواہیں پرائیویٹ سیکٹر میں اس قابلیت کے حامل افراد سے کم ہیں۔
- (و) تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ، 2003 تا حال، محکمہ صنعت

اور ماتحت اداروں میں بھرتی کی تفصیل

\*4963، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2003ء سے آج تک محکمہ صنعت اور ان کے ماتحت اداروں ضلع گوجرانوالہ میں

جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام 'ولایت'، 'عمدہ'، 'گریڈ'، 'تعلیمی قابلیت'، 'ذومیائل

اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیشن میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟
- (ه) جن افراد کو rules میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولایت، عمدہ، گریڈ، قطعی قابلیت اور دیگر تفصیل مع روز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) حکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ سرکاری کے ماتحت اداروں میں بھرتی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1- نظامت صنعت پنجاب لاہور،

ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2003ء سے آج تک کسی بھی فرد کو بھرتی نہیں کیا گیا۔

2- پنجاب سہل انڈسٹریز کارپوریشن،

پنجاب سہل انڈسٹریز کارپوریشن کے دفاتر واقع ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2003ء سے آج تک کسی بھی فرد کو بھرتی نہیں کیا گیا۔

3- پنجاب پرنٹنگ پریس و سٹیشنری لاہور

پنجاب پرنٹنگ پریس و سٹیشنری لاہور کا کوئی ذیلی ادارہ گوجرانوالہ میں قائم نہ ہے۔ لہذا بھرتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

- (ب) اوپر بیان کردہ تفصیل کی روشنی میں جواب کا اطلاق نہیں ہوتا۔  
 (ج)۔ ایضاً۔  
 (د)۔ ایضاً۔  
 (ہ)۔ ایضاً۔

### ضلع فیصل آباد سے نکلنے والی معدنیات

#### اور ٹھیکہ جات کی تفصیل

- \*5171، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر کانکی و معدنی ترقی ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
 (الف) ضلع فیصل آباد میں کس کس جگہ کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟  
 (ب) سال 2002 سے آج تک ان معدنیات سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟  
 (ج) سال 2003 سے آج تک کس کس معدنیات کا ٹھیکہ نیام ہو؟  
 (د) کن کن پارٹیوں کو ان معدنیات کا ٹھیکہ کتنی کتنی مدت میں دیا گیا ہے؟  
 (ہ) ان معدنیات کی نیلامی کرنے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

#### وزیر کانکنی و معدنی ترقی

- (الف) ضلع فیصل آباد میں درج ذیل علاقہ جات میں صرف عام ریت انتہر کی معدنیات پائی جاتی ہیں۔

(1)۔ شیرازہ (2) دیگی و ہنوال (3) عالم شاہ کلنگہ (4) ٹھڈ میں الیاس

(5) چک نمبر 215 نیٹھری (6) چک نمبر 216 محو والا (7) چک نمبر 629 گ۔ب

(8) چک نمبر 68 حمیانہ، (9) چک نمبر 97 جلالہ، (10) کھرڑیا نوالہ، (11) چک 60۔ب،  
 (12) نہر جھنگ برانچ، (13) نہر گوگیرہ برانچ، (14) نہر برادرانچ، (15) نہر رکھ برانچ۔  
 چک نمبر 60۔ب میں صرف ایک عام پتھر کا بلاک ہے۔ باقی تمام بلاک عام ریت کے  
 ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں سال وار آمدن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

2001-02	مالی سال	3,73,718/-	روپے
2002-03	مالی سال	3,89,180/-	روپے
2003-04	مالی سال	7,00,519/-	روپے

(ج) ضلع فیصل آباد میں جنوری 2003 سے 30۔ جون 2004 تک عام ریت اور عام پتھر کے پڑ  
 جات نیلام کئے گئے۔

(د) جنوری 2003ء سے اب تک ضلع فیصل آباد میں کل 18 ٹھیکہ جات نیلام ہوئے۔ پارٹیوں  
 کی تفصیل اور مالیت درج ذیل ہے۔

ضلع فیصل آباد میں سال جنوری 2003 تا 04-6-30 عام ریت

اور عام پتھر کے نیلام کئے جانے والے پتہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر جات	پلاک نمبر محل وقوع	نام پتہ دار	مالیت (روپوں میں)
1-	پلاک نمبر 1 شیرازہ عام ریت	محمد حسین ولد جان محمد	1,66,000/-
2-	(1) ٹھوٹہ میں ایس عام ریت	محمد افضل ولد محمد اشرف	3,90,000/-
3-	(1) دلیگی و سونال عام ریت	محمد حسین ولد جان محمد	2,42,000/-
4-	(1) عام ٹھوٹہ ٹھوٹہ عام ریت	نصیر احمد و نود محمد علی	92,000/-
5-	(1) چک 215 دو پٹھری عام ریت	رائہ ابرار حسین ولد رائہ عزیز حسین	32,000/-
6-	(1) چک 629 گب عام ریت	محمد احمد محمد صہری ولد حسین محمد	1,60,000/-
7-	(1) چک 68 میٹھا عام ریت	محمد اسلم ولد محمد محمد	35,000/-
8-	(1) چک 97 جلالہ عام ریت	محمد منیر ولد محمد عدلی	35,000/-
9-	(1) کھرڑیا نوالہ عام ریت	علی نزل حسین ولد عبد الکریم	9,96,000/-
10-	(1) چک 60۔ب عام پتھر	محمد نظیر ولد حسن علی	20,000/-

22,000/-	سید جہاد حسین ۵۵۰۰۰ سید بشر حسین ۵۵۰	(2) نمر جھنگ براؤنچ عام ریت	-11
18,500/-	سید جہاد حسین ۵۵۰۰۰ سید بشر حسین ۵۵۰	(2) نمر لوزہ گوگیرہ براؤنچ عام ریت	-12
20,000/-	سید جہاد حسین ۵۵۰۰۰ سید بشر حسین ۵۵۰	(3) نمر رازرا براؤنچ عام ریت	-13
1,01,000/-	محمد یعقوب دلچ محمد	(1) نمر جھنگ براؤنچ عام ریت	-14
22,000/-	محمد یعقوب دلچ محمد	(3) نمر لوزہ گوگیرہ براؤنچ عام ریت	-15
22,000/-	محمد یعقوب دلچ محمد	(2) نمر لوزہ جھنگ براؤنچ عام ریت	-16
51,000/-	عبدالغفور ولد محمد ابراہیم	(1) نمر رازرا براؤنچ عام ریت	-17
21,000/-	محمد نواز ولد محمد نور	(1) نمر لوزہ گوگیرہ براؤنچ	-18

(۵) حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن ہر ضلع میں نیلام کمیشن کا اعلان کیا ہوا ہے۔ نیلام کمیشن کا چیئر مین متعلقہ ضلع کا EDO(R) یا اس کا نمائندہ ہوتا ہے۔ جبکہ محکمہ معدنیات کا گریڈ 17 یا اس سے اوپر کا افسر اس نیلام کمیشن کا سیکرٹری ہوتا ہے جبکہ محکمہ جنگلات، ماحولیات، آبپاشی اور انسٹیٹیوٹ آف مائنرز میں سے ہر ایک کا گریڈ 17 کا ایک ایک افسر بطور ممبر شامل ہوتا ہے۔ کوئی سے بھی تین ممبران بشمول چیئر مین نیلام کمیشن کا کورم پورا کرتے ہیں۔

البتہ بلاک ہائٹس کے لئے وصول ہونے والی بولی کی منظوری یا نامنظوری کے تحتی فیصد کا اختیار ڈائریکٹر لائسنسنگ ادنیٰ معدنیات، گریڈ 19 کے افسر کے پاس ہوتا ہے۔ اس عرصہ کے دوران چودھری امجد علی، ڈائریکٹر مائنز اینڈ مینلز بطور لائسنسنگ اتھارٹی تعینات تھے۔

### ضلع فیصل آباد، انڈسٹری کی تعداد و تفصیل

\*5172، بلک اصغر علی قیصر، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کس کس قسم کی انڈسٹری ہے؟

(ب) فیصل آباد شہر میں کس کس قسم کی انڈسٹری ہے؟ انڈسٹری کے نام اور ملاکن کے

نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟



- (ج) کتنی انڈسٹری قانونی اور کتنی غیر قانونی طور پر کام کر رہی ہے؟
- (د) ان انڈسٹری سے محکمہ ہذا کو سال 2002 سے آج تک کتنی آمدن ہوئی ہے؟
- (ه) محکمہ مذکورہ انڈسٹری کو کیا کیا سہولیات، مالی امداد اور ٹیکسیٹل اسٹیشنس فراہم کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) فیصل آباد بنیادی طور پر ٹیکسٹائل سیکٹر کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ فیصل آباد میں زیادہ تر انڈسٹری ٹیکسٹائل سے متعلق ہے جن میں سنگ، یونگ، پروسنگ، ریڈی میڈ کارمنٹس اینڈ ایمبرائیڈریز قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ اور جس قسم کی صنعتیں کام کر رہی ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1- اسلمبارود، 2- یورج، 3- سوڈا کاسٹک، 4- کیمیکل، 5- ڈرگز و فارماسیٹیکل، 6- فریلائزر، 7- فلورمز، 8- فوڈ انڈسٹری، 9- جی۔ آئی پائپ، 10- انڈسٹریل گیسز، 11- جیٹ ٹیکسٹائلز، 12- پاور جنریشن، 13- شوگر مز، 14- ٹیکسٹائل مشینری، 15- ویجی ٹیبل گمی و کوکنگ آئل، 16- گھڑیاں و ٹالے، 17- ڈیری پراڈکٹس اور سوپ وغیرہ شامل ہے جن کی مزید تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) فیصل آباد ایک صنعتی شہر ہے جس میں مجموعے بڑے ہزاروں صنعتی یونٹ قائم ہیں۔ اس سے قبل فیصل آباد ضلع کا سروے کافی عرصہ پہلے کیا گیا تھا۔ اس کے بعد فیصل آباد میں کافی صنعتیں لگ چکی ہیں۔ اس وجہ سے اب ایک مکمل سروے کی ضرورت ہے۔ تاہم محکمہ صنعت نے ڈیٹا کو لیکشن کے حوالے سے ایک سکیم تیار کی ہے جس کی منظوری کے بعد سروے کیا جائے گا۔ اس میں فیصل آباد شہر کا بھی تفصیلی سروے شامل ہو گا۔

(ج) ڈیٹا کو لیکشن سکیم کی منظوری کے بعد جو سروے کیا جائے گا اس میں قانونی اور غیر قانونی طور پر قائم شدہ صنعتوں کی تفصیلات بھی اکٹھی کی جائیں گی۔

- (د) محکمہ صنعت و صنعتوں سے کوئی آمدن حاصل نہ کرتا ہے۔
- (ه) محکمہ صنعت (ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹری) صنعت کاروں کی رہائشی کے لئے مختلف طرح کی لینڈنگ رپورٹ اور Pre-investment Studies طبع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز میں Investment Facilitation Centre بھی قائم ہے جو صنعتکاروں کی ہر طرح سے رہائشی کرتا ہے۔

رحیم یار خان، 2002 تا حال

TEVTA میں بھرتی کی تفصیل

- \*5422، شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک TEVTA ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکرومنٹ کمیشن میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟
- (ه) جن افراد کو rules میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع rules میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا:

- (الف) فہرست منتخب امیدواران مع تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔  
 (ب) منتخب افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔ میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔  
 (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران (ممبران) کے نام وغیرہ درج ذیل ہیں۔

1- طاہر حسین باجوہ، صدر، بورڈ آف مینجمنٹ، ضلع رحیم یار خان

2- انجینئر ایم خالد عزیز (زونل مینجر) ساؤتھ (ملتان)

3- انجینئر وحید الزمان بھٹی (ڈسٹرکٹ مینجر) رحیم یار خان

4- متعلقہ ادارہ کا پرنسپل

5- ہر شعبہ سے متعلقہ ماہر

(د) روزنامہ جنگ ملتان 29.09.2003

روزنامہ لباسین رحیم یار خان 29.09.03 (فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ه) کسی فرد کو rules میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

ٹیوٹا، رحیم یار خان، 2002-04ء فراہم کردہ رقم

اور اخراجات کی تفصیلات

\*5428، شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ٹیکہ TEVTA رحیم یار خان کو سال 2002-03 اور 2003-04 میں کتنی رقم فراہم کی

گئی تھی؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم Surrender کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

- (د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کے ٹی۔ اے۔ اڈی۔ اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؟
- (ه) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟
- (و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / اپنرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟
- (ز) کتنی رقم یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟
- (ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

### پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

سال	رقم	رقم خرچ	سال
2002-2003	3,11,95,169/-		سال
2003-2004	3,60,57,308/-		سال
2002-2003	2,99,17,612		سال
2003-2004	3,50,64,483		سال
2002-2003	2,58,51,496/-		سال
2003-2004	2,82,84,528/-		سال
2002-2003	3,55,917/-		سال
2003-2004	4,68,631/-		سال
2002-2003	—		سال
2003-2004	16,50,000/-		سال
2002-2003	98,417		سال
2003-2004	1,53,300/-		سال
2002-2003	10,03,339/-		سال
2003-2004	10,17,525/-		سال

(ج) ترقیاتی منصوبوں کے لئے کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔ فراہم کی گئی۔

رقم - 3,11,95,169/-

حکومت کی طرف سے بہاولپور میں ٹیکسٹائل ملز کا قیام

\*5464 ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیاوزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور ایک کثیر مقدار میں کپاس پیدا کرنے والا علاقہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہاولپور سے غامی مقدار میں کپاس فیصل آباد، لاہور اور کراچی

بھی جاتی ہے تاکہ جیننگ کے بعد دھاگہ اور کپڑا بن سکے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہاولپور سے منڈ کرہ بلا شروں اور دیگر علاقوں کو کپاس

پہنچانے پر کئی ٹرانسپورٹ اثراجات اٹھتے ہیں؟

(د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بہاول پور میں میکسٹائل ملز

لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ نہ صرف ٹرانسپورٹ کے اثراجات بچ سکیں بلکہ غریب

بے روزگاروں کو روزگار بھی میسر ہو سکے۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی

وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) حکومتی موجودہ پالیسی کے تحت حکومت خود صنعت کاری نہیں کرتی تاہم صنعت کاروں

و سرمایہ داروں میں یہ رجحان پیدا کرنے کے لئے کہ جہاں رامیریل دستیاب ہو اسی جگہ

صنعت سازی کی جائے اس کے لئے سرمایہ داروں کو ترغیب دے کر راجب کیا جاسکتا

ہے۔ مزید برآں حکومت پنجاب کپاس والے علاقے ملتان اور بہاولپور میں موجودہ صنعتی بستیوں کی حالت مزید بہتر کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ ایذا محترم رکن اسمبلی کی تجویز نہایت ہی مناسب ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نظامت صنعت پنجاب نے پنجاب کے تمام چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کو اس ضمن میں درخواست کی تھی جس کی کاپی لف ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اس کے حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہوں گے۔

علاوہ ازیں صوبائی حکومت کی ملی معاونت سے پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن نے ضلع بہاولپور میں سال انڈسٹریل اسٹیٹ 152 ایکڑ رقبہ پر قائم کی ہوئی ہے۔ جس میں مختلف سائز کے انڈسٹریل پلانٹ بنانے کے لئے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تعداد پلانٹ	سائز پلانٹ	پلانٹ کی کیٹیگری
77	10,000FST	A
75	5,000FST	B
51	3,000FST	C
203	کل تعداد پلانٹ	

200 پلانٹ پر مختلف اقسام کی صنعتی یونٹ قائم ہیں۔ اس کے علاوہ 3 عدد پلانٹ جن میں سے ایک پلانٹ کا معاملہ زیر عدالت ہے اور 2 عدد پلانٹ برائے نیلامی پڑے ہوئے ہیں۔ ضلع بہاولپور میں ٹیکسٹائل کے متعلق مندرجہ ذیل یونٹس قائم ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ (سروس رپورٹ جاری کردہ نظامت صنعت)

143	—	1۔ کان سیننگ اینڈ پریسنگ
5	—	2۔ سیننگ یونٹس
4	—	3۔ ویونگ یونٹس

- 4۔ یٹنگ یوتھ — —  
 5۔ ڈائینگ یوتھ — —  
 6۔ سپینگ یوتھ — —

پنجاب سہل انڈسٹریز کارپوریشن کی جاری قرضہ سکیم کے تحت ضلع بہاولپور میں 91 مختلف کارخانہ داروں کو مبلغ 82,997/- ملین روپے کی مالی معاونت کی ہے۔ ان منصوبوں کے چالو ہونے پر 364 افراد کو روزگار مہیا ہو گا۔ مزید برآں جبکہ فیکٹریوں کے شعبہ میں کارپوریشن نے 9 مجموعی کارخانہ داروں کو 11,600/- ملین روپے کی مالی امداد بھی مہیا کی ہے۔ بہاولپور پیپرز آف کارس اینڈ انڈسٹری کو درخواست کی گئی ہے کہ ضلع بہاولپور کے صنعت کاروں / سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کی جانے تاکہ ضلع میں مزید صنعتیں لگانے کا عمل تیز ہو۔

### سہل انڈسٹری اسٹیٹ بہاولپور، سیلاب کی وجہ

#### سے بند یونٹس کی بحالی

- \* 5474 ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بین نریئم، گے کہ۔  
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ 1988ء کے سیلاب کے بعد سہل انڈسٹری اسٹیٹ بہاولپور کے 35 یونٹس سے صرف 13 یونٹ کام کر رہے ہیں اور بچا سیلاب کی وجہ سے Damage ہو گئے تھے؟  
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ناکارہ Unit کو پھر سے کلا آمد جانے کے لئے حکومت نے ایسی تک کوئی واضح پالیسی وضع نہیں کی؟  
 (ج) کیا حکومت ناکارہ Units کو پھر سے چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟  
 اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

### پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) سال انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور میں منظور شدہ کارخانوں کی کل تعداد 46 ہے جن میں سے 2 کارخانے زیر تعمیر و تکمیل ہیں۔ چالو کارخانوں کی تعداد 14 ہے اور یہ سیلاب آنے سے پہلے کام کر رہے تھے۔ بھایا 30 کارخانے بند پڑے ہیں اور یہ سیلاب آنے سے پہلے بھی بند تھے۔ ان کی بندش کی وجوہات مالکان و حصہ داران کے باہمی جھگڑے، بنکوں سے حاصل کردہ قرضوں کی نلاحندگی، بین الاقوامی مارکیٹ کی مشکلات و مجبوریوں ہیں۔ البتہ کچھ کارخانے یعنی آئی اے، سوسی (سیریل) ہیں جو ماہ ستمبر و اکتوبر میں اپنا کام شروع کریں گے۔

(ب) حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب ہر طرح سے ناکارہ و بیدار یونٹس کے لئے امداد مہیا کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کی جانب سے مبلغ 030 لاکھ روپے تک کے قرضہ کی سولت مع BMR/Advisory services موجود ہے۔ جس سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے 2 کارخانوں کے لئے مبلغ 32 لاکھ روپیہ قرضہ منظور کروانے جانے کے بعد مبلغ 25 لاکھ روپے کارخانہ دار وصول بھی کر چکے ہیں۔ مزید پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن اپنے اختیارات و وسائل کے اندر رستے ہوئے صنعتی میدان میں نئے سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی بھی کر رہی ہے۔

(ج) حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب ہر طرح سے ناکارہ و بیدار یونٹس کی تعمیر نو کے لئے امداد مہیا کر رہی ہے۔ پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کے پاس 30 لاکھ تک قرضہ کی سولت مع BMR/Advisory Services موجود ہے اور اس کے حصول کے لئے ون ونڈو کی سولت بھی میسر ہے۔



## غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹیکنیکل اداروں کی T.E.V.T.A سے محکمہ صنعت کو واپسی

114. محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ، انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی کام کرتے تھے جو ان کی کارکردگی کی نگرانی بھی کرتا تھا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تمام ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ T.E.V.T.A کے زیر نگرانی دے دیئے گئے ہیں؟
- (ج) کیا تمام اداروں کے چیئرمین سکندر مصطفیٰ خان ہیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی پوسٹیں ڈویژنل مینجر، ڈسٹرکٹ مینجر، جنرل مینجر اپنے آدمیوں کو نوازنے کے لئے بنائی گئی ہیں؟
- (ه) کیا حکومت تمام ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ وائس انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

- (الف) غلط ہے۔
- (ب) درست ہے۔
- (ج) یہ بات درست نہیں ہے۔ سکندر مصطفیٰ خان یونٹا کے چیئرمین ہیں۔
- (د) غلط ہے۔ یونٹا کا مقصد فی تعلیم کو پیشہ دارانہ بنیادوں پر استوار کرنا ہے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے یونٹا نے باقاعدہ انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیا ہے۔ اسی لئے حکومت نے آرڈیننس پاس کیا۔ اس کا ڈھانچہ باقاعدہ حکومت سے منظور شدہ ہے۔ اس میں پرائیویٹ اور سرکاری ممبران ہیں۔ جس کے تحت جنرل مینجر، زونل مینجر، مینجرز اور ڈسٹرکٹ مینجر کی اسامیوں پر اشتہارات کے ذریعے پروفیشنل لوگوں کو بھرتی کیا گیا

ہے تاکہ فنی تعلیم کو زیادہ بہتر معیاری اور مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق استوار کیا جائے۔

(۵) ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

پی۔ پی 4 گوجر خان میں دستکاری سکولوں کی تعداد

اور دیگر متعلقہ تفصیل

118، پریگنڈ ٹر (ر) محمد حسن، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 4 گوجر خان میں اس وقت کتنے دستکاری سکول برائے خواتین قائم ہیں؟

(ب) ان میں طالبات 'اساتذہ' مطلوبہ سالانہ 'فرنیچر اور عمارت کی کیا کیفیت ہے؟

(ج) کیا حکومت اس پسماندہ علاقے میں کوئی اور دستکاری سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) پی پی۔ 4 گوجر خان میں اس وقت مندرجہ ذیل تین دستکاری ادارے برائے خواتین کام

کر رہے ہیں۔

(i) گورنمنٹ وو کیشنل انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) گوجر خان

(ii) وو کیشنل ٹریننگ سنٹر (برائے خواتین) گوجر خان

(iii) ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (برائے خواتین) مندرہ

(ب) 1۔ گورنمنٹ وو کیشنل انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین) گوجر خان

تعداد طلبات

تعداد اساتذہ

مطلوبہ سالانہ فرنیچر کی قیمت عمارت

رواں سال کا ادھ

04

لسٹ ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔ کہیو

جاری ہے۔

II۔ دو کیشل ٹرینگ سٹر (رانے خواتین) گوجران

تعداد طلبات	تعداد اساتذہ	مطلوبہ سالانہ افرنجہ کیفیت عمارت
19	04	سٹ ایوان کی میز پر رک دی گئی ہے۔ کرایہ

III۔ ٹیکنیکل ٹریننگ سٹر (رانے خواتین) مندرہ

تعداد طلبات	تعداد اساتذہ	مطلوبہ سالانہ افرنجہ کیفیت عمارت
رواں سال کا ادھ	03	سٹ ایوان کی میز پر رک دی گئی ہے۔ کرایہ جاری ہے۔

(ج) فی الحال اس علاقے میں کوئی اور دستکاری ادارہ کھولنے کا منصوبہ نہیں ہے۔

تحصیل گوجران خان، راولپنڈی میں انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام

119۔ بریگیڈ ٹر (ر) محمد حسن، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل گوجران خان ضلع راولپنڈی میں ابھی تک کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم نہیں کی گئی؟

(ب) کیا حکومت گوجران خان تحصیل میں انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) جی نہیں۔ پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن نے 1978-79 میں 17-44 ایکڑ رقبہ واقع

جی۔ ٹی روڈ گوجران خان ضلع راولپنڈی میں منی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی تھی جس میں

مختلف سائز کے پلاٹوں و دوسری معلومات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مختلف سائز کے پلاٹوں کی کل تعداد 183

2۔ پلاٹس جو 48 کارغز داروں کو الٹ کئے گئے۔ 153

3۔ پلاٹس جن پر 29 کارغز داروں نے قائم کئے گئے۔ 112

- 29 -1 112 پلانوں پر کارخانوں کی تعداد
- 10 -2 " " " پانو کارخانے
- 19 -3 " " " بند کارخانے
- 30 -4 " " " خالی پلانے
- (ب) تحصیل گوجران ضلع راولپنڈی میں حکومت پنجاب پہلے ہی مینی (Mini) انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کر چکی ہے۔

### P.S.I.C کے مقاصد، قرضہ

### اور مارک اپ کی تفصیل

- 138، جناب طاہر اختر ملک، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کن کن مقاصد کے لئے قرضہ فراہم کرتی ہے؟
- (ب) فراہم کئے گئے قرضہ جات کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ حد کیا ہے؟
- (ج) قرضوں پر مارک اپ کتنا چارج کیا جاتا ہے؟
- (د) پچھلے دو سالوں میں جو قرضے منظور کئے گئے ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

### پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹیوٹا

- (الف) پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن ایسے نئے اور موجودہ بھونے صنعتی منصوبوں کے لئے جن کے مستقل اثاثوں کی کل مالیت پچاس لاکھ روپے سے زائد نہ ہو کو "قرضہ سکیم برائے بھونے صنعتیں 2002" (2002 سی۔ ایس۔ ایس۔ آئی) کے تحت قرضہ فراہم کرتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھونے صنعتوں کی ترقی و ترویج کے لئے آسان شرائط پر ملی

سہولت فراہم کرنے کے لئے یہ منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس منصوبہ کا مقصد تقریباً 600 مختلف صنعتوں کو مالی سہولت فراہم کرنا ہے۔ اس سہولت سے نہ صرف نئے صنعتی کارخانے بلکہ چالو کارخانے بھی تجدید و توسیع کے لئے مالی سہولت حاصل کر سکتے ہیں نیز چالو سرمایہ بھی فراہم کیا جائے گا۔ قرضہ سکیم برائے معمولی صنعتیں 2002 کے تحت ایسے صنعتی اداروں کو قرضہ دیا جاتا ہے جن کے مستقل سرمایہ کی حد پچاس لاکھ روپے ہو۔ اس سکیم کے مندرجہ ذیل اہداف پورے کئے جائیں گے۔

مستقل سرمایہ کاری کا ہدف 2۔ ارب چالیس کروڑ روپے

پیداواری لاگت ایک ارب 80 کروڑ روپے

اسایوں میں براہ راست اضافہ 4000

اسایوں میں بلا واسطہ اضافہ 4000

مندرجہ ذیل صنعتی اداروں کو ترجیحی بنیاد پر قرض فراہم کیا جائے گا۔

1۔ عام ضرورت کی صنعتیں

2۔ برآمدی مال تیار کرنے والے صنعتی ادارے

3۔ درآمدات کی متبادل صنعتیں

4۔ اطلاعاتی ادارے

5۔ زرعی پیداواری اجناس و خوراک کے ادارے

6۔ دستکاری کی صنعتیں

7۔ خواتین صنعت کار

(ب) موجودہ سکیم 2002ء سی ایس ایس آئی کے تحت قرضہ کی کم از کم حد 2 لاکھ روپے ہے

اور زیادہ حد 30 لاکھ روپے ہے۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

قرضہ برائے نیا منصوبہ

قرضہ کی حد دو لاکھ سے تیس لاکھ روپے تک ہے اور واپسی سات سال مع ایک سال رعایتی مدت موجود ہے۔

قرضہ برائے توسیع منصوبہ

قرضہ کی حد دو لاکھ سے تیس لاکھ روپے تک ہے اور واپسی پانچ سال مع چھ ماہ رعایتی مدت موجود ہے۔

قرضہ برائے چالو سرماہ

قرضہ کی حد دو لاکھ سے دس لاکھ روپے تک ہے اور واپسی ایک سال مع دو ماہ رعایتی مدت موجود ہے۔

(ج) قرضوں پر مختلف علاقوں میں مندرجہ ذیل شرح سے مارک اپ وصول کیا جاتا ہے۔  
ذیرہ غازی خان، ساہیوال، ملتان، سرگودھا

- 1- نئے منصوبوں سے 7 فیصد سالانہ کے حساب سے مارک اپ وصول کیا جاتا ہے۔
- 2- توسیع منصوبوں سے 8 فیصد سالانہ کے حساب سے مارک اپ وصول کیا جاتا ہے۔
- 3- چالو سرماہ کے لئے 11 فیصد مارک اپ وصول کیا جاتا ہے۔

لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد

- 1- نئے منصوبوں سے 8 فیصد سالانہ کے حساب سے مارک اپ وصول کیا جاتا ہے۔
- 2- توسیع منصوبوں سے 9 فیصد سالانہ کے حساب سے مارک اپ وصول کیا جاتا ہے۔
- 3- چالو سرماہ کے لئے 12 فیصد مارک اپ وصول کیا جاتا ہے۔

(د) پچھلے دو سالوں کے لئے پنجاب میں کل 647 منصوبہ جات 2002ء سی ایس۔ ایس آئی کے تحت 672.706 ملین روپے 31.7.2003 تک منظور کئے جا چکے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## مارکیٹ میں دستیاب منرل واٹر کے برانڈز

### اور کوالٹی کی تفصیل

143، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں Mineral Water بنانے والے اداروں کے برانڈز کے نام کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مجوزہ برانڈز میں منرل نام کی کوئی چیز نہ ہے۔ اگر ہاں تو آیا ان

product کو لیبارٹری میں چیک کیا گیا ہے۔ اگر ہاں تو کب اور میٹر کے مطابق نہ

ہونے کی صورت میں کیا سزا دی گئی ہے؟

### پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ٹیوٹا،

(الف) دفتر ہذا کے ریکارڈ کے مطابق پنجاب میں منرل واٹر بنانے والے اداروں کے برانڈز

کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1- چور لائف (ٹھٹے)	2- منرل واٹر	3- ٹائن پیور	4- جیو
5- کول (لاہور)	6- پیاس	7- ایورسٹ	8- فریش
9- دی ماکس	10- ٹاگرا	11- او اے ایس	12- طیبہ
13- سلف	14- ہوم ڈاکٹر	15- نعمت	16- نیچرل
17- سبیل	18- شفاف	19- اکوا پاک	20- اکوا سیف
21- نوبل	22- کلاسک	23- سپارک ٹ	24- نیشنل
25- آئی۔ ایس۔ آئی۔ ایس	26- ڈاکٹر	27- فیٹی	28- آب حیات
29- عسکری	30- نیوٹرل	31- زم زم	32- پاکستن منرل واٹر
33- پاک	34- ہلالیہ	35- بیوسکائی	36- امرت
37- سی بیو	38- پاس	39- انمول	40- بیسٹ
41- لائف کیر	42- بارہن	43- انڈس	44- پل

- 45- ایوا  
46- واہ  
47- طلی  
48- تائیس  
49- اکوانیشنل  
50- کول (لاہور)  
51- فرازونل  
52- زندگی سپرنگ واٹر  
53- منرا (بہاولپور)

(ب) جز (ب) کا جواب محکمہ ہذا کے متعلقہ ہے تاہم اس کے لئے محکمہ صحت سے رجوع کیا جا سکتا ہے کیونکہ محکمہ صحت کو یہ کام Rules آف برنس 1974 کے تحت سونپا گیا ہے۔

### توجہ دلاق نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر، اب ہم Call Attention Notice شروع کرتے ہیں۔ نوٹس کا نمبر 193 ہے جو کہ رانا مناء اللہ خان اور رانا آفتاب احمد خان کا ہے اور ان کے Call Attention Notice کو آخری سیشن میں pending کیا گیا تھا۔ It has been taken up. راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، راجہ صاحب جب تک پوائنٹ آف آرڈر نہ کہیں تو ایوان میں مزہ نہیں آتا تا کہ معلوم ہو کہ راجہ صاحب فیصل آباد سے آگے ہیں۔ جی راجہ صاحب! راجہ ریاض احمد، شکر یہ۔ جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں فیصل آباد میں ٹول ٹیکس کے حوالے سے کرپشن کے بارے میں بتایا اور لائسنسز صاحب اور منسٹر لوکل گورنمنٹ نے -----

MR ACTING SPEAKER: Raja Sahib! This is not point of order, this is a question and I will not allow it. This is not point of order.

تو Call Attention Notice پر discussion ہو رہی ہے جو بڑی اہم چیز ہے۔ جی رانا مناء اللہ

صاحب!



رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری میں توجہ دلاؤ نوٹس کو پیش کرنے سے پہلے یہ بات as  
 protest on record لانا چاہتا ہوں کہ Call Attention Notice لاہ اینڈ آرڈر سے متعلقہ ایسا  
 جو انتہائی اہمیت کا حامل ہو اسے ایوان میں discuss کرنے یا لانے کے لئے provision ہے  
 اور یہ نوٹس وزیر اعلیٰ کو address ہوتا ہے اور Rules میں بھی ہے کہ اس کا جواب وزیر اعلیٰ  
 دیں گے۔ اس کے آگے یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی unavoidable circumstances  
 کی وجہ سے وزیر اعلیٰ کہیں مصروف ہوں اور وہ جواب دینے کے لئے نہ آسکیں تو پھر متعلقہ وزیر  
 یعنی ہوم منسٹر اس کا جواب دیں لیکن یہ اس صوبے کی بد قسمتی ہے کہ یہاں پر لاہ اینڈ آرڈر کی  
 صورتحال انتہائی اتر ہے۔ عمران خود تو کروڑوں اور اربوں روپے کی بٹن پروف کازیوں میں پھر  
 رہے ہیں اور عوام کو اپنی جان و مال کا تحفظ حاصل نہیں ہے۔ لوگوں کو چوراہوں پر قتل کیا جا  
 رہا ہے اور پچھلے دو سال سے وزیر اعلیٰ ایک بھی Call Attention Notice کا جواب دینے کے  
 لئے ایوان میں نہیں آئے اور اس Call Attention Notice کی اہمیت دیکھیں کہ اس کو 43  
 معزز ممبران نے پیش کیا اور اس میں victim پیر بنیامین رضوی ہیں جو اس معزز ایوان کے  
 دو مرتبہ رکن بھی رہے، سابق صوبائی وزیر بھی رہے تو اس question کی بھی اہمیت حکومت  
 کی نظر میں یہ ہے کہ اس کا جواب دینے کے لئے ہماری طرف سے specified request کے  
 باوجود وزیر اعلیٰ ایوان میں نہیں آئے انہوں نے آنا پسند نہیں کیا تو اس احتجاج کو ریکارڈ پر لاتے  
 ہونے میں یہ Call Attention Notice پیش کرتا ہوں۔

پیر بنیامین رضوی، ان کے محافظ اور ڈرائیور

کے سرعام قتل پر حکومتی کارروائی و اقدامات کی تفصیل

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 26 جون 2004 کو پنجاب یونیورسٹی (نوی کیس) کے  
 قریب دو موٹر سائیکل سواروں نے دن دہاڑے کل نمبری پی۔ جی۔ 9152 پر کلاشکوفوں

سے امداد دھند فائرنگ کر کے پاکستان مسلم لیگ (ن) پنجاب کے نائب صدر اور سابق صوبائی وزیر پیر بنیامین رضوی کو ذاتی محافظ اور ڈرائیور سمیت قتل کر دیا اور موقع سے فرار ہو گئے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ S.H.O تھانہ کارڈن ماؤن لاہور نے پیر بنیامین رضوی اور ان کے ملازمین کی ہلاکت کیس میں ان کے بھائی سید طارق یحیٰ کی درخواست کو نظر انداز کرتے ہوئے خود ہی مدعی بن کر نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا؟
- (ج) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بدترین واقعہ میں ملوث افراد کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دینے اور مقدمہ کو خصوصی عدالت میں چلانے جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ نیز مقدمہ میں اب تک ہونے والی پیش رفت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! Call Attention Notice کا جواب دینے سے پہلے جو اعتراض محترم رانا منہا اللہ صاحب نے اٹھایا تھا میں اس حوالے سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ Call Attention Notice کا جواب اگر وزیر قانون یا کوئی اور وزیر جس کو چیف منسٹر ایوان کا business assign کریں تو یہ قطعی طور پر قواعد و ضوابط کے منافی نہیں ہے۔ میں یہاں جناب کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ Rules of Procedure کا سیکشن 65 ہے۔

65. Mode of raising the question: Upon being asked by the Speaker, the member concerned may raise the question and the Chief Minister or the Minister concerned.

میں جناب سپیکر! پھر اس کو دہراؤں گا۔

the Chief Minister or the Minister concerned may answer the question on the same day or on any other day fixed by the Speaker.

جناب سپیکر! اگر میں وزیر اعلیٰ صاحب کے behalf پر جواب دیتا ہوں تو وہ مناسب طور پر قواعد و ضوابط کے مطابق ہے۔ میں ابھی آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا کہ 4 ستمبر کا جو بیئر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کی طرف سے آپ کے سیکرٹریٹ کو موصول ہو چکا ہے اس میں محکمہ ہوم اور وائٹڈ لائف کا کام

Minister for Local Government and Law and Parliamentary Affairs کو assign ہوا ہے اس لئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ہاتھ دہہ تحریری طور پر notification کے ذریعے یہ assign کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق میں جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ precedent آج کا نہیں ہے۔ رانا صاحب نے دو سال کی بات کی ہے لیکن میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ ترمیم نہیں تھی تو اس وقت صرف وزیر اعلیٰ صاحب Call Attention Notice کا جواب دیتے تھے اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب جواب بھی دیتے رہے ہیں لیکن جب سے یہ amendment آئی ہے میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ سوائے چودھری پرویز الہی صاحب کے کسی بھی وزیر اعلیٰ نے کبھی بھی Call Attention Notice کا جواب نہیں دیا۔ اس سے پہلے موجودہ اسمبلی میں وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک Call Attention Notice کا جواب دیا ہے اس لئے میں ریکارڈ کی درستی کے لئے یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہی جوابت دینے جا رہے ہیں۔

رانا شہناز اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

Call رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ راجہ صاحب اس Attention Notice کا حوالہ فرما دیں جس کا جواب وزیر اعلیٰ صاحب نے دیا تھا۔ دوسرا میرا اعتراض یہ ہے کہ یہاں پر specifically Minister concerned لفظ استعمال ہوا ہے اور یہ Minister concerned نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مجھے business تفویض کیا گیا ہے۔ یہ صرف Minister-in-charge ہیں to run the other business of the House اور Minister concerned دے سکتا ہے یا Minister concerned دے سکتا ہے اور Minister Home Minister concern ہے اور یہ Home Minister نہیں ہیں۔

**MR ACTING SPEAKER:** Can the Chief Minister delegate such powers which he has already delegated?

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! Home Minister کی powers delegate نہیں کی جا سکتیں۔

**MR ACTING SPEAKER:** If there is no Law Minister then any other Minister can act as a Home Minister on behalf of the Home Minister.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ہوم منسٹر oath لے گا۔ اس کو powers delegate نہیں ہوں گی۔

**MR ACTING SPEAKER:** At this moment, the Chief Minister himself is the Home Minister and he is delegating the powers to the Law Minister as a Home Minister.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! powers delegate نہیں ہوں گی۔ صرف ایوان کا business ان کے ذمے لگا ہے۔ ان کو Home Minister کی powers delegate نہیں ہوں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں دو باتوں کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اسمبلی کے business سے کیا مراد ہے؟ رانا صاحب فرما رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے صرف اختیار دیا ہے کہ انہیں اسمبلی کے business کو چلانے کے لئے Home Minister کے اختیارات دینے گئے ہیں اور یہی بات رانا صاحب نے فرمائی ہے تو Call Attention Notice is one of the business یہ ایوان کے business کا ایک حصہ ہے۔ اگر یہ ایوان کا business نہ ہوتا تو ہمیں جواب دینے کی کیا ضرورت تھی؟ (نمبر ہائے تحسین)

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! پہلے وزیر قانون کو بات مکمل کر لینے دیں۔۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ مجھے mis-quote کر رہے ہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ دیکھیں جب legislation ہوتی ہے تو legislators جو الفاظ legislation میں استعمال کرتے ہیں اس کا ایک مین منظر ہوتا ہے اور ایک intention ہوتی ہے۔ آپ rules کی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں، جہاں کہیں منسٹر کا لفظ آیا ہے وہاں پر لکھا گیا ہے کہ Minister-in-charge یعنی Minister-in-charge اس کا جواب دے گا۔ یہاں پر specifically جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے Minister concerned اور Minister concerned جو ہے وہ Home Minister ہے وہ Minister-in-charge نہیں ہے۔ راجہ صاحب جو فرما رہے ہیں کہ مجھے جواب دینے کے لئے اختیارات delegate کئے گئے ہیں تو یہ Minister-in-charge ہیں کہ اس ایوان کے business کے علاوہ وہاں پر یہ جواب دیں on behalf of the Chief Minister لیکن یہاں پر مخصوص لفظ Minister concerned ہے اور وہ Home Minister ہے یا وزیر اعلیٰ ہے۔ اب وزیر اعلیٰ صاحب نے Home Minister کسی کو بنایا نہیں اور portfolio کسی کو تفویض نہیں کیا اور کسی نے Oath نہیں لیا۔ Home Minister کا portfolio وزیر اعلیٰ کے پاس ہے۔ He is the Home Minister as well

He is the only man to answer the Call Attention Notice as the Chief Minister.

Notice.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں رانا صاحب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں confusion یہ ہے کہ rule of procedures میں بعض جگہ Minister-in-charge اور بعض جگہ پر Minister concerned کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ میں آپ کی توجہ سیکشن 55 کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، صفحہ نمبر کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! صفحہ نمبر 39 سیکشن 55 اور سب سیکشن 4 ہے۔ یہ عام سوال کے متعلق بھی ہے اور Call Attention Notice کے متعلق بھی ہے۔

The questions shall be answered by the Minister or the Parliamentary Secretary concerned

یہاں انچارج کی بات نہیں ہے۔ وہاں پر بھی concern ہے اور Call Attention Notice میں بھی concern ہے اور concerned Minister وہی ہے جس کو وزیر اعلیٰ صاحب یہ business assign کریں۔

جناب سیکرٹری! دوسری بات یہ ہے کہ Minister-in-charge صرف ایک جگہ پر استعمال ہوتا ہے اور وہ legislation میں استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ کہیں بھی Minister-in-charge لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ legislation میں اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ جو legislation ایوان میں آتی ہوتی ہے وہ ایک ڈیپارٹمنٹ کی پراپرٹی ہوتی ہے اور اس پراپرٹی کا انچارج Minister concerned ہوتا ہے۔ Minister Law روز کے عین مطابق ہی جواب دیتا ہے۔ اب میں ان کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔

(الف) مورخہ 26-6-04 کو 12 بج کر 55 منٹ پر دن دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے کلر نمبر 9152 PG بسوار پیر بنیامین رضوی ڈرائیور اور محافظ سمیت فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور موقع سے فرار ہو گئے۔ جس پر مقدمہ نمبر 288 مورخہ 26-6-04 مجرم 302/34 پ (تھانہ گارڈن ٹاؤن درج ہو کر تفتیش بذریعہ ادا حسین سب انسپکٹر investigation عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ب) وقوعہ ہذا 12-55 بجے دن پیش آیا۔ کافی انتظار کرنے کے باوجود وارڈن میں سے کوئی بھی حاضر نہ آیا اور نہ ہی کوئی دیگر آدمی مدعی سننے کو تیار ہوا کیونکہ وقوعہ سکین نوعیت کا تھا۔ تاخیر کی صورت پر موقع موجود شہادت ہانے ضائع ہونے کے حادثات کے پیش نظر تفتیش کے دوران اور سماعت کے وقت تھانص پیدا ہونے کی صورت سے بچنے کے لئے مزمان کو فائدہ نہ پہنچانے کے لئے مجبوراً مقامی پولیس کو مدعی بنا پڑا۔ یہ حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ پیر بنیامین کے بھائی طارق شاہ کی درخواست کو نظر انداز کیا گیا۔

(ج) مزمان کو گرفتار کرنے کے لئے خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی۔ سے اور تمام تر مسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے مزمان کو trace کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ وہ جواب ہے جو Call Attention Notice پر تحریر سوال کے جواب میں مقامی پولیس کی طرف سے آیا ہے۔ چونکہ یہ جواب پہلے دیا گیا تھا۔ اس کو آج صبح ہم نے update کیا ہے۔ اس میں latest یہ ہے کہ یہاں سب سے بڑا حدش اس بات کا ظاہر کیا جا رہا ہے کہ محترم پیر بنیامین رضوی صاحب کے بھائی نے ایک درخواست کی تھی اور اس درخواست کے مطابق پرچہ درج نہیں کیا گیا۔ اس سے پہلے بھی بار بار اس معزز ایوان میں میں نے گزارش کی ہے اور تمام ہمارے بھائی اس بات سے آگاہ ہیں کہ ایف۔ آئی۔ آر کا اندراج کوئی حتمی بات نہیں ہوتی۔ اگر موقف میں تبدیلی یا کوئی بات بعد میں بھی فریقین کی طرف سے آنے تو اس کو شامل

کیا جا سکتا ہے۔ وقوعہ کی ابتدائی رپورٹ پولیس نے درج کر لی۔ اس کے بعد میر صاحب کے بھائی طارق شاہ صاحب کی طرف سے آج تک اس وقت پولیس کو تحریری طور پر کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی یا جو موقف یا جو وقوعہ کی وجوہت ایف۔ آئی۔ آر میں درج کی گئی تھیں اس سے ہٹ کر مدعی فریق کی طرف سے کوئی دوسرا موقف اس وقت تک سامنے نہیں آیا۔۔۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سیکرٹری اور درخواست وصولی نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ایک منٹ۔ ان کو بات کرنے دیں۔ ان کو جواب دینے دیں پھر میں آپ کو ہانم دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ زبانی کہنے کی بات نہیں ہے۔ پولیس کا ریکارڈ اس بات کا شہد ہے اور میں آپ کو وہ ریکارڈ پیش کر سکتا ہوں کہ جہاں تفتیش کے دوران پیر صاحب کے بھائی نے پولیس کے ساتھ تعاون کیا ہے، پولیس کی معاونت کی ہے اور پولیس کی ہماری جو ٹیمیں لاہور سے منڈی بہاؤ الدین جاتی رہی ہیں انہوں نے تمام تفتیش کے دوران پولیس کا ساتھ دیا ہے۔ انہی کی نفاذی پر اور ان کے ساتھیوں کی نفاذی پر دس کے قریب مہمان کی نفاذی کی گئی ہے۔ ان میں سے کچھ کو پولیس نے حراست میں لیا اور کچھ کو پولیس نے حائل تفتیش کیا۔ آج بھی ہمارے پاس اس مقدمے میں کچھ مہمان حائل تفتیش ہیں اور یہ سب کچھ طارق شاہ صاحب کے نوٹس میں ہے اور یہ عام سا کہیہ ہے کہ اگر حائل کے طور پر طارق شاہ صاحب کا موقف ایف۔ آئی۔ آر میں درج نہیں کیا گیا تو بطور مدعی ان کے پاس اس بات کا اختیار تھا کہ وہ عدالت سے رجوع کرتے اور یہ عام فہم بات ہے کہ اگر کسی مدعی کا موقف درست طور پر پولیس تسلیم نہ کرے تو وہ private complaint میں بھی جاسکتے ہیں لیکن انہوں نے قلمی طور پر کسی عدالت میں، کسی جگہ پر بھی اس بات کا اعادہ نہ کیا ہے کہ ان کے موقف کو پولیس نے نہیں سنایا اس کے مطابق ہم نے عمل نہیں کیا۔ میں آج بھی انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ طارق شاہ صاحب پولیس کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں اور



ان کے تعاون کی وجہ سے تقریباً دس کے قریب مزمّن کی نشاندہی ہوئی ہے۔ ان میں سے چند ہم نے گرفتار بھی کئے ہیں جن کو شامل تفتیش بھی ہم نے کیا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کی نشاندہی پر ہم نے کار کو trace کیا ہے، ہم نے ڈرائیور کو trace کر کے شامل تفتیش کیا ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم پر اس مقدمے کی تفتیش چلے جیسے جواب میں میں نے یہ عرض کیا ہے کہ initially سب انسپکٹر کر رہا تھا لیکن اس وقت ہمارے ضمیر الحسن ذی۔ ایس۔ پی (سی۔ آئی۔ اے) ماڈل ٹاؤن ہیں ان کی سربراہی میں ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو اس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔ میں انتہائی وثوق کے ساتھ اور انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی یہ کہا تھا کہ پیر بنیامین رضوی صاحب اس معزز ایوان کے رکن تھے اور ہم سب کے لئے وہ انتہائی قابل احترام تھے۔ ان کے قتل کا جتنا دکھ ہمارے اس طرف بیٹھے ہوئے بھائیوں کو ہے، ہمیں بھی اتنا ہی دکھ ہے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس تفتیش میں نہ تو ہمارے کوئی ulterior motives ہیں بلکہ ہماری یہ خواہش ہے 'ہماری نیت ہے کہ اصل مزمّن کو گرفتار ہونا چاہیے۔ میں آج بھی اپنے بھائیوں سے اس بات کی استدعا کرتا ہوں کہ اگر کسی سٹیج پر بھی وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے موقف سے پولیس اتفاق نہیں کر رہی، پولیس ان کے ساتھ تعاون نہیں کر رہی تو میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم ہر قسم کا تعاون مدعی کی فہمی کے ساتھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کی نشاندہی پر تفتیش کو آگے بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ وہ پہلے بھی ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں اور آئندہ بھی تعاون کریں گے تو میری ان گزارشات کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی اس سے مطمئن ہوں گے۔ میں ایک دفعہ پھر اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اصل مزمّن کو گرفتار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی۔ اس سلسلے میں کافی حد تک پیش رفت ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہم اصل مزمّن تک پہنچ جائیں گے۔ شکریہ

رانا منام اللہ خان، جناب سیکرٹری بیسیا یہ high profile case ہے اس سے پہلے بھی جب اس

معزز ایوان میں اس پر بات ہوئی تھی تو معزز وزیر قانون نے اس بات کی یقین دہانی کروائی تھی کہ اس معاملے میں ہم نے جو مختلف نہیں بنائی ہیں وہ چودھری صفیات کی زیر نگرانی تفتیش کر رہی ہیں اور ہم چند دنوں تک اس وقت ان کے الفاظ یہ تھے کہ "چند دنوں تک ہم اس مقدمہ سے متعلقہ جو مضمآن ہیں ان کو گرفتار کر لیں گے۔" جس طرح سے یہ واردات ہوئی اس میں جو انداز اختیار کیا گیا اور جس طرح سے یہ سارے معاملات ہیں اس طرح یہ ہوتا ہے کہ high profile cases میں پریس کانفرنس ہوتی اور پریس کانفرنس میں بتایا جاتا ہے کہ یہ مضمآن ہیں اس طرح سے یہ واردات ہوئی ہے اور ان لوگوں کو ہم نے گرفتار کر لیا ہے اور نکل لوگ ابھی گرفتاری سے بچے ہوئے ہیں اور ان کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ یہ اب جن کی بات ہے اور اب ستمبر تقریباً چوتھا مہینہ ہو گیا ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر انہوں نے اس مقدمے کی تفتیش میں کوئی progress کی ہے تو اس progress سے نہ صرف اس معزز ایوان کو بلکہ اس صوبے کے عوام کو طریقہ کار کے مطابق آگاہ کریں اور بتائیں کہ ہماری تفتیش کے نتیجے میں یہ مضمآن ہیں۔ اس طرح سے یہ واردات ہوئی یہ motive تھا اس کے پیچھے کوئی فرقہ وارانہ بات تھی، کوئی political motivation تھی یا کوئی اور بات تھی اور اس کے مطابق جو گرفتار ہو گئے ہیں یہ کہتے ہیں کہ کچھ آدمی گرفتار ہونے میں یہ تو اور ابہام پیدا کرنے والی بات ہے۔ اب جو گرفتار ہو گئے ہیں ان کا بھی بتائیں اور جن کی گرفتاری کے لئے پولیس کوشش کر رہی ہے ان کے متعلق بھی بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت یہ وقوم ہوا تھا تو اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہم اصل مضمآن تک پہنچ جائیں گے۔ اب بھی میں جب یہ کہ رہا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہم اصل مضمآن تک پہنچ جائیں گے تو اس سلسلے میں ایک واضح پیش رفت ہو چکی ہے۔

جناب سیکرٹری! اگر آپ کو یاد ہو اس معزز ایوان کے بہت سارے اراکین اس وقت موجود تھے تو اس وقت میں نے یہ کہا تھا کہ اس واردات کے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو ذاتی دشمنی

کے حوالے سے بھی ہو سکتا ہے، ایک پہلو sectarian کے حوالے سے بھی ہو سکتا ہے اور تیسرا پہلو دہشت گردی کے حوالے سے بھی ہو سکتا ہے۔ میں نے یہ تینوں پہلو اس وقت کے تھے۔ آپ یقین کیجئے کہ ہم نے ان تینوں پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مقدمے کی تفتیش کو آگے بڑھایا اور اب ہم واضح طور پر ایک لائن پر پہنچ چکے ہیں۔ ان تینوں میں سے ہم determined کر چکے ہیں کہ کیا یہ دہشت گردی کا واقعہ تھا، کیا یہ sectarian تھا یا کیا یہ ذاتی دشمنی کا نتیجہ تھا۔ ہم ایک واضح لائن کا تعین کر چکے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو ایک لائن ہم نے determined کی ہے وہ پولیس نے تفتیش کی بنیاد پر اور میرے بنیامین رضوی کے بھائی طارق شاہ صاحب کی معاونت سے اور ان کے تعاون سے ہم نے وہ لائن determined کی ہے اور اسی پر ہم آگے چل رہے ہیں۔ میرے پاس اس وقت مزمان کے نام موجود ہیں کہ جو ابھی تک ہم نے گرفتار کئے ہیں۔ میں رانا صاحب کی خدمت میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چونکہ ایک high profile case ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ آج ہم ایک پریس کانفرنس کر دیں اور کہہ دیں کہ یہ کچھ ہم نے کر لیا ہے۔ جب تک ہم تفتیش کو مکمل نہیں کر لیتے، سارے مزمان کو گرفتار نہیں کر لیتے اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ کچھ disclose کرنا قبل از وقت ہو گا لیکن اس کے باوجود میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً چار کے قریب مزمان اس وقت بھی ہماری حراست میں ہیں۔ دس مزمان کی نشاندہی کی گئی تھی۔ چار مزمان ہمارے پاس شامل تفتیش ہیں۔ میں اس معزز ایوان کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہدایت خواستہ ہدایت خواستہ کسی طور بھی بغیر مزمان تک پہنچنے میں کچھ تاخیر ہوتی ہے تو ان مزمان کا فوری طور پر چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا جانے کا لیکن اس سے پہلے مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس تفتیش کو مکمل کر لیں گے اور اصل مزمان کو بھی گرفتار کر لیں گے۔ شکریہ

(اذان مغرب)

رپورٹیں (جو ایوان میں پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سیکرٹری: دو قدر نذر مغرب سے پہلے کچھ معزز ممبران مجالس قائمہ کی رپورٹس پیش کریں گے۔ چودھری محمد ارشد، مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کریں گے۔

مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

چودھری محمد ارشد، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

مسودہ قانون کرپشن کالج، لاہور، صدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ

برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹوں

کا پیش کیا جانا

ملک نذر فرید کھوکھر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"تحریک استحقاق نمبر 8 پیش کردہ محترمہ پروین مسعود بھٹی، ایم پی اے،

تحریک استحقاق نمبر 9 پیش کردہ سیدنا عم حسین شاہ، ایم۔ پی۔ اے، تحریک

استحقاق نمبر 31 پیش کردہ جناب سمیع اللہ علانی، ایم۔ پی۔ اے، تحریک

استحقاق نمبر 36 پیش کردہ میں محمد لطیف بنوار راجپوت، ایم۔ پی۔ اے اور

تحریک استحقاق نمبر 39 پیش کردہ جناب محمد عامر اقبال شاہ، ایم۔ پی۔ اے،

پارلیمینٹری سیکرٹری برائے لیبر کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا  
چودھری عارف محمود گل، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔  
”مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں صدرہ 2004 کے بارے میں  
مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔“  
(رپورٹ پیش ہوئی)

مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر بہبود خواتین  
اور بیت المال کی رپورٹ کا پیش کیا جانا  
جناب فیاض الحسن چوہان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔  
”مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سروسز بورڈ پنجاب صدرہ 2004 کے بارے  
میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر بہبود خواتین اور بیت المال کی رپورٹ  
ایوان میں پیش کرتا ہوں۔“  
(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ناز مغرب کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔  
(اس مرحلہ پر ناز مغرب کے لئے ایوان کی کارروائی  
آدھ گھنٹے کے لئے متوی کی گئی)  
(جناب چیئر مین رائے اعجاز احمد ناز مغرب کے وقفہ کے بعد  
7 بج کر 10 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

### تحریر ایک استحقاق

جناب چیئرمین، اب تحریک استحقاق شروع کی جاتی ہیں۔ رانا مناء اللہ خان صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ معاملہ اب dispose of ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ پیش تو ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر نذیر احمد عرف مسمو ذوگر ہمارے ایم۔ پی۔ اے دوست تھے ان کی نظر بندی سے متعلق یہ تحریک پیش ہوئی تھی۔ اسے dispose of کر دیں۔

جناب چیئرمین، اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 43 طاہر اقبال چودھری صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے dispose of کی جاتی ہے۔ جناب محمد وقاص!

ڈی۔ ایس۔ پی واہ کینٹ کا ایم۔ پی۔ اے

کے ساتھ توہین آمیز رویہ

جناب محمد وقاص، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا مظاہرہ ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 18 جولائی 2004 بروز اتوار خام سات بجے تھانہ واہ کینٹ کے سامنے دو فریق آئیں میں لڑنے اور ٹانگ کا تبادلہ ہوا۔ میں اس واقعہ کی اصل نوعیت معلوم کرنے تھانے پہنچا تو ایس ایچ او چودھری محمد اسلم نے بہت ہی احسن انداز میں مجھے بریف کیا اتنی دیر میں ڈی۔ ایس۔ پی فاروق بھٹی بھی آ گیا۔ مخالف فریق کے کچھ لوگ بھی آچکے تھے۔ فاروق بھٹی نے آتے ہی تند و تیز لہجے میں مجھ سے بات کرنا شروع کر دی اور کہا کہ آپ ہر جگہ ٹانگ اڑاتے ہیں۔ ہر بات اسمبلی تک لے کر جاتے ہیں۔ اس واقعے کے ذمہ دار بھی آپ ہیں۔ چونکہ ان کی آواز تیز اور لہجہ توہین آمیز تھا چنانچہ میں احتجاجاً وہاں سے اٹھ آیا۔ مخالف فریق کے سامنے ڈی۔ ایس۔ پی نے جس لہجے میں مجھ سے بات کی اور جو رویہ اختیار کیا

اس سے میری ذات 'میری خودی اور میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ سارا زمانہ میری شرافت اور اخلاق کی گواہی دیتا ہے۔ ڈی۔ ایس۔ پی کا یہ رویہ میرے لئے ناقابل برداشت تھا لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین، جی 'وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری اس کا جواب تو موصول ہو چکا ہے لیکن میں معزز رکن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ میں ان سے اطلاق نہیں کرتا لیکن میری جناب سے یہ استدعا ہو گی اور میں آپ کے توسط سے معزز رکن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو contents تحریک استحقاق میں کے لگے ہیں، آپ نے بھی پڑھے ہوں گے۔ یہ میرے لئے ہر لحاظ سے قابل احترام بھائی ہیں، میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ مہلت دیں تو متعلقہ افسر کو بلا کر ان سے بات کر کے اس معاملے کو اہتمام و تفہیم سے طے کر لیں تو مناسب ہو گا۔ مجھے اپنے بھائی سے پوری ہمدردی ہے، مجھے ان کا پورا احترام ہے۔ میں ہر لحاظ سے ان کی عزت کرتا ہوں لیکن اگر کہیں کسی افسر سے کوتاہی ہوئی ہے تو میں ذاتی طور پر مداخلت کر کے اس معاملے کو انشاء اللہ تعالیٰ رفع کروا دوں گا۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ اس کو pending فرمادیں، ہم آپس میں بات کر لیں گے کیونکہ انہوں نے خود جو کچھ لکھا ہے تو اب رویے کا تعین technically کیسے ہو سکتا ہے؟ جو رویہ ان کے نزدیک مناسب نہیں تھا اس کے نزدیک وہ مناسب ہو۔ اس نے ان کی شان کے خلاف کوئی بات بھی نہیں کی، صرف تلخ لہجے میں بات کی ہے۔ اگر ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان سے معذرت کر لوں گا۔ میں اس کو انا کا مسئلہ نہیں جانتا۔ میری صرف استدعا ہے کہ آپ مہلت دے دیں۔

جناب محمد وقاص، جناب چیمبرمین! میں نے اس میں کوئی بات جموٹی نہیں لکھی اور اپنی طرف سے کوئی طبع کاری نہیں کی کہ اس نے ایوان کی توہین کی اور گالیاں دیں اور اسے اتنی جرات بھی نہیں ہے کہ وہ میرے سامنے کالی دیتا ورنہ تو میں اسے ادھر ہی ٹھیک کر دیتا لیکن اس کا لوجہ توہین آمیز تھا اور میں نے خاص طور پر اس کو اس لئے محسوس کیا کہ میرے مخالف لوگ ادھر بیٹھے ہوئے تھے، وہ اونچی آواز میں بولا میں وہاں کا منتخب نمائندہ ہوں، جب میں اس سے آپ، جناب کہہ کر بات کر رہا ہوں تو وہ مجھ سے ایسے لہجے میں بات کیوں کرے۔۔۔

جناب چیمبرمین، آپ دیکھ لیں۔ اگر بات نہ بنی تو ادھر ہی آنے گی۔

جناب محمد وقاص، میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے باضابطہ قرار دے کر مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔ وہ بھی تو اسے بلائیں گے۔

جناب چیمبرمین، آپ دو دن کے لئے مہلت دے دیں۔ یہ تحریک 9 ستمبر تک pending کی جاتی ہے۔ مہر اشتیاق احمد صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 45 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک استحقاق dispose of کی جاتی ہے۔ جناب محمد آجاسم شریف!

تھانہ مزنگ کے ایس۔ آنی کارکن اسمبلی کے خلاف نازیبا زبان کا استعمال

اور ڈی۔ ایس۔ پی کا شکایت کو سنی ان سنی کر دینا

جناب محمد آجاسم شریف، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 22 جولائی 2004 کو اپنے حلقے کے ایک ووٹر کے متعلق ملاقات حاصل کرنے کے لئے تھانہ مزنگ گیا جیسے پولیس ناچاڑ پکڑ کر لے گئی تھی۔ جب میں تھانے میں پہنچا تو مسز عبد الحمید S.I (Investigation) میرے اسی ووٹر سے رقم کے لئے bargaining کر رہا تھا۔ مجھے نظر انداز کرتے ہوئے مسلسل بلاگینگ میں مصروف رہا۔ جب



میں نے اسے کہا کہ تم bargaining کیوں کر رہے ہو؟ اگر یہ ناجائز پکڑا ہے تو اسے چھوڑ دو لیکن وہ نہ مانا اور اپنے کام میں مصروف رہا۔ پھر میں نے اسے بتایا کہ تم میرے ہی سامنے مسلسل رقم کے لئے bargaining کر رہے ہو اور میں اس حلقے کا ایم۔ پی۔ اے ہوں تو وہ مجھے سے لال پیلا ہو گیا اور بد تمیزی پر اتر آیا اور میرے بلکہ تمام ایم۔ پی۔ ایز کے خلاف نازیبا زبان استعمال کی اور کہا "جاؤ جو تم سے ہو سکتا ہے کر لو کوئی میرا ہاں بھی پیکا نہیں کر سکتا۔" اس کی شکایت جب مسٹر اشرف خان (D.S.P (Investigation) سے کی تو انہوں نے بھی کوئی کارروائی نہ کی اور میری بات کو سنی ان سنی کر دیا۔ حلقے کے عوام کے مسائل کو حل کرنا اور مشکلات کو کم کرنا میرے فرائض منصبی میں شامل ہے۔ مذکورہ S.I اور D.S.P کے رویے سے میرا ہی نہیں بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین، جی، لاہ، منسٹر صاحب! کوئی جواب آیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! جواب آیا ہے۔ اس میں آپ سے کیا عرض کر سکتا ہوں؟ آپ مجھے ہمت دے دیں، میں اس معاملے کو ختم کروانے کی کوشش کرتا ہوں۔ جہاں تک ایس۔ آئی کا تعلق ہے اس کے ساتھ misunderstanding ہوئی، bargaining کی بات کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی۔ اگر میرے معزز بھائی یہ چاہتے ہیں تو ہم اس کے خلاف جملہ کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں، انٹی کرپشن میں اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن مجھے اس کا جوت دیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ڈی۔ ایس۔ پی سے شکایت کی اس نے بات سنی ان سنی کر دی اور استحقاق مجروح ہو گیا۔ میں اس بات کو آپ کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں اور ایک بار پھر اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ معزز بھائی کے ساتھ اختلاف رائے ہوا اور اس بد بخت سب انسپکٹر نے سارے ایم۔ پی۔ ایز کو کھیل دینا شروع کر دیں اور سب کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیں۔ اس

نے کیوں کئے؛ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ یہ معاملہ مجھ پر بھجوزیں۔ میں اس کو بلا کر معزز رکن کے سامنے بات کروں گا۔ اگر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اس نے رشوت لی ہے اور لینے کی کوشش کی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف جملہ کارروائی کریں گے۔

جناب چیئرمین، یہ دو دن کے لئے pending کر دیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 47 مہر اشتیاق احمد کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 48 شیخ اجاز احمد کی ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین

جناب چیئرمین، اگر آپ ان کے ایام پر بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین، یہ تحریک فیصل آباد کے متعلق ہے۔ وہ فیصل آباد سے چلے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین، شیخ اجاز صاحب کی تحریک استحقاق dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 49 رانا منامہ اللہ صاحب کی ہے۔

ڈی۔ ایس۔ پی فیکٹری ایریا فیصل آباد

کارکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

رانا منامہ اللہ خان، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقے کے علاقہ تھانہ فیکٹری ایریا (فیصل آباد) کی حدود میں بدقماش افراد کے ایک گروہ نے تاوان (جگا ٹیکس) ادا نہ کرنے کی پاداش میں ایک شریف شہری کے آفس پر گاڑنگ کی جس کے نتیجے میں حکیم صادق امین شدید زخمی ہوا جس پر مقدمہ نمبری 343/04 تھانہ فیکٹری ایریا رجسٹرڈ ہوا۔ ڈی۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) کھلیل ظفر نے فریقین مقدمہ کو

اپنے آئس ٹلب کیا اور مدعی فریق پر دباؤ ڈالا کہ وہ صلح کر لیں جس پر مدعی فریق نے مذکورہ ڈی۔ ایس۔ پی سے دو دن کا نانم لے لیا اور اس صورت حال سے مجھے آگاہ کیا تو میں نے مدعی فریق کے موقف کو حق پنجاب سمجھتے ہوئے ڈی۔ آئی۔ جی فیصل آباد کو بذریعہ درخواست منجانب مدعی مقدمہ سے آگاہ کیا تو ڈی۔ آئی۔ جی فیصل آباد نے ایس۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) کو مقدمہ سے متعلق خود تفتیش کرنے اور انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کا حکم دیا۔ مدعی فریق جب اگلے روز ڈی۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) حکیل ظفر کے پاس پیش ہوا اور بتایا کہ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب نے ان کی تفتیش فرانسز کر دی ہے تو ڈی۔ ایس۔ پی مذکور نے کہا کہ تم جس کو ساتھ لے کر میری شکایت کرنے لگے تھے مجھے سب معلوم ہو گیا ہے میں تمہارے مقدمے کا وہ حشر کروں گا کہ لوگ عوامی نمائندوں (ایم۔ پی۔ ایز) کے پاس جانا بھول جائیں گے۔

ڈی۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) حکیل ظفر نے انتہائی عصبی حالت میں publically میرے اور اراکین اسمبلی سے متعلق نامناسب remarks دیئے اور اس صورتحال کا جب مجھے علم ہوا تو میں نے ڈی۔ ایس۔ پی سے خود فون پر رابطہ کیا اور انہیں باور کرانا چاہا کہ حاشیہ فریق کے ساتھ جانا اور اس کی حق رسی کی سسی کرنا مجھ سمیت ہر عوامی نمائندہ کا فرض ہے اور انہیں اس طرح behave نہیں کرنا چاہیے تھا تو فوراً ڈی۔ ایس۔ پی مذکور نے میرے ساتھ انتہائی نامناسب اور بد تمیزی کا رویہ اپنایا جس کا اندازہ ان کے اس عمل سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ اپنی ذاتی انا اور طمع نفسانی کی خاطر بلا تفتیش، فریقین کو سنے بغیر اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے طرزیں کو بے گناہ قرار دے دیا۔ ڈی۔ ایس۔ پی مذکور کے اس طرز عمل اور میرے ساتھ انتہائی نامناسب، غیر ہنڈ اور گستاخانہ رویہ اپنانے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس میں مسئلہ وہی ہے کہ اس department کا devolution کے بعد

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میری استدعا یہ ہے کہ چونکہ یہ تحریک circulate نہیں ہوئی اور اس کی کاپی مجھے نہیں ملی۔ اگر اس کو کل کے لئے pending کر دیں تو مجھے اس کی کاپی مل جانے گی اور میں جواب بھی دے دوں گا۔ پھر رانا صاحب short statement بھی دے دیا۔

جناب چیئرمین، پھر یہ 9-ستمبر کے لئے pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

جناب چیئرمین، یہ تحریک استحقاق 9-ستمبر تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

مہر اشتیاق احمد، جناب چیئرمین! میں غاڑ پڑھنے کے لئے گیا تھا۔ آپ مہربانی فرمائیں اور میری تحریک استحقاق پر غور کریں۔

جناب چیئرمین، fresh دے دیں۔

مہر اشتیاق احمد، آج ہی مہربانی فرمائیں۔

جناب چیئرمین، مہر اشتیاق کی تحریک کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

## پوائنٹ آف آرڈر

لاہور کے فائیو سٹار ہوٹلوں میں انڈین فوڈ فیسٹول کا اہتمام

جناب محمد وقاص، جناب چیئر مین! میں ایک یاد دہانتی لوں گا۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج کے اخبارات میں ایک رپورٹنگ آئی ہے وہ پنجاب اور پورے پاکستان کے لوگوں کے لئے تشویش ناک ہے کہ لاہور کے فائیو سٹار ہوٹلوں میں اور خاص طور پر پرل کانسٹیٹنٹل میں جو انڈین فوڈ فیسٹول ہو رہا ہے انہوں نے بھارت کے جھنڈے لگانے ہوئے ہیں مندروں کی مورتیاں لگائی ہوئی ہیں اور ان کا سٹاف "ہنٹے" کر کے لوگوں کو غوش آمدید کہہ رہا ہے۔ ٹھیک ہے کہ بھارت کے ساتھ ہمارے foreign Secretaries level پر مذاکرات ہو رہے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنی تہذیب اور ثقافت کو داؤ پر لگا دیں اور اپنی اسلامی روایت کو بالکل ہی فراموش کر دیں۔ یہ کتنا شروع کر دین کہ ہمیں ماضی کو بھول جانا چاہیے اور مستقبل کی بات کرنی چاہیے۔ یہ جو تقسیم ہوئی ہے اور پاکستان بنا ہے یہ دو قومی نظریے کی بنیاد پر بنا ہے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بنیاد پر بنا ہے اور ہمیں اس پر کوئی غصت نہیں ہے بلکہ ہمیں فخر ہے کہ اللہ رب العالمین نے اسلامیان ہند کو یہ توفیق دی کہ انہوں نے تحریک چٹائی اور اس کے نتیجے میں یہ ملک پاکستان بنا۔ ہم ہندوؤں کے ساتھ کوئی اٹکے نہیں رہنا چاہتے تھے اس لئے مجبور ہوئے۔ اب پھر انہیں بتا کر ان کی مورتیاں اپنے ہوٹلوں میں لگانے ہیں اور وہی طور طریقے دکھاتا ہے ہیں۔

چو ڈھری اجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر: جناب چیئر مین! تقریباً ایک ہزار سال مسلمانوں نے حکومت کی اور کسی بھی دہاں پر جھگڑا نہیں ہوا۔ موجودہ صورتحال میں جس طرح پاک انڈیا ایسے تعلقات چل رہے ہیں اس میں پنجاب میں ایسے معاملات کو بالکل نہیں لانا چاہیے بلکہ یہاں یہ چاہیے کہ پنجابی جو

اس پنجاب کا ہے یا دوسرے پنجاب کا ہے ان کے لئے ویزہ ختم ہونا چاہیے۔ ہمیں صرف محتاجی کارڈ کے اوپر ادھر ادھر جانا چاہیے۔ پورے پاکستان میں صرف پنجابی ایسے ہیں جو دوسرے بارڈر پر نہیں جا سکتے، باقی سندھی، مہملان بلوچ سب کے لئے کھلے بارڈر ہیں۔ فرنیشر والوں کے لئے افغانستان میں جانا بالکل کھلا ہے۔ ایسے حالات جو پاک انڈیا حالات کو خراب کریں ان کو پنجاب اسمبلی میں بالکل discuss نہیں کرنا چاہیے۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ وقاص صاحب کی باتیں بھی سن لی ہیں۔ اسلام میں تمام مذاہب کو اجازت ہے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق عمل کریں۔ کوئی مسلمان تو وہاں جا کر ہمتے نہیں کرتا۔ بیڑا تشریف رکھیں۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! میں مدعا خواستہ ہندو مذہب کے مخالف نہیں ہوں۔ میں یہاں پاکستان میں رہنے والی اقلیتوں کے مخالف نہیں ہوں۔ میں تو اپنی تہذیب اور ثقافت کی بات کر رہا ہوں اور میں اپنے بھائی کی اس بات سے شدید اختلاف کرتا ہوں اور اپنا نقطہ نظر ریکارڈ کر رہا ہوں کہ پاکستان ایک دو قومی نظریے کی بنیاد پر بنا۔ پنجاب کی تقسیم دو قومی نظریے کی بنیاد پر ہوئی اور پاکستان کا سارا بارڈر چاہے پنجاب کا ہو، سرحد، سندھ، بلوچستان یا کشمیر ہو، وہ سارے مسلمان ہیں اور ان کا دوسری طرف کے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے۔ پورے ملک کی طرف سے consider کرنا چاہیے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پنجاب دونوں طرف کا ایک ہے اور دونوں کا کچھ ایک ہے تو وہ لوگ نظریہ پاکستان کے خلاف بات کرتے ہیں۔ لہذا پنجاب اسمبلی، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کی اسمبلی ہے اور مسلمانوں کی اکثریت اور بڑے صوبے کی اسمبلی ہے۔ اس پر میں شدید احتجاج کرتا ہوں۔

### تحریریں

جناب چیئر مین، اب تحریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ تحریک نمبر 506 رانا منہا اللہ خان کی ہے۔ جی رانا صاحب!

رانا منہا اللہ خان، جناب چیئر مین! یہ move ہو چکی ہے اس میں منسٹر ہیلتھ نے انکوائری کی یقین دہانی کروائی تھی اور کہا تھا کہ اس کی رپورٹ آئندہ اجلاس میں پیش کی جائے گی۔

جناب چیئر مین، جی چودھری امیر الدین صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئر مین! وزیر صحت تشریف نہیں رکھتے اگر اس کو کل تک کے لئے pending فرمائیں تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئر مین، ٹھیک ہے اس کو pending کیا جاتا ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب چیئر مین! میری ایک تحریک التوائے کار تھی جس پر وزیر لوکل گورنمنٹ نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی اور انہوں نے ایوان میں یقین دلایا تھا کہ یہ اس کمیٹی کی رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش کروں گا۔ وہ کمیٹی فیصل آباد گئی اور کروڑوں روپے کی کمرشن پکڑی گئی۔ اس کی رپورٹ وزیر صاحب کے پاس آچکی ہے مگر اب وہ رپورٹ ایوان میں پیش نہیں کی جا رہی اور مجھے معلوم نہیں کہ اس رپورٹ کو پیش کرنے میں کیا problem پیش آ رہی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ وزیر صاحب کو پابند کریں کہ اس رپورٹ کو ایوان میں پیش کیا جائے۔ یہ ایک بہت اہم واقعہ ہے کروڑوں روپے کی اس میں کمرشن ہے 'دعا مندی ہے اور اس کو بے تھب کرنے کے لئے وزیر لوکل گورنمنٹ وقت مقرر کریں۔ انہوں نے اس ایوان میں وعدہ کیا تھا کہ میں اس رپورٹ کو ایوان میں پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین، جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ بات اس سے پہلے بھی ہو چکی ہے۔ غالباً اس دن راجہ صاحب ایوان میں موجود نہیں تھے۔ میں نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ انکو ازی مکمل ہو چکی ہے، انکو ازی کی رپورٹ آجکی ہے اور رپورٹ کی روشنی میں ہم مناسب کارروائی بھی کر رہے ہیں اور جو لوگ ذمہ دار ٹھہرانے گئے ہیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ کل ہی راجہ صاحب کو اس کی رپورٹ پیش کر دوں گا۔

راجہ ریاض احمد، جناب چیئرمین! بت یہ ہوئی تھی کہ اس رپورٹ کو ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین، جی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، تحریک اتوانے کار نمبر 597 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے اور یہ صحت کے متعلق ہے وزیر صحت تشریف نہیں رکھتے لہذا اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! اس بات کی بھی یقین دہانی ہو جانی چاہیے کہ کل وزیر صاحب آجائیں گے۔ اگر وہ سارے اجلاس میں نہ آنے تو یہ تحریک ویسے ہی پڑی رہے گی۔ آپ آج کے اجلاس میں دیکھیں کہ وزیر صحت صاحب بھی نہیں تھے۔ یہ یہاں پر ٹھٹھا بنایا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، یہ pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 601 بھی سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ یہ وزیر صاحب مہمئی لے کر چلے گئے ہیں لہذا یہ pending کی جاتی ہے۔

مہر اشتیاق احمد، جناب چیئرمین! آپ نے مجھے تو اجازت نہیں دی تھی مگر اب وزیر صاحب نہیں ہیں تو pending کر رہے ہیں۔



جناب چیئرمین، پلیس! کل آپ ہی پڑھ لیجئے گا۔ آپ کی تحریک کل تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔ تحریک اتوائے کارنمبر 603 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ جی ڈاکٹر صاحب! آپ تحریک پڑھیں۔

لاہور میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کی پالیسی وضع نہ ہونے

سے طلبہ اور والدین کو داخلے کے حصول میں تشویش

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے میٹرک کا جو نتیجہ نکالا ہے اس کے تحت طلبہ کو مختلف گریڈ دینے گئے ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ اس حوالے سے آئندہ گیارہویں کلاس میں داخلے کے لئے کوئی پالیسی وضع نہیں کی گئی ہے جس سے طلبہ کی ایک بڑی تعداد داغوں سے محروم ہو جائے گی۔ جو والدین اور طلبہ کے لئے بہت تشویش کا باعث ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باحاطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، وزیر تعلیم صاحب! آج ایڈوائزری کمیٹی میں فیصد ہوا ہے کہ غالباً بدھ کو آپ کے محلے کی بحث ہے اور اس سے اگلے دن ہیلتھ کی بحث ہے۔ راجہ صاحب! اس بارے میں بتائیں کہ کون کون سے دن یہ بحث ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! کل پرائیویٹ ممبر زڈے ہے۔ بدھ اور جمعرات دو دن ایجوکیشن اور ہیلتھ کے لئے مخصوص ہیں۔ اس کے لئے ہم اسمبلی سیکرٹریٹ کو لکھ کر بھی دیں گے اور وزیر متعلقہ کو اس کی اطلاع بھی کر دیں گے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب! بدھ اور جمعرات ایجوکیشن اور ہیلتھ کے لئے مخصوص ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ اس کا جواب وزیر صاحب کے پاس موجود ہے۔ اس دن کیا بحث ہو گی یا نہ ہو گی۔ یہ معاملہ میں نے specifically اٹھایا ہے وزیر صاحب اس کے لئے تیار بھی ہیں۔ اس کا جواب دو منٹ میں آجانے کا اس میں کیا مشکل ہے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ تعلیم کے محکمے پر جب مرضی بحث رکھ لیں انشاء اللہ تعلق نیاری رہے گی اور اس specific تحریک اتوانے کا جو ڈاکٹر وسیم صاحب نے یہاں پیش کی ہے اس بارے میں عرض ہے کہ جب میٹرک کے امتحانات ہونے اور بچوں کو گریڈ دینے گئے بچوں اور ان کے والدین میں بہت زیادہ تشویش تھی کہ ایف گریڈ والوں کو گیارہویں کلاس میں کالجوں میں داخلہ نہیں مل رہا۔ ڈاکٹر صاحب نے، بجا طور پر صحیح نفاذ ہی کی ہے۔ یہ بات ہم تک بھی پہنچی تھی لیکن جس دوران ہم نے یہ فیصلہ کیا شاید وہ ڈاکٹر صاحب تک convey نہیں ہوا کہ ہم نے تمام ایف گریڈ والے طلبہ کو گیارہویں کلاس میں داخلہ لینے کی اجازت دے دی لیکن اس کے ساتھ یہ شرط لگائی تھی کہ جو بچے جس مضمون میں فیل ہیں یا 33 فیصد جن کے نمبر ہیں ان کو ہم فیل ہی قرار دیتے ہیں ان کو admission تو مل جائے گا لیکن وہ گیارہویں جماعت کے امتحان سے پہلے میٹرک کے سلیمنٹری امتحان میں اس کو clear کر لیں گے۔ لہذا اس وقت داخلوں کے حوالے سے کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے 'ایف گریڈ والے تمام بچوں کو داخلہ مل چکا ہے۔ ان سے میری درخواست ہو گی کہ چونکہ اس مسئلہ کا حل ہو گیا ہے تو براہ مہربانی اس کو press نہ کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! ٹھیک ہے میں اس کو press نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین، چونکہ محرک تحریک کو press نہیں کرتے اس لئے تحریک of dispose ہوئی۔ اچھی تحریک اتوانے کا نمبر 608 چودھری خالد محمود چوہان کی ہے۔ جی چودھری صاحب!

## بورے والا شہر کے عوام کو شفاف پانی

### کی فراہمی میں مست روی

چودھری خالد محمود چوہان، جناب چیئرمین ا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت ملے رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت ہر سال بجٹ میں اربوں روپے عوام الناس کو صاف اور جرائیم سے پاک پانی کی فراہمی کے لئے خرچ کر رہی ہے۔ جدید سے جدید طریقے پانی کی سپلائی کے لئے استعمال ہو رہے ہیں مگر بورے والا شہر جس کی آبادی تقریباً 70 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اس میں واٹر سپلائی کی لائن ساٹھ سال پہلے بچھائی گئی تھی ساٹھ سال قبل بچھائی گئی واٹر سپلائی کی لائن زنگ آؤد ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ سے ٹوٹ چکی ہے جس کی وجہ سے گندہ اور گھروں کا پانی واٹر سپلائی کی لائن میں mix ہو جاتا ہے اور شہری مجبور آہ پانی پینے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے آدھے سے زیادہ شہری بیہائلس (بی) اور (سی) کی بیماری میں مبتلا ہیں مگر حکومت اس واٹر سپلائی لائن کی تباہی یا از سر نو بچھانے کے لئے کوئی کام نہیں کر رہی ہے لہذا میری درخواست ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! یہ تحریک لوکل گورنمنٹ کی نہیں بنتی یہ پبلک ہیلتھ سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین، جی ہاں یہ پبلک ہیلتھ سے متعلق ہے اور وزیر صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک 609 حاجی محمد اعجاز صاحب کی ہے اور یہ وزیر صحت سے متعلق ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا 610 بھی وزیر صحت سے متعلق ہے لہذا یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا 619 بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک کا نمبر 620 ہے جو کہ ایجوکیشن کی ہے تو اس پر اس دن ہی بحث کر لیں گے۔ اگلی تحریک 624 ہے جو کہ ملک اصغر علی قیصر کی ہے۔

فیصل آباد میں ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ

اشیاء کی فروخت سے عوام میں شدید اضطراب

ملک اصغر علی قیصر، شکرپہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت مدد رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد شہر جس کی آبادی تقریباً 30 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اس میں ناقص اور غیر معیاری اشیاء کی فروخت کرنے والے افراد کے خلاف ایکشن کے لئے فوڈ ونگ میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کے زیر اہتمام کام کرتا تھا جو غیر معیاری اور ناقص اشیاء کی فروخت کی چیکنگ کرتا تھا اور ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ اشیاء فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتا تھا مگر اب یہ فوڈ ونگ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ختم کر دیا ہے اور اس ونگ میں کام کرنے والے ملازمین کو مختلف محکمہ جات میں adjust کر دیا ہے۔ اب ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ اشیاء کی فروخت کی چیکنگ کے لئے کوئی بھی ایجنسی یا ادارہ نہ ہے جس کی وجہ سے ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ اشیاء اور نمبر دو کا دھندہ کرنے والے افراد کی پامندی ہو گئی ہے اور اس شہر کے عوام شدید اضطراب میں مبتلا ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو بلاخطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین اعلیٰ حکومت کے Rules of Business رول نمبر 3 سب سیکشن 2 شیڈول 2 سیریل نمبر 6 اور محکمہ مقامی حکومت اور دیہی ترقی کی چٹھی بتاریخ 02-6-25 میں موجود ہدایت کی پیروی کرتے ہوئے ایک چیف فوڈ انسپکٹر اور چار فوڈ انسپکٹرز مہمہ مدنی۔ ایم۔ اے فیصل آباد سٹی سے ضلعی حکومت میں تبدیل کر کے زیر نگرانی ای۔ ڈی۔ او (ہیلتھ) تعینات کیا گیا تھا۔ پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کی دفعہ 15 کے تحت لوکل اتھارٹی آرڈیننس نافذ کرنے کی مجاز ہے۔ آرڈیننس کی دفعہ 15 میں ترمیم ہونے کے بعد سٹی ڈسٹرکٹ

گورنٹ یعنی تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو لوکل اتھارٹی قرار دیا گیا، نتیجتاً پیور فوڈ آرڈیننس پر عملدرآمد کی بنیادی ذمہ داری لوکل اتھارٹی ٹی۔ ایم۔ اے فیصل آباد کی تھی۔ پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے تحت حکومت نے فوڈ انسپکٹر تعینات کئے تھے اور وہ اسی آرڈیننس کی دفعہ 17 کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتے تھے۔ فوڈ انسپکٹرز کی تمام سرگرمیاں پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے تحت آئی چاہئیں اس پر عملدرآمد کی بنیادی ذمہ داری ٹی۔ ایم۔ اے فیصل آباد (سٹی) کی تھی۔ لوکل اتھارٹی ہونے کی بنا پر اسی نے ایک چھٹی محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی حکومت پنجاب لاہور کو بھیجی گئی۔

جناب چیئرمین اے۔ ایم۔ اے نے ہمیں یہ لکھا تھا کہ چونکہ بنیادی ذمہ داری ان کی ہے اس لئے یہ صاف پیور فوڈ کنٹرول ایکٹ کے تحت ان کے پاس ان کی strength پر ہونا چاہئے۔ اس میں محکمہ لوکل گورنٹ نے 05-05-04 کو اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ عملہ کو ٹی۔ ایم۔ اے کے ہیڈول آف اسٹیلٹمنٹ میں شامل کر دیا جائے اس پر محکمہ بلدیات و دیہی ترقی حکومت پنجاب کی طرف سے اجازت دے دی گئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا انہوں نے ٹی۔ ایم۔ اے میں اپنا کام شروع کر دیا ہے یا نہیں؟ میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جو حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ پیور فوڈ ایکٹ کے تحت کردار ادا کرنے کی بنیادی ذمہ داری ٹی۔ ایم۔ اے کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر عملدرآمد کروائیں گے اور ٹی۔ ایم۔ اے کو اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب چیئرمین! معزز وزیر موصوف جو فرما رہے ہیں اس میں بڑی ambiguity ہے کہ ای۔ ڈی۔ او (ہیلتھ) علیحدہ اپنی منتقلی وصول کرتا ہے اور جو انسپکٹر کارپوریشن میں دوبارہ چلے گئے ہیں وہ علیحدہ اپنی منتقلی وصول کرتے ہیں۔ اب ان میں اختیارات کا جھگڑا ہے اور تحصیل ناظم بھی اس میں involve ہے جو کہ پیسے لیتا ہے اس کے علاوہ میں صرف یہ assurance چاہتا ہوں کہ آیا یہ completely اختیار ٹی۔ ایم۔ اے کا ہے یا ای۔ ڈی۔ او (ہیلتھ) کا ہے۔ فیصل آباد میں یہ دو محکموں کی لازمی شروع ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر موصوف نے بتا دیا ہے کہ یہ ٹی۔ ایم۔ اے کرے گی۔  
 ملک اصغر علی قیصر، جناب چیئرمین ای۔ ڈی۔ او (ہیتم) کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر مسعود بخاری  
 نے فیصل آباد کے اندر اندھیر نگری مچا رکھی ہے۔ وہ لوگ اتنے پیسے اور منتھیں اکٹھی کر  
 رہے ہیں کہ نہ تو کسی کی بات سنتے ہیں اور نہ کوئی کام کرتے ہیں۔  
 جناب چیئرمین، وزیر موصوف نے کہ دیا ہے کہ اب اس کا ٹی۔ ایم۔ اے فیصلہ کرے گی۔ اگر  
 آپ کو دوبارہ کوئی شکایت ہوئی تو پھر بات کر لینا۔  
 ملک اصغر علی قیصر، جناب چیئرمین ای۔ ڈی۔ او (ہیتم) کو یہ اختیار ہے یا نہیں کہ وہ چیکنگ کر  
 سکے؟

جناب چیئرمین، میرے خیال میں وزیر قانون نے جو بیان دیا ہے اس کے مطابق اسے یہ  
 اختیار نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں نے گزارش کی ہے کہ پہلے یہ کنفیوژن تھا کہ  
 یہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کرنا ہے یا ٹی۔ ایم۔ اے نے کرنا ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے  
 گزارش کی ہے کہ مورچہ 2-6-2004 کو ہمارا ایک لیٹر ہے جسے میں پڑھ کر آپ کو سنا دیتا ہوں،  
 جسے ریفرنس دے کر پیرا 2 میں ہم نے لکھا ہے کہ

The Competent Authority has been pleased to direct that the Food Sampling Staff, Food Inspectors and Allied staff, presently at the disposal of District Govt. Faisalabad, be repatriated to Tehsil Municipal Administration Faisalabad City, duly reflecting the said staff on schedule of establishment of T.M.A Faisalabad City being the relevant Authority to carry out the food sampling and campaigns against adulteration and all other allied duties in this regard.

(اس مرحلے پر جناب قائم مقام سپیکر کرسی صدارت پر مستعمل ہونے)

تو یہ فیصلہ ہو چکا ہے، اب یہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نے ہی بیورو فوڈ سپلائی کا کام کرنا ہے لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہاں پر کوئی ڈاکٹر بہ عنوانی میں ملوث ہے یا اس نے رخصت کا ہزار گرم کر رکھا ہے تو آپ یہ بات ہمارے نوٹس میں لانے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی)

مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز

کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Adjournment Motion has been disposed of.

اب فیصلہ حیات جو آئے مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

جناب فیصلہ حیات جو آئے، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"The Punjab Institute of Language Art & Culture Bill

مجلس قائمہ برائے کلچر

اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

## تعزیت

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی

کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر، آج کے اجلاسے کا اگلا item اس معزز ایوان کے سابق رکن مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی مرحوم کے بارے میں تعزیتی قرارداد ہے۔ جسے وزیر قانون پیش کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ،

”جناب اسمبلی کا یہ معزز ایوان مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی (مرحوم) سابق رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو ایک عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ مرحوم مذہبی سکالر اور دینی رہنما تھے۔ ان کی دینی اور سیاسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔“ (آمین)

جناب قائم مقام سپیکر، یہ ایک قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

”جناب اسمبلی کا یہ معزز ایوان مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی (مرحوم) سابق رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو ایک عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ مرحوم مذہبی سکالر اور دینی رہنما تھے۔ ان کی دینی اور سیاسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔“ (آمین)



اب سوال یہ ہے کہ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

"پنجاب اسمبلی کا یہ ممبر ایوان مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی (مرحوم) سابق رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو ایک عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ مرحوم مذہبی سکالر اور دینی راہنما تھے۔ ان کی دینی اور سیاسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔" (آمین)۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی

کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی)

چودھری محمد اسلم کانرہ اور سابق ممبر بشیر احمد

کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب طاہر اختر ملک، جناب سیکرٹری چودھری محمد اسلم کانرہ بھی فوت ہوئے ہیں ان کی مغفرت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، مرحوم اسلم کانرہ صاحب اور ہمارے سابق ممبر بشیر احمد صاحب بھی انتقال کر گئے ہیں تو ان دونوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر چودھری محمد اسلم کانرہ اور سابق ممبر بشیر احمد

کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی)

## قرارداد

دولت مشترکہ پارلیمانی انجمن میں صوبائی اسمبلی پنجاب

کی از سر نو رکنیت

جناب قائم مقام سیکرٹری، آج کے اجنڈے کا اگلا آئٹم Provincial Assembly of the

Punjab Commonwealth Parliamentary Association کے بارے میں قرارداد ہے۔

وزیر قانون قرارداد پیش کریں گے۔

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:** Sir, I move

that -

"The Provincial Assembly of the Punjab applies for reinstatement of its membership in the Commonwealth Parliamentary Association, such membership to be effective immediately on approval of the application by the Executive Committee of the Commonwealth Parliamentary Association.

That this Honourable House agrees to abide by the provisions of the Constitution of the Commonwealth Parliamentary Association. That the required membership fee be paid to the CPA; and

That this resolution be communicated to the Secretariat of the Commonwealth Parliamentary Association immediately following passage."

**MR ACTING SPEAKER:** Motion moved is that -

"The Provincial Assembly of the Punjab applies for reinstatement of its membership in the Commonwealth Parliamentary Association, such membership to be effective immediately on approval of the application by the Executive Committee of the Commonwealth Parliamentary Association.

That this Honourable House agrees to abide by the provisions of the Constitution of the Commonwealth Parliamentary Association.

That the required membership fee be paid to the C.P.A.;and

That this resolution be communicated to the Secretariat of the Commonwealth Parliamentary Association immediately following passage."

**RANA SANAULLAH KHAN:** I oppose it.

**DR SYED WASIM AKHTAR:** I oppose it.

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں اس قرارداد کو اس لئے oppose کر رہا ہوں کہ یہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کا معزز ایوان ہے، گو یہاں پر ایسی حرکات بھی ہوتی ہیں کہ جس کے بعد اس لفظ پر بعض لوگوں کو اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے کیونکہ یہ ایک معمولی ایوان

ہے۔ اس کی اساس Rule of Law اور جمہوریت پر ہے لیکن اس ایوان سے اگر جمہوریت سے  
 معافی اور Rule of Law کے معنی آمروں، ڈکٹیٹروں اور غاصبوں کے حق میں اگر قراردادیں  
 پاس ہوں گی تو پھر لوگوں کو اس ایوان کی حیثیت پر اعتراض کرنے کا موقع ملے گا۔ اگر یہ  
 قرارداد پاس ہو جاتی ہے تو پھر لازمی بات ہے کہ اس کی کاپی Commonwealth  
 Parliamentary Association کو بھیجی جائے گی۔ انہوں نے یہاں یہ کہا ہے یا تو یہ اس  
 لائن کو یہاں سے delete کر دیں انہوں نے کہا ہے کہ

"That this honourable House agrees to abide by the  
 provision of the Constitution of the Commonwealth  
 Parliamentary Association."

اب انہیں یہ سوچنا چاہیے کہ ایک طرف تو یہ قرارداد پیش کر رہے ہیں کہ ہم Commonwealth  
 کی Parliamentary Association اور اس کے Constitution کی پابندی کریں گے اور  
 دوسری طرف یہ تھوڑی دیر پہلے کہہ رہے تھے کہ ہم یہاں پر وردی کے حق میں قرارداد بھی لائیں  
 گے، ہم وردی کو پانچ سال تک رکھیں گے اور ہم وردی والے کو اتارنے ہی نہیں دیں گے۔ یہ دو  
 رویہ اور مخالفت ہے۔ یہ ایک طرف Commonwealth کو یقین دہانی کر رہے ہیں کہ ہم آپ  
 کے Constitution کی پابندی کریں گے۔ میں راجہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ آپ ان کا  
 Constitution ایک دفعہ پڑھ تو لیں تاکہ آپ کو پتا چلے کہ ان کے Constitution میں لکھا  
 کیا ہے۔ کیا ان کے Constitution کی پابندی کرتے ہوئے آپ کسی وردی کے حق میں  
 قرارداد پیش کر سکتے ہیں؟ آپ کسی ڈکٹیٹر، کسی آمر اور کسی غاصب کی حمایت کر سکتے ہیں؟ آپ  
 اپنی اس سیاسی قیادت جو کہ وردی کے سہارے پر اور ڈکٹیٹر کے سامنے میں اس ملک کی گردن پر  
 مسلط رہنا چاہتی ہے کیا آپ اس کے سیاسی ایجنڈے کو آگے بڑھا سکتے ہیں؟

وزیر زراعتی مارکیٹنگ، پروانٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سیکر، جی، قاسم نون صاحب!

وزیر زرمی مارکیٹنگ، جناب سیکر، صبح سے ہمارے فاضل ممبران ایوزیشن وردی، وردی کا خاصا ورد کر چکے ہیں تو ان کے ذہنوں پر وردی بھانجی ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ 'قاصب' ڈکٹیر اور قاسم "الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ یہ ایک یونیفارم کی sanctity ہے اور ہم پاکستان کی خاطر وردی کو بھی سیٹ کرتے ہیں اور وردی والے کو بھی سیٹ کرتے ہیں۔ ہمیں تاریخ کا وہ پیر بھی یاد ہے کہ جب کسی آمر، کسی ڈکٹیر نے اپنی عمر کسی کو نکالی تھی اور وہ کون تھے اور کس طرح اس آمر اور ڈکٹیر کی گود میں انہوں نے 11 سال سے لے کر 16 سال تک اقتدار کے سنگھاسن پر رہے۔ آج پاکستان کی سالمیت کو جب اندرونی اور بیرونی سازشوں کا مقابلہ کرنا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی مضبوطی کے لئے ایک مضبوط صدر کی ضرورت ہے اور وہ صدر جنرل مشرف وردی کی صورت میں ہی ہونا چاہیے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سیکر، جی، رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سیکر! انہوں نے اپنی وزارت چکی کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہر حال ان کو جتنی سی وزارت ملی ہوئی ہے وہ تو ویسے ہی شرمندگی ہے۔ اس کو چکی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ (قتضے)

کسی چکی کرنے والی چیز کو یہ پکا کریں۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر آپ نے وردی والے کو سیٹ کرنا ہے اور وردی کو سیٹ کرنا ہے تو پھر آپ جس Association کا ممبر بننا چاہتے ہیں اور جس کو آپ قرارداد پاس کر کے، بھیجنا چاہتے ہیں کہ یہ ہمیں اپنا ممبر بنالیں تو پھر اس کی کیا ضرورت ہے؟ جب بات ہوتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ آج سے دس سال پہلے یہ ہوا تھا، پندرہ سال پہلے یہ ہوا تھا اور بیس سال پہلے یہ ہوا تھا۔ آپ اتنی جرأت پیدا کریں، میں کہتا ہوں کہ اگر کسی نے آج سے دس سال پہلے کسی ڈکٹیر کی حمایت کی، اگر کسی نے آج سے پندرہ سال پہلے کسی ڈکٹیر اور کسی صاحب کی حمایت کی اور آج سے تیس سال پہلے اگر کسی نے ڈکٹیر

اور خاصب کی حمایت کی تو وہ بھی غلط تھی اور آج بھی غلط ہے۔ یہ اپنے اندر اتنی ہمت پیدا کریں کہ اس ملک نے اگر ترقی کرنی ہے اور اس قوم نے اگر سرخرو ہونا ہے تو وہ Rule of Law کی وجہ سے ہونا ہے، ڈیموکریسی کی وجہ سے ہونا ہے۔ اس دنیا میں کوئی قوم اور کوئی ملک پنپ نہیں سکا اور ترقی نہیں کر سکا جب تک وہاں پر Rule of law اور ڈیموکریسی نہیں آئی۔ ڈیموکریسی اور Rule of Law یونینارم کے ساتھ نہیں آتا۔ there is no example in the Word کہ ڈیموکریسی یونینارم میں ہے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سیکرٹری، پہلے انہیں بات کر لینے دیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری! میں بات واضح کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیے!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری! انہوں نے فرمایا کہ یونینارم میں ڈیموکریسی prevail نہیں کرتی تو جنرل ڈیگال نے 5th Republic دیا اور French Constitution دیا۔ آج وردی کو برا کہتے ہیں، آج انہیں اگر اقتدار کی ضرورت پڑے تو سب سے پہلے یہ مہمات کریں گے اور وردی کو سر پر رکھیں گے۔ ایسی بات نہیں ہے یہ تاریخ کے حقائق کو دکھیں، تاریخ کا میر ہے کہ یہاں floor elected President پر ہموٹ بولا جا رہا ہے۔ میں محترم ممبر کی ذاتی طور پر عزت کرتا ہوں اور میں یہ کہوں گا کہ elected President whosoever جنرل پرویز مشرف صاحب

for Provincial Assemblies, National Assembly and Senate ہیں اور یونینارم آج کے حالات میں پاکستان کی سلامتی کے لئے ضروری ہے۔ نائن ایون کے scenario کے بعد ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسی اور حکمران میں یہ جرات نہیں تھی کہ ان حالات کا مقابلہ کرتا۔ آج پاکستان کا نام پوری مسلم اہم میں ہم جب war against terror کی بات کرتے ہیں تو جنرل پرویز مشرف کا نام آتا ہے تو President کا یونینارم میں رہنا ہی پاکستان کے لئے انتہائی اہمیت کا

مال ہے۔

احسان الحق احسن نولایا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائے!

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! اگر حکومت کے ممبران یہ کہتے ہیں کہ یونیٹارم بہت اچھی ہے اور ہم یونیٹارم کو بھی سٹیٹ کرتے ہیں اور یونیٹارم والے کو بھی سٹیٹ کرتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ اصل میں یہ بھی ایک منافقت ہے کہ دلی طور پر ان میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کوئی بے پارہ کسی مجبوری کی وجہ سے، کوئی بے پارہ کسی نیب زدہ معاملے میں، کوئی ہوس اقتدار میں اور کوئی کسی حالات و واقعات کی بناء پر مجبور ہے کہ وہ وردی کو بھی سٹیٹ کرے اور وردی والے کو بھی سٹیٹ کرے۔ اگر یہ وردی اور وردی والے کو سٹیٹ کرتے ہیں تو کیا یہ free-will سے کرتے ہیں؟ میں انہیں عرض کروں گا کہ

میرا قصور ہے کہ تم ہو دروغ گو

یہ بھی میری خطا کہ سچ بولتا ہوں میں

بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب بات یہ ہے کہ چونکہ commonwealth کی ممبرشپ کی بات ہو رہی ہے۔ قرار داد کی بات ہو رہی ہے۔ تمام صوبوں کی اسمبلیوں سمیت قومی اسمبلی کے یہ قرار داد پاس کر چکی ہیں اور آپ کو مسئلے ہی وہیں کینیڈا میں ممبرشپ مل چکی ہے تو یہ قرار داد is must from

Punjab Assembly

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اگر ہمیں وہاں ممبرشپ مل چکی ہے تو پھر اس کی ضرورت کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، دیکھیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! بات بالکل درست ہے، جیسے آپ نے فرمایا کہ ساری صوبائی اسمبلیاں یہ قرار داد پاس کر چکی ہیں اور اسی طرح قومی اسمبلی سے بھی یہ قرار داد پاس ہو چکی ہے اور آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے چند دن پہلے جب آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا تو اس وقت میں نے یہ گزارش کی تھی کہ یہ in fact ہماری اسمبلی کی requirement ہے کیونکہ CPA کا ممبر گورنمنٹ نے نہیں ہونا بلکہ ہماری اسمبلی نے ہونا ہے اور آج ہمارے سپیکر صاحب وہاں CPA کے اجلاس میں موجود ہیں تو ایک بات میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایک پارلیمانی ادارہ ہونے کے ناطے ہماری اسمبلی کی یہ requirement ہے کہ ہم اس قرار داد کو پاس کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہوا کہ پاکستان کو کامن ویلتھ سے نکالا گیا اور دوبارہ اس کو ممبر بنایا گیا۔ بلکہ آج سے پہلے غالباً 1987 میں جب محترم بے نظیر بھٹو صاحبہ کی گورنمنٹ تھی تو اس وقت بھی تمام اسمبلیوں سے کامن ویلتھ کی ممبرشپ کے لئے قرار داد پاس کروائی گئی تھی۔ اسی طرح آپ کو یاد ہو گا کہ آج ہمیں یہ ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے کہ ہم یہ قرار داد پاس کریں؟ 1999 میں جب اس ملک میں گورنمنٹ topple ہوئی اور نئی حکومت آئی تو اس وقت پاکستان کی ممبرشپ کو ختم کر دیا گیا تھا۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ 1999 میں جب حکومت تبدیل ہوئی۔

**MR ACTING SPEAKER:** Time is extended for further half an hour.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جب 1999 میں گورنمنٹ تبدیل ہوئی تو اس وقت پاکستان کی ممبرشپ کامن ویلتھ سے ختم کر دی گئی اور اس وقت ممبرشپ ختم کرتے ہوئے جو جواز دیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ پاکستان میں جو ایک جمہوری عمل ہے اس میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے اس لئے پاکستان کی ممبرشپ منسوخ کی جاتی ہے۔



ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! یہ جو اذان ہوئی ہے یہ کیسی اذان ہے؟  
جناب قائم مقام سپیکر، وہ سپیکر خراب ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ (قطع کلامیں)

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کی بات بجا ہے۔ آج پہلی دفعہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ ہم اس کانفرنس لے رہے ہیں۔ بالکل یہ نہیں ہونا چاہا۔ اس کانفرنس لیتے ہیں۔ آپ کی بات صحیح ہے۔ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اذان جب آئے تو پوری مکمل آئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ جب 1999 میں پاکستان کی ممبر شپ کو اس بنیاد پر مہطل کیا گیا کہ پاکستان میں جمہوری عمل متاثر ہوا ہے اس لئے پاکستان کی ممبر شپ کو مہطل کیا جاتا ہے اور اب اگر پاکستان کی ممبر شپ کو وہاں پر بحال کیا گیا ہے تو وہ تمام بین الاقوامی سطح پر جو تحفظ جمہوریت سے متعلق پاکستان کے تھے وہ دور ہونے کے بعد اس ممبر شپ کو بحال کیا گیا ہے اور میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ جو صبح سے ہم نے ایک سلسلہ بحث کا شروع کیا ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہی لوگوں کو اس بات کا credit جاتا ہے کہ آج انہوں نے پاکستان میں جمہوریت کو بحال کیا، جمہوری عمل کو شفاف بنایا اور پھر ایک دفعہ بین الاقوامی طور پر بین الاقوامی برادری میں سرخرو کیا اور یہ حمایت کیا کہ پاکستان میں جمہوریت بحال ہو چکی ہے تب جا کر پاکستان کی ممبر شپ وہاں پر بحال ہوئی ہے۔ یہ کسی نے کوئی پاکستان کی favour نہیں کی بلکہ پاکستان نے عملی طور پر جمہوریت کو بحال کیا، بین الاقوامی برادری کو اس کا یقین دلایا اور ان کے اوپر حمایت کیا تو تب جا کر ہماری ممبر شپ بحال ہوئی ہے۔ (نعرہ ہانپتے حسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری مقامی طور پر، ملکی طور پر، اندرون ملک تحفظات ہیں وہ اپنی جگہ، ہمارے اختلاف اپنی جگہ لیکن چونکہ ایک بین الاقوامی ادارے کے ہم ممبر بنے ہیں اور اس وقت ہمارے وہاں پر delegation موجود ہیں، قومی اسمبلی کا

delegation موجود ہے، تمام صوبوں کے delegation موجود ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک C.P.A کی requirement ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے یہ قرار داد آئی ہے اور اگر اس کو متفقہ طور پر پاس کر لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس پورے معزز ایوان کا ہمارے اس وفد پر بھی اعتماد کا اعزاز ہو گا جو اس وقت وہاں پر اسمبلی میں موجود ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی اور میں اپنے بھائیوں سے بھی اس بات کی استدعا کرتا ہوں کہ یہ حکومت کی ہی نہیں بلکہ اس ایوان کی بھی قرار داد ہے اس لئے اگر اس کو متفقہ طور پر منظور فرمایا جائے تو اس میں ہمارے ایوان کی عزت میں اضافہ ہو گا۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری راج صاحب نے جو فرمایا ہے کہ یہ ایک بین الاقوامی ادارہ ہے اس نے اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ جو تحفظات پاکستان میں جمہوریت سے متعلق پائے جاتے تھے جس کی بنیاد پر انہوں نے ہماری یہ رکنیت مسئلہ کی تھی ہم نے ان تحفظات کو دور کیا ہے اور ہماری ممبر شپ بحال ہو رہی ہے۔ اب یہی تو معاملہ ہے کہ ایک طرف تو انہوں نے ان تحفظات کو دور کیا ہے، ان تحفظات کو کیسے دور کیا؟ یہ باقاعدہ کامن ویلتھ نے جو پاکستان کی رکنیت عارضی طور پر بحال کی ہے اس میں باقاعدہ یہ بات موجود ہے کہ پریذیڈنٹ مشرف 31-دسمبر کو وردی اتاریں گے۔ ایک طرف تو انہوں نے پیلسڈ شروع کیا ہوا ہے کہ اپنے سفارشات کی خاطر اور یہ جو جموں ناما یعنی یہ ایک نام نہاد سا اقتدار ان لوگوں کو ملا ہوا ہے، انہوں نے اپنے اقتدار سے جو ان کو تھوڑا سا یعنی lease out کیا ہوا ہے اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ یہ خود آئین کے خلاف بات کر رہے ہیں بلکہ انہیں بھی یہ اکسا رہے ہیں یعنی یہ جنرل مشرف کو بھی اس بات پر bet کر رہے ہیں کہ تم بھی بیٹھے رہو، اپنی وردی کو سلامت رکھو تا کہ تمہاری وردی کے سامنے میں ہم یہ جو نام نہاد اقتدار enjoy کر رہے ہیں اس کو ہم enjoy کرتے رہیں تو ایک طرف تو یہ وہ سیاسی مراجموں والا کام کر رہے ہیں کہ اسے یہ کہہ رہے ہیں کہ جناب وردی نہ اتارو، وردی نہ اتارو، دوسری طرف کامن ویلتھ میں اس نے یہ یقین دہانی کرنی ہونی ہے کہ میں 31-دسمبر سے پہلے چیف آف آرمی سٹاف کا عہدہ چھوڑ دوں گا۔ پھر ایک طرف قرار داد میں یہ کہہ رہے

ہیں کہ ہم کامن ویلتھ ایسوسی ایشن کے Constitution کی پابندی کریں گے اور دوسری طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہاں پر وردی کے حق میں قرارداد پاس کریں گے۔ اس قرارداد کو پیش کرتے وقت انھوں نے یہ فرمایا کہ یہ ہماری requirement ہے اس سے ہماری honour میں اضافہ ہو گا۔ یہ یہاں پر اس بات کی بھی یقین دہانی اس معزز ایوان کو کروادیں کہ جو وردی کے حق میں قرارداد والی شرمناک حرکت یہاں ایک دفعہ ہو چکی ہے یہ دوبارہ نہیں کریں گے تو ٹھیک ہے ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انھوں نے دوبارہ یہی کام کرنا ہے تو پھر دوبارہ یہ اب جو رکنیت بحال ہو گئی ہے تو پھر مظل ہو جانے گی۔ اس کا کیا کاغذ؟ (نعرہ ہانے تحسین)

راجہ ریاض احمد، جناب! یہ اس وجہ سے بحال ہوئی تھی کہ صدر صاحب نہیں رہیں گے۔

رانا منشاء اللہ خان، یعنی یہ تو بار بار شرمندگی اور disgracement والی بات ہے کہ بار بار یہ بحال کروائیں اور پھر اس کو وہ اسی بنیاد پر cancel کر دیں کہ 31-دسمبر کو پھر وہ cancel ہو جانے کی اور اس کا یہ اہتمام بھی خود ہی کر رہے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں نے oppose کیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، سب بول لیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ بول لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس وقت جو بین الاقوامی scenario ہے اور امت مسلمہ کے خلاف عیسائی، یہودی اور ہندو گمبھ جوڑ کے نتیجے میں جو علم و ستم پوری دنیا کے مختلف خطوں کے اندر مسلمانوں کے ساتھ روا ہے یہ تو روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کامن ویلتھ کا ایک اہم ترین ممبر انگلینڈ بھی ہے جو کہ ایش کا اتحادی نمبر 1 ہے۔ ایسے جتنے بھی فورم ہیں درحقیقت یہ ہمیں جکڑنے کے فورم ہیں۔ اللہ رب العالمین نے تو قرآن کے اندر یہ بات واضح کر دی ہے۔ سورہ آل عمران کے اندر ہے کہ یہود اور نصاریٰ تمہارے کبھی دوست نہیں ہو سکتے

اور جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہے۔ اگر ہمارے ملک کی 65 سالہ تاریخ کو دیکھ لیا جائے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ کس نے پیدا کیا ہے؟ کشمیر کا مسئلہ یہاں انگلینڈ چھوڑ کر گیا ہے۔ نائن ایون کے بعد Security Council ایک قرار داد پاس کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں افغانستان کے اندر بارود اور آگ کی بارش ہوتی ہے۔ اسی طرح کشمیر کے حوالے سے ہماری قرار داد Security Council نے پاس کی ہوئی ہے، نہرو نے اس کو endorse کیا ہوا ہے۔ اس کے باوجود وہ pending مہلی آرہی ہے۔ اس پر نہ تو انگلینڈ کو تکلیف ہوتی ہے اور نہ ہی امریکہ کوئی اعتراض کرتا ہے۔ درحقیقت امت مسلمہ کو گلے میں بجنے کا ایک سلسلہ جاری و ساری ہے۔ میں refer کروں گا، 9/11 سے پہلے آپ کو یاد ہو گا کہ صدر کنگن پاکستان کے دورے پر آئے۔ ان کے آنے سے پہلے یہ ہدایات آگنی تھیں کہ جنرل مشرف صاحب ایئرپورٹ پر نہیں آئیں گے اور ایوان صدر میں جب بٹنے کے لئے وہ آئیں تو اس وقت بھی جنرل مشرف یونیفارم میں نہ ہوں۔ اس وقت ان کے ساتھ یہ رویہ تھا۔ اب اگر آج رویوں میں کوئی تبدیلی آئی ہے تو وہ 9/11 کے بعد مشرف صاحب نے مسلمانوں کے خلاف ان اتحادیوں کا جو ساتھ دیا ہے اس کے نتیجے میں رعایت دی گئی ہے۔ آئی۔ ایم۔ ایف، ورلڈ بینک، پارلیمانی یونین جیسے جتنے بھی فورم ہیں ان میں جتنے بھی فیصلے ہوں گے ultimately وہ امت مسلمہ کے خلاف ہی ہوں گے۔ جب ہم خود ان فورمز میں موجود ہوں گے تو پھر ہمیں ان فیصلوں پر لازماً عمل درآمد کرنا ہو گا۔ واہا کے حوالے سے بات کروں گا کہ تعمرل بجلی کے حوالے سے ان کے ساتھ جو معاہدے ہوئے ہیں وہ بین الاقوامی طور پر guaranteed ہیں۔ آپ واہا کے کسی بھی اعلیٰ افسیر سے پوچھ لیں وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارا بس چلے تو ہم ان کو ازا دیں کیونکہ ان معاہدوں کے نتیجے میں غریب لوگوں پر بجلی کے بلوں کی تتوار لٹکی ہوئی ہے۔ یہ ہمارے نصاب میں تبدیلیاں کرواتے ہیں، ہمارے تعلیمی بورڈز کو آغا خان فاؤنڈیشن کے ساتھ منسلک کرنے کی باتیں کی گئی ہیں۔ غریب محام کو گندم پر جو subsidy دی جاتی تھی اس بات ان اداروں کی طرف سے بار بار کہا گیا کہ اس

subsidy کو ختم کیا جانے تاکہ غریب کا جینا دو بھر ہو جانے۔ یہ تو ایک لمبی تفصیل ہے۔ لہذا میں اس معزز ایوان اور آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمیں اس قسم کے فورمز کے اندر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ نے revive کرنا ہے تو organization of Islamic Council کو revive کریں۔ مسلمانوں کے ادارے بنائیں تاکہ امت مسلمہ کو تحفظ دیا جاسکے۔ عالمی غنڈے بٹن کی سربراہی کے اندر ان اداروں میں شامل ہو کر ان کا ساتھ دینے سے آپ امت پر علم و ستم کے حامی بن جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی عباسی صاحب !

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر ! C.P.A کا ممبر بننا ضرور اعزاز کی بات ہے لیکن C.P.A کے وہ مالک ممبر بنتے ہیں جہاں جمہوریت ہوتی ہے، جہاں Rule of Law ہوتا ہے، جہاں آئین کی بلاستی ہوتی ہے، پارلیمنٹ کی بلاستی ہوتی ہے، جہاں فیصلے پارلیمنٹ میں ہوا کرتے ہیں۔ جیسا کہ رانا محمد اللہ صاحب نے کہا ہے کہ آج ہم دو عملی کا شکار ہیں۔ اسی پنجاب اسمبلی میں کہا جا رہا ہے کہ ہم وردی کو بھی سلام کرتے ہیں، وردی مہینے والے کو بھی سلام کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم نے تمام اسمبلیوں میں ایسی قراردادیں لائی ہیں کہ صدر پاکستان آئندہ پانچ سال تک وردی نہ آئیں۔ جب C.P.A نے ممبر شپ بحال کی تھی تو انہوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ ہم دیکھیں گے کہ پاکستان میں جمہوریت کے مد و خال کیسے ہوں گے؟ جمہوریت کس طرح ٹریک پر چلے گی اور کس حد تک معاملات transparent رہیں گے؟ ہم C.P.A کے باقی ممبر مالک کو کس طرح کا پیغام دے رہے ہیں؟ جب ہماری اسمبلیاں ہمارے قائد ایوان یہ بات کریں کہ صدر وردی میں رہیں۔ اگر وردی ضروری ہوتی تو آج برطانیہ کی فوج کا سپہ سالار امریکہ کا سپہ سالار، انڈیا کا سپہ سالار وہاں کا صدر ہوتا۔ ان کی تو یہ بنیادی شرط ہے۔ اسی بناء پر انہوں نے پہلے ہماری ممبر شپ ختم کی تھی کہ ہمارے ملک میں جمہوریت نہیں تھی، ہم نے آئین کو پاؤں تلے روند دیا تھا۔ آج پھر اس اسمبلی کے اندر ایسی باتیں کسی جا رہی ہیں۔ میں اس

پرانا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوں۔ وہ لوگ جو ووٹ کے ذریعے ان اسمبلیوں میں آتے ہیں وہی میرے دوست بھائی، ملک صاحب جو کہ خود بھی ایک وکیل ہیں، انھیں معلوم ہے کہ پنجاب بار کونسل کی اس حوالے سے کتنی قراردادیں آپکی ہیں کہ ہم اس چیز کو نہیں مانتے۔ پاکستان بار کونسل کا بڑا واضح موقف آچکا ہے۔ پچھلے چار سال سے پاکستان کے وکلاء سپریم کورٹ بار کونسل کی ایسوسی ایشن بھی یہی موقف رکھتی ہے۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے ساتھی وکلاء جو کہ بار کونسل کے بھی ممبر ہیں وہ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ ایوان ایک مقدس ایوان ہے لیکن پاکستان بار کونسل جس کا میں بھی ممبر ہوں میرے لئے وہ زیادہ مقدس ایوان ہے کیونکہ وہ جمہوریت کو اس ملک میں صحیح معنوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب پہلے دن میں نے تقریر کی تھی تو میں نے یہ کہا تھا کہ اگر اس ملک میں کسی حد تک جمہوریت بحال ہوئی ہے تو اس میں پاکستان کے عوام کے بعد سب سے زیادہ کردار پاکستان کے وکلاء کا ہے۔ پاکستان کے وکلاء چار سال سے اس بات سر اپا احتجاج ہیں۔ وہ Rule of Law کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ کل سات تاریخ کو وہ پورے پاکستان میں احتجاج کر رہے ہیں، پاکستان کی عوام کا مقدمہ لڑ رہے ہیں جبکہ دوسری طرف ہمارے ساتھی حکومتی ممبران اس ایوان میں کھڑے ہو کر اس کے برعکس بات کرتے ہیں جس سے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو بھی تکلیف پہنچ رہی ہو گی۔ آج قائد اعظم کیا سوچتے ہوں گے کہ میری جماعت کے نام ایوان، میرے نام کی سیاست کرنے والے آج اس ملک میں اس نوعیت کی باتیں کرتے ہیں۔ وہ controlled جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔ یہاں کون سی جمہوریت ہے؟ کس طرح کی جمہوریت ہے؟ جب ہمارے سابق وزیر اعظم جلی صاحب کو روز بیچنے تو اپنے گاؤں میں پریس سے باتیں کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ میں بڑے عزت و احترام کے ساتھ اس ایوان سے باہر آیا ہوں اس لئے کہ میں نے اپنی گردن بچالی ہے، میں بلا وطن نہیں ہوا۔ جب میرے پاکستان کے وزیر اعظم یہ کہیں کہ میری گردن بچ گئی ہے، میں خیر و عافیت سے اپنے گاؤں پہنچ گیا ہوں تو پھر یہ کیسی جمہوریت ہے؟ پاکستان کے چودہ کروڑ عوام کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ کاسن ویٹو والے وردی کے issue کو monitor کر رہے ہیں جبکہ ہماری

اپنی اسمبلی میں وردی کی باتیں ہو رہی ہیں، وردی کو سلام کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ وردی کو تو ہم بھی سلام کرتے ہیں۔ پاکستان کی افواج ہماری اپنی افواج ہے جو کہ اس ملک کا دفاع کرتی ہے۔ اگر فوجی وردی دوائے سیاست کرتے ہیں تو پھر پولیس کی وردی والوں کو بھی اس کی اجازت ہونی چاہیے۔ یورو کرپشن پر بھی یہ پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ آرٹیکل 63(g) کسی خاص وردی کی بات نہیں کرتا۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو آدمی سرکار سے تنخواہ لینا ہوگا، سرکار کا ملازم ہوگا وہ ایم۔ این۔ اے ایم۔ پی۔ اے یا سینیئر نہیں بن سکتا۔ اگر آپ سرکار کے ایک آدمی کی خاطر یہ اجازت دے رہے ہیں تو پھر اسے سب کے لئے allow کر دیں تاکہ انارکھی کا ایس۔ ایچ۔ او بھی سیاست کرے، وہ بھی اپنے حقے کا ناظم بنے۔ دو عملی کی بات نہیں ہونی چاہیے۔ ہمارے اپنے رویوں میں تغلا ہے۔ جناب جاوید ہاشمی آج بھی پارلیمنٹ کا رکن ہے۔ بطور ایم۔ این۔ اے اس نے کافذات نامزدگی جمع کروائے۔ اس کے کافذات منظور ہونے لیکن انھیں پارلیمنٹ میں نہیں بلایا گیا، صرف اس لئے نہیں بلایا گیا کہ اگر وہ اسمبلی کے اندر آنے کا تو پھر الیکشن لڑنے کے بعد وہاں پر اس نے تقریر بھی کرنی تھی۔ اس نے اپنے جذبات کا اظہار بھی کرنا تھا۔ اس طرح کی controlled جمہوریت ہمیں نہیں چاہیے۔ لہذا ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ دو عملی کی بات نہیں ہونی چاہیے۔ ایک ہی بات کی جانی چاہیے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پروانٹ آف آرڈر۔ گزارش ہے کہ انتہائی افسوس کے ساتھ سمنا پڑ رہا ہے کہ پاکستان کو انٹرنیشنل فورم پر C.P.A میں ایک عزت مل رہی ہے اور یہ اس چیز کی مخالفت کر رہے ہیں۔ پاکستان ایک دھڑ پھر دنیا کی زندہ قوموں میں اپنے آپ کو روشناس کروا رہا ہے۔ جب C.P.A کی ممبر شپ کی بات ہوتی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ C.P.A کوئی پاکستان کی C.B.A یونین نہیں ہے بلکہ وہ انٹرنیشنل فورم ہے اور وہ کسی کی حادش پر کسی کو ممبر شپ دیتے بھی نہیں۔ انھوں نے دیکھا کہ democratic institutions Assemblies are functional تمام اس کے are going to be strengthened ان کا وجود، ہمارا وجود، اس اسمبلی میں بیٹھنا، کس کے نتیجے، کس کے فیصلے اور کس کے وعدے کی روشنی میں ہیں، وہ ہیں صدر جنرل پرویز مشرف۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، رانا صاحب! میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ پہلے ملک احمد خان صاحب کو floor دیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ

It's a simple matter قرار دلا یہ ہے کہ Punjab Assembly, as a constitution part قرار داد پیش کر رہی ہے کہ ہمارے پاس Commonwealth Parliamentary Association کی ممبر

شپ ہونی چاہیے، بالکل simple قرار داد ہے۔ اس پنجاب اسمبلی کے functional ہونے میں

پنجاب اسمبلی کے being parliament functional ہونے میں کسی جگہ پر کوئی رکاوٹ نہیں

ہے۔ کیا راجہ صاحب نے پوری debate نہیں کی کہ جس بنیاد پر انہوں نے کہا کہ میں مخالفت

کرتا ہوں۔ وہ rhetoric نہیں تھا کہ صدر ابھی تک یونیٹڈ میں ہیں۔ رانا محترم اللہ صاحب نے بات

کی دلیل پر تھی کہ کامن ویلتھ کو assurances دی گئی ہیں کہ 31 دسمبر تک یونیٹڈ اتار دی

جانے گی۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اگر کامن ویلتھ کو یہ assurances دی گئی ہیں کہ 31 دسمبر

تک یونیٹڈ اتار دی جانے گی۔ یہ commitment گورنمنٹ کے behalf پر ہے۔ صوبائی اسمبلی

پنجاب میں اکثریتی پارٹی کی اپنی opinion exist کرتی ہے۔ اگر ہم یہ چاہیں اور میری یہ خواہش

ہو I do represent my people میرے پاس بھی اپنی رائے دینا کا اتنا ہی حق ہے میں

بھی ایک اسی طرح کے حلقے سے منتخب ہو کر آیا ہوں جہاں سے میرے باقی معزز ممبران ہیں۔

میرے پاس بھی اپنی رائے دینے کے لئے اتنی ہی برات ہونی چاہیے جتنی یہ دے سکتے ہیں اور

مجھے بھی انکا اقتدار ہونا چاہیے۔ اگر آج کے موجودہ وقت کے حساب سے میں یہ سمجھوں کہ صدر



پاکستان یونینڈم میں رہیں جو استحکام پاکستان کے لئے ضروری ہے۔ اگر میں اپنی یہ رائے دوں تو اس پر ان کو اختلاف تو ضرور ہو سکتا ہے لیکن اس کو کسی merit پر deny اور oppose کرنا چاہیے۔ میری رائے کے ساتھ اختلاف رائے رکھنا ان کا بنیادی حق ہے۔ They should keep it. لیکن ہم قرارداد کے میرٹ کو دیکھ لیں کہ Punjab Assembly being a functional parliament کہ کیا اس کی کمیٹیز formed نہیں ہیں؟ کیا اس کے A to Zs پورے نہیں ہیں؟ کیا پارلیمنٹ کے اندر debate کرنے کی اجازت نہیں ہے؟ اس پارلیمنٹ کے floor پر کھڑے ہو کر جس طرح چاہیں گورنمنٹ کے کسی ممبر کو assassinate نہیں کر سکتے؟ آپ گورنمنٹ کی پالیسیوں کو کسی اعتبار سے criticize نہیں کر سکتے؟ اپوزیشن کے کون سے میاں اور رؤفے پر اس اسمبلی کی ورکنگ پوری نہیں اترتی؟ اس اسمبلی کا سوال ہے کہ جیسے اس وقت یہ اسمبلی functional ہے اس کی کامن ویلتھ پارلیمنٹ ایسوسی ایشن کے اندر on merits ممبر شپ بحال ہونی چاہیے۔ This is a basic question. اب عباسی صاحب کو اعتراض ہے کہ

As a lawyer, I hold my independent opinion, no body can force me. Nobody can stop me from holding that.

میری یہ گزارش ہے کہ neither پوری وکلاء برادری کا بھی کوئی ایک نقطہ نظر نہیں ہے۔ اگر پنجاب بار کونسل ایک منتخب باڈی کی حیثیت سے کوئی ایسی قرارداد پاس کرتی ہے جو Rule of Law نہیں ہے تو ہم عباسی صاحب کو دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ اسی پنجاب بار کونسل کے اندر ہم اپنی strength کے ساتھ یہ ثابت کریں گے کہ وہاں پر ایک friction موجود ہے جن کا خیال ہے کہ President should remain in the uniform اور وہ لوگ اکثریت میں ہیں۔

کون سی قرارداد پاس ہوئی؟ جن assurances کی بات کی جا رہی ہے کہ کامن ویلتھ کو دی گئی ہیں چاہے وہ written ہیں کیا کسی نے کامن ویلتھ کا آئین پڑھا ہے؟ ہم آپ سے یہاں پر تو کوئی وردی کی ذمہ داری نہیں کر رہے۔ ہم تو استحکام پاکستان کے لئے مانگ رہے ہیں۔ 55 سال میں

کیا دیا ہے؟ آج continuity of policies کی ضرورت ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اسے چلائیں اور اسے تسلسل دیں۔ ہر ڈیزہ سال بعد اسمبلیاں توڑ دو، اس اسمبلی کو بھی توڑ دو no problem نوٹ جانے۔ کیا ہو گا؟ ایک اور ذکیئر آجائے گا۔۔۔

راجہ ریاض احمد، آپ جیسے لوگ وردی کو سیٹ کرنے والے ہوں تو یہ نوٹھی رہیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، راجہ صاحب ابات کرنے کی اجازت دیں۔ Don't interrupt me گزارش یہ ہے کہ آپ اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہیں اور ہم اپنا کرتے ہیں۔ اس کو جمہوری رویے کے مطابق چلائیں جمہوریت کے ساتھ چلیں، یہ تو پارلیمنٹ کا solely صوبائی اسمبلی پنجاب کے متعلق قرار داد ہے کہ

Whether Punjab Assembly (No Govt, no uniform, no President) as a Constituent part "Should it be the member of the CPA?"

جس پر یہ قرار داد لائی گئی ہے۔ ہمارے خیال کے مطابق تو اس کے اندر کوئی ایسا ابہام ہی نہیں ہے کہ اس پر کوئی اتنی زیادہ debate کی جائے۔ مخالفت میں اگر کوئی بات دلیل کے ساتھ ہے کہ پنجاب اسمبلی کی ورکنگ کے اندر خلل چیز lacking ہے۔ اگر اسی پارلیمنٹ کے اندر بیٹھے ہوئے 240/250 لوگوں کا یہ نقطہ نظر ہو کہ صدر مملکت کو یونیٹڈ میں رہنا چاہیے تو minority تو اسے over rule نہیں کر سکتی۔ ہر جمہوری ادارے کے حقوق کے اعتبار کے مطابق وہ بات prevail کرے گی جو اکثریت کی ہو گی اور آج majority of Pakistan جن کے ہم نمائندے ہیں ان کا آج پوری تبدیلی کے ساتھ ایک ہی نعرہ ہے کہ استحکام پاکستان کے لئے جو چیز ضروری ہو، چاہے وہ صدر مشرف کے روپ میں ہو، جو چیز بھی پاکستان کے استحکام اور ترقی کے لئے ضروری ہو ہم اس کا ساتھ دیں گے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ کسی دلیل پر اس کو reject کیجئے، غواہ محواہ اس کے خلاف اپیل مت کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں نے تو پہلے کہا تھا لیکن آپ نے موقع نہیں دیا۔ مجھے بھی C.P.A میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ کامن ویلتھ کے جتنے بھی مالک ہیں ان کی basic requirement ہوتی ہے کہ وہ کسی بھی ڈکٹریٹرز گورنمنٹ کو permission نہیں دیتی۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ اسمبلی کا علیحدہ فورم ہے۔ جب گورنمنٹ کی ممبر شپ suspend ہو گئی تھی تو automatically آپ کی اسمبلیوں کی بھی ممبر شپ ختم ہو گئی تھی۔ جب آپ کی گورنمنٹ کو ممبر شپ ملتی ہے جتنی بھی کامن ویلتھ کی اسمبلیاں ہیں They are the units of CPA وزیر کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیے۔

وزیر کالونیز، جناب والا! وہاں پر گورنمنٹ کو ممبر شپ نہیں ملتی بلکہ وہاں پر اسمبلی کو ممبر شپ ملتی ہے۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: It is Govt to Govt.....

وزیر کالونیز، پہلے وہاں نیشنل اسمبلی کی بھی ممبر شپ نہیں تھی۔ سب سے پہلے C.P.A میں صرف پنجاب اور سرحد اسمبلی کی ممبر شپ تھی۔ اس لئے یہ تصحیح کر لی جانے کہ اسمبلی کی ممبر شپ ہوتی ہے، گورنمنٹ کی نہیں ہوتی۔

رانا آفتاب احمد خان، C.P.A میں آپ کی ممبر شپ ختم کر دی گئی تھی۔۔۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ہم نے گورنمنٹ کی ممبر شپ نہیں مانگی بلکہ اسمبلی کی ممبر شپ مانگی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، ایک طرف آپ یہ قرار داد دے رہے ہیں لیکن C.P.A کی یہ requirement ہے کہ Nobody can be the head of country in uniform آپ C.P.A کا بل منگوا

لیں اور دیکھیں۔ قاسم نون صاحب نے کہا کہ،

He is an elected President. He is not an elected President. He was through the referendum

وہ تو منتخب ہوا ہی نہیں ہے اکیلے کا ہی ریفرنڈم ہوا ہے۔ اس میں تو آپ خود ہی deny کر رہے ہیں۔ Vote of confidence is nothing to do. آپ نے ان کی بات سنی ہے تو ہماری

بات بھی سنیں۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ 31۔ دسمبر کے بعد Because of dictatorship

and uniform کی وجہ سے دوبارہ آپ کی ممبر شپ ختم کر دی جاتی ہے تو آپ ان کے تحفظات کو پہلے ہی دور کریں۔ یہ ہمیں کہہ دیں کہ ہم اس کے متعلق قرارداد لائیں گے تو ہم اسے

support کر رہے ہیں۔ ایک طرف یہ کہہ رہیں کہ We are going to support the uniform اور دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ ڈیموکریٹکس گورنمنٹ کو ممبر شپ ملنی ہوتی ہے، اگر یہ آرمی کو ملنی ہو تو پھر ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس لئے oppose کر رہے ہیں کہ you

have double standards ایک طرف آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ جنرل مشرف کو پانچ سال کے لئے یونینارم میں لانا چاہتے ہیں اور دوسری طرف ڈیموکریسی کی بات کرتے ہیں۔ We are

for the democracy not for the dictatorship. اس لیے ہم اسے oppose کر رہے ہیں۔ آپ on the floor of the House یہ کہہ دیں کہ آپ وردی کے متعلق قرارداد نہیں لائیں گے تو ہم اسے oppose نہیں کریں گے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری انا صاحب نے فرمایا ہے، میں اسے تمہوڑا سا correct کر دوں کہ،

President of Pakistan is elected from all the Assemblies. We have elected him. We have given vote of confidence to him. As far as referendum is concerned.

آوازیں، -Not elected.

رانا آفتاب احمد خان، How can you say that you have elected him? جب آپ پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کو لیڈر آف دی ہاؤس جاتے ہیں

He gets the vote of confidence. There is no provision in the Constitution for a vote of confidence for the President. President is elected by four Assemblies, Senate and National Assembly.

**MR ACTING SPEAKER:** At this stage the question is about the resolution of the Commonwealth not of the election of the President.

رانا آفتاب احمد خان، یہ تو elect ہوئے ہی نہیں ہیں۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! صدر کا ایسا یہ موقف نہیں ہے کہ وہ منتخب ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس وقت resolution adopt کرنے کی بات ہے۔ آپ میری بات سنیں کہ اس وقت آپ کے ہاؤس کے معزز سپیکر وہاں موجود ہیں۔ کیا آپ اپنے معزز سپیکر کو یہ honour دینا چاہتے ہیں؟

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! پہلے ہماری بات سن لی جائے۔ یہ point نہیں ہے۔ ہم ان کو عزت دینا چاہتے ہیں۔۔۔

**MR ACTING SPEAKER:** When I am speaking, please sit down. This is no way. Please sit down. I have to give my views. I have the right to give my views. Please sit down.

میں یہ روٹنگ نہیں دے رہا ہوں۔ آپ سے ایک بات کر رہا ہوں۔ آپ کو میں وقت دوں گا لیکن جب میں بات کر رہا ہوں تو آپ میری بات بھی سن لیں۔ میری گزارش کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت آپ کے

Honourable Speaker of the Punjab Assembly is sitting there and he has been invited by the Commonwealth without passing a resolution by the Punjab Assembly while other Assemblies have passed the resolution.

اب آپ اندازہ لگائیں کہ انہوں نے اس کے باوجود کہ ہم نے resolution پاس نہیں کیا اور یہاں پر بھی کامن ویلتھ والے آنے تھے اور ان سے اس معاملے پر discussion ہوتی تھی اور انہوں نے ہمیں یہ عزت دی اور ہماری اسمبلی کو ہمارے ایوان کو ہماری جمہوریت کو یہ عزت دی انہوں نے ہماری اسمبلی کے بغیر کسی resolution کے وہاں پر ہمارے معزز سپیکر صاحب کو مدعو کیا ہے۔ اگر آپ متفقہ resolution دیں گے تو اس میں آپ کی بھی عزت ہے اور ہمارے سپیکر کی بھی عزت ہے۔ ہمارے ایوان کی بھی عزت ہے۔ اس بات سے قطع نظر آپ جو بھی نظریات رکھتے ہیں They have been registered. آپ کے نظریات بھی رجسٹرڈ کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ آپ کی رائے ہے اور آپ کی طرف سے وہ رائے بالکل درست ہوگی اور اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔ اسی طرح ان کی بھی رائے ہے لیکن اس وقت جو معاملہ زیر بحث ہے اس میں ہم نے اپنی اسمبلی کو اپنے سپیکر کو honour دینا ہے اور یہی میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے سپیکر صاحب جو دورے پر گئے ہونے ہیں وہ بہت قابل احترام ہیں۔ ہم ان کو honour بھی دینا چاہتے ہیں۔۔۔ جناب قائم مقام سپیکر، وقت مزید پندرہ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ہم ان کو honour دینا چاہتے ہیں۔ وہ ہماری وہاں پر فائینڈنگی کر رہے ہیں لیکن کسی صوبے کے وزیر اعلیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صدر مشرف کو پانچ سال کے لئے وردی میں رہنا چاہیے۔ جب سپیکر صاحب کامن ویلتھ میں گئے ہونے تھے اس کے بعد اس صوبے

کے وزیر اعلیٰ نے ایک اجلاس بلا کر وہاں پر یہ مطالبہ کر دیا کہ صدر صاحب کو پانچ سال وردی میں رہنا چاہیے۔ اب ہمارا موقف صرف اتنا ہے کہ اگر صدر صاحب کو یہ کہہ دیں کہ ہم اس موقف پر stand نہیں کرتے اور ہم ان کو support نہیں کرتے، ہم کوئی قرارداد نہیں لیتے تو ہم اس کو اگلے حلقہ طور پر منظور کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جنابیں کہ کسی اور صوبے کے وزیر اعلیٰ نے ایسی کوئی قرارداد اسمبلی میں پیش کی ہے کہ صدر کو پانچ سال یا بارہ سال رہنا چاہیے؟ کسی اور صوبے کے وزیر اعلیٰ نے یہ قرارداد ایوان میں لائی ہے؟ اس وقت جبکہ سپیکر پنجاب اسمبلی کامن ویلتھ میں موجود تھے اور اب اگر ہم ان کو support کرتے ہیں تو یہ بات غلط ہوگی کیونکہ ہمیں تو رکنیت ہی اس بات پر ملی تھی کہ صدر صاحب وردی استراحت دیں گے اور اس ملک میں صحیح جمہوریت آجانے گی۔ اس شرط پر ہمیں رکنیت ملی تھی اور ہم اس کی بنیادی شرط کو ہی sabotage کر رہے ہیں تو پھر کیا جنوری میں ہماری جمہوریت رہ جانے گی؟ کیا وہاں پر ہماری رکنیت باقی رہ جانے گی۔ نہیں یہ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو یہاں پر مطالبہ کیا ہے اس کی روشنی میں یہ سمجھنا ہوں کہ یہ سپیکر پنجاب اسمبلی کے خلاف سازش کی گئی ہے اور وہاں پر کامن ویلتھ کے اندر ان کو اس طرح سے کھڑا کیا گیا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی ان کا ساتھ نہ رہے اور وہ ان سے کہیں کہ آپ کے وزیر اعلیٰ تو کہہ رہے ہیں کہ ہمیں پانچ سال کے لئے وردی میں صدر چاہیے اور آپ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر انہوں نے ان کو support کرنا ہے تو پھر یہ قرارداد واپس لیں اور اگر اس قرارداد کو آپ نے حلقہ طور پر پاس کرنا ہے اور اپنے سپیکر صاحب کی عزت کو بحال کرنا ہے تو پھر وزیر اعلیٰ پنجاب کا جو یہ موقف ہے کہ صدر مشرف پانچ سال تک وردی میں رہیں اس کو ختم کرنا ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا مناء اللہ خان!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ آپ اپنے سپیکر کو عزت دینا چاہتے ہیں یا نہیں دینا چاہتے؟ یہ آپ کی جذباتی بات ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہاں پر افراد کی عزت

کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ سوال اس ملک کی عزت کا ہے اور ان اداروں کی عزت کا سوال ہے۔ ہم افراد کی عزت ہی بحال کرتے کرتے اس حال کو پہنچ گئے ہیں۔ بات یہ ہے آیا اس ادارے کی عزت زیادہ ملحوظ خاطر ہے یا کسی ایک فرد کی۔ یہ جو تیرگی ہے یہ صرف اس ایوان کے نامہ اعمال میں آئی ہے۔ کسی اور صوبے کے وزیر اعلیٰ نے ابھی تک یہ نہیں کہا کہ صدر صاحب پانچ سال تک وردی میں رہیں اور آئین کی خلاف ورزی کریں۔ بلکہ کسی اور ایوان سے بھی ابھی تک اس قسم کی قرارداد پاس نہیں ہوئی، نہ سرحد سے، نہ بلوچستان سے، نہ سندھ سے اور نہ ہی قومی اسمبلی سے اس قسم کی قرارداد پاس ہوئی ہے۔ کسی جگہ سے یہ قرارداد پاس نہیں ہوئی کہ صدر صاحب نے سترہویں ترمیم کی اور آئین کی violation کر کے وردی پہنچے رکھیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ ملک محمد احمد صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ تو سادہ سا سوال ہے، یہ تو بالکل سیدھی سادی بات ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ ایوان، یہ اسمبلی، کامن ویلتھ ایسوسی ایشن کی ممبر بن جائے۔ یہ simple بات نہیں ہے۔ انہوں نے شاید قرارداد یا تو پڑھی نہیں ہے، یہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ

That this honourable House agrees to abide by the provisions of the Commonwealth Parliamentary Association.

یا تو یہ دو لائنیں ختم کر دیں۔ جب یہ ایک انٹرنیشنل ادارے کی ممبر شپ لینے کے ساتھ ساتھ agree کر رہے ہیں۔ جب یہ اس ادارے کے Constitution کے rule کے ساتھ متفق ہو رہے ہیں تو یہ خود ہی بتادیں کہ کیا کامن ویلتھ نے اس بنیاد پر کہ یہاں پر پارلیمانی جمہوریت ختم ہو گئی ہے اور ایک باوردی صدر اس ملک کے اوپر مسلط ہو گیا ہے کیا انہوں نے ہماری رکنیت اس بنیاد پر مہمل نہیں کی۔ کیا انہوں نے اب جب یہ رکنیت بحال کی ہے تو انہوں نے باقاعدہ یہ کہا نہیں اس میں یہ فقرہ نہیں تھا کہ ہم یہ دیکھیں گے کہ اس ملک کے صدر نے وعدہ کیا ہے کہ 31 دسمبر سے چیف آرمی سٹاف کا عہدہ چھوڑ دے گا، ہم اس کو مانیں کریں گے اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ یہ عہدہ چھوڑ دیں گے، ایک طرف تو آپ ان کے rules اور ان کے آئین سے agree کر رہے ہیں کہ ہم اس کی پابندی کریں گے تو دوسری طرف آپ وردی کے حق



میں قراردادیں لارہے ہیں۔ جس نے وردی پہنی ہوئی ہے وہ یہ نہیں کہہ رہا یعنی اتنی ڈھٹائی سے اس نے ابھی تک یہ بات نہیں کی میں کہ وردی میں پانچ سال رہوں گا۔ وہ تو یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے 31-دسمبر تک موقع دیا جائے اور آپ اس پر date مقرر نہ کریں لیکن یہ یہاں پر قراردادیں پاس کر رہے ہیں کہ آپ پانچ سال وردی میں رہیں۔ اب اس کا پتا نہیں کہ وہ ایک مہینہ extension چاہتا ہے 'مجھ مہینے چاہتا ہے' تین مہینے چاہتا ہے یا پھر نہیں چاہتا؛ یہ ایسے ہی ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ پانچ سال تک وردی پانچ سال تک وردی 'کیونکہ ان کو یہ پتا ہے کہ جب تک وردی رہے گی ہمیں جو تھوڑا بہت نام نہاد سا اقتدار کا ٹکڑا ملا ہوا ہے ہمارا یہ سلسلہ چلتا رہے گا اور یہ قاسم نون جیسے لوگ منتر بنے رہیں گے، جس طرح کے بھی ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ باعث شرم بات یہ ہے کہ جس نے وردی پہنی ہوئی ہے وہ تو پانچ سال کا کہہ نہیں رہا اور یہ ایسے ہی کہہ رہے ہیں کہ پانچ سال پانچ سال۔ انہیں تو کچھ بھی خیال نہیں ہے 'نہ انہیں جمہوریت کا خیال ہے' نہ انہیں Rule of Law کا خیال ہے اور نہ ہی اس ادارے کی عزت کا خیال ہے۔ یہ تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ان کی کار پر جھنڈا رہے اور نیچے جو N.A.B والا ڈنڈا ہے وہ ان کے ساتھ رہے اور اللہ اللہ خیر سلا۔ کازیاں نئی منگوا دیں، ہٹ پروف کازیاں منگوا دیں اور آگے پچھے پولیس پھرتی رہے، اس کے علاوہ ان کو کسی اختیار کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ تو یہ اقتدار اعلیٰ چاہتے ہیں، نہ اس ملک کی بھلائی چاہتے ہیں اور نہ ہی اس ملک کو یہ ترقی دینا چاہتے ہیں۔ میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ جب تک اس ملک میں جمہوریت نہیں ہوگی یہ ملک ترقی نہیں کر سکے گا اور جمہوریت وردی کے سامنے تلے کبھی نہیں بنتی۔ یہ جو کہتے ہیں کہ جی یہ semi democracy ہے، یہ democracy in uniform ہے۔ نہیں democracy یا ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ democracy کی کوئی قسم نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ یہ مباحثہ نہ کریں۔ آپ یہ جموں نے وعدے resolution نہ پیش کریں۔ آپ اس ادارے کو ایسا ادارہ نہ بنائیں کہ یہ ادارہ جب چاہتا ہے اور جس طرح کا resolution چاہتا ہے پاس کر لیتا ہے۔ آپ ایک طرف ایک انٹرنیشنل ادارے کو کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کے اصول اور آپ کے آئین کی پابندی کریں گے اور

دوسری طرف آپ ابھی بڑھکیں مار رہے تھے کہ ہم پانچ سال تک وردی رکھیں گے۔ وردی والے کو بھی رکھیں گے یعنی ان کے کردار کا یہ جو تضاد ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسے ختم کیا جانے یا پھر اس میں جو دو لائنیں لکھی ہیں اس کو کاٹ دیں یا پھر کم از کم یہ کہہ دیں کہ ہم آئین اور کامن ویلتھ ایسوسی ایشن کے آئین سے تضاد میں ملتا ہے۔ اس پر کوئی قرارداد نہیں لائیں گے۔ اتنی بات وزیر قانون صاحب کہہ دیں تو ہم اس قرارداد کو حتمی طور پر پاس کروادیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس بات کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے یہ درست فرمایا ہے کہ اس وقت ہمارا delegation وہاں پر موجود ہے اور یہ ہماری پارلیمانی ضرورت تھی جس کے تحت آپ کے حکم کے تحت یہ resolution لایا جا رہا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ جتنے تحفظات کا اعلان کیا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اتنے تحفظات کامن ویلتھ کو بھی نہیں ہیں جتنے ہمارے ان بھائیوں کو ہیں۔ اگر ان کے اتنے تحفظات ہوتے تو شاید کامن ویلتھ والے ہماری ممبر شپ کو بھی بحال نہ کرتے۔ یہ آپ انہی پر رہتے ہیں۔ اگر انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم کوئی غلط کام کر رہے ہیں تو وہ ہماری ممبر شپ ختم کر دیں گے لیکن جب ہم بات کرتے ہیں اور آج جب پاکستان کی ممبر شپ بحال ہوئی ہے تو پرویز مشرف صاحب وردی میں تھے اور اب بھی موجود ہیں اور ممبر شپ بحال ہو گئی ہے۔ کل وردی کا جب معاملہ آنے کا اگر کامن ویلتھ کو یہ بات پسند نہ ہوئی جو کہ ان کے بقول پسند نہیں ہے۔ انہیں پسند ہے انہوں نے وردی پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور نہ ہی ریزولوشن کے حوالے سے کوئی اس قسم کی بات ہے۔ میں رانا صاحب سے صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کامن ویلتھ والوں کو اس وقت نظر نہیں آتا کہ جنرل پرویز مشرف وردی میں ہیں؟ وہ یہاں سے انہیں مل کر نہیں گئے؟

MR ACTING SPEAKER: Rana (ab) let them decide

Saliib

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ابھی شہر آباد ہی نہیں ہوا تو محلے سے اس میں آنا شروع ہو گئے ہیں۔ آپ یہ معاملہ حکومت اور کامن ویلتھ کے درمیان رستے دیں۔ اگر انہیں تحفظات ہوں گے تو ان کا جواب دیں گے اور اس وقت آپ سے رائے لے لیں گے اس لئے میں آپ سے استعا کرتا ہوں کہ آپ اس کو رستے دیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ یہ معاملہ ہمارے اور کامن ویلتھ کے درمیان رستے دیں تو یہ وردی والا معاملہ بھی صدر مشرف اور کامن ویلتھ کے درمیان رستے دیں۔ یہ جو ڈھنڈورا بینا رہے ہیں کہ پانچ سال پانچ سال یہ قسم کر دیں۔ چلو اسی بات پر قسم کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جنرل پرویز مشرف ہمارے ہیں۔ ہمارے صدر ہیں جو ان کا معاملہ ہے وہ ہمارا معاملہ ہے جو ہمارا معاملہ ہے وہ ان کا معاملہ ہے۔

رانا مناء اللہ خان، آپ اسی بات پر آجائیں کہ جنرل مشرف نے وردی کے حوالے سے کامن ویلتھ میں جو وعدہ کیا ہے اس کے مطابق 31 دسمبر کو حل ہو جانے کا۔ آپ یہ جو ڈھنڈورا بینا رہے ہیں کہ وردی پانچ سال وردی پانچ سال اس کو آپ قسم کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ ہم کامن ویلتھ سے پوچھ کر کر رہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ کامن ویلتھ سے پوچھ کر کر رہے ہیں۔ اتنی wrong statement ایک صوبے کا وزیر قانون اتنی wrong and lose statement دے کر کیا پتا ہم کامن ویلتھ سے پوچھ کر کر رہے ہیں۔ کیا یہ بات کرنے کا کوئی تک بنتا ہے؟ وہ کامن ویلتھ نہ ہوتی مسلم لیگ (ق) کی جنرل کونسل ہو گئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں ایک light mood میں بات کر رہا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ light mood میں بات کر رہے تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری، ہم بحث میں نہیں پڑنا چاہتے لیکن اگر اس بات پر آجائیں تو اسے آر۔ ڈی کی تمام ترکوششوں کے باوجود پاکستان کی ممبرشپ بحال ہونی ہے۔ لیٹر تک لکھے گئے ہیں اور ان سے مطالبے کئے گئے ہیں کہ ممبرشپ بحال نہ کی جائے۔ ہم اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے اس لئے میں اپنے اپوزیشن بھائیوں سے request کرتا ہوں کہ یہ پولیٹیکل معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ ہماری اسمبلی کا معاملہ ہے۔ جس طرح ملک احمد خان صاحب نے بھی فرمایا اور آپ خود اس بات کو بہتر سمجھتے ہیں۔ ابھی راجھا صاحب آپ کے سامنے فرما رہے تھے کہ اس سے آپ کا ادارہ اس کا ممبر بنے گا اور اس ادارے میں آپ کو اتنی جمہوری آزادی حاصل ہے کہ صبح سے لے کر اس وقت تقریباً پونے نو بج رہے ہیں۔ آپ وردی کے خلاف بات کر رہے ہیں صدر کے خلاف بات کر رہے ہیں، وزیر اعلیٰ کے خلاف بات کر رہے ہیں، حکومت کے خلاف بات کر رہے ہیں تو اس سے زیادہ آپ اور کیا آزادی چاہتے ہیں؟ کیا ان اداروں نے وہ آزادی نہیں دکھی کہ جب لوگوں کو انکا کرپشن پھینک دیا جاتا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باوجود اس حقیقت کے کہ بعض باتیں ہمیں پسند نہیں لیکن ہم کھلے دل اور کھلے ذہن کے ساتھ ان کی ہر تنقید کو برداشت کرتے ہیں اور اس لئے کرتے ہیں کہ ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ادارے جمہوری ادارے ہیں۔ اختلاف رائے ان اداروں کا حسن ہے۔ اس لئے بات آپ نے بہت کھل کر کہی۔ آپ کا جو بھی موقف تھا آپ نے بیان کر لیا ہے جو کہ یہ اس ادارے کی عزت کا سوال ہے۔ میری آپ سے استدعا ہو گی کہ ہمیں اسے متفقہ طور پر پاس کرنا چاہیے۔

راجھا، اللہ خان، جناب سیکرٹری، راجھا صاحب نے جو بات کی ہے اور میں نے ان سے جو عرض کیا ہے اس میں بھی خیر کوئی قابل اعتراض بات نہیں تھی۔ میں نے یہی کہا تھا کہ ٹھیک ہے آپ یہاں on the floor of the House یہ کہہ دیں کہ وردی کا معاملہ کامن ویلتھ اور صدر مشرف کے درمیان ہے۔ ہم اس میں نہیں آئیں گے۔ اب میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جب یہ ساری باتیں کر رہے ہیں، اب یہ فرمائیں گے کہ میری اس بات میں کون سی بات قابل اعتراض

ہے؛ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ on the floor of the House یہ اپنی طرف سے 'اپنی جماعت اور اپنی گورنمنٹ کی طرف سے اس بات کی یقین دہانی کرا دیں کہ اس ایوان میں کوئی غلاف آئین قرارداد نہیں لائی جائے گی۔ یہ بتائیں کہ اس میں کون سے مضامین والی بات ہے۔ اس سے پہلے جو ہو چکا اس کی معافی 'شاید اس بات پر ان کے پہلے گناہ بچتے جائیں' یہ کہہ دیں کہ ہم آئین کی پابندی پر یقین رکھتے ہیں اور آئین کے معنی ہم کسی قسم کی کوئی قرارداد اس ایوان میں نہیں لائیں گے تو ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پھر سوچ اپنی اپنی ہے 'فقرہ اپنا اپنا ہے کہ ابھی یہاں پر کھڑے ہو کر جس بات کو میں آئینی کون کا رانا صاحب محترم یا میرے دوسرے بھائی اس کو غیر آئینی کہنا شروع کر دیں گے۔ ابھی چند لمحے پہلے قاسم نون صاحب نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف صاحب کو چاروں صوبائی اسمبلیوں 'قومی اسمبلی اور سینٹ نے اعتماد کا ووٹ دیا' اس اعتماد کے ووٹ کے حوالے سے انہیں پورے اس ملک کے منتخب ایوانوں کا اعتماد حاصل ہے۔ اب اس میں کوئی دوسری رائے تو ہو نہیں سکتی۔ مجھے پتا ہے کہ آپ اس سے اتفاق نہیں کریں گے۔ میں اعتماد کی بات کر رہا ہوں اور جب اکثریت کا اعتماد حاصل ہو تو پھر آپ کو یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ خواہ اسمبلی میں سلاہ اکثریت کے ساتھ بھی ایک resolution پاس ہو جاتا ہے 'اعتماد کا ووٹ پاس ہو جاتا ہے تو پھر اس فیصلے کو پوری اسمبلی کا متفقہ فیصد تصور کیا جاتا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہاں کھڑے ہو کر اس بات کا اعادہ کریں کہ صدر جنرل پرویز مشرف کو چاروں صوبائی اسمبلیوں 'قومی اسمبلی اور سینٹ کا بھرپور اعتماد حاصل ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں categorically کہتا ہوں کہ آج تک ہم نے کوئی غیر قانونی یا اس اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے against کام نہیں کیا۔ اگر ہم کوئی قرارداد لے کر آئیں گے تو آئین اور اس اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے مطابق لے کر آئیں گے۔ ہماری جماعت اور ہماری حکومت جو بھی فیصلہ کرے گی اس میں اسمبلی کے قواعد و ضوابط اور تمام آئینی تقاضوں کو پورا کریں گے۔

MR ACTING SPEAKER: Time is extended for fifteen minutes.

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ راجہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ان Houses نے صدر کو اعتماد کا ووٹ دیا لیکن یہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جنرل مشرف نے خود کو ایک فراڈ ریفرنڈم کے ذریعے منتخب کروایا اور اس فراڈ ریفرنڈم کی بنیاد پر منتخب ہو کر اس نے اسٹیبلشمنٹ کی مداخلت اور اس کی آشریہ بلا سے جو اسمبلیاں elect کرائیں ان Houses نے انہیں 17 ویں ترمیم کی رو سے اعتماد کا ووٹ دیا۔ اب وہ کہتے ہیں کہ 17 ویں ترمیم میں ظلم ہے اس کو یہ تسلیم نہیں کرتے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ راجہ صاحب یہ فرمائیں کہ 17 ویں ترمیم میں یہ بات نہیں ہے کہ 31-دسمبر 2004 کو جنرل مشرف چیف آف آرمی سٹاف کا عہدہ چھوڑ دیں گے۔ 17 ویں ترمیم میں یہ بات ہے اور اگر 17 ویں ترمیم میں یہ بات ہے تو پھر وہ آئین کا حصہ ہے تو پھر اس کے خلاف کوئی قرارداد اس House میں نہیں لائی جاسکتی۔ یہ اس بات کا واضح جواب دے دیں کہ آیا 17 ویں ترمیم میں یہ بات ہے یا نہیں ہے؟ اور اگر یہ ہے تو وہ آئین کا حصہ ہے اس کے خلاف یہ یہاں پر نمبر بنانے والی کوئی حرکت نہیں کریں گے تو پھر ہم ان کے ساتھ ہیں۔ (نعرہ ہانے تمسین)

جناب قائم مقام سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے اور میں یہی توقع کروں گا کہ جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اس اسمبلی اور جمہوریت کی خاطر جس کے لئے آپ اور سب fight کر رہے ہیں، جمہوریت کی بھاء ہے اگر آپ کامن ویلتھ میں ممبر بن کر گئے ہیں تو یہ آپ کے ملک کی عزت ہے، جمہوریت کی فتح ہے، جمہوریت کی عزت ہے اور جب آپ کے Honourable Speaker وہاں موجود ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے جو اپیل کی ہے میں اس پر دوبارہ یہ کہتا ہوں کہ راجہ صاحب یہ بڑی simple سی بات ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایوان آئین کے مطابق چلے، رولز کے مطابق چلے۔ یہ 17 ویں ترمیم کی وضاحت نہیں کرنا چاہتے تو یہ بتادیں کہ اس ایوان میں

ہم آئین سے مبرا آئین کے خلاف کوئی قرارداد نہیں لائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، لاہ منسٹر صاحب نے وضاحت کی ہے کہ ہم کوئی ایسی غیر آئینی چیز نہیں لے کر آئیں گے جو آئین کے منافی ہو گی۔ وہ جو کچھ بھی یہاں لائیں گے وہ آئین اور روز کے مطابق لائیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، انہوں نے ایسا نہیں کہا۔

جناب قائم مقام سپیکر، انہوں نے کہا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ اس وقت چیئر پر بیٹھے ہیں۔ ویسے راجہ صاحب کا مہملا ریکارڈ on the floor of the House یقین دہانی کرانے کا اچھا نہیں ہے لیکن آج ہم آپ کی وساطت سے ان پر اعتماد کرتے ہیں اور آپ اس بات کے ذمہ دار رہیے گا۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرے پاس ایک ہتھیار ہے لیکن میں اسے استعمال نہیں کرتا۔ آپ یقین دلائیں کہ اس اسمبلی میں کوئی غیر قانونی اور کوئی آئین کے خلاف بات نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، لاہ منسٹر صاحب نے وہ وضاحت کی ہے اور آپ کے سامنے کی ہے۔ اس میں کوئی لگی لپٹی نہیں ہے۔ وہ جو کچھ بھی یہاں لائیں وہ آئین اور ہاؤس کے روز کے مطابق لائیں گے۔

The motion moved and the question is -

"That the Provincial Assembly of the Punjab applies for reinstatement of its membership in the Commonwealth Parliamentary Association, such membership to be effective immediately on approval of the application by the Executive Committee of the Commonwealth Parliamentary Association.

That this Honourable House agrees to abide by the provisions of the Constitution of the Commonwealth Parliamentary Association.

That the required membership fee be paid to the CPA; and That this resolution be communicated to the Secretariat of the Commonwealth Parliamentary Association immediately following passage.

(The motion was unanimously carried)

جناب قائم مقام سپیکر، یہ قرارداد منفقہ طور پر منظور کی جاتی ہے۔ اجلاس کی کارروائی کل صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ منگل، 7 - ستمبر 2004

1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

2 - سوالات (حکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

3 - غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(i) مسودہ قانون (ترمیم) (انتفاع ظاہری نمود و نمائش و بے جا مصارف)

تقریبات شادی پنجاب صدرہ 2004

(ii) مسودہ قانون (ترمیم) ساؤتھ ایشیا انسٹی ٹیوٹ لاہور صدرہ 2004

(iii) مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 2004

(iv) مسودہ قانون (ترمیم) سنٹرل پنجاب یونیورسٹی، لاہور صدرہ 2004

(v) مسودہ قانون (ترمیم) ایجوکیشن کاؤنڈیشن پنجاب صدرہ 2004

4 - قراردادیں (مذاہمہ سے متعلق)

5 - عام بحث

## صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس)

منگل 7 - ستمبر 2004

(یوم الثلث 21 - رجب المرجب 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیہرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50

منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منہد ہوا۔

تلاوت، قرآن پاک اور ترجمہ تہاری سید صداقت علی محمد نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَيْطَنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ

وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٠١﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ

وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاطِبِينَ الْغَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٢﴾ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا

أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاَسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرِ

الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ ﴿١٠٣﴾ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ

يَعْلَمُونَ ﴿١٠٤﴾

سورہ آل عمران آیات 133 تا 135

اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف بیکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو آئودگی اور تنگی میں (ایسا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور صاف کرتے ہیں اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے اور وہ جب کوئی کھانا کھا یا اپنے حق میں کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رستے

وما علینا الا البلاغ

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر، وفد سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے سوالات محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلق ہیں۔ یہاں سوال 2578- سید احسان اللہ و قاص صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ ایک سوال کر لیں، پھر میں time دیتا ہوں۔ جی، قاص صاحب! سید احسان اللہ و قاص، سوال نمبر 2578۔

جناب قائم مقام سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### زکوٰۃ فنڈ کے لئے رقوم کے حصول

#### اور تقسیم کی تفصیلات

\*2578، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب کو 2002-03 میں کل کتنی رقم وفاقی حکومت سے زکوٰۃ کی مد میں وصول

ہوئی؟ کیا زکوٰۃ کے لئے رقوم صوبائی حکومت نے خود بھی جمع کیں؟

(ب) 2002-03 میں زکوٰۃ کی رقوم کن کن مدت میں خرچ ہوئیں؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) مقامی و ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی طرف سے زکوٰۃ کی تقسیم کے نظام میں آڈٹ کا کیا

اہتمام کیا جاتا ہے؟ کتنے افراد اس کام پر متعین ہیں اور اب تک کتنے افراد کے خلاف

زکوٰۃ فنڈز کے غلط استعمال پر مقدمات درج کروانے گئے اور کتنے برطرف ہوئے؟

## وزیرِ زکوٰۃ و عشر،

(الف) صوبہ پنجاب کو مالی سال 2002-03 کے لئے زکوٰۃ کی رقمیں -/5,05,44,82,000 روپے وصول ہونے۔ زکوٰۃ و عشر کے قواعد و ضوابط کے تحت زکوٰۃ کی رقم مرکزی حکومت بنکوں کے ذریعے براہ راست جمع کرتی ہے اور تقسیم کے لئے صوبوں کو آبادی کی بنیاد پر ارسال کرتی ہے۔

(ب) 2002-03 میں زکوٰۃ کی رقم جن اہل حق میں خرچ ہوئیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے،

رقم	م
-/14,96,66,000 روپے	1. گزارہ الاؤنس
-/23,02,46,000 روپے	2. تعلیمی وظائف
-/12,20,44,000 روپے	3. تعلیمی وظائف (سینیکل)
-/8,46,48,000 روپے	4. دستی مدارس
-/8,80,46,000 روپے	5. صحت کے ادارہ جات
-/7,37,03,000 روپے	6. سماجی بہبود/سہا
-/11,75,24,000 روپے	7. شادی
-/2,81,56,71,000 روپے	8. مستقل سہا زکوٰۃ سکیم
-/4,64,35,48,000 روپے	میزان

(ج) آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے زکوٰۃ فنڈ کے آڈٹ کے لئے زکوٰۃ آڈٹ کے نام سے ایک ایگ، ڈائریکٹوریٹ قائم کیا ہے۔ جو تمام زکوٰۃ کمیٹیوں اور زکوٰۃ حاصل کرنے والے اداروں کا آڈٹ کرتا ہے۔ علاوہ انہیں انٹرنل آڈٹ کے لئے محکمہ زکوٰۃ نے ہر ضلع میں ایک آڈٹ آفیسر اور ایک آڈٹ اسسٹنٹ تعینات کیا ہے نیز ہر 200 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک آڈیٹر تعینات کیا گیا ہے۔ 134 اضلاع میں تعینات کئے گئے آڈٹ سٹاف کی کل تعداد 196 ہے۔

مزید برآں ڈویژن کی سطح پر بھی درج ذیل انٹرنل آڈٹ سٹاف تعینات کیا گیا ہے۔

1- آڈٹ آفیسر 1

2- آڈیٹر 2

3- جونیئر کلرک 1

موجودہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے 76 افراد کے خلاف زکوٰۃ فنڈز کے غلط استعمال پر مہمات درج کروائے گئے ہیں نیز زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین، ممبران اور کلرکوں سمیت 1854 افراد کو برطرف کیا گیا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ فنڈ کے غلط استعمال میں بتایا گیا ہے کہ 76 افراد کے خلاف مہمات درج کئے گئے ہیں اور 1854 افراد کو برطرف کیا گیا ہے۔ میں معزز وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ زکوٰۃ فنڈ کے پیسے کھا گئے ہیں ان سے کتنے پیسے recover کئے گئے ہیں؟ کتنے افراد کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئی ہیں؟ مہمات درج کروانے کے بعد کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا اور recovery کی کیا صورت حال رہی ہے؟ وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں ان لوگوں سے 24 لاکھ سے زائد کی recovery کی گئی ہے اور جس شخص سے رقم وصول ہو جاتی ہے اس پر مقدمہ درج نہیں کیا جاتا کیونکہ مقدمے درج کروانے سے پیچیدگیوں پیدا ہوتی ہیں۔ ہمارے department کا یہ اصول ہے کہ جہاں سے پیسے آسانی سے مل جائیں وہاں مقدمہ درج نہیں کرواتے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا سوال ہے کہ یہ جو فرما رہے ہیں کہ جو لوگ پیسے کھا کر چلے جاتے ہیں ان سے پیسے recover ہو جائیں تو ان کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا جاتا۔ یہ کس قانون، ضابطے اور رول کے تحت کہہ رہے ہیں؟ اس لئے کہ civil liability اور چیز ہے 'criminal liability' اور چیز ہے۔ یہ کس حساب سے بات کر

رہے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، ہمیں جہاں سے recovery مل جائے تو پھر یہ معاہدہ ہو جاتا ہے کہ ہم اس کے خلاف مقدمہ درج نہیں کروائیں گے۔ ویسے تو قانون میں یہ چیز درج ہے۔ اس لئے کوئی اس سے انحراف نہیں کر سکتا لیکن جہاں مقدمے درج ہوتے ہیں وہاں سے وصولی نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہاں ایک چیز یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ جن لوگوں نے خوردبرد کی ہے انہیں black list کیا جائے تاکہ آئندہ وہ زکوٰۃ اور عشر کے ممبر نہ بن سکیں اور ان کے خلاف مزید کارروائی کی جائے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری، یہ بات اتنی آسان نہیں ہے کہ وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ اگر زکوٰۃ و عشر کے پینے بھم ہو جائیں اور وہ recover ہو جائیں تو وہ لوگ فارغ ہو جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی ذکیٹی یا چوری کرے اگر وہ مال مقدمہ یا پیسے واپس کر دیتا ہے تو اس کے خلاف فوجداری بات نہیں ہونی چاہیے تو میں بڑا حیران ہوں کہ یہ ایوان کے سامنے کس طرح کی بات کر رہے ہیں کہ ہم پیسا recover کر لیتے ہیں لیکن فوجداری مقدمے کی طرف نہیں جاتے۔ یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ recovery civil معاملہ ہے۔ اگر کوئی آدمی misappropriate کرتا ہے تو اس سے مقدمے کے ذریعے بھی اور مذاکرات کے ذریعے بھی بے شکستے ہیں لیکن اگر criminal offence attract ہوتا ہے اس نے powers misuse کیے، اس نے misappropriate کیا، criminal breach of trust کیا تو اس کے خلاف ضابطہ فوجداری کے تحت مقدمہ ہو گا اور آج وزیر صاحب لائسنس دے رہے ہیں کہ ہم ان کے خلاف فوجداری مقدمات کے چکر میں نہیں پڑتے۔ یہ ایوان میں کس طرح کا جواب دے رہے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، میں نے عرض کی ہے کہ جو معاملہ litigation میں چلا جائے تو اس میں وکیل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ زکوٰۃ کا پیسا ہے اور زکوٰۃ کے علاوہ کہیں خرچ نہیں ہو سکتا اس وجہ سے جہاں سے ہمیں recovery ہو جائے تو ہم مقدمہ درج کروانے سے avoid کرتے ہیں کیونکہ

ہمارے پاس کوئی فنڈز نہیں کہ ہم کوئی وکیل hire کر سکیں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جہاں سے recovery ہو

جانے۔ یہ تو اسی طرح ہے کہ آدمی کوئی چوری کرے اور اس کے بعد جب اس کا مال مقدمہ برآمد

ہو جائے تو اسے کہیں کہ اسے چھوڑ دیں۔ اس پر دفعہ 406/468/420/471 کے تحت آپ کو

proceed کرنا ہوتا ہے۔ یہ بتائیں کہ میں نے جو sections quote کئے ہیں ان کے مطابق

انہیں proceed کرنا ہوتا ہے یا نہیں؟ دوسرا یہ تھا کہ کیا صوبائی حکومت کوئی زکوٰۃ خود

کرتی ہے یا نہیں؟ اس کا انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔ یہ ان دو چیزوں کا جواب دے دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، ہم اس سے انحراف نہیں کر رہے۔ ہمارے جواب میں درج ہے کہ ہم نے 70

آدمیوں کے خلاف مقدمات درج کروائے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم پرچہ درج نہیں کرواتے۔ جہاں سے

recovery ہو جانے وہاں ہم avoid کرتے ہیں۔ جہاں تک رانا صاحب کے سوال کا تعلق ہے کہ

زکوٰۃ کی رقم کی رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو بنک کوئی کرتے ہیں اور اس میں محکمہ خود

recover نہیں کرتا اور نہ یہ محکمے کی ذمہ داری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جب recovery ہو جاتی ہے تو اس

کے بعد فوجداری پرچہ درج نہیں ہوتا۔ اس پر پنجاب کی زکوٰۃ کمیٹی نیب کی طرز پر بنانے کی

کوشش کی جا رہی ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ جی چچاس فیصد دے دیں تو باقی پھر سارا پیسا بھی

معاف ہوتا ہے اور پرچہ بھی کوئی نہیں ہوتا تو یہ زکوٰۃ کمیٹی پنجاب کو نیب کی طرز پر کیوں تشکیل

دیا جا رہا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ پرچہ درج نہیں ہوتا کیونکہ ہمارے

پاس فنڈز نہیں ہیں کہ ہم کوئی وکیل کر سکیں اور معاملہ جب عدالت میں جاتا ہے تو ہم اس کی

بیروی نہیں کر سکتے اور یہ زکوٰۃ کا پیسا ہے جو مستحق ہی کو مل سکتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جب کوئی criminal offence ہو جاتا ہے تو دفعہ 486، 468، 420 اور 471 کے تحت کیس رجسٹرڈ ہو جاتا ہے۔ آپ کے پاس منجانب گورنمنٹ پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے۔ already لاہ ڈیپارٹمنٹ exist کر رہا ہے۔ اس کے لئے آپ کو کسی وکیل کو فیس دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ خود بخود کرتا ہے کیونکہ لاہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ڈسٹرکٹ انارنی ہیں 'ڈسٹی انارنی ہیں۔ وزیر صاحب کے علم میں اضافہ ہو جانے کے لئے آپ کو کوڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے ٹکے نے ایک درخواست دینی ہے 'پرچہ درج ہونا ہے اور اس کے بعد پراسیکیوشن نے خود اس کو proceed کرنا ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! پرچے درج ہونے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، پرچے درج ہونے ہیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں وضاحت کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر زکوٰۃ و عشر جو جتا رہے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ پہلی option دی جاتی ہے کہ اگر بندہ recovery واپس کر دے تو اس کے خلاف کوئی کیس نہیں کیا جائے گا۔ اگر وہ ریکوری واپس نہ کرے تو پھر اس کے خلاف پرچہ درج کرانے میں کوئی امر مانع نہیں ہے اور اس طرح پرچے درج ہوتے ہیں۔ اگر پہلے ہی پرچہ دے کر اسے اندر کر دیا جائے تو پھر کوئی بندہ recovery نہیں دیتا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ پہلے option دی جاتی ہے۔ اس ڈر سے وہ recovery دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، کیا پہلے نوٹس دیئے جاتے ہیں؟

وزیر خوراک، جی، پہلے نوٹس دیئے جاتے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! ریکارڈ کی بات ہے اور آپ اس وقت recovery کی پوزیشن دیکھ لیں کہ حکومت جب سے آئی ہے کہ ڈیڑھ سال کے عرصے میں ہماری حکومت نے 25 لاکھ روپے کی recovery کی ہے۔ اس سے پچھلے سال کی recovery دیکھ لیں تو واضح فرق نظر آنے



کا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اس کا مطلب ہے کہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ آپ نوٹس دیتے ہیں۔ اس پر recovery ہو جاتی ہے تو اس کے خلاف آپ پر چر نہیں دیتے لیکن اگر ایک آدمی ثابت ہو جائے کہ وہ defaulter ہے اور اس نے جان بوجھ کر پیسہ غوردرد کیا ہے تو کم از کم اس کو black list کیا جائے اور اس کے خلاف کوئی ایکشن تو ہونا چاہیے تاکہ کوئی مستقبل میں غوردرد نہ کر سکے۔ خصوصاً جو زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اگر وہ غوردرد کر رہی ہیں تو ان آدمیوں کو بھی black list کیا جائے تاکہ وہ آئندہ اس میں شامل نہ ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری، This is misappropriation اس میں recovery کے بعد آپ کو اسے penalize کرنا ہوتا ہے۔ You cannot close this chapter کہ recovery ہو رہی ہے۔ پیسہ misappropriate ہوا ہے تو آپ کو case رجسٹر کرنا ہوتا ہے۔ recovery علیحدہ چیز ہے اور criminal offence علیحدہ چیزیں ہیں۔ آپ ریکوری بھی کریں گے اور اس کو proceed بھی کریں گے۔ آپ مجھے criminal procedure میں سے ایسا قانون بتا دیں کہ جب ریکوری ہو جائے تو آپ proceed نہیں کریں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، رانا صاحب! اگر ایک نوٹس دیا جائے اور اس میں نام دیا جائے کہ آپ یہ رقم واپس کریں۔ اگر نہیں کریں گے تو آپ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری، جب اس نے پیسہ misappropriate کر لیا ہے تو اسے پیسہ بھی دینا ہے اور اس کے مطابق اس کو criminally proceed بھی کرنا ہے۔ آپ مجھے

Criminal Procedure Code کا کوئی ایسا رول بتادیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، انہوں نے کہا ہے کہ ان کے خلاف پرچے ہوتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری، یہ بتادیں کہ Recovery amounts to settle the

all things آپ مجھے بتادیں۔ This is the bad precedent. اگر آپ amount recover

کرنے کے بعد Criminally proceed نہیں کریں گے تو This is bad law آپ کے Criminal Procedure Code میں کوئی ایسا نسخہ چیز نہیں ہے کہ ریکوری ہونے پر آپ case ختم کر دیں۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، آپ کیس رجسٹرڈ کروائیں گے اور پراسیکیوشن اس کو proceed کرے گا۔ مجھے وزیر صاحب صرف اتنا بتادیں کہ کون سا قانون ہے کہ ریکوری کے بعد آپ کہتے ہیں کہ آپ آگے proceed نہیں کریں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، ہم نے 76 بندوں کے خلاف پورے درج کروایا ہے۔ ہم کب انحراف کر رہے ہیں؟

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ پچھلے ذریعہ سال میں 25 لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کتنی رقم کا فراڈ ہوا تھا جس میں سے 25 لاکھ روپے recovery ہوئی ہے۔ جناب قائم مقام سپیکر، یہ نیا سوال بنتا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں لکھا ہے کہ 2002-03 میں زکوٰۃ کی رقوم کن کن مدت پر خرچ ہوئیں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے ایک آڈٹ رپورٹ پڑھی تو اس میں یہ تھا کہ ضلع حافظ آباد کی آبادی آٹھ لاکھ نفوس اور زکوٰۃ کی رقم تیس لاکھ روپے اور ضلع ملتان کی آبادی تیس لاکھ نفوس اور زکوٰۃ کی رقم بیس لاکھ روپے ہے۔ میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے علاقوں کی پسماندگی بہت زیادہ ہے اور وہاں غربت زیادہ ہے۔ کیا ان کا کوئی ارادہ ہے کہ آئندہ امداد کی بنیاد کی بجائے کہ لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ کو زیادہ فنڈز دینے کی بجائے زکوٰۃ کے مستحقین جن پسماندہ ضلعوں اور علاقوں میں زیادہ رستہ ہیں وہاں کا criteria بنا کر زکوٰۃ کی رقوم زیادہ دی جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کس سوال پر ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر عمر جاوید صدیقی، کن کن مدت میں خرچ ہوئیں ہیں ان میں سے ایک مدت میں نے یہ

نکلی ہے کہ پسامدہ علاقوں میں جہاں مستحقین ہیں۔ اس میں تو رقم کم خرچ کی جا رہی ہے اور لاہور، گوجرانوہ اور فیصل آباد میں سارے پنجاب کا زکوٰۃ کا مال خرچ ہو جاتا ہے۔ یہ 'میانوالی' بھکر، مظفر گڑھ والے بے چارے مایوس رہ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، نیا سوال بتا ہے۔ آپ نیا سوال کریں۔ یہ ضمنی سوال نہیں بتا۔ آپ کا پوائنٹ وزنی ہے لیکن نیا سوال بتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سیکرٹری! آبادی کی بنیاد پر تقسیم ہوتی ہے۔ یہ فیڈرل زکوٰۃ کونسل کا فیصلہ ہے۔ وہی با اختیار ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر صاحب میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو آپ ضرور ذہن نشین کریں اور کوئی ایسی پالیسی بنائیں کہ جہاں غربت اور اتلاس زیادہ ہے ان پر خصوصی شفقت کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، ہم آپ کی یہی تجویز فیڈرل زکوٰۃ کونسل کو انشاء اللہ تعالیٰ بھیج دیں گے۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، جی بالکل یہ ہونی چاہیے۔

ڈاکٹر سید نسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید نسیم اختر، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ میں وقفہ سوالات سے پہلے ہی بار بار پوائنٹ آف آرڈر پر بت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ گزارش یہ ہے کہ عطمان کے اندر پچھلے کئی دنوں سے موت کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اخبارات میں متواتر خبریں آرہی ہیں۔ ایک دن تیس ایک دن پانچ آدمی زہریلی شراب پینے سے مر گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ یہ کل افیشن نوٹس میں لے آئیں۔ اس کا زکوٰۃ و عشر سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

راجہ محمد طارق کیانی، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف صاحب نے یہاں تحریر فرمایا ہے کہ ہماری زکوٰۃ کی کل collection کی رقم تقریباً پانچ ارب روپے سے زیادہ ہے اور انہوں نے جولائی سال 2002-03 میں خرچ کیا ہے وہ تقریباً ساڑھے چار ارب روپے سے زیادہ ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کون سے اسباب اور کون سی وجوہات ہیں کہ جس کی بنیاد پر ایک طرف تو ہمارے ممبران اپنے ضلع کے لئے زکوٰۃ کی فراہمی فنڈ اور اضافے کے لئے پیسے جمع نہیں ہیں اور دوسری طرف تقریباً پانچ ارب روپے محکمہ کی نالافتی یا عدم توجہی کی وجہ سے خرچ نہیں ہو پا رہا۔ کیا یہ وہ وجوہات اور اسباب بیان کرنا پسند کریں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سیکرٹری! شروع سال میں جو ایکشن کا سال ہوتا ہے۔ چنانچہ میں دیر ہوئی اور اس وقت کے چیزیں دیر سے منتخب ہونے۔ اس وجہ سے وہ رقم صحیح وقت پر خرچ نہیں ہوتی۔ آئندہ آپ دیکھیں گے کہ واضح فرق ہوگا۔

حاجی محمد اعجاز، اسی سوال کے (ب) جز میں گزارہ الاؤنس میں جو رقم خرچ کی گئی ہے وہ ایک ارب 14 کروڑ 96 لاکھ 66 ہزار روپے ہے۔ مجھے وزیر موصوف صرف یہ بتادیں کہ کیا ان تمام لوگوں کو رقم دی گئی ہے جن لوگوں نے درخواستیں دیں تھیں یا کچھ درخواستیں pending ہیں۔ وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سیکرٹری! غریب کی تعداد زیادہ ہے۔ اس کے بعد بھی لوگ بچ جاتے ہیں کہ پورے لوگوں کو زکوٰۃ فراہم کرنا مشکل ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، چودھری زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ جس طرح سوال 2578 کے (الف) جز کے جواب میں یہ ہے کہ وفاقی حکومت زکوٰۃ اکٹھی کرتی ہے اور پھر صوبوں کو آبادی کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح صوبوں کو آبادی کی بنیاد پر رقم ملتی ہے اسی طرح اضلاع میں بھی آبادی کی بنیاد پر رقم دی جاتی ہے یا کوئی اور طریقہ کار ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ ضلعوں کو بھی آبادی کے لحاظ سے رقم دی جاتی ہے۔ وہ طریقہ اپنایا جاتا ہے جو کہ صوبوں کے لئے اپنایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، کیا یہ ایسا ہوتا کہ جیسے موجودہ صوبائی حکومت نے تعلیم کے محکمے کے لئے فنڈز برابر کئے ہیں۔ اگر اس زکوٰۃ و عشر کو بھی اسی طریقے سے کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ کم از کم کافی لوگ اس سے مستفید ہوں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب والا میں عرض کر چکا ہوں کہ فیڈرل زکوٰۃ کونسل Policy making body ہے تو ہم ان احکامات کو انشاء اللہ پورا کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس کو اسی base پر کرائیں جیسے محکمہ تعلیم نے کیا ہے جس میں سب کو برابر کا حصہ ملا ہے۔ کم از کم ہر ضلع کو برابر کے فنڈز ملیں گے تو اس سے کافی غربت دور ہو جانے لگی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! حکم کی تعمیل ہوگی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ نوٹل 25267 زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں ان کے لئے کیا ایک آڈٹ آفیسر، ایک کلرک یا جتنے بھی ہیس مچیس لوگ ہیں کیا یہ آڈٹ کے لئے کافی ہیں؟ کیونکہ 25267 کمیٹیوں کا آپ نے آڈٹ کرنا ہے۔ یہ بتادیں کہ کیا یہ سٹاف ان کے لئے کافی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! ان لوگوں کو زکوٰۃ سے تنخواہ دی جاتی ہے اور فیڈرل زکوٰۃ کونسل جو سٹاف سہا کرتی ہے اس کے مطابق ہی ہم عمل کرتے ہیں۔ ہم دوبارہ فیڈرل گورنمنٹ کو کھ رہے ہیں کہ ہمیں مزید آڈٹ آفیسر اور کلرک دینے چاہئیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر اجو آڈیٹر جنرل ہے اس کے مطابق آپ 10 at random فیصد آڈٹ کرتے ہیں۔ اس میں سب سے زیادہ embezzlement ہو رہی ہے۔ جیسے جنوبی پنجاب والے ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ ان کو فیصل آباد کی بھی تکلیف ہوتی ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر آپ مستحق لوگوں کو زکوٰۃ نہیں پہنچا سکتے۔ آپ دکھیں کہ آڈٹ صحیح نہیں ہو رہا۔ چھٹے غریب لوگ ہیں وہ آہستہ آہستہ لاہور آرہے ہیں اور یہ بھی یہاں تشریف لے آئے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ 100 فیصد آپ کو آڈٹ کرنا چاہیے یہ بڑا اہم ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ بھی ان غریبوں میں شامل ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، یہ بھی ان غریبوں میں شامل ہیں۔ جو یہاں پر تشریف لے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! پھر تو وہ بھی مستحق ہونے۔

رانا آفتاب احمد خان، ان کو بھی دیں، ہمیں کیا اعتراض ہے؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب سے ہوں اور یقین کریں میں امداد کا مستحق ہوں، درہربانی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، منسٹر صاحب! آپ ان کے لئے کم از کم خصوصی گرانٹ منظور کریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! آبادی کی بنیاد پر دیکھیں تو ضلع حافظ آباد میں آبادی آٹھ لاکھ اور فنڈ 21 لاکھ ہیں۔ ضلع ملتان میں آبادی 30 لاکھ فنڈ 20 لاکھ۔

رانا آفتاب احمد خان، میری وزیر صاحب سے درخواست ہے کہ بغرض آڈٹ مزید عملے کے لئے مرکزی زکوٰۃ کونسل کو لکھیں تاکہ اس کا proper آڈٹ ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ already ہم نے کھ کر بھیج دیا ہوا ہے۔

سید احسان اللہ و قاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، ہمارے ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ میں مستحق ہوں۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ زکوٰۃ کا پیسا ہے۔ اس پر نظر نہ رکھیں۔ ان کے لئے اور بہت ساری مددات موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، نہیں، ان کا مقصد اپنے لئے نہیں ہے۔ ان کا مقصد ان کے اپنے حلقے کے غریب عوام کے لئے ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، وہ خود کہہ رہے ہیں کہ میں مستحق ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ اپنے حلقے کے غریب عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، میں غریب حلقے کا نمائندہ ہوں اور مجھے زیادہ گرانٹ دی جائے۔

سید احسان اللہ وقاص، وہ اپنے لئے کہہ رہے ہیں کہ میں خود مستحق ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میں ڈاکٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب عوام کے لئے بات کرتے ہیں۔

میاں محمد لطیف، بنوار راجپوت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، لطیف صاحب!

میاں محمد لطیف، بنوار راجپوت، جناب سیکرٹری پنجاب میں جو زکوٰۃ کا سسٹم چل رہا ہے۔ زکوٰۃ کے

لئے ہم جو ضلعی چیئرمین جانتے ہیں ان کا ایماندار ہونا ضروری ہے۔ جو اس کے لئے اہل ہوں اس

کے لئے ایک criteria ہونا چاہیے۔ میرا اس بارے میں منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ انہوں نے جو

ضلعی چیئرمین ابھی nominate کئے ہیں ان کی selection کا کیا criteria ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ fresh question بنتا ہے۔ اب اس پر ضمنی سوال کافی ہو

گئے ہیں۔ اگلا سوال صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، on her behalf سوال نمبر 2712۔ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (مزز رکن نے محترمہ صفیرہ اسلام کے ایما پر طبع شدہ سوال دریافت کیا) جناب قائم مقام سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے؟

ضلع شیخوپورہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں

اور ممبران کے کوائف

- \*2712، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر اذراہ نوازشی بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع شیخوپورہ میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کا چناؤ کب ہوا؟
- (ب) چیئرمین اور ممبران کے چناؤ کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا؟
- (ج) چیئرمین اور ممبران کے نام اور ایڈریس بتائے جائیں، انتخابات کن افسران کی نگرانی میں ہوئے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) ضلع شیخوپورہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین / ممبران کا چناؤ 2001-6-19 سے 2001-7-25 کے دوران ہوا۔

(ب) چیئرمین اور ممبران کا چناؤ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کی دفعہ (1) 18 کے تحت کیا گیا جس کی رو سے ضلع زکوٰۃ کمیٹی تین افراد پر مشتمل ایک نیم تشکیل دہنی ہے۔ جس میں ایک گزنیڈ آفیسر، ایک عالم دین اور ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا ایک ممبر علاقہ میں جا کر بذریعہ اعلان علاقہ کے رہائشیوں کو مسجد یا سکول میں اکٹھا کرتے ہیں اور پھر اتفاق رائے سے 9 رکنی مقامی زکوٰۃ کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔

(ج) چیئرمین اور ممبران کے ناموں کی تفصیل تترہ "الف" اور انتخابات جن افسران کی نگرانی میں ہوئے ان کی تفصیل تترہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔



رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر صاحب ذرا زکوٰۃ و عشر کی آرڈیننس کی دفعہ (4) 18 کی وضاحت فرمادیں کہ یہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! آرڈیننس کی شق کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا جو الیکشن ہے اس section کے تحت کرایا جاتا ہے۔ اس میں ایک گریڈ آفیسر ہوتا ہے اور ایک عالم دین ہوتا ہے اور ایک نانندہ ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹی کا ہوتا ہے جو کہ موقع پر جا کر الیکشن کرواتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا سوال یہ نہیں ہے۔ یہ ایک زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ہے۔ اس کی سیکشن 18 کی سب کلاز (4) مجھے پڑھ کر سادیں۔ میرے پاس تو کاپی نہیں ہے۔ یہ پڑھ کر سنائیں کہ وہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

**MINISTER FOR ZAKAT AND USHAR:** A District Zakat Committee shall constitute a team of three or more persons including a least one gazetted officer, one Aalim-e-Din and one member of the District Committee to organize a public gathering of the adult Muslim teachers, Ulama and residents of the locality and call upon them to select in the prescribed manner, even adult Muslims residing in that locality who possesses Secondary School Certificate and known to be the pious and offers five times prayer and have

(نمبر ہائے تحسین)

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے پڑھا ہے کہ اس میں کہیں بھی نہیں ہے کہ کوئی پولیٹیکل آدمی جیسے وزیر موصوف نے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کونسل کا چیئرمین نہیں بن سکتا ہے۔ یہ اس کلاز کی violation ہے۔ جو آدمی پولیٹیکل ہو، عہدیدار ہو یا منسٹر ہو وہ اس کا چیئرمین نہیں بن سکتا ہے۔ اس پر قواعد اس طرح جاننے گئے ہیں۔ یہ میرا پوائنٹ تھا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جو رانا صاحب سوال کر رہے ہیں کلاز میں یہ چیز شامل نہیں ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری ہمارا سوال بھی ہے اور ہمارا concern بھی یہ ہے کہ وزیر صاحب راولپنڈی گئے تو وہاں انہوں نے کہا کہ ہم پرانی کمیٹیوں کی جگہ نئی کمیٹیاں بنا رہے ہیں اور اس میں ہمارا امیڈیا یہ ہو گا کہ مسلم لیگ (ق) کے جو عہدیداران ہیں۔ وہ سارے مسلمان، متقی اور پرہیزگار ہیں۔ ان کا بھی concern ہے کہ انہوں نے جو وہاں پر بیان دیا کہ مسلم لیگ (ق) کے لوگوں کو زکوٰۃ کمیٹی میں داخل کیا جانے گا۔ میرا ان سے سوال ہے کہ اگر یہ بات درست ہے تو غلط بات ہے۔ اس طرح اگر آپ اسٹیڈی برتیں گے تو یہ معاملہ ٹھیک نہیں ہو گا۔ کم از کم زکوٰۃ کمیٹی میں یہ معاملہ نہیں ہونا چاہیے۔ آپ خود عالم دین لگتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے منسٹر صاحب آپ کے سامنے ہیں تو کیا یہ عہدہ زاہد نہیں ہیں، ضروری تو نہیں کہ (ق) لیگ والے عہدہ زاہد ہیں۔ عہدہ زاہد کوئی بھی ہو سکتا ہے اور ہر پارٹی سے ہو سکتا ہے۔ یہ خود نیک آدمی ہیں اور انہوں نے آگے بھی نیک آدمی ہی لائے ہوں گے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری میں انہیں عالم دین سمجھتا ہوں اور سمجھتا تھا لیکن، آج جب انہوں نے یہ کہا کہ ہم مہدمت درج نہیں کر سکتے جو پیسے ہضم کر جاتے ہیں،

جو فراڈ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ سوال ختم ہو چکا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو اس سوال کی محرک صغیرہ اسلام صاحبہ ہیں، جب پیپلز پارٹی کی حکومت تھی تو وہ بذات خود اس ڈسٹرکٹ شیڈیوہ کی چیئرمن رہی ہیں۔ کیا ان کا اس پارٹی سے تعلق نہیں تھا؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ زکوٰۃ عشر آرڈیننس کے تحت زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمن اس کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے وہ نیک اور اچھی شہرت کا حامل ہو اور ناز پر ہوتا ہو اور اس کے کردار کے حوالے سے کسی کو کوئی شک نہ ہو۔ لیکن ہمارے یہاں پر بہت ساری زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمن ان قواعد و ضوابط کے تحت پورے نہیں اترتے ہیں۔ اس وجہ سے جناب وزیر موصوف، نے خود فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کی بہت ساری رقم لوگ ہضم کر جاتے ہیں اور بعد میں محکمہ کوشش کر کے اس کو نکوانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس چیز کا کیا اہتمام کیا ہے کہ آئندہ صرف اچھی شہرت کے حامل نیک اور ناز پر ہونے والے اور اس مسجد کے ساتھ تعلق رکھنے والے جس میں زکوٰۃ کمیٹی کا چناؤ ہوتا ہو، اس چناؤ کے لئے اس چیز کا کیا اہتمام کیا ہے کہ آئندہ صرف ایسے لوگ ہی منتخب ہو سکیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! موجودہ چیئرمن جو جانے گئے ہیں ان میں حکومت نے اس چیز کا اہتمام کیا ہے کہ تمام ایجنسیوں سے ان کی کلیننس لی گئی ہے کہ وہ اس چیز کے اہل ہیں۔ تب ان کو نامزد کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اجلاسوال نمبر 2791 بھی محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، on her behalf سوال نمبر 2791 معزز رکن نے محترمہ صغیرہ اسلام کے ایازہ پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد اور صوبائی

اور ضلعی سطح پر مختص شدہ رقم کی تفصیل

\*2791، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ان کی تعداد بتائی جائے۔

نیز یہ کمیٹیاں آبادی کے لحاظ سے بنائی گئی ہیں یا علاقے کی بنیاد پر؟

(ب) موجودہ مالی سال میں صوبے کے لئے زکوٰۃ و عشر کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی

ہے؟

(ج) مختص رقم کو ضلعوں میں کس بنیاد اور مییار پر تقسیم کیا گیا ہے؟

(د) ضلعوں کے لئے مختص رقم کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ ان کی تعداد

1282 ہے۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 18 کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی

تشکیل حسب ذیل علاقے کے حساب سے دی جائے گی،

(الف) بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر محال (ریونیوسینٹ)

(ب) غیر بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر دیہہ یا گاؤں

(ج) شہری علاقے میں ہر علاقہ وار (وارڈ) مگر شرط یہ ہے کہ اگر صوبائی کونسل کی

رہنمائی میں کسی "محال" دیہہ یا گاؤں کی آبادی اتنی زیادہ یا اتنی کم ہو کہ اس

میں مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دینا مناسب نہ ہو تو ایسا محال دیہہ یا

گاؤں اگر بہت بڑا ہو تو اس کو دو یا زیادہ مقامی علاقوں میں تقسیم کیا جاسکے

گا اور اگر بہت چھوٹا ہو تو کسی دیگر محال دیہہ یا گاؤں کے ساتھ ملا کر ایک

مقامی علاقہ بنا دیا جائے گا اگر مقامی کمیٹی قائم کرنے کے لئے کسی محال

دیکھ یا گاؤں کی اس طرح تقسیم یا گروپ بندی کی جانے تو صوبائی کونسل ایسے ضمنی احکام جاری کر سکے گی جو اس آرڈیننس کی اغراض کے لئے ضروری ہوں۔

تشریح، اس ذیلی دفتر میں،

(الف) "شہری علاقے" سے کسی میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی کٹونمنٹ بورڈ یا ٹاؤن کمیٹی کی حدود کے اندر کا علاقہ مراد ہے۔

(ب) "دیہی علاقے" سے شہری علاقے کے علاوہ علاقہ مراد ہے۔

(ج) "بندوبستی دیہی علاقے" سے ایسا دیہی علاقہ مراد ہے جس کے لئے بندوبست کاریکاڈ موجود ہو۔

(د) "غیر بندوبستی دیہی علاقہ" سے بندوبستی دیہی علاقے کے علاوہ دیہی علاقہ مراد ہے۔

(ه) "علاقہ (وارڈ)" سے ایسا کچا اور مخصوص مقامی علاقہ مراد ہے جس کی آبادی تقریباً دس ہزار سے زائد نہ ہو۔

ان کمیٹیوں کی حد بندی کا تعین 1988ء کی مردم شماری کی بنیاد پر کیا گیا تھا۔ دیہی علاقوں میں 2500 سے 3000 نفوس کی آبادی پر ایک کمیٹی جب کہ شہری علاقوں میں 10000 نفوس تک کی آبادی پر ایک کمیٹی کی حد بندی کا تعین کیا گیا تھا۔ اسی حد بندی کی بنیاد پر کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی ہے۔

(ب) مرکزی زکوٰۃ کونسل نے موجودہ مالی سال کے پہلے چھ ماہ (03-07-1 سے 03-12-31) کے لئے ریگولر دات میں 1,18,99,20,000 روپے جب کہ مستقل بحالی زکوٰۃ سکیم کے

لئے 1,41,42,11,000 روپے کی رقم مختص کی ہے۔

(ج) مختص رقم کو ضلعوں میں آبادی کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(د) ضلعوں کے لئے مختص رقم (پہلی آمدہ قسط) برائے ریگولرہات و مستقل بحالی زکوٰۃ کی تفصیل تترہ (الف) و (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صفحہ نمبر 4 پر ان کمیٹیوں کی مدد بندی کا تین 1988 کی مردم شماری کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آخری مردم شماری ہوئی اس کے مطابق کمیٹیاں تشکیل دی گئیں یا نہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، ویسے تو موجودہ کمیٹیاں چلنے والی ہی قائم ہیں لیکن ابھی ہم نے ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹیوں، کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ نئے سرے سے حلقہ بندی کر سکتے ہیں۔ شہروں میں تقریباً دس ہزار کی آبادی پر کمیٹی قائم ہوتی ہے اور دیہاتوں میں تین ہزار کی آبادی پر کمیٹی چلائی جاسکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، on her behalf، سوال نمبر 3187 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

(مغرر کن نے محترمہ ثمینہ نوید کے ایاد پر طبع شدہ سوال دریاں ۱۰)

جناب قائم مقام سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تنظیم، عوامی نمائندگان

کی نامزدگی اور عشر کی وصولی کا مسئلہ

\*3187، محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ تقسیم کرنے اور عشر وصول کرنے والے محکمے کا نام زکوٰۃ و

عشر رکھا گیا ہے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ضلعی سطح پر اور مقامی سطح پر چیزیں مقرر کر رکھے ہیں جبکہ تحصیل سطح پر نہیں ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ و عشر آرزوینس کے تحت محکمہ تحصیل پول پر بھی اپنے دفاتر اور چیزیں بنانے کا جو زمینداروں سے عشر وصول کریں گے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت نہ ہی عشر وصول کیا جا رہا ہے اور نہ ہی کہیں خرچ کیا جا رہا ہے؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں میں عوامی نمائندگان M.P.As/M.N.As کو کسی سطح پر بھی شامل نہ کیا گیا ہے؟
- (و) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ زکوٰۃ کمیٹیوں میں ضلعی ناظم اور تحصیل ناظمین کو متذکرہ کمیٹیوں میں نمائندگی دی گئی ہے؟
- (ز) اگر جزو ہانے بلا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا محکمہ زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ عشر کو متعارف کرانے، تحصیل پول پر زکوٰۃ و عشر کے دفاتر اور چیزیں مقرر کرنے اور ناظمین کی طرح عوامی نمائندگان کو بھی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں میں نمائندگی دینے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) جی ہاں! اسلامی احکام کے مطابق اس محکمے کا نام زکوٰۃ و عشر ہی ہے۔
- (ب) یہ درست ہے کہ ضلعی اور مقامی سطح پر چیزیں مقرر کئے گئے ہیں۔ جب کہ تحصیل کی سطح پر زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل نہ دی گئی ہیں۔ چونکہ تحصیل کی سطح پر سٹاف اور انتظامی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے تحصیل کمیٹیوں کی تشکیل نہ ہوئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ زکوٰۃ آرڈیننس کے تحت محکمہ زکوٰۃ تحصیل کی سطح پر بھی اپنے دفاتر اور چھتر میں بنائے گا۔ جن کی ذمہ داری تحصیل میں زکوٰۃ و عشر کی تقسیم اور وصولی کی نگرانی کرنا ہے۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء کی دفعہ 6 کے مطابق عشر کی رقم کی تخصیص اور وصولی محکمہ مال کی ذمہ داری ہے۔ تاہم زرعی ٹیکس لاگو ہونے کی بنا پر محکمہ مال عشر کی وصولی نہ کر رہا ہے۔

(د) وضاحت جز (ج) میں کردی جا رہی ہے۔

(ہ) 'ہاں' یہ درست ہے۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کی دفعہ 16 اور 18 کے تحت کوئی سیاسی مہدیدار زکوٰۃ کمیٹیوں میں شامل نہ کیا جاسکتا ہے۔

(و) ضلعی یا مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں کسی سطح پر بھی ضلعی یا تحصیل نامین کو شامل نہیں کیا گیا۔ تاہم مستقل بحالی زکوٰۃ سکیم کی مانیٹرنگ کے لئے مرکزی زکوٰۃ کونسل نے ضلعی اور مقامی سطح پر نگران کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔ ان کمیٹیوں میں ضلعی اور مقامی سطح پر بالترتیب ضلع ناظم اور تحصیل ناظم کے نامزد نمائندگان کو شامل کیا گیا ہے۔ تاکہ مستقل بحالی سکیم کی موثر نگرانی ہو سکے اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر زکوٰۃ فنڈ صحیح استعمال تک پہنچانے کا دباؤ برقرار ہے۔

(ز) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے تحت عشر کی وصولی محکمہ مال کو سونپی گئی ہے۔ کسی بھی مزید تبدیلی کے لئے زکوٰۃ و عشر آرڈیننس میں ترمیم درکار ہو گی۔ 1994ء تک تحصیل زکوٰۃ کمیٹیوں پر سٹاف موجود تھا۔ اسی سال جب مرکزی حکومت نے محکمہ اپنی تحویل میں لیا تو تحصیل اور ڈویژن کی سطح پر زکوٰۃ کا ڈھانچہ ختم کر دیا گیا۔ تاہم 1997ء میں جب محکمہ زکوٰۃ دوبارہ صوبوں کی تحویل میں دیا گیا تو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس میں دوبارہ ترمیم کے بعد تحصیل کی سطح پر ڈھانچے کو بحال کر دیا گیا۔ اسی اٹھارہ مہینوں میں ڈاؤن سائزنگ کا عمل شروع ہوا تو حکومت پنجاب نے تحصیل سطح پر کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے سٹاف اور دیگر سہولیات فراہم نہ کیں۔ اسی لئے بحال تحصیل کمیٹیوں کی تشکیل



کا عمل مؤخر رہا۔ اب حکومت تحصیل زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں تکمیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ محکمہ زکوٰۃ و عشر براہ راست مرکزی زکوٰۃ کونسل کے وضع کردہ قواعد و ضوابط پر کاربند ہے۔ حکومت تقسیم زکوٰۃ کی مانیٹرنگ کے لئے تشکیل دی گئی نگران کمیٹیوں میں عوامی نمائندگان کی شمولیت کی حواش کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاہم اس بارے میں تہمتی فیصلے کا اختیار مرکزی زکوٰۃ کونسل کے پاس ہے۔

رانا آفتاب، احمد خان، میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب، احمد خان، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تحصیل یول پر بھی اپنے دفاتر اور چیزیں جائیں گے یا نہیں جائیں گے؟ فیڈرل زکوٰۃ کونسل کی ہدایات ہیں کہ آپ نے تحصیل یول پر بھی یہ دفاتر بنانے ہیں۔ جواب میں انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ وہاں پر یہ نہیں ہیں۔ اگر یہ نہیں ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے اور اگر بنانے ہیں تو کب تک یہ بن جائیں گے؟ وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سیکرٹری محکمے کو ان تحصیل کمیٹیوں کو بنانے کے لئے فنڈز مہیا نہیں ہونے جو نہیں فنڈز مہیا ہو گئے تو ہم کمیٹیاں قائم کر دیں گے۔

رانا آفتاب، احمد خان، جناب سیکرٹری آپ دیکھیں کہ یہ ایک legal requirement ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کی directions ہیں کہ آپ نے یہ بنانے ہیں۔ وزیر صاحب اکثر جواب میں فرماتے ہیں کہ جی یہ مرکزی زکوٰۃ کونسل کے احکامات ہیں۔ یہ بھی تو مرکزی زکوٰۃ کونسل کے احکامات ہیں کہ آپ تحصیل یول پر ان کے دفاتر بنائیں اگر نہیں بنے ہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اگر بنانے ہیں تو کب تک بن جائیں گے؟ اگر ان کو لیٹر لکھا ہے تو وہ بھی بتادیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، انہوں نے کہا ہے کہ جب فنڈز available ہوں گے تو پھر کام شروع کریں گے۔ میں اس میں ایک چیز کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تحصیل یول پر کریں تو وہاں یونین یول پر بھی کریں تاکہ وہاں پر ان کے دفاتر ہونے چاہئیں۔

راجہ محمد طارق کیانی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ محمد طارق کیانی، جناب سپیکر! متعلقہ آرڈیننس کے سیکشن 16 اور 18 میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ زکوٰۃ کسی بھی سطح پر کسی کے عمل، کسی بھی level پر کسی بھی political شخص کی appointment نہیں ہو سکے گی۔ مگر ڈسٹرکٹ ناظم اور تحصیل ناظم کے حوالے سے طے شدہ بات ہے کہ وہ political appointee ہیں۔ ان کو کس سیکشن یا کس قانون کے مطابق ان کمپنیوں میں شامل کیا گیا ہے اور ان کی recommendations پر ان کے معاونین کو ان کمپنیوں میں شامل کیا گیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! یہ صرف بجلی بیچ کے لئے ہیں اور یہ فیڈرل زکوٰۃ کونسل کا فیصد ہے کہ صرف بجلی بیچ کی مانیٹرنگ کے لئے ڈسٹرکٹ ناظم اور تحصیل ناظم کا نمائندہ شامل ہو گا۔

راجہ محمد طارق کیانی، جناب سپیکر! اس قانون کی رو یہ تھی کہ ان معاملات کو سیاسی تعصبات سے مبرا رکھنے کے لئے سیکشن 16 اور 18 عمل میں لائی گئی۔ اب جب تحصیل ناظم اور ضلع ناظم جو کہ سیاسی افراد ہیں اگر ان کو اس میں شامل کیا جا رہا ہے خواہ ان کا کام monitoring کا ہے، supervision کا ہے، یا distribution کا ہے یہ immaterial چیز ہے وہ سیاسی لوگ ہیں اور سیاسی لوگوں کو زکوٰۃ کے عمل میں شامل کرنا یہ قانون کی بنیادی رو کے خلاف ہے اور میری ان سے گزارش ہے کہ یہ اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے معاونین کو یا سپروائزری اختیارات کے لئے اور بڑے باکردار اور باشعور لوگ ہمارے ملک میں موجود ہیں ان سے یہ کام لیا جائے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! یہ فیڈرل زکوٰۃ کونسل کا فیصد ہے یہ منجانب حکومت کا فیصد نہیں ہے۔ انہوں نے یہ فیصد کیا ہے کہ ان نمائندگان کو صرف مانیٹرنگ کے لئے شامل کیا جانے اس کے علاوہ کوئی اور رول نہیں ہے۔ مقامی زکوٰۃ کونسل استحقاق کا تعین کرتی ہے اور عشر

زکوٰۃ کمیٹی اس کو approve کرتی ہے صرف مانیٹرنگ کے لئے فیڈرل زکوٰۃ کونسل نے ان کو اجازت دی ہے۔

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم سیلیکر، جی، فرمائیں!

محترمہ نشاط افزاء، جناب سیلیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہ رہی ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومت نے بہت سارا فنڈ زکوٰۃ کے لئے مختص کیا ہے مگر وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمیں دو سال کے دوران ابھی تک یہ پتا نہیں چلا کہ یہ جو زکوٰۃ فنڈ صرف آپ کے منظور نظر لوگ لے جاتے ہیں کیا وہی نیک اور شریف ہیں جن کو آپ چیئر مین لگاتے ہیں اور وہ سوائے اقرباء پروری کے کوئی کام نہیں کرتے؟ میں اس کی ایک زندہ مثال عرض کرنا چاہوں گی کہ اس وقت اتنا فنڈ حکومت ان کو دے رہی ہے اس کے باوجود غربت میں بچانے کی کے دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ صرف اس لئے کہ آپ غلط لوگوں کی پرورش کر رہے ہیں۔ میں یہ ذمے کی چوٹ پر کہنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ ہم نے بھی وقت دیکھا ہے اور ہم بھی لوگوں سے ملتے ہیں۔ میں ڈسٹرکٹ پریذینٹ بھی ہوں۔ آپ یقین کریں کہ آپ کی پارٹی کے سوائے کسی مستحق بیوہ، کسی یتیم بچے کی آپ پرورش نہیں کر سکتے۔ سوائے ان کے جو کہ آپ کی پارٹی سے متعلقہ لوگ ہیں۔ آپ کا چیئر مین ان کو دھکے مار کر باہر نکال دیتا ہے میں خود چیئر مین سے بیسیوں دفعہ بات کر چکی ہوں کہ آپ قوم کے ساتھ اتنی تفریق کیوں کر رہے ہیں؟ آپ اس کا اندازہ خود لگائیے کیونکہ آپ انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہیں کہ یہ فنڈ جو کہ اربوں روپے ہے وہ آخر کہاں جاتا ہے اور اس میں بہتری کیوں نہیں آرہی ہے؟ آپ دو سال کے دوران تنزل کی طرف جا رہے ہیں اور غربت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ادھر آپ کہتے ہیں کہ ہم بڑے معائنہ طریقے سے زکوٰۃ کی تقسیم کر رہے ہیں۔ آپ یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترم! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ نشاط افراء، جناب سپیکر! میرا یہی سوال ہے کہ وہ فنڈ کدھر جاتا ہے؟ یہ اقرباء پروری پر خرچ کیا جاتا ہے یا غریبوں پر خرچ کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، محترم! آپ کا یہ سوال نہیں بنتا لیکن ٹھیک ہے کہ آپ نے advice دے دی ہے مگر یہ کوئی سوال تو نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! سوال کے جز (د) میں لکھا ہے کہ ضلعوں کے لئے مختص رقم کی تفصیل بتانی جانے۔ جواب یہ دیا گیا ہے کہ ضلعوں کے لئے مختص رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میں نے ایوان کی میز سے تفصیل لی ہے۔ اس میں پورے پنجاب کے کسی ایک ضلع کا نام نہیں ہے، نہ آبادی ہے، نہ رقم ہے، نہ فنڈ ہے، نہ تقسیم ہے، پوچھا کچھ گیا ہے اور دیا کچھ گیا ہے۔ خدا کا خوف کریں کہ کوئی ایک آدمہ بندہ تو ہو گا کہ جو ایوان کی میز سے اٹھا کر پڑھ لیتا ہو گا۔ سوال ہے کہ ضلعوں کی بنیاد پر کتنے فنڈ ہیں؟ مگر آپ دیکھیں کہ پورے پنجاب میں کوئی ضلع ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کس سوال کی بات کر رہے ہیں؟ کس سوال کا جواب آپ مانگ رہے ہیں؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! سوال نمبر 2791 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ڈاکٹر صاحب! وہ تو گزر چکا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، سر! محترمہ صفیرہ اسلام کا سوال ابھی چل رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تو گزر چکا ہے۔ میں تو 3187 پر ہوں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، سر! اس سوال میں ضلعوں کی تفصیل سے متعلق پوچھا گیا ہے تو میں نیبل سے جواب لے کر آیا ہوں اس میں کسی بھی ضلع کا نام نہیں ہے۔ خدار! اتنا غلط جواب تو نہ دیا کریں کوئی نہ کوئی ممبر تو اسے پڑھ لیتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ سوال تو گزر چکا ہے لیکن any how آپ منسٹر صاحب کو مجھ پر میں دے دیں وہ discuss کر لیں گے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ٹھیک ہے سر! میں انہیں ابھی دے دیتا ہوں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! راجہ صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! بڑے غیر سنجیدہ انداز میں ہم نے بات نال دی۔ جب زکوٰۃ و عشر آرڈیننس میں لکھا گیا ہے کہ سیاسی appointee نہیں ہو سکتے۔

اس قانون کی مرضی، منشاء اور سپرٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تحصیل ناظم اور ضلع ناظم کو induct کیا گیا بقول ان کے کہ مرکزی زکوٰۃ کونسل نے کیا۔ قانون یہ ہے اور سپریم کورٹ یہ کہتی ہے کہ بیورو کریٹس اور وزراء، صاحبان یا کسی کا حکم بھی قانون کے مطابق ہو تو They are

bound to obey only the lawtul order اگر قانون ایک چیز کو منع کرتا ہے تو وہ زکوٰۃ کونسل ہو یا یہ وزیر ہوں یا وفاقی وزیر ہوں، ان کو یہ اختیار نہیں پہنچتا کہ وہ اس طرح کے کوئی

فیصلے کریں جن سے قانون کی خلاف ورزی ہو۔ اس لئے اس بات کو سنجیدگی سے لیں یا تو اس

قانون میں زرمیم کریں اور یہ کہیں کہ ٹھیک ہے ہر سیاسی آدمی کا یہ حق ہے جو آدمی کسی بھی سیاسی نظر۔ یہ یا کسی بھی سیاسی سوچ کا حامل ہو وہ اس میں آ سکتا ہے۔ جب تک اس قانون میں

تبدیلی نہیں لائے تو جس طرح کی تحصیل ناظم اور ضلع ناظم کے نامہ دے نے inducement

کی ہے وہ غلط ہے۔

دوسرے نمبر پر عشر و زکوٰۃ آرڈیننس کا سیکشن 6 یہ کہتا ہے کہ عشر کا معاملہ محکمہ مال کے حوالے ہوگا تو وہ صرف اس base پر عشر کا معاملہ نہیں لے رہے اور وہ ایگریکلچرل ٹیکس کی وجہ سے collect نہیں کر رہے ہیں تو میں وزیر موصوف سے وضاحت چاہوں گا کہ عشر کا معاملہ کیوں نہیں collect کر رہے حالانکہ دفعہ 6 یہ کہتی ہے کہ وہ محکمہ مال collect کرے گا؛ اس کی تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، راجہ صاحب! ویسے یہ سوال تو گزر چکا ہے اور اس پر بحث بھی ہو چکی ہے اور انہوں نے کہا کہ ان کے پاس صرف مانیٹرنگ کے اختیارات ہوں گے۔

راجہ محمد شہقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! وہ غلط کہتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر قانون یہ کہتا ہے کہ سیاسی نمائندے نہیں ہو سکتے تو نہیں ہو سکتے۔ زکوٰۃ کونسل بھی وہ فیصد نہیں کر سکتی نہ یہ وزیر کر سکتے ہیں اور نہ ہی مرکزی وزیر کر سکتے ہیں۔ جب تک اس قانون کو تبدیل نہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، راجہ صاحب! جب اس میں لفظ مانیٹرنگ آجاتا ہے تو اس سے وہ ممبر تو نہیں بن گئے۔ They have no power to distribute Zakat. وہ صرف مانیٹر ہیں

They are not Member of Zakat & Usher

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! قانون پر implement کون کرتا ہے؟ مرکزی زکوٰۃ کونسل میں بیج ہیں جنہوں نے یہ فیصد کیا ہے اور وہی قانون کی وضاحت کرتے ہیں۔ مانیٹر کرنے کے لئے یا دیکھ بھال کے لئے بندہ مقرر کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Neither they can take any action against them.

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! ان کی ذمہ داری ہے کہ انہوں نے صرف معاملات کو مانیٹر کرنا ہے تو اس کے لئے وہ لکھ سکتے ہیں اور اگر کوئی بندہ غور برد کرتا ہے وہ اس کے خلاف سزا کے لئے کمیٹی کو تحریر کر سکتے ہیں اور ایکشن کمیٹی نے لینا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اگلا سوال 3194 بھی محترمہ تمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، on her behalf جناب سیکرٹری سوال نمبر 3194 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔ (سزز رکن نے محترمہ تمینہ نوید کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا) جناب قائم مقام سیکرٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### زکوٰۃ و عشر کے حصول میں درپیش مسائل

\*3194، محترمہ تمینہ نوید، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر، زکوٰۃ فنڈ سے ماہانہ سالانہ اور مستقل بحالی سکیم کے تحت مالی امداد کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ فنڈ کے حصول میں کئی محمانہ اور دفتری پیچیدگیں موجود ہیں جس کی وجہ سے زکوٰۃ کی رقم مستحقین تک نہ پہنچ پاتی ہے؟

(ج) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مسائل حل کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر، زکوٰۃ فنڈ سے ماہانہ سالانہ اور مستقل بحالی سکیم کے تحت مالی امداد کرتا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- گزارہ الاؤنس

گزارہ الاؤنس پانچ سو روپے ماہانہ بذریعہ کراس چیک مستحق کو ادا کیا جاتا ہے۔

2- تعلیمی وظائف

پرائمری تا مڈل 75 روپے ماہانہ ہائی سکول 112 روپے ماہانہ

انٹرمیڈیٹ تا گریجویٹ 375 روپے ماہانہ پوسٹ گریجویٹ 750 روپے ماہانہ

انجینئرنگ امیڈیکل کالج انجینئرنگ یونیورسٹی 874 روپے ماہانہ

کمپیوٹر سائنس 874 روپے ماہانہ

3- دینی مدارس

ماڈل دینی مدارس پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ سے الحاق شدہ مدارس اور ایسے رجسٹرڈ مدارس جن کا نصاب پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے برابر یا زیادہ ہو درج ذیل ہے۔

i- پرائمری ٹامیٹرک 500 روپے ماہانہ

ii- انٹرمیڈیٹ تالی۔ اسے یا اس کے مساوی تعلیم 750 روپے ماہانہ

iii- ایم۔ اسے یا اس کے مساوی اصلی تعلیم 1000 روپے ماہانہ

ایسے دینی مدارس جن میں صرف دینی تعلیم رائج ہو اور یہ پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ سے الحاق شدہ نہ ہوں نہ ہی ان کے نصاب کی پابندی کرتے ہوں۔

iv- حفظ و ناظرہ 150 روپے ماہانہ

v- موقوف الیہ 375 روپے ماہانہ

vi- دورہ حدیث 750 روپے ماہانہ

مگر زکوٰۃ سے صرف ایسے دینی مدارس امداد حاصل کر سکتے ہیں جو چیف ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ پنجاب سے رجسٹرڈ ہوں۔

4- مفت علاج معالجہ

مستحق گھرانہ کا کوئی فرد بیمار ہونے کی صورت میں کسی بھی سرکاری ہسپتال یا کسی ادارہ سے جو زکوٰۃ فنڈ سے رقم حاصل کر رہا ہے، سے مفت علاج معالجہ کی سہولت حاصل کر سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ضرورت مند کو اپنی مقامی کمیٹی سے مستحق ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے اس ہسپتال یا طبی ادارہ میں جمع کروانا ہوتا ہے، جس سے وہ علاج معالجہ کی سہولت حاصل کرنا چاہتا ہے۔



## 5- مستقل بحالی زکوٰۃ سکیم

مستقل بحالی زکوٰۃ سکیم میں بھی مستحقین زکوٰۃ کو مختلف ٹریڈز کے لئے دس ہزار سے چھاس ہزار روپے دینے جاتے ہیں (ٹریڈز کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) جس کے بعد ان کا زکوٰۃ فنڈ سے مزید کسی قسم کی امداد کا استحقاق ختم ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی تقسیم کا طریقہ کار اور قواعد و ضوابط مرکزی زکوٰۃ کونسل وضع کرتی ہے اور مستحقین کو ان قواعد و ضوابط کے مطابق ہی مل امداد دی جاتی ہے تاکہ زکوٰۃ کا نظام شفاف رہے۔

(ب) حصول زکوٰۃ میں کوئی پیچیدگی نہ ہے۔ تقسیم زکوٰۃ کو شفاف بنانے کے لئے ادائیگی

بذریعہ کراس چیک کی جاتی ہے۔ تاہم صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کے نوٹس میں جب بھی زکوٰۃ کی تقسیم میں پیچیدگی کو کم کرنے کے لئے کوئی جامع تجویز آتی ہے۔ تو صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کی منظوری سے مرکزی زکوٰۃ کونسل سے رجوع کر کے، اسے دور کروانے کی کوشش کرتی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا جڑھانے کا جواب اجابت میں نہ ہے۔ اگر فاضل ممبر نظام زکوٰۃ کو سہل بنانے کے لئے جامع تجاویز رکھتے ہیں تو ان سے محکمہ کو آگاہ فرمائیں تاکہ یہ تجاویز محکمہ اعظمی معاملات کے ساتھ مرکزی زکوٰۃ کونسل کو برائے غور و منظوری ارسال کر سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، سوال نمبر 3194 کے (الف) جز میں تعلیمی وظائف کی تفصیل بیان کی ہے کہ پرائمری تا نڈل 75 روپے ماہانہ جبکہ اس کے تیسرے جزو دینی مدارس میں پرائمری تا میٹرک 500 روپے وظیفہ کھا گیا ہے۔ اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت ملک میں ایک کا فٹلہ نظریہ ہے، جس کی یہ حکومت بھی داعی ہے کہ مدارس بنیاد پرستی اور دہشت گردی کو فروغ دے رہے ہیں۔ اب یہ بڑا توجہ طلب اور حساس issue ہے کہ جو عام تعلیمی ادارے

جہاں انگریزی تعلیم دی جاتی ہے وہاں ماہانہ امداد 75 روپے ہے اور دینی مدارس جہاں بنگول پرویز مشرف اور اس حکومت کے یا یہاں بنیاد پرستی اور دہشت گردی کو فروغ دیا جاتا ہے، وہاں بچوں کا ماہانہ وظیفہ 500 روپے ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ پنجاب حکومت کی یہ مجرمانہ حرکت موجودہ وفاقی حکومت کے علم میں آئی ہے یا نہیں اور اگر آئی ہے تو کیا کوئی ایسی تحریک تو نہیں ہے کہ زکوٰۃ و عشرہ کے وزیر دینی مدارس کو 500 روپے ماہانہ دے رہے ہیں، ان کے خلاف کوئی کیس ایف۔بی۔آئی یا اس طرح کے کسی ادارے کو کیونکہ یہ عام تعلیمی اداروں کے بچوں کو 75 روپے دے رہے ہیں جو پرائمری میں پڑھتے ہیں اور دینی مدارس میں پڑھنے والے بچوں کو 500 روپے دے کر اس ملک میں دہشت گردی اور بنیاد پرستی کو ہوادی جا رہی ہے تو اس حوالے سے کیا آپ پرویز مشرف، شوکت عزیز، زبیدہ جلال کوئی ایسا ارادہ رکھتے ہیں کہ وزیر موصوف کے خلاف کوئی ایکشن لے سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کے کہنے سے 500 روپے دینے سے دہشت گردی تو نہیں ہو

سکتی۔ This is no question

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں جو 75 اور 500 روپے کا فرق ہے تو کیا اسے وزیر موصوف ختم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں کہ 75 والوں کو بھی 500 روپے ماہانہ مل جانے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر زکوٰۃ و عشرہ

وزیر زکوٰۃ و عشرہ، جناب سپیکر! یہ تمام پالیسی فیڈرل زکوٰۃ کونسل بناتی ہے اور ہم صرف عمل کرتے ہیں۔ پنجاب حکومت نے کوئی پالیسی نہیں بنائی بلکہ فیڈرل زکوٰۃ کونسل کا فیصلہ ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، بی بی!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھوں گی کہ ہمارے بہاؤ پور کے گرد و نواح کے بہت سے دیہاتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ زکوٰۃ

کے لئے آتے ہیں تو پورا سال ان کے کلام ویسے ہی پڑے رستے ہیں۔ جب میں نے اس بارے میں پتا کیا تو انہوں نے کہا کہ ان کے شافعی کارڈ پڑانے میں لہذا نئے شافعی کارڈ بنوا کر کلاموں کے ساتھ لگانے جائیں۔ ایک تو غریب لوگ دیہاتوں سے بسوں میں آ کر دھکے کھاتے ہیں۔ دوسرا ان کا کرایہ بھی خرچ ہوتا ہے اور پھر وہاں آ کر ان کی کوئی شنوائی بھی نہیں ہوتی اور جب وہ ہم تک پہنچتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے تو وہ شافعی کارڈ کے چکر میں کہتے ہیں کہ جون آ گیا ہے لہذا اب اس سال کا بجٹ ختم ہو گیا ہے اور اب اگلے سال میں طیں گے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ انہوں نے کوئی ایسے دن مقرر کئے ہیں یا مہینہ دو مہینے یا 6 مہینے بعد ان کی جو لسٹ تیار کی جاتی ہے؛ تو اس کا کہیں بھی کوئی ریکارڈ نہیں ملتا کیونکہ میں خود وہاں ان کے دفتر میں گئی ہوں اور وہاں سے پتا کیا تو کوئی بھی ریکارڈ نہیں تھا کہ کن کن کی درخواستیں آئی ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ آپ اس طریقے کو صحیح بنائیں اور بعد میں جب اخبارات میں خبریں آتی ہیں کہ اتنے لاکھ اور اتنے کروڑ روپے زکوٰۃ و عشر کی مد میں لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ یہ سراسر زیادتی ہے کہ جب کسی کو پتا ہی نہیں چلتا کہ کہاں دیا گیا اور وہ رقم کہاں خرچ ہو گئی؛ لیکن اخبارات میں وہ سرخی آ جاتی ہے۔

جناب سیکریٹری دوسرے نمبر پر بڑی اہم چیز ہے کہ علاقہ وائزیونین کونسل میں چیئرمین بنائے جاتے ہیں۔ جن کا چناؤ ممبران کرتے ہیں اور وہ علاقے کی بہتری کے لئے ہوتا ہے کہ ہر علاقے سے 8 یا 10 ممبران کی زکوٰۃ و عشر کی ایک کمیٹی بنانی جاتی ہے جس کا ایک چیئرمین بھی چنا جاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسے ہوتا ہے کہ جب کوئی ممبر یا ممبران اپنی مرضی یا ان کی اجماعی خاطر جس کو چیئرمین بناتے ہیں تو آرڈرز آ جاتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے اور ایڈمنسٹریٹر بنا دیا جاتا ہے تو ان سے یہ سوال ہے کہ ایڈمنسٹریٹر کیوں بنایا جاتا ہے جبکہ اس علاقے کے ممبران ایک اچھے آدمی کو لے کر آتے ہیں؛ تو۔۔۔۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، محترمہ! آپ ایک سوال میں کئی سوال کر رہی ہیں۔ آپ کیا سوال کر رہی ہیں؛ آپ شافعی کارڈ پر سوال کریں یا پھر ایڈمنسٹریٹر کے بارے میں کریں۔ صرف ایک سوال

کریں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میں نے دو سوال کئے ہیں۔ صرف ان کا جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے فاضل ممبر صاحبہ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ میں رجسٹر نمبر 19 ہے جہاں مستحقین کے نام درج ہیں وہاں معائنہ کیا جاسکتا ہے کہ مستحقین کو زکوٰۃ ملتی ہے یا نہیں؟ یہ اس رجسٹر کا معائنہ کر سکتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں۔ وہ یہ کہہ رہی ہیں کہ شناختی کارڈ کا مسئلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پرانا شناختی کارڈ نہیں چھٹا اس لئے ان کو بار بار جانا پڑتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! یہ بنک کا معاملہ ہے بنک والے نے شناختی کارڈ ملتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ واقعی ایسے مسائل ہیں اس میں آپ کو دیکھنا چاہیے کیونکہ لوگ واقعی بہت پریشان ہیں اور بنک والے غریبوں کو بہت تنگ کرتے ہیں اور اپنی percentage دیکھ کر کہتے ہیں۔ برائے مہربانی آپ اس چیز کو نوٹ فرمائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! جواب کے نمبر 4 میں لکھا ہے مفت علاج مبالغہ۔ اس میں مسئلہ

یہ ہے کہ ہسپتال میں سوشل ویلفیئر آفیسر یا زکوٰۃ کے افسران بیٹھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ زکوٰۃ کمیٹی سے اپنا فارم تصدیق کروا کر لائیں اور اس میں کالم ہے اس کا اندراج نمبر اور کوڈ نمبر وہ سارا پُر کیا جائے۔ زکوٰۃ کمیٹی صرف ان لوگوں کا اندراج کرتی ہے جو ان سے زکوٰۃ لیتے ہیں۔ وہ

کہتے ہیں چونکہ ہمارے پاس آپ کا اندراج نہیں ہے لہذا ہم آپ کا فارم تصدیق نہیں کر سکتے۔ میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ جو فارم ہسپتال میں علاج معالجہ کے لئے استعمال ہوتا ہے اس میں سے وہ کالم ختم کر دیا جائے اور ایک سلاہ فارم ہونا چاہیے جسے چیئر مین زکوٰۃ کمیٹی تصدیق کرے کہ یہ شخص علاج معالجہ کے لئے deserve کرتا ہے اس کو entertain کیا جائے۔ جناب وزیر موصوف اس سلسلے میں کیا فرمائیں گے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سیکرٹری! فاضل ممبر کی تجویز تو درست ہے لیکن میڈیکل سوشل ویلفیئر آفیسر محکمہ زکوٰۃ کے under نہیں ہے۔ ہم حکومت سے درخواست کر رہے ہیں کہ اس کو محکمہ زکوٰۃ کے under کیا جائے تاکہ اس کی supervision کی جاسکے۔ ہم اس بات کا نوٹس لے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال میں مظہر جاوید کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ پہلے بھی on his behalf سوال کر چکے ہیں لہذا دوبارہ نہیں کر سکتے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سیکرٹری! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، اعجاز احمد سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سیکرٹری سوال نمبر 2278 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز رکن نے میں مظہر جاوید کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## چینر میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی گوجرانوالہ

### کے بے جا اقدامات کی تفصیل

- \*3278، میاں مظہر جاوید، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ہی منتخب کمیٹی ہے۔ اس کے علاوہ جو کمیٹی بنائی ہے اس کا جواز کیا ہے؟ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے ممبران کی رائے کی بجائے نگران کمیٹی پر ہی کیوں انحصار کیا جا رہا ہے؟ جبکہ جو نگران ٹیم بنائی گئی ہے۔ اس کا تعلق صرف اور صرف ایک ہی سیاسی جماعت سے ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو سٹیٹری کی مدد میں جو الاؤنس دیا جاتا ہے وہ واپس لے لیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ کہاں خرچ کیا گیا میری مراد چینر میںوں کا الاؤنس ہے؟
- (ج) چینر میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی گوجرانوالہ نے جس ضلع میں اپنے رشتہ دار آصف بھر کو تحصیل ناظم کا ایکشن لاوایا تھا۔ اس میں جو فنڈز 2000 سے 12-10-03 تک جاری کئے گئے ان کی تفصیل فراہم کریں؟
- (د) 2000 تا 12-10-03 ہر تحصیل میں بھیجے گئے فنڈز کی نسیم تسلیم وار بنائی جانے؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ چینر میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی ضلعی کمیٹی کے اجلاس کے بغیر تقسیم زکوٰۃ یا زکوٰۃ یڈ سٹاف کو تعینات کر سکتا ہے؟
- (و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا دفتر شہر سے تقریباً سات کلومیٹر دور بنائی پاس سے باہر ایک گاؤں کونٹ ٹھاپا میں بنایا گیا ہے۔ صرف اس لئے کہ چینر میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا گھر دفتر کے نزدیک ہے۔ ساتھیں کی سہولت کو سامنے کیوں نہیں رکھا گیا۔ وجوہات بیان فرمائیں؟

## وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے مطابق ضلع میں زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم کی نگرانی و مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا اختیار ضلعی کمیٹیوں کو دیا گیا ہے۔ مستقل بحالی سکیم کی مانیٹرنگ کے لئے مرکزی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ قواعد و ضوابط کے تحت نگران کیئیں تشکیل دی گئی ہیں۔ ان کا کام بحالی کے لئے جاری کردہ فنڈ کی نگرانی کرنا ہے تاکہ قند صرف مستحق افراد کو ملے اور اس بات کی تصدیق ہو سکے کہ وہ پکیج کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ ان کمیٹیوں کی تشکیل سیاسی بنیادوں کی بجائے قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی۔ نگران کمیٹی کو فنڈ کے استعمال یا تقسیم کا کوئی اختیار نہیں اور نہ ہی وہ کسی جائز مستحق کو تنگ کر سکتے ہیں۔ تاہم اب یہ کمیٹی تحلیل کر دی گئی ہے۔

(ب) سٹیٹسری کی مد میں چیئر مینوں کو کوئی الاؤنس جاری نہ کیا گیا ہے۔ تاہم انتظامی امور یعنی پیک بکوں کی خرید اور مقامی چیئر مینوں کے دفتر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی یا اکاؤنٹ آفس سے رابطہ کے لئے الاؤنس کے طور پر ہر مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو 3000 روپے کی رقم ضلعی کمیٹی کی منظوری سے جاری کی گئی۔ محکمہ کو باضابطہ طور پر یہ شکایات موصول ہوئی ہیں کہ مذکورہ بالا رقم بعض چیئر مین حضرات سے واپس لی گئی جس پر صوبائی زکوٰۃ کونسل نے اعلیٰ سطح پر انکوائری کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ کمیٹی کی عداوت موصول ہوتے ہی کارروائی عمل میں لائی جانے گی۔

(ج) آصف کیر نامی شخص دھونکل یونین کونسل سے ایکشن لڑا ہے۔ یہ چیئر مین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا قریبی رشتہ دار ہے۔ اس حلقے میں 2000 سے 12-10-03 تک کل 43,17,876 روپے جاری کئے گئے فنڈز کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

## حلقہ یونین کونسل دھونکل

1-07-2000 تا 12-10-2003 جاری کردہ فنڈ کی تفصیل

نمبر شمار	سکیم	رقم
1-	معمولی بحالی	1,05,000/- روپے
2-	شادی فنڈ	2,00,000/- روپے
3-	گزارہ الاؤنس	8,88,000/- روپے
4-	مستقل بحالی اسکیم	31,25,000/- روپے
5-	تعلیمی وظائف	9,876/- روپے
6-	دینی مدارس	NIL
کل		43,17,876/- روپے

(د) عرصہ 1-7-2000 تا 12-10-2003 کے دوران مقامی کمیٹیوں کو کل 41,50,92,982/-

روپے جاری کئے گئے تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تحصیل	سال ایجنڈہ	زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم
1-	سٹی احمد	1-07-2000 تا 12-10-2003	22,50,47,848/- روپے
2-	وزیر آباد	01-07-2000 تا 12-10-2003	9,46,05,878/- روپے
3-	کاموگی	01-07-2000 تا 12-10-2003	4,97,87,300/- روپے
4-	نوشہرہ ورکل	01-07-2000 تا 12-10-2003	4,56,51,656/- روپے
میزان			41,50,92,982/- روپے

(ه) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے اجلاس کے بغیر جتنی رقم تقسیم نہ کر سکتا ہے اور نہ ہی

کرکوں کی تعیناتی ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی اکثریت رائے کے بغیر کر سکتا ہے۔



(و) یہ درست ہے کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا دفتر کوٹ شاہاں میں واقع ہے تاہم یہ برب سزک جی۔ٹی روڈ ہے اور شہر کی حدود میں واقع ہے۔ جی ٹی روڈ پر واقع ہونے کی وجہ سے مستحق کی دفتر تک رسائی میں کوئی مشکل حائل نہ ہے۔ کرانے کی مد میں دفتر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے لئے مختص بجٹ کی رقم قلیل ہونے کی بناء پر شہر کے اندر اچھے دفتر کا حصول ممکن نہ ہو سکا۔ اس لئے باہر مجبوری شہر سے باہر نکھارنا۔ اس میں مزید رقم کی فراہمی کے بعد ضلعی کمیٹی کسی نہایت مناسب جگہ پر دفتر منتقل کر لے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی گوجرانوالہ میں جس علاقے میں اپنا رشتہ دار آصف کو تحصیل ناظم کا ایکشن لاوایا تھا اس میں جو فنڈز 2000 سے 2003 تک جاری کئے گئے ان کی تفصیل فراہم کریں۔ انہوں نے 43 لاکھ روپے دھونکل یونین کونسل کو جاری کیا۔ دوسرا جواب یہ لکھا ہے کہ آصف کبیر نامی شخص جس نے دھونکل یونین کونسل کا ایکشن لڑا ہے یہ چیئر مین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا قریبی رشتہ دار نہ ہے۔ یہ اس کے بہنوئی کا بڑا بھائی ہے۔ میر جو ضلعی زکوٰۃ کونسل کا انچارج تھا۔ یہ جواب جموت لکھا گیا ہے۔ حالانکہ جو موجودہ تحصیل ناظم ہے اس کے خلاف زکوٰۃ کھانے پر دو دفعہ پرجہ بھی درج ہو چکا ہے کیا زکوٰۃ کھانے پر انہوں نے تحصیل ناظم کے خلاف کچھ کیا؟ وزیر آبلانسٹی تھانہ میں ان کے خلاف پرجہ بھی درج تھا۔ دوسرا انہوں نے کہا کہ وہ رشتہ دار نہیں۔ اس بار سے میں یہ جواب دے دیں کہ آیا وہ رشتہ دار ہے یا نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر موصوف!

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! جواب میں واضح طور پر یہ لکھا ہے کہ اس کا قریبی رشتہ دار نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ آپ کا fresh question بنتا ہے۔ یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جنہیں سپیکر! میں on oath, on the floor of the House کہتا ہوں کہ وہ اس کے ہسٹری کا بھائی ہے۔ میں جانتا ہوں یہ میرا حلقہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کی بات سچا ہے کہ یہ آپ کا حلقہ ہے لیکن آپ fresh question لائیں تاکہ وہ آپ کا جواب دے سکیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا سوال: نئی ہے لیکن آپ fresh question لے کر آئیں۔ جی وزیر موصوف آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! یہ واقعی fresh question بنتا ہے اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ضلعی چیئرمین جس کے خلاف بے جا شکایات پائی گئیں تھیں وہ برطرف ہو چکا ہے اور اس کا کیس ہم اینٹی کرپشن میں بھیج چکے ہیں اور اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سوال میں پوچھا گیا کہ کیا وہ ضلعی ناظم کا رشتہ دار ہے تو جواب میں لکھا گیا کہ وہ رشتہ دار نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ رشتہ دار ہے یہ جواب غلط دیا گیا ہے اور جو یہ کہا گیا کہ -/43,17,876/- روپے حلقے پر نکلنے گئے یہ بھی جھوٹ ہے وہ سارے پیسے کھانے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ اینٹی کرپشن میں کیس بھیج دیا گیا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! جس نے غلط بیانی کی ہے اس کو نکال دیا گیا ہے اور اس کے خلاف سخت ایکشن لیا گیا ہے یہ کیس اینٹی کرپشن اور نیب کو بھی بھیج دیا گیا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ رشتہ دار نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ وہ رشتہ دار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اعجاز احمد سہل صاحب کا کہنا ہے کہ جواب میں غلط لکھا ہے کہ رشتہ دار نہیں ہے جبکہ وہ رشتہ دار ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! اس کے خلاف ایکشن ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن جو یہاں غلط جواب دیا گیا ہے اس کا کیا کریں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! اس کا بھی ایکشن لیا جائے گا۔

چودھری اعجاز احمد سہل، جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ جو تحصیل ناظم زکوٰۃ کی رقم کھا گئے ہیں اور اس کے خلاف وزیر آباد سٹی تھانہ میں پریچہ درج ہوا ہے وزیر موصوف اس بارے میں جانیں کہ کیا کارروائی کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی 'وزیر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! انشاء اللہ تعلق اس کا بھی ایکشن لیا جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی 'رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! سوال کے مطابق یہ جو کمیٹیاں Form ہوئی ہیں یہ پنجاب زکوٰۃ کونسل کی اجازت کے بغیر توڑ سکتے ہیں اور نہ نئی بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ گورنور انوار کی تقریباً 86 پرانی کمیٹیاں پنجاب زکوٰۃ کونسل کی اجازت کے بغیر توڑ دیں اور انہوں نے ان کو notify بھی کر دیا ہے۔ جس آدمی نے پنجاب زکوٰۃ کونسل کی اجازت کے بغیر ان کو توڑا ہے انہوں نے اس کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے اور جو نئی بن چکی ہیں ان کی کیا پوزیشن ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی 'وزیر موصوف!

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! اس کے چیرمین کو برطرف کر کے یہ کیس اینٹی کریشن اور

نیب کو بھیجا جا چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال بریگیڈیر (ر) محمد حسن کا ہے۔  
 بریگیڈیر (ر) محمد حسن، سوال نمبر 3394 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔  
 جناب قائم مقام سپیکر، جواب پڑھا تصور کیا جاتا ہے۔

یونین کونسل مندرہ گوجر خان۔ مستحق افراد

کے لئے مالی امداد کی تفصیل

\*3394 بریگیڈیر (ر) محمد حسن، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
 (الف) ملحقہ پی پی 4 گوجر خان کی یونین کونسل مندرہ موضع موڑہ گوریاں میں محمد ظفر ولد محمد  
 صابر مرحوم کے دو بچے اپاج اور معلوج ہیں۔ محمد ظفر خود بھی بیمار ہے۔ اس مستحق  
 گھرانے کو کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں دی جاتی ہے؟  
 (ب) کیا حکومت ان مستحق افراد کو وزیر اعلیٰ کی خصوصی گرانٹ سے کوئی رقم مہیا کر سکتی  
 ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) ملحقہ پی پی 4 گوجر خان کی یونین کونسل مندرہ موضع گوریاں کا محمد ظفر مستحق زکوٰۃ و  
 عشر ہے۔ اس کا بیجا بیرون ملک ملازمت کرتا ہے جبکہ ایک بیٹی سکول ٹیچر ہے۔ محمد ظفر گھر  
 میں کریانہ کی دکان چلاتا ہے۔ صاحب نصاب ہونے کے ناطے اس کو زکوٰۃ و عشر سے  
 کوئی رقم نہ دی جاسکتی ہے۔

(ب) محکمہ زکوٰۃ و عشر صرف زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ کی خصوصی گرانٹ کا تعلق  
 محکمہ زکوٰۃ سے نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

بریگیڈیر (ر) محمد حسن، جناب سپیکر! میں ضمنی سوال سے پہلے ان کی ground situation بتانا چاہتا ہوں۔ سوال میں جس family کا ذکر کیا گیا ہے میں اسے اجمعی طرح سے جانتا ہوں اس سوال میں جس شخص محمد ظفر کا ذکر ہے یہ کینسر کا مریض ہے۔ اس کے دو بچے ہیں۔ ایک بچی تیس سال کی اور ایک بچہ پچیس سال کا ہے۔ یہ دونوں بچے مخلوج ہیں۔ ان کی نانگیں ہیں نہ بازو، یہ صرف اور صرف ایک لو تھڑے ہیں جو اس گھر میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ ex-soldier کینسر کا مریض ہونے کی وجہ سے Most of the part of the year he spends in the hospital اس کی ایک بچی میٹرک تک پڑھی ہوئی ہے اس نے مجھے کہیں ملازمت کے لئے درخواست دی ہے۔ اب جواب میں ذکر آیا شاید وہ کسی پرائیویٹ سکول میں job کرتی ہے نیز جواب میں دکان کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس کا ایک brother in law ہے جو اس کی support کر رہا ہے اور ایک گاؤں جس کے اندر صرف پندرہ یا سو گھر ہیں اس گاؤں میں وہ معمولی سی دکان چلا رہا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو دو لو تھڑے ہیں، یہ ہماری estate کی responsibility ہے یا نہیں؟ یہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں یا نہیں؟ تو اس چیز کو کیوں personalize بنا کر دکھا دیا گیا ہے کہ یہ زکوٰۃ کے مستحق نہیں ہیں۔ میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس family کو جا کر visit کریں I was really so much sympathised with his family جس وقت میں نے visit کیا۔ صبح سے لے کر شام تک وہ مل اور اس کا بھائی جس طریقے سے ان دو جوان بچوں کی نگہداشت کرتے رہتے ہیں اور ان کے پاس کوئی earning source بھی نہیں ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ ان کا بچہ باہر چلا گیا ہے اگر بچہ باہر چلا گیا ہے تو وہ اپنے لئے کمانے کا لیکن یہ دو لو تھڑے تو ہماری estate کی ذمہ داری ہے۔ میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ مستحق ہیں اگر وہ مناسب سمجھیں تو اس کا ضرور visit کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر ایسے زکوٰۃ کے اتنے اختیارات محتامی زکوٰۃ کمیٹی کو ہیں لیکن میں بریگیڈیر صاحب کی بات کو سچ مانتے ہوئے اس کی پوری انکوائری کروں گا اور ان کے خاندان کی پوری مدد کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ان کے لئے خصوصی مراعات فرمائیں۔ اگلا سوال نمبر 3395 بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن صاحب کا ہے۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں اور فنڈز کی تفصیلات

نیز زکوٰۃ فنڈز سے فلاحی اداروں کے قیام کی تفصیل

\*3395 بریگیڈیر (ر) محمد حسن، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ انہیں رواں مالی سال میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت زکوٰۃ فنڈ سے کوئی ایسے ادارے یا فیکٹریز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں پر مستحق لوگوں یا ان کے بچوں کو روزگار مہیا کر کے ان کو باعزت زندگی گزارنے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنایا جاسکے؟

(ج) کیا حکومت صوبہ میں گداگری کی لعنت کو دور کرنے اور پینہ ور بھکاریوں کے لئے ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو زکوٰۃ فنڈ سے قائم ہوں اور جہاں بھکاریوں کو ضروریات زندگی میسر ہوں؟

## وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 25267 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں رواں مالی سال یکم جولائی سے 31-دسمبر تک تمام مات میں 2,79,44,16,000 روپے فراہم کئے گئے جس کی ضلع وار تفصیل درج ذیل تتمہ جات پر ملاحظہ فرمائیں۔ (تتمہ جات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں)

تتمہ "الف" مستقل بحالی زکوٰۃ سکیم

تتمہ "ب" گزارہ الاؤنس، تعلیمی وظائف، دینی مدارس، علاج معالجہ، سہمی، سہود، بحالی / شادی فنڈ

تتمہ "ج" تعلیمی وظائف (بلیکٹل)

تتمہ "د" چیئر مین الاؤنس، سٹینڈری و پرنٹنگ

تتمہ "ز" تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف

(ب) محکمہ زکوٰۃ و عشر پنجاب، زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 جو کہ وفاق قانون ہے کے تحت کام کرتا ہے۔ تمام پالیسیاں اور منصوبہ جات مرکزی زکوٰۃ کونسل کی منظوری سے شروع کئے جاتے ہیں۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کی منظوری سے پنجاب میں 46 و کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس قائم کئے گئے ہیں۔ جنہاں پر مستحق زکوٰۃ بچوں کو ضلع میں واقع فیکٹریز اور دیگر اداروں میں درکار فنی تربیت دے کر ان بچوں کو ان اداروں میں ملازمت بھی دہرائی جاتی ہے۔ نیز اپنے طور پر کام کرنے کے لئے اوزار وغیرہ کی خریداری کے لئے 5000 روپے یکمشت امداد بھی کی جاتی ہے۔ ایسے ادارے تحصیل کی سطح پر قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ مستحقین کو فنی تربیت دے کر مستقل بحال کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ کوئی فیکٹری یا ادارہ قائم کرنا نظام زکوٰۃ کے قانون کے خلاف

(ج) جواب جز (ب) میں وضاحت سے پیش کر دیا گیا ہے۔

**BRIG (RETD) MUHAMMAD HASAN:** This question is quite beaten of since morning

اسی پر discussion ہو رہی ہے۔ صرف میری یہ درخواست ہے کہ جس طریقے سے ماشاء اللہ ہمارے وزیر صاحب شکل و شبابت سے دینی نظر آتے ہیں اور دیندار بھی ہیں۔ اسی طریقے سے اگر ہم کوئی ان کاؤں کی زکوٰۃ کمیٹیوں کا چناؤ کر لیں تو شاید ہمارے مسائل حل ہو جائیں۔ میں جہاں کہیں بھی جاتا ہوں مجھے یہی شکایت مل رہی ہے کہ کمیٹیاں کام نہیں کر رہی ہیں۔ جس بحالی فنڈ کاڈ کر یہاں پر ہوا ہے وہ بحالی فنڈ ان کو دیا جاتا ہے جو آدھے پیسے کمیٹی کا بیڑ میں لیتا ہے اور آدھے پیسے اس کو دیے جاتے ہیں۔

Audit is only on the paper. Practically things are not working. My only request is that if you can look into the selection of the committee then next time things might be clear.

جناب قائم مقام سلیکٹر، جی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب والا! جب سے مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا ہے کہ 25 لاکھ روپے recover کئے ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ صحیح مقدار کو اس کا حق پہنچائیں۔ اس کا پورا اہتمام کیا جا رہا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ بہتر سے بہتر آدمی بیڑ میں نامزد ہو۔

جناب قائم مقام سلیکٹر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سلیکٹر، جی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے لگے ہیں۔



نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع خوشاب کی زکوٰۃ کمیٹیوں

اور گزشتہ دو سالوں میں تقسیم کی گئی زکوٰۃ کی تفصیلات

\*3580، ملک محمد جاوید اقبال اعوان، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع خوشاب میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چیزیں زکوٰۃ کمیٹی کے لئے کم از کم تعلیمی میڈیا میٹرک ہے۔

کون کون سی زکوٰۃ کمیٹی کا چیزیں مطلوبہ تعلیمی میڈیا پر پورا نہیں اترتا۔ کیا حکومت

ایسے افراد کی چیزیں شپ ختم کر کے نئے چیزیں مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا

نہیں، تفصیلات سے ہاؤس کو آگاہ کیا جانے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) ضلع خوشاب میں کل 417 کمیٹیاں ہیں۔

(ب) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کی دفعہ (5) 18 کے تحت چیزیں مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے لئے

تعلیمی میڈیا میٹرک مقرر کیا گیا ہے۔ پنجاب بھر میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں نے اپنی

متعلقہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل قواعد و ضوابط کے مطابق کی ہے۔ تمام فاضل ممبر

کسی مقام پر بے جا بل کی نشاندہی کریں تو محکمہ قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی

عمل میں لائے گا۔

## U.C شالیماں ٹاؤن لاہور۔ زکوٰۃ کمیٹیوں، ممبران اور تقسیم زکوٰۃ کی تفصیل

\*3593، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) وارڈ نمبر 39 یونین کونسل شالیماں ٹاؤن لاہور میں قائم زکوٰۃ کمیٹیوں اور ممبران کی  
تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یو۔سی میں مستحق لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دی جا رہی ممبران  
اپنے تعلق والے لوگوں کو زکوٰۃ دے دیتے ہیں۔ گزشتہ سال جن لوگوں کو زکوٰۃ دی  
گئی ان کے نام اور رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟  
(ج) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ کمیٹی کے عہدیداران زکوٰۃ کی رقم مکمل تقسیم نہیں کرتے۔  
مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

### وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) وارڈ نمبر 39 یونین کونسل شالیماں ٹاؤن لاہور میں قائم زکوٰۃ کمیٹیوں اور ممبران کی تفصیل  
تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کی دفعہ 18-2(A) کے مطابق استحقاق کا تعین  
کرنے کا کلتیاً اختیار متعلقہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو حاصل ہے۔ متعلقہ کمیٹی جس شخص کو  
مستحق قرار دیتی ہے۔ اسے زکوٰۃ فنڈ سے بمطابق بچت امداد فراہم کر دی جاتی ہے۔  
تاہم اگر کسی غیر مستحق رشتہ دار کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد دی جانی فاضل ممبر کے علم میں  
ہے تو اس سے محکمے کو آگاہ کیا جائے۔ محکمہ قواعد کے مطابق فوری ضروری کارروائی  
عمل میں لانے کا۔

گزشتہ سال جو مستحق زکوٰۃ فنڈ سے مستفیہ ہونے ان کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز  
پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تقسیم زکوٰۃ کا کام مکمل طور پر قواعد و ضوابط کے مطابق کیا جاتا ہے۔ سزز ممبر پنجاب اسمبلی کے پاس اگر کسی کمیٹی کے بارے میں شکایت ہے کہ وہ رقم تقسیم نہیں کر رہی ہے تو محکمہ زکوٰۃ کے نوٹس میں یہ معاملہ لائیں فوراً قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جہیز فنڈ کے حصول میں بے جا شرائط

اور حکومتی اقدامات

\*3792، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ جہیز فنڈ سے مالی امداد حاصل کرنے کے لئے یہ شرط عائد کر دی گئی ہے کہ بچی کے شناختی کارڈ کے ساتھ نکاح نامہ بھی منسلک کیا جائے؟  
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہمارے معاشرے میں نکاح رضختی سے قبل پڑھوانے کا رواج نہ ہونے کے برابر ہے؟ کیا اس شرط کے عائد کرنے سے بڑی تعداد میں غریب والدین درخواست دائر کرنے سے ہی محروم کئے گئے ہیں؟ اس کے علاوہ کیا انتظام کیا گیا ہے؟ کیا حکومت یہ شرط ختم کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟  
 (ج) ضلع لاہور میں ماہانہ کتنی بچیوں کے لئے جہیز فنڈ کی رقم منظور کی جاتی ہیں؟  
 وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) شناختی کارڈ اور نکاح نامہ کی کاپی درخواست فارم کے ساتھ لف کرنے کی شرط مرکزی زکوٰۃ کونسل نے عائد کی تھی۔ تاہم 13 دسمبر 2003ء کو مرکزی زکوٰۃ کونسل نے بچی کے شناختی کارڈ کی شرط اس بنا پر ختم کر دی کہ تلاہی پر والدین یا سرپرست کے اخطاات اٹھتے ہیں۔ لہذا یہ رقم بھی انہیں ملنی چاہیے تاہم نکاح نامہ کی شرط بہت سی وجوہات کی بنا پر برقرار رکھی گئی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہمارے معاشرے میں نکاح عموماً خستی کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ نے صوبائی زکوٰۃ کونسل کی منظوری سے پیشگی نکاح نامہ جمع کروانے کی شرط ختم کرنے کا معاملہ مرکزی زکوٰۃ کونسل کو برائے فیصد ارسال کیا، مگر مرکزی زکوٰۃ کونسل نے یہ پابندی برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا واضح ہو کہ زکوٰۃ و عشر آئرڈینس کے تحت تقسیم زکوٰۃ کے قواعد و ضوابط مرتب کرنے ان میں کسی قسم کی تبدیلی کا اختیار صرف اور صرف مرکزی زکوٰۃ کونسل کو ہے۔ تاہم مرکزی زکوٰۃ کونسل سے اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرنے کی استدعا کی جا رہی ہے۔

(ج) جیز فنڈ ماہانہ بنیادوں پر نہیں دیا جاتا بلکہ ضلع کو موصول ہونے والے کل بجٹ کا 4 فیصد حصہ جیز فنڈ کے لئے مختص ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کمیٹی موصولہ درخواستوں کی چھان بین کر کے مستحق ترین افراد کو مختص بجٹ کے اندر رستے ہونے والی امداد فراہم کرتی ہے۔

لاہور میں گزشتہ مالی سال 2003-04 میں صرف 709 مستحق بچوں کو جیز فنڈ سے 10-10 ہزار روپے کی رقم بمطابق قواعد و ضوابط تقسیم کی گئی۔

چک فیض آباد تحصیل دیپالپور۔ تقسیم زکوٰۃ میں بے قاعدگیوں

اور اہلکاران کے اختیارات سے تجاوز کی تفصیلات

\*3949، محترمہ فرح اقبال خان، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) سال 2002 تا 2003 چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں زکوٰۃ کی کتنی رقم مستحق لوگوں میں تقسیم کی گئی۔ ان کے نام، ولایت اور رقم تفصیلاً بتائی جائے؟ نیز اس عرصے کے دوران مذکورہ چک کے جینرین اور ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ کے نام اور ان کا آپس میں رشتہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئر مین پک ہذا اصغر ولد بشیر احمد جو کہ ایماندار آدمی تھانے اس عہدہ سے استعفیٰ دے دیا کہ عاشق علی کلرک رشوت دینے پر مجبور کرتا تھا اور ایک دفعہ زکوٰۃ کی رقم سے 6000/- روپے بطور رشوت مذکورہ کلرک نے وصول کی۔ جس کی وجہ سے انہوں نے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کلرک پورے علاقے میں مختلف لوگوں کو بیک میل کر کے یتیموں، غریبوں کی رقم ہضم کر جاتا ہے نیز چیئر مین / ایڈمنسٹریٹر سے مل کر سندرت لوگوں کو معذور ظاہر کر کے رقم برابر میں تقسیم کر لیتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نورسند شیخ کی والدہ عرصہ دراز سے بیمار تھی اور اس نے کئی دفعہ زکوٰۃ کے لئے ایڈمنسٹریٹر کو کہا مگر مذکورہ ایڈمنسٹریٹر نے نااہل لوگوں میں رقم تقسیم کی۔ جس میں دوسالے منیر احمد، جمالیگر احمد اور عزیز فاطمہ زوجہ اللہ دتہ جو کہ دوکاندار کی بیوی ہے کو زکوٰۃ دی مگر نورسند کی والدہ کو زکوٰۃ نہ دی اور وہ بیماری علاج نہ کرانے کی وجہ سے وفات پا گئی۔ اگر جزو ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اہلکار عاشق علی کلرک اور ایڈمنسٹریٹر محمد یونس جنہوں نے یہ رقم ناجائز لوگوں میں تقسیم کی، کے خلاف کارروائی کرنے اور مذکورہ اہلکار عاشق علی کو تبدیل کرنے اور ناجائز دی گئی رقم واپس لینے اور ان کے خلاف پورے درج کرانے کا ارادہ کھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) 2002 تا 2003 پک فیض آباد تحصیل دیباپور ضلع اوکاڑہ میں مبلغ 1,20,000 روپے مستحق افراد میں تقسیم کئے گئے۔ مستحق افراد کے نام، ولایت اور رقم کی تفصیل سند "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ پک کے چیئر مین اور سابق ایڈمنسٹریٹر

کے نام بالترتیب محمد اصغر ولد بشیر احمد اور محمد یونس ولد بشیر احمد ہیں۔ یہ دونوں حقیقی بھائی ہیں۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے حقیقت یہ ہے کہ چیئر مین محمد اصغر ولد بشیر احمد نے استغنیٰ اس درجہ سے دیا کہ اسے بااثر افراد اپنے قریبی رشتہ داروں کو مستقل بحالی سکیم سے رقم فراہم کرنے پر مجبور کرتے تھے لہذا اس نے غلط کام کرنے پر استغنیٰ دینے کو ترجیح دی۔ چیئر مین محمد اصغر ولد بشیر احمد کا بیان طغیٰ تنہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) محکمے کے نوٹس میں کوئی ایسی بات نہ ہے تاہم ناضل ممبر اسمبلی اگر کوئی نشانہ دہی کریں تو محکمہ قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اس کدک کو نوکری سے نکل باہر کرے گا۔

(د) چیئر مین معافی زکوٰۃ کمیٹی کسی مستحق مریض کو علاج معالجہ کے لئے رقم کا اجراء نہ کر سکتا ہے۔ محکمہ زکوٰۃ اسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈ سے قواعد و ضوابط کے مطابق رقم فراہم کرتا ہے جہاں مستحق مریضوں کو ادویات وغیرہ مفت دی جاتی ہیں۔ مزید برآں نور سمن نامی کسی شخص نے والدہ کی مالی امداد کی کوئی درخواست معافی زکوٰۃ کمیٹی میں نہ گزارا ہے۔ معافی زکوٰۃ کمیٹی کے ریکارڈ کے مطابق میز احمد اور جہانگیر احمد نام کے کسی شخص کو زکوٰۃ سے رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔ عزیز فاطمہ زوجہ اللہ دتہ کو معافی زکوٰۃ کمیٹی نے بمطابق قواعد و ضوابط مستحق قرار دیا اسے گزارہ الاؤنس کی مد سے 2000 روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ، محکمہ زکوٰۃ کے افسران / اہلکاران کی تفصیل

\*3950، محترمہ فرح اقبال خان، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر اذراہ نوازش میان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت ضلع اوکاڑہ میں محکمہ زکوٰۃ کے کٹنے افسران اور اہلکاران کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائی جانے نیز جو نینر بھرک اور سینئر بھرک کی تعداد نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی کا عرصہ کیا ہے؟

(ب) عاشق علی بھرک جو کہ اس وقت بصیر پور کے گرد و نواح کے دیہات کی فیلڈ ڈیوٹی کر رہا ہے، کب سے مذکورہ قصبہ میں تعینات ہے۔ مذکورہ اہلکار کی تعلیمی قابلیت کیا ہے۔ جس وقت مذکورہ اہلکار کو بھرتی کیا گیا تھا۔ اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا۔ بھرتی کامیٹ کیا تھا۔ میرٹ لسٹ میں اس کا کیا نمبر اور مذکورہ اہلکار بھرتی سے لے کر آج تک کہاں کہاں تعینات رہا۔ اس کے بھرتی کے وقت اہلیت جات کیا تھے، آج کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد میں سال 2001ء تا 2003ء میں ایسے لوگوں کو زکوٰۃ تقسیم کی گئی جو اہل نہ تھے۔ جیسا کہ محمد صدیق ولد چراغ پاولی جو کہ ایک نامی گرامی پور، صحت مند اور سندرست ہے۔ اس کو زکوٰۃ کی لسٹ میں معذور ظاہر کر کے 20,000 روپے دینے گئے اور ظلیل احمد کہہا جو کہ زندہ ہے۔ اس کی بیوی بخت نساں کو بیوہ ظاہر کر کے دو دفعہ زکوٰۃ دی گئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیٹیوں ایواؤں کی اس رقم کو عاشق علی بھرک نے ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ چک فیض آباد محمد یلین سے مل کر خورد برد کیا۔ محمد صدیق ولد چراغ دین پاولی کو مبلغ 20,000 ہزار روپے صرف معذور ظاہر کر کے دینے گئے۔ اس میں مذکورہ بھرک اور محمد یلین ایڈمنسٹریٹر دونوں کا برابر کا حصہ تھا؟

(ہ) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اہلکار اور ایڈمنسٹریٹر چک فیض آباد کے خلاف کارروائی کرنے اور ناجائز طور پر دی گئی رقم واپس لینے اور ان کو recovery ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک 11 گرنیس تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

## وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) اس وقت ضلع زکوٰۃ دفتر میں ایک ضلع زکوٰۃ افسر سمیت 7 اہلکار کام کر رہے ہیں، نام اور عمدہ کی تفصیل تہہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ زکوٰۃ میں مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کے وضع کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق زکوٰۃ پیڈ سٹاف بھی تعینات کیا گیا ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں ایک آڈٹ افسر ایک آڈٹ اسسٹنٹ، چار آڈیٹر اور 94 زکوٰۃ کھرک کام کر رہے ہیں۔ نام و جگہ تعیناتی کی تفصیل تہہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو زکوٰۃ فنڈ سے تنخواہ دی جاتی ہے۔ یہ سرکاری ملازم نہیں ہوتے۔

(ب) مذکورہ کھرک کا نام عاشق علی نہیں بلکہ محمد عاشق ہے وہ 18-6-2003 سے روہیلا تھیکا نمبر 1 میں فرائض انجام دے رہا ہے۔ اس کی تعلیمی قابلیت مطلوبہ میاں کے مطابق میٹرک ہے۔ کھرکوں کی بھرتی مرکزی زکوٰۃ کونسل کے قواعد و ضوابط کے مطابق کی جاتی ہے۔ جس کے مطابق اخبار میں اشتہار دینا اس لئے ممکن نہیں ہوتا کہ ایک تو یہ مستقل ملازمت نہیں بلکہ جزوقتی معاہدہ ہوتا ہے۔ کھرکوں کی اسامیاں یک وقت اس قدر عالی نہیں ہوتی ہیں کہ اشتہار اخبار میں دینا پڑے۔ مزید برآں محکمہ کے پاس زکوٰۃ کھرکوں کی اسامیوں کے اشتہارات کے لئے کوئی فنڈ موجود نہ ہوتے ہیں۔

19-4-2003 کے بعد زکوٰۃ کھرکوں کی بھرتی ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی اکثریت رائے سے کی جاتی ہے۔ قبل ازیں ضلع زکوٰۃ جینرین / افسر کی طرف سے ارسال کردہ کیس کی حتمی منظوری ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ پنجاب سے حاصل کی جاتی تھی۔ محمد عاشق گزشتہ 21 سال سے زکوٰۃ کھرک کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کی ہدایت کے مطابق زکوٰۃ ملازمین کے contract کی ہر تین سال بعد اچھے تین سال کے لئے اچھی کارکردگی کی بنیاد پر تجدید کر دی جاتی ہے۔ دوران ملازمت تعیناتی کی جگہوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔



- 1- یونین کونسل معروف۔
  - 2- یونین کونسل کانی پورہ۔
  - 3- یونین کونسل رکن پور۔
  - 4- یونین کونسل کیریاوالی۔
  - 5- یونین کونسل L-42/4۔
  - 6- یونین کونسل منجریاں۔
  - 7- یونین کونسل روہید تھیکا اضلئی چارج یونین کونسل فیض آباد۔
  - 8- یونین کونسل بنک۔
  - 9- یونین کونسل کوٹیکے بہاول اور موجودہ یونین کونسل روہید تھیکا۔
- محکمہ زکوٰۃ میں ملازمت سے قبل موضع چوہدری ضلع اوکاڑہ میں محمد عاشق کو والد کی جائیداد سے چار ایکڑ اراضی ورثہ میں ملی تھی اب بھی وہ اتنی ہی جائیداد کا مالک ہے۔ محمد عاشق کا بیان ملٹی پلٹ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- (ج) یہ درست نہ ہے۔ مستحقین کے استحقاق کا تعین ملٹی پلٹ زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔ ملٹی پلٹ زکوٰۃ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق محمد صدیق ولد چراغ پاؤلی غریب شخص ہے۔ اس نے اسے کاروبار کے لئے 20,000 روپے مستقل بحالی زکوٰۃ سکیم سے جاری کئے گئے۔ بخت نعلان زوجہ طفیل احمد کو گزارہ الاؤنس کی مدد سے 2000 روپے جاری کئے گئے۔ ریکارڈ میں اسے زوجہ طفیل احمد تحریر کیا گیا ہے۔ یہ وہ کا ذکر کہیں نہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ملٹی پلٹ (د) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- (د) یہ بات درست نہ ہے کہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی میں ایسی کوئی شکایت بھی وصول نہ ہوئی ہے۔ تاہم اگر فاضل ممبر کے پاس محمد صدیق کے غیر مستحق ہونے کا کوئی ثبوت ہو تو محکمہ کو فراہم کرے۔ محکمہ فوری کارروائی کر کے مذکورہ کلرک کو نوکری سے نکال باہر کرے گا۔

(۵) جزو ہائے بالا کا جواب اجابت میں نہ ہے۔ محکمہ کو اگر باضابطہ شکایت کی جائے تو انکوائری کروانے میں کوئی امر مانع نہ ہے۔

### ضلع گوجرانوالہ زکوٰۃ کمیٹیوں، چیئرمینوں،

#### ارکان اور دیگر متعلقہ تفصیل

\*4630، لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں اس وقت کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں۔ کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور ممبران کے نام پتاجات کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ان کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور ممبران کے انتخاب کب، کن تواریخ کو، کن ضوابط کے تحت اور کن افسران کی نگرانی میں زیر عمل لانے گئے۔ ان کے نام اور عمدہ جلت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرمین اور ممبران کا انتخاب خلاف ضابطہ کیا گیا۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت یہ انتخابات از سر نو کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

#### وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں اس وقت 1303 مقامی کمیٹیاں قائم ہیں۔ ان زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور ممبران کے نام، پتاجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور ممبران کے انتخاب کی تاریخ، افسران کے نام اور عمدہ توغیرہ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چیئرمینوں اور ممبران

زکوٰۃ کمیشن کے چٹاؤ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی سق نمبر (3) 18 اور (4) 18 کے تحت عمل میں لانے گئے۔

(ج) یہ درست نہیں۔ تاہم اگر فاضل ممبر کسی بے ضابطگی کی نشاندہی کریں تو محکمہ قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لانے کا۔

ضلع بہاولپور، 2000 تا حال، زکوٰۃ کی گرانٹ، تقسیم

اور دیگر اخراجات کی تفصیل

\*4859، ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2000 سے آج تک ضلع بہاولپور کو کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں موصول ہوئی۔ تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) اس فنڈ سے کتنی رقم بطور زکوٰۃ غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی رقم دفتری اخراجات، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی۔ اے۔ ڈی۔ اے، گاڑیوں کی مرمت و پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں زکوٰۃ کی کتنی رقم کی خوردبرد کا انکشاف ہوا؟

(د) زکوٰۃ کی اس رقم کی خوردبرد کے سلسلہ میں کتنے سرکاری ملازمین کے خلاف حکمانہ قانونی کارروائی کی گئی۔ ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) سال 2000 سے آج تک ضلع بہاولپور کو -/47,95,48,664 (47 کروڑ 95 لاکھ 48 ہزار روپے)

سو چونسٹھ) روپے کی رقم زکوٰۃ فنڈ میں موصول ہوئی۔ سال وار امداد اور تفصیل تہہ "الف" ابوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زکوٰۃ فنڈز کی مختلف مدتوں میں 4,15,55,3051/- (41 کروڑ 55 لاکھ 53 ہزار اکاون) روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ سال وار اور ہ وار تفصیل ستمبر "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سرکاری ملازمین پر اس بجٹ سے کوئی رقم خرچ نہ کی جاتی ہے۔ ملازمین کے لئے حکومت پنجاب فنڈز فراہم کرتی ہے۔ تاہم ضلعی زکوٰۃ کمیٹی میں مطہی زکوٰۃ کمیٹیوں کے کام کی مناسب نگرانی کے لئے انتہائی ضرورت کے تحت متفرق اخراجات میں مرکزی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ارسال کردہ بجٹ میں سے متفرق اخراجات پر 1,84,959 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مطہی زکوٰۃ کمیٹیوں کی سطح پر اس ضلع میں 79,000 روپے کی خوردبرد ہونے کی شکایت ہوئی جس کی بعد از انکوائری ثابت ہونے پر ریکوری کر لی گئی۔

(د) مطہی زکوٰۃ کمیٹیوں کی سطح پر خوردبرد ہونے والی رقم میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ملوث ایک آڈٹ آفیسر اور ایک آڈیٹر اور 15 زکوٰۃ کلکوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں برطرف کیا گیا ہے۔ یہاں یہ امر واضح کرنا مناسب ہے کہ مذکورہ بالا ابکار سرکاری ملازم نہ ہیں بلکہ یہ ابکار تین سالہ معاہدہ کے تحت بھرتی کئے گئے عارضی ملازم ہیں اور ان میں اکثریت جزدوقتی ملازموں کی ہے۔ جنہیں زکوٰۃ فنڈ سے ماہانہ مطاہرہ دیا جاتا ہے۔ نکلے گئے ملازمین کے نام عمدہ اور گریڈ کی تفصیل ستمبر "ایوان" کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2000 تا حال، وفاق سے ملنے والے زکوٰۃ فنڈز

اور دیگر متعلقہ تفصیل

\*4860، ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) سال 2000 سے آج تک وفاقی حکومت سے صوبہ کو کتنا زکوٰۃ فنڈ سالانہ موصول ہوا؟
- (ب) یہ رقم ان سالوں کے دوران کن کن اضلاع کو برائے تقسیم غرباء دی گئی۔ اس کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟
- (ج) وفاقی حکومت سے موصول شدہ زکوٰۃ فنڈ سے کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی رقم دفتری اخراجات، کازیوں کے پٹرول اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ پر خرچ ہوئی؟
- (د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کی خوردبرد کا انکشاف ہوا؟
- (ہ) اس خوردبرد کے سلسلے میں کتنے سرکاری ملازمین کے خلاف محکمہ اتانوی کارروائی کی گئی؟

### وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) سال 2000 سے آج تک صوبہ کو مبلغ 11,05,29,12,000 روپے موصول ہوئے۔
- (ب) یہ رقم صوبہ کے تمام اضلاع کو آبادی کی بنیاد پر غرباء میں تقسیم کے لئے ضلعی زکوٰۃ فنڈوں میں منتقل کی گئی جس کی ضلع وار تفصیل تہہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) وفاقی حکومت سے موصول شدہ زکوٰۃ فنڈ سے تقسیم کی تفصیل تہہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ زکوٰۃ فنڈ سے دفتری اخراجات و کازیوں کے پٹرول کی ضلع وار تفصیل تہہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرکاری ملازموں کی تنخواہ کی ادائیگی زکوٰۃ فنڈ سے نہ کی جاتی ہے۔
- (د) ان سالوں کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی سطح پر آمدہ شکایات کی باقاعدہ تحقیقات کی گئیں اور تحقیقات کے نتیجے میں لوٹ پانٹے گئے، چھینے و ممبران مقامی زکوٰۃ کمیٹی و متعلقہ فیڈ مساف کو نہ صرف برطرف کیا گیا بلکہ ان سے خوردبرد کی گئی رقم کی

وصولی کے لئے بھی کارروائی عمل میں لائی گئی جس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(۵) کوئی بھی سرکاری ملازم غوردرہ میں ملوث نہ پایا گیا ہے تاہم مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں بعض کرپٹ عناصر کی پشت پناہی کے باعث دو سٹیو گرافر ایک کا تعلق گوجرانوالہ جیلد دوسرے کا تعلق قصور سے تھا ان کو دوسرے اضلاع میں تبدیل کر دیا گیا ہے نیز ایک کی سالانہ ترقی روک دی گئی ہے۔ اسی طرح ایک جو نیر کلرک کو دوسرے ضلع میں ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ، 2000 تا حال، زکوٰۃ کی گرانٹ،

تقسیم اور دیگر اخراجات کی تفصیل

\*4862، لاکھ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) اور چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2000 سے آج تک ضلع گوجرانوالہ کو کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں سالانہ موصول ہوئی؟

(ب) اس فنڈ سے کتنی رقم غرباء کو تقسیم کی گئی اور کتنی رقم دفتری اخراجات، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، اے۔ ڈی۔ اے اور گاڑیوں کی مرمت اپنرول پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں زکوٰۃ کی کتنی رقم کی غوردرہ کا انکشاف ہوا؟

(د) زکوٰۃ کی اس رقم کی غوردرہ کے سلسلے میں کتنے سرکاری ملازمین کے خلاف محکمہ قانونی کارروائی ہوئی۔ ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

## وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) سال 2000 سے آج تک ضلع گوجرانوالہ میں درج ذیل رقم زکوٰۃ فنڈ کی مد میں سالانہ موصول ہوئی۔

موصولہ	مل
10,44,71,006 (دس کروڑ چالیس لاکھ اکتھ ہزار چھ روپے)	1- 2000-7-1 30-6-01
14,18,51,525 (چودہ کروڑ اٹھارہ لاکھ اکلون ہزار پانچ صد بیس)	2- 2001-7-1 30-6-02
24,33,99,425 (تیس کروڑ تیس لاکھ خانوے ہزار چھ صد بیس روپے)	3- 2002-7-1 30-6-03
18,12,78,319 (اٹھارہ کروڑ بارہ لاکھ اکتھ ہزار تین صد اسی)	4- 2002-7-1 31-5-03
70,04,48,693 (ستر کروڑ چار لاکھ اڑتالیس ہزار چھ صد تالیس)	کل میزان

(ب) اس فنڈ سے درج ذیل رقم غرباء میں تقسیم کی گئی۔

تقسیم شدہ رقم	مل
5,57,55,089 (پانچ کروڑ ستاون لاکھ پچیس ہزار نو اسی روپے)	1- 2000-7-1 30-6-01
20,94,09,332 (تیس کروڑ چار سو لاکھ نو ہزار تین صد بیس)	2- 2001-7-1 30-6-02
25,39,48,653 (تیس کروڑ اسی لاکھ اڑتالیس ہزار چھ صد تین روپے)	3- 2002-7-1 30-6-03
13,46,62,377 (تیرہ کروڑ چھیالیس لاکھ پانسہ ہزار تین صد ستر)	4- 2003-7-1 30-6-04
65,37,75,451 (بیسٹھ کروڑ ستیس لاکھ پچتر ہزار چار صد اکلون)	کل میزان

## دفتری اخراجات ازاں زکوٰۃ فنڈ

1- ٹرانسپورٹ مرمت -/48,262 (اڑتالیس ہزار دو صد باسٹھ)

2- بنرول -/6,370 (چھ ہزار تین صد ستر)

3- بجلی کابل -/3,720 (تین ہزار سات صد بیس)

4- دیگر اخراجات -/12,306 (بارہ ہزار تین صد چھ)

نوٹ۔ زکوٰۃ فنڈ سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور TADA میں کوئی ادائیگی نہ کی گئی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران ضلع میں زکوٰۃ فنڈ کی رقم میں سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی سطح

8,57,000 روپے کی غوردبرد کا انکشاف ہوا۔

(د) زکوٰۃ فنڈ کی رقم کی خورد برد کسی سرکاری ملازم نے نہ کی ہے جن کے نام 'جملہ' گریڈ وغیرہ کی تفصیل دی جاسکے۔

نوٹ، 50 مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین حضرات نے مستحقین کے ساتھ مل کر خورد برد کی۔ ان مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو ختم کر دیا گیا اور کیس متعلقہ تقاضوں میں بھجوانے گئے ہیں۔ مزید برآں 11 زکوٰۃ کلرکوں کو کرپشن کی بنا پر نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔ تفصیل کے لئے تتمہ "الف" ملاحظہ فرمائیں۔

مذکورہ بالا کلرک سرکاری ملازم نہ ہیں بلکہ انہیں قواعد و ضوابط کے مطابق زکوٰۃ فنڈ سے تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔

### تتمہ (الف)

کرپشن / خورد برد میں ملوث مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی فہرست

جن کو توڑ دیا گیا

نمبر شمار	مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا نام	نمبر شمار	مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا نام
1-	محمد شیرو	2-	دیرو کی جیمہ
3-	ہرمو کی	4-	رتو والی
5-	سید نگر	6-	رجب پک
7-	منظور آباد	8-	تسویاں
9-	شیخ رجاہ	10-	دھیدو دگل
11-	کوٹلی کھائیر والا	12-	اندرون اسمن آباد
13-	دونو والی	14-	اسلام پورہ
15-	تاج پورہ / توحید پورہ	16-	سیاں
17-	گرجا کھ	18-	نارو کی
19-	ابدال	20-	کوٹ شاہاں
21-	ہمزامنڈی	22-	ککے نمبر 2



23-	قروالی	24-	سہرائے
25-	کوٹ رحمت شاہ	26-	سورتا آباد
27-	بانہ طور	28-	پہلی گورایہ
29-	ہمشہ ڈھڈا	30-	چک پتھر
31-	کھرک	32-	گوبڑی
33-	تھابل	34-	مٹور کاں نمبر 2
35-	چک بودھری	36-	منگو کے نمبر 2
37-	کوئی سیدیاں، گنگروالی	38-	دوہمہ
39-	مازی خورد	40-	کھیوے والی
41-	بھمنی لک	42-	باگڑیاں نو
43-	ممران کالونی	44-	نور پور، ستار کالونی
45-	چک بگنڈ	46-	گنگروالی
47-	شریف پور	48-	کوئی منسو
49-	کھوت خورد	50-	جھنڈا کلاں

## تتمہ (الف) II

زکوٰۃ فنڈ میں خورد برد / کرپشن کی وجہ سے نکالے گئے

کلرکوں کے ناموں کی تفصیل

1- اکرم گل	2- عنایت
3- امجد ولد فرزند علی	4- فیاض لاروٹی
5- عاطف بلال	6- افتخار
7- محمد یونس	8- محمد منشاہ
9- محمد یعقوب	10- منشاہ اللہ ولد نواب خان
11- غلام نبی	

## محکمہ زکوٰۃ و عشر میں گاڑیوں

### ان کے استعمال اور اخراجات کی تفصیل

- \*4863، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں۔ ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؛
- (ب) کتنی گاڑیاں افسران کے زیر تصرف اور کتنی official ڈیوٹی کے لئے ہیں؛
- (ج) 2001 سے آج تک محکمہ ہذا کو کتنی گاڑیاں کن کن بیرونی ممالک اور اداروں کی طرف سے بطور عطیہ ملی ہیں۔ ان گاڑیوں کی تعداد اور نمبر کی تفصیل نیز یہ جن جن افسران کے زیر تصرف ہیں ان کے نام، 'حمدہ' گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛
- (د) 2001 سے آج تک محکمہ ہذا نے کتنی نئی گاڑیاں کن کن فرموں سے کس کس ماڈل کی اور کتنی قیمت میں خریدیں؛
- (ه) سال 2001 سے آج تک ان گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر محکمہ ہذا نے کتنی رقم خرچ کی؛

### وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) محکمہ زکوٰۃ کے پاس اس وقت 62 مختلف اقسام کی گاڑیاں ہیں۔ 34 سوزو کی پوٹھوہار میں ضلعی زکوٰۃ دفتر ہانے پنجاب میں موجود ہیں۔ 6 گاڑیاں سیکرٹری زکوٰۃ و عشر کے دفتر میں جبکہ ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ کے دفتر میں 4 گاڑیاں زیر استعمال ہیں۔ جب کہ اضلاع سے واپس کی گئی 18 گاڑیاں ناکارہ اخیر مستعمل پڑی ہیں۔

(ب) اس وقت دو افسران سیکرٹری زکوٰۃ و عشر پنجاب اور ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ و عشر پنجاب کے پاس ایک ایک گاڑی زیر استعمال ہے۔ ایک گاڑی صوبائی زکوٰۃ کونسل کے زیر استعمال ہے۔ سات گاڑیاں جنرل ڈیوٹی پر اور 34 گاڑیاں ضلع زکوٰۃ کمیشن ہانے پنجاب کی official ڈیوٹی پر ہیں۔

(ج) محکمہ زکوٰۃ کو آج تک کبھی کسی بیرونی ملک یا ادارے سے کوئی گاڑی بطور عطیہ نہ ملی

ہے۔

(د) 2001 سے آج تک محکمہ نے دو گاڑیاں خریدی ہیں۔

نام فرم ماڈل قیمت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

میسرز انڈسٹریل سولز کمپنی لمیٹڈ کراچی	نام فرم	1۔
2004 یونٹا کرولا کار	ماڈل	
8,54,000/- روپے	قیمت	
میسرز انڈسٹریل سولز کمپنی لمیٹڈ کراچی	نام فرم	2۔
2003 یونٹا ہائی اس	ماڈل	
17,84,000/- روپے	قیمت	

(ه) سال 2001 سے لے کر آج تک دفتر سیکرٹری زکوٰۃ دفتر ایڈمنسٹریٹو پنجاب کے تمام منسلک دفاتر کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر 78,08,410 روپے کی رقم خرچ کی گئی۔

جہلم 2000 تا حال زکوٰۃ کی گرانٹ تقسیم

اور دیگر اخراجات کی تفصیل

\*4864، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) سال 2000 سے آج تک ضلع جہلم کو کتنی رقم زکوٰۃ کی مدد میں موصول ہوئی۔ تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) اس فنڈ سے کتنی رقم بطور زکوٰۃ ضلع ہذا میں تقسیم کی گئی اور کتنی رقم دفتری اخراجات، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، آئی۔ اے۔ ڈی۔ اے اور گاڑیوں کے پٹرول / مرمت وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

- (ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں زکوٰۃ کی کتنی رقم کی خوردبرد کا انکشاف ہوا؟
- (د) زکوٰۃ کی اس رقم کی خوردبرد کے سلسلے میں کتنے سرکاری ملازمین کے خلاف قانونی احمقانہ کارروائی کی گئی۔ ان ملازمین کے نام 'عمدہ' گریڈ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) دفتر ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی جہلم کو سال 2000-2001 میں زکوٰۃ فزڈ میں کل گرانٹ 4,51,41,196 روپے وصول ہوئی اور اس میں سے دفتر ہڈا نے 2,20,57,300 تقسیم کئے۔

2- سال 2001-02 میں دفتر ہڈا کو کل گرانٹ 6,93,99,607 روپے موصول ہوئی۔ جس میں سے دفتر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی جہلم نے 5,08,40,495 روپے تقسیم کئے۔

3- سال 2002-03 میں کل رقم 5,76,912,721 روپے دفتر ہڈا کو موصول ہوئی۔ جس میں سے ضلعی زکوٰۃ کمیٹی جہلم نے کل 5,32,08,931 روپے تقسیم کئے۔

4- سال 2003-04 میں دفتر ہڈا کو کل رقم 5,09,51,792 روپے موصول ہوئی۔ جس میں سے سال کے دوران ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نے 4,07,32,238 روپے خرچ کئے ہیں۔

(ب) ان سالوں کے دوران آمدہ رقم میں زکوٰۃ کی یہ تقسیم کی گئی۔ رقم کی سال وار تفصیل ج (الف) کے جواب میں دی گئی ہے۔ زکوٰۃ کی یہ تقسیم کی گئی۔ رقم کی سال وار سے سرکاری ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی نہیں کی جاتی اور نہ ہی یہ رقم ان ملازمین کے ٹی۔ اے اڈی۔ اے پر خرچ ہوتی ہے۔ تاہم گاڑی کی مرمت پر سال 2001-02 میں کل 8,797 روپے اور سال 2002-03 میں کل 17,019 روپے خرچ کئے گئے تھے۔

(ج) ان سالوں میں ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے جیڑمین کے خلاف خوردبرد کا انکشاف ہوا تھا جس کے بارے میں بعد از تحقیقات کیس اینٹی کرپشن کو دیا گیا۔ اس مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو ختم کر دیا گیا اور متعلقہ جیڑمین سے ریکوری مبلغ 35,000 روپے کا تھانہ بذریعہ اینٹی کرپشن کیا گیا۔ اب تک اس رقم میں سے مبلغ 10,000 روپے ریکور ہو

چکے ہیں جو کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کروا دینے گئے ہیں اور باقی رقم کی ریکوری کے لئے کارروائی جاری ہے۔

(د) ان سالوں کے دوران ضلع جہلم کی ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کے خلاف غوردبرد کی شکایت ملی جس پر دفتر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نے investigation کے بعد کیس اپنی کرپشن کو دے دیا اور زکوٰۃ کمیٹی کو ختم کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ تین فیڈ بک کان (کنٹریکٹ سٹاف) کے بارے میں انتظامی نوعیت کی شکایت ملی جس کی مکمل تحقیقات کے بعد دفتر ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی نے قواعد و ضوابط کے تحت مذکورہ فیڈ بک کو نو کری سے خارج کر دیا۔ ان فیڈ بک کو نو کریوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

محمد اشرف، محمد شکیل، اظلاق امیر

نوٹ۔ کسی سرکاری ملازم کے خلاف غوردبرد کی کوئی شکایت نہ ملی ہے۔

### محکمہ زکوٰۃ و عشر، سرکاری گاڑیوں، اخراجات

#### اور استعمال کی تفصیلات

\*5166، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

(ب) سال 2002 سے آج تک ان گاڑیوں کی مرمت اور ڈیزل وغیرہ پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) کتنی گاڑیاں 2002 سے آج تک محکمہ ہذا نے خریدی ہیں اور کتنی گاڑیاں کن کن

مکلوں یا اداروں کی طرف سے بطور عطیہ دی گئی ہیں؟

- (د) کتنی گاڑیاں افسران کے زیر تصرف ہیں اور کتنی گاڑیاں سرکاری امور کے لئے مخصوص ہیں؟  
وزیر زکوٰۃ و عشر،
- (الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر کے پاس اس وقت 62 سرکاری گاڑیاں ہیں۔
- (ب) سال 2002 سے آج تک ان گاڑیوں کی مرمت اور ڈیزل پر 59,52,292 روپے خرچ ہوئے۔
- (ج) سال 2002 سے آج تک محکمہ زکوٰۃ و عشر نے دو گاڑیاں خریدی ہیں۔ محکمہ کو کسی ملک یا ادارے کی طرف سے کبھی کوئی گاڑی بطور عطیہ نہ ملی ہے۔
- (د) اس وقت دو گاڑیاں سرکاری افسران کے زیر استعمال ہیں جبکہ 44 گاڑیاں سرکاری امور کی انجام دہی کے لئے مخصوص ہیں اور 18 گاڑیاں ناکارہ / غیر مستعمل پڑی ہیں۔

### ضلع فیصل آباد، 2002 تا حال، زکوٰۃ کی رقم

#### اور اخراجات کی تفصیل

- \*5167، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ضلع فیصل آباد کو کتنی رقم زکوٰۃ کے سلسلہ میں ادا کی گئی؟ تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟
- (ب) اس میں سے کتنی رقم غرباء میں بطور زکوٰۃ تقسیم کی گئی؟
- (ج) کتنی رقم انتظامی امور پر خرچ ہوئی؟
- (د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی۔ اے اڈی۔ اے کے سلسلے میں خرچ ہوئی اور کتنی غور درہد ہوئی؟
- (ه) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اڈیزل اپٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم یو اینٹی بڑ کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک (30-جون 2004) صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ضلع

فیصل آباد کو فراہم کردہ رقم کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

رقم	مرحہ
12,09,01,676/-	یکم جنوری 2002 تا 30-جون 2002 (بارہ کروڑ نو لاکھ ایک ہزار چھ سو پچھتر)
15,80,85,680/-	یکم جولائی 2002 تا 30-جون 2003 (پندرہ کروڑ اسی لاکھ پچاس ہزار چھ سو اسی)
15,89,20,234/-	یکم جولائی 2003 تا 30-جون 2004 (پندرہ کروڑ نو اسی لاکھ بیس ہزار دو سو چونتیس)

(ب) مہرباد میں تقسیم کردہ رقم کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

رقم	مرحہ
6,51,45,500/-	یکم جنوری 2002 تا 30-جون 2002 (چھ کروڑ اکاون لاکھ پچاس ہزار پانچ سو)
14,38,88,000/-	یکم جولائی 2002 تا 30-جون 2003 (چودہ کروڑ اڑتیس لاکھ اٹھاسی ہزار)
14,26,32,587/-	یکم جولائی 2003 تا 30-جون 2004 (چودہ کروڑ چھبیس لاکھ تیس ہزار پانچ سو ستاسی)

(ج) زکوٰۃ فنڈ سے انتظامی امور (زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی تنخواہ) پر خرچ ہونے والی رقم کی سال

وار تفصیل درج ذیل ہے۔

رقم	مرحہ
52,12,676/-	یکم جنوری 2002 تا 30-جون 2002 (باون لاکھ بارہ ہزار چھ سو پچھتر)
93,92,680/-	یکم جولائی 2002 تا 30-جون 2003 (ترانوے لاکھ بانوے ہزار چھ سو اسی)
81,09,418/-	یکم جولائی 2003 تا 30-جون 2004 (اکاسی لاکھ نو ہزار چار سو اٹھارہ)

(د) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی۔ اے / ڈی۔ اے کے سلسلہ میں زکوٰۃ فنڈ سے کوئی رقم

خرچ نہ ہوئی ہے کیونکہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی۔ اے / ڈی۔ اے کی ادائیگی

سرکاری بجٹ سے کی جاتی ہے۔

- (ہ) (زکوٰۃ فنڈ انتظامی اخراجات کی مد سے) سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول اڈیزل وغیرہ پر اخراجات کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔
- |                                |                                       |
|--------------------------------|---------------------------------------|
| یکم جنوری 2002 تا 30 جون 2002  | 66,941/- (چھیانوے ہزار نو سو اکتالیس) |
| یکم جولائی 2002 تا 30 جون 2003 | 88,980/- (اٹھاسی ہزار نو سو اسی)      |
| یکم جولائی 2003 تا 30 جون 2004 |                                       |
- (و) اس میں زکوٰۃ فنڈ سے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

### ضلع رحیم یار خان میں 2002ء تاحال

#### محکمہ زکوٰۃ و عشر میں بھرتی کی تفصیلات

- \*1,5412 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ زکوٰۃ و عشر ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذومی سائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اجادات میں تشہیر کر کے کی گئی ہے تو ان اجادات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟
- (ه) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہت بیان فرمائیں؟



## وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر میں دو قسم کی بھرتیاں کی جاتی ہیں۔

(i) مستقل ریگور بنیادوں پر بھرتی جو حکومت پنجاب کے ملازم ہوتے ہیں۔

(ii) عارضی کنٹریکٹ پر بھرتی

تقسیم زکوٰۃ کے ریکارڈ اور آڈٹ کے لئے تین سادہ معاہدہ پر بھرتی کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے ہر ضلع میں ایک آڈٹ آفیسر، ایک آڈٹ اسسٹنٹ ہر دو سو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک آڈیٹر اور دس مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک زکوٰۃ کھرک بھرتی کیا جاتا ہے۔ اس عملے کی تنخواہ زکوٰۃ سے دی جاتی ہے۔ اس طرح سابقہ ڈویژن کی سطح پر ایک آڈٹ آفیسر، دو آڈیٹرز اور ایک کھرک اسٹینڈنٹ بھرتی کئے گئے ہیں اور انہیں بھی تنخواہ زکوٰۃ سے دی جاتی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2002 سے آج تک صرف ایک آڈیٹر بھرتی کیا گیا ہے۔ جس کے مطلوبہ کوائف درج ذیل ہیں۔

نام، معین اختر حسین ہاشمی، ولدیت اکرم حسین ہاشمی

عہدہ، آڈیٹر (زکوٰۃ پیڈ)، گریڈ، آڈٹ سٹاف کا گریڈنگ سسٹم موجود نہیں۔ ملانہ مشاہرہ 3500 روپے دیا جاتا ہے۔

تعلیمی قابلیت، بی۔ اے، ڈومیسائل، ضلع رحیم یار خان۔

پتا، ہاشمی ہاؤس وارڈ نمبر 1 نزد مسجد جامعہ سیدیہ لیاقت پور ضلع رحیم یار خان۔

(ب) زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی بھرتی کے قواعد کا تعین مرکزی زکوٰۃ کونسل کرتی ہے۔ بھرتی تین

سادہ کنٹریکٹ کے تحت کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی بھرتی کا اختیار ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو دیا گیا ہے۔ آڈیٹر کی بھرتی کے لئے درج ذیل میٹریاں مقرر کیا گیا ہے۔

تعلیمی قابلیت، بی۔ اے ابی کام بھرتی کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی امیدواروں کے ناموں پر غور کرتی ہے اور موزوں امیدواروں کو اتفاق رائے سے منتخب کر کے برائے منظوری صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو ارسال کرتی ہے۔ جملہ قواعد و ضوابط کی روشنی میں منظوری دی جاتی ہے۔ مذکورہ بالا آڈیٹر کی بھرتی بھی اسی طریق کار پر کی گئی۔ موہے کی سطح پر سب سے اعلیٰ اختیاراتی ادارے صوبائی زکوٰۃ کونسل کے قواعد و ضوابط کے مطابق ایک یا دو اسمیوں کے لئے اخبار میں اشتہارات دینا ضروری نہیں کیونکہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو تھیر کے لئے کسی قسم کا فنڈ مہیا نہیں کیا جاتا۔ مزید یہ کہ زکوٰۃ بیڈ سٹاف سرکاری ملازم تصور نہیں کیا جاتا اس لئے مذکورہ اسمی کے لئے اخبار میں کوئی اشتہار نہیں دیا گیا۔

(ج) کمیٹی کے ارکان کے نام درج ذیل ہیں۔

چیمبرمین	مفتی عبدالقادر کانبجو
غیر سرکاری ممبر	سولوی رحیم بخش
- ایضاً۔	کیشن (ر) نذیر احمد
- ایضاً۔	عہدہ مختار درانی
- ایضاً۔	کیشن (ر) بشیر احمد
- ایضاً۔	عاجی مشتاق احمد
عاقون ممبر	فرزانہ ناہید اکبر
- ایضاً۔	شمیم عمر اویسی
سرکاری ممبر	ممتاز علی بخش
BPS-18	ڈی۔ او۔ آر
سرکاری ممبر	نصیر احمد خان
BPS-17	ضلع زکوٰۃ افسر رحیم یار خان

- (د) صوبے کی سطح پر سب سے اعلیٰ اختیاراتی ادارے صوبائی زکوٰۃ کونسل کے قواعد و ضوابط کے مطابق ایک یا دو اسموں کے لئے اخبار میں اشتہارات دینا ضروری نہیں کیونکہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو تشہیر کے لئے کسی قسم کا فنڈ مہیا نہیں کیا جاتا۔ مزید یہ کہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف سرکاری ملازم تصور نہیں کیا جاتا۔ ان کی ملازمت بالکل عارضی ہے اور انہیں ادائیگی زکوٰۃ فنڈ سے کی جاتی ہے۔ اس لئے مذکورہ اسمی کے لئے اخبار میں کوئی اشتہار نہیں دیا گیا۔ مزید یہ زکوٰۃ فنڈ کی رقم اشتہار پر خرچ نہیں کی جاسکتی۔
- (ه) کسی فرد کو Rules میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

ضلع رحیم یار خان میں 2002ء تا 2004ء

بحالی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

- \* 1,5621 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازرہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں بحالی سکیم کی مد میں ضلع رحیم یار خان کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟
- (ب) بحالی سکیم کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟
- (ج) کتنے افراد کی اس مد میں امداد کی گئی؟
- (د) کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟
- (ه) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جانے؟
- (و) اس مد سے مالی امداد کے لئے کن کن Documents اور ان کی تصدیق درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

## وزیرِ زکوٰۃ و عشر،

- (الف) مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں بحالی سکیم کی مد میں ضلع رحیم یار خان کو 181,106,000/- روپے فراہم کئے گئے۔
- (ب) بحالی سکیم کے لئے 11377 درخواستیں موصول ہوئیں۔
- (ج) 10927 افراد کی اس مد میں مدد کی گئی۔
- (د) 450 درخواستیں مسترد ہوئیں۔
- (ه) ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی معاش پر صوبائی زکوٰۃ کونسل نے منظوری دی۔ کونسل کے ممبران، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

## صوبائی زکوٰۃ کونسل کے ممبران کی تفصیل

نمبر	عہدہ	گریڈ
1۔	جنس (ر) ڈائریکٹر ایجوکیشن	بی۔ بی۔ سی۔
2۔	علی گڑھ یونیورسٹی	بی۔ بی۔ سی۔
3۔	پروفیسر (ر) ایجوکیشن	بی۔ بی۔ سی۔
4۔	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ر) ایجوکیشن	بی۔ بی۔ سی۔
5۔	سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن	بی۔ بی۔ سی۔
6۔	سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن	بی۔ بی۔ سی۔
7۔	سیکرٹری زکوٰۃ و عشر حکومت پنجاب	بی۔ بی۔ سی۔
8۔	سیکرٹری لائسنس حکومت پنجاب	بی۔ بی۔ سی۔
9۔	سیکرٹری ٹیکس گورنمنٹ حکومت پنجاب	بی۔ بی۔ سی۔
10۔	سیکرٹری سوشل ویلفیئر حکومت پنجاب	بی۔ بی۔ سی۔

نوٹ: 26۔ دسمبر 2003 سے نئی صوبائی زکوٰۃ کونسل کی تشکیل دے دی گئی ہے۔

- (و) 1۔ مستقل بحالی سکیم کا مجوزہ درخواست نام جس پر مستحق کی تصویر چسپاں ہو۔
- 2۔ کمیٹی ٹرانزڈینسنگ کارڈ کی مصدقہ فونو کاپی

- 3- مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی کارروائی اجلاس کی تصدیق شدہ نفل جس میں سائل کی درخواست کی سفارش کی گئی ہو۔
- 4- اندراج رجسٹر 19-17 کی تصدیق شدہ نفل
- 5- بیان حلفی احکام پیپر پر
- 6- ضامن کے شناختی کارڈ کی تصدیق شدہ فونو کاپی
- 7- ان تمام دستاویزات کی تصدیق متعلقہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔

### پوائنٹ آف آرڈر

ارشی عمارات کی اصلی حالت قائم رکھنا

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! لاہ منسٹر صاحب کی توجہ ایک بہت اہم issue کی طرف دلانا

چاہتا ہوں کہ under the special premises Act جو یہ بل روڈ کی تین عمارتیں ہیں They

have been declared as heritage buildings. اس میں ایک منجانب اسمبلی ہے۔ دوسری

جی۔ پی۔ او اور تیسری ہائیکورٹ کی بلڈنگ ہے۔ ان کو انھوں نے heritage buildings

declare کیا ہوا ہے۔ آپ کا قلم اور شاہیار گارڈن بھی اس میں ہے۔ Under the Act you

can not change any part of the building اس لاء میں ہے۔ وہ جو کچھ restore ہے

انہذا آپ اس کو change نہیں کر سکتے۔ ایک طرف آپ دیکھیں کہ شاہ دین بلڈنگ جو ہے اس کو

انہوں نے preserve کیا ہے مگر جب یہ اس کو preserve کر رہے تھے اس پر

inauguration ہو رہی تھی تو اسی وقت ہائیکورٹ کی بلڈنگ کو گرایا جا رہا تھا۔ آپ کے

انسٹیٹیوٹ آف آرکیٹیکچر آف فائن آرٹس والوں نے کہا ہے کہ ہم ہائیکورٹ کی بلڈنگ کو original shape میں restore کر سکتے ہیں۔ اس کو نہ بھیڑا جانے۔ جس بلڈنگ کو بھیڑا جا رہا ہے یہ matter of contempt ہے کیونکہ under the Act اس کو آپ change نہیں کر سکتے ہیں۔ میں لاہر منسٹر صاحب سے چاہوں گا کہ وہ اس پر action لیں۔ اس کو وہاں ہی رکھیں اور اس کو restore کرائیں۔ آپ کے پاس heritage buildings کو change کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس پر وزیر صاحب مجھے وضاحت فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! یہ جو رانا صاحب نے ابھی ارٹلڈ فرمایا ہے اس کے بارے میں 'میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ ابھی صرف خبروں کی حد تک ہے اس پر کسی قسم کا نہ کوئی فیصلہ کیا گیا ہے، ہائیکورٹ کے چیف جسٹس صاحب سے رجوع کیا جا رہا ہے اور یہ جو اپنے حدتت ظاہر کر رہے ہیں ان کو وہاں اس میں شامل کرتے ہوئے تمام چیزوں کو اور روز کو جو frame ہو چکے ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے پھر فیصلہ کیا جائے گا۔ ہم اپنے کسی پرانے heritage یا قیمتی اثاثے کو جو کہ عمارت کی شکل میں ہے ہم destroy نہیں کرنا چاہتے بالکل ایسا نہیں ہو گا۔ جو کچھ ہو گا چیف جسٹس صاحب سے مشورہ کر کے روز کے مطابق ہو گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جو special premises Act میں ہے کہ آپ alter نہیں کر سکتے، آپ restore کر سکتے ہیں۔ کیا یہ restoration تک رہیں گے اس کو change نہیں کریں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں گزارش کر چکا ہوں کہ تمام قواعد و ضوابط کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کیا جانے کا اور کسی روز اینڈ ریگولیشن کو flout نہیں کیا جائے گا۔

MR ACTING SPEAKER: That serves your purpose.

جی، جناب محمد وقاص صاحب! آپ کی تحریک استحقاق نمبر 44 پیش ہو چکی تھی اور آج تک

pending تھی۔ وزیر قانون!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ 9- تاریخ تک pending تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، ٹھیک ہے۔ یہ 9- تاریخ تک pending تھی۔ اچھی تحریک استحقاق

مہر اشتیاق احمد صاحب کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک استحقاق کل

dispose of ہو گئی تھی۔ ابھی اسمبلی سیکرٹریٹ یہ بتا رہا ہے کہ اس کو دوبارہ revise کیا گیا ہے تو کم از کم ہمیں اس کی اطلاع تو ہونی چاہیے تاکہ ہم اس کا جواب لے کر آسکیں۔

MR ACTING SPEAKER: I was not on seat at that time.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، نہیں، جناب! آپ نہیں تھے۔ چیئرمین صاحب اس وقت صدارت

فرما رہے تھے۔ انھوں نے اگر اس کو revise کیا ہے تو اس decision سے ہمیں آگاہ کریں

تاکہ ہم اس کا جواب لے کر آسکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، صحیح بات ہے۔ اس کو پھر اگر revise کیا ہے تو اس کو فی الحال

pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس کو دو دن کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ لا، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، مہر اشتیاق احمد صاحب کی ایک اور تحریک استحقاق ہے جس کو دوبارہ

revise کیا ہے۔ اس کو بھی pending کر دیتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر امیری گزارش یہ ہے کہ کل میں نے اس کو

oppose نہیں کیا تھا۔ اس وقت یہ معاملہ محترم ممبر صاحب اور جناب چیئرمین کے درمیان تھا۔

اس طرح تو اگر یہ سلسلہ چلتا رہا تو پھر تو کوئی بھی تحریک استحقاق dispose of نہیں ہو گی۔

revise نہ کریں، مزور رکن سے کہیں کہ وہ fresh لے آئیں اور آپ اس کو out of turn

لے لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک چیز کو dispose of کر کے آپ اس کو

revise کریں گے تو وہ پھر میں سمجھتا ہوں کہ مشکلات پیدا ہوں گی۔

MR ACTING SPEAKER: I was again out of the Chair.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Thank you.

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر اس کو دو دن کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں اس کو آپ fresh دے دیں۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! جب چیئرمین نے ایوان میں فیصلہ دے دیا ہے تو پھر اس کے

بعد دوبارہ وزیر موصوف اس پر ایسی بات کریں تو یہ اچھی تو نہیں لگ رہی۔ آپ اس پر دو چار دن

لے لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، دیکھیے! ایک already چیز dispose of ہو چکی ہے۔

چودھری اسماعیل گجر، جناب سپیکر یہ ایک دفعہ revise ہو گئی ہے۔ آئندہ کے لئے راجہ

صاحب کی بات مان لیں کہ revise نہ کیا کریں لیکن یہ چونکہ ہو چکی ہے اس لئے اس کو take up

کر لیں۔ مہربانی

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں چودھری صاحب کی بات پر گزارش کرنا چاہتا



ہوں کہ آپ ضرور یہ فرمادیتے گا کہ یہ dispose of ہونے کے بعد revise نہ کی جائے 'fresh  
دینے کی provision ہے ' dispose of ہونے کے بعد آئندہ revise نہ کی جائے۔  
جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، dispose of جو ہو جانے اس کو دوبارہ revise نہ کیا جانے  
جیسے چودھری اصغر علی گجر صاحب نے فرمایا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آئندہ کے لئے یہ نہیں ہونا چاہیے لیکن اب چونکہ انہوں نے کر دیا  
ہے تو پھر یہ دو دن کے لئے pending کر دی جاتی ہے۔

رانا شہناز اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں لاہ منسٹر صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جب  
Chair ایک فیصد announce کر دے تو پھر اس کا جو revival ہے یا اس کو change کرنا  
ہے وہ مناسب practice نہیں ہے۔ میں نے mover سے بھی بات کر لی ہے۔ ہم اس کے  
لئے تیار ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو ہم یہ دونوں تھریک استحقاق fresh لکھ کر دے دیتے ہیں۔ آپ  
ان کو کل take up کر لیں۔ اگر ان کو اعتراض نہیں ہے تو پھر revival ٹھیک ہے لیکن  
اصولی طور پر جو لاہ منسٹر صاحب نے کہا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ جب Chair کوئی  
فیصد کر دے تو پھر اس کے بعد اس کا revival یا اس کو دوبارہ change کرنا جو ہے یہ  
practice مناسب نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! یہ بات درست ہے کہ جو Chair فیصد کر دے اس کا  
revival درست نہیں ہے تو یہ بھی تو Chair کا فیصد ہے کہ اسے revive کیا جاتا ہے تو اس  
کے بعد بھی کوئی اور اس کا فیصد کرنا درست نہیں ہے۔ آپ اس پر غور کریں یا نظر ثانی کریں۔  
یہ بھی اس پر پابندی لگائیں جو بھی کرنا ہے کریں لیکن Chair نے ہی اس کو revise کیا ہے۔  
اس کا مطلب ہے کہ آرڈر تو پاس Chair نے کر دیا ہے ' آئندہ کے لئے جو راجہ صاحب نے کہا  
ہے میں بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش صرف اتنی تھی کہ کل مہر صاحب کی دو تحریک استحقاق ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے dispose of ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد مہر صاحب جب تشریف لائے تو انہوں نے insist کیا کہ ان کی تحریک کو دوبارہ take up کیا جائے لیکن جناب چیئرمین نے انہیں take up نہیں کیا۔ ایوان میں تو یہی فیصلہ ہوا تھا لیکن بعد میں شاید انہوں نے اپنے چیئرمین میں اپنے اس فیصلہ کو revive کر دیا۔ میری صرف اتنی استدعا ہے کہ اگر ایک دفعہ Chair کی جانب سے کوئی فیصلہ ہو جاتا ہے تو اسے revive نہیں کرنا چاہیے۔ جس طرح کل جناب نے ایوان adjourn کر دیا تو میں نے کہا کہ ہم جناب کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے میری یہ استدعا ہے کہ جب ایک دفعہ فیصلہ ہو جائے تو اس پر ہمیں کاربند رہنا چاہیے۔ اگر معزز رکن اپنی یہ تحریک استحقاق لے کر آنا چاہتے تھے تو وہ نئی لے آتے۔ out of turn لے آتے، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ Chair حکم دیتی تو ہم اسے تسلیم کر لیتے۔ اب چونکہ وہ فیصلہ کر چکے ہیں تو میری آپ سے استدعا ہے کہ آئندہ کے لئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی فیصلہ کرنے کے بعد اسے تبدیل نہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو کیا اب اس تحریک کو pending کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جیسے جناب کا حکم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، اس تحریک استحقاق کو دو دن کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

آئندہ کے لئے یہ چیز نہیں ہونی چاہیے۔

حزب اختلاف کے اراکین کو ترقیاتی فنڈز کی عدم فراہمی

جناب طاہر اختر ملک: جناب سپیکر اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی فرمائیں!

جناب طاہر اختر ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ یہاں ایوان میں حکومت کی طرف سے وزراء صاحبان مختلف یقین دہائیاں کرواتے ہیں۔ اگر کسی یقین دہانی کو پورا نہیں کیا جاتا تو اس بات آپ کی کیا ونگ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جب کسی یقین دہانی پر عمل نہیں کیا جانے کا اور اس کی نشاندہی ہو گی تو پھر اس وقت اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب طاہر اختر ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو point out کرتا ہوں کہ یہاں پر وزیر اعلیٰ اور وزیر بلدیات راجہ بشارت صاحب نے بار بار on the floor of the House کہا ہے کہ ترقیاتی فنڈز ایوزیشن سینٹ تمام ممبران کو جاری کئے جائیں گے لیکن آج دو سال پورے ہونے کو ہیں اور مجھے ترقیاتی فنڈز کے نام پر ایک روپیہ تک بھی نہیں دیا گیا۔ کیا یہ بات breach of privilege نہیں بنتی؟ یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر غلط بیانی کرنا یا [\*\*\*] breach of privilege نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: غلط بیانی کہہ سکتے ہیں لیکن [\*\*\*] ذرا سخت لفظ ہے۔ اسے حذف کیا جاتا ہے۔

جناب طاہر اختر ملک: تو پھر آپ بتادیں کہ میں اس کے لئے کون سا لفظ استعمال کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ہو سکتا ہے کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی۔

جناب طاہر اختر ملک: جناب مجھے غلط فہمی نہیں ہے۔ میں تو خود آپ کو اپنے غلطے کے بارے میں جا رہا ہوں۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی اس بات کوئی روشنی ڈالنا چاہیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی وزیر قانون صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ممبران کو فنڈز دینے جا رہے ہیں۔ کچھ حلقوں میں نہیں بھی دینے گئے لیکن اکثر حلقوں میں فنڈز دینے جا رہے ہیں۔ میں اس بات تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ یہاں میرے بھائی نے کہا ہے کہ یہ ہمارا استحقاق ہے جبکہ یہ استحقاق کی بات نہیں ہے۔ چونکہ آئندہ کے نئے وفاقی حکومت اپنی پالیسی

تبدیل کر رہی ہے اور جو فنڈز across the board دینے جا رہے ہیں شاید اس حوالے سے وہ اپنی پالیسی میں تبدیلی لا رہے ہیں۔ وہاں پر باقاعدہ ایک سیل قائم کیا جا رہا ہے۔ یہ سیل مختلف حلقوں سے متعلق identification of schemes کرے گا اور پھر ان specific schemes

کے against فنڈز جاری کئے جائیں گے۔ اگر یہ معاملہ وفاقی حکومت طے کر لیتی ہے تو پھر ہمیں بھی اسی پالیسی کے مطابق آگے چلنا پڑے گا۔ لیکن فی الحال اس وقت تک چونکہ وہاں پر کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ لہذا ہم اسی پرانی پالیسی پر کاربند ہیں۔ میں نے ذاتی طور پر کوشش کی ہے کہ اس بات کو یقینی بناؤں کہ فنڈز release کئے جائیں، کام کروایا جائے۔ by and large ہو بھی

رہا ہے۔ اگر ایک دو حلقوں میں نہیں ہو رہا تو وہاں پر شاید ہماری بھی کوئی سیاسی مجبوری ہو۔ چونکہ executing agencies ضلعی ناظمین کے ماتحت ہیں وہاں پر کوئی رکاوٹ آجاتی ہے۔ بہر حال ہم ان رکاوٹوں کو اہام و تفہیم سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اس کو as a matter

of privilege نہ دیا جانے کیونکہ یہ کسی ممبر کا استحقاق نہیں ہے۔ اگر آپ تعمیر پنجاب پروگرام کی پالیسی دیکھیں تو اس میں ایک واضح تبدیلی آچکی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ فنڈز ملنے کو دینے جائیں گے اس میں یہ نہیں ہے کہ ایم پی اسے صاحب کو دینے جائیں گے۔ ہم نے اس بات

کو ensure کرنا ہے کہ اس حلقے کو پچاس لاکھ روپیہ ملنا چاہیے۔ لہذا جس طرح ہم پہلے  
 انعام و تقسیم سے چل رہے ہیں اسی کے مطابق ملنا چاہیے لیکن اگر آپ اس کو as a matter of  
 privilege سمجھ لیں یا breach of privilege سمجھ لیں تو یہ کسی طور درست نہیں ہے۔  
 جناب طاہر اختر ملک: جناب سپیکر! بلاشبہ یہ بات ٹھیک ہے کہ اپوزیشن کے ممبران کو فنڈز کی  
 فراہمی نہ ہونا breach of privilege نہیں بنتی۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ یہاں پر on the  
 floor of the House اگر ایک یقین دہانی کروائی جائے اور پھر اسے پورا نہ کیا جائے تو کیا وہ  
 breach of privilege بنتی ہے یا نہیں؟  
 جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب نے کہا ہے کہ ہم فنڈز دے رہے ہیں۔

جناب طاہر اختر ملک: میں کوئی آٹھ دہائیوں کے پاس جا چکا ہوں، قاسم ضیا، صاحب کے ساتھ  
 انھیں مل چکا ہوں، رانا آفتاب صاحب کے ساتھ انھیں مل چکا ہوں لیکن آج تک مجھے تو کوئی فنڈز  
 جاری نہیں ہوئے یا تو یہ on the floor of the House کہہ دیں کہ پی پی پی - 124 میں ہم نے  
 ترقیاتی فنڈ فراہم نہیں کرنے تو پھر میں دوبارہ مطالبہ نہیں کروں گا۔

وزیر مہاشی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ by and  
 large ہم کر رہے ہیں اور جہاں پر نہیں ہوا وہاں پر بھی انشاء اللہ کریں گے لیکن استحقاق کے طور  
 پر نہیں۔ میں پھر بھی ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جن حلقوں میں اگر کوئی رکاوٹ ہے تو ہم اس  
 رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

**RANA AFTAB AHMAD KHAN:** Mr Speaker! Point of clarification

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ابھی راجہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ہر حلقے میں پچاس لاکھ  
 روپے کے فنڈز ترقیاتی کاموں کے لئے دیئے جائیں گے۔ وہ کون سے لوگ ہیں جو اس کے لئے  
 سکیمنز idently کریں گے؟ کیا وہاں کے منتخب لوگ اس حوالے سے efficient enough

and capable enough نہیں ہیں اور کیا وہ اپنے حلقے کے لئے سیکمیں identify کرنے کے لئے authorize نہیں ہیں؟ ہمارا موقف تو صرف اتنا ہے کہ ہم سیکمیں identify کرنا چاہتے ہیں۔ باقی بے شک ان کا محکمہ کمیشن کے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر آپ کو

identification of schemes پر بھی اعتراض ہے تو پھر آپ ایوان میں ایک categorical statement دے دیں۔ پھر we don't claim it لوگ یہاں پر اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آتے ہیں تو they have a right کہ ان حلقوں میں ترقیاتی کام ہوں۔ ممبر نے تو صرف سیکمیں identify کرنی ہیں۔ آپ ہی نے مینڈر کرنے ہیں اور آپ نے ہی اس پر implement کروانا ہوتا ہے۔ لہذا identification پر تو انھیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ اگر آپ نے

identification پر بھی پابندی لگانی ہے تو پھر آپ کی مرضی ہے۔ ایک قاضی رکن نے اپنے حلقے 124 کے بارے میں کہا ہے تو آپ اس کے فنڈز release کر دیں۔ راجہ صاحب چاہتے ہیں تو یہ خود بھی ان کے پاس جانے کے لئے تیار ہیں، پہلے بھی جا چکے ہیں۔ اب آپ ایک نئی سکیم لا رہے ہیں کہ پچاس لاکھ روپے حلقے میں خرچ ہوں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ this scheme is

just to prevent the Opposition نہ کر سکیں۔ This will lead a bad precedent اس سے آپ کے لئے بھی مشکلات پیدا ہوں گی کیونکہ آنے والے وقت میں آپ نے بھی ادھر بیٹھنا ہے۔ ایک طرف تو آپ good gesture کی بات کرتے ہیں تو پھر good gesture یہی ہے کہ روپے بدلیں۔ ہم نے تو ہمیشہ مثبت تنقید کی ہے، ہم نے کوئی منفی بات نہیں کی، ہم ہمیشہ سسٹم کی بات کرتے ہیں۔ اب راجہ صاحب نے آج ایک نیا شوٹر محمود دیا ہے کہ جی پچاس لاکھ روپے حلقے میں خرچ ہوں گے۔ ہمارا یہ موقف ہے کہ یہاں پر جتنے بھی ممبران منتخب ہو کر آئے ہیں خواہ وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ان کا یہ ایک prerogative ہے کہ وہ اپنے حلقے کے لئے سیکمیں identify کریں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ کس ٹھیکیدار کو ٹھیکہ

دیں تو راجہ صاحب Kindly being a broad minded person, we should not have

double standards. آپ ایک سیدھی بات کریں کہ حلقے میں جو بھی منتخب لوگ ہیں وہ

سکیمن identify کر دیں۔ you have sufficient funds آپ اگر چاہتے ہیں تو اپنے ہارے ہونے لوگوں کو اور فنڈز دے دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر آپ نے صرف ہارے ہونے لوگوں کو ہی encourage کرنا ہے تو this will lead a bad precedent۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سیکرٹری، جناب سیکرٹری میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ رانا آفتاب صاحب نے بہت ساری ایسی باتیں کہیں ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ اصولی طور پر درست ہیں۔ انھوں نے identification کی بات کسی ہے تو میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ identification کے اس process میں منتخب نمائندگان سے بھی تجاویز لی جائیں گی اور ان کی آراء کو اہمیت دی جائے گی۔ جہاں تک اس کے طریق کار کا تعلق ہے تو ضلع کی سطح پر ضمنی ترقیاتی کمیٹیاں موجود ہیں جن کے چیئرمین ایم۔ پی۔ اے صاحبان ہیں۔ سکیمن ان کے پاس جاتی ہیں اور وہی ان کی منظوری دیتے ہیں۔ چنانچہ میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب identification کی بات آنے لگی تو آپ سے بھی سکیمن لی جائیں گی اہمیت دی جائے گی اور ہم priority بھی دیں گے لیکن اگر وفاقی حکومت اس طریق کار کو تبدیل کرتی ہے تو پھر ہمیں بھی اس میں تبدیلی لانا پڑے گی لیکن identification کے لئے آپ کی رائے کو ضرور وزن دیا جائے گا۔

جناب طاہر اختر ملک، جناب سیکرٹری راجہ صاحب بنا رہے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ طریقہ کار تبدیل کر رہی ہے اور ہم اس پر عمل کریں گے۔ جناب ایہ تو آئندہ کے لئے ہے لیکن گزشتہ دو سالوں کے بارے میں یہ کیا کہیں گے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کے بارے میں انھوں نے کہہ دیا ہے کہ پیمائش سکیمن کے مطابق وہ آپ کو دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ فنڈز constituency-wise ہوتے ہیں اور آئندہ اسی حلقے میں لگیں گے۔ تو یہ بتایا جانے کہ ہماری

جو بسنیں یہاں بیٹھی ہیں چونکہ ان کی تو کوئی constituency نہیں ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ آنے والے وقت میں انھیں فنڈز سے محروم کرنے کا ارادہ ہے، چونکہ فنڈز constituency میں لگتے ہیں اس لئے خواتین کو فنڈز نہیں دیئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، معزما میں آپ کو بعد میں نام دیتا ہوں۔ جی جناب سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقے میں موضع رام گڑھ اور موضع ویروکی سڑک کے لئے سکیم دی لیکن وہاں پر کوئی سڑک نہیں بنی۔ اسی سڑک کو تحصیل ناظم اور ضلع ناظم بھی بنا رہے ہیں۔ میں نے وہ سکیم دی اور اس کے لئے پیسے بھی release ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک موضع رام گڑھ موضع ویروکی میں موقع پر کوئی سڑک نہیں بنی۔ راجہ صاحب چیک کروالیں کہ وہاں پر کوئی سڑک بنی ہی نہیں ہے لیکن پیسے کھا گئے ہیں۔ اسی طرح میں نے موضع ہوزا چوڑا کی سڑک کے لئے کہا تو انھوں نے کہا کہ اس سڑک کے لئے آپ کے فنڈز سے پیسے الٹ ہو چکے ہیں لیکن اب اسی سڑک کو ضلع ناظم اور تحصیل ناظم بنا رہے ہیں۔ یعنی ایم۔ پی۔ اے بھی وہ سڑک بنا رہا ہے تحصیل ناظم بھی وہی سڑک بنا رہا ہے اور ضلع ناظم بھی وہ سڑک بنا رہا ہے۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ وزیر بلدیات رام گڑھ اور ویروکی میں چیک کروالیں کہ پیسے تو release ہو گئے ہیں لیکن وہاں پر سڑک نام کی کوئی چیز exist ہی نہیں کرتی۔ وزیر آباد کا تحصیل ناظم ایک سرکاری پراہرٹی کو بیچنا چاہتا ہے لیکن میں نے کہا کہ میری جو 5 ملین روپے گرانٹ ہے اس سے ہانیر سیکنڈری سکول برائے طالبات بنا دیں۔ پاکستان کے بننے سے لے کر آج تک وہاں پر بچوں کے لئے کوئی سکول نہیں بنا لیکن بلدیاتی ادارے نوٹس کے پیکر میں اس تحصیل ناظم نے 14۔ اگست کو فرضی پے درج کرا دیئے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ بے شک ہمارے



فڈز ختم کر دینے جائیں لیکن وزیر بلدیات کم از کم چیک تو کروالیں کہ میرے حلقے میں کیا ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، سہا صاحب! آپ کو فڈز مل چکے ہیں یا نہیں؟

چودھری اعجاز احمد سہا، جناب والا! جب میں نے کہا کہ میں ہائیر سیکنڈری سکول برائے طالبات کے لئے 5 ملین روپے گرانٹ دیتا ہوں لیکن تحصیل ناظم اور ضلع ناظم تو وہ سکول بننے ہی نہیں دیتے۔ وہ تو سرکاری جگہ کے پلاٹ بنا کر کھانا چاہتے ہیں اور پچھلے سال سے میری گرانٹ وہیں کھڑی ہے۔ پچاس لاکھ میں سے ایک پیسہ بھی نہیں لگا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ محترم سہا صاحب کو فڈز جاری ہونے ہیں انہوں نے سکیم identify کی ہے۔ اب انہوں نے اس سکیم کے متعلق اگر کسی اندیشے کا اظہار کیا ہے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس سکیم کے against جب تک ان کی تسلی نہیں ہو گی کوئی فڈز ریویژ نہیں کئے جائیں گے اور آپ کی تسلی کے مطابق کئے جائیں گے۔

چودھری اعجاز احمد سہا، شکریہ۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، چونکہ تحریک استحقاق کا نام گزر رہا ہے اس لئے میں ان سے آخری سوال پوچھ لوں۔ Again I come back to you چودھری عارف محمود گل صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔۔۔ زاہد صاحب اس کے بعد میں آپ کو نام دیتا ہوں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب والا! انہوں نے خواتین کے فڈز کے بارے میں بات کی ہے۔ ان کا جواب دیے، کے لئے ہمیں بھی نام دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، بی بی! آپ کو کیوں پریشانی ہے۔ آپ کو فڈز مل رہے ہیں۔ اگر انہوں نے کہہ دیا ہے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ آپ کو فڈز نہیں مل رہے۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب سینیئر! انھیں بتایا جائے کہ اللہ کے فضل سے پورا پنجاب ہماری constituency ہے۔

جناب قائم مقام سینیئر، چودھری عارف محمود گل صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک استحقاق 'dispose of' کی جاتی ہے۔ تحریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے۔

### تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سینیئر، اب تحریک التوائے کار 'take up' کی جاتی ہیں۔ قبل اس کے کہ تحریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں اراکین کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (c) 83 کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحریک التوائے کار جن پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جا چکی ہو۔ وہ اسمبلی میں پیش نہ کی جا سکتی ہیں۔ اب چونکہ تعلیم پر بحث کے لئے 8 ستمبر کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے لہذا مندرجہ ذیل تحریک التوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی۔ تحریک التوائے کار نمبر '603' ڈاکٹر سید وسیم اختر، تحریک التوائے کار نمبر '620' انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، تحریک التوائے کار نمبر '688' محترمہ فرزانہ راجہ، تحریک التوائے کار نمبر '705' لادھ کھیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، تحریک التوائے کار نمبر '707' ڈاکٹر امدمظم، تحریک التوائے کار نمبر '718' جناب محمد وقاص، تحریک التوائے کار نمبر '732' جناب آفتاب احمد خان، تحریک التوائے کار نمبر '733' رانا آفتاب احمد خان!

اب ہم رانا ثنا، اللہ خان صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر '504/4 take up' کرتے ہیں

رانا ثنا، اللہ خان، جناب سینیئر! یہ پیش ہو چکی ہے۔ اس پر جواب آنا تھا۔

جناب قائم مقام سینیئر، جی یہ پیش ہو چکی ہے اور It was pending till today. جی

جناب وزیر صحت!

ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس فیصل آباد میں بدانتظامی

اور کروڑوں روپے کی کرپشن

(— جاری —)

وزیر صحت، جناب سپیکر! یہ تحریک اتوانے کارڈاکٹر زاہد ملک 'ذی-ایچ-کیو' فیصل آباد کے متعلق تھی اور پچھلے اجلاس میں پیش کی گئی تھی۔ اس وقت Chair نے یہ direction دی تھی کہ اگر اس شخص کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے تو اس کو مظل کیا جائے۔ تو اگلے روز ہی 30-جون کو میں نے اس آئیڈیئر کو مظل کر دیا تھا اور اب اس کے خلاف انکوائری کا process شروع ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! اس آئیڈیئر کو مظل کر دیا گیا ہے اور اس کے خلاف انکوائری شروع ہو چکی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں ہوا یہ تھا کہ جس دن یہ تحریک move ہوئی تھی اس دن وزیر صحت نے یہ فرمایا تھا کہ ہم فوری طور پر یہ ایکشن لے رہے ہیں۔ چونکہ اس میں کافی سارے لوگ ملوث ہیں اور اس میں کروڑوں روپے کی کرپشن involved ہے۔ اس لئے ہم اس کی انکوائری مکمل کروا کر اس کی رپورٹ اگلے اجلاس میں ایوان میں پیش کر دیں گے۔ اب اس بات کو تقریباً اڑھائی تین ماہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب اس انکوائری کا کوئی positive result ایوان کے سامنے آنا چاہیے۔ کیونکہ disposable سرسبز جو کہ غریب اور نادار مریضوں کی سہولت کے لئے کسی foreign aid agency نے فراہم کی تھی لیکن ان کو ہی خورد برد کر لیا گیا اور یہ سلسلہ مختلف آئیڈیئر کی تعیناتی کے دوران تقریباً چار پانچ سال چلتا رہا۔ تو اب میں سمجھتا ہوں کہ اس کی فوری انکوائری مکمل کر کے ذمہ داران کو سزا ملنی چاہیے تاکہ آئندہ سے یہ پریکٹس ختم ہو۔ ہسپتالوں میں یہ پریکٹس عام ہے کہ میڈیسن مریضوں کو نہیں ملتیں عمدہ اور ذمہ دار لوگ انہیں خورد برد کر لیتے ہیں۔ اخبارات میں خبریں بھی ہیں کہ ویکسین تک میں بھی گھپلایا گیا ہے۔ تو یہ معاملہ وزیر موصوف

کے نوٹس میں آیا۔ جب انہوں نے اس کو prima facie دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں واقعی اس میں گزربڑے اور ہم اس میں ایکٹن بھی لے رہے ہیں اور اگلے اجلاس تک انکوائری مکمل کر کے رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔ لہذا وزیر موصوف سے میری گزارش ہے کہ اس انکوائری کو اسی سیشن کے دوران مکمل کروائیں اور اس کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر صحت

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس پر last time بھی بڑی detailed discussion ہوئی تھی۔

چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم نے پانچ recommendations کی تھیں۔ ہم نے ایک ایک کر کے ان سب کو discuss کیا تھا اور واقعی حقیقت ہے کہ یہ بڑا سنجیدہ معاملہ تھا۔ یہ دس سال پر محیط انکوائری کے معاملات تھے۔ purchase کے متعلقہ معاملات تھے۔ ڈسپوز ایبل سرسبز، نیڈل اور

E.I goods جو ہمیں donor agencies دستی ہیں ان کے متعلقہ معاملات تھے۔ ہم نے اس وقت یہی فیصلہ کیا کہ اس انکوائری کا جو purview ہے وہ صرف ضلع کی سطح پر نہیں بلکہ تحصیلوں R.H.C & B.H.U.s تک ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس کو

expeditiously تو کریں لیکن چونکہ اس میں بہت سارے لوگ involve ہیں۔ میرے خیال میں ایک پورا سسٹم ہے جو دس سال سے فراڈ میں involve تھا۔ تو اس انکوائری کو بڑا

seriously اور بڑے طریقے سے مکمل کیا جائے۔ میں نے آج صبح ادھر آنے سے پہلے سیکرٹری ہیلتھ سے یہی بات کی ہے کہ آپ اس کو expedite کریں کہ ہماری commitment ہے کہ

انکوائری مکمل کی جانے اور پھر انکوائری کی completion پر جو recommendations ہیں ان پر عملدرآمد کیا جائے۔ major issue یہی تھا کہ وہاں پر جو ڈاکٹر تعینات تھا جس پر یہ چارج تھے کہ

وہ ابھی فیصل آباد میں کیوں موجود ہے بلکہ چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم نے بھی یہی recommend

کیا تھا کہ He should be transferred out of Faisalabad. وہ میں نے immediately

30۔ جون کو اس کے آرڈر کر دینے تھے۔ میں اس انکوائری کو expeditiously جتنا تیزی سے ہو

سکتا ہے مکمل کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہوں۔ آج بھی instructions دی ہیں۔ دوران اجلاس بھی دیتا رہوں گا اور جو نئی رپورٹ آتی ہے ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

رانا مناء اللہ خان، ٹھیک ہے۔ جناب والا! اگر یہ انکوائری مکمل کر کے اس اجلاس کے دوران انکوائری رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس انکوائری کو اور کتنا عرصہ لگے گا؟

وزیر صحت، جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم پچھلے دس سال کا سا data اکٹھا کر رہے ہیں۔ ہمارا audit wing اور دوسرے تمام wing اس میں لگے ہوئے ہیں۔ جتنا جلدی ہو سکا ہم کریں گے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ ایک ہسپتال کا معاملہ نہیں ہے اس میں R.I.C.D.H.Q اور حتیٰ کہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز بھی involve ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ انکوائری کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے اگر کوئی ٹائم لگتا ہے تو یہ In the interest of public and future access ہے۔ میرے خیال میں ضروری ہے کہ صحیح انکوائری کی جائے۔ جو آفیسرز اس میں involve ہیں ان کے خلاف ہم انکوائری کر رہے ہیں اور جو main officer ہے اس کو ہم نے وہاں سے ٹرانسفر کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب کا مطلب یہ ہے کہ اب کتنا عرصہ اور لگے گا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ انکوائری کا اصل مقصد ہی فوت ہو جائے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! اگر اس انکوائری کو مکمل کرنا ہو تو یہ ایک ہفتے کے اندر ہو سکتی ہے۔ اگر اس پر focus ہو تو یہ جلدی مکمل ہو سکتی ہے۔ دس سال کا عرصہ ہے اس عرصے کے دوران کروڑوں روپے کی وہاں پر کرپشن ادویات میں اور disposable syringes میں ہوئی ہے۔ اب ہوا یہ ہے کہ ان دس سال کے دوران جو وہاں پر E.D.O (Health) تعینات تھے ان میں سے ایک جو اب آخری تھا جس کا عرصہ تعیناتی ڈیڑھ سال بنتا ہے وہ تو مہل ہو گیا ہے اور جو ساڑھے آٹھ سال والے ہیں ان کو ابھی تک کسی نے پوچھا نہیں ہے۔ انکوائری مکمل ہو گی تو ان

کو کوئی پوچھے گا۔ ورنہ یہ ڈیڑھ سال والا مظل ہو کر بیٹھا رہے گا اور ساڑھے آٹھ سال والے خزانے سے رہیں گے۔ وہ لوگ اس وقت بھی ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں اور اس لئے وہ اس سلسلے میں رکاوٹ نہیں گے کہ یہ انکوائری مکمل ہی نہ ہو اور یہ انکوائری کئی مہینے اور سالوں چلتی رہے۔ ورنہ اس میں کوئی ایسی بات ہے اگر کوئی ہائی لیول انکوائری کمیٹی بیٹھ کر اس کو resolve کرنا چاہے تو ایک ہفتے کے اندر یہ ہو سکتی ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ اس میں B.H.U, D.H.Q اور تحصیلیں بھی involve ہیں۔ ایک ہائی لیول انکوائری کمیٹی کا تقرر کریں کسی سینئر آفیسر کو اس کا کوئی رجسٹرار اور اس میں اگر یہ مناسب سمجھیں تو یہ جو ڈسٹرکٹ فیصل آباد کا معاملہ ہے تو فیصل آباد ڈسٹرکٹ سے جو اس ایوان کے معزز ممبران ہیں بے شک یہ اپنی طرف سے کسی معزز رکن کو یا ایوزیشن کی طرف سے کسی کو اس میں شامل کریں اور اس بات کا اہتمام کریں کہ یہ انکوائری صرف ایک as fashion نہ ہو بلکہ deep rooted ہو تاکہ آئندہ اس قسم کے معاملات کی حوصلہ شکنی ہو۔ اگر اس کو complete کرنا ہو تو ایک ہفتے کے اندر اور ایک مہینے کے اندر بھی مکمل ہو سکتی ہے۔ میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کی اپنی مصروفیات ہیں کہ اب یہ جو اڑھائی مہینے کا عرصہ گزارا ہے اس انکوائری میں کسی نے ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ اس پر جو ابھی کچھ نہیں ہے۔ اب بھی اگر اس کو اس طرح سے کیا گیا تو اس میں کچھ نہیں ہوگا۔ دو ماہ بعد اور تین ماہ بعد بھی اس پر کچھ نہیں ہوگا۔ اس میں اگر یہ عرصے کا تعین کر دیں اور ایک انکوائری کمیٹی کا تقرر کر دیں تو میرے خیال میں یہ مسئلہ حل ہو جانے کا اور یہ اتھارٹی نادار اور غریب مریضوں سے متعلقہ معاملہ ہے۔ حکومت وہاں پر اربوں روپے کی ادویات ان کے لئے بھیجتی ہے، نیکو فونڈ سے اربوں روپیہ وہاں پر جاتا ہے لیکن کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے سنجیدگی سے اس کا کوئی شیڈول اور ٹائم مقرر کریں کہ کتنے عرصے میں یہ معاملہ مکمل ہو جانے کا۔

وزیر صحت، جناب سیکرٹری اچھلے اجلاس میں جب تحریک اتوائے کلینک کی گئی تو ہم نے اس

پر فوری action لیا۔ جس دن یہاں پر discussion ہوئی اس سے اگلے روز The officer was

suspended and removed from the post. اس کے علاوہ باقی بھی جو لوگ بڑے لیول کے یا چھوٹے لیول کے اس میں involve ہیں۔ میں اس ایوان کے فلور پر یہ assurance دیتا ہوں کہ کسی کو spare نہیں کیا جائے گا۔ جتنا مرضی اس کا اثر و رسوخ ہو اس کو spare نہیں کیا جائے گا۔ لیکن ایک due process جو چل رہا ہے وہ ہم گارنٹی کرنا چاہتے ہیں کہ میرے خیال میں ایوان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک احسن طریقے سے اور میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے۔ یہ دس سال کا معاملہ ہے اور ہم سے بھی پہلے کا معاملہ ہے، ہماری حکومت سے بھی پہلے کا معاملہ شروع ہوا ہے۔ جہاں پر یہ کرپشن اور اس طرح کی چیزیں ہوتی رہی ہیں۔ تو میرے خیال میں اس میں جو criteria ہے وہ یہ ہونا چاہیے کہ انکوائری کی جو recommendations آئیں کیونکہ اس کا اطلاق دوسرے اضلاع میں بھی ہونا ہے۔ ہمارا پروگرام ایک نیشنل پروگرام ہے بلکہ دوسرے صوبوں میں بھی E.P.I کے پروگرام کا اطلاق ہوتا ہے۔ تو اس کی جو recommendations ہیں اس کا اطلاق صرف فیصل آباد میں نہیں ہونا بلکہ دوسرے اضلاع اور صوبوں میں بھی ہونا ہے۔ کیونکہ یہ problems دوسری تمام جگہوں پر بھی ہیں۔ میرے خیال میں اگر ہم اس کو rush نہ کریں اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ یہ اس پر سینے کا دینے جائیں۔ اگر مجھے صرف چار ہفتوں کا ٹائم دے دیا جائے تو میں اس انکوائری کو مکمل کروا لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔

رانا منار، الٹہ خان، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس یقین دہانی کے ساتھ کہ انکوائری چار ہفتوں میں مکمل ہو جائے گی۔ یہ تحریک اٹھانے کا dispose of ہوتی ہے۔ اگلی تحریک اٹھانے کا نمبر 597/04 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ یہ بھی میرے خیال میں آج تک کے لئے pend کی گئی تھی۔ یہ تحریک اٹھانے کا move ہو چکی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، نہیں ابھی move نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر، نمیک ہے پڑھیں۔

وکتوریہ ہسپتال بہاولپور میں سیورنج پائپ

تبدیل کرنے کے عمل میں سست روی

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی منتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وکتوریہ ہسپتال بہاولپور ڈویژن کاسب سے بڑا ہسپتال ہے۔ اس میں کوئی 1500 بستریں بہت سارے ورڈز ہیں۔ گزشتہ کم و بیش ایک سال سے سیورنج پائپ تبدیل کرنے کا عمل شروع ہے۔ کام کی رفتار انتہائی سست ہے اور بعض اوقات مہینوں کام رکا رہتا ہے۔ جس سے وارڈز سے ملحق سیورنج کا گندہ پانی کھڑا ہو جاتا ہے اور پہلے سے بیداریوں کے لئے اور بھی تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باحاطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس کا کون جواب دے گا؟

وزیر صحت، ویسے تو یہ پبلک ہیلتھ سے متعلق ہے لیکن میرے پاس سوال آیا ہوا ہے۔ میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، پلیز اپھر آپ جواب دے دیں۔

وزیر صحت، جناب والا! بہاولپور و وکتوریہ ہسپتال 1905 میں بنا تھا۔ اس وقت یہ چھوٹا سا ہسپتال تھا اور یہ درست فرما رہے ہیں کہ اب یہ پنجاب کے جو بڑے تین ہسپتال ہیں ان میں شامل ہے۔ اس وقت اس کا جو سیورنج سسٹم بنایا گیا تھا وہ اس وقت کے مطابق تھا۔ اس کے بعد اس میں expansion ہوتی گئی۔ مختلف وارڈوں کا اضافہ ہوا، مختلف یونٹ بھی بنے۔ اس وجہ سے سیورنج کا نظام اتنا فعال نہیں تھا۔ میرے پاس کچھ numbers ہیں جو میں share کرنا چاہتا ہوں۔ ہم



نے 2003-04 میں 17 ملین روپے دینے جو اس مالی سال میں مکمل طور پر خرچ بھی کر دینے گئے۔ اس سے پچھلے سال 5 ملین روپے اس نظام کو بہتر کرنے کے لئے خرچ کئے گئے اور یہ رقم بھی استعمال ہو گئی تھی۔ اب اس سال 2004-05 میں ہم نے 8 ملین روپے اسی پراجیکٹ کے لئے لگانے ہیں اور استعمال کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ دسمبر تک ہم اس پراجیکٹ کو مکمل کر لیں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہسپتال کا جو سیوریج سسٹم تھا اتنے زیادہ beds کے لئے صحیح تھا ہی نہیں کیونکہ اس میں بار بار expansion ہوتی رہی۔ ہم نے پچھلے سالوں میں جو پیسا اس مقصد کے لئے مختص کیا تھا وہ ہم within time خرچ کر رہے ہیں اور مالی سال تو جون میں ختم ہونا ہے لیکن ہم دسمبر تک اس رقم کو بھی استعمال کر لیں گے۔ مجھے قوی امید ہے کہ اس سے سیوریج سسٹم improve ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! گزارش یہ ہے کہ وزیر موصوف بھی کوئی غلط بات نہیں کر رہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جس طرح میں نے عرض کیا ہے کہ ہسپتال بہت expand کر گیا ہے اور یہ ایک compact block کی صورت میں ہے جس میں کالج کے premises بھی ہیں لڑکے اور لڑکیوں کے ہوسٹل بھی ہیں اور اس کے علاوہ کوئی دو ازھانی سوڈا کٹروں کی رہائش گاہیں ہیں، نرسنگ ہوسٹل ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا شیلٹمنٹ بن گیا ہے۔ اس سے پہلے یہ تھا کہ ایک وہاں پر X.E. N deputے ہوتا تھا جس سے میڈیکل کالج کے باقاعدہ طور پر پانی بجلی سونے گیس سڑکوں اور سیوریج کے مسائل حل ہوتے تھے۔ اس X.E.N کے ساتھ تین چار ایس ڈی او صاحبان بھی deputے ہوتے تھے۔ ان کے نیچے پھر اور سیکرٹری ہوتے تھے۔ یہ پچھلے دو تین سالوں میں جو devolution کا عمل ہوا وہاں پر cut لگا کر X.E.N ختم کر دینے ایس ڈی۔ او کو بھی ختم کر دیا۔ صرف ایک ایس ڈی۔ او دے دیا اور اس کے نیچے دو اور سیکرٹری ہیں۔ اب یہ millions rupes آ رہے ہیں وہ ایک ایس ڈی او اور دو اور سیکرٹری اس کو cater کرنے کی کوشش کرتے

ہیں۔ وہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب بہاولپور تشریف لائے تھے۔ میں وزیر تعمیرات جناب ظہیر صاحب کی توجہ بھی چاہتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ صاحب بہاولپور میں تشریف لائے تھے وہاں پر میڈیکل کالج کے مسائل کے حوالے سے discussion ہوئی اور اس میں ہماری طرف سے مطالبہ یہ تھا کہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ ایک ایکشن اور دو تین ایس۔ ڈی۔ ڈاؤز depute کرے اور جس طرح پہلا سسٹم تھا اس کو revive کیا جائے۔ ہم نے یہ سارے مسئلے ان کی خدمت میں پیش کئے اور انہوں نے اس سے agree کیا اور نسیم کھوکھر صاحب جو ان کے ساتھ ایڈیشنل سیکرٹری تھے انہوں نے بھی کہا کہ ”دیو جی انہاں نوں X.E.N دیو“۔ میں وزیر تعمیرات سے بھی یہ گزارش کروں گا اور وزیر صحت صاحب جو پیچھے گپ شب لگا رہے ہیں ان سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس پر غور کریں کیونکہ یہ ایک عوامی مسئلہ ہے۔ اس کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی یہ کہا کہ X.E.N اور S.D.O,s دے دیں گے۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ہے اصل مسئلہ کا حل۔ جو ملین روپے آرہے ہیں وہ proper طریقے سے خرچ بھی ہوں گے اور proper طریقے سے in time کام بھی ہو جائے گا۔ اس مقصد کے لئے وزیر تعمیرات بھی تشریف رکھتے ہیں وزیر صحت بھی ٹھنٹھے ہیں اس بارے میں جواب دیں کہ وہاں پر باقاعدہ X.E.N اور S.D.O کب لگائیں گے؟

وزیر صحت، جناب سینیٹر ایم اس پروگرام پر پچھلے تین سال میں تین کروڑ روپے لگا چکے ہیں اور experts کی بھی یہی requirement تھی کہ اتنے ماہیوں سے یہ نظام ٹھیک ہو جائے گا تو جیسے میں نے عرض کیا کہ utilization کا مسئلہ نہیں ہوا۔ 5 ملین روپے 2002 میں hundred percent utilize ہوئے، 17 ملین 2003 میں hundred percent utilize ہونے اور ایک ملین اس سال utilize ہوا اور میں یہاں بیٹھ کر commt کرتا ہوں، گو کہ This is not my department. لیکن چونکہ It is an autonomous institution. ہماری پرنسپل صاحب اور ایم۔ ایس سے اس مسئلے پر at least once a weak, once every other weak گفتگو ہوتی ہے۔ I re-assure you کہ یہ آٹھ ملین روپے جو مختص کئے ہیں I will not spend over

one year. دسمبر تک وہ بھی استعمال ہو جائیں گے. and I think. یہ مسئلہ solve ہو جائے گا۔  
 جہاں تک ایس۔ ڈی۔ اوز اور EXN's کا تعلق ہے under Punjab Medical Health Bill جو  
 پچھلے سال اس اسمبلی نے پاس کیا تھا۔

The Institutions are authorized to hire ex-executives and S. D. O's on contract basis.

اگر وہ additional help چاہیں ورنہ C & W department is available. ہمیں پچھلے دو  
 سال میں پیسے کی utilization کا کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔ but issue یہ تھا کہ اس institution  
 میں over burdon severage system تھا 'beds بعد میں add ہوئے۔ جب یہ hospital بنا  
 ہے تو اس وقت میرے خیال میں اس کی strength 250 beds تھی 'suddenly it is 1300  
 beds اور جو آپ کا water and drainage infrastructure تھا وہی پرانا تھا۔ but ہم نے  
 اس کو بڑا serious لیا ہے اور بہت سارے معاملات میں ہماری utilization کم ہوتی ہے لیکن  
 اس معاملے میں We have hundred percent utilization and I assure you. کہ  
 دسمبر تک ہم اس سال کی بھی utilization مکمل کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! منسٹر صاحب جو بات کر رہے ہیں شاید یہ میری بات سمجھے  
 نہیں ہیں۔ میں نے refer کیا ہے کہ چیف منسٹر صاحب بہاولپور آئے تھے 'پر نیپل بھی موجود  
 تھے 'ایم۔ ایس۔ بھی موجود تھے 'بورڈ آف گورنرز کے ممبرز بھی موجود تھے 'میں بھی موجود تھا اور  
 ڈسٹرکٹ کے سارے لوگ موجود تھے۔ وہاں پر یہ معاملہ بڑی تفصیل سے discuss ہوا اور پر نیپل  
 صاحب 'ایم۔ ایس۔ صاحب اور بورڈ آف مینجمنٹ نے بھی یہ request کی ایکسپن کو یہاں دوبارہ لگایا  
 جانے اور اس کے نیچے پھر دو تین ایس۔ ڈی۔ اوز ہوتے ہیں تو چیف منسٹر صاحب نے اس سے  
 agree کیا کہ ٹھیک ہے ان کو یہ دیا جانا چاہیے 'بہت بڑی اسٹیبلشمنٹ ہے 'ایک ایس۔ ڈی۔ او کے  
 بس کی بات نہیں ہے کہ وہ اتنی بڑی اسٹیبلشمنٹ کی maintenance بھی کرے اور نئے نئے  
 پراجیکٹ بھی کرے۔ وزیر تعمیرات بیٹھے ہیں میں تو صرف یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر

بہر داند غور کر لیں اور چیف منسٹر صاحب نے بھی agree کیا تھا تو میڈیکل کالج کے لئے ساہجہ ایس۔ ڈی۔ او ایکسٹین کا سسٹم بحال کر دیں اس سے وہیں بہتری ہوگی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے منسٹر ہیلتھ نے ابھی ارشاد فرمایا کہ یہاں پر جتنے بھی بورڈ آف مینجمنٹ بن چکے ہیں وہ سارے کے سارے autonomous institutions ہیں ان کو یہ باور کرایا گیا ہے کہ وہ اپنے طور پر اپنی انجینئرنگ برانچ بنا سکتے ہیں اور ان کا بورڈ آف مینجمنٹ جو بھی decision لیتا ہے اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ کچھ institutions ایسے ہیں جہاں پر انہوں نے اپنی عمارتیں کھ کر دیں۔ اگر یہ ہمیں سی اینڈ ڈیو کو کھ کر بھیج دیں تو ہم on deputation دینے کے بارے میں process کر سکتے ہیں لیکن میں گزارش کرتا چلوں کہ اس میں انہیں اگر مستقل نہیں تو جب بھی ضرورت ہے ہمارے بے شمار ایس۔ ڈی۔ او بے روزگار ہیں یہ وہاں کے منتخب نامندے ہیں یہ لکھوا کر بھیج دیں ویسے انہیں پورے کا پورا اہمیتار ہے کہ انہیں جتنے ایس۔ ڈی۔ او چاہتے ہیں یہ contract basis پر رکھ سکتے ہیں اگر انہیں روز اینڈ ریگولیشن کے متعلق یا کوئی قباحت نظر آتی ہے تو یہ کھ کر مجھے بھیج دیں کہ ہمارے پاس اس وقت یہاں پر available نہیں ہیں، ہماہ پور کے اندر contract basis پر کوئی آنے کے لئے تیار نہیں ہے تو میں آپ سے بیٹھ کر بات کران کا اور آپ کا یہ مسئلہ manage کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ کہتے ہیں کہ دسمبر تک کام مکمل ہو جانے کا اور اگر آپ کو ایکسٹین کی ضرورت ہے تو کھ کر بھیج دیں وہ کر دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری ان کی توجیہ بھی ٹھیک ہے۔ غریبوں کے لئے جو چند کروڑ روپے کی رقم ملتی ہے اس کے لئے ایک نیا اسٹیبلشمنٹ بنا دینے پر اخراجات ہوتے ہیں۔ یہ خود بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں کہ وہاں کیا صورتحال ہے؟ ہیلتھ منسٹر صاحب نے تو تفصیل دے دی ہے۔ میرا تو روز وہاں سے گزر ہوتا ہے اور میں منسٹر صاحبان سے کہتا ہوں کہ چلیں آئیں آج

بھی میں ان کو لے جاتا ہوں، نیوروسرجری وارڈ ہے 'peads وارڈ ہے' ان وارڈز کے درمیان ایک گرین بیٹ سی بنی ہوئی ہے اس میں سیورج کا پانی موجود ہے۔ کافذی طور پر کہہ دینا تو بہت اچھا ہے کہ جی اتنے پیسے خرچ ہو گئے، اتنے ہو گئے لیکن عملی طور پر وہاں حالات خراب ہیں۔ میں نے ایک صحیح proposal دی ہے اس کے بارے میں انہیں مہربانی کرنی چاہیے۔ میں پرنسپل کی طرف سے ساری demands لکھ کر بھی بھجوا دوں گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، منسٹر صاحب نے آپ کی request پر یقین دہانی کروا دی ہے اور منسٹر ہیلتھ نے بھی کروا دی ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحریک التوا ختم کی جاتی ہیں اور اب پرائیویٹ کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

## پوائنٹ آف آرڈر

بلدیاتی اداروں کا غیر سیاسی بنیادوں پر انتخاب

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی 'رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں اس سے پہلے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہوں گا کہ لوکل باڈیز آرڈیننس کے تحت جو الیکشن ہونے تھے وہ non-political basis پر ہونے تھے اور اس میں اس بات کا اہتمام کیا گیا تھا کہ کسی سیاسی جماعت کا کوئی امیدوار ان الیکشنز میں حصہ نہ لے اور جب nomination papers file ہونے تھے تو باقاعدہ اس کے ساتھ ایک declaration دی گئی تھی کہ میرا کسی جماعت سے تعلق نہیں ہے اور میں کسی جماعت کا office bearer نہیں ہوں۔ اس کے بعد پھر یہ بات حکومت کی طرف سے بڑی شد و مد سے دہرائی جاتی رہی۔ پریذیڈنٹ صاحب بھی یہ فرماتے رہے کہ یہ غیر سیاسی ادارے ہیں اور یہ صرف لوگوں کی مقامی سطح پر خدمت کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اب اخبارات میں بھی یہ

ضرر کل بھی بھٹی ہے، آج بھی ہے اور مال روڈ بھی اس قسم کے بیزرز سے بھرا پڑا ہے کہ مسلم لیگ (ق) نے پرسوں جو اپنی تنظیم نو کی ہے تو اس میں انہوں نے بعض ڈسٹرکٹ ناظمین کو جن میں چار ڈسٹرکٹ ناظمین کے نام آرہے ہیں، بالخصوص لاہور کے ناظم میں عامر محمود صاحب کو انہوں نے اپنی تنظیم میں سینئر وائس پریذیڈنٹ کا عہدہ دیا ہے تو میں اس سلسلے میں محترم وزیر قانون سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ کیا انہوں نے لوکل باڈیز آرڈیننس میں کوئی amendment کر لی ہے یا انہوں نے اپنی پارٹی کی تنظیم سازی میں ایک غیر قانونی عمل کیا ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، لاہور

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ نہ ہی کوئی ہم نے اس میں amendment کی ہے اور نہ ہی کوئی غیر قانونی کام کیا ہے۔ میں محترم رانا صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی کوئی relevant provision مجھے بتادیں کہ جس کے تحت اس بات کی پابندی ہے کہ کوئی لوکل باڈیز کا عہدیدار کسی پولیٹیکل پارٹی کا عہدیدار نہیں ہو سکتا۔ وہ اگر مجھے بتادیں تو میں اس کے مطابق پھر جواب دے سکتا ہوں جو پابندی کی ایسی کوئی کلاز ہے۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین ملک نذر فرید کھوکھر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا منار اللہ خان، جناب چیئرمین! لوکل باڈیز آرڈیننس کے تحت جو الیکشن ہونے ان الیکشن روز میں باقاعدہ طور پر یہ حق موجود تھی کہ کسی سیاسی جماعت کا کوئی office bearer ان الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتا اور باقاعدہ ہر آدمی نے یہ declaration دی ہے کہ میں کسی سیاسی جماعت کا عہدیدار نہیں ہوں بلکہ جو لوگ کسی سیاسی جماعت کے office bearer تھے انہوں نے باقاعدہ استغفیہ دیئے ہیں۔ اس بات سے وزیر قانون انکار کریں کہ ان الیکشن روز میں یہ بات نہیں تھی ورنہ آپ میرا پوائنٹ آف آرڈر پیٹننگ کر لیں۔ میں صبح ہی انہیں متعلقہ الیکشن روز کی کاپی

لائبریری سے لے کر ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

د- وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میرے پاس ایکشن رولز بھی ہیں میں رانا صاحب کو کاپی دے دیتا ہوں کہ اس کو ملاحظہ فرمائیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ صرف لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ایک حق ہے۔ جو 152 کی سب سیکشن (s) ہے میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ۔

152. (1) **Qualification for candidates and elected members:**A person shall qualify to be elected or to be hold an elective office or membership of a Local Government, if he-

اس میں سب سیکشن (s) ہے کہ،

..has not used, directly or indirectly, for his election the platform, flag, symbol, affiliation and financial or material resources or support of a political, religious, ethnic or sectarian party, formation or organization.

سرا یہ ایک حق تھی اور یہ صرف اور صرف ایکشن کی حد تک محدود تھی۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس میں باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ has not used کہ ایکشن کے عمل کے دوران اس نے party fund یا party symbol, party affiliation استعمال نہ کئے ہوں۔ صرف اس حد تک تھی لیکن اس کے باوجود کیونکہ رانا صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے 'اگر کسی رول میں ریگولیشن میں یا آرڈیننس میں کوئی ایسی چیز امر مانع ہے تو وہ آج نہیں کل پرسوں کسی وقت بھی بنا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کی تسلی کروا دوں گا۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! اس میں ان کا موقف یہ ہے اور وہ فرما رہے ہیں کہ یہ پابندی صرف ایکشن کی حد تک تھی اور کوئی بھی آدمی اپنے ایکشن میں بطور امیدوار کسی جماعت کا کوئی symbol کوئی نعرہ یا کوئی لٹریچر استعمال نہیں کر سکتا۔ اگر آپ اس کے علاوہ یہ ثابت کر سکتے ہیں یا کوئی document یا کوئی law refer کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے اگر آپ چاہیں تو کوئی اور دن مقرر کر لیتے ہیں۔ کوئی نام مقرر کر لیتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، میں آپ سے استدعا تو یہی کروں گا کہ اس پوائنٹ آف آرڈر کو کل تک پیمنڈنگ کر لیں لیکن میرا موقف یہ ہے کہ آپ جس چیز کو کسی ایکشن یا کسی عہدے کے حصول کے لئے استعمال نہ کر سکتے ہوں آپ اس آئٹم کا چارج لینے کے بعد بھی اسے استعمال نہیں کر سکتے لیکن اس میں جو تفصیل ہے تو آپ اسے کل تک pending کر لیں تو میں عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ اسے کل تک pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! ایک پوائنٹ آف آرڈر انہوں نے اٹھایا ہے۔ اس وقت وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا آپ اسے dispose of کریں۔ کل پھر وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں گے تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔ اس میں اسے pending کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر کو fix تو نہیں کر سکتے۔

رانا مناء اللہ خان، لاہ منسٹر صاحب نے جو بات فرمائی ہے۔ آپ نے کل تک میرے پوائنٹ آف آرڈر کو pending کر دیا ہے لیکن صرف بات اتنی ہے کہ اس معاملے پر ریفرنس کا جواب میں کل عرض کروں گا۔ اس کے علاوہ تو اس میں اور کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ بات صحیح ہے کہ ایکشن کے دوران وہ چیزیں استعمال نہیں ہو سکتی تھیں لیکن ایک چیز اور add کر لیں کہ کل رکھ لیں، پرہوں رکھ لیں۔ ایکشن ہونے کے بعد کامیاب ہونے کے بعد اگر کسی پارٹی کا رکن ہونا پابندی ہے تو وہ بھی دکھا دیں۔



چودھری اصغر علی گجر، کیا یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ ایکشن مہم تو وہ کسی عہدے سے نہیں کر سکتا لیکن اس کے بعد وہ عہدہ join کر سکتا ہے یا حاصل کر سکتا ہے۔ کیا رولز میں یہ بات لکھی ہوئی ہے۔ اگر انھوں نے ایک رکاؤٹ لگانی ہے تو اس رکاؤٹ کو بھرتا رہنا ہے۔ اس کو دور نہیں کیا۔ اگر دور کیا ہے تو وہ رول بھی آپ ہمیں بتادیں یا اس کو بھنادیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، اس کا مطلب یہ ہے کہ انھیں آئندہ ایکشن میں حصہ لینے سے روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ لودھی صاحب بڑے قابل اور بڑے سینئر ہیں۔ انھوں نے پتا نہیں ماضی میں کیا ایسی غلط بات کہہ دی ہو گی کہ انھیں سیکرٹری جنرل سے ہٹا کر تبدیل کر دیا ہے۔ ہم بڑا احتجاج کرتے ہیں۔ وہ بڑے منجھے ہونے سیاستدان ہیں اور ہمیشہ بڑی reasonable بات کرتے ہیں۔ ان کا تصور صرف یہی تھا کہ ان کا تعلق ملتان ڈویژن سے تھا اور سارے عہدے گجرات فیصل آباد میں بھیج دیئے ہیں۔

وزیر زراعت، آپ کو تو میرے خیال میں غالباً سارا دن ملتان ہی یاد آتا رہتا ہے۔ میں کسی جگہ نہیں گیا۔ میں باقاعدہ ابھی عہدیدار ہوں۔ سینئر عہدیدار ہوں۔ آپ یہ محسوس کرتے رہیں گے کہ میں اپنی پارٹی کا سب سے بڑا عہدیدار ہوں اور اب بھی موجود ہوں اور یہ پارٹی جس طرح بڑھے گی آپ آئندہ بھی دیکھیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سینیٹر! مال روڈ پر بے شمار بیئرز لگے ہونے ہیں جنرل سیکرٹری کو مبارکباد، صدر کو مبارکباد یعنی جن لوگوں کا کہیں پر ذکر نہیں ہے ان کو بھی مبارکباد لکھی ہوئی ہے لیکن یہ کتنی ناانصافی ہے کہ لودھی صاحب کا کہیں پر نام نہیں ہے؟ ان کے بھی بیئرز لگوانے جائیں۔

وزیر زراعت، آپ مجھے جانتے ہیں۔ ارشد لودھی ان چیزوں کا قائل نہیں ہے۔ ارشد لودھی کو سارا پنجاب جانتا ہے اور آپ بھی جانتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، پوائنٹ آف آرڈر پہلے چل رہا ہے۔ اس کے فیصلے سے پہلے نیا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ میں پہلے کہ چکا ہوں کہ کل اس پوائنٹ آف آرڈر پر فیصلہ دیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں آپ کو تھوڑا سا assist کرنے کی کوشش کروں گا کہ ایکشن روز اور لوکل گورنٹ آرڈیننس میں بڑا واضح فرق ہے۔ ایکشن روز specific ایکشن کو conduct کرنے کے لئے تھے۔ لوکل گورنٹ لاز کے اندر کوئی بار نہیں ہے، کوئی پابندی نہیں ہے کہ کسی تحصیل کا ناظم یا یونین کونسل کا ناظم یا کوئی بلدیاتی اداروں کا منتخب رکن کسی سیاسی جماعت کا رکن نہیں ہو سکتا۔ بوقت ایکشن کیونکہ وہ ایکشن روز تھے ان کے مطابق اس چیز کی ممانعت تھی۔ لوکل گورنٹ آرڈیننس کے اندر کوئی چیز، قطعی کسی سیکشن میں اس چیز کا بار نہیں ہے کہ منتخب ہونے کے بعد وہ کسی سیاسی جماعت کا رکن نہیں بن سکتا۔ اس سے پہلے ایکشن کے وقت اس چیز کی ممانعت تھی کہ وہ declaration دے کہ اس وقت وہ کسی سیاسی جماعت کا ممبر نہیں ہے۔ اس میں دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ ان کو کیسے اکٹھا کیا جاسکتا ہے؟ شکریہ

جناب چیئرمین، میرے خیال میں اس پر بہت بحث ہو چکی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب چیئرمین! رانا منا اللہ صاحب نے جو بات کی ہے تو چاہیے تو یہ تھا کہ جو لوگ غیر جماعتی ایکشن لڑ کر آئے وہ اپنا تخلص برقرار رکھتے۔ اخلاقیات یہ کہتی ہے اور جہاں تک قانون کی بات ہے، آئین کی بات ہے، آرٹیکل 17 ہر شہری کو آزادی دیتا ہے کہ He has a right of association وہ کسی بھی سیاسی جماعت کو، کسی نظریے کو join کرے یا نہ کرے۔ اس لئے اگر کسی قانون میں، کسی رول میں بھی یہ کہہ دیا گیا ہو کہ کوئی آدمی کسی جماعت کو join نہیں کر سکتا یا وہ disqualify ہو گا تو وہ غیر آئینی بات ہے۔ میرا کسی جماعت سے تعلق ہے تو اگر کل مجھے ہائیکورٹ کانج کیا جاتا ہے یا سپریم

کورت کالج لیا جاتا ہے تو اس بات پر میں disqualify نہیں ہوں گا کہ میرا اس جماعت سے تعلق ہے۔ اسی لئے آئین کے آرٹیکل 17 کے تحت کوئی ایسی قدغن، کسی قانون یا ضابطے میں لگ نہیں سکتی۔

جناب چیمبرمین، میرے خیال میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر بہت بات ہو چکی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! مجھے اپنے اس بھائی کی بات سے اختلاف ہے۔ گزارش یہ ہے کہ آئین اور رولز میں یہ بات موجود ہے کہ انتظامیہ غیر جانبدار ہوگی، اس کا کسی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ عام آدمی کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے انصاف فراہم کریں گے۔ ساری دنیا میں ہمیشہ جتنی انتظامیہ ہوتی ہے وہ غیر سیاسی ہوتی ہے۔ میرے بھائی نے بجز کاڈ کر کیا ہے۔ جو نہی کوئی بیج کا حلف اٹھاتا ہے تو وہ اس سے پہلے اپنی پارٹی کو بھجوز دیتا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ایسا شخص جو ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کا سربراہ ہے، ساری انتظامیہ اس کے ماتحت ہے۔ اگر وہ بھی اسی طرح سیاست میں آ کر اس طرح کرنا شروع ہو گئے تو پھر ان کے سیاسی مخالفین کہاں جائیں گے؟ وہ کس سے جا کر انصاف مانگیں گے؟ یہ نظام جو غیر سیاسی بنیاد پر بنایا گیا تھا، اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ پوری انتظامیہ ان کے حوالے کی گئی ہے اور جب پوری انتظامیہ ان کے پاس ہے تو اس کے نتیجے میں وہ اپنے سیاسی مخالفین کو رگڑنا شروع کر دیں گے۔ ہم لاہور میں رہتے ہیں تو ہم کس سے جا کر انصاف طلب کریں گے۔ اس لئے اس میں جو روح موجود ہے تو اگر کوئی سیاسی آدمی اس میں حصہ لے گا تو وہ اس سے الگ ہو جائے گا۔ ہمارے کراچی کے ناظم جماعت اسلامی کراچی کے امیر تھے لیکن انھوں نے جماعت کی رکنیت سے اور امداد سے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد وہ جماعت کی کسی activity میں شامل نہیں ہیں۔ یہ جو اس کی روح رکھی گئی تھی کہ لوگوں کو غیر جانبدار انتظامیہ مہیا کی جانے اس کو برقرار رکھنا چاہیے۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر بہت بات ہو چکی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے کہ چکا ہوں کہ اس کا decision پینڈنگ کیا گیا ہے۔  
رانا منشا اللہ خان، جیسے پہلے بات ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ دکھا سکتے ہیں جو بھی آپ کے پاس کوئی arguments یا دلیل documents ہیں۔  
ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، میں ایک بات عرض کر دوں کہ چونکہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے تو اس برنس کا خیال رکھیں۔ جی 'فرمائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ کل بھی اس ہاؤس کے اندر یہ بات پوائنٹ آف کی گئی تھی کہ پرل کانٹیننٹل ہوٹل لاہور کے اندر بالکل بند و بندہ ثقافت کے مطابق وہاں ایک فوڈ فینسول منایا جا رہا ہے۔ اس کے اوپر یہاں احتجاج ہوا تھا۔ آج کے اخبارات کے اندر پھر اس کی تفصیل آئی ہے کہ وہاں کے ملازمین نے ہندوستان کے تین رنگوں والے بھنڈے کے لباس پہنے ہوئے ہیں، ہندوستانی کانوں کی دھنوں پر پاکستانی بیچوں نے ڈانس کیا ہے اور وہاں پر ایک درخت بنایا ہے اور اس کا طواف ہو رہا ہے یعنی اس طرح کی فضولیات وہاں پئی۔ سی ہوٹل کے اندر جاری و ساری ہیں۔ اس پر ہماری حکومت کو سوچنا چاہیے کہ جتنا ہماری وزارت خارجہ ہندوستان کے آگے جھکتی ہے اتنا ہی وہ اگرتے جاتے ہیں۔ دوسری جو ہم اس طرح کی فضولیات کرتے ہیں، کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس پر ہماری حکومت کو نوٹس لینا چاہیے اور یہ ان خراکت کو ختم کروانا چاہیے۔

جناب چیئرمین، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بننا کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر اسمبلی کے موجودہ برنس کے بارے میں ہوتا ہے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بننا۔

وزیر مال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

وزیر مال، جناب چیئرمین! میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ تحریک اتوانے کاربڑی اہم ہوتی ہیں اور اس کے لئے ہم لوگ بڑی تیاری بھی کرتے ہیں۔ یہاں ایک بات ہوتی ہے اور وہ اتنی لمبی ہو جاتی ہے کہ اسمبلی کے ناٹم کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا، کوئی خیال نہیں ہے کہ question hour کتنا ہو گا؟ تحریک اتوانے کار کتنی ہوں گی؟ اس پر تھوڑا سا سختی سے عمل کریں تاکہ اسمبلی کی کارروائی پوری ہو سکے۔ میرے ایک بھائی نے صرف مٹلان کا نام لینا ہوتا ہے وہ اس کے لئے دس منٹ کی تقریر کرتا ہے اور مٹلان کا نام لینا ہے۔ اس چیز کی پابندی کریں تاکہ بروقت ہر چیز dispose of ہو جائے اور اجلاس ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین، محترم وزیر نے جو بات کی ہے وہ درست ہے۔ اسمبلی کے ناٹم کا تمام ممبران کے لئے proper استعمال برابر اور لازم ہے۔ جب کوئی ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوتے ہیں تو اس کو سنا اور اس کے بعد یہ فیصلہ کرنا کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے یا نہیں بنتا؟ یہ تو آپ نے دیکھنا ہے کہ یہ دیکھ کر بات کریں کہ جو پوائنٹ آف آرڈر وہ raise کر رہے ہیں واقعی وہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے اور وہ running برنس سے متعلق ہے۔ آپ کو سننے کے بعد مجھے تو یہ فیصلہ کرنا ہے۔

(اس مرحلے پر قائد ایوان ہاؤس میں تشریف لائے)

لیکن آپ یہ جانتے ہیں کہ جو پوائنٹ آف آرڈر آپ raise کر رہے ہیں واقعی وہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے یا نہیں؟ یہ سارے ممبرز جانتے ہیں۔ میری تمام ممبران سے یہ درخواست ہے کہ اس بات کا لحاظ کرتے ہوئے اور اسمبلی برنس کے ناٹم کا لحاظ کرتے ہوئے اس ناٹم کو utilize کریں۔

## پنجاب کے پسماندہ علاقوں کی محرمیوں کا ازالہ

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جنوبی پنجاب سے میرا تعلق ہے اور مجھے اس بات پر اعزاز اور فخر ہے۔ مجھے بہت شرم آتی ہے کہ ہمارے پسماندہ علاقوں سے نائد سے منتخب ہو کر یہاں آتے ہیں میں سردوں کی بات نہیں کرتا۔ لیکن ان میں اتنی جرات نہیں ہوتی کہ وہ ہاؤس میں کھڑے ہو کر اپنے علاقے کے حقوق کے متعلق بات تک کر سکیں۔ وہ بات کرنے سے اور حقوق مانگنے سے شرماتے ہیں۔ اگر ان میں سے کم از کم کوئی ایک آدھابندہ ہے جو جنوبی پنجاب کی پسماندگی کا ذکر کرتا ہے۔ سامنے کوئی بات آنے لگی تو لوگ اس کو کم از کم clear بھی کریں گے۔ ان کو خود میں اتنا حوصلہ اور جرات پیدا کرنی چاہیے۔ ابھی کی بات ہے کہ یکم ستمبر کو پاکستان اخبار کے اندر آیا کہ ملتان کارڈیا لوجی انسٹیٹیوٹ کے لئے انٹرویو ہو رہے ہیں جس میں چیز اسی 'مالی' چوکیدار 'گن مین' سوپر وغیرہ ہیں اور ان سب کو انٹرویو کے لئے لاہور میں آنا پڑے گا۔ آج پھر میں نے اخبار میں پڑھا کہ کسی ایک ایم۔ پی۔ اے نے جرات کی اور اس نے کھڑے ہو کر یہ بات پوائنٹ آؤٹ کی جس پر اخبار میں تھا کہ چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ انٹرویو ملتان میں ہوں گے۔ یہ خوش آئند قدم ہے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے میں تو ان لوگوں کو فراج تحسین پیش کرتا ہوں جو کم از کم اپنے علاقے کی محرمیوں کا کھڑے ہو کر ذکر کرتے ہیں اور وہ موقع ضائع نہیں ہونے دیتے۔ آپ بات کریں گے تو وہیں کے مسائل حل ہوں گے۔

(اس مرحلے پر جناب قائم مقام سپیکر کرسی صدارت پر منتہن ہونے)

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، اس نے مجھے اس چیز پر فخر ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی کوئی ایسا موقع نہیں ہوگا کہ جب جنوبی پنجاب کی اور ملتان کی محرومیوں کی بات تو ہوگی انشاء اللہ ضرور کریں گے اور حکومت کی طرف سے بھی یہ توقع رکھیں گے کہ وہ ان محرومیوں کے پیش نظر ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ بہت شکریہ۔

وزیر اعلیٰ جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، معزز چیف منسٹر صاحب!

وزیر اعلیٰ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر معزز اپوزیشن کے رکن نے ملتان کی بات ہے۔ یہ ان کی بات درست ہے کہ ایسا ہو رہا تھا اور پارلیمانی پارٹی کی میننگ میں ملتان کے ایم۔ پی۔ ایز نے اس پر اعتراض کیا تھا تو میں نے سختی کے ساتھ یہ ہدایت دی ہیں کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہیں ہونی چاہیے۔ جس علاقے میں جو چیز بن رہی ہو وہاں کے لوگوں کو accommodate کیا جائے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

(اس موقع پر اذان پھر سنی گئی)

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ملتان کا جو کارڈیک سنٹر ہے جس طرح لاہور میں بنایا گیا بالکل اسی ڈیزائن میں ہم انشاء اللہ ایک ارب روپے کی لاگت سے اس کو ایک سال کی ریکارڈ مدت میں نہ صرف بلڈنگ کو مکمل کریں گے نہ صرف equipment کو مکمل کریں گے بلکہ اس میں سٹاف اور ڈاکٹرز کی ٹریننگ بھی کریں گے اور یہ سارا کچھ ایک سال میں ہی مکمل ہوگا۔

جہاں تک جنوبی پنجاب کی محرومیوں کے متعلق اپوزیشن کے رکن نے بات کی ہے تو یہاں میں یہ بنانا ضروری سمجھتا ہوں کہ پچھلی حکومتوں نے واقعی اس طرف جو توجہ دینی چاہیے تھی وہ نہیں دی۔ لہذا موجودہ حکومت نے اللہ کے فضل و کرم سے سب سے زیادہ عملی توجہ دینی شروع کی ہے اور یہاں پر یہ بھی بنانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کی 19 تحصیلوں کے لئے ان کی تمام وائرسپلٹ اور سیوریج کو نئے سرے سے بچھانے کے لئے دو سو ملین ڈالر ہم نے

ایشین ڈویلپمنٹ بنک سے لئے ہیں اور یہ صرف انہی تحصیلوں پر خرچ ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام اسی سال شروع ہو گا۔ اسی طرح جب جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات کی جاتی ہے تو ہم نے ایجوکیشن سیکٹر ریٹائرڈ پروگرام میں دیکھا کہ بچیوں کے حوالے سے سب سے زیادہ ڈراپ آؤٹ ریٹ جنوبی پنجاب کے سکولوں میں ہے تو ہم نے صرف جنوبی پنجاب کے لئے یہ رکھا کہ جو بھی ایک ماہ سکول attend کرے گی اس کو حکومت پنجاب دو سو روپے وظیفہ دے گی۔ اب تک ستر کروڑ روپے وظائف کی صورت میں جنوبی پنجاب کی بچیوں کو دے چکی ہے۔ (نمبر ہائے تحسین) ہمارا یہ پندرہ اضلاع میں تین سال کے لٹے پروگرام ہے۔ ہماری ساری توجہ ان علاقوں، ان تحصیلوں، ان اضلاع کی طرف مرکوز ہے جہاں پر پہلے محرومیاں اور کوتاہیاں رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی وساطت سے میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ محرومیاں ختم کی جائیں گی اور اسی طرح رحیم یار خان میں پانچ سو بستروں کا ہسپتال بھی بن رہا ہے، وہاں پر میڈیکل کالج بھی بنایا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس علاقے میں اور زیادہ development کی جائے گی۔ (نمبر ہائے تحسین)

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو اس بات کی خوشی ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب بہت دنوں کے بعد اسمبلی میں تشریف لائے اور اسی لئے میں ان کی حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اس سے پیشتر جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے جنوبی پنجاب کے حوالے سے بہت سی باتیں کیں اور اپنی مراعات کا ذکر کیا۔ میں اس میں گہرہ یہ لگانا چاہتا ہوں کہ بہتر یہ ہو گا کہ جس طرح اس سے پہلے جنوبی پنجاب اور اپر پنجاب کے درمیان ایک طریقہ تھا کہ مقابلے کی ملازمتوں اور مقابلے کے داغہ جات یعنی انجینئرنگ، میڈیکل کالج، اور مقابلے کی پوسٹوں کے لئے دو زون بنانے لگے تھے۔ ایک زون ۸ اور دوسرا زون B بنایا گیا تھا یعنی کہ جنوبی پنجاب اور اپر پنجاب کو ان کے وسائل کے



اعتبار سے تقسیم کر دیا گیا تھا کہ ذیرہ ہاڈی ٹران کا سوڈنٹ یہ کا سوڈنٹ اسپتال کنج کے طالب علم سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس نے ان کو دو زونوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا کہ زون A اور پنجاب ہو گا اور زون B جنوبی پنجاب ہو گا اور ان کا مقابلہ آپس میں ہی ہو گا۔ آپس کے طلبہ کے درمیان ہی ہو گا ان کے competitive وہ ہوں گے اور یہاں کا competition یہاں کے طلبہ کے درمیان ہو گا۔ چاہے وہ داخلے کے معاملات ہیں چاہے وہ ملازمت کے معاملات ہیں۔ اس سے ہوا یہ کہ جنوبی پنجاب کو ایک سہارا ملا، ایک آسرا ملا کہ وہاں کے پڑھنے والے، ریگستان کے پڑھنے والے، بیسیوں میل پیدل چل کر تعلیم حاصل کرنے والے لوگ، جو جوتے کے بغیر جانے والے لوگ، جو بیٹیاں آج بھی بغیر دوپٹے کے سکول جاتی ہیں ان کو ایک حوصلہ ملا اور وہاں کے بچے ابھی خاصی تعداد میں competition میں آنے لگے اور ان کو ایک حصہ ملے گا۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد یہ چیز ختم ہو گئی۔ اب میں وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی سے کاغذ اٹھاتے ہوئے یہ کہوں گا کہ جب تک جنوبی پنجاب اور پنجاب کے مقابلے میں نہیں آجاتا اس وقت تک مہربانی کر کے پنجاب کو دو زونوں میں تقسیم کریں۔ ایک ۸ زون ہو اور دوسرا B زون ہو اور ان کی سیٹیں مقرر کی جائیں اور ان کو پر کرنے کے لئے اسے زون سے الگ competition لیا جائے اور بی زون سے الگ لیا جائے۔ اس طرح ان کا حق ہمیشہ کے لئے داخلوں کی صورت میں اور ملازمتوں کی صورت میں محفوظ ہو جائے گا۔ آپ دیکھیں کہ اس وقت اگر آپ ہسپتالوں اور کالجوں کی مثال ہی لے لیں کہ یہ میں ایک ایسا کالج ہے جس میں ایک سو سے زیادہ اساتذہ کی آسامیاں خالی پڑی ہوں۔ ایسا کیوں ہے؟ اس لئے کہ سب تعلیم یافتہ لوگوں کا تعلق اور پنجاب سے ہے اور جب لاہور کے ایک شخص کو ایک ڈاکٹر کو، ایک سپیشلسٹ کو آپ اٹھا کر چوبدے میں بھیج دیں گے تو وہ وزیر اعلیٰ کے پاؤں میں پڑے گا، وزراء کے پاؤں میں پڑے گا اور اپنے غائبوں کے پاؤں میں پڑے گا، کہ بھئی امیں تو لاہور میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے کہاں چوبدے کے ریگستانوں میں بھیج رہے ہیں۔ لوگ تو وہاں پر بھی ہیں، علاج تو وہاں پر بھی ہوتا ہے لیکن وہ وہاں پر نہیں جانے کا اور وہاں کے ہسپتال خالی رہیں گے، وہاں کے کالج خالی رہیں گے۔ اس طرح competition کی میں نے جو تجویز دی ہے اس

طرح یہ کام درست ہو جانے کا اور وہاں کے لوگوں کو موقع ملے گا اور وہاں کے لوگ اس قابل ہوں گے اور وہ سپیشلسٹ بنیں گے اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کریں گے اور وہاں کے کالجز کی سیٹیں بھی پڑھوں گی اور ہسپتالوں میں علاج کے لئے بھی تمام ڈاکٹرز سپیشلسٹ آسانی سے مل جائیں گے۔ میں نے ایک تو یہ بات کرنی تھی۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

میری دوسری بات یہ ہے کہ اسی ایوان میں پانی اور آبیانے کے حوالے سے ایک تجویز اٹھانی گئی تھی اس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے بڑی ہی مہربانی فرمائی تھی اور ایک حکم نامہ جاری کیا تھا کہ ٹھیک ہے کہ جہاں پر پانی مہیا نہیں ہو رہا اور جہاں کی فصلیں نہیں اُگ رہی ہیں اور جہاں پر لوگوں کو سوتیں مہیا نہیں ہیں بلکہ آب پاشی کے ریکارڈ کے مطابق انہوں نے جب دیکھا کہ تھل کینال کا سو میں سے بیس ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے اور 180 ایکڑ رقبہ فارغ پڑا ہے تو وہاں پر ٹھیک ریٹ نہ لگانے جائیں یا ان کو سہولیات دی جائیں۔ یہاں پر اسمبلی میں بھی وزیر آبپاشی نے اس کی تائید کی اور پھر وزیر اعلیٰ صاحب بھی خود جا کر ملے اور انہوں نے بھی بڑے ہی احسن طریقے سے کہا کہ ایسا ہونا چاہیے اور ان کے دکھ درد دور ہونے چاہئیں۔ اس پر کئی میٹنگز ہوئیں اور کئی معاملات آگے چلے لیکن وہ معاملہ ابھی تک سرے نہیں چڑھا۔ وہاں وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم سے آبیانے رکے ہونے ہیں اور نئے آبیانے لگنے ہیں اور جو نئے آبیانے لگنے ہیں ان میں بیورو کریٹ شامل ہیں۔ آج میں اسمبلی میں وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہوں گا کہ وہ اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کریں اور اضافے کے لئے ان دکھ درد بھرے لوگوں کے لئے جس میں وہ ذاتی اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے اس کو اپنے منطقی انجام تک پہنچائیں۔ بہت شکریہ

وزیر اعلیٰ، جناب سپیکر! ابھی معزز رکن نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے اس حوالے سے میں بات کلیئر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کی بات درست ہے کہ ہمارے وہ علاقے جہاں پر وہ تعلیمی ادارے اور سکول یا وہاں پر ایجوکیشن اس لیول کی نہیں ہے اس لئے ان لوگوں کے بچے competition میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میڈیکل کالجز

کے لئے پہلی دفعہ specially ہم پانچ ایسے اضلاع کو شامل کر رہے ہیں جہاں میڈیکل کالج کے بچوں کو سہیل کو دیا جائے گا۔ (نعرہ ہانے تحسین)

یہاں پر یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ دور دراز ڈاکٹرز اور نیچرز نہیں جاتے اسی لئے اب جو بھرتی کی جا رہی ہے وہ صرف اس علاقے کے لوگوں کو ہی وہاں پر بھرتی کیا جائے گا۔ چاہے وہ ڈاکٹر ہو یا نیچر اور پھر خاص طور پر ہمارے جو رول ہیلتھ سنٹرز ہیں ان کو ایک نئے پروگرام کے تحت 'رول ہیلتھ سنٹر جو کہ تقریباً آٹھ یا نو یونین کونسل میں ایک ہوتا ہے۔ ان کو آباد کرنے کے لئے، ان کو اپ گریڈ کرنے کے لئے مزید equipment دینے کے لئے، جس میں سرجری کے آلات، جس میں ایکسے کی مشین ہے، جس میں انٹراساؤنڈ ہے اور ڈاکٹرز کی کالونی کے لئے اس سال 75 کروڑ روپے ہم دے رہے ہیں تاکہ ان تمام رول ہیلتھ سنٹرز کو اپ گریڈ کیا جائے اور ڈاکٹرز کی تنخواہ بھی دی جائے اور شام کو ان کو پریکٹس کی اجازت اس لئے دی جائے تاکہ وہ وہاں رہیں۔

جہاں تک irrigation کا مسئلہ ہے اس میں یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ جو کاشت کار پانی استعمال نہیں کرتے۔ ان پر پانی کا خرچہ ڈالنا اور ان سے وصول کرنا سراسر زیادتی ہے۔ اسی لئے میں نے یہ کمیٹی بنائی تھی اور کمیٹی کی رپورٹ انشاء اللہ آجانے گی اور میں یقین دلاتا ہوں کہ next week تک انشاء اللہ ہم اس کا فیصلہ اس طریقے سے کریں گے کہ ہمارے کاشت کاروں کے لئے آسائیں پیدا ہوں اور جو پانی استعمال نہیں کرتے ان سے رقم وصول نہ کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ بھی پہلی دفعہ ہوا ہے کہ لیل اینڈ پیر کاشت کاروں کو پانی کے حوالے سے حکومت نے 50 کروڑ روپے کاریلیف دیا ہے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہانے تحسین)

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، شکریہ جناب سپیکر! میں بھی آج وزیر اعلیٰ صاحب کا بڑے عرصے کے بعد اس ہاؤس میں آنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں پر اقدار کے ایم۔ پی۔ ایز بھی بیچارے وزیر اعلیٰ

صاحب کے نہ آنے سے مایوس ہوتے ہیں اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے یہ اسمبلی بنی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب کو اس ہاؤس نے وزیر اعلیٰ بنایا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے وزیر اعلیٰ بننے کے بعد یہاں پر اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہم اپوزیشن کے ساتھ مساوی سلوک کریں گے۔ مساوی طریقے سے فنڈز کو تقسیم کیا جائے گا۔ اس کے بعد تقریر تو ہو گئی مگر اس پر عمل نہ ہوا۔ تین چار مرتبہ راجہ بشارت صاحب نے یہاں پر کھڑے ہو کر

on behalf of Chief Minister...

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! تھوڑی دیر پہلے بھی اس معزز ایوان میں یہ بات اٹھائی گئی تھی کہ جس وقت کسی ممبر کا جو جی چاہتا ہے وہ بات شروع کر دیتا ہے۔ آپ اس بات کے شہد ہیں کہ چند لمحے پہلے یہاں پر یہ ایٹو اٹھایا گیا اور اس پر باقاعدہ بات ہوئی، باقاعدہ میں نے اپنا حکومتی موقف بیان کیا، ممبران کو مطمئن کیا اور وہ ایٹو settle ہو گیا۔ میں آپ سے استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس وقت ایوان میں وزیر اعلیٰ صاحب موجود ہیں تو معزز اراکین کو وہ بات کرنی چاہئے کہ جسے وزیر اعلیٰ صاحب کے فونٹس میں لانا ضروری ہے تاکہ وہ کوئی فیصلہ دے سکیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہر بات کو بار بار دہرانا بار دہرانا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔ فنڈز کے متعلق categorically بات ہو چکی ہے اور میں حکومت کا موقف دے چکا ہوں۔ ممبران کو مطمئن کر چکا ہوں اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ معزز رکن سے یہ کہیں کہ وہ اس ایٹو پر بات نہ کریں کوئی اور بات کریں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر جس کو ہم باعزت ادارہ سمجھتے ہیں، میں ہمیں یقین دہانی کرنی مگر اہمائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر A.D.L.G کو بلایا جاتا ہے، افسران کو بلایا جاتا ہے اور جب ہم گھر واپس جاتے ہیں اور وہاں جا کر پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ وہ آرڈر منسوخ ہو چکا ہے تو راجہ بشارت صاحب! آپ کیسے

یہاں پر وعدے کرتے ہیں۔ اگر آپ نے نہیں دینا تو کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ نہیں دینا، کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر وزیر اعلیٰ صاحب سب کے ساتھ یہ مساوی سلوک کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے یہاں پر وعدہ بھی فرمایا اور ہاؤس میں کھڑے ہو کر آپ نے یہ کہا ہے اور میں خاص طور پر صرف اس لئے اس چیز کا ذکر کر رہا ہوں کہ آپ تو کئی دفعہ وعدہ کر چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب جو بات کریں گے وہ صحیح بات کریں گے، ہمیں فہم دینے ہیں یا نہیں۔ pick and choose کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چند ممبران کو دینے گئے ہیں اور باقیوں کو نہیں دینے گئے۔ جو بھی پالیسی میرے تو میری request صرف اتنی ہے کہ اگر نہیں دینے تو وزیر اعلیٰ صاحب کہہ دیں کہ ہم نے کسی کو نہیں دینے تو کوئی بات نہیں۔ اور اگر دینے ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحب کے behalf پر یہاں اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر پانچ دفعہ یہ وعدہ کیا گیا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب سے میں صرف اتنا سنا چاہتا ہوں کہ وہ فہم دہیں گے یا نہیں، ہم ان پر انشاء اللہ اعتماد کریں گے۔

رانا مناء اللہ خان، پروانٹ آف آرڈر سر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، شکریہ، جناب سپیکر! constituency-wise ڈویلپمنٹ فنڈز کی

identification کا معاملہ ہے تو اس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے جس دن اعتماد کا ووٹ لیا تو اس دن واقعی انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ہم سب کے ساتھ مساوی سلوک کریں گے اور ان سے توقع بھی اسی بات کی تھی کیونکہ اس سے پہلے بھی جب یہ وزیر بلدیات تھے تو واقعی اس زمانے میں انہوں نے اس حوالے سے اپوزیشن کے ساتھ بڑا بہتر تعاون کیا تھا تو اس حوالے سے مساوی سلوک کیا جائے کیونکہ ان حلقوں کے لوگوں کا تو کوئی تصور نہیں ہے۔ انہوں نے ووٹ دیے ہیں اور وہ اس process کا اور اس system کا حصہ ہیں۔ اب اس میں یہ ہوا کہ اس کے بعد identification اپوزیشن کے ممبران سے بھی کروائیں گے اور ان کے حلقوں سے ان سے جو سیکس لی گئیں اور یہ معاملہ بڑا smoothly چل رہا تھا اور راجہ صاحب بڑے بہتر انداز سے اسے چلا

رہے تھے۔ اب اس میں قباحت اس طرح سے آئی کہ محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے ڈویرمن وائر ایم۔ پی۔ ایز صاحبان سے 'ڈسٹرکٹ ناظم اور وہاں پر ڈی۔ پی۔ او صاحبان سے میٹنگز کیں اور یہ بات reportedly ہے کہ ان ڈویرمن میٹنگ میں جب وہاں سے کچھ ممبران نے اس بات کی شکایت کی کہ آپ اپوزیشن کو بھی فکزدے رہے ہیں تو ان کے لہجے میں لوگوں نے یہ بات جٹائی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ "اوتے اونہاں نوں کون دین رہیا اے مینوں پوچھیا ای تئیں تسی" اور اس کے بعد پھر واقعی اپوزیشن کی طرف سے ترقیاتی سکیموں کی identification پر کام رک گیا ہے۔ ہماری توقع تو ان سے یہ ہے کہ یہ حسب سابق اور حسب روایت یعنی ان کا وزیر اعلیٰ بننے سے پہلے کا جو سیاسی رکر رکھاؤ اور رواداری کا سلسلہ رہا ہے اس کے مطابق یہ ان روایات کو آگے بڑھاتے ہوئے ان معلقوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کریں گے جو ٹریڈری بنجر کے ممبران کے معلقوں سے سلوک کرتے ہیں اور ان کی سکیموں کی identification ہونی ہے اور ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں فکزدے دیں بلکہ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں ہم نے اس معلق سے ایکشن لڑا ہے اور ہم اس معلق سے منتخب ہونے ہیں تو اس معلق میں priority basis پر یا تو اس معلق کے تمام معاملات اور مسائل کو حل کر دیا جائے لیکن اگر کچھ کو حل کرنا ہے اور باقی رستے ہیں تو ان کی identification کی priority کیا ہے اور وہ fix کرنے کا اختیار اسی بندے کو ہے جس بندے کو وہاں سے مینڈیٹ حاصل ہوا ہے جو وہاں سے elect ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں آج وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر موجود ہیں اور وہ categorically اس بات کو واضح کر دیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کی اس ایوان میں وضاحت کے بعد کسی قسم کا ابہام نہیں رہے گا اور یہ معاملہ بہتر انداز میں smoothly آگے چلے گا۔

جب سیکرٹری دوسری بات یہ ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہاں اس ہاؤس میں ایک قرارداد پاس ہونی تھی کہ 5 مرے تک کے رہائشی یونٹ پر پراپرٹی ٹیکس معاف کر دیا جائے۔ اس ایوان نے وہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی اور اس کے بعد یہ مطالبہ آگے بڑھا اور اس سال کے Finance Bill

میں یہ amendment کر دی گئی کہ 5 مرلے کے رہائشی یونٹ پر ٹیکس معاف کر دیا گیا۔ اس فیصلے کو اپوزیشن نے بھی سراہا، لوگوں نے بھی سراہا اور اس بات کو بڑا appreciate کیا گیا کہ یہ بہت اچھا اقدام ہے۔ جس آدمی کے پاس 5 مرلے کا گھر ہے وہ کنٹالینڈ لارڈ یا جاگیر دار یا کوئی mill owner ہو سکتا ہے تو اس پر ٹیکس معاف کر دیا گیا لیکن بعد میں محکمے نے یہ کیا کہ اس کی کیٹیگریز بنا دیں۔ جس کی discretionary power محکمہ کے پاس ہے۔ فیصل آباد کے مختلف علاقوں کی مثالیں میں آپ کو دے سکتا ہوں کہ وہ علاقے same ہیں اور وہاں پر ایک ہی طرح کے مکان بنے ہوئے ہیں تو کچھ علاقے معافی والی کیٹیگری میں ہیں اور کچھ علاقے ٹیکس والی کیٹیگری میں ہیں تو یہ محکمے کے انسپکٹر صاحبان کو discretionary power کا اختیار دے کر کرپشن اور رشوت کا ایک دروازہ کھول دیا گیا ہے تو میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جب آپ نے 5 مرلے کا گھر جو رہائشی یونٹ ہو کر مرشل purpose کے لئے استعمال نہیں ہو رہا تو جب آپ نے اس پر ٹیکس معاف کیا ہے تو پھر آپ اس کیٹیگریز کے چکر کو محکمے کی discretionary والی بات کو ختم کر دیں اور 5 مرلے کے رہائشی یونٹ پر ٹیکس معاف ہونا چاہئے۔ Thank you

وزیر اعلیٰ، رانا صاحب کا مجھے بڑا احترام ہے اور وہ پرانے colleague ہیں اور اس زمانے میں یہ اپوزیشن میں تھے پھر پیپلز پارٹی میں اور پھر ہمارے ساتھ تھے۔ تو بڑا احترام ہے ان کا۔ جہاں تک انہوں نے 5 مرلے کی بات کی ہے تو یہاں وزیر موصوف بھی موجود ہیں تو میں انہیں کہوں گا کہ یہ بات صحیح ہے کہ 5 مرلے کے گھر پر ٹیکس کی معافی across the board سب کے لئے ہونی چاہئے۔ (نعرہ ہانپتے)

تو یہ انشاء اللہ ہم کریں گے۔ رانا صاحب نے حلقوں کی ڈومینٹ کے حوالے سے جو بات کی ہے تو میں نے وزیر قانون سے ابھی پوچھا ہے انہوں نے on the floor of the House سٹیٹمنٹ دی ہے میں اس کو endorse کرتا ہوں لیکن میں آپ کی وساطت سے پورے ہاؤس کو اور رانا صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ پورے پنجاب کے تمام ایم۔ پی۔ ایز کے حلقوں میں ڈومینٹ کا کام ہو گا۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ ہمارا ایجوکیشن سیکر

ریٹائرمنٹ پر وگراٹھ the board تمام حلقوں اور تمام ضلعوں کے لئے ہے چاہے وہ علاقہ کسی بھی ایم۔ پی۔ اے کا ہو یا ہے اس میں انشاء اللہ ہمارے ایجوکیشن اور ڈویلپمنٹ کے کام ہوں گے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہانے تحسین)

رانا منشا اللہ خان، جناب سپیکر ایوان آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا منشا اللہ خان، جناب سپیکر! condition تو ہمیں پر ہے وزیر اعلیٰ صاحب یہ فرمادیں کہ کیا ایڈوکیٹیشن کے ممبران کو بھی اپنے حلقے میں ترقیاتی کاموں سے متعلق identification کا اختیار ہے۔ اس کا جواب وزیر اعلیٰ صاحب ہی دیں۔ ہم ہر روز راجہ صاحب کا جواب سنتے ہیں۔ اس لئے وزیر اعلیٰ صاحب آج اس بات کا فیصلہ کر دیں۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کو اس چیز کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو صحیح سمجھتے ہیں کہ آپ کا کوئی اختیار نہیں ہے تو ہم اس بات کو تسلیم کر لیں گے لیکن آج وہ اس بات کا فیصلہ فرمادیں کہ آیا ایسا ہے یا نہیں ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اب پھر اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں اور رانا صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ privilege کے طور پر نہیں ہے۔ اس بات کو رانا صاحب نے بھی تسلیم کیا تھا اور سب نے تسلیم کیا تھا۔ دوسری بات یہ ہے جیسا کہ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ ہمارا آپ سے یہ وعدہ ہے کہ ہر حلقے میں پچاس لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ تیسری بات identification of scheme کی تھی جب رانا آفتاب صاحب نے بات کی تھی تو وہاں میں نے اس وقت گزارش کی تھی کہ آپ سکیوں کی identification کریں ہماری ضلعی سطح پر کیڈیں بنی ہوئی ہیں انہوں نے فیصلہ کرنا ہے کہ کون سی سکیوں feasible ہیں اور کون سی نہیں ہیں۔ (قطع کلامیں)



پہلے میری بات تو سن لیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، برائے مہربانی آپ سب تشریف رکھیں۔ پہلے راجہ صاحب کی بات سن لیں پھر آپ بات کریں۔ رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں میں ابھی آپ کو فلور دیتا ہوں۔۔۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ چند لمحے پہلے جو میں نے بات کی تھی میں اس میں دوبارہ کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتا جو میں نے on record سینٹ دی تھی اور قائم ممبران موجود تھے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کو endorse کیا ہے۔ ہماری حکومت کی پالیسی وہی ہے جو چند لمحے قبل میں نے اس معزز ایوان میں بیان کی تھی۔

شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب نے کہا کہ ہم بالکل سکیموں کو identify کر دیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ جو laid down criteria پر نہیں آئیں گی تو وہ identify نہیں ہوں گی۔ یہ ہمیں دوبارہ پوچھ سکتے ہیں کہ یہ آپ کی سکیم criteria پر پوری نہیں اترتی آپ اس کے لئے متبادل سکیم دے دیں۔ ہم ان کو ایک کروڑ روپے کی سکیم دے دیں گے، پچاس لاکھ روپے کی دے دیں گے یا جو ان کا criteria ہے اس کے مطابق دے دیں گے لیکن یہ ہمیں لکھ کر دے دیں کہ یہ ہمارے criteria میں fall کرتی ہے۔ ہم اس کو identify کر دیں گے مگر identification for the area وہاں اتنا prerogative ہو کہ اس کا ممبر elect ہو وہ سکیم دے۔

دوسرا وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ان کی توجہ چاہوں گا کہ انہوں نے ہیلتھ سیکٹر پر ایک پنجاب رورل سپورٹ پروگرام شروع کیا ہے۔ وہ رورل سپورٹ پروگرام وزیر صاحب نے اپنے نارووال میں شروع نہیں کیا بلکہ فیصل آباد میں شروع کر لیا ہے جو کہ غلط ہے۔ جس میں آپ کو ڈاکٹرز available ہیں۔ آپ for flung areas میں تیس

ڈاکٹرز کو appoint کر سکتے ہیں اس پر پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے بڑا احتجاج کیا ہے۔

تیسرا میں ایجوکیشن سٹنر پر وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ وزیر تعلیم نے خود سٹینٹ دی ہے کہ no law to penalize private schools آپ کے صوبے میں 35 ہزار پرائیویٹ سکولز ہیں۔ آپ کا نہ ان کے سلیبس پر نہ ان کی رجسٹریشن پر نہ ان کے بند ہونے پر اور نہ ان کی فیس پر اور کسی بھی چیز پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ وزیر موصوف ٹرانسپورٹ کے چیز میں بھی رہے ہیں اور اس وقت بھی وزیر تعلیم ہیں۔ یہ مجھے بتائیں کہ ان کے محکمے میں کم از کم ساڑھے تین سو لیگنڈز erratic posting پر ہیں 42 اساتذہ کی promotion گریڈ 20 میں ہونی ہے ان میں سے ایک بھی پوسٹ نہیں ہوا ہے۔ آپ دیکھیں کہ accountability میں ہم نے کروڑوں روپے کی ریکوری ڈالی ہے لیکن اس کی کوئی ریکوری نہیں ہوتی ہے۔ یہ تو حال ہے آپ کے ایجوکیشن سیکٹر کا۔ آپ نے ہیلتھ سیکٹر میں cardiac unit کی بات کی ہے۔ جناب فیصل آباد میں ڈاکٹر جاوید اقبال کو pride of performance ملا ہے۔ اس ڈاکٹر نے without a single penny from the Govt. of the Punjab? انہوں نے پیسے اکٹھے کئے ہیں اور وہاں پر انہوں نے انٹیجیو گرافی کے جتنے بھی وارڈز ہیں ان کو بنایا ہے۔ اس pattern کو آپ دیکھیں people are prepared to donate money for social services مگر آپ اس پر کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ میں ان چیزوں کی نشاندہی کر رہا ہوں اور جو راجہ صاحب نے identification of schemes کے بارے میں کہا ہے تو اس کو ہم identify کریں گے اگر آپ کہیں کہ یہ سکیم اس criteria پر fall نہیں کرتی اس کی ہم alternate بھی کریں گے۔ آپ اگر چچاس لاکھ ہمارے ہمارے ہونے صاحب کو دینا چاہتے ہیں آپ اس کو ایک کروڑ دے دیں۔ مگر don't deprive۔ جناب! یہاں پر بڑے ممبر بیٹھے ہیں میں نے خود 72 کروڑ روپے کا estimate کروایا تھا مگر this is not a surety to become a member again راجہ بشارت صاحب نے آدھے پنجاب کا بجٹ پنڈی میں لگا دینا ہے but he is not sure whether he is going to be elected or not. ہو سکتا ہے دوبارہ آپ کے پاس مجربات آنا

بڑے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگر آپ جبر ہیں ' آپ کے اندر tolerance ہے ' آپ کے اندر patience ہے If you want Rule of Law آپ Rule of Law کی بات دیکھیں کہ where he the Rule of Law آپ لوگوں کو contract basis پر لگا رہے ہیں۔ کیا آپ کے serving officers فوت ہو چکے ہیں؟ ایک آفیسر ریٹائر ہو جاتا ہے تو پھر دوسرے کو promote ہونا چاہیے۔ ہماری آپ سے یہ گزارش ہے کہ believe in the supremacy of the members ان کی تجویز پر عمل کریں ' اس میں آپ کا فائدہ ہے ' اس پارلیمنٹ کا فائدہ ہے فڈز کی خاطر آپ don't create a bad precedent اس سے آپ کا مسئلہ خراب ہو جانے کا۔ ہمیں پچاس لاکھ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ نے اپوزیشن ممبروں میں کہا تھا کہ ہم نئی روایات قائم کریں گے۔ آپ کی نئی روایت یہ ہیں کہ you are ignoring the people جو میں نے بات کی آپ اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی وزیر اعلیٰ صاحب!

وزیر اعلیٰ، جناب سیکرٹری! رانا صاحب نے جو کہا ہے کہ ہماری تجویز پر عمل نہیں کرتے تو رانا صاحب نے تجویز دی ہے ' پانچ مرے کی تو اس تجویز کو میں نے فوری طور پر منظور کر لیا تھا۔ پھر MMA کے لیڈر نے پانی کے مسئلے پر بات کی ہے تو وہ بھی میں نے اسی ٹیٹھے ٹیٹھے ان کی تجویز منظور کر لی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے جو بھی مثبت تجویز آئیں گی ہم انشاء اللہ تاملی ان کو فوری طور پر قبول کریں گے۔ ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکرٹری ہمارا priority programme ہے۔ اس پر ہم بہت کام کر رہے ہیں اگر کوئی پرائیویٹ لوگ اس میں آتے ہیں تو خوشی کی بات ہے ان کو بھی ہم encourage کرتے ہیں اور ایون ٹیچنگ ہاسپٹلز کی سرجنری کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ہم نے ایک ارب روپیہ ریٹیز کیا ہے۔ اب ایجوکیشن اور ہیلتھ میں جتنا کام ہو رہا ہے اس سے پہلے پنجاب کی تاریخ میں اتنا کام نہیں ہوا۔ جو ماڈل رحیم یار خان کا ہے۔ اس کو ہم evaluate کر رہے ہیں وہ ایک نمونے کے طور پر پیش کیا گیا ہے کئی جگہ پر لوگ اس کو adopt کر رہے ہیں'

کسی جگہ پر نہیں کر رہے تو اس کی ایک third party evaluation ہو رہی ہے۔ اگر تو اس میں وہ پورا اترا تو پھر انشاء اللہ باقیوں کو بھی لے کر چلیں گے اگر ایسا نہ ہو تو پھر اس کو آگے لے کر نہیں چلیں گے۔ مقصد یہ ہے کہ ہم نے اپنے basic health units کو کس طرح آباد کرنا ہے؛ وہ ایک بلین روپے کے بنے تھے اور ڈاکٹرز نہ ہونے کی وجہ سے کئی جگہوں پر فالی پڑے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر کے لئے ہم نے contract base ختم کر کے permanent allow کر دیا ہے اور زرینی ڈاکٹر کی تنخواہ بھی ہم نے چار ہزار سے دس ہزار روپے فوری طور پر کر دی ہے اور اس طرح کے کئی اقدامات پنجاب کے ہر سیکٹر میں معمولی سے معمولی سیکٹر میں اللہ کے فضل و کرم سے کئے گئے ہیں۔ آج بھی سپیشل ایجوکیشن کا پروگرام تھا اور میں وہیں سے آ رہا ہوں۔ پہلے صرف دو کروڑ روپیہ سپیشل ایجوکیشن پر استعمال ہو رہا تھا، سپیشل بچے جن میں mentally retarded ہیں، نابینا ہیں ان کے لئے صرف دو کروڑ روپیہ حکومت دیتی رہی ہے اور موجودہ حکومت نے چالیس کروڑ روپیہ دیا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے 70 فیصد utilization ہو گی اور جو بچے سن نہیں سکتے، ہمارے سکولوں میں تقریباً چار ہزار دو سو بچے ہیں جو mentally retarded ہیں، معذور ہیں، سن نہیں سکتے، تھام کے لئے hearing aid کا صرف بندوبست ہی نہیں کیا بلکہ وہ امداد آج ہم نے تمام بچوں کو تقسیم کر دی ہیں اور اسی طرح وہیل چیئرز آج سب کو مہیا کر دی ہیں۔ جو سپیشل پیر تعلیم حاصل کرے گا اس کو دو سو روپیہ وظیفہ ہم نے دینا شروع کیا ہے۔ انجیڑ کی تنخواہ ہم نے ڈبل کر دی ہے اور پنجاب کی تمام تحصیلوں میں، 90 تحصیلیں ایسی ہیں جو باقی رہ گئی ہیں وہیں 17 کروڑ روپے سے سپیشل سکول انشاء اللہ نہ صرف بنیں گے بلکہ مکمل ہوں گے اور سپیشل بچوں کو حکومت پنجاب ٹرانسپورٹ مہیا کرے گی، چاہے وہ گاؤں کے کسی دور دراز علاقوں میں ہوں، گھر سے لینے جانے کی اور گھر واپس لے کر آنے کی۔ اس طرف کسی حکومت نے پہلے کبھی توجہ نہیں دی بلکہ جب ہم نے سروے کیا تو افسوس ہوا کہ ان کے اپنے والدین بھی ان کو پھپھاتے پھرتے ہیں اور پہلی دفعہ سپیشل بچوں کو سپیشل ٹرینٹ انشاء اللہ ملے گا۔ آپ دیکھیں گے کہ ہر سیکٹر میں اللہ کے فضل و کرم سے کام ہو رہا ہے اور جو کوئی بھی تجویز

آتی ہے، چاہے کہیں سے بھی آتی ہے اس کو ہم دیکھتے ہیں کہ آیا صحیح ہے تو اللہ کے فضل و کرم سے میں آپ کو on the floor of the House یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں کوئی عار نہیں ہے، چاہے ہمارے بھائی کریں، ادھر سے کریں، ادھر سے کریں، تجویز اچھی ہو، میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ عمل ہو گا۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، اب گھر کی نماز کے لئے آدھے گھنٹے تک وقفہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر نماز گھر کے لئے ایوان کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے متوی کی گئی)

(نماز گھر کے بعد 2 بج کر 32 منٹ پر اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

(جناب چیئرمین ملک نذیر فرید کھوکھر کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

## غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

### مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ پرائیویٹ ممبرز کے بلز ہم نے فیک اپ کرنے میں تو اب چونکہ سب سے پہلا یونیورسٹی آف گجرات سے متعلق ہے تو ابھی ایجوکیشن منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے۔ میری استدعا ہو گی کہ اس میں نمبر تین پر ہے۔

The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill 2004.

یہ جناب رانا آفتاب صاحب کا ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اگر آپ اجازت فرمائیں تو پہلے وہ پیش کر لیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) امتناع ظاہری نمود و نمائش و بے جا مصارف)

تقریبات شادی، پنجاب مصدرہ 2004

**MR CHAIRMAN:** Mr Aftab Ahmad Khan may move it.

**RANA AFTAB AHMAD KHAN:** Sir, I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill 2004."

**MR CHAIRMAN:** The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill 2004."

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیرمین! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ میں نے رانا آفتاب صاحب سے درخواست کی تھی کہ اس سلسلے میں ایک amendment لانے کے لئے چیف منسٹر صاحب نے ایک کمیٹی قائم کی تھی اور اس کمیٹی کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا کہ ہم اس سلسلے میں کوئی amendment propose کریں تاکہ یہ جو قانون بنا تھا اس پر 100 فیصد عملدرآمد ہو سکے اور اس قانون کو نافذ کرنے کا اصل مقصد یعنی ایک عام اور غریب آدمی کو ریٹیف دینے مقاصد حاصل کئے جاسکیں۔ اس کمیٹی کی رپورٹ اب آرہی ہے۔ میں نے رانا صاحب سے یہ بھی استدعا کی تھی کہ ہم اگلے دو تین دنوں میں اس کمیٹی کی میٹنگ رکھ رہے ہیں اور رانا صاحب بھی وہ میٹنگ attend کریں گے اور اس کمیٹی کی جو recommendations ہوں گی وہ بھی اس بل میں رانا

صاحب شامل کر لیں۔ یہ پرائیویٹ ممبر بل ہی رہے گا اور رانا صاحب کی طرف سے ہی رہے گا۔ صرف اس میں اس کمیٹی کی عداوت کو بھی شامل کر دیا جائے اور اسکے پرائیویٹ ممبر ڈے میں اس کو take up کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! آپ کمیٹی کو ریفر کر دیں تو کمیٹی کی recommendations وہاں بھی نیک اپ کی جاسکتی ہیں۔ اگر آپ سینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیں گے تو وہ recommendations اس کمیٹی میں آجائیں گی۔ وہاں ایک بڑا فورم ہوگا۔ لہذا اس ترمیم کو آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں وہ دیکھ لے گی۔

MR CHAIRMAN: The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill, 2004 has been introduced in the House under Rule 90 (4) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under Rule 94.

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

رانا مناء اللہ خان، یہ ابھی introduce نہیں ہوا۔ انہوں نے ابھی leave مانگی ہے۔ اگر leave grant ہو گئی ہے تو پھر اس کے بعد یہ introduce کریں گے۔ Then it would be referred to Standing Committee.

جناب چیئرمین، چلو ٹھیک ہے۔ تو پھر اسے کمیٹی کو ریفر کیا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، میں اسے introduce کروں گا۔

جناب چیئرمین، جی۔

**RANA AFTAB AHMAD KHAN:** Sir, I introduce:

"The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill 2004."

**MR CHAIRMAN:** The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill, 2004 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under Rule 94 it is referred to the Standing Committee on Local Government with the direction to submit its report upto 30th October 2004.

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! میری معزز منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ یہ لوکل گورنمنٹ کی کمیٹی کا ابھی تک الیکشن نہیں ہو سکا۔ اس سے پہلے کم از کم اس کا چیئرمین elect کر لیں تاکہ وہ اس میٹنگ کو convene کر سکے اور اس پر بات کر سکے۔ اگر اس کا چیئرمین ہی elect نہ ہو تو میٹنگ ہی convene نہیں ہو گی۔ کیونکہ اس کا الیکشن ابھی تک ہونا باقی ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، اس کا الیکشن کروا رہے ہیں۔ شیڈول دے دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین، رانا صاحب! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اسی سیشن میں الیکشن ہو جانے گا۔ سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں نے بھی یہ move کیا تھا جو کہ مساجد میں نکاح کرانے کے حوالے سے تھا۔ وزیر قانون نے اس وقت یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم اس بل میں ترامیم لا رہے ہیں تو اس میں اس کو شامل کر کے اس کو discuss کر لیا جائے گا۔ میری گزارش



یہ ہے کہ اس کو بھی اس میں شامل کریں تاکہ کمیٹی میں ہم اپنا موقف سامنے لاسکیں اس کے بعد جو کمیٹی کا فیصلہ ہو گا وہ ہمیں تسلیم ہو گا۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جس طرح رانا صاحب نے پہلے فرمایا ہے کہ کمیٹی کی میٹنگ ہو گی۔ مخصوص طور پر احسان اللہ وقاص صاحب کو بھی دعوت دیں گے اور یہ اپنی تجویز کمیٹی کے سامنے رکھیں اور کمیٹی کی جو recommendations ہوں گی وہ ہاؤس میں آجائیں گی اور اس پر فیصلہ کر لیں گے۔

### مسودہ قانون (ترمیم) گجرات یونیورسٹی مصدرہ 2004

**MR CHAIRMAN:** The University of Gujrat (Amendment) Bill, 2004  
Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

**SYED IHSAN ULLAH WAQAS:** Sir, I move:

"That leave be granted to introduce the University of  
Gujrat (Amendment) Bill, 2004."

**MR CHAIRMAN:** The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the University of  
Gujrat (Amendment) Bill, 2004."

**MINISTER FOR EDUCATION:** I oppose it, Sir.

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ ایک معمولی سی ترمیم میں نے اور میرے ساتھیوں نے move کی ہے۔ اس ترمیم کی میں نے statements of objects and reasons میں ساری تفصیل دی ہے کہ The University of Engineering and

Technology کے ایکٹ 1974 میں یہ ترمیم موجود ہے ' University of Agriculture  
 Faisalabad Act 1973 میں یہ ترمیم موجود ہے اور The Islamia University of  
 Bahawalpur Act میں بھی یہ ترمیم موجود ہے۔ ہم ان کو ایک reasonable بات سمجھانے  
 کی کوشش کرتے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ University of Gujrat کے حوالے سے  
 کچھ ترامیم لانا چاہتے ہیں کیونکہ تیزی سے جب بل پاس کراتے ہیں تو اس میں بہت ساری  
 غامضیاں رہ جاتی ہیں ایک ایسی amendment جو مختلف Acts میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ اس  
 ایکٹ کو مزید بہتر بنانے کے لئے میں نے یہ move کی ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا  
 چاہتا ہوں کہ یہاں پر جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے متعدد مرتبہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ہم سینڈنگ  
 کمیٹیوں کو active کریں گے ان کے پاس برنس بھیجیں گے اور وہ کام کریں گی۔ جب ان  
 کمیٹیوں کے لئے ہم کچھ چیزیں تیار کرتے ہیں تو یہ اس کو سینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔  
 وہاں پر بھی انہی کی اکثریت ہے اگر وہ میری اس ترمیم کو درست نہیں سمجھیں گے تو اس کو  
 خارج کر دیں گے۔ اب یہاں پر بغیر کسی تیاری کے، بغیر کسی دلیل کے یہ کہہ دینا کہ  
 I oppose it! یہ مناسب بات نہیں ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس کو سینڈنگ کمیٹی  
 کے پاس بھیجیں اور وہاں پر اس پر بحث ہو گی اور ہم اپنے دلائل دیں گے اور آپ اپنے دلائل  
 دیں گے۔ یہاں پر فوری ختم کرنے کی بجائے اس کو کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہیے۔ ہماری جو  
 سینڈنگ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ان کا ایک ہی مقصد لیا گیا ہے کہ ان کے چیز میں صاحب کو ایک  
 گاڑی اور پٹرول مل جائے۔ سینڈنگ کمیٹیاں اس کام کے لئے تو نہیں بنی ہیں۔ سینڈنگ  
 کمیٹیاں تو اس کام کے لئے بنی ہیں کہ وہاں پر discussion ہوں اور وہاں پر مختلف معاملات زیر  
 بحث آئیں اور قوانین کی اصلاح کی جائے۔ یہاں پر ایسے ایسے قوانین ہیں جو 1928 اور 1930 بلکہ  
 اس سے بھی پہلے کے ہیں اور ان قوانین میں آنے، دو انیاں اور پیسے جرمانے لکھے ہوئے ہیں جبکہ  
 نہ آنے رہے ہیں نہ دو انیاں رہی ہیں اور نہ پیسے رہے ہیں۔ ان کی اصلاح کے لئے حکومت کوشش  
 نہیں کرتی ہے اور اگر ہم کوئی کوشش کرتے ہیں تو اس کو ہمیں پر repeal کر دینا کوئی اہم

روایت نہیں۔

میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ amendment سینیٹنگ کمیٹی کو ریفر کریں اور وہاں پر اس کو discuss کیا جائے۔ یہ ترمیم پہلے ہی تین Acts میں موجود ہے انہوں نے کئی نئے Acts بھی دینے ہیں ان میں بھی یہ موجود ہے یا پھر حکومت یہ amendment کر دے یا دوسرے ایکٹوں سے بھی اس کو نکال دے۔ اگر یہ اس کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں ایوان سے اور جناب وزیر تعلیم سے درخواست کروں گا کہ اس amendment کو سینیٹنگ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔

جناب چیئر مین، سنی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری میں احسان اللہ وقاص صاحب کا انتہائی احترام کرتا ہوں اور ان کا اسمبلی کی legislation میں بہت بڑا کردار ہے اور خصوصی طور پر تعلیم کے حوالے سے انہوں نے بڑا مثبت رویہ اپنایا ہے۔ میں صرف ایک بات ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ یونیورسٹی آف گجرات کا یہ جو بل اس اسمبلی نے پاس کیا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پنجاب اسمبلی کے تیرہویں اجلاس میں یہ بل پاس ہوا۔ پہلے اس بل کی کابینہ نے منظوری دی اس کے بعد اسمبلی میں lay ہوا اور سینیٹنگ کمیٹی کے پاس گیا اور کلاز نو کلاز وہاں پر بحث ہوئی اور وہاں پر اس کو approve کیا گیا۔ پھر یہ بل واپس اسمبلی میں آیا اور یہاں پر ووٹنگ ہوئی۔ ہر ہر مرحلے پر اس کو بڑا thrash out کیا گیا تھا اور اس کو سوچ سمجھ کر ووٹوں کے ذریعے پاس بھی کیا گیا تھا۔ جب یہ بل بن گیا اور پارٹنر ایوارڈ ہو گیا اور اس کی ٹیکنیکل سائیڈ دیکھیں کہ ہم ابھی تو اس کی statutory body کی تشکیل کر رہے ہیں، ابھی ہم نے وائس چانسلر کی appointment کی ہے۔ اس کے بعد ہم نے کسی قسم کی کوئی بھی appointment نہیں کی۔ ابھی ہم اس کے فنڈز کی ریویز کے لئے پی اینڈ ڈی کو کھ رہے ہیں، ابھی تو یہ یونیورسٹی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے، ابھی تک تو ہم اس کا updated curriculum اور merit oriented subjects کا سوچ رہے ہیں کہ کون سی ڈیپلینٹ

کو ہم نے مزید حاصل کرنا ہے۔ میری وقاص صاحب سے گزارش ہے کہ یہ یونیورسٹی تو ابھی چلی ہی نہیں اور یہ ابھی تو ابتدائی مراحل میں ہے۔ ابھی ہم نے اس کے سٹڈی کیٹ کو نلزد کرنا ہے، اس ہاؤس سے بھی ممبرز کو لینا ہے۔ اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ ترمیم دینے کی یہ بہت ہی ابتدائی سطح ہے۔ قہوڑی سی گزارش یہ ہے کہ اس کو چل لینے دیں اور ہم ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جس طریقے سے یہ ہم کو کانڈ کریں گے اور جس طرح یہ کہیں گے ہم اس کو collectively کسی اچھے موقع پر لے آئیں گے تاکہ ہم اس ترمیم کو حاصل کر لیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان کی بہت ساری ترمیم آئی ہیں جن پر ہم بہت زیادہ دھیان دے رہے ہیں تاکہ ہم ان ترمیم کی approval دے دیں اس لئے میری ان سے گزارش ہے کہ یہ اس کو press نہ کریں اور جو آگے ان کی ترمیم آنے والی ہیں ہم ان کو ضرور take up کریں گے۔

جناب چیئرمین، جی شاہ صاحب! آپ اس کو press نہیں کرتے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جو ترمیم لائی ہیں وہ بھی لائیں۔ آپ دیکھیں کہ اگر کسی ادارے کی بنیاد میز می رکھی جانے گی تو تاثر یا می کنند والی بات ہے کہ وہ جانے گی تو میز می ہی رہے گی۔ اب اس میں amendment صرف یہ ہے کہ،

Provided that no order under this Section shall be passed unless the person to be effected thereby is afforded an opportunity of being heard.

کسی آدمی کو کلن سے پکڑ کر آپ نہیں نکال دیں گے اور اس کو موقع دیں گے کہ اس کی بات بھی سنی جائے۔ آپ نے ایک یونیورسٹی نئی بنانی ہے، ایک ایسا کام کیا ہے، یہ بل جب یہاں پیش ہوا تھا تو ہم نے اس کی پوری تائید کی تھی اور اس وقت بھی کچھ مثبت چیزیں اس میں لانے تھے: کچھ چیزیں منظور ہو گئیں اور کچھ رہ گئی تھیں۔ ہم ایک اچھی چیز کو اس میں حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں پر شروع سے ہی یہ رواج بنے کہ آپ کسی ایسے آدمی کو نہیں نکالیں گے کہ

جب تک اس کی بات نہیں سنیں گے۔ تین یونیورسٹیوں کے ایکٹس میں یہ چیز موجود ہے اس میں کچھ اور چیزیں بھی شامل کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔ میں تو صرف اتنی بات کہہ رہا ہوں کہ براہ مہربانی آپ اس کو سینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں کہ رپورٹ خواہ ایک ماہ میں نہ آنے دو ماہ بعد آ جانے تین ماہ بعد آ جانے اور اس دوران انہی چیزیں بھی شامل کر لیں لیکن سینڈنگ کمیٹیوں کو کوئی کام کرنے دیں، کچھ discuss کرنے دیں۔ کل ایک قانون پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جو بات دے رہی تھیں کہ ان کی تربیت کی ضرورت ہے آخر وہ تربیت کیسے ہو گی؟ تربیت انہی سینڈنگ کمیٹیوں میں ہی ہو گی، وہاں پر بحث و مباحثہ ہو گا، وہاں پر دلائل آتے ہیں وہاں پر جوابی دلائل آتے ہیں۔ ہم سب لوگ وہیں سے سیکھتے ہیں۔ سیکھنے کے لئے ان میں اگر کوئی چیزیں ہم تیار کر کے بھیجتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اس کی رپورٹ پندرہ دن میں طلب کریں۔ آپ اس کی رپورٹ تین ماہ میں طلب کر لیں لیکن اگر ہم کچھ چیزیں کمیٹی کے پاس بھیجیں گے اور وہ وہاں پر زیر بحث آئیں گی تو ہم سب کی ٹریننگ ہو گی۔ اس لئے میں وزیر محترم سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم ان کی مدد کر رہے ہیں اور اس Act کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ بے ضروری ایک بات ہے اور اگر ایک ایسی بنیاد اس یونیورسٹی میں شروع سے شامل کر دی جانے کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے، یہ زیادتی کرنا چاہتے ہیں اور شروع سے ہی کسی کو کان سے پکڑ کر نکالنا چاہتے ہیں۔ اس لئے یہ اسے accept کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ ورنہ یہ تو ایک بالکل ہی بے ضروری amendment ہے۔ میں نہایت محترم وزیر تعلیم سے درخواست کروں گا کہ وہ اسے سینڈنگ کمیٹی کو refer کروالیں وہاں پر جو فیصلہ ہو گا بعد میں بے شک reject کر دیں۔ ٹھیک ہے بھروسہ۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! چونکہ وہ اسے oppose کر چکے ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا کہ amendment بھی آتی ہیں اور انہیں consider بھی کیا جاتا ہے لیکن میں صرف مودبانہ گزارش کروں گا کہ یونیورسٹی آف

گجرات میں کوئی crisis situation نہیں ہے۔ ابھی تک کوئی appointments ہی نہیں ہوئیں۔ اس یونیورسٹی کا ابھی تک کوئی اکاؤنٹ ہی نہیں کھلا۔ peon سے لے کر اوپر تک کوئی کسی قسم کی appointments نہیں ہوئیں۔ for instance اگر یہ فیصلہ کر لیا جائے کہ یہ amendment ہم نے لینی ہے اور اسے سینیڈنگ کمیٹی کی طرف بھیج دیا جائے تو پھر 12 بجے یونیورسٹیاں اور بھی ہیں جو سرکار کے تحت چل رہی ہیں۔ مجھے ان کا چارٹر بھی دکھانا ہے۔ ہمیں بیلنس آؤٹ کرنا ہے کہ اگر ہم نے یہ amendment take up کر لی تو باقیوں کو بھی amend کرنا پڑے گا تو کیا ہی بہتر ہو کہ ان کے اس اصرار پر ہم آئیں میں بیٹھ جائیں اس کو thrash out کر لیں اور ایک بڑی balance قسم کی amendment لے کر آئیں جو باقی یونیورسٹیوں میں بھی لاگو کر سکیں۔ ایجوکیشن کی سینیڈنگ کمیٹی کے پاس بزنس بہت زیادہ ہے اور وہاں پر شاہ صاحب نے بہت زیادہ بیجلیشن بھگتانی ہے ان کا بڑا اجمار رول رہا ہے۔ تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں اور انہیں چاہیے کہ ہم جو کلمنٹ دیتے ہیں اسے پورا بھی کرتے ہیں۔ برائے مہربانی یہ اسے پریس نہ کریں اور ہم اسے کسی اچھے وقت پر ان کی مشاورت سے زیری نیز کی طرف سے لے آئیں گے لہذا میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس پر اصرار نہ کریں اور اسے مزید پریس نہ کریں۔ Thank you

جناب چنیر مین، شاہ صاحب! اگر آپ اس کو پریس کرتے ہیں تو proceed کروں۔

سید احسان اللہ وقاص، ٹھیک ہے جی انہوں نے assurance دی ہے۔ یہ معتدل آدمی ہیں اور ان کی assurance کا کچھ نہ کچھ اعتبار ہے۔ تو جب اس میں مزید amendments ہوں گی تو اس میں مجھے امید ہے کہ یہ بھی ایک بنیادی حقوق کی بات ہے۔ جسے وہ اس کو ضرور حاصل کریں گے۔

## مسودہ قانون (ترمیم) ساؤتھ ایشیا انسٹیٹیوٹ

لاہور مصدرہ 2004

جناب چیئرمین، یہ withdraw ہو گئی as not discussed شاہ صاحب!

"The Institute of South Asia Lahore (Amendment) Bill,  
2004"

پیش کریں۔

SYED HHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

"That leave be granted to introduce the Institute of  
South Asia Lahore (Amendment) Bill, 2004"

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Institute of  
South Asia Lahore (Amendment) Bill, 2004."

MINISTER FOR EDUCATION: I oppose it, Sir

جناب چیئرمین، جی شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ اس بل کی ترمیم کو بھی وزیر تعلیم نے oppose کیا ہے۔ اس میں دو بنیادی ترمیم ہم نے پیش کی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ انسٹیٹیوٹ آف ساؤتھ ایشیا، کابل جب fulfillment مارشل لا تھا، اس وقت تو درمیانی حالت میں ہے، تو اس زمانے میں گورنر کے آرڈر کے ذریعے انہوں نے اس کو پیش کیا تھا۔ گزارش یہ ہے کہ اس میں ایک ترمیم بالکل آئین کے مطابق ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ گورنر کی بجائے وزیر اعلیٰ کے پاس اختیارات ہونے چاہئیں جو Under Article 105 the Constitution of Islamic Republic of Pakistan یہ لکھا ہوا ہے یہ تو ہم ان کی سپورٹ

میں بات کر رہے ہیں کہ گورنر کی بجائے وزیر اعلیٰ کو ہم اختیار دلا رہے ہیں اور اس طرف شفٹ کر رہے ہیں اور یہ خود کئی یونیورسٹیوں کے بلوں میں انہوں نے amendments move کی ہیں اور ہم نے بھی اس کی تائید کی ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ جمہوریت کا قدم بہت سست رفتاری کے ساتھ چل رہا ہے تو یہ کچھ نہ کچھ چلتا رہے اور منتخب لوگوں کو strengthen کیا جانے اور دوسری amendment بھی آئین کے Preamble کے مطابق ہے، قرارداد مقاصد کے مطابق ہے کہ قرآن و سنت کے مطابق تعلیم کا اہتمام کیا جانے کا۔ جو انسٹیٹیوٹ آف سائنس اور ٹیکنالوجی بنایا گیا ہے۔ اس ادارے کی حالت یہ ہے کہ ایک تو آج کل ریٹائرڈ جرنیل ہر کام کے لئے میسر ہیں اور ان جرنیلوں کو فوج سے فارغ ہونے کے بعد مختلف ادارے ڈھونڈتے اور سوچتے پھرتے ہیں۔ جہاں پر وہ انہیں ملتا ہے اور جو پراپرٹی کے ادارے ہیں، وہ ان کے بھی سربراہ ہیں اور جو اس طرح کے تعلیم کے ادارے ہیں یہ ان کے بھی سربراہ ہیں حالانکہ تعلیم سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا تو اس پر بھی انہوں نے قبضے کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میری درخواست یہ ہے کہ انسٹیٹیوٹ آف سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارے میں amendment کا بل شاید کل پیش ہو گا اور وہ بھی سینڈنگ کمیٹی میں جانے کا تو یہ بھی اس کے ساتھ شامل کر لیں۔ وہاں پر ان تجاویز کو زیر غور لیا جائے۔ اگر ہم نے ایسی کوئی غلط بات کہی ہے۔ اس میں ہم اگر وزیر اعلیٰ کو اختیارات دلانا چاہتے ہیں تو ان کو اس بات پر خوش ہونا چاہئے۔ ہماری تائید کرنی چاہئے اور ہمارا ساتھ دینا چاہئے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے وزیر تعلیم اس بات کی کیوں مخالفت کر رہے ہیں؟ یہ سینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جانے وہاں پر ہم اسے thrash out کریں۔ ہماری amendment میں کوئی حتمی بات نہیں ہے یہ کوئی قرآن و حدیث کی بات نہیں ہے۔ ایک قانون کو بہتر بنانے کے لئے ہم نے تجاویز دی ہیں تو آپ کا بل بھی کل آ رہا ہے۔ جسے سینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں گے تو اسی کے ساتھ ان amendments کو بھی بھیج دیا جانے اور وہاں جو thrash out ہو کہ جو فیصلہ ہو گا وہ اسمبلی میں بعد میں آ جائے۔ اس لئے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس بل کو سینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔



جناب چیئرمین، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! میں تو جرات ہی نہیں کر سکتا، ان کی مخالفت کی اور سوچ بھی نہیں  
سکتا۔ اس میں تھوڑا سا ٹیکنیکل aspect دیکھنا پڑے گا۔ شاہ صاحب نے جو amendment دی  
ہے وہ انسٹیٹیوٹ آف ساؤتھ ایشیا جسے ہم نے ذکر کی awarding status دیا تھا، انہوں نے  
اس بل کے بارے میں اپنی amendment دی ہے یعنی ابھی اسے ہم نے کالج کا درجہ دیا اس  
کے بارے میں یہ پاستے ہیں دو چیزیں اس میں add کر دی جائیں۔

جناب چیئرمین! سیکشن 6 میں ہے کہ،

In the Institute of South Asia , Lahore Act 2003 (XII of 2003) ,  
hereinafter referred to as the said Act, in Section 6, after sub-section (3)  
, the following new sub-section (4) shall be added:-

"(4) in the performance of his fuctions under this Act,  
the Patron shall act and be bound in the same manner  
as the Governor of the Province acts and is bond  
under Article 105 of the Constitution of the Islamic  
Republic of Pakistant.:

دوسری ترمیم یہ دے رہیں ہیں۔

In the said Act, after Section 12, the following new section 12-A shall  
be added:-

"12-A. The Paton may, of his own motion or otherwise  
call for and examine the record of any proceedings in  
which an order has been passed by an Authority for

the purpose of satisfying himself as to the correctness, legality or propriety of an finding or order and may pass such order as he may deem fit.

Provided that no order under this Section shall be passed unless the person or Authority to be affected thereby is afforded an opportunity of being heard:

Provided further that it shall be the responsibility of the Board to ensure that no material against the Ideology of Pakistan and Islamic injunctions as laid down in the Holy Qur'an and Sunnah is included in the curriculum for the classes within the purview of the Board."

جناب سپیکر! اب ہم نے اس ڈگری awarding status جو اس ادارے کو دیا اس کی پرفالٹس کو consider کرتے ہوئے اس کو چارٹر دینے کے لئے ہم نے اور ڈیپارٹمنٹ نے اپنا ایک ذہن بنایا اور اس کو چارٹر دینے کے لئے اس کے چارٹر کا proposal کابینہ کی میٹنگ میں رکھا گیا جہاں اسے approval دیا اور آج وہ بل اس ہاؤس میں آیا ہوا ہے جو کہ ہاؤس میں lay down ہونا ہے۔ کل صبح ہی ہو گا تو لاہ منسٹر صاحب جو ساؤتھ ایشیاء یونیورسٹی کا بل lay کر رہے ہیں کل صبح یہاں پر lay ہو گا اور پھر سینیٹنگ کمیٹی میں جانے کا تو اس میں جینٹیل پرائیمر یہ آگئی کہ چونکہ انہوں نے انسٹیٹیوٹ کے بارے میں amendment دی ہے ہم اس کو یونیورسٹی کے لئے consider کر رہے ہیں تو میری یہ خواہش ہو گی کہ چونکہ وہ کل سینیٹنگ کمیٹی میں چلا جانے کا اور شاہ صاحب جو کہ اس کمیٹی کے ممبر بھی ہیں تو وہاں پر یہ اس چارٹر کے لئے amendments آئیں یعنی یونیورسٹی کا جو درجہ دے رہے ہیں اس میں اپنی

amendments لے آئیں۔ اس میں یہ ضرور فٹ ہو جانے کا اور ان کو پورا اختیار ہے کہ یہ اپنی amendments کو پاس کروالیں۔ لہذا اس کی ٹیکنیکل سائیڈ کو دیکھتے ہوئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس کو مسترد کیا جائے۔ Thank you, Sir.

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر! وزیر تعلیم صاحب بڑی مدت کے بعد آج بڑی مسئول گفتگو فرما رہے ہیں کہ واقعی یہ اس کو چارٹر کرنا چاہتے ہیں لیکن اس میں میرے ساتھ باقی لوگ بھی movers ہیں۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ جب Institute of South Asia کا بل وہاں move ہو تو ان کو بھی بلایا جائے۔ ٹھیک ہے۔ میں اپنی ترامیم وہاں پر ہی ان کو دے دوں گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اس میں باقی movers معزز ارکین جنہوں نے یہ ترامیم دی ہیں ان کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ سینیڈنگ کمیٹی میں by invitation بلا لیں گے تاکہ وہاں پر یہ اچھا point of view پیش کر دیں۔ بہر حال ان کا بہت بہت شکریہ کہ انہوں نے ہماری بات کو مانا ہے۔ جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اس وقت اجلاس کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 8-ستمبر 2004

1- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

2- سوالات (حکمران تعلیم)

1- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

3- سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(i) مسودہ قانون تحفظ صارفین پنجاب صدرہ 2004

(ii) مسودہ قانون ساؤتھ ایشیاء یونیورسٹی لاہور صدرہ 2004

(iii) مسودہ قانون ورثہ فاؤنڈیشن پنجاب صدرہ 2004

4- رپورٹ

حکومت پنجاب کے حسابات مدیندی اور مالیاتی حسابات اور ان پر سال

2001-02 کے بارے میں آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ

5- تعلیم پر عام بحث

## صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس)

بدھ 8 - ستمبر 2004

(یوم الاربعاء: 22 - رجب المرجب 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا يَكْفُرُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا

وَسَعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا

تُؤَاخِذْنَا إِنَّ نَاسِيئَنَا أَوْ أَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا

إِصْرًا كَمَا حَبَلْتَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحِثْ عَلَيْنَا

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا إِنَّ

أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠﴾

سورہ البقرہ آیات، 286

ہا کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دینا اچھے کام کرے گا تو اُس کو اُن کا ثمرہ ملے گا بڑے کام کرے گا تو اُسے اُن کا نفع ملے گا۔ اسے پروردگار اگر ہم سے بھول یا بچک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اسے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اسے پروردگار ہمتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اسے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کرو و ما علینا الا البلاغ ۰

## سوالات (محکمہ تعلیم)

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔ سوال نمبر 654 سید احسان اللہ و قاص!

سید احسان اللہ و قاص، سوال نمبر 654۔

### ٹیکسٹ بک بورڈ کے بلیک لسٹ ناشران کی بحالی

\*654، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ چیئر مین ٹیکسٹ بک بورڈ نے ان سب ناشران کو بحال کر دیا ہے جن کو سابق چیئر مین نے بلیک لسٹ کیا تھا؟

(ب) براہ مہربانی مطلع فرمائیں کہ سابق چیئر مین ٹیکسٹ بک بورڈ نے کن ناشران کو ان کی ٹیکسٹ بک بورڈ متوازی پبلیکیشنز ہونے کی بناء پر بلیک لسٹ کیا تھا ان کے نام اور تفصیل درکار ہے؟

(ج) ٹیکسٹ بک بورڈ اپنی ٹیکسٹ کی کتابوں میں کتنے گرام کا کالڈ استعمال کرتا ہے؟ کالڈ کا میڈار برقرار رکھنے اور صحیح میڈار کا کالڈ پر نثرز کو فراہم کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتابوں کی قیمتوں میں ابھی بھی روپے کے ساتھ ساتھ پیسے بھی درج کئے جاتے ہیں جو صرف دکاندار کو فائدہ پہنچانے کے لئے رکھے گئے ہیں؟

### وزیر تعلیم،

(الف) سابق چیئر مین ٹیکسٹ بک بورڈ نے 25 پرنٹرز / پبلشرز کو بلیک لسٹ نہیں بلکہ deregister کیا تھا۔ جن میں سے ایک ناشر ملک دین محمد اینڈ سنز کے پاس بورڈ کے قواعد کے مطابق شوروم / گودام کی سولت نہ ہونے پر deregister کیا گیا تھا۔ ناشر

کی اپیل پر کہ اس نے اپنا نیا شو روم اور گودام اردو بازار میں حاصل کر لیا ہے، موجودہ چیئر پرسن نے ناشر کی درخواست کے پیش نظر رجسٹریشن کمیشن کو احکام صادر فرمانے کہ متعلقہ فرد کو دوبارہ چیک کر کے رپورٹ پیش کی جانے۔ کمیشن کی رپورٹ کے مطابق فرم کو A-II کی بجائے کیٹیگری B-II میں بحال کیا گیا۔

(ب) متوازی یہی کمیشنز کے زمرے میں سابقہ چیئر مین نیکٹ بک بورڈ نے صرف ایک ناشر میرز ہمدرد کتب خانہ، اردو بازار، لاہور کو بیک لسٹ نہیں بلکہ مغل کیا تھا۔

(ج) نیکٹ بک بورڈ اپنی کتابوں کی اشاعت کے لئے 60 گرام کا کافز استعمال کرتا ہے۔ کافز کا میٹیر برقرار رکھنے کے لئے کافز کی ہر consignment سے حاصل کردہ نمونہ کو P.C.S.I.R لیبارٹری سے specification کے مطابق چیک کرایا جاتا ہے۔ نیز کتب کی قیمتوں میں موجودہ سال سے پیسے ختم کر کے قیمتوں کو round figure کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ضمنی سوال۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جو ج (الف) میں سوال کیا تھا کہ کیا موجودہ چیئر پرسن نیکٹ بک بورڈ نے ان سب ناشران کو بحال کر دیا ہے جن کو سابقہ چیئر مین نے بیک لسٹ کیا تھا۔ یہاں پر بیک لسٹ کی بجائے deregister کی term استعمال کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ 25 پرنٹرز اور پبلشرز کو deregister کیا گیا تھا لیکن جواب صرف ایک کا دیا گیا ہے باقی چوبیس کا کیا جا؟ ان کو بھی بحال کر دیا گیا ہے یا نہیں؟ ان کی اس وقت کیا صورت حال ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری! اس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں عرض کروں گا کہ شاہ صاحب کو جیسا کہ علم ہی ہو گا کہ تین قسم کے پرنٹرز اور پبلشرز کی کیٹیگری ہے۔ A-I A-II B-I B-II C-I and C-II کسی بھی فرم کو جب ہم رجسٹرڈ کرتے ہیں تو اس

کا ایک criteria ہے۔ اس کی ہم capacity دیکھتے ہیں کہ اس کا اپنا شوروم ہے یا نہیں؛ جن پبلشرز کی capacity میں کوئی کمی ہو تو ان کو deregister کر دیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ کمی دور ہو جائے تو دوبارہ ان کو register کر لیا جاتا ہے۔ اب شاہ صاحب نے اس میں سوال یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ موجودہ چیئر پرسن ٹیکٹ بک بورڈ نے ان سب ناشران کو بحال کر دیا ہے جن کو سابق چیئرمن نے بیک لسٹ کیا تھا؟ نکلے نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ سابق چیئرمن ٹیکٹ بک بورڈ نے 23 پرنٹرز پبلشرز کو بیک لسٹ نہیں کیا بلکہ deregister کیا تھا جن میں سے ایک ناشر ملک دین محمد اینڈ سنز کے پاس بورڈ کے قواعد و ضوابط کے مطابق شوروم گودام کی سولت نہ ہونے پر deregister کیا تھا۔ ناشر کی اس اپیل پر کہ اس نے اپنا نیا شوروم اور گودام اردو بازار میں حاصل کر لیا ہے موجودہ چیئر پرسن نے ناشر کی درخواست کے پیش نظر رجسٹریشن کمیٹی کو احکامات صادر فرمانے کہ متعلقہ فرم کو دوبارہ چیک کر کے رپورٹ پیش کی جائے۔ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق فرم کو A-II کی بجائے کیٹیگری B-II میں بحال کر دیا گیا۔ باقی ناشران جو تقریباً 23 ہیں ان کے متعلق یہ پوچھ رہے ہیں ان کو ہم نے deregister نہیں کیا، ان کو بحال کر دیا گیا ہے۔ ایک شخص جس کو بیک لسٹ کیا تھا اس کو بھی ہم نے دوبارہ بحال کر دیا ہے۔ یعنی یہ ایک continue process ہوتا ہے اور ہم اس کو update کرتے رہتے ہیں۔ کوئی کمی کسی بھی کیٹیگری میں ہو اگر کوئی ناشر یا پبلشر اس کو دور کر دے تو ہم اس کو دوبارہ کام کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ مزید میرے پاس اس کے علاوہ بھی کافی information ہے۔ اگر یہ چاہیں تو میں ان کو بتا سکتا ہوں کہ اس میں رجسٹریشن کے نئے جو کمیٹی ہے وہ تین لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ وہ جا کر ان کے ادارے کو چیک کرتے ہیں کہ آیا ان کے گودام میں اتنی گنجائش ہے یا نہیں ہے؛ اس کے علاوہ ان کی مشینری کو بھی دیکھتے ہیں کہ آیا وہ اس قابل ہے یا نہیں؛ کتنا آرڈر وہ ٹیکٹ بک بورڈ سے لے سکتی ہے؛ یہ ایک سیٹیل کمیٹی جاتی ہے، ان کو جا کر دیکھ کر آتی ہے اور اگر ان کے بارے میں کوئی شکایت ملے تو اس کے مطابق محکمہ اس کو update کرتا رہتا ہے۔ حکم یہ



سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ 60 گرام کا کافذ استعمال ہوتا ہے۔ میری اپنی اطلاع کے مطابق 60 گرام کا کافذ یہ وصول کرتے ہیں اور نیکسٹ بک بورڈ والے اس کو مارکیٹ میں فروخت کر کے 45 گرام کا کافذ استعمال کیا جاتا ہے۔ 60 گرام کا کافذ جب وصول کریں گے اور اس کا ایک sample P.C.S.I.R میں بیج دینا تو کوئی بات نہیں۔ جناب وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ انہوں نے اس چیز کا کیا اہتمام کیا ہے کہ ہم بھی ہونی کتابوں کو چیک کروائیں کہ ان میں کتنے گرام کا کافذ استعمال ہوا ہے؟ ان ہم بھی ہونی کتابوں کو P.C.S.I.R سے چیک کروائیں۔ یہ جو کتابیں اور قاعدے ہیں ان کو کبھی چیک کروایا ہے کہ ان کا کافذ 60 گرام کا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری شاہ صاحب نے جو 60 گرام کے کافذ کی بات کی ہے۔ اس میں نیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے تین لائنوں کا جواب ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں۔ نیکسٹ بک بورڈ اپنی کتابوں کی اشاعت کے لئے 60 گرام کا کافذ استعمال کرتا ہے۔ کافذ کا میٹریل برقرار رکھنے کے لئے کافذ کی ہر consignment سے حاصل کردہ نمونوں کو P.C.S.I.R لیبارٹری سے specification کے مطابق چیک کروایا جاتا ہے۔ اس میں جو 60 گرام کا کافذ ہم لوگ خریدتے ہیں۔ نیکسٹ بک بورڈ تقریباً ساٹھ ستر کروڑ روپے کا کافذ خرید لیتا ہے اور ان کا اپنا point of view یہ ہے کہ وہ یہ کافذ اس لئے خریدتے ہیں کہ کتابوں کی قیمتیں ایک جیسی رہیں اور ان کی قیمتوں میں کہیں کوئی زیادہ اضافہ نہ ہو جائے۔ اس کافذ کو ہم P.C.S.I.R میں بھیجتے ہیں۔ وہ اس کو testify کرتے ہیں اور اس کو approve کرتے ہیں۔ بعد ازاں یہ کافذ واپس ہمارے بورڈ میں آتا ہے اس کو ہم رکھ لیتے ہیں اور دو قسم کے ہم کام کرواتے ہیں۔ ایک تو وہ جیلٹرز جن کو ہم یہ کافذ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ یہ کتابیں بچھائیں اور پھر اس کے بعد اپنے بک ڈپو میں بیچیں۔ ایک وہ پرنٹنگ ہے جو ہم خود بھی کرتے ہیں۔ اگر معزز رکن کوئی specific complaint کریں، کسی کتاب کے حوالے سے بتادیں تو اس کو enquire کروانا

یا اس کو چیک کرنا ہمارے لئے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے لیکن۔۔۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اچی وزیر موصوف جواب دے رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! وہ جواب نہیں دے رہے۔ وہ تو جھگڑے کا کھا ہوا جواب پڑھ رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! وزیر موصوف تو statement دے رہے ہیں۔ یہ وقت سوالات ہے۔ اس طرح ایوان کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

وزیر تعلیم، نہیں، نہیں، I am not wasting time میں شاہ صاحب سے یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کو۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، رانا صاحب! وہ اس لئے تفصیل سے جواب دے رہے ہیں تاکہ ضمنی سوال نہ ہو سکے۔

وزیر تعلیم، جناب والا! تمہوڑا سالہا جواب دینا اس لئے ضروری ہے کہ رانا آفتاب اور شاہ صاحب کو educate کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ میں ان کی education کروا رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ appreciate کریں کہ وزیر تعلیم صاحب خوب محنت کر کے آئے ہیں اور پوری تیاری کر کے آئے ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب والا! 60 گرام کافڈ کی irregularities کے بارے میں کوئی specific بات یہاں پر کر دیں تو میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے تو specific سوال پوچھا ہے کہ بجائے اس کے کہ کافڈ کو پرنٹنگ سے پہلے P.C.S.I.R کو بھیجا جائے۔ جب کتابیں پرنٹ ہو کر آجائیں ان کو P.C.S.I.R میں چیک کروانے کے لئے کیوں نہیں بھیجتے؟ اگر یہ اس طرح کرتے ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں کرتے تو ان کو پالیسی کتابیں پھینک دینے کے بعد ان کو چیک کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، شاہ صاحب! انہوں نے تو کہا ہے کہ اگر آپ کو ان کی کسی کتاب پر شک ہے تو وہ آپ پیش کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! مجھے تو ہر کتاب پر شک ہے کہ کوئی کتاب بھی ان کی 60 گرام کلغہ کی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ کتاب آپ وزیر موصوف کو پیش کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، میں کہتا ہوں کوئی کتاب، کوئی قاعدہ ان کا 60 گرام کا نہیں ہے۔ یہ P.C.S.I.R سے چیک کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ دیکھیں نا! اتنا بڑا سودا ہے۔ ساٹھ کروڑ روپے کا سودا ہے۔ اس کو وہ کیسے چیک کریں گے؟ جو کتاب آپ دیں گے وہ اس کو P.C.S.I.R سے چیک کروالیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ 70 کروڑ روپے کی ساری کی ساری کتابیں یہ P.C.S.I.R میں لے جائیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان میں سے ایک ایک دو دو کتابیں لیں اور پرنٹنگ کے بعد ان کو چیک کروایا کریں۔ میں تو جھگے کو ایک اہمی تجویز دے رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کو جن کتابوں پر شک ہے وہ پیش کریں، وہ ان کو چیک کروا دیں گے۔ جہاں آپ کا خیال ہے کہ اس کتاب میں 60 گرام سے کم کا کلغہ استعمال ہوا ہے وہ ان کو پیش کر دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے ان کو ایک specific تجویز دی ہے۔

وزیر تعلیم، جناب والا! میں تمہوڑا سا عرض کروں گا۔

حاجی محمد اعجاز، جناب والا! معزز رکن کی اہمی تجویز ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں بھی معزز رکن سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر کوئی ایسی بات ہو رہی ہے، اتنا بڑا سودا ہے، شاہ صاحب کی بات بڑی ذہنی ہے اس لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کوئی ایسی

کتاب آپ پیش کریں جس میں 60 گرام سے کم کا کلفڈ استعمال ہوا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو چیئر پرسن فیکٹ بک بورڈ ہیں ان کو جب آپ نے re-employed کیا ان پر corruption اور embezzlement کے charges تھے۔ کیا وزیر موصوف اس سے انکار کرتے ہیں اور اس کے بعد جب یہ اخباروں میں آ گیا کہ کروڑوں روپے کے کلفڈ اور پرنٹنگ میں کرپشن ہوئی ہے اور یہ خاتون پیسے کھا گئی ہیں تو پھر اس کے بعد یہ از خود استعفیٰ دے کر چلی گئی ہیں کیا یہ اس سے انکار کرتے ہیں؟ اس کے بعد میں دوسرا ضمنی سوال کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن رانا صاحب! اس کے بارے میں تو انہوں نے کہا تھا کہ انہیں بیک لسٹ کیا گیا ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ڈی لسٹ ہو گئے ہیں۔ بیک لسٹ اور ڈی لسٹ میں فرق ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! چیئر پرسن فیکٹ بک بورڈ ریازمنٹ کے بعد پھر وہیں re-employee ہو گئیں۔ ان پر کلفڈ کی خرید اور کتابوں کی پرنٹنگ کے حوالے سے corruption, embezzlement and misappropriation کے چارجز تھے۔ اس پر جب اخباروں میں بہت آیا تو انہوں نے کہا کہ تم resign کر دو اور گزٹ ہم proceed کرتے ہیں تو پھر اس نے resign کر دیا۔ یہ بتادیں کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ غلط ہے۔ شاہ صاحب کی بات یہی ہے کہ پرنٹنگ اور کلفڈ میں کرپشن ہوئی ہے اور اسی وجہ سے وہ خاتون اب چلی گئی ہے۔

MR ACTING SPEAKER: This suppose to be a fresh question.

(نہتے)

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اگر کلفڈ کا کوئی specific problem ہے تو یہ اس کی نشاندہی کریں ہم اس کو enquire کروائیں گے۔ دوسرا یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ جو کتاب باہر سے چھپواتے ہیں اسے P.C.S.I.R لیبارٹری میں بھیج دیں! اگر یہ کروا دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ہمارے پنجاب کے سکولوں کے بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور آپ کو پتا ہی ہے کہ اب ہم نے 90

لاکھ بچوں کو مفت کتابیں دینے کا اعلان کیا ہے۔ پہلی سے پانچویں جماعت تک لاکھوں کی تعداد میں بچے یہ کتابیں پڑھتے ہیں۔ اب ہمارے پہلی جماعت کے قاعدے میں چار subject ہیں اور وہ 34 روپے کا ہے۔ اب 34 روپے کو maintain کرنے کے لئے ہم کافذ خرید بھی لیتے ہیں اور ہم پرائیویٹ سیکٹرز کو out source کرتے ہیں کہ ہماری یہ کتابیں چھاپ کر ڈپو پر رکھ کر بیچ دیں۔ یہ کافذ بڑھ بھی سکتا ہے۔ ہم 60 گرام کی بجائے 70 گرام کا بڑی اعلیٰ قسم کا کافذ بھی لے سکتے ہیں لیکن اس سے cost بڑھنے سے ہماری کتابوں کی price بہت اوپر چلی جانے گی۔ ہمارے نزدیک سب سے important یہ ہے کہ کتابیں بچوں تک پہنچتی رہیں اور بچوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے کیونکہ ان کے والدین کی آمدن بڑی کم ہے اور ان سرکاری سکولوں میں غریب غرباء کے بچے پڑھتے ہیں۔ میں شاہ صاحب کو یہ ensure کروانا ہوں کہ اگر ان کے ذہن میں کوئی specific ہے کہ کافذ کے بارے میں کوئی کرپشن ہوئی ہے یا کسی فرم کو ناجائز طور پر facilitate کیا گیا ہے تو اس کی نشاندہی کریں ہم انشاء اللہ اس کی recognizance لیں گے اور جہاں تک رانا صاحب نے چیئر پرسن نیکسٹ بک بورڈ کی resignation کی بات کی ہے وہ ان کا ذاتی مسئلہ ہے اور انہوں نے اپنی resignation کا ذاتی طور پر کھ کر دیا۔ اس میں انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ ان کے husband کی صحت خراب تھی اس لئے وہ ریٹائرمنٹ پر چلی گئیں۔ جہاں تک اس زمانے میں نیکسٹ بک بورڈ کے خلاف اگر کوئی کرپشن وغیرہ ہیں تو ان کی جانچ پڑتال ہوگی۔ اگر اس نظام میں کوئی افسر ریٹائر ہو جائے تو جان کسی کی نہیں چھلتی اور پیپل اکاؤنٹس کمیٹی میں بھی اس چیز کو highlight کیا گیا۔ دو سال کے آؤٹ کی رپورٹ پڑی ہوئی ہے۔ کسی کی بھی جان نہیں چھوٹے گی، چاہے وہ کوئی سیاستدان ہو یا وہ کوئی یورو کریٹ ہو، اس ملک کے نظام کے مطابق اس کی accountability ہوگی۔ اب وہ کیوں کھر گئی ہیں؟ کیوں

resign کیا ہے ؟ That is her personal problem, but as far as the inquiries concern, I can say on oath جو بھی افسر involve ہو اس میں سب involve ہیں کیونکہ یہ بیساً اس قوم کی عادت ہے اور

اس میں کسی قسم کی کوئی بھی کرپشن We will not tolerate that. Thank you.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انہوں نے خود یہاں پر concede کیا ہے کہ وہاں پر کرپشن ہوئی ہے۔ Being the member of the Public Accounts Committee میں کہتا ہوں کہ یہ جو چیز پر سن نیکٹ بک بورڈ ہے She was involved in that اگر یہ involved تھی یہ prove ہوا تھا تو اس کو دوبارہ کنٹریکٹ پر کیوں رکھا گیا تھا انہوں نے اسے دوبارہ re-employee کیا تھا اور اس خاتون کے پاس تین عہدے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر، کیا انکوٹری کا decision اس کے خلاف ہو گیا تھا؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے audit objections آنے کے بعد جب draft paras آجاتے ہیں تو اس کی recovery بھی ہوتی ہے۔ You have to proceed according to the law, also. وہ پیرے تو آچکے ہیں، اس کو آپ نے کیسے re-employee کر لیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن انکوٹری Still in the process.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! نہیں۔ That is nothing to do.

جناب قائم مقام سپیکر، اگر ایک آدمی پر الزام لگ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اس نے وہ غلط کام کیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! Try to appreciate law. جب advnace para کے بعد draft para بن جاتا ہے، audit comments آجاتے ہیں، audit نے اسے settlement کے لئے نہیں کہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کی recovery بھی ہوگی اور اس کے خلاف کیس بھی کیا جائے۔ یہ اس چیز پر تو خود concede کر رہے ہیں اور ہم نے خود انہیں اس میٹنگ میں بلایا تھا اور انہوں نے کہا کہ نیکٹ بک بورڈ میں بہت embezzlement ہوئی اور اس کو ہم دیکھیں گے۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ جس کے متعلق یہ سب چیزیں تھیں اس کو re-employee کیوں کیا گیا ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری! پبلک اکاؤنٹس کمیشن میں جو سارے audit paras آتے ہی پی۔اے۔سی بیٹھ کر انہیں thrash out کرتی ہے، کچھ paras settle ہو جاتے ہیں، کسی کی انکوائری لگ جاتی ہے۔ نیکسٹ بک بورڈ کی اس زمانے میں جو چیئر پرسن تھی اس کے متعلق جو انکوائری وغیرہ آئی۔ اس کو re-employee انکوائری سے پہلے کیا گیا تھا۔ پی۔اے۔سی نے directive دیا ہے۔

P.A.C is entitle to give any directive in any direction against any officer for the recovery of that money.

اب اس پیسے کی جو recovery ہونی ہے اس کا ایک prescribed طریقہ کار ہے۔ اس اینڈ بی۔اے۔سی اس کی تحقیق کرے گی، اس کے بعد آپ شو کاز نوٹس serve کرتے ہیں، 90 دن میں اس افسر کا جواب آتا ہے، اس کے بعد اگر اس پر recovery ensure کر دی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ ڈی۔سی۔ او کو لگایا جاتا ہے کہ آپ اس کی جانیداد کو قرق کر دیں تو جو matter P.A.C میں پڑا ہوا ہے That is his prerogative وہ P.A.C کے ممبرز یا چیئرمین کا prerogative ہے۔ انہوں نے اس کی روشنی میں جو بھی آرڈر دیا ہے وہ بالکل ٹھیک دیا ہے۔ اب انکوائری جب ہو گی اس سے کیا رزلٹ نکلیں گے، تب جا کر پتا چلے گا کہ اس کریشن میں کون کون involve تھا یا کون نہیں تھا؟ جہاں تک ان کی re-employment کی بات ہے تو انہیں ان کی کارکردگی پر re-employee کیا گیا۔ اب ٹھیک ہے وہ واپس چلی گئی ہیں اور اب نئے شخص اوپر آنے ہیں تو جہاں تک انکوائری، کریشن یا recovery کی بات ہے اس میں ہم بالکل اس اکیسیر کو support نہیں کرتے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جب وہ re-employee ہوتی تھی اس وقت تو ان کے خلاف کوئی ایسی چیز نہیں تھی۔

وزیر تعلیم، اس وقت کوئی ایسی چیز نہیں تھی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! 1998-99 کے draft paras میں۔ یہ working papers ہمیں ڈیپارٹمنٹ ہی دیتا ہے۔ اس وقت It was on record اور under the Chief Minister Directives آپ ایک آفیسر کو next grade میں promote نہیں کر سکتے ہیں جس کے خلاف draft para ہے، انہوں نے تو re-employee کر لیا ہے 'This is the biggest failure of the government کہ آپ تو اس کو promote نہیں کرتے، آپ اس کو re-employee کر رہے ہیں۔ This is an establish fact کہ اس میں کرپشن ہوئی تھی، misappropriation and embezzlement ہوئی ہے۔ چلیں! یہ یہی بنا دیں کہ یہ کتنی دیر میں انکوائری مکمل کر لیں گے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! انکوائری کا اپنا ایک procedure ہے۔ یہ اپنے P.A.C کے directive کو ensure کریں کہ اس کی implementation ہو۔ That is their job اب ایک 21 یا 22 گریڈ گے آفیسر کی انکوائری یا اس کی کرپشن کی recognizance کا ایک separate طریقہ کار ہے۔ اس میں زیادہ departments involve ہوتے ہیں تو رانا صاحب کو تو As a member of the P.A.C. چاہیے کہ اس P.A.C. کے directive کو implement کروائیں اور ان کو چاہیے کہ sanctity of that directive کو بحال رکھیں۔ Any performance جہاں تک ہمارا مسئلہ ہے، ہم تو حاضر ہیں۔ میں تو انہیں support دینے کے لئے ان کی P.A.C کی کمیٹی میں بھی گیا۔ I am not required there, but still I went there۔ چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! وزیر تعلیم فرما رہے ہیں کہ انکوائری ہو گی۔ مہنت کے اس ایوان کو پنجاب کے ہر سرکاری افسر کی ذاتی حیثیت میں یا اجتماعی حیثیت میں پوری کلینڈر بر سوال کے لئے جواب دہ ہے۔ وزیر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ جی، کب ہو گی انکوائری؟ ان کو اپنی inability and disability show نہیں کرنی چاہیے۔



دوسرا جز (ج) ضمناً تھا اور ہمیں اس سے غرض نہیں کہ 45 گرام کی کتاب چھپے گی یا 40 یا 30 گرام کی چھپے گی۔ سوال یہ ہے کہ انہوں نے 60 گرام کا پیمانہ دیا تو بعد از پرٹنگ اس کی بلانچ پرنٹل کامیڈر کیوں نہیں رکھا؟ انہوں نے کہا کہ یہ کانڈرٹ کے لئے جانے کا اگر بعد از پرٹنگ وہ 30 گرام کا دوسرا کانڈرٹ آئیں گے تو انہیں اسے چیک کرنا چاہیے۔ انہوں نے جیسے یہ کہا کہ جی ہمارے پاس پیسے کم ہیں تو سستی پرٹنگ کرائیں لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ 60 گرام کے پیسے دیں اور وہ 40 یا 30 گرام کا نکل آئے تو آپ پیسے ہی 30 گرام کے دیں تاکہ لوگوں کو یہ زیادہ کتابیں دے سکیں۔ آئندہ انہیں بعد از پرٹنگ بھی بلانچ پرنٹل کامیڈر رکھنا چاہیے اور جس طرح رانا صاحب نے کہا کہ جی audit paras بنے تھے اور re-employment کیا گیا تو انہیں یہ پریکٹس روکنی چاہیے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں سنا صاحب کے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، میرے خیال میں اس سوال کے علاوہ اور بھی بہت سے اچھے اور اہم سوال ہیں، انہیں بھی لے لیں۔ ایک کھنٹے کا وقت ہے، ایک سوال پر ہی اتنا وقت لگ جانے کا تو آگے کیا ہوگا؟ کئی سوال رہ جاتے ہیں جو آپ نے پوچھنے ہوتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! حکومت کا کروڑوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے جو صرف نیکٹ بک بورڈ کے چیزیں یا چیزیں جو بھی ہو مل کر کانڈرٹ کی ہیں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام سوالات ایک جیسے ہیں۔ آپ نے جو سوال پہلے کیا ہے وہ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔ وہ اس کو دیکھیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، یہ اس بات کی ہمیں یقین دہانی کرائیں کہ پرٹنگ کے بعد وہ اس کی grammig چیک کیا کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر، شاہ صاحب، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ان کو ان کے مجمبر میں مل لیں اور ان سے discuss کر لیں۔

سید احسان اللہ وقاص، آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں جو اس کی انکوائری کرے کہ کیا یہ کام وہاں پر ہوتا ہے یا نہیں؛ حکومت کا کروڑوں روپیہ ضائع ہو رہا ہے، ہم تو اس کو بچانا چاہتے ہیں۔  
جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ہم اس کی انکوائری اپنے level پر بھی کرواتے رہتے ہیں۔ اس میں کسی قسم کی کوئی گنجائش نیکٹ بک بورڈ کو نہیں دینا چاہتے۔ سہا صاحب نے جو بات اٹھائی کہ 60 گرام کی بجائے 40 گرام دیتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم یہ کانڈ خود خریدتے ہیں، انہیں دیتے ہیں اور وہ چھپوائی کروا کر کتابیں ہمیں واپس کر دیتے ہیں۔ اگر آپ کا حکم ہے اور ہاؤس کی ایسی کوئی رائے ہے تو آپ اس کے بارے میں کوئی سپیشل کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ آپ کی رائے پر منحصر ہے اور آپ ہاؤس سے پوچھ لیں۔ ویسے اس کی ایسی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہم اس کو خود ہی دیکھ لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے خود admit کیا ہے۔ this is the highest forum آپ اس کی کمیٹی بنا دیں اور وہ کمیٹی آپ کو تیس دن کے اندر رپورٹ دے دے۔ اس کو منسٹر صاحب خود چیئر کر لیں۔ یہ خود admit کر رہے ہیں کہ یہاں پر کروڑوں کی corruption, embezzlement ہوئی ہے یا تو اس چیز کو deny کر دیں۔  
جناب قائم مقام سپیکر، انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ یہ آپ کی رائے تھی اور انہوں نے جواب دیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ ابھی 1998-99 کے ایجوکیشن کے آڈٹ working paper منگوا لیں۔ اگر اس میں نہ ہو تو I withdraw I اگر اس میں ہے تو he should form a Committee now  
وزیر تعلیم، جناب سپیکر! I have an idea I اگر آپ agree کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کی جو ایجوکیشن کی کمیٹی ہے، اس میں کیوں نہ بھیج دیا جائے، جو already آپ کی ایجوکیشن کمیٹی ہے۔ اسے آپ اس میں take up کر لیں، بجائے اس کے

کہ نئی سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میری اس میں ایک رائے ہے۔ یہ ساری بات شاہ صاحب کے ایک سوال پر شروع ہوئی ہے لیکن ابھی تک انہوں نے کوئی specific کیس نہیں بتایا۔ یہ ساری بات ابھی It is all in the air - میں یہ چاہوں گا کہ جہاں تک انکوائری کی بات ہے تو وہ معاملہ پی۔اے۔سی میں ہے۔ P A C is entitled to take any decision وہ وہاں Form کرے اور اس آفیسر کو ہالے 'یکٹ بک بورڈ کو بلا لیں۔ وہاں ساری بات کھل جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، پی۔اے۔سی میں بھی ہو رہی ہے لیکن جو آپ کی ایجوکیشن کمیٹی ہے اس میں بھی آپ discuss کر لیں۔

وزیر تعلیم، کیا آپ Standing Committee کا کہہ رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔ اگلا سوال 655 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ کمیٹی آپ تب جائیں گے جب آپ کمیٹی کو کوئی ریفرنس بھی بھیجیں گے کہ اس معاملے پر اس نے کوئی چھان بین کرنی ہے یا تحقیق کرنی ہے۔ یہاں مستند بڑا سا تھا کہ احسان اللہ وقاص صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جو کلمہ ایک دفعہ approve ہوتا ہے اس کی approval کے بعد جو پرنٹنگ بعد میں کی جاتی ہے تو اس میں کوئی رد و بدل کر دیا جاتا ہے۔ ان کا فرمانا یہ تھا کہ جس کلمہ کا sample دیا جاتا ہے اس بات کو ensure کیا جائے کہ باقی کتابوں کی پرنٹنگ بھی اسی کلمہ پر ہو اور پرنٹنگ کے بعد اس بات کو ensure کیا جائے اور مانیٹرنگ کا کوئی ایسا سسٹم ہونا چاہیے تاکہ یہ ensure کیا جاسکے کہ اسی کلمہ پر پرنٹنگ ہو رہی ہے جس کا sample دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے

حکومت کی طرف سے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسے اقدامات لگے جائیں گے

کہ ہم اپنی اس کوائٹی کو برقرار رکھ سکیں اور اگر کہیں وہ کوائٹی برقرار نہ رکھے تو جو شخص بھی ذمہ دار پایا گیا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ since there is no specific incidence کہ جس پر کمیٹی کام کرے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کی اتنی assurance کافی ہے کہ یہ میاں کو قائم رکھنا یقینی بنائیں گے اور اقدامات کریں گے۔ اگر کہیں میاں میں غلطی پائی گئی تو اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، لاہ منسٹر صاحب میں نے بھی ان کو یہی کہا ہے کہ ان کی جو ایجوکیشن کمیٹی مصلے ہی موجود ہے۔ اگر کوئی issue raise ہوتا ہے تو that would be discussed in that Education Committee بجائے نئی سپیشل کمیٹی قائم کرنے کے جو ایجوکیشن کمیٹی مصلے ہی بنی ہوئی ہے اس میں any issue can be raised, this is I am saying

وزیر زراعت، جناب سپیکر لاہ منسٹر صاحب نے صحیح فرمایا ہے۔ وہ سوالات میں کبھی کمیٹیاں نہیں بنیں۔ اس میں معزز ممبر سوال کرتا ہے اور وزیر اس کا جواب دیتا ہے۔ وہ جواب satisfactory ہوتا ہے یا unsatisfactory ہوتا ہے۔ سپیشل کمیٹیاں نہیں بنتیں۔ جناب قائم مقام سپیکر، میں نے سپیشل کمیٹی کا نہیں کہا۔ میں نے کہا ہے کہ ایجوکیشن کمیٹی جو پہلے سے موجود ہے۔ اگر کوئی issue ہے تو اس کو اس میں take up کیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! The Speaker has the authority that he can refer any matter to the Committee میں کوئی بار نہیں ہے۔ سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں، ان سے پوچھ لیں۔ Any legislation on amendment or any matter concern legislation can be referred to the Standing Committee سے بھی پوچھ لیں۔ So this is the matter which has been discussed This can be referred

جناب سپیکر، میں نے وہی کہا ہے کہ،

If there is any issue it has to be discussed by the Committee which has already been formed by the House. It can be discussed in that

اگلا سوال نمبر 655 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، کیا سوال نمبر 655۔

کرسچن ہال سکول رنگ محل کی تعمیر و مرمت

\*655، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کرسچین ہائی سکول تقریباً سو سال قبل رنگ محل لاہور میں تعمیر کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تاریخی سکول کی تاریخی بڈنگ کا کچھ حصہ گر چکا ہے اور بقایا بھی شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اس سکول میں اس وقت کتنے بچے زیر تعلیم ہیں، اساتذہ کی تعداد کیا ہے؟ اس سکول کو مرمت اور تزئین و آرائش کے لئے ماضی میں کب اور کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟ کب اس سکول کی بڈنگ کی تعمیر و مرمت کی گئی اور کیا اس تاریخی بڈنگ کی بحالی کا کوئی پروگرام پیش نظر ہے؟ اگر ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) لاہور کارپوریشن کے فیصلہ کے مطابق مذکورہ سکول کے چند ٹکٹہ کرے گرا دیئے گئے تھے جبکہ بقایا 18 کرے جن میں اس وقت سکول چل رہا ہے قابل استعمال ہیں جن کی معمولی مرمت درکار ہے۔

(ج) اس وقت سکول میں 207 بچے زیر تعلیم ہیں جبکہ اساتذہ کی تعداد 14 ہے۔۔۔ 1987-88 میں ایل۔ ڈی۔ اے نے سکول کی عمارت کی چھتیں تبدیل کیں اور سائنس روم کی غربی دیوار تعمیر کی۔ 2003-04 میں کروڑوں کے فرس کی مرمت پر 75,000 روپے خرچ کئے گئے۔ اس سکول کی ملکیت شروع سے متنازعہ رہی ہے۔ جس کے سلسلے میں مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ لہذا سردست سکول کی عمارت کی از سر نو تعمیر بحالی کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! کرپین ہائی سکول کو لاہور میں قائم ہونے سے زائد حرصہ ہو گیا ہے۔ یہ بہت اعلیٰ میڈر کا تعلیمی ادارہ تھا اور لاہور میں تو تاریخی عمارت اور تاریخی ادارے ہیں، ان میں سے یہ ایک سکول تھا۔ اب آپ وزیر محترم یا کوئی صاحب جا کر اس سکول کی حالت کو دیکھے تو وہ کھنڈرات کا نمونہ ہے، وہ تباہ و برباد ہوا ہوا ہے۔ بلڈنگ کا بہت سا حصہ گر چکا ہے اور جو چند کمرے ہیں اس میں بچوں کے بیٹھنے کا کوئی حال نہیں ہے۔ قومیں اپنے تاریخی ورثے کی حفاظت کرتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ صرف یہ ایک سکول ہے، ویسے کوئی سو سو سال پرانی بلڈنگ بنی ہو تو ملک اور قومیں اس کی حفاظت کرتی ہیں۔ یہاں پر ہائیکورٹ بھی گرایا جا رہا ہے۔ یہاں کرپین ہائی سکول اتنا تاریخی سکول ہے اور ہمارے ملک کے بہت سارے بڑے بڑے لوگوں نے اس سکول سے تعلیم حاصل کی ہے۔ ج (ج) کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے، اس سے آپ اندازہ فرمائیں کہ 1940 میں اس سکول میں 1400 بچے پڑھتے تھے اور اب 207 بچے پڑھتے ہیں۔ آخر کیا ہو گیا ہے؟ وقت کے ساتھ ساتھ اس سکول کی عمارت کو اور بہتر ہونا چاہیے تھا۔ میں جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اس سکول کو محفوظ ہاتھوں میں دینے، اس کی تاریخی حیثیت بحال کرنے اور اس کو ایک proper سکول کی شکل میں چلانے کے لئے یہ کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! یہ کریمین ہائی سکول رنگ محل 1849 میں قائم ہوا۔ میں نے کچھ اضافی معلومات حاصل کیں۔ کریمین ہائی سکول رنگ محل 1972 میں نیشنلائز کیا گیا۔ 2001 میں مذکورہ سکول کی ڈی نیشنلائزیشن کا نوٹیفکیشن کیا گیا۔ ہم ڈی نیشنلائز اس لئے کرتے ہیں کہ جو اس ادارے کی اپنی ایک پرانی شناخت 'اس کی history' اس کی اعلیٰ کوالٹی اور جو رزلٹ آتے ہیں تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کا میٹا قائم رہے۔ یہاں ہم D.O.Gs بنا دیتے ہیں یہاں ہم ان اداروں کو واپس کر دیتے ہیں۔ اس وقت Presbyterian Church کے سکول کی ملکیت کے سلسلے میں کسی دوسری سوسائٹی کے ساتھ تنازعہ عدالت میں زیر کارروائی ہے جس کے باعث اسے تاحال ڈی نیشنلائز نہیں کیا جا سکا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ایف سی کلچ کو ہم نے ڈی نیشنلائز کیا، Presbyterian Church properties جن کی اچھی capacity تھی ان کو ہم نے واپس کرنا چاہا۔ اس میں Presbyterian Church کیونٹی میں دو دھڑے تھے۔ کریمین کمیونٹی نے اپنے ہی ایک دوسرے دھڑے پر کیس کر دیا، وہ کیس ابھی چل رہا ہے۔ اب ہم اس کو نہ تو ڈی نیشنلائز کر پائے ہیں۔ اب اگر ہم بجٹ میں کوئی چیز رکھتے ہیں تو وہ صاحب جا کر stay order لے آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ جو کہ sub-judice case ہے تو آپ بجٹ میں کوئی چیز نہیں رکھ سکتے۔ 1984-85 میں سکول کے خطرناک کمرے گرا دیئے گئے۔ مذکورہ سکول کی زمین تقریباً پانچ کنال ہے۔ 1972 میں 1442 تعلیمی اداروں کو نیشنلائز کیا گیا۔ اب تک اس میں 47 کریمین اور آٹھ مسلم ادارے ڈی نیشنلائز کئے گئے۔ یہ ہمارے لئے بھی ایک مسئلہ ہے اور disturbance ہے کہ پرانے ادارے جن کو شاہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کی اپنی ایک اولادیت تھی لیکن اب matter کورٹ میں ہے۔ ہم کوشش تو کر رہے ہیں کہ دونوں کی آئیں میں صلح ہو جانے تاکہ سکول منتقل ہو سکے۔

محترمہ نشاط افراء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، محترمہ فرمانیے!

محترمہ نشاط افراء، جناب سیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی توجہ ایک نہایت اہم اور نازک معاملے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ ہماری حکومت رات دن یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے نہیں ٹھکتی کہ ہم ہر کام میرٹ پر کر رہے ہیں، ہر جگہ ہم میرٹ کو سامنے رکھ رہے ہیں مگر میں آپ کی وساطت سے اپنے وزیر تعلیم سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ نے جو دماغوں کا طریقہ کار بنایا ہوا ہے اس میں اتنا تضاد کیوں ہے؟ میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب بارہ بارہ سال کے بعد بچے جو ایف۔ ایس۔ سی تک پہنچتے ہیں، ایف۔ اے تک پہنچتے ہیں اور رات دن وہ محنت کر کے ساڑھے نو سو نمبر حاصل کرتے ہیں مگر ڈیزہ کھنٹے کا انٹری ٹیسٹ ان کے لئے ایک عذاب بن جاتا ہے اور ان کی ذہانت کو ملیا میٹ کر دیتا ہے۔ ڈیزہ کھنٹے کا ٹیسٹ ان کی محنت کا خون کر دیتا ہے۔ انہوں نے انٹری ٹیسٹ کا ایک ظالم نظام بنایا ہے صرف اقرباء، پروری اور لوگوں کو محض سیاسی دباؤ کی وجہ سے مراعات دینے کے لئے رکھا گیا ہے۔ جہاں پر وہ بچہ جو ساڑھے نو سو نمبر بارہ سال کی محنت کے بعد حاصل کرتا ہے، ان کے سکول کا میرٹ دیکھ لیجئے کہ انہوں نے کتنی کامیابیاں حاصل کی ہیں مگر اس کو ڈیزہ کھنٹے کے انٹری ٹیسٹ میں ناکام قرار دے دیتے ہیں۔ چھ سو سات سو اور آٹھ سو نمبروں والے بچوں کو داؤد پرو فیشنل کالجوں میں دیا جاتا ہے۔ آپ ان فونہالوں کی ذہانت کا اپنی قوم کا اور اپنے ملک کا خون کر رہے ہیں۔ اس ٹیسٹ کو کیوں ختم نہیں کیا جاتا تاکہ غریب بچے جن کے پاس کوئی عداش نہیں ہے، جن کے پاس کوئی سیاسی دباؤ نہیں ہے، ان کو ہر ہر قدم پر پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے، آپ اس کو جھٹلا نہیں سکتے اور نہ آپ کا کوئی بیان اس حقیقت کو جھٹلا سکتا ہے اور نہ کوئی یہاں کا نمائندہ اس حقیقت کو جھٹلا سکتا ہے۔ میں کہتی ہوں کہ ہم نے وہ بچے، وہ ماں باپ آہیں بھرتے ہوئے گھبوں میں دیکھے ہیں، روتے ہوئے دیکھے ہیں کہ ہم نے اپنے پیٹ پر ہتھ باندھ کر اپنے بچوں کو رات دن پڑھایا اور داخلے کے وقت ان کا خون کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے میں یہ کہتی ہوں کہ

نالے ببل کے سنوں اور ہم تن گوش رہوں

ہموا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں



ہم خاموش نہیں رہ سکتے، غریبوں کی آواز آپ تک ضرور پہنچائیں گے۔ آپ ڈھنڈورا پیٹیں مگر ان کے لئے آپ کچھ نہیں کر رہے، کچھ نہیں کر رہے، کچھ نہیں کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترم اویسے آپ کی یہ کافی وزن دار تقریر ہے لیکن اس question سے نہ تو اس کا تعلق ہے اور نہ یہ ضمنی سوال بنتا ہے۔ اس وقت کرسمس ہائی سکول کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ میں اس لئے خاموش رہا کیونکہ آپ نے جو بات کی ہے اس معاملے میں میرے بھی جذبات آپ کے ساتھ ہیں لیکن یہ question اس وقت نہیں put کیا جاسکتا۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں محترمہ کے اس سوال کا جواب دینا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ہمیں ان پروفیشنل کالجوں، انجینئرنگ کالجوں، یونیورسٹیوں اور میڈیکل کالجوں میں 1998 میں یہ سلسلہ شروع ہوا جس میں انٹری ٹیسٹ لاگو کر دیا گیا۔ اس وقت ہمیں میڈیکل کے لئے تقریباً 13 ہزار درخواستیں آتی ہیں، انجینئر کے لئے 12 ہزار درخواستیں آتی ہیں اور جو ہمارے پاس سینیٹس available ہیں وہ میڈیکل کالج میں 2 ہزار ہیں اور انجینئر تقریباً 13 سو ہیں۔ محترمہ نے جو بات کی ہے واقعی لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا ہیں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ بہت اہم point ہے۔

وزیر تعلیم، جی۔ میں اسی طرف ہی آ رہا ہوں۔ جو بچے ہائی فرسٹ ڈویژن لیتے ہیں۔ ابھی ایک بچی نے 950 نمبر لائے اور وہ میڈیکل کالج کے انٹری ٹیسٹ میں گئی اور وہ trunk ہو گئی وہاں پر نہیں جاسکی یا تو ہم اپنا نظام ٹھیک کر دیں، ان بچوں کو ہم اس قابل بنا دیں کہ وہ اپنے objective ٹیسٹ پر پورا اتریں۔ اس سلسلے میں میں نے اور وزیر صحت نے مل کر ایک study کروائی اور ریسرچ کروائی۔ یہ باتیں جو محترمہ بتا رہی ہیں یہ ہمارے ذہن میں بھی ہیں اور جو feelings آپ کی ہیں وہ ہماری بھی ہیں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ صرف وزیر صحت کی بات نہیں ہے اس میں انجینئرنگ کو بھی involve کریں اور باقی تمام کالجوں کے انٹرویوز کو بھی involve کریں۔  
 وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ہم نے چیف منسٹر صاحب کے آگے یہ سدا کیس رکھا اور انہوں نے مہربانی یہ فرمائی کہ اس کا weightage جو تھا 50 فیصد ہم اس کے رزلٹ پر دیتے تھے۔ انہوں نے فرسٹ فیز میں اتنی گنجائش دی کہ ہم نے وہ weightage رزلٹ basis پر 70 فیصد پر رکھ دیا اور انٹرویو 30 فیصد پر کر دیا۔ ہم آہستہ آہستہ اب اس طرف جا رہے ہیں کہ اس کا خاتمہ ہونا چاہیے اور اس میں ہم نے تمام stake holders کو بھی بلایا ہے۔ اس میں ہماری ministry of Health کے ساتھ بھی آپس میں بات چل رہی ہے۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہاں میں ایک چیز واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اصل میں یہ واقعہ کیوں ہوا تھا؟ ذیرہ غازی خان میں ایک بورڈ آف ایجوکیشن بنی تھی، چونکہ ذیرہ غازی خان کے بچے کبھی بھی میرٹ پر نہیں آتے تھے۔ جب وہاں بورڈ بنا تو وہاں کافی بچوں کا ایک سال میں میڈیکل میں داخلہ ہو گیا کیونکہ ان کے بڑے ہائی نمبرز تھے تو پھر اس وقت میں نواز شریف کی حکومت اور اس وقت میں شہباز شریف چیف منسٹر تھے، ان کو یہ تاثر دیا گیا کہ یہ ذیرہ غازی خان بورڈ کے جعلی نمبر ہیں تو انہوں نے انٹری ٹیسٹ اوپن میرٹ پر کئے۔ جب آپ اوپن میرٹ رکھتے ہیں تو لاجملہ وہ علاقے جو پسماندہ ہیں وہ تو اس میں نہیں آسکتے۔ اس نے محترم نے جو بات کی ہے واقعی انٹری ٹیسٹ ایک ایسی ظالم چیز ہے جس میں اکثر بچے جو ہمارے پسماندہ علاقوں سے ہیں

اس لئے They have no chance to enter even in any college of Punjab  
 مہربانی کر کے آپ اس کو ضرور take up کریں۔ (نعرہ ہانٹے تحسین)

This is something which is very important اور میں نے اس لئے کل چیف منسٹر صاحب سے بھی request کی تھی اور آپ کی ملاقات بھی کرانی تھی کہ یہ میرٹ ایسے بنائیں جس میں کم از کم پسماندہ علاقوں کو بھی حق ملے۔

وزیر تعلیم، جناب سیکر! جن feelings کا آپ نے یہاں ابھی اظہار کیا ہے، جو feelings آپ کی ہیں صاف ظاہر ہے کہ وہی feelings ہاؤس کے تمام ممبران کی ہیں۔ آپ نے ذیرہ غازیٹکن بورڈ کی بات کی۔ 1998 میں جب میں چیئرمین ٹاسک فورس تھا جو زلزلت اس وقت ہمارے سامنے آنے تھے وہ حوصلہ افزا نہیں تھے۔ گھوسٹ سکول اس زمانے میں شروع ہوئے، بوٹی مافیا عروج پر تھی، سنٹرز بکا کرتے تھے اور papers out ہوا کرتے تھے، cheating عروج پر تھی، یہ جو سارا مافیا تھا وہ اس میں involve تھا۔ اس زمانے میں یہ بات سامنے آئی کہ یہ جو بچے فرسٹ ڈورین لیتے آئے ہیں کہ یہ واقعی ان کی اپنی قابلیت ہے بھی یا نہیں؟ پھر اس پر انٹری ٹیسٹ لگا دیا گیا۔ جو feelings آپ کی ہیں میری بھی وہی ہیں اور وزیر صحت کی بھی وہی feeling ہیں۔ اب ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو logically convince کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمارے محکمے میں اب ڈسپن آچکا ہے، ہم نے بوٹی مافیا کا غاتمہ کر دیا ہے، ہم نے external اور internal امتحانی نظام کو درست کر دیا ہے، cheating cases بڑے کم ہو گئے ہیں اور ہمارے محکمے میں ڈسپن کے ساتھ ساتھ جو focus اس حکومت کا ہے اس سے ہمارے بورڈز اور evaluation and assesment tests کے نتائج بڑے بہتر آ رہے ہیں۔ اسی logic کی بناء پر ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست کی کہ وہ ہمیں اب گنجائش دیں اور 1997 کی حکومت کے بنائے ہوئے انٹری ٹیسٹ کو کسی طریقے سے ختم ہونا چاہیے۔ انہوں نے ہمیں مزید targets دینے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے سرٹیفکیٹس، میٹرک، انٹر اور بی اے کے نتائج زیادہ authentic ہونے چاہئیں، ان کی credibility میں اضافہ ہونا چاہیے تو انہوں نے ہمیں اس میں مزید ایک سال دیا ہے۔ ابھی ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے اداروں کی credibility میں زیادہ اضافہ ہو۔ یہ کیس باقی stake-holders نے بھی take up کیا ہوا ہے لہذا کسی نہ کسی مرحلے پر ہم کوئی نہ کوئی فیصلہ ضرور کریں گے اور آپ نے بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات کے دوران جنوبی حصے کا جو خاکہ بتایا تھا انہوں نے آپ سے agree کیا تھا کہ اس belt کے لئے کچھ نہ کچھ گنجائش ضرور دینی چاہیے۔ یہ ایک mix قسم کا phenomenon ہے جس کو ہم بڑے غور اور فکر سے حل کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسا کہ میری عادت ہے میں اپنی بات شعر سے شروع کروں گی۔

ہونے کو کیا ہوا نہیں ہے  
ہم نے تقدیر کہا نہیں ہے  
الجھا ہے کچھ ایسے بیچ و غم میں  
منزل ہے مگر راستہ نہیں ہے

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس سارے aspects کا جو سب سے ضروری چیز ہے اور جس کو highlight کرنے کی ضرورت تھی ان غریب بچوں کو highlight کرنے کی ضرورت تھی جو لاہور سے باہر باقی کے پنجاب میں بیٹھے ہیں۔ انٹرنیٹ جس وقت لازمی قرار دیا گیا تو انٹرنیٹ کی تیاری کا ایک ایسا ڈھونگ شروع ہوا جس میں ہر ماں باپ کے اربوں روپے خرچ ہوئے۔ یہ وہ aspect ہے جس نے اس چیز کو die down نہیں ہونے دیا اور ایک نامور کی طرح یہ چیز سامنے آئی۔ میں آپ کو فائینال کی ایک مثال دیتی ہوں۔ وہاں کے ایک بچے نے انٹرنیٹ کی تیاری کے لئے محلہ داروں سے 20 ہزار روپے لئے۔ اس بچے کے 915 نمبر تھے۔ اس کے باوجود انسٹی ٹیوٹس میں جو گھنڈا انٹرنیٹ کی تیاری کروائی جاتی ہے وہ بچہ انٹرنیٹ کلینر نہ کر سکا جس کی وجہ سے وہ بچہ پاگل ہو گیا اور اس وقت وہ بچہ مینٹل ہسپتال میں ہے۔ یہ وہ double burden ہے جو آپ بچوں پر ڈالتے ہیں۔ صرف چند پیسوں کے لئے چند اکیڈمیوں نے اور ایک مافیانے کمانی کا وہ ذریعہ بنا رکھا ہے۔ میں لاہور کی کئی کئی میں ان اکیڈمیوں کے خلاف آواز اٹھاتی ہوں جو ہر بچے سے تیاری کے بیس بیس، چھبیس چھبیس ہزار روپے لے چکے ہیں۔ یہ وہ مافیانے جو اس کے لئے فیصلہ نہیں ہونے دیتا۔ میں پر زور الفاظ میں کہتی ہوں کہ باقی پنجاب کے لوگوں کا کیا قصور

ہے اگر کسی بھی صورت میں یہ انٹری ٹیسٹ لازمی تھا؛ اگر نواز حکومت یا جس کسی کی بھی حکومت تھی ایجوکیشن سسٹم کے failure کا اعتراف تھا، یہ ان کا اعتراف ہے کہ ایف۔ ایس۔ سی بسڈ ہیں ہمارا ٹھکرہ تعلیم بہت زیادہ کرپٹ ہو گیا ہے، اگر یہ ان کا اعتراف تھا تو اس کی تیاری کو کالجوں میں لازم بنانا چاہیے تھا۔ اگر اس کی 50% weightage تھی تو ایف۔ ایس۔ سی کالجوں میں اس کی تیاری ہونی چاہیے تھی۔ آپ اس چیز کو سوچیں کہ اتنے پیسے کا حیرانگہ اتنے غریب کا مذاق profession میں ability کی بجائے پینا استعمال کرنے کے خلاف میں آواز اٹھاتی ہوں اور اس انٹری ٹیسٹ کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے اگلے سال انشاء اللہ ختم کر دینا ہے اور میں ان کی اٹھائی ٹھکر گزار ہوں اور میں ہمیشہ امید کروں گی کہ وزیر اعلیٰ صاحب ہمیشہ اس قسم کے مافیہ کو crush کریں گے اور پچھلی حکومتوں کی غلطیوں کو crush کریں گے۔ ٹھکرے

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال نمبر 731 بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم رحمانہ جمیل، سوال نمبر 731۔

سلامت پورہ لاہور میں سکولوں

اور سٹاف کی تفصیل

\*731۔ بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سلامت پورہ لاہور میں سکولوں کی تعداد، کمروں کی تعداد، سٹاف کی تعداد کتنی ہے؟ ہر

سکول کا نام، ہر سکول کے سٹاف کے نام، عہدہ اور تعلیم بیان فرمائیں، ان سکولوں کے

نام بیان فرمائیں جن میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہے؟

(ب) حکومت جن سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کم ہے تعداد پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

## وزیر تعلیم،

(الف) سلامت پورہ لاہور میں سکولوں کی کل تعداد 07 ہے۔ سکولوں کے نام، کمروں کی تعداد اور سٹاف کی تعداد درج ذیل ہے۔

سکول کا نام	کمروں کی تعداد	سٹاف کی تعداد
1۔ گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول سلامت پورہ لاہور	10	30
2۔ گورنمنٹ اشرف گرلز پرائمری سکول سلامت پورہ لاہور	02	08
3۔ گورنمنٹ گارڈن پرائمری سکول سلامت پورہ لاہور	04	-
4۔ گورنمنٹ سردار پرائمری سکول سلامت پورہ لاہور	05	07
5۔ گورنمنٹ مسجد کتب اشرفیہ غوثیہ سلامت پورہ لاہور	01 (بڑا ہال)	08
6۔ ایم سی پرائمری سکول سلامت پورہ لاہور	13	12
7۔ ایم سی گرلز ہائی اسکول سلامت پورہ لاہور	06	06
کل تعداد	41	71

نوٹ مطلوبہ سٹاف کے نام، عہدہ اور تعلیم کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ سردار پرائمری سکول سلامت پورہ لاہور میں P.T.C ٹیچر کی ایک پوسٹ خالی ہے۔ جونسی نئی بھرتی سے پابندی ختم ہو گی پڑ کر دی جائے گی۔ باقی سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری ہے۔

بیگم رحمانہ جمیل، جناب سیکریٹری، جواب کے جز (الف) کے سیریل نمبر 3 اور 5 کے حوالے سے آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ سیریل نمبر 3 میں بنایا گیا ہے کہ گورنمنٹ گارڈن پرائمری سکول سلامت پورہ لاہور میں کمروں کی تعداد چار ہے لیکن سٹاف موجود نہیں ہے اس کی کیا وجوہات ہیں؟ دوسرا سیریل نمبر 5 کے حوالے سے ہے کہ گورنمنٹ مسجد کتب اشرفیہ غوثیہ سلامت پورہ میں ایک بڑا ہال موجود ہے جس میں 8 اساتذہ کرام تعلیم دیتے ہیں وہ کس طرح پڑھاتے ہیں؟

وزیر تعلیم، جناب سیکریٹری، محترمہ نے سلامت پورہ لاہور کے سکولوں کی تعداد پوچھی تھی۔ اس کی

تعداد اور ان میں کتنا ساف ہے اس کی ہم نے لسٹ دے دی ہے۔ انہوں نے گورنمنٹ کارڈن پر انٹری سکول سلامت پورہ لاہور جس میں کمروں کی تعداد چار اور ساف کی تعداد صفر اور گورنمنٹ مسجد کتب اشرفیہ غوثیہ سلامت پورہ لاہور میں ایک بڑا ہال اور اس میں آٹھ اسٹاڈ ہیں۔ انہوں نے دو مخصوص سوالوں کی طرف نشاندہی کی ہے۔ ہمارے محکمہ تعلیم میں یہی مسئلہ درپیش ہے۔ ایسی عمارتیں بنی پڑی ہیں لیکن وہاں پر کوئی ٹیچر ہی نہیں ہے۔ اگر ٹیچر ہے تو وہاں پر کوئی بلڈنگ ہی نہیں ہے۔ ہم نے اسی کو focus کرتے ہوئے Chief Minister Special Programme شروع کر دیا ہے۔ ہم نے پہلی کمیٹی میں تیرہ ہزار اساتذہ بھرتی کئے ہیں۔ اب ہم نے سو ہزار ٹیچرز کو بھرتی کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہارات دے کر درخواستیں مانگ لی ہیں۔ ان دو specifically schools کی میں نے پھلان مین کروائی۔ ان سکولوں کی جن میں ساف نہیں ہے approve S.N.E ہو چکی ہے۔ ابھی ہم سو ہزار اساتذہ کی درخواستیں لے لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان سکولوں میں جہاں پر کمی ہے وہاں پر یہ ساف پہنچا دیا جائے گا۔ جہاں تک کمرہ جات کا تعلق ہے تو آپ کو پہلے ہی پتا ہے کہ ہم نے development بجٹ ایک ارب روپے سے 21۔ ارب روپے بڑھا دیا ہے جو کہ تین سالہ پروگرام ہے۔ ہر سال سات 8۔ ارب روپے خرچ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو کمی سلامت پورہ سکولوں میں ہے ہم اس کو بھی دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

چودھری اصغر علی گجر، میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر، میرا سوال یہ ہے کہ نواز شریف حکومت نے جو سکول promote کئے تھے ان کی عمارتیں مکمل ہیں مگر ان میں اس وقت تک ساف نہیں ہے۔ مڈل سکول بنے ہوئے ہیں، ہائی سکول بنے ہوئے ہیں ان میں کوئی ساف موجود نہیں ہے اور وہ خارج پڑے ہیں، وہاں پر بھوت تلج رہے ہیں یا پھر زمینداروں کے ذریعے بنے ہوئے ہے اور ان کے جانور بندھے ہوئے ہیں لیکن ساف sanction نہیں ہے۔ یہ کوئی technical fault ہے یا کیا وجہ ہے کہ

پنجاب کے اندر سینکڑوں سکول بنے ہوئے ہیں وہ نڈل سکول ہیں یا پانی سکول ہیں، ان کا سٹاف نہیں ہے اور وہ بے کار پڑے ہیں۔ براہ مہربانی وزیر صاحب بتائیں کہ ایسا کیوں ہے؟

وزیر تعلیم، جناب سیکریٹری اہم یہی discipline حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے دور میں جس میں کہ ہم سب لوگ شامل تھے، اس سے پہلے دور میں وزیر اعلیٰ صاحب کو درخواست دی اور سکول بن گیا، عمارت کھڑی ہو گئی لیکن S.N.I. نہ تو approve کی گئی نہ ہی اس کا سوچا گیا اور نہ ہی سٹاف موجود ہے۔ آج بھی ہزاروں ایسی عمارتیں کھڑی ہیں کہ جو مکمل بن چکی ہیں مگر ان میں کوئی بھی ٹیچر تعینات نہیں ہو سکا۔ ہم اسی پیکیج کا سامنا کر رہے ہیں۔ ابھی ہم کالج side پر بائیس ہزار لیکچرارز بھرتی کر رہے ہیں جس میں تیرہ ہزار تو ابھی بھرتی کریں گے۔ اس میں ہماری priority یہ ہے کہ سب سے پہلے سٹاف کو ایسے سکولوں میں بھیجا جانے کہ جہاں پر عمارتیں تو کھڑی کر دی گئی ہیں لیکن وہاں سٹاف نہیں ہے۔ آئندہ کے لئے ہم نے پروگرام بنایا ہے کہ اگر ہم نے کوئی سکول بنانا ہے یا اپ گریڈیشن کرنی ہے، اپ گریڈیشن کا مطلب یہ نہیں کہ کمرے بنادینے جائیں اور اس کے بعد بھول جائیں، اپ گریڈیشن کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو سٹاف دینا پڑتا ہے۔ اب ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کی concurrence کے ساتھ اور اپنے پی اینڈ ڈی اور ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی کے ساتھ مل کر ہم ایک ایسی strategy ایسی بنا رہے ہیں تاکہ ہمیں آئندہ کوئی بھی ایسی کمی نہ ہو جس سکول کا ہم اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر اعلان کریں تو کم از کم اس کی عمارت بھی بنے اور وہاں پر ٹیچر بھی تعینات ہو سکے۔ بے شمار سکول خالی پڑے ہیں جہاں پر عہدہ بھیجا ہے اور ہماری یہ کوشش ہے اور ابھی ہم آنے والے وقت میں 13 ہزار ٹیچرز بھرتی کر رہے ہیں۔ اگر آپ مجھ سے vacancy position پوچھیں تو کم از کم 55 ہزار اسمبلی خالی پڑی ہیں تو سارا مسئلہ finances کا ہے، بھرتی کا مطلب ہے تنخواہیں اور تنخواہوں کے لئے کروڑوں اور اربوں روپے درکار ہیں۔ ہماری جتنی گنجائش اور جتنی capacity ہے اس لحاظ سے ہم بھرتی کر رہے ہیں اور یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی خاص مہربانی ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ پر ان کا focus ہے کہ اس 13 ہزار کے بعد 38 ہزار نئی بھرتیاں اگلے phase میں شروع کریں گے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سیکریٹری، یہاں ایک چیز کی میں وضاحت کر دینا چاہتا ہوں جو کہ معزز ممبر نے



آپ کے سامنے پیش کی ہے کہ یہ بات واقعی صحیح ہے کہ جہاں پر سکولوں کی عمارتیں موجود ہیں اور اگر آپ نے وہاں اب بھرتی کرنی ہے یا اس میں ٹیچرز بھیجنے ہیں تو جہاں اپنے محکمہ تعلیم سے آپ رابطہ قائم کریں گے وہاں انہیں ایک ہدایت یہ بھی ضرور دیں کہ کم از کم وہاں کے معاشی ایم۔ پی۔ اے کو بھی یہ حق حاصل ہو کہ وہ اپنے اس سکول کے بارے میں اپنی رائے دے کہ آیا اس میں ٹیچرز ہیں یا نہیں۔ کیونکہ جو رپورٹیں وہاں سے آتی ہیں تو آپ ان پر عمل کریں گے لیکن پھر سوال وہی اٹھتا ہے کہ معاشی طور پر میرے گاؤں میں ایک ہائی سکول ہے جس میں ٹیچر موجود نہیں ہے وہ آپ کو رپورٹ کرتے ہیں کہ ہم نے filling کر دی ہے جبکہ موقع پر وہ filling نہیں ہوتی تو کم از کم آپ اس میں ایم۔ پی۔ ایز کو بھی شامل کریں تاکہ وہ بھی آپ کو اس معاملے میں مزید assist یا guide کریں تاکہ اس کے بعد ایک صحیح فیصلہ ہو سکے۔ جہاں آپ اتنی مہربانی کر رہے ہیں وہاں کم از کم اس چیز کو کر دیں تو بہتر ہو گا۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں آپ کی اس observation پر ہاؤس کی information کے لئے جانا چاہوں گا کہ ہم نے پہلے بھی ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ کمیٹیوں بنا رکھی ہیں جن کا آپ کو بھی علم ہے۔ ان کمیٹیوں میں ممبران اپنی عمارتوں دیتے ہیں اور ہم نے پچھلے سال جو ڈسٹرکٹ profiles تیار کروانے تھے ان میں ایم۔ پی۔ ایز اور ایم۔ این۔ ایز کی recommendations شامل تھیں اور اب آئندہ ہم ایجوکیشن کی ایک علیحدہ ڈسٹرکٹ کمیٹی بنا رہے ہیں جس میں ایم۔ پی۔ ایز اس کو head کریں گے اور آپ کا کہنا بالکل سچا ہے کہ علاقے کے سکولوں کے حوالے سے جو مسائل ہیں وہ متعلقہ ایم۔ پی۔ ایز سے ضرور ہم پوچھیں گے ان کی نشاندہی اور recommendation پر ڈسٹرکٹ کمیٹی ان کو evaluate کرنے کے اہل فیصلہ بنائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کو وہ اس وقت آ کر بتاتے ہیں جس وقت ہم چیز

complete کر چکے ہوتے ہیں حالانکہ It should be discussed in the District Committee first and then properly funded.

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں کر دوں گا۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، پوانت آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب سپیکر! اس میں اصل بات یہ ہے کہ جو عمارتیں 12 سال، 10 سال، 8 یا 7 سال پہلے بنا دی گئی ہیں وہیں سٹاف نہیں دیا جا رہا ہے۔ ایک بات کی گئی ہے کہ rationalization of the teachers staff یا سکول اور کالجوں کے لئے، اس میں سب سے بڑا matter یہ ہے کہ جو سکول main roads پر یا شہروں کے اندر ہیں وہیں پر سٹاف مطلوبہ تعداد سے زیادہ ہے اور جو سکول کچھ roads سے دور یا دیہاتوں میں ہیں تو ان کا صرف اس لئے اجراء نہیں کیا جا رہا کہ وہیں کوئی سٹاف جانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بعض اوقات تو یہ صورت حال ہوتی ہے کہ ضلع ناظم یا حکومتی اراکین اسمبلی ان کے اس مسئلے کی وجہ سے ان کو ان سکولوں میں نہیں بھیجتے کہ جہاں کسی نہ کسی ٹیچر کا کوئی نہ کوئی سٹاف بن کر آجاتا ہے تو ان سکولوں میں کوئی ٹیچر جانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہماری استدعا یہ ہے کہ وہ exact figures منگوائیں کہ عمارتیں بنے ہوئے 13 یا 15 سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے لیکن ان کا آج تک اجراء نہیں ہوا۔ اب سرمائے کا اس سے بڑا اور کیا زیاں ہو سکتا ہے اور خاص طور پر جنوبی پنجاب کے وہ علاقے جو sandy area ہیں جہاں پر نہ تو سڑک ہے اور نہ پانی کے کوئی وسائل ہیں لیکن چونکہ آبپاشی موجود ہے اور اگر کسی ممبر نے رقم کھا کر یہ سکول بنوا دیئے ہیں تو ان سکولوں کو آج تک سٹاف نہیں دیا گیا۔ وزیر تعلیم سے میری گزارش یہ ہے کہ آپ ان لوگوں کی سٹافوں سے ہٹ کر ای۔ ڈی۔ او ایجوکیشن کو کہیں کہ وہ exact figures دیں کہ جو 10، 20 یا 40 عمارتیں ہیں ان کا اجراء کیا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: With the consultation of the M.P.As

اب وقف سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

چودھری جاوید احمد، یوانٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

چودھری جاوید احمد، شکرہ۔ جناب سپیکر! میرے دو سوال تھے۔ مہربانی انہیں pending کر دیں۔ یہ 1798 اور 1799 ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ put up کر دینے گئے ہیں۔

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر! انہیں pending کر دیں۔ میرے سوال بڑے اہم تھے جن میں ایک پرائیویٹ سکول کے بارے میں ہے اور دوسرا میرے اپنے ضلع میں ہونے والی ریکروٹمنٹ کے بارے میں ہے، ان کی باری نہیں آسکی لہذا انہیں pending کر دیں۔ یہ policy matters ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ ایسے کریں کہ منسٹر صاحب کو ان کے جمیبر میں مل لیں۔ چودھری جاوید احمد، نمیک ہے، شکرہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، شکرہ۔ جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں اس وقت 90 سکول ایسے ہیں جن کی عمارتیں مکمل ہیں لیکن وہاں پر کوئی سٹاف sanction نہیں ہے۔ وزیر موصوف نے ابھی فرمایا ہے کہ ہم نے اخبار میں اشتہار دیا ہے کہ وہ سینیں fill کی جائیں گی۔ میری رائے یہ ہے کہ ابھی ان سکولوں کی S.N.E approval نہیں ہوئی اور ان میں سے کوئی ایک بھی سکول ایسا نہیں ہے جس کے سٹاف sanction کے لئے انہوں نے اخبار میں اشتہار دیا ہو۔ میں نے کل بھی اخبار میں اشتہار پڑھا ہے جس میں وہ 90 سکول جن کی عمارتیں مکمل ہیں لیکن وہاں پر سٹاف sanction نہیں ہے، ان میں کسی ایک سکول کی بھی کوئی سینٹ advertise نہیں دی گئی تو میری وزیر موصوف سے گزارش ہو گی وہ سکول

جن کی عمارتیں مکمل ہیں۔۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: All questions related to the Education Department

اب چونکہ Question Hour ختم ہو چکا ہے You kindly see the minister in his

Chamber and discuss with him Privilege Motions شروع کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! اس پر وزیر موصوف سے جواب تو لے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

1990 سے 2002 تک ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر لاہور کی تفصیل

\*1290۔ بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

1990 سے 2002 دسمبر تک جو افراد ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر لاہور تعینات رہے، ان

کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں جن کے خلاف محکمہ درخواستیں

آئیں۔ درخواستوں کی تفصیل، درخواست دینے والے افراد کے نام، پتا اور ہر درخواست

شکایت کی وجہ بیان فرمائیں، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

1990 سے دسمبر 2002 تک تعینات ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز لاہور کے نام، عہدہ،

گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ریکارڈ کے

مطابق ان میں سے جن کے خلاف محکمہ درخواستیں موصول ہوئیں، ان کی تفصیل

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ہیڈ ماسٹر جامع ہائی سکول جہلم کی بے قاعدگیاں

- \*1642 شیخ تنویر احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ جامع ہائی سکول جہلم کے ہیڈ ماسٹر نے کمپیوٹرز خریدنے کے لئے سکول کے بچوں سے چندہ اکٹھا کیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچوں سے چندہ اکٹھا کر کے جو کمپیوٹرز خریدے گئے وہ اگلے روز ہی چوری ہو گئے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سکول کا ہیڈ ماسٹر میٹرک کے طلباء کو زبردستی سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیتا ہے کہ میٹرک کا امتحان پرائیویٹ طور پر دیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہیڈ ماسٹر کے خلاف بے ضابطگیوں کے مختلف کیسز D.C.O جہلم کے پاس زیر سماعت ہیں مگر بااثر ہونے اور سیاسی اثر و رسوخ رکھنے کی وجہ سے تمام انکوائریاں تاحال pending چلی آرہی ہیں؟
- (ہ) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکول کے ہیڈ ماسٹر کو مہلک کر کے اس کے خلاف مجلہ کارروائی فوری طور پر عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم،

- (الف) کمپیوٹرز خریدنے کے لئے بچوں سے کوئی چندہ نہ لیا گیا بلکہ والدین نے مبلغ 20,700 روپے سکول کونسل کو کمپیوٹرز کی خریداری کے لئے بطور عطیہ دیئے۔
- (ب) درست نہ ہے۔ کمپیوٹرز مورخہ 08-01-03 کو خریدے گئے اور 13-01-03 کو چوری ہوئے۔ اس دوران باقاعدہ کمپیوٹرز کی کلاسز بھی ہوئیں۔ چوری کی F.I.R درج ہے۔
- (ج) درست نہ ہے۔
- (د) درست نہ ہے۔
- (ہ) جزو ہانے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

### جہلم میں مزید ڈگری کالج برائے خواتین کا قیام

\*1645، محترمہ نگمت پروین میر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہلم میں تقریباً 1969 سے لے کر اب تک صرف ایک ہی ڈگری کالج برائے خواتین ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں پر رش زیادہ اور سینیٹیں محدود ہونے کی وجہ سے فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر میں داخلے کا میرٹ انتہائی زیادہ ہوتا ہے جس سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں لڑکیاں حصولِ داخلہ سے محروم رہ جاتی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ ڈگری کالج کی بلڈنگ ناکافی ہونے کی وجہ سے بعض کلاسوں کی لڑکیاں کھڑکیوں میں بیٹھ کر اور بعض کھڑے ہو کر اپنی کلاس attend کرنے پر مجبور ہوتی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج کی بلڈنگ ناکافی ہونے کے ساتھ ساتھ وہاں پر اساتذہ کی تعداد بھی بہت کم ہے جس سے لڑکیوں کو حصولِ تعلیم میں مشکلات اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ه) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت موجودہ ڈگری کالج میں اسٹاف کی کمی کو دور کرنے اور جہلم شہر میں لڑکیوں کی سوت کے پیش نظر ایک نیا ڈگری کالج برائے خواتین قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ۱۰ گر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ جہلم شہر میں خواتین کے لئے صرف ایک ہی ڈگری کالج ہے۔ یہ کالج 1960 میں قائم ہوا تھا۔ 1973 میں اسے ڈگری کالج کا درجہ دیا گیا جبکہ 1987 میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز کا اجراء ہوا۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ علاقے کے حساب سے میرٹ مناسب ہوتا ہے۔ یہ بھی درست نہ ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں طالبات حصولِ داخلہ سے محروم رہ جاتی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈگری کالج کی بلڈنگ ناکافی ہے۔ بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(د) کالج میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسامی	منظور شدہ اسامیاں	پر شدہ اسامیاں	خالی
پرنسپل	1	1	-
ایسوسی ایٹ پروفیسر	8	1	07
اسسٹنٹ پروفیسر	29	20	09
ٹیکچرار	30	26	4
میزاں	68	48	20

(ہ) ضلعی حکومت طالبات کے فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کے داخلہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اور اس سلسلہ میں درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1- تحصیل جہلم کے دوسرے بڑے ٹاؤن دینہ میں نئے گریڈ ڈگری کالج کی تکمیل کا کام پچاس فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ نئے کالج کی اجراء کے بعد طالبات کے داخلے کے مسائل حل کرنے میں اہم پیشرفت ہو گی۔

2- جہلم شہر میں گورنمنٹ اسلامیہ گریڈ ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ ملنے پر انٹرمیڈیٹ کلاسز کا اجراء کیا جا چکا ہے جس میں گزشتہ سال 127 طالبات کو داخلہ دیا گیا۔

3- کمیونٹی participation پراجیکٹ کے تحت دو مقامی گریڈ ہائی سکولوں، گورنمنٹ گریڈ ہائی سکول نمبر 1 اور گورنمنٹ گریڈ ہائی سکول نمبر 2 کو اپ گریڈ کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ گزشتہ سال ان سکولوں میں فرسٹ ایئر میں 85 طالبات کو داخلہ دیا گیا۔

ٹیچنگ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے صوبائی پبلک سروس کمیشن سے اساتذہ کے انتخاب کے بعد حسب قواعد غالی اسمیں پُر کی جائیں گی۔

جہلم شہر میں نئے ذگری کالج کے قیام کی ضرورت نہ ہے کیونکہ دینہ شہر میں گریز ذگری کالج زیر تعمیر ہے۔ تعمیر مکمل ہونے پر دینہ کی طالبات جو جہلم شہر میں تعلیم حاصل کرنے آتی ہیں وہ اپنے ہی علاقہ کے کالج میں داخل ہو جائیں گی اور اس طرح جہلم میں موجود کالج پر دباؤ کم ہو جانے کا اور وہاں پر جہلم شہر کی لڑکیاں ہی داخلہ لے سکیں گی۔

پی پی۔ 137، 138 شاہدرہ میں سکولز و کالجز، طلباء

اور اساتذہ کی تفصیل

- \*1647، جناب سميع اللہ خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) شاہدرہ (پی پی۔ 137-138) میں کتنے سکولز کالجز ہیں۔ ان کے نام ہر ادارہ میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد ہر ادارہ میں کمروں اور اساتذہ کی تعداد بیان کی جائے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ان اداروں میں اساتذہ اور کمروں کی تعداد کم ہے؟
- (ج) اگر جزی (ب) درست ہے تو یہ بیان کیا جانے کہ کس سکول میں کتنے اساتذہ اور کتنے کمروں ہیں اور حکومت اساتذہ اور کمروں کی کمی کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) شاہدرہ (پی پی۔ 137-138) درج ذیل سکولز کالجز کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام اور ان میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد مع کمروں اور اساتذہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔



کالج	ہائیر سیکنڈری	ہائی	مڈل	مہاجر	مہاجر	بوائز
1	..	3	3	7	9	10
1	2	-	3	14	-	گرا

(ب) جز (الف) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

(ج) ایسے سکول جن میں اساتذہ اور کمرے ضرورت سے کم ہیں کی تفصیل بھی جز (الف) کے جواب میں دے دی گئی ہے۔ اساتذہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے بھرتی جاری ہے جبکہ تعلیمی اداروں میں کمروں کی کمی کو بھی ترجیحی بنیادوں پر دور کیا جا رہا ہے۔

پی پی۔ 137-138 شاہدرہ میں تعلیمی اداروں کے سربراہان

اور خرچ کردہ فنڈز کی تفصیل

\* 1648، جناب سميع اللہ خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) شاہدرہ (پی پی۔ 137-138) کے تمام ہائی/ہائیر سیکنڈری سکولز/کالجز (بوائز/گرا) کے ہیڈ ماسٹرز/ہیڈ مسٹریس اور پرنسپل صاحبان کے نام، گریڈ مع ان کی تعیناتی کا عرصہ بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ سربراہان نے اپنی تعیناتی سے لے کر آج تک ان اداروں میں کتنے سرکاری فنڈز استعمال کئے، تفصیل بیان کی جائے مع کس کس میں اور کس جگہ خرچ کیا گیا؟

وزیر تعلیم،

(الف) شاہدرہ (پی پی۔ 137-138) میں ہیڈ ماسٹرز/ہیڈ مسٹریس اور پرنسپل کے کوائف نام،

گریڈ مع ان کی تعیناتی کا عرصہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سربراہان نے اپنی تعیناتی سے لے کر آج تک جو سرکاری فنڈز استعمال کئے ان

کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول کھوہار سرانے عالمگیر

کے وصول کردہ نام نہاد فنڈز کی تفصیل

\* 1663، رانا تجل حسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کا میٹرک تک تعلیم مفت کے اعلان ا فیصلے کے باوجود گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول کھوہار تحصیل سرانے عالمگیر (مجمرات) کا پرنسپل سکول کے تمام بچوں سے "کمہ فنڈ" کے نام پر 100 روپے فی طالب علم ہر سال حیر آ وصول کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سکول کا پرنسپل جو غریب و امیر طالب علم سے یوب فنڈ اور دیگر کسی نہ کسی فنڈ کے نام پر ہر مہینے فنڈز وصول کرتا ہے جس کا کوئی ریکارڈ رسید دفتر میں موجود نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرانے عالمگیر کے علاقے سے تعلق رکھنے والے مخیر حضرات کو سکول کے کسی نہ کسی function میں مدعو کر کے سکول کی صلح و بہود کے نام پر حلیات وصول کرتا ہے جس کا کوئی ریکارڈ بینک سلپ یا کوئی رسید نہ ہے؟

(د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ پرنسپل کو بچوں سے مختلف قسم کے فنڈز اکٹھے کرنے سے روکنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز سکول کے نام پر اکٹھے کئے گئے فنڈز کی تفصیل اور کس کس جگہ پر خرچ ہونی بقیہ فنڈز کون سے بنک کے کس اکاؤنٹ نمبر میں بڑے ہیں اور کتنے ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سکولوں میں زیر تعلیم میٹرک تک طالب علموں سے یوشن فیس نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول کھوہار کے سابقہ پرنسپل نے از خود طالب علموں سے بہود فنڈ اور کمہ

فنز کے طور پر 100 روپے فی طالب علم تک وصول کئے جو کہ سکول کی بہبود پر خرچ کئے گئے۔

(ب) یہ ثابت نہ ہو سکا ہے۔

(ج) یہ بھی ثابت نہ ہو سکا ہے۔

(د) مذکورہ پرنسپل کا پہلے ہی تبادلہ کیا جا چکا ہے اور اس وقت اس سکول کے طالب علموں سے کوئی اضافی فنڈ وصول نہیں کئے جا رہے۔ اکٹھے کئے گئے فنڈز اور ان کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

او۔ٹی اور اے۔ٹی اساتذہ کسی بھرتی

\*1667، چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) ماہ ستمبر میں محکمہ تعلیم میں سی۔ٹی۔پی۔ٹی۔سی۔بی۔ایڈ اور ایم۔ایڈ ٹیچرز کی بھرتیوں کی گنتیں اور او۔ٹی۔اے۔ٹی۔ٹیچرز کو نظر انداز کیا گیا جبکہ سینئیں بھی علی موجود ہیں؟

(ب) او۔ٹی اور اے۔ٹی ٹیچرز بھرتی نہ کئے جانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) متذکرہ بالا بھرتیاں کب تک کرنے کا ارادہ ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم،

(الف) ماہ ستمبر 2002 میں محکمہ تعلیم (سکولز) میں سی۔ٹی۔پی۔ٹی۔سی۔بی۔ایڈ اور ایم ایڈ کی سینئوں کو بالترتیب سینئر ایڈیٹنری سکول ایجو کیٹر، ایڈیٹنری سکول ایجو کیٹر اور سینئر ایجو کیٹر کی سینئوں میں تبدیل کر کے ان پر پانچ سالہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کی گئی اور اے۔ٹی اور اے۔ٹی کی سینئوں پر بھرتی نہیں کی گئی۔

(ب) بھرتی کی مرحلہ وار پالیسی کے تحت ستمبر 2002 میں (پہلے مرحلہ میں) او۔ٹی اور اے۔ٹی ٹیچرز کی بھرتی پروگرام میں شامل ہی نہ تھی۔

(ج) بھرتی کی مرحلہ وار پالیسی کے مطابق مستقبل میں کسی بھی مناسب وقت پر یہ بھرتیاں کی جاسکتی ہیں۔

### جامع ہانی سکول جہلم کے ٹھیکہ کنٹین کی تفصیل

- \*1677 شیخ تنویر احمد، کیا وزیر تعلیم ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) گورنمنٹ جامع ہانی سکول جہلم سے ملحقہ کنٹین کا ٹھیکہ 1999 سے آج تک کن کن پارٹیوں کو کتنی کتنی مالیت میں دیا گیا ہے، ٹھیکیداروں کے نام، پتاجات و ولایت کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) کیا اس کنٹین کے ٹھیکہ سے قبل اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا تو ان اخباروں کے نام اور تاریخ بیان فرمائیں نیز ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟
- (ج) کیا اس کنٹین کے ٹھیکہ کے لئے کوئی کمپنی تشکیل دی گئی تھی تو اس کمپنی کے ممبران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول کی کنٹین کا ٹھیکہ بیڈ ماسٹر سکول بڈانے دے رکھا ہے اور وہ اس سے روزانہ 300 روپے بھتہ وصول کرتا ہے۔ کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

### وزیر تعلیم،

(الف) گورنمنٹ جامع ہانی سکول جہلم میں 1999 سے جن پارٹیوں کو ٹھیکہ دیا گیا، ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر	نام ٹھیکیدار	ولایت	پتہ	ٹھیکہ کی مالیت
08-10-02	محمد صدیق	اللہ آباد	ساکن ڈھوک عبداللہ	300 روپے
			مکان نمبر 83 جی نمبر 6، جہلم (یو ایس ریلوے ڈرنگنگ ڈپو)	

(ب) اخبار میں کوئی اشتہار نہیں دیا گیا تاہم سکول کونسل کے مشورے سے لوکل مساجد میں اعلان کروا دیا گیا تھا اور سکول کے مین گیٹ پر اس کا اشتہار بھی لگا دیا گیا تھا۔

(ج) سکول کنٹین کے ٹھیکے کے لئے کوئی نئی کمیٹی تشکیل نہ دی گئی بلکہ سکول کونسل نے یہ ذمہ داری انجام دی۔ سکول کونسل کے ارکان کے نام اور پناہت حسب ذیل ہیں۔

نام	عہدہ	گریڈ	پنا
1- مستیز الرحمن (پرنسپل)	مختبرین	BS-18	گورنمنٹ جامعہ بنی سکول بہم
2- مرزا افضل حق امین (وائس پرنسپل) سیکرٹری	ممبر	BS-17	گورنمنٹ جامعہ بنی سکول بہم
3- عبدالنور چوہان	ممبر		محمد اسلام پورہ بہم
4- قاضی محمد عبور الحق	ممبر		نزد جامعہ بنی سکول بہم
5- مختار احمد	ممبر		ذھوک ٹھیکل بہم
6- ہفت محمود کینی	ممبر		میرا کرم شہید روڈ بہم

(د) کنٹین کا ٹھیکہ سکول کونسل نے دیا ہے، پرنسپل نے نہ کوئی ٹھیکہ دیا ہے اور نہ ہی کوئی بھتہ وصول کیا ہے۔ تاہم معاہدے کے مطابق ٹھیکہ دار سے 300 روپے یومیہ وصول کئے جاتے ہیں جو کنٹین کمیٹی کے مشورے سے سکول ویٹنیر پر خرچ کئے جاتے ہیں جس کا باقاعدہ ریکارڈ موجود ہے۔ اس سے قبل کنٹین کے ٹھیکہ سے متعلق کوئی شکایت نہ ہے اس لئے انکوائری کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ تاہم انکوائری کی ضرورت محسوس ہوتی تو محکمہ تعلیم حکومت پنجاب اس کی انکوائری کے لئے تیار ہے۔

### یو اے انٹر کالج اوکاڑہ کی عمارت کی تعمیر

\* 1694ء میں محمد اصغر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائش گئے کہ۔  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ صدر گوگیرہ ضلع اوکاڑہ میں انٹر کالج برائے یو اے بنانے جانے کی منظوری ہوئی تھی؟ جو کراہ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کی تعمیر کے لئے ابھی تک کوئی فنڈ مختص نہیں کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت کالج بنانے کے لئے فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

## وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 95-1994 اور 96-1995 میں مذکورہ کالج کے نئے رقم مختص کی گئی لیکن ٹیکنیکل وجوہات پر خرچ نہ ہو سکی۔

(ج) ضلعی حکومت کے موقف کے مطابق مذکورہ کالج میں طلباء کی معقول تعداد میسر نہ ہے لہذا اس کالج کو ختم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

پی پی۔ 189 اوکاڑہ کے تعمیر شدہ

سکولوں میں کلاسوں کا اجراء

\*1695، میاں محمد اصغر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ PP-189 ضلع اوکاڑہ میں پرائمری، مڈل سکولز کی جو عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تعمیر شدہ سکولز میں ابھی تک کلاسز کا اجراء نہیں ہوا؟

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ان پرائمری، مڈل سکولوں میں کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

## وزیر تعلیم،

(الف) پی پی۔ 189 ضلع اوکاڑہ میں درج ذیل چھ سکولوں کی عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں۔

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول برج چوسے خان (مڈل سے ہائی کا درجہ)

2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 22/GD (پرائمری سے مڈل کا درجہ)

3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 40/GD (پرائمری سے مڈل کا درجہ)

4۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شیخو شریف (پرائمری سے مڈل کا درجہ)

- 5۔ گورنمنٹ ہوائی پرائمری سکول GD/22 (پرائمری سے نڈل کا درجہ)
- 6۔ گورنمنٹ گریڈ پرائمری سکول GD/42 (پرائمری سے نڈل کا درجہ)
- (ب) یہ درست ہے کہ تعمیر شدہ سکولوں میں ابھی تک کلاسز کا اجراء نہیں ہوا تاہم ان کی S.N.E جاری ہو چکی ہیں۔
- (ج) fixed pay پر ایجوکیٹرز کی بھرتی کے ذریعہ ان سکولوں میں کلاسوں کا اجراء کیا جانے کا۔ سردست بھرتی پر پابندی عائد ہے جو نئی بھرتی پر عائد پابندی انتہائی گنتی ان سکولوں میں اساتذہ تعینات کر کے کلاسوں کا اجراء کیا جاسکے گا۔

### ہائو سیکنڈری سکول کھوہار سرائے عالمگیر

#### اساتذہ کی کمی کا مسئلہ

- \*1719، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) گورنمنٹ ہائو سیکنڈری سکول برائے (طلباء) کھوہار تحصیل سرائے عالمگیر (گجرات) میں اساتذہ کی کل تعداد کیا ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ ہائو سیکنڈری سکول میں اسٹاف ضرورت سے انتہائی کم ہے جس کی وجہ سے طلباء کا قیمتی سال ضائع ہو جاتا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسٹاف کی کمی کی وجہ سے لوگ اپنے بچوں کو دور دراز کے پرائیویٹ سکول میں پڑھانے پر مجبور ہیں جن کی فیسیں غریب عوام کی دسترس سے باہر ہیں؟
- (د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ہائو سیکنڈری سکول میں اسٹاف کی کمی کو فوری طور پر دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

## وزیر تعلیم،

(الف) گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول برائے (طلباہ) کھوہار تحصیل سرانے عالمگیر (گجرات) میں منظور شدہ اور موجود اساتذہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مردہ	پرنسپل	ایس۔ ایس۔	ڈی۔ پی۔ آئی۔	ایس۔ ایس۔ سی۔ ای۔	ایس۔ ایس۔ سی۔ ای۔	ایس۔ ایس۔ سی۔ ای۔	ایس۔ ایس۔ سی۔ ای۔	ایس۔ ایس۔ سی۔ ای۔	ایس۔ ایس۔ سی۔ ای۔
01	01	01	02	06	04	01	15	01	موجودہ
-	01	-	-	04	01	-	07	01	موجود

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ سکول کے 356 طلباء کے لئے 13 اساتذہ / ماہرین معائنہ موجود ہیں۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے درج ذیل نتائج کی روشنی میں یہ بھی درست نہ ہے۔

سال	میزک	انٹرمیڈیٹ
2001	84%	100%
2002	76%	100%
2003	64%	55%

(د) بھرتی اور تبادلہ جات پر عام پابندی کے خاتمہ پر مذکورہ سکول میں مزید اساتذہ تعینات کئے جاسکیں گے۔

گولڑھانی سکول کھوہار سرانے عالمگیر میں سائنس مضامین

کا اجراء اور اپ گریڈیشن

\*1720، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گولڑھانی سکول کھوہار تحصیل سرانے عالمگیر (گجرات) کو

اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دے دیا گیا تھا؟



(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ گرز ہائی سکول میں صرف آرٹس کے صحافی پڑھانے جاتے ہیں اور سائنس پڑھنے والی لڑکیوں کو بھی مجبوراً آرٹس میں ہی داخلہ لینا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول میں لڑکیوں کی سہولت کے لئے سائنس کے صحافی پڑھانے جانے نیز اسے ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے جانے کی منظوری کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرز ہائی سکول کھوہا تحصیل سرانے عالیہ (تجربات) کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دے دیا گیا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ گرز ہائی سکول کھوہا میں سائنس ٹیچر کی اسامی خالی ہے اس لئے صرف آرٹس کے صحافی پڑھانے جاتے ہیں نیز تبادلہ جات پر پابندی ختم ہونے کے بعد کسی سائنس ٹیچر کا تقرر کر دیا جائے گا۔

(ج) مندرجہ بالا سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ البتہ تبادلہ جات پر پابندی ختم ہونے کے بعد سائنس ٹیچر کا تقرر کر دیا جانے کا اور سائنس پڑھنے کے لئے طالبات کو سہولت مہیا ہو جائے گی۔

ضلع راولپنڈی کے انٹرو ڈگری کالج (مرد و خواتین) کی تفصیل

\*1735، محترمہ فرزانہ راجہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج برائے (مرد و خواتین) اور گورنمنٹ ڈگری

کالج برائے (مرد و خواتین) کی کل تعداد کیا ہے؟ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ کالجوں میں کتنے ایسے ہیں جن میں مستقل بنیادوں پر پرنسپل تعینات نہیں ہیں  
تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) ضلع راولپنڈی کے کالجوں میں سٹاف مطلوبہ تعداد سے بہت کم ہے۔ حکومت یہ کمی  
کب تک پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی  
وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) کالج	مردانہ کالج	خواتین کالج	کل تعداد
انٹرمیڈیٹ	04	04	08
ڈگری کالج	05	16	21
کل تعداد	09	20	29

کالج وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل کالجوں میں مستقل بنیادوں پر پرنسپل تعینات نہ ہیں۔

1۔ گورنمنٹ کالج برائے طلباء، فیکلٹی

2۔ گورنمنٹ سرور شہید (نشان حیدر) کالج گوجران

3۔ گورنمنٹ انٹر کالج برائے خواتین، فیکلٹی

4۔ گورنمنٹ انٹر کالج برائے خواتین، دوپٹلہ

5۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، بھرسیاں

(ج) خالی اماں کی تعداد حکومت کو فراہم کر دی گئی ہے۔ تعیناتی حکومت پنجاب کی  
پالیسی کے مطابق ہو گی۔

انجینئرنگ اکیڈمی کا مناسب جگہ اور علاقے میں لائبریری کا قیام

\*1759، محترمہ فائزہ احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لادزار پارک کینال ویو لاہور ایک تفریحی مقام ہے اس کے اندر

ایک انجینئرنگ اکیڈمی بنادی گئی ہے جس سے لاتعداد مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقے میں تعلیمی سرگرمیوں کے لئے کوئی لائبریری موجود نہ ہے؟

(ج) اگر جزو بلا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت انجینئرنگ اکیڈمی کو کسی اور مناسب جگہ پر منتقل کرنے اور علاقے میں لائبریری کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ حصہ محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب سے متعلق ہے۔ (محکمہ آبپاشی کے مطابق انجینئرنگ اکیڈمی 1984 میں قائم ہوئی جبکہ لادزار پارک اس کے کئی عرصہ بعد یعنی 93-1992 میں محکمہ انہار کے نیازیگ ریٹ ہاؤس کو گرا کر بنایا گیا۔ لادزار پارک انجینئرنگ اکیڈمی کے مغرب میں اکیڈمی کی حدود سے باہر واقع ہے اور ریکارڈ کے مطابق دونوں کی موجودگی سے کبھی کوئی مسئلہ سامنے نہیں آیا۔) جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس علاقے میں تعلیمی سرگرمیوں کے لئے گورنمنٹ پبلک لائبریری موجود نہ ہے البتہ اس کے قریب ترین ماڈل ہاؤس کے ایف بلاک میں ایک گورنمنٹ پبلک لائبریری موجود ہے۔

(ج) مذکورہ مقام پر فی الحال لائبریری قائم کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔ (محکمہ آبپاشی کے مطابق انجینئرنگ اکیڈمی کو اس کی اہمیت کے پیش نظر موجودہ جگہ سے منتقل نہیں کیا سکتا) جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

### بھیانوالہ، چنیوٹ گرلز سکول کا قیام

\*1762، جناب اشتیاق احمد مرزا، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
کیا حکومت بھیانوالہ ڈاک خانہ لالیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں لڑکیوں کا سکول  
قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک لڑکیاں نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم،

آبادی بھیانوالہ ڈاک خانہ لالیاں تحصیل چنیوٹ کے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر گورنمنٹ گرلز  
پرائمری سکول میانوال چل رہا ہے لہذا مطابق گورنمنٹ فارم مذکورہ بالا آبادی میں سکول  
کا اجراء نہیں ہو سکتا۔

### پرائیویٹ سکول کھولنے کی پالیسی

اور پاکستان میں منظور شدہ سکولوں کی تفصیل

- \*1798، چودھری جاوید احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) حکومت نے پرائیویٹ سکول کھولنے کے سلسلے میں کیا پالیسی بنائی ہوئی ہے؟
- (ب) کن شرائط پر پرائیویٹ سکول کھولنے کی اجازت دی جاتی ہے؟
- (ج) تحصیل پاکپتن میں کتنے منظور شدہ سکول کام کر رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
- ان کے نام و پتے کے ساتھ ان کے رقبہ جات و کمرہ جات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ  
فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) حکومت نے لاہ ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر 3(4)/84 Legis: مورخہ 12-11-84  
1984 اور محکمہ تعلیم کے نوٹیفکیشن نمبر 3-6/80 SO(Schools) مورخہ 15-08-84 کے  
تحت پرائیویٹ سکولز کھولنے کی پالیسی منظور کی جن کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی  
گئی ہیں۔

- (ب) پرائیویٹ سکولز کھولنے کے لئے شرائط کی تفصیل محکمہ تعلیم کے نوٹیفکیشن نمبر SO(Schools)3-6/80 مورخہ 15-08-84 میں موجود ہیں۔
- (ج) تحصیل پاکپتن میں 156 پرائیویٹ منظور شدہ سکول کام کر رہے ہیں جن سے متعلقہ معلومات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے؟

### محکمہ تعلیم پاکستان میں بھرتیوں کی تفصیل

- \*1799، چودھری جاوید احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ تعلیم نے 2001 سے آج تک ضلع پاکپتن شریف میں جو بھرتی کی ان کے نام، عہدہ، گریڈ، پتا و مقام تعیناتی سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟
- (ب) بھرتی کرنے سے قبل ایشمار دیا گیا تھا اگر دیا گیا تھا تو اس اخبار اور تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) جو بھرتی کی گئی اس کے لئے کیا میرٹ بنایا گیا؟
- (د) بھرتی کرنے والی اتھارٹی کا نام و عہدہ گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

### وزیر تعلیم،

- (الف) ضلع پاکپتن میں 2001 سے آج تک جو بھرتی کی گئی ان کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام تعیناتی کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) بھرتی سے قبل نوائے وقت مورخہ 2002-7-4 میں ایشمار دیا گیا تھا۔
- (ج) بھرتی ریکورڈنٹ کمیٹی کے چئیرمین ڈی۔سی۔او کی منظوری کے بعد میرٹ کی بنیاد پر کی گئی۔
- (د) بھرتی کرنے والی اتھارٹی کے نام، عہدہ، گریڈ درج ذیل ہیں۔

ریگولنٹ کمیٹی

چیرمین اکبر علیم ہمیم ڈی۔سی۔ او پا کیتن

2۔ ممبر / اتھارٹی ظفر الحسن پیرزادہ ای۔ڈی۔ او ایجو کیشن

3۔ ممبر، مقبول احمد دھارہ ڈی۔ او کو آرڈینیشن، ٹانندہ ڈسٹرکٹ ناظم، پاکیتن

4۔ ممبر / اتھارٹی، مرزا محمد حنیف ڈی۔ای۔ او (E.E-M.F)

نمبر شمار	نام اسامی	اتھارٹی کا نام	عمدہ گریڈ
1-	S.S.E	ظفر الحسن پیرزادہ	ای۔ڈی۔ او ایجو کیشن 19
2-	S.E S.E(M&F)	مرزا محمد حنیف	ڈی۔ای۔ او (E.E-M&F) 19
3-	E.S.E (M.F)	مرزا محمد حنیف	ڈی۔ای۔ او (E.E-M&F) 19

تحصیل کوٹلی ستیاں راولپنڈی گولڈ کالج کا قیام

اور دیگر تفصیل

\*1806، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی میں کوئی گولڈ کالج نہ ہے۔ حکومت اس پیمانہ تحصیل میں طالبات کے لئے تعلیمی سولتوں میں اضافہ کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) تحصیل مری، کوٹلی ستیاں، سکونڈ میں واقع تعلیمی اداروں میں سٹاف / اساتذہ کی کمی کو کب پورا کیا جائے گا؟

(ج) کیا حکومت مقامی teachers تعینات کرنے کی غرض سے B.A کی بجائے F.A کی بنیاد پر اساتذہ کی بھرتی کے لئے خصوصی رعایت دینے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان پیمانہ تحصیلوں میں teachers کی کمی حد تک پوری ہو سکے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول اوسیاء تحصیل مری کو 1990 میں انٹر کالج کا درجہ دینے اور بلڈنگ کے باوجود کلاسز کا اجراء نہ ہو سکا ہے نیز اس سکول / انٹر کالج کے لئے کوئی صاف کی تعیناتی عمل میں نہ لائی گئی۔ حکومت کب باقاعدہ طور پر کلاسز کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے، اجراء نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے کہ تحصیل کوئٹی ستیوں میں کوئی گرلز انٹر کالج نہ ہے۔ ڈگری کالج برائے طالبات کے قیام کی سکیم زیر غور ہے جس کے لئے زمین کی فراہمی انتقال کے مراحل میں ہے جو کہ مقامی آبادی نے عطیہ کی ہے۔

(ب) تقریروں اور تبادلوں پر پابندی ہے۔ محکمہ تعلیم نے تقریروں کے بارے میں پالیسی وزیر اعلیٰ کی خدمت میں منظوری کے لئے ارسال کی ہے۔ پالیسی کی منظوری کے بعد تقریریں فوری طور پر عمل میں لائی جائیں گی۔

(ج) محکمہ تعلیم نے اپنی تمام تر توانائیاں اور توجہ "بہر ایک کے لئے میٹری تعلیم" کے مقصد کے حصول کے لئے متعین کر رکھی ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ لیچر "better qualified" ہوں اور qualification میں رعایت ممکن نہیں۔ جن تحصیلوں میں کوئی مسئلہ پیش آیا تو اس پر غور بھرتی کے بعد ہو سکتا ہے۔

(د) گورنمنٹ ہائی سکول اوسیاء تحصیل مری کو انٹر کا درجہ نہیں دیا گیا بلکہ ہائرسکولری سکول کا درجہ دیا گیا ہے۔ جس کا اجراء ستمبر 1997 کو ہوا اور باقاعدہ کلاسیں چل رہی ہیں نیز اس سکول میں پرنسپل کے علاوہ تین ماہر مضمون باقاعدہ کام کر رہے ہیں جبکہ بارہ ماہر مضمون کی اسامیں خالی ہیں۔

لیکچراروں سے امتیازی سلوک اور اساتذہ کے مسائل

\*1810، محترمہ انجم سلطان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) باقاعدہ پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد تعینات ہونے والے لیکچرار کو بھی ریگولر الاؤنسز نہیں دیئے جاتے، وجہ بیان کی جائے؟
- (ب) حکومت نے بی۔ اے، پی۔ ٹی۔ سی اساتذہ تعینات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میٹرک، پی۔ ٹی۔ سی نوجوان عرصہ دراز سے بے روزگاری کے وجہ سے پریشان ہیں ایسا کیوں کیا گیا ہے؟
- (ج) اساتذہ کو تعیناتی کے بعد تعلیمی لحاظ سے اضافی ترقیاں دی جاتی تھیں جو کہ اب ختم کر دی گئی ہیں۔ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟
- (د) بتایا جاتے ہیں کہ DEO کی طرف سے بھرتی کر کے دیا جا رہا ہے لیکن ضلع اوکاڑہ کی DEO(F) ایڈمنسٹری ایسا سرٹیفکیٹ نہیں دیتیں، وجوہات بیان کی جائیں؟

### وزیر تعلیم

- (الف) پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ مستقل بنیادوں پر بھرتی کئے گئے۔ لیکچرار کو ریگولر الاؤنسز دیئے جا رہے ہیں جبکہ کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے لیکچرار کو پالیسی کے تحت fixed تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔
- (ب) یہ فیصلہ تعلیم کے میٹار کو بہتر کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔
- (ج) سال 2001 میں نئے pay scales کے ذریعے تنخواہوں میں بہتری کرتے ہوئے اضافی ترقیاں ختم کر دی گئیں تھیں۔
- (د) بتایا جاتے ہیں کہ بلوں کے لئے رقم ناکافی ہونے کے باعث بھرتی کر کے دینے کے بجائے تاہم مزید گرانٹ ملنے پر D.E.O(W-EE) اوکاڑہ نے بھرتی کر کے دینے کے لئے۔



A.E.O مر دانہ، منڈی احمد آباد کے ذاتی کوائف  
اور محکمانہ کارکردگی

\*1819، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) A.E.O مر دانہ محکمہ تعلیم مرکز منڈی احمد آباد (اوکاڑہ) مسٹر عبدالشکور کب سے یہاں  
تعیینات ہے، تعیناتی سے قبل اس کے اہلیہ جات کتنے تھے اب ان میں کتنا اضافہ ہوا  
ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہ بد عنوانی اور کرپشن کی وجہ سے جیل بھی کٹ چکا ہے؟  
(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس کے خلاف مختلف انکوائریاں بھی اتوائیں ہیں؟ تاریخ تقرری  
سے لے کر اب تک جو مختلف الزامات چارج شیٹ اور انکوائری وغیرہ جاری ہوئی ان  
کی نقول فراہم کی جائیں؟ کیا حکومت اس کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر  
نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم،

(الف) مسٹر عبدالشکور مورخ 15-01-2000 سے مرکز منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں A.E.O  
تعیینات ہے۔ اس کے بیان حلفی کے مطابق تعیناتی سے قبل یا بعد اس کے کوئی  
اہلیہ جات نہ ہیں۔

(ب) اگرچہ یہ درست ہے کہ عبدالشکور کے خلاف 1997 میں ایک ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئی لیکن  
اسے گمشدہ لاہور ڈویژن نے sanction for prosecution نہ دی اور نہ ہی عبدالشکور  
مجرم ثابت ہوا۔

(ج) محکمہ ریکارڈ کے مطابق اس کے خلاف کوئی عدالتی / محکمہ انکوائری زیر التوا یا زیر  
کارروائی نہ ہے۔ ماضی کی چارج شیٹ اور انکوائری کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی  
ہیں سر دست مذکورہ آفیسر کو تبدیل کرنے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ڈی۔سی۔او و ہاڑی کے احکامات پر عملدرآمد کی صورتحال

\*1838، ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی۔سی۔او و ہاڑی نے مورخہ 15-11-02 کو حکم جاری کیا ہے

جس کے تحت ان کی اجازت کے بغیر ضلع و ہاڑی میں posting transfers of

employees of all categories/cadres پر فوری طور پر پابندی لگا دی گئی تھی

جبکہ ڈی۔سی۔او کی اجازت کے بغیر غلطی پوسٹ کے against ایڈ۔جسٹمنٹ پر بھی

پابندی لگا دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی۔سی۔او کے ان احکامات کے باوجود ڈی۔سی۔او۔ای۔او

(وسمن) بورے والا نے اپنے آرڈر نمبر 1207 مورخہ 3-12-02 '3 آرڈر نمبر 61/G مورخہ

16-1-03 اور آرڈر نمبر 58/G مورخہ 16-1-03 کے تحت بورے والا تحصیل میں تعینات

مچرز کے ٹرانسفر آرڈر جاری کئے ہیں؟

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اجابت میں ہے تو اس غیر قانونی اور دوران بین ٹرانسفر کرنے

کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا ان ٹرانسفر سے قبل ڈی۔سی۔او و ہاڑی سے اجازت حاصل کی

گئی تھی تو اس کی نقل فراہم کی جانے، اگر نہیں تو کیا حکومت اس ڈیپٹی ڈی۔سی۔او

(وسمن) بورے والا کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں

تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست نہ ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ڈی۔سی۔او و ہاڑی نے مورخہ 15-11-2002 کو

سکیل نمبر 11 تا 16 اساتذہ کے تبادلے کرنے کے اختیارات ای۔ڈی۔او ایجوکیشن

و ہاڑی سے واپس لئے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ سوال میں بیان کئے گئے تمام آرڈرز کے تحت درج چھام کے

ملازمین کے تبادلے کئے گئے۔

(ج) ڈپٹی ڈی۔ای۔او (زنانہ) تحصیل بورے والہ نے تبادلہ جات کے سلسلے میں پالیسی واضح ہونے تک نہ کوہہ تیلے ماہ جنوری 2003 میں منسوخ کر دینے تھے۔ چونکہ ڈپٹی ڈی۔ای۔او (زنانہ) تحصیل بورے والہ یہ تبادلے کرنے کی مجاز تھی لہذا ان کے خلاف کسی قسم کی قانونی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

### ڈی۔سی۔او وھاڑی کے احکامات پر عملدرآمد

- \*1840 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، کیا وزیر تعلیم اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ D.C.O وھاڑی نے مورخہ 15-11-2002 کو حکم نامہ جاری کیا جس کے تحت ضلع وھاڑی میں posting transfers of employees of all categories پر فوری طور پر پابندی لگا دی گئی جبکہ ڈی۔سی۔او کی اجازت کے بغیر علی پوسٹ کے against ایڈجسٹمنٹ بھی نہ کی جانے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) بورے والہ نے آرڈر نمبر 1207 مورخہ 30 دسمبر 2002 کے تحت 12 افراد کے تبادلے کئے ان کے نام 'ہمدہ' گریڈ اور جہاں تبادلہ کیا گیا اس کی تفصیل بیان فرمائیں نیز تبادلہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن (زنانہ) بورے والہ نے آرڈر نمبر 61/G مورخہ 16-01-03 کے تحت تین عواتین کے تبادلے کئے ان کے نام 'ہمدہ' گریڈ اور جہاں تبادلہ کیا گیا اس کی تفصیل بیان فرمائیں نیز تبادلہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نے آرڈر نمبر 58/G مورخہ 16-01-2003 کے تحت چھ افراد کے تبادلے کئے ان کی تفصیلات بیان کریں؟
- (ه) کیا ڈپٹی ڈی۔ای۔او (زنانہ) male آٹس سے female آٹس میں ٹرانسفر کرنے کے مجاز ہیں تو کن قواعد کے تحت؟

- (و) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ Dy.D.E.O کے پاس اضافی چارج پر نیل گرزہائی سکول بوسے والا کامی ہے۔
- (ز) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ذمے دار افراد کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے اور مذکورہ Dy.D.E.O کو ایڈیشنل چارج کیوں دیا گیا ہے جبکہ میرٹ پر سینئر ٹیچر کے آرڈر بھی ہو چکے ہیں، لیکن چارج نہیں دیا جا رہا، اگر یہ درست ہے تو اس کی وجہ بیان کریں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست نہ ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ڈی۔سی۔ او وہاڑی نے احکامات مورخہ 15-11-02 کے تحت 11 تا 16 سکیل کے اساتذہ کے تبادلوں کے اختیارات I.E.D.O۔ سبجو کمیشن وہاڑی سے with draw کئے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ڈپٹی۔ ڈی۔ ای۔ او (زنانہ) بوسے والا نے آرڈر نمبری 1207 مورخہ 30-12-2002 کے تحت درج چھام کے 12 ملازمین کے تبادلے کئے ان کے نام، عمدہ، گریڈ جہاں تبادلہ کیا گیا اور تبادلوں کی وجوہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی۔ ڈی۔ ای۔ او (زنانہ) بوسے والا نے آرڈر نمبری 61 مورخہ 16-01-03 کے تحت تین ملازمین درج چھام (نوائے) کے تبادلے کئے ان کے نام، عمدہ، گریڈ جہاں تبادلہ کیا گیا اور تبادلوں کی وجوہات کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی۔ ڈی۔ او (زنانہ) بوسے والا نے آرڈر نمبری 58 مورخہ 16-01-03 کے تحت درج چھام کے چھ ملازمین کے تبادلے کئے ان کے نام، عمدہ، گریڈ جہاں تبادلہ کیا گیا اور تبادلوں کی وجوہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (۶) ڈی۔ ڈی۔ ای۔ او (زنانہ) مردانہ دفتر سے ڈی۔ ڈی۔ ای۔ او (مردانہ) کے N.O.C پر زنانہ دفتر میں حسب ضابطہ تبادلے کرنے کی مجاز ہیں۔
- (۷) درحقیقت ڈی۔ ڈی۔ ای۔ او (زنانہ) کا چارج اضرائی تھا جبکہ مذکورہ خاتون اکتیسر کی اصل تقرری بطور سینئر ہیڈ مسٹریس ایم سی گرزہانی سکول بورے والا تھی۔
- (۸) اگرچہ ڈی۔ ڈی۔ ای۔ او (زنانہ) بورے والا یہ تبادلے کرنے کی مجاز تھی۔ تاہم انہوں نے تبادلہ جات کے سلسلے میں پالیسی واضح ہونے تک تمام مذکورہ تبادلے ماہ جنوری 2003 میں منسوخ کر دیئے تھے۔ مسز کینز فاطمہ کور یگور ڈی۔ ڈی۔ ای۔ او (زنانہ) بورے والا تعینات کر دیا گیا جنہوں نے مورخہ 07-06-2003 کو اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

### راجہ آباد جھنگ کے مکمل شدہ سکول

#### کی عمارت میں کلاسوں کا اجراء

- \* 1866ء جناب فیصل حیات جو آٹھ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کتب سکول راجہ آباد جھنگ کی عمارت کافی عرصہ سے مکمل ہو چکی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس عمارت میں کلاسوں کا اجراء نہیں کیا گیا اور عمارت بند پڑی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ راجہ آباد ضلع جھنگ اور ارد گرد کی آبادیوں کے بچے دور واقع سکول میں جاتے ہیں جو کہ والدین اور بچوں کے ساتھ زیادتی ہے؟
- (د) اگر درج بالا اجزاء کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت اس عمارت میں کلاسوں کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

## وزیر تعلیم،

- (الف) درست ہے۔
- (ب) درست نہ ہے کیونکہ مورخہ 03-11-24 کو مذکورہ پرائمری سکول کی SNE ہو گئی ہے۔
- (ج) یہ بھی درست نہ ہے کیونکہ پرائمری سکول راجہ آباد ضلع جھنگ میں پرائمری کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔
- (د) جڑواٹے بلاک کے جوابت کی روشنی میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

## معروضی طریق امتحان کے لئے ریفریش کورسز

## اور معلوماتی لٹریچر

- \*1878، محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) معروضی امتحان برائے جنم اور ششم کے بارے میں کتنا عرصہ پہلے اساتذہ اور طلباء کو آگاہ کیا گیا تھا۔ کیا معروضی امتحان کے لئے کوئی معلوماتی کتابچہ فراہم کیا گیا تھا؟
- (ب) کیا اساتذہ کو اس امتحان کے لئے ریفریش کورس کروانے گئے تھے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ ذیل تک سالانہ امتحان ختم کر دینے گئے ہیں اور بچوں کو صرف میٹرک کا امتحان دینا پڑے گا۔ کیا حکومت بتانے گی کہ کن اصولوں / فوائد کے پیش نظر ذیل تک بچوں کو بغیر امتحان پاس کیا جائے گا؟

## وزیر تعلیم،

- (الف) جماعت جنم و ہشتم کے لئے یہ امتحان ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے سکلر شپ کے لئے ترتیب دیا تھا۔ جس کے لئے یونیورسٹی آف ایجوکیشن نے نمونہ کے پرچہ جات تیار کر کے محکمہ تعلیم کو دیئے۔ ان کی روشنی میں ڈی۔ پی۔ آئی (ایڈیٹمنٹری) نے ماڈل پرچہ جات تیار کر کے ہر ضلع کے EDO (Edu) کو ارسال کئے تاکہ وہ ان کی روشنی

میں اپنے ضلع کے نئے پریپر جات تیار کر سکیں۔ اس ضمن میں تمام ضروری معلومات حکومت پنجاب اور D.P.I(EE) کو مورخہ 06-01-03 تک مہیا کر دی گئیں۔

- (ب) امتحان اور مسلسل جائزہ کے نئے نظام (2002) کے متعلق سال 2002 میں پنجاب بھر کے تمام اساتذہ کرام کو مرحلہ وار ریفریشر کورسز (تربیتی کورسز) کروانے گئے۔
- (ج) ہاں نئے نظام کے تحت طلبہ کے مسلسل جائزہ پر زور دیا گیا ہے جس میں ہر چھ ہفتہ کے دوران طلبہ کی صلاحیتوں کو جانچا جانے کا اور بچے کی ضرورت کے مطابق اسے نکاتہ راہنائی بھی دی جاسکتی ہے۔ پرانے نظام میں صرف ایک سالانہ امتحان کی بنا پر بچوں کو فیل کر دیا جاتا تھا جو کہ تعلیمی لحاظ سے درست نہیں ہے۔ نئے نظام کے تحت بچوں کا جائزہ میٹ اور دیگر طریقوں سے لیا جاسکتا ہے جس سے بچوں کو تعلیمی راہنائی اور تربیت زیادہ بہتر طریقہ سے کی جاسکتی ہے۔ تاہم موجودہ نظام میں بہتری لانے کے لئے تجاویز پر حکومت غور کر رہی ہے۔

### تعلیمی اداروں کی merging policy پر امتیازی سلوک

\*1879، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے ان سکولوں کو جن میں بچوں کی تعداد کم اور بلڈنگ نہ تھی اور ایک ہی سکول میں دو یا تین یونٹ کام کر رہے تھے کو ضم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ merging policy میں دوہرا امتیاز اپنایا گیا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ اشرف پرائمری سکول سمن آباد لاہور کو مرج نہیں کیا گیا جبکہ اس کا یونٹ گورنمنٹ گرلز سکول چودھری کالونی سمن آباد لاہور میں کام کر رہا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ ڈل سکول ساندہ لاہور، گورنمنٹ فردوس کوآپریٹو پرائمری سکول گلشن راوی لاہور، گورنمنٹ رہبرعلم گرلز ڈل سکول امچرہ لاہور کو پالیسی کے مطابق merge کیا گیا؟

(ه) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت غلط merge کرنے والے افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) پنجاب گورنمنٹ کی بجائے لاہور سٹی گورنمنٹ نے تعلیم و عوامی مفاد کے تحت بعض سکولوں کو ضم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے سواڑہ گیا تھا اسے merge کرنے کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

(د) گورنمنٹ ڈل سکول ساندہ لاہور اور گورنمنٹ رہبرعلم گرلز ڈل سکول امچرہ لاہور کو merge کرنے کی حد تک درست ہے جبکہ گورنمنٹ فردوس کوآپریٹو سکول گلشن راوی کو کسی سکول میں merge نہیں کیا گیا اور نہ اس میں کوئی سکول merge ہوا ہے۔

(ه) یہ merging عوامی مفاد، ضرورت اور پالیسی کے مطابق کی گئی ہے۔ لہذا اس merging کے سلسلہ میں کسی کے خلاف کارروائی کا کوئی جواز نہ ہے۔

بوانتہ پرائمری سکول نصیر آباد (راولپنڈی) کے مسائل

\*1888ء ملک ابرار احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوانتہ پرائمری سکول نصیر آباد ایک مخیر شخص کی طرف

سے فراہم کردہ دو کنال اراضی پر 1966 میں قائم ہوا تھا؟



(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں صرف چار کمرے ہیں جو کہ اس سکول میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد اور کلاسوں کے حساب سے بہت کم ہیں اور زیادہ تر سچے باہر کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں بچوں کے لئے پانی، فرنیچر اور لیٹرین کی سہولت موجود نہ ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول کی چار دیواری بھی نہ ہے۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کی تقریباً 20 ہزار افراد کی آبادی میں بچوں کے لئے ایک پرائمری سکول ہے اور پانچویں کے بعد بچوں کو دور دراز کے علاقوں میں حصول تعلیم کے لئے جانا پڑتا ہے۔

(و) اگر جزد ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت اس سکول کے درج بالا ترقیاتی کام کروانے اور اس کو up-grade کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سکول کے 141 طلباء کے لئے چار کمرے موجود ہیں جبکہ مزید تین کمرے اور برآمدہ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ج) بچوں کے لئے پانی اور لیٹرین کی سہولت نہ ہے جبکہ سکول کو سال 2003 میں فرنیچر فراہم کر دیا گیا ہے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ کیونکہ تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلہ پر گورنمنٹ کوہ نور ہائی سکول موجود ہے۔

(و) اجزاء ہانے والا میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔ مزید برآں مذکورہ سکول کے بقیہ ترقیاتی کام ترجیحی بنیادوں پر کرا دیئے جائیں گے۔

### گرنز پرائمری سکول نصیر آباد راولپنڈی کے مسائل

\*1889، ملک ابرار احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرنز پرائمری سکول نصیر آباد پی پی۔10 راولپنڈی ایک

مخیر شخص کی طرف سے فراہم کردہ ڈیڑھ کنال زمین پر حکومت پنجاب نے تعمیر کیا

تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں صرف چند کمرے ہیں جو طلبات کی تعداد اور

کلاسوں کے حساب سے بہت کم ہیں۔ زیادہ تر بچیاں کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل

کر رہی ہے اور بارشوں کے موسم میں عمارت کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے بچیوں

کو بھی دے دی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں فرنیچر، الیکٹریک فین، پینے کا پانی نہ ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کی آبادی تقریباً 20 ہزار افراد پر مشتمل ہے اور

بچیوں کو پانچویں کے بعد مزید تعلیم کے لئے دور دراز کے علاقوں میں جانا پڑتا ہے۔

(ه) کیا حکومت اس سکول کو up-grade کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں

تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرنز پرائمری سکول نصیر آباد پی پی۔10 میں ایک مخیر شخص

کی طرف سے فراہم کردہ ڈیڑھ کنال زمین پر حکومت پنجاب نے تعمیر کیا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں صرف دو کمرے ہیں جو تعداد طلبات کے

مطابق بہت کم ہیں۔ دو کلاسز کھلے آسمان تلے بیٹھتی ہیں۔ بارش کی وجہ سے ایک کمرہ

خستہ حال ہے اور ٹپکتا ہے اس لئے اول کلاس کو بھی دے دی جاتی ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں فرنیچر الیکٹریک فین اور پینے کا پانی اور ہاتھ روم

کی سہولت بھی نہ ہے۔

(د) یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کی آبادی تقریباً 20 ہزار افراد پر مشتمل ہے لیکن یہ غلط ہے کہ بچیوں کو پانچویں کے بعد دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا ہے۔ نصیر آباد کے سامنے گورنمنٹ ہائی سکول گرلز کوہ نور مل ہے پانچویں کی بچیاں وہاں داخلہ لے لیتی ہیں۔

(ه) مذکورہ بالا سکول کی اپ گریڈیشن کی کوئی سکیم فی الحال زیر غور نہ ہے۔

Ph.D کا طریقہ کار اور قواعد و ضوابط کی تفصیل

\*1923، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) دوران سرکاری ملازمت پرائیویٹ طور پر Ph.D کرنے کا کیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے؟

(ب) کیا Ph.D کرنے کے لئے ایم۔ فل کرنا ضروری ہے؟

(ج) Ph.D کرنے کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا پنجاب یونیورسٹی پولیٹیکنیکل سائنس میں Ph.D کروا رہی ہے؟

(ه) 1985 سے اب تک پولیٹیکنیکل سائنس میں Ph.D کرنے کے لئے کتنی اور کن کن

موضوعات پر درخواستیں موصول ہوئیں۔ کتنی درخواستوں کی منظوری ہوئی اور کتنی پر

اعتراضات لگانے کے بعد اد سے آگاہ فرمائیں؟

(و) کیا جن حضرات کی درخواستیں Ph.D کرنے کے لئے منظور ہوئیں انہوں نے ایم۔ فل

کیا ہوا تھا آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) سرکاری ملازمین محکمہ کی اجازت سے Ph.D کے ریگولر پروگرام میں داخلہ لے

سکتے ہیں۔

(ب) Ph.D کرنے کے لئے ایم فل کرنا ضروری نہیں ہے۔ قواعد و ضوابط کے مطابق

M.Sc اور M.Phil دونوں Ph.D میں داخلہ کے اہل ہیں۔

- (ج) Ph.D کرنے والے سرکاری اساتذہ کو study leave پوری تنخواہ کے ساتھ مل جاتی ہے۔
- (د) جی ہاں۔
- (ہ) 1985 سے اب تک پولیٹیکل سائنس میں Ph.D کرنے کے لئے 21 درخواستیں موصول ہوئیں (فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جن میں سے دو بورڈ آف سٹڈیز نے نامنظور کیں اور چار کا تحقیقی کام معیاری نہ ہونے کی بناء پر جاری نہ رہ سکا۔
- (و) ان میں سے صرف ایک نے ایم۔ فل کیا ہوا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں ڈائریکٹر سپورٹس (خاتون) کی تعیناتی

- \*1928، محترمہ صبا صادق، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) شعبہ سپورٹس پنجاب یونیورسٹی لاہور میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر گریڈ کی کتنی اسمیاں منظور شدہ ہیں ان اسمیوں کے نام اور ان پر تعینات افراد کے نام 'حمدہ' گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر سپورٹس (وسمن) کی اسمی منظور شدہ ہے اور عرصہ 15 سال سے اس اسمی پر کسی بھی خاتون امیدوار کو تعینات نہیں کیا گیا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اسمی کا acting چارج ایک مرد آفیسر سپورٹس کے پاس ہے جس کی وجہ سے طالبات سپورٹس میں حصہ نہیں لیتی ہیں اور نہ ہی سپورٹس کی کلاسز میں داخلہ لیتی ہیں؟
- (د) کیا حکومت اس اسمی پر کسی خاتون کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ہ) کیا اس اسمی کو پر کرنے کے لئے پچھلے دس سال کے دوران اخبار میں مشہر کیا گیا تو ان تاریخوں اور اخبارات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(و) اگر ہر دفعہ کسی بھی اہل کار کا تعین نہ ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) پنجاب یونیورسٹی شعبہ سپورٹس (مرد) میں ایک اسامی گریڈ 19 (ڈائریکٹر سپورٹس) کی اور دو اسامیاں گریڈ 17 (اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور سپورٹس افسیئر کم سوننگ اتھلیٹک کوچ) کی ہیں۔ گریڈ 19 کی اسامی پر ڈاکٹر محمد اصغر جاوید کشریکٹ پر بطور ڈائریکٹر مورخہ 01-06-01 سے مبلغ 30264 روپے ملانے پر کام کر رہے ہیں۔ گریڈ 17 کی اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی اسامی پر مسٹر یاقوت علی جو گریڈ 16 میں مورخہ 23-1 اکتوبر 1986 کو تعینات کئے گئے تھے۔ اب یہ گریڈ 17 میں کام کر رہے ہیں۔ گریڈ 17 کی دوسری اسامی سپورٹس افسیئر کم سوننگ اتھلیٹک کوچ 24 ستمبر 2000 سے خالی ہے۔

شعبہ سپورٹس (خاتون) میں ایک اسامی گریڈ 19 (ڈائریکٹر سپورٹس) اور ایک اسامی گریڈ 17 (اسسٹنٹ ڈائریکٹر) کی ہے۔ گریڈ 19 کی اسامی پر چودھری انوار الحق بطور ڈائریکٹر مورخہ 7 اپریل 2001 سے مبلغ 17910 روپے ملانے مقررہ تنخواہ پر کام کر رہے ہیں۔ گریڈ 17 میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر سپورٹس (وسٹمن) کی اسامی پر مس ظاہرہ امجد بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر 9 دسمبر 1990 سے کام کر رہی ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس اسامی کا acing چارج ایک مرد کے پاس ہے۔ البتہ یہ درست نہیں ہے کہ طالبات دلجمی سے کھیلوں میں حصہ نہیں لیتی ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی اب تک انٹرویوورٹس مقابلہ جات میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتی آ رہی ہے اور آل راؤنڈ چیمپین کا اعزاز برقرار رکھے ہوئے ہے۔ مزید برآں اسمال انٹر کالجیٹ فورنامنٹس میں صدر بی شعبہ جات کی خواتین ٹیموں نے بھی پہلی مرتبہ آل راؤنڈ چیمپین کا اعزاز حاصل کیا ہے جو کہ نہایت ہی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ ہے اور 108 کالجوں کی ٹیموں کی شکست دے کر یہ اعزاز حاصل کیا۔ یہ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ خواتین کھلاڑی بہت زیادہ

محنت اور لگن سے کھیلوں میں شرکت کر رہی ہیں۔ سپورٹس کی کلاسوں میں زیادہ تر لڑکیاں ہی زیر تعلیم تھیں۔

(د) جی ہاں۔ اس ضمن میں اسامی مشترکہ کی گئی تھی جس کے بعد سلیکشن بورڈ ایک خاتون

امیدوار کی تقرری کی سہارا کر چکا ہے۔ جسے منظوری کے لئے آئندہ ہونے والی سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں پیش کیا جائے گا۔

(ه) ڈائریکٹر سپورٹس (وسٹمن) کی اسامی مورخہ 30- مئی 2000 کو روزنامہ جنگ اور نوانے وقت میں مشترکہ کی گئی۔

(و) یہ معاملہ یونیورسٹی سنڈیکیٹ کی ایک میٹنگ میں بھی زیر غور آیا اور اس بات کا اعادہ کیا

گیا کہ جب تک کوئی امیدوار میرٹ پر نہیں آتا اس وقت تک موجودہ قائم مقام

ڈائریکٹر کی خدمات سے استعفاء کیا جائے۔ بہر حال اب سلیکشن بورڈ ایک امیدوار کی تقرری کی سہارا کر چکا ہے اور امید ہے سنڈیکیٹ اس کی منظوری دے دی گی۔

### شعبہ تعلیم میں اقلیتوں کی مختص نشستوں

#### اور داخلوں کی تفصیل

\*1940، جناب نوید عامر جیوا، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی۔ ایڈ کلاسز میں داخلہ کے لئے اقلیتی امیدواروں کے لئے 3 فیصد

اسامیں مختص کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا ایجوکیشن کالج ملتان میں سال 2002 کی بی۔ ایڈ کلاسز میں اس کوٹہ پر اقلیتی

امیدواروں کو داخلہ دیا گیا تو ان کے نام اور ولدیت بیان فرمائیں۔ اقلیتی امیدواروں

کے لئے کتنی سیٹیں مختص تھیں اور ان پر کتنے امیدواروں کو داخلہ ملا؟

(ج) کیا ایم۔ ایڈ کلاسز میں بھی اس کالج میں سال 2002 میں اقلیتی امیدواروں کو داخلہ دیا

گیا تو داخل ہونے والے امیدواروں کے نام اور ولدیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (د) کیا صوبہ میں پی۔ٹی۔سی اور سی۔ٹی کی کلاسز کے لئے اقلیتی طالب علموں کے لئے سینیں مختص ہیں تو ان کی تفصیل کالج اور سکول وار فراہم کی جائے۔ کیا سال 2002 کے سیشن میں ان reserved سینوں پر اقلیتی امیدواروں کو داخل کیا گیا تھا تو اس کی تفصیل سکول اور کالج وار فراہم کی جائے؟ اگر کسی بھی اقلیتی طالب علم کو اقلیتی کوڈ کی سیٹ پر داخلہ نہیں ملا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ه) کیا بساؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں اقلیتی امیدواروں کے لئے سینیں reserved ہیں تو ان کی تفصیل کلاس وار فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) جی ہاں۔

- (ب) اقلیتی امیدواران کے لئے 12 سینیں مختص تھیں۔ جن پر تمام امیدواران جنہوں نے درخواست دی تھی انہیں داخلہ دے دیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
- 1- سمن افضل گل ولد افضل گل رول نمبر 206
  - 2- روشن لعل ولد اعتباری لعل رول نمبر 221 صرف 2 درخواستیں آئیں۔
- جن پر دو طالب علم داخل ہوئے؟

طالبات

- 1- عنبر دختر ولیم رول نمبر 652
- 2- موذیکا کرامت دختر کرامت مسیح رول نمبر 661
- 3- سفینہ دین دختر دانیال دین رول نمبر 695
- 4- لبنی غوری دختر دلدار غوری رول نمبر 678
- 5- امیلیہ شائستہ دختر البرٹ اسے گل رول نمبر 697
- 6- عابدہ پریم دختر پریم مسیح رول نمبر 736

- (ج) ایم ایڈ کلاسز میں اقلیتی کوڈ نہیں ہے۔ لیکن ایک امیدوار میرٹ پر داخل ہوا ہے۔  
 1۔ ٹریسڈنٹر نواز شہین رول نمبر 19 (ایم ایڈ کلاسز)  
 (د) پی۔ٹی۔ سی اور سی۔ٹی کی کلاسز میں اقلیتی طالب علموں کے لئے کوئی سینٹ مختص نہیں ہے۔  
 (ه) بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں اقلیتی کوڈ نہ ہے۔

### سیالکوٹ محکمہ تعلیم میں ٹرانسفرز کی تفصیلات

- \*2016، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر تعلیم ازراہ نواز شہین بیان فرمائیں گے کہ۔  
 (الف) یکم اگست 2001 سے محکمہ تعلیم ضلع سیالکوٹ میں کتنے ملازمین کے تبادلے کئے گئے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، مدت ملازمت، پتا اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ٹرانسفر کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟  
 (ب) ان تبادلہ جات میں سے کتنے ضلع ناظم کے حکم کے تحت کئے گئے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، مدت ملازمت، پتاجات اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟  
 (ج) ان میں سے کتنے تبادلے ملازمین کی اپنی درخواست پر کئے گئے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، مدت ملازمت، پتاجات اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائیں؟  
 (د) ان میں سے کتنے تبادلے سیاسی، انتظامی اور عوامی مفاد میں کئے گئے ہیں؟

### وزیر تعلیم،

- (الف) یکم اگست 2001 سے محکمہ تعلیم ضلع سیالکوٹ میں 823 ملازمین کے تبادلے کئے گئے۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، مدت ملازمت، پتا، موجودہ تعیناتی اور ٹرانسفر کرنے کی وجوہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔  
 (ب) ان میں سے 337 تبادلے ضلع ناظم کے حکم کے تحت کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔



- (ج) 462 ملازمین کے تبادلے ان کی اپنی درخواستوں پر کئے گئے جس کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) انتظامی اور مفاد عامہ کے تحت کئے گئے تبادلوں کی تعداد 24 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

### ڈاکٹر فوزیہ سلیمی کاتین عہدوں پر تعیناتی کا جواز

\*2019، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر فوزیہ سلیمی چیئر پرسن P.T.B پر نیپل ایجوکیشن کالج خواتین اور چیئر پرسن منسٹر ہلک فورس کام کر رہی ہیں؟ ڈاکٹر فوزیہ سلیمی کن وجوہات کی بناء پر ایک وقت تین عہدوں پر فائز ہیں؟
- (ب) ڈاکٹر فوزیہ سلیمی چیئر پرسن بورڈ کی کتنی کتابوں کی author ہیں؟
- (ج) ڈاکٹر صاحبہ کی تعیناتی بطور author رائٹنگی روز کی خلاف ورزی نہ ہے؟
- وزیر تعلیم،

(الف) اس وقت ڈاکٹر فوزیہ سلیمی صرف پنجاب میسٹریکٹ بک بورڈ کی چیئر پرسن کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ تاہم یہ درست ہے کہ وہ ایک وقت میں چیئر پرسن پنجاب میسٹریکٹ بک بورڈ، پر نیپل کالج آف ایجوکیشن برائے خواتین لاہور اور چیئر پرسن منسٹر ہلک فورس تینوں عہدوں پر کام کرتی رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آج تک پاکستانی سکولوں میں نصاب تعلیم کی revision اس طریقے سے نہ ہوئی تھی کہ وہ need based ہو۔ جس سے ہمارا نصاب دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے مطابق ہو جانے لگا۔ لہذا حکومت پنجاب نے 1999 میں ڈاکٹر فوزیہ سلیمی چیف کوآرڈینیٹر کی زیر نگرانی ایک کمیٹی بنائی جس کا کام سائنس اور آرٹس کے نصاب کو revise کر کے نئے Curriculum کے مطابق کتابیں

لکھا تھا۔ چونکہ درسی کتب کی چھپائی کا کامجانب نیکیٹ بک بورڈ لاہور میں سرانجام پاتا تھا۔ لہذا مذکورہ بالا کام کی احسن طریقہ سے تکمیل اور تسلسل کے لئے ڈاکٹر فوزیہ سلیمی کو پنجاب نیکیٹ بک بورڈ لاہور کی چیئر پرسن مقرر کیا گیا۔ جبکہ پرنسپل کلج آف ایجوکیشن برائے خواتین لاہور اور چیف کوآرڈینیٹر منسٹرز ہاسک فورس کے اضانی عہدے ان کے پاس رہے۔ وہ یہ اضانی ذمہ داریاں بغیر کسی مالی معاوضہ کے سرانجام دیتی رہی ہیں۔

- (ب) ڈاکٹر فوزیہ سلیمی پنجاب نیکیٹ بک بورڈ کی کسی کتاب کی author نہ ہیں۔ تاہم وہ مختلف کتابوں میں ایک ایک chapter کی author ہیں۔
- (ج) یہ تعیناتی رائٹنگی رولز کے خلاف نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

قصور، جعلی اسناد پر سکول ٹیچر کی تعیناتی

اور حکومتی اقدامات

- 263، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد محمود P.T.C نیچر، گورنمنٹ پرائمری سکول تھیہ وڈانہ صطینی آباد ضلع قصور کے خلاف جعلی تقرری حکم نامہ اور جعلی سند پی۔ٹی۔سی اور ایف۔اے کی انکوٹری کا ضلع ناظم قصور نے حکم دیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے ذمہ دار افسران کی انکوٹری کے نتیجہ میں مذکورہ نیچر کی پی۔ٹی۔سی اور ایف۔اے کی اسناد جعلی ثابت ہوئیں اور تقرری نامہ فراڈ اور بوگس نکلا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری تعلیم سکولز پنجاب نے اس نیچر کی بحالی کا حکم دیا۔  
براہ مہربانی مطلع فرمائیں کہ۔

1۔ مذکورہ نیچر کے خلاف انکوائری رپورٹ میں جو الزامات عاید کئے گئے تھے وہ کیا درست تھے؟

11۔ اگر درست تھے تو بحالی کا حکم کیوں، کیسے اور کس قانون کے تحت دیا گیا؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) اگرچہ یہ درست ہے کہ محکمہ انکوائری کے نتیجے میں مذکورہ نیچر کی اسناد درست ثابت نہ ہوئی لیکن اس کی تفرری آرمی سروے کے دوران ہو گئی قرار نہ دی گئی۔

(ج) مذکورہ اہلکار کی درخواست پر وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم نے دوبارہ انکوائری کی جس کے نتیجے میں اسے بحال کیا گیا۔

سرانے سدھو، خانیوال، میٹرک کی جعلی سند

پر کلرک کی تعیناتی کا۔۔۔ واز

264، جناب محمد یار ہراج، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

A.E.O مرکز (زنانہ) سرانے سدھو (خانیوال) میں ظفریاب کلرک تعینات ہے جس کی میٹرک کی سند رول نمبر 62276 رجسٹریشن نمبر 92-SMA-9493 کو ہوگی قرار دے کر بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ملتان نے 6-11-2000 کو منسوخ کر دی ہے۔ اسی منسوخ شدہ سند کی بنیاد پر ظفریاب کلرک بھرتی ہوا تھا اور سند منسوخ ہونے کے باوجود ڈیوٹی انجام دے رہا ہے اور باقاعدگی سے تنخواہ وصول کر رہا ہے۔ اگر درج بالا سوال درست ہے تو ظفریاب کلرک کس قانون کے تحت محکمہ میں ڈیوٹی انجام دے رہا ہے اور تنخواہ

وصول کر رہا ہے۔ اگر کوئی ضابطہ یا عدالتی حکم ہے تو اس کی صدقہ نقل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر تعلیم،

محمد ظفریاب گورنمنٹ ہائی سکول رحمانہ سو تحصیل کبیر واہ ضلع غانیوال میں مورخہ 31-08-1995 میں بھرتی ہوا۔ مذکورہ اہلکار کے خلاف شکایت موصول ہونے پر ڈائریکٹر سیکنڈری ایجوکیشن ملتان کے احکامات کے تحت انکو ازری کا آغاز کیا گیا۔ اگرچہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان نے محمد ظفریاب کی میٹرک کی سند کو بوجس قرار دیا۔ لیکن مذکورہ اہلکار نے سول کورٹ غانیوال سے حکم امتناعی حاصل کیا۔ سول کورٹ نے مذکورہ اہلکار کا کیس خارج کر دیا۔ جس کے خلاف اس نے سیشن کورٹ میں اپیل کی اور دوبارہ حکم امتناعی حاصل کیا۔ سیشن کورٹ کی جانب سے کیس کے اخراج کے بعد ظفریاب نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی ہے جو کہ ابھی تک زیر کارروائی ہے۔ محکمہ تعلیم نے مذکورہ اہلکار کے خلاف کارروائی کے لئے ایک انکو ازری کمیٹی تشکیل دی ہے۔ جس نے اسے چارج شیٹ اور یاد دہانی کے تین مراسلے جاری کئے ہیں جبکہ اس نے شامل چارج شیٹ کا جواب نہیں دیا ہے۔ قانونی تقاضوں کے مطابق مذکورہ اہلکار کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ عدالتی فیصلوں کی نقول پیش کی جا رہی ہیں۔

صوبہ میں رجسٹرڈ ان رجسٹرڈ و الحاق شدہ

سکولوں کی تعداد اور کارکردگی کی تفصیلات

271، میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) پنجاب میں ضلع وار کل کتنے پرائیویٹ سکول ہیں۔ ان میں سے کتنے سکول رجسٹرڈ ہیں اور کتنے بنیر رجسٹریشن کے کام کر رہے ہیں؟

- (ب) پنجاب کے گتے پرائیویٹ سکولوں کا بورڈز کے ساتھ الحاق ہے؟
- (ج) کیا محکمہ تعلیم بغیر رجسٹریشن کے کام کرنے والے سکولوں کے خلاف 1984 کے آرڈیننس برائے پرائیویٹ سکولز کے تحت کارروائی کرتا ہے۔ اگر ایسی کوئی کارروائی کی گئی ہے تو ان کی تعداد کیا ہے؟
- (د) کیا محکمہ تعلیم کوئی ایسا سسٹم جانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کا میٹرز فیسوں کی حد، تعلیمی نصاب وغیرہ چیک کیا جاسکے؟
- (ه) کیا پرائیویٹ سکولوں کی بہتری کے لئے محکمہ تعلیم موجودہ قانون پر عملدرآمد یا قانون کو مزید بہتر بنانے کے لئے بھی اقدامات کر رہا ہے؟
- (و) کیا محکمہ تعلیم کے پاس کوئی ایسا پیلنڈ ہے جس سے یہ چٹا چل سکے کہ اس کے اپنے سکولوں کی کارکردگی اور پرائیویٹ سکولوں کی کارکردگی میں کیا فرق ہے؟

### وزیر تعلیم،

(الف) پنجاب میں کل 27,746 پرائیویٹ سکولز ہیں۔ جن میں سے رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد 20,634 اور غیر رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد 7,112 ہے۔ جن کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ب) اس وقت پنجاب کے 1,587 پرائیویٹ سکول متعلقہ تعلیمی بورڈز کے ساتھ الحاق شدہ ہیں۔

(ج) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے بغیر رجسٹریشن کے کام کرنے والے 210 سکولوں کے خلاف 1984 کے آرڈیننس برائے پرائیویٹ سکولز کے تحت قانونی کارروائی کی ہے۔

(د) پنجاب کے تمام اضلاع میں پرائیویٹ سکولوں کا میٹرز فیسوں کی حد اور تعلیمی نصاب کو 1984 کے آرڈیننس کے مطابق جانے کے لئے انسپشن کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔

(ه) پرائیویٹ سکولوں کی بہتری کے لئے موجودہ قانون پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے جبکہ اس میں مزید بہتری کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(و) حکمانہ اور بورڈ امتحانات سے تعلیمی کارکردگی کے سیدار کو جانچا جاسکتا ہے۔

## سکول جانے والی عمر کے بچوں کے سکول

### داخلوں کے لئے حکومتی اقدامات

272، محترمہ شایین عتیق الرحمن، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) روزنامہ جنگ مورخہ 12 مئی 2004 میں خالد گیلانی کی خبر کے حوالے سے کیا یہ درست

ہے کہ سکول جانے والی عمر کے 24.6 ملین بچوں میں سے 8.9 ملین بچے سرکاری سکولوں

میں اور 3.6 ملین بچے پرائیویٹ سکول میں جاتے ہیں جب کہ 12.08 ملین بچے (5.7 ملین

لڑکے اور 6.3 ملین لڑکیاں) سکول کی تعلیم سے محروم ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یونیکو اور ایم۔ ڈی۔ جی کے بذریعہ یو۔ پی۔ ای مقاصد حاصل

کرنے اور دانتوں میں اضافے کے لئے کون کون سے منصوبہ جات زیر غور ہیں؟

### وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) حکومت شرح خواندگی میں اضافے کے لئے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے۔ جن میں

قابل ذکر سرکاری تعلیمی اداروں میں یوشن فیس کا نہ لینا، درسی کتب کی مفت فراہمی،

کم شرح خواندگی والے 15 اضلاع 80 فیصد حاضر رستے والی طالبات کو ماہانہ وظائف کی

ادائیگی اور خوردنی تیل کی فراہمی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یو۔ پی۔ ای پراجیکٹ کے تحت

68.664 ملین روپوں کا 6 اضلاع میں منصوبہ جاری ہے۔ اس کا اہم مقصد سکول جانے والی

عمر کی طالبات کو سکولوں میں لانا اور drop out rate کو ختم کرنا ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول میلسی، 2001 تاحال،

فراہم کردہ فنڈز اور اخراجات کی تفصیل

286 مہینے ماجد نواز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فراہم کیے گئے۔  
(الف) گورنمنٹ ہائی سکول میلسی کو سال 2001 سے آج تک کتنی سالانہ گرانٹ کس بنا پر

حکومت کی طرف سے دی گئی ہے؟

(ب) کتنی گرانٹ اس سکول کے طالب علموں سے وصول کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران جو گرانٹ موصول ہوئی وہ کہاں کہاں کن کی زیر نگرانی خرچ

ہوئی۔ ان کے نام عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جانے؟

(د) اگر ان سالوں کے دوران فراہم کردہ گرانٹ کا آڈٹ ہوا تو آڈٹ کی نقل فراہم کی

جانے؟

(ہ) اگر آڈٹ ٹیم نے اس گرانٹ کے خرچ پر کوئی اعتراض نکایا تو کیا تھا اور اس کا ذمہ

دار کس آفیسر کو ٹھہرایا گیا؟

وزیر تعلیم،

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول میلسی کو 2001 سے آج تک فراہم کی گئی contingent grant

کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	گرانٹ
2000-01	70,480
2001-02	82,904
2002-03	75,055
2003-04	1,44,200

(ب) سکول کے طالب علموں سے بطور پیپر فنڈ 9,212 اور بجلی فنڈ 22,259 روپے وصول

کئے گئے۔

(ج) ان سالوں کے دوران موصول ہونے والی گرانٹ مندرجہ ذیل کی زیر نگرانی خرچ ہوئی۔

1- میں محمد عبدالنگور، سینئر ہیڈ ماسٹر سکول نمبر 18 (08.05.2004 تا 08.06.2000)

2- رانا محمد اسحاق، ڈپٹی ہیڈ ماسٹر (D.D.O) سکول نمبر 17 (24.06.2004 تا 09.05.2004)

3- محمد احتیاق احمد سیال، سینئر ہیڈ ماسٹر سکول نمبر 19 (25.06.2004ء مال)

خرچ کی گئی گرانٹ کی مدت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سالوں کے دوران آڈٹ نہیں ہوا۔

(ه) ابھی تک ان سالوں کے اخراجات کا آڈٹ نہیں ہوا۔

### گورنمنٹ ہائی سکول میلسی، موجودہ ہیڈ ماسٹر

#### کے کوآف اور سروس ریکارڈ کی تفصیل

287، میاں ماجد نواز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول میلسی کے موجودہ ہیڈ ماسٹر کا نام، گریڈ، تعلیمی قابلیت، عرصہ

تعیینی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس سکول میں تعیناتی کے دوران اس کے خلاف کتنی شکایات محکمہ کو موصول ہوئی

ہیں۔ ان شکایات کی انکوائری رپورٹ نیز انکوائری کرنے والے افسران کے نام، حصدہ

اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کتنی انکوائریوں میں ہیڈ ماسٹر مذکورہ کو طرز قرار دیا گیا اور ان کے خلاف کیا کیا

کارروائی کی گئی؟

(د) اس ہیڈ ماسٹر کی اس سکول میں تعیناتی سے قبل جائیداد کتنی تھی اور اب کتنی

جائیداد ہے۔ اس نے مذکورہ سکول میں تعیناتی کے دوران جو جو جائیداد اپنے یا اپنے

بوی بچوں یا خاندان کے نام خرید کی ہے۔ اس کی تفصیل مع خرید کردہ جائیداد کی

تفصیل فراہم کی جائے؟



(ہ) کیا اس جائیداد کی خرید سے قبل حکمہ سے N.O.C حاصل کیا گیا تھا تو اس کی نقل فراہم کی جائے؟ اگر جائیداد خریدنے کے لئے اجازت N.O.C نہ لیا گیا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول میلسی کے موجودہ ہیڈ ماسٹر مہر محتاق احمد سیال 25-06-04 سے اس سکول میں تعینات ہیں۔ ان کا گریڈ '19'، تعلیمی قابلیت 'ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ایڈ' ایم۔ فل ہے۔

(ب) اس سکول میں تعیناتی کے دوران مذکورہ ہیڈ ماسٹر کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

(ج) جڑ (ب) کے جواب کی روشنی میں جڑ (ج) جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(د) مہر محتاق احمد سیال کی گورنمنٹ ہائی سکول میلسی میں تعیناتی سے قبل کلکتی جائیداد 10 امرہ کا وراثتی مکان واقع گلستان شہر ہے۔ جبکہ مذکورہ سکول میں تعیناتی کے دوران انہوں نے اپنے بیوی بچوں یا خاندان کے نام کوئی جائیداد نہیں خریدی۔

(ہ) جڑ (د) کے جواب کی روشنی میں جڑ "ہ" جواب کا متقاضی نہ ہے۔

تحصیل میلسی، گورنمنٹ ہائی سکولوں کی تعداد، نام

اور تعینات ہیڈ ماسٹروں سے متعلقہ تفصیلات

288، میاں ماجد نواز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل میلسی میں قائم گورنمنٹ ہائی سکول کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں تعینات ہیڈ ماسٹر صاحبان کے نام، ولدیت، پتہ، بات، ڈویسائل، تعلیمی

قابلیت، گریڈ، ماہانہ تنخواہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ج) جو ہیڈ ماسٹر اس تحصیل میں عرصہ تین سال سے زائد فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کو ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) جن ہیڈ ماسٹر صاحبان کا پچھلے تین سال کا ڈل اور میٹرک کارڈزٹ حکومت کے میڈر کے مطابق کم رہا ان کے نام اور جگہ کی تفصیل نیز ان کے خلاف رزلٹ مقررہ میڈر سے کم ہونے پر کیا قانونی / جھگڑہ کارروائی کی گئی؟
- (ه) جن ہیڈ ماسٹر صاحبان کا پچھلے ایک سال کے دوران کریشن، بد عنوانی اور عوامی شکایات پر تبادلہ ہوا ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کا تبادلہ منسوخ کر دیا گیا تھا تو ان کا تبادلہ منسوخ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (و) کتنے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے خلاف جھگڑہ انکوائریاں کس کس بنا پر ہو رہی ہیں ان کی تفصیل الگ الگ دی جائے؟

### وزیر تعلیم،

- (الف) تحصیل میلسی میں 27 بوائز اور 10 گرلز ہائی سکول کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) بہتر نظم و نسق اور کسی قسم کی شکایات موصول نہ ہونے کی بنا پر انہیں تبدیل نہیں کیا گیا۔
- (د) گورنمنٹ ہائی سکول خان پور کارڈزٹ مطلوبہ میڈر سے کم تھا جس کی بنا پر سکول کے ہیڈ ماسٹر کو وارننگ جاری کی گئی۔
- (ه) عبدالشکور سینئر ہیڈ ماسٹر سکیل نمبر 18 گورنمنٹ ہائی سکول میلسی کا تبادلہ عوامی شکایات کی بنا پر گورنمنٹ ہائی سکول 211/WB تحصیل میلسی کیا گیا جس پر عہدہ آمد ہو چکا ہے۔
- (و) اس وقت تحصیل میلسی کے کسی بھی ہیڈ ماسٹر کے خلاف انکوائری تصفیہ طلب نہ ہے۔

## تعزیت

پروفیسر اشفاق احمد کی روح کے ایصالِ ثواب

کے لئے دعائے مغفرت

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، راجہ صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، عکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ اور اس ایوان سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ملک کے انتہائی قابل ادیب، محقق، پروفیسر اشفاق احمد فوت ہو گئے ہیں ان کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ کی جائے اور اسی طرح ہم سے ایک معمول ہوئی ہے کہ ہم 6۔ ستمبر کو حاضر وردی والے کو سلام کرتے رہے لیکن 6۔ ستمبر کے شہداء کو معمول گئے لہذا ان شہداء کے لئے جنہوں نے اس ملک کے دفاع کے لئے جہادت کے خلاف قربانی دی ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔ 6 اور 7۔ ستمبر کی تاریخ کو حاضر ذیوئی وردی والا جن کے ہاتھ میں ان کی جان ہے اس کو سلام کرتے رہے اور باہر بھی بہت سے بیرونی کی عہمت کے لئے گئے ہوئے ہیں تو باقی جو اصل شہداء ہیں جن میں میجر عزیز بھٹی، سوار شہید، محفوظ شہید اور ان سب شہداء کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! مجھے اس تجویز کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن کل جناب کی عدم موجودگی میں جب بینٹل آف چیئرمین کے چیئرمین نذر فرید کھوکھر صاحب اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے تو انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے ایک بہت اچھی روایت قائم کی تھی کہ جو پوائنٹ آف آرڈر relevant نہیں تھا تو اس کو انہوں نے اسی وقت rule out کر دیا تھا۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ معزز رکن چونکہ خود وکیل ہیں تو آپ ان سے یہ

فرمائیں کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پڑھیں اور پوائنٹ آف آرڈر کے مطابق اگر ان کا پوائنٹ آف آرڈر relevant ہے تو آپ اس کو in order قرار دیں اگر نہیں تو اس کو rule out فرمائیں اور جہاں تک فاتحہ خوانی کا تعلق ہے اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہمیں اب ایک اجمعی روایت قائم کرنی چاہئے کہ جو پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہمیں شروع ہی میں اس کو ختم کر دینا چاہئے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! لاہ منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ عباسی صاحب نے جو معاملہ پوائنٹ آف آرڈر پر پیش کیا ہے وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا اور غالباً ان کا اشارہ اس طرف ہے کہ جو Rules of Procedure میں پوائنٹ آف آرڈر سے متعلق definition دی گئی ہے اس میں یہ بات cover نہیں ہوتی۔ بات یہ ہے کہ ان Houses کو ایک تو Rules of Procedure کے تحت چلانا ہوتا ہے اور دوسرا ان Houses کی کچھ روایات بھی ہیں۔ یہ اس ہاؤس کی شروع سے ہی روایت رہی ہے کہ کوئی بھی ایسا معاملہ جو بہت اہمیت کا حامل ہو اور وہ معاملہ اس دن یا اس وقت سے متعلق ہو تو اس کو پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے چیئر کے نوٹس میں لایا جاتا ہے پھر اس پر جو بھی حکومت کی طرف سے جواب ہو یا کوئی فاتحہ خوانی کا مسئلہ ہو تو اس کو لیا جاتا ہے۔ یہ اس ہاؤس کی روایت ہے جو شروع سے ہی چلی آ رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف Rules of Procedure کی بات نہیں بلکہ اس ہاؤس کی روایات بھی ہیں اور یہ اجمعی روایات ہیں۔ ہمیں ان کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ جو بات اب میرے دوست پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے نوٹس میں لانے ہیں اس میں کوئی دوسری رائے ہو نہیں سکتی کہ واقعی 6-ستمبر کو ان شہداء کا ہم پر یہ قرض ہے اور یہ ہماری ذمہ داری تھی کہ ہم ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتے بجانے اس کے کہ یہ حاضر سروس آدمی کو سزا دینا سلام کرتے رہے اور اس کی وردی کے کانٹے گلتے رہے۔ اسی طرح سے پروفیسر اشفاق جو کہ اہتلافی دانشور انسان تھے جن کی تمام کتب فکر میں عزت کی جاتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان

کی فاتحہ خوانی آج ہاؤس کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہی ہوئی چاہیے تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! 6۔ ستمبر کو یہاں اجلاس بھی ہوا ہے اور جو بابت وزیر قانون صاحب

نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر جو کارروائی چل رہی ہوتی ہے اس سے متعلقہ ہوتا

ہے۔ یہ بات 6۔ ستمبر کو بھی اٹھائی جا سکتی تھی اور 6۔ ستمبر کو نہ صرف حکومت نے بلکہ پورے عوام

نے پروگرام کئے، فاتحہ خوانی کی اور ان شہداء کی قبروں پر جا کر بھول بھی پڑھانے لگے ہیں۔

اس کو اس سال بھی ایسے ہی منایا گیا جس طرح ہر سال منایا جاتا ہے۔ وزیر قانون کو صرف یہ

اعتراض تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر متعلقہ کارروائی کے مطابق نہیں تھا۔ ان کو فاتحہ خوانی کے بارے

میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جہاں تک اشفاق صاحب کے بارے میں ہے وہ پاکستان کا asset

تھے، وہ بہت بڑے رائٹر تھے اور پاکستان کا بہت قیمتی سرمایہ تھے۔ اتنی اہمگی گفتگو کرنے

والا شخص پاکستان میں بہت کم پیدا ہوا ہے ان کے لئے ہم بھی فاتحہ خوانی کے لئے تیار ہیں اور

فاتحہ خوانی ہوئی ہی چاہیے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جناب اشفاق (مرحوم) کے لئے دمانے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب اشفاق احمد (مرحوم) کے احوال ثواب

کے لئے دمانے مغفرت کی گئی)

### پوائنٹ آف آرڈر

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سپیکر، جی، عباسی صاحب!

## ارٹھی عمارات کی اصل حالت قائم رکھنا

(--- جاری)

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، بات یہ ہے کہ کل منسٹر C&W نے assurance دی تھی کہ ہائیکورٹ کو نہیں گرایا جانے گا، اس طرح کی غلط assurance اس ہاؤس میں دی جاتی ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ہائیکورٹ کل بھی گری تھی اور آج بھی اس کو گرایا جا رہا ہے۔ جب وزیر صاحب کو کچھ پتا نہیں ہوتا تو پھر اس ہاؤس میں غلط بیانی کیوں کی جاتی ہے لہذا اس بات کی وضاحت کی جائے۔ باقی دیگر وزراء اور راجہ بشارت صاحب بھی جو لاء سے متعلق ہیں وہ بھی خاموش بیٹھے رہے جب منسٹر C&W غلط assurance دے رہے تھے حالانکہ تمام اخبارات میں لکھا گیا ہے کہ کل بھی ہائی کورٹ گرتی رہی اور آج بھی ہائیکورٹ کے پچھلے بلاک گرانے جا رہے ہیں۔ میری وزیر قانون سے گزارش ہے کہ اس پر دوبارہ assurance دیں اگر دے سکتے ہیں اور اگر نہیں دے سکتے تو کم از کم اس ایوان میں غلط assurance نہ دیا کریں۔ اس سے ہمارا بھی استحقاق مجروح ہوتا ہے اور اس ہاؤس کا تقدس بھی پامال ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر اچوٹکے C&W کا ٹکڑے میرے متعلق نہیں ہے اس لئے مجھے اس سلسلے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں لیکن معزز ممبر نے جن تحفظات کا اظہار کیا ہے تو یہ خود lawyer ہیں اور انہیں پتا ہے کہ ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن نے بھی اس معاملے کو take up کیا ہوا ہے اور باقی بھی وکلاء کی تنظیمیں اس پر بات کر رہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مجھے کوئی عار نہیں ہو گا۔ میں معزز رکن سے بھی بات کر لیتا ہوں۔ اس کے علاوہ ہم پنجاب اسمبلی اور صوبائی حکومت کے حوالے سے بھی چیف جسٹس صاحب سے رابطہ کر کے اپنے تحفظات کا اظہار کر سکتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں ان سے رابطہ کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا منہا اللہ صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! کل جب وزیر C&W نے اس بارے میں اظہار خیال کیا تھا تو وزیر قانون یہاں پر موجود تھے اور میں نے یہاں پر بیٹھے دیکھا کہ انہوں نے ان کے ساتھ consult کر کے جواب دیا تھا اور وہ جواب بڑا واضح تھا کہ ایسا نہیں ہو رہا اور ایسا نہیں ہو گا لیکن اس کے باوجود جب پتا کروایا گیا تو ہائیکورٹ کی بڈنگ گری تھی۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہائی کورٹ نہیں گرایا جا رہا، ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ تو کب کے گرانے جا چکے ہیں اب صرف بڈنگ گرائی جا رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تھوڑا سا خود ہی دیکھ لیں اور اپنے دل سے ہی اس بات کی گواہی لے لیں کہ سپریم کورٹ کو کس نے گرایا تھا؟ ان کے ذہن میں ہر وقت یہی بات چھائی رہتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ویسے آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ سپریم کورٹ کو گرایا گیا تھا۔ رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ویسے تو یہ روز کی بات کرتے ہیں۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا تھا اور وزیر قانون نے اٹھ کر اپنی بات کر دی تو یہ کون سے روز ہیں؟ جناب قائم مقام سپیکر، چونکہ آپ نے وزیر قانون کو refer کیا تھا، یہ اس کا جواب دے رہے تھے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! روز تو یہ کہتے ہیں کہ میری بات مکمل ہونے کے بعد یہ جواب دیتے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میرا خیال ہے کہ آپ بات کر چکے تھے اس کے بعد انہوں نے جواب دیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں تو ابھی بات کر رہا تھا۔ میں نے تو صرف اتنی بات کی تھی کہ ہائیکورٹ کی بڈنگ کو کل بھی گرایا جا رہا تھا اور آج بھی گرایا جا رہا ہے اور انہوں نے جو جواب دیا وہ بڑا واضح تھا کہ ایسا نہیں ہو رہا ہے لیکن آج وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ میرے متعلقہ نہیں ہے۔ اس کے بارے میں مجھے پتہ نہیں ہے۔ میں پتہ کروا کر پھر بتاؤں گا۔ اتنی دیر میں تو وہ بڈنگ گری چکی

ہو گی۔ پھر یہ کیا پتا کروائیں گے؟ آج اجلاس چل رہا ہے۔ یہ کسی بھی وقت اس کا جواب پتا کر لیں کیونکہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے ساتھ ان کی ہر وقت اور ہر معاملے میں ہارٹ لائن پر بات رہتی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری حکومت کا اعزاز ہے جس کو شاید رانا صاحب discredit سمجھ رہے ہوں۔ یہ ہمارا اعزاز ہے کہ ہم عدلیہ کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں اور اس حوالے سے ساتھ لے کر چل رہے ہیں کہ ہم عدلیہ کا دلی طور پر احترام کرتے ہیں اس لئے ہمارے ان کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری حکومت اس relationship کو ہمیشہ قائم رکھے گی۔ جہاں تک ہائیکورٹ کی بڈنگ demolish ہونے کا تعلق ہے بنیادی طور پر یہ ہائیکورٹ کے domain کا معاملہ ہے۔ یہ ان کی اپنی بڈنگ ہے جس کو گرایا جا رہا ہے لیکن کل رانا آفتاب صاحب نے جو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی وہ اس حوالے سے کی تھی کہ یہ بڈنگ بتول رانا صاحب کے ان عمارت میں شامل ہے جو قومی ورثہ قرار دی گئی ہیں اور ان کو demolish نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی روشنی میں وزیر مواصلات و تعمیرات نے بیان دیا تھا کہ قواعد و ضوابط کے معنی کوئی کام نہیں کیا جائے گا۔ اگر وہ بڈنگ واقعتاً قومی امانہ قرار دی گئی ہے یا اس کا کوئی حصہ گرایا جا رہا ہے یا جو بھی صورت حال ہے میں آج رابطہ کر کے جناب کی خدمت میں پیش کر دوں گا کیونکہ میرا براہ راست اس معاملے سے تعلق نہیں ہے۔ میں نے تو information یعنی ہے اور information لے کر میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، رانا منہا اللہ خان!

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری یہ ایکٹ ہے کہ جن عمارتوں کو قومی ورثہ قرار دیا گیا ہے اور مال روڈ پر جو عمارتیں ہیں اس میں اگر کوئی کسی قسم کی alteration کرتا ہے یا گراتا ہے تو پنجاب حکومت اس کا نوٹس لیتی ہے۔ یہ معاملہ حکومت کے اختیار میں ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم عدلیہ کو ساتھ لے کر چلتے ہیں تو یہ کب عدلیہ کو ساتھ لے کر چلتے ہیں؟ یہ تو عدلیہ



کے اوپر قبضہ کر کے چلتے ہیں اور انہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے جس قسم کے وہاں پر promotions کے سلسلے میں معاملات پیش آنے ہیں تو جو موجودہ چیف جسٹس صاحب ہیں وہی اختیارات رکھتے ہیں لیکن ان کو نہ ان کی فکر ہے نہ کسی اور کی فکر ہے اور وہ اپنے طور پر سارا معاملہ کر رہے ہیں جس سے میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف ہائیکورٹ کی historical values کو ناقابل تملی نقصان پہنچے گا بلکہ ویسے بھی یہ کوئی اہم بات نہیں کہ حکومت یہاں کچھ کہہ رہی ہے اور وہاں کچھ اور ہو رہا ہے۔ اگر ان کو information نہیں ہے تو یہ information لے کر آج ہی اس کا جواب دیں یا یہ کہیں کہ وہاں پر بلڈنگ نہیں گرائی جا رہی ہے جیسا کہ انہوں نے گل کہا تھا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ وزیر قانون نے یہی کہا ہے کہ وہ اہم information لے کر آپ کو بتاتے ہیں۔  
رانا ثناء اللہ خان، جناب سیکرٹری کیا آج ہی بتائیں گے؟

### تحریک استحقاق

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی ہاں وہ آج ہی بتائیں گے۔ اب تحریک استحقاق شروع کی جاتی ہے یہ تحریک استحقاق میں محمد لطیف منوار راجپوت کی ہے۔

کنزرویٹر فارسٹ بہاولپور کارکن اسمبلی سے تو حسین امیز رویہ

میں محمد لطیف منوار راجپوت، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آج سے تقریباً دو ماہ پہلے میں ذاتی طور پر Conservator Forest بہاولپور کے دفتر گیا اور انہیں بتلایا کہ میرے علاقے کے ایک زمیندار عزیز الرحمن کے ذاتی درخت واقع نزد صادق داہر آپ کے محکمہ نے زبردستی نمبر لگا کر قبضہ کر لیا

ہے۔ آپ براہ مہربانی کسی کی ڈیوٹی لکائیں اور معاملہ حل کریں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں معاملہ دیکھ لوں گا۔ اس کے بعد میں نے مورخہ 29 جولائی بروز جمعرات کو 12 بجے Conservator Forest بہاولپور کو فون کیا اور انہیں بتلایا کہ میں پہلے بھی آپ کے دختر آیا تھا اور آپ کو دوبارہ اس معاملے کے بارے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کا سٹاف اپنی ذاتی رنجشوں کے نتیجے میں لوگوں کو نقصان پہنچا رہا ہے، آپ تین دن کے اندر مجھے رپورٹ کریں۔ اس پر Conservator نے فرمایا کہ میں کسی M.P.A کا ذاتی ملازم نہیں ہوں اور نہ میں رپورٹ دینے کا پابند ہوں۔ آپ سے جو کچھ ہوتا ہے کر لیں۔

کنزرویٹر بہاولپور کا یہ توہین آمیز رویہ اور کرپٹ اہلکاروں کی پشت پناہی سے نہ صرف میرا بلکہ پورے مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جانے۔ وزیر آبپاشی، جناب سپیکر ان کی یہ تحریک وزیر جنگلات سے متعلقہ ہے۔ وہ یہاں بیٹھے ہوئے تھے ابھی کسی ضروری کام کے سلسلے میں باہر گئے ہیں۔ اسے اگر pending کر لیا جائے اور کل take up کر لیا جائے تو بہتر ہو گا۔ بہت شکریہ

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب سپیکر! اس میں pending کی کیا ضرورت ہے؟ آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ اصل میں اس کا تعلق کوئی میری ذات سے نہیں ہے۔ یہ تو اس ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے 371 ایم۔ پی۔ ایز کے استحقاق کا مسئلہ ہے کہ آج کل جو یہ استحقاقات کے مجروح ہونے کے بہت ہی زیادہ واقعات ہو رہے ہیں اس کی وجہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہی ہے کہ معاملے کو مجلس استحقاقات کے سپرد کرنے کی بجائے کرے میں بلا کر آپس میں صلح کرادی جاتی ہے بلکہ صلح کیا ہوتی ہے ایک اور نئی privilege وہاں پر قائم ہو جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کمیٹی کے سپرد کی جانے کیونکہ کمیٹی نے تحریک کے تمام پہلوؤں کو دیکھنا ہوتا ہے اور اس میں یہ نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ یہ ایک بہت ہی کرپٹ گروہ ہے جو کہ جنگلات کی لکڑی بیچ بیچ کر کھا رہا ہے اور اس کا ابھی تک کسی قسم کا کچھ نہیں ہوا۔ وہ آدمی جس کے ساتھ اس طرح کی زیادتی ہوتی ہے اس کی خاص طور پر وجہ بھی یہی ہے کہ اس نے ان کے خلاف آواز

اٹھان تھی۔ اب اگر کرپٹ اہلکاروں کے خلاف آواز اٹھانے سے ایک ایم۔ پی۔ اے کچھ بھی نہیں کر سکتا تو آپ خود سوچیں کہ اس معاشرے کے اندر یا پنجاب کے اندر ایک عام آدمی کی کیا حیثیت ہو گی؟ لہذا میری آپ سے استدعا ہے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ آوازیں، منسٹر صاحب آگئے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! انھوں نے پہلے بھی ایک تحریک استحقاق دی تھی اور بعد میں پھر انھوں نے صلح کر لی تھی۔ میری استدعا یہ ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے بلکہ منسٹر صاحب کا اظہار کیا جائے اور ان کا جواب سنا جائے۔ آوازیں، منسٹر صاحب آگئے ہیں۔

میاں محمد لطیف ہزار راجپوت، بات یہ ہے کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ واپس والی کوئی ایسی بات ہے تو آپ اس حق کو بھی ختم کر دیں کہ privilege motion کو واپس ہی نہ لیا جاسکے۔ اس میں ایسی بات نہیں تھی۔ میری جو privilege motion تھی اس میں وہ وہاں پر کمیٹی کے سامنے آیا تھا اور اس نے ملان مانگی تھی۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ matter of privilege کی بات ہے۔ راجہ بھارت صاحب نے ایک دن بڑی صحیح بات کی تھی دیکھ کبھی کبھی کرتے ہیں۔ مسئلہ یہ تھا کہ جب breach of privilege ہوتا ہے It should be identified کہ یہ میری breach ہوتی ہے۔ جب پھر کمیٹی میں چلا جاتا ہے اور کمیٹی میں meet کرنے کے بعد اگر یہ اس کی apology کو accept کر لیتے ہیں تو اس سے پہلے ہی یہ apologize کو لے لیا کریں۔ آپ دیکھیں کہ ہماری جمہوریت ایم۔ پی۔ ایز کی ایک تحریک استحقاق ہونے دو سال سے چل رہی ہے اور اس میں ہم پکڑ لگا رہے ہیں مگر کمیٹی کو یہ اب آپ ہدایت کریں کہ وہ within specific time کوئی رزلٹ دے۔ اگر آپ نے یہ privilege motion کمیٹی میں بھیجئے کے بعد اس کو صرف مینٹلز میں ختم کرنا ہے تو اس کا مقصد نہیں ہے۔ There must be some line drawn۔ یہ breach of privilege ہوتی ہے یہ ہے کیا؟ اس کو اگر کامل ممبر صاحب نے

بعد میں اس کی un-qualified apology accept کرنی ہے تو یہ وزیر صاحب کو کہیں کہ وہ

مجھے un-qualified apology دے دیں I am ready to accept it.

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، مجھے کاپی دے دی جائے۔

میاں محمد لطیف منوار راجپوت، میں دوبارہ پڑھ دوں؟

چودھری اصغر علی گجر، وہ جواب دے رہے ہیں۔ کاپی پڑھ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ منسٹر فارسٹ سے گزارش

کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق پہلے پیش ہو چکی ہے تو ان کے پاس بھی میرے خیال میں نوٹس

کیا ہو گا تو وزیر موصوف جب ہاؤس میں آئیں تو کم از کم تیاری کر کے آئیں، ہوم ورک کر کے

آنا چاہیے۔ ابھی ایک معزز رکن نے یہ تحریک استحقاق move کی ہے تو منسٹر صاحب کہہ رہے

ہیں کہ ان کو علم ہی نہیں ہے۔ ابھی وہ پڑھ رہے ہیں۔ یہی میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ کم از کم

ان کو اتنی اہمیت دینی چاہیے کہ ایک ممبر کی طرف سے تحریک استحقاق آرہی ہے تو اس پر ان کو

ہوم ورک کرنا چاہیے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کی بات صحیح ہے لیکن منسٹر فارسٹ ابھی ہاؤس میں داخل ہوئے

ہیں اس لئے وہ پہلے سوال سمجھ نہیں سکے۔

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! میں اس کا جواب کل دے دوں گا۔ اسے کل تک pending کر

لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ اس کو pending کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر جنگلات، جی، کل تک pending کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن یہ جو واقعہ وہ بیان کر رہے ہیں یہ آپ نے پڑھ لیا ہے؛  
وزیر جنگلات، کیا واقعہ ہے؟ (قطع کلامیں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جب محترم رکن نے یہ تحریک استحقاق پڑھی ہے تو اس وقت منسٹر صاحب ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔ ابھی آ کر انہوں نے پڑھی ہے تو ان کو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب بھی موصول نہیں ہوا۔ اگر آپ اسے کل کے لئے pending فرما لیں گے تو جواب بھی آجانے کا تو منسٹر صاحب reply بھی دے دیں گے۔

### تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر، ملو! اسے کل تک pending کر دیتے ہیں۔ اب تحاریک التوائے کار شروع کی جاتی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیے!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس منجانب اسمبلی کی کارروائی اس بات کی گواہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ جو اختیارات چیف منسٹر کو یا ان کی کینٹ کو حاصل نہیں تھے، گورنر کے پاس تھے، روز آف بزنس تبدیل کر کے وہ ان کو واپس دلوانے گئے۔ گزشتہ دنوں اخبارات میں ایک سابق وفاقی وزیر کا ایک بیان حائل ہوا۔ وہ وفاقی وزیر جو پہلے وزیر داخلہ تھے اس وقت حلیہ کھڑے لائن وزیر بن گئے ہیں انہوں نے منجانب حکومت پر بڑے سنگین الزامات لگانے جن سے ہم سب کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ منجانب حکومت انسانی سمگنگ کے اندر ملوث ہے۔ جو افراد انسانی سمگنگ کرتے ہیں ان کو یہ protection دیتے ہیں۔ انہوں نے یہ الزام لگایا کہ منجانب ہائیکورٹ انسانی سمگنگ کرنے والوں کو bail out کرتا ہے، ان کو سولتیں مہیا کرتا ہے۔ منجانب ہائیکورٹ نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ یہ بالکل غلط بات ہے۔

انسانی سمٹنگ میں ٹوٹ جو شخص ہے وہ اس وقت بھی جیل میں ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ایک وفاقی وزیر پنجاب حکومت پر اس طرح کا براہ راست الزام لگا رہا ہے کہ گجرات میں اور دوسرے شہروں میں انسانی سمٹنگ میں ٹوٹ لوگوں کو پوری protection مہیا کی جا رہی ہے۔ اس طرح کی بات کر کے انہوں نے اس پورے ہاؤس کا استحقاق بھی مجروح کیا ہے اور ایک ایسی بات کہی ہے کہ جو ہمارے لئے نہ صرف بڑی افسوسناک ہی نہیں بلکہ شرمناک بھی ہے۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو یہاں پر حکومتی بیچوں کے افراد موجود ہیں اس بات کے بارے میں انہیں خود آگے بڑھ کر اس کی ذمہ داری کرنی چاہیے تھی۔ اس کا جواب دینا چاہیے تھا اور ہم کسی کو یہ حق نہیں دے سکتے ہیں کہ وہ فوجی وردی کے زور پر اور فوجی وردی کے چمچے جو طاقت ہے اس پر ہماری حکومت کے خلاف اس طرح کے الزامات لگائے۔ میں وزیر قانون اور دیگر حضرات سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بارے میں on the floor of the House جواب دیں کہ یہ جو وفاقی وزیر نے صوبائی حکومت پر الزامات لگائے تھے وہ درست تھے یا غلط تھے؟ اگر وہ غلط تھے تو اس کے متعلق حکومت نے کیا سوچ و پکار کیا ہے؟ اگر ان کے الزامات ٹھیک ہیں تو پھر بھی اس بات وضاحت ہمارے سامنے آئی چاہیے۔ یہ بہت اہم issue ہے۔ ایک وفاقی وزیر براہ راست اٹھ کر صوبائی حکومت پر الزامات کی بادش کر دیتا ہے لہذا اس کی ضرورت وضاحت ہونی چاہیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے۔ غلط فہمی کی بنیاد پر اگر اختلافات میں کوئی خبر آئی تھی تو ہائی کورٹ کی طرف سے اس کو rebut کیا گیا ہے اور حکومت پنجاب کی طرف سے بھی اسے rebut کیا گیا ہے۔ میں اس معزز ایوان اور معزز رکن کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بالکل بے بنیاد خبر تھی بے بنیاد الزامات تھے۔ ان کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ اسی لئے حکومت پنجاب نے اُس وقت بھی اسے rebut کیا تھا اور آج بھی ہم اس کی واضح طور پر تردید کرتے ہیں کہ ان الزامات کا حکومت پنجاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی تحریک اتوانے کا نمبر 601/04 ہے۔  
چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! وہ ایک ضروری میٹنگ کے لئے گئے ہیں اور جناب سے  
بھی درخواست کر کے گئے ہیں لہذا ان کی تحریک کو pending فرمایا جائے۔  
جناب قائم مقام سپیکر: جی ہاں! وہ مجھے بتا کر گئے ہیں اور ان کی درخواست بھی آئی ہوئی ہے  
لہذا ان کی تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 608/04 چودھری خالد محمود چوہان  
صاحب کی ہے۔

بورے والا شہر کے عوام کو شفاف

پانی کی فراہمی میں سست روی

(---جاری)

جناب خالد محمود چوہان، جناب سپیکر! یہ move ہو چکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر! یہ move ہو چکی ہے۔ کون وزیر صاحب اس کا جواب دیں گے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ  
نے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 سے قبل فراہمی آب و نکاسی کے لئے تقریباً 82 ملین روپے  
عوام الناس کے لئے خرچ کئے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو سال 2001 سے 2004 تک کوئی  
فڈز نہیں ملے۔ بورے والا شہر حدود میونسپل کمیٹی کی آبادی ایک لاکھ پچاس ہزار افراد پر مشتمل  
ہے۔ محکمہ نے ایک ٹیم تشکیل دے دی ہے جو موقع پر ملاحظہ کر کے رپورٹ بنانے لگی جس کی  
روشنی میں مزید عمل کیا جائے گا۔ رواں مالی سال میں سیوریج سکیم بورواہ کے لئے 25 ملین روپے  
کی رقم مختص کی گئی ہے جس پر جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب خالد محمود چوہان : جی ہاں! میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر : تو It is being disposed of. اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 609/04 حاجی محمد اعجاز صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ یہ disposed of ہوتی۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 610/04 حاجی محمد اعجاز صاحب کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ یہ بھی disposed of ہوتی۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 619/04 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں اور شیخ عزیز اسلم صاحب کی طرف سے ہے۔

ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال رحیم یار خان کی حالت زار

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں : جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ستوی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان جس کی آبادی تقریباً 30 لاکھ نفوس کے قریب ہے۔ اس کے باسیوں کے لئے علاج معالجے کا صرف ایک بڑا ہسپتال DHQ رحیم یار خان ہے مگر اس ہسپتال کی حالت زار اتہائی ناقص ہے۔ ایمرجنسی اور وارڈوں میں جگہ جگہ گندگی پڑی ہوتی ہے۔ سیورج اور وائر سپلئی کا انتظام بھی ناقص ہے۔ مریضوں کا کوئی پڑسان حال نہ ہے، ایمرجنسی میں داخل ہونے والے مریضوں کے علاج معالجے کے لئے ڈاکٹر وغیرہ نہ ہوتے ہیں بلکہ پیرامیڈیکل سٹاف ہی ایمرجنسی میں آنے والے مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ زیادہ تر افراد کو صوبہ کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں refer کر دیا جاتا ہے۔ اس ضلع کے چاروں طرف 260 کلومیٹر کے قاصطے کے اندر کوئی بڑا ہسپتال نہ ہے جس کی وجہ سے زیادہ مریض راستے میں ہی اللہ کو پیارے ہو جاتے ہیں جو باقی رہ جاتے ہیں وہ ان بڑے ہسپتالوں میں اپنی زندگی کی جمع پونجی نفا کر مایوس واپس چلے جاتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔



وزیر صحت، جناب سپیکر! یہ صحیح ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی آبادی 30 لاکھ کے قریب ہے۔ یہ جزوی طور پر صحیح ہے کہ شیخ زید ہسپتال 'رحیم یار خان اس علاقے کا بڑا ہسپتال ہے کیونکہ دوسرے ہسپتال مثلاً تحصیل میڈ کوارٹر ہسپتال صادق آباد، خان پور اور لیاقت پور نسبتاً چھوٹے ہسپتال اور

—T.H.Qs—

یہ بات غلط ہے کہ ہسپتال کی حالت زار انتہائی ناقص ہے۔ یہ بالکل خلاف حقیقت بات ہے کہ جگہ جگہ وارڈوں اور ایمرجنسی میں گندگی پڑی ہوئی ہے۔ ہسپتال کی موجودہ انتظامیہ نے جدید سائنسی بنیادوں پر ہسپتال کا کوزا کرکٹ علیحدہ علیحدہ پلاسٹک کے سفید اور سیلے لفافوں میں جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ ان لفافوں کو بند کر کے ہسپتال سے باہر کوزے کرکٹ کے ڈبوں میں جمع کیا جاتا ہے۔ یہ انتظام جنوبی پنجاب کے صرف شیخ زید ہسپتال میں ہے۔

یہ بات بھی خلاف حقیقت ہے کہ دائر سپلائی اور سیوریج کا نظام تسلی بخش نہ ہے بلکہ ماضی قریب میں ہسپتال کی موجودہ انتظامیہ نے پرانی رنگ آگود واٹر پائپ کو تبدیل کروا دیا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے S.E.M.S پر وگرام کے تحت ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ سے لے کر مین گٹر تک نئے سیوریج پائپ بچھا دینے گئے ہیں تاکہ ہسپتال کا گندہ پانی بغیر کسی رکاوٹ کے ہسپتال کی حدود سے باہر نکل جائے۔ ایمرجنسی میں داخل مریضوں کے علاج کے لئے ہر صفحہ میں تین سے چار ڈاکٹر ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایمرجنسی سرجن اور ایک ایمرجنسی فریڈین ایمرجنسی کے مریضوں کے لئے باہر ان مشورے دینے کے لئے موجود رہتے ہیں۔

یہ امر خلاف حقیقت ہے کہ پیرامیڈیکل سٹاف ایمرجنسی میں آنے والے مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ ڈسپنسر وغیرہ صرف ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کسی مریض کو فیکہ لگاتے ہیں یا مرہم مٹی کرتے ہیں۔ تمام مریضوں کا علاج ڈاکٹر خود اپنی نگرانی میں کرتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی مدد کے لئے ہر صفحہ میں چار نرسیں موجود ہوتی ہیں۔

یہ خلاف حقیقت ہے کہ مریضوں کو علاج کے لئے صوبے کے بڑے ہسپتالوں میں refer کیا جاتا ہے۔ صرف ان مریضوں کو refer کیا جاتا ہے جن کا کوئی ٹیسٹ یا پروسیجر رحیم یار خان میں دستیاب نہ ہو مثلاً 'M.R.I' پلاسٹک سرجن یا Cardiac Surgeon موجود نہ ہو تو

اس مریض کو specialized علاج کے لئے دیگر شہروں میں refer کیا جاتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ کئی مریض راستے میں ہی اللہ کو پیار سے ہو جاتے ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے مطابق ایمرجنسی میں ہر مریض کو سو فیصد ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ایمرجنسی میں تمام ٹیسٹ اور X-Ray مفت کئے جاتے ہیں بلکہ وارڈوں میں داخل مریضوں اور آؤٹ ڈور میں آنے والے مریضوں کو 90 سے 95 فیصد ادویات بھی ہسپتال سے مہیا کی جاتی ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ انتظامیہ کی اس کوشش کی وجہ سے ہی اس ہسپتال میں اب مریضوں کے آنے کا رجحان بہت بڑھ چکا ہے۔ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان نہ صرف ضلع رحیم یار خان کے مریضوں کے لئے بلکہ ضلع راجن پور، بالائی سندھ، کشمور، سکھر اور مشرقی بلوچستان، سوئی کے مقام تک کے مریضوں کے لئے امید کی ایک کرن ہے۔

جناب سیکر ایہ تو written answer تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس data ہے جو ہم معزز رکن کے ساتھ share کر سکتے ہیں کہ جب سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے Strengthening of Emergency Medical Services (SEMS) کا پروگرام شروع کیا ہے اور ایک ارب روپیہ ٹینجنگ ہسپتالوں کے ایمرجنسی رومز کو up-grade کرنے کے لئے دیا ہے اس کے بعد ہمارے تمام ٹینجنگ ہسپتالوں میں ایک noticed increase, in patient's volume ہوا ہے۔ یعنی اگر وہاں پر پہلے چار سو مریض آتے تھے تو اب چھ سارے چھ سو کے قریب مریض آرہے ہیں کیونکہ سروس میں improvement ہوئی ہے۔ ہم ادویات مفت دے رہے ہیں حتیٰ کہ ٹانگے، گلو کوز، ڈرپس وغیرہ بھی ایمرجنسی میں مفت مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اب کسی مریض کو کوئی پرچی نہیں دی جاتی کہ وہ ادویات باہر سے لے کر آئے۔ یہ ایک اظہاری تبدیلی ہے جس کی وجہ سے ہمارا volume بڑھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ہمارے ٹینجنگ ہسپتال کے کسی بھی ایمرجنسی روم کو visit کریں تو بیلک کے مغل میں آپ کو یہ نمایاں تبدیلی نظر آنے گی کیونکہ ٹینجنگ ہسپتال غریبوں کے لئے بنے ہوئے ہیں۔ رحیم یار خان میں تو ہمارے لئے ایک اہم ترین ہسپتال ہے۔ پچھلے سال وزیر اعلیٰ نے وہاں کا ٹود visit کیا اور میڈیکل کلج کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ ایک ٹینجنگ ہسپتال ہے اس لئے ممکن ہی نہیں کہ وہاں پر ڈسپنسر لیکے لگائیں۔ وہاں پر ڈاکٹرز کی نگرانی

میں کام ہوتا ہے اور ہر وقت E.R میں ڈاکٹر موجود ہوتا ہے۔

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیے!

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب سپیکر! یہ ساری بات حقائق کے خلاف ہے۔ جس portion کی انھوں نے بات کی ہے اسی ہسپتال میں ایک ایسا portion ہے جو شیخ زید نے تعمیر کرایا۔ واقعی اس کی condition ابھی ہے جسے یہ ideal کہہ سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس ڈی۔ایچ۔ کیو کا جو پرانا portion ہے اس کی حالت زار بہت خراب ہے۔ اس میں کوئی سہولت نہیں ہے جن کی وزیر موصوف نے بات کی ہے۔

جناب والا! انھوں نے بات کی کہ اسرجنسی میں بہت اچھا انتظام ہے اور وہاں پر مریضوں کو فری ادویات دی جا رہی ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ وہاں پر ادویات نہیں دی جا رہیں بلکہ وہ بازار میں بک رہی ہیں اور ان کے پیرامیڈیکل سٹاف کے خلاف کیس تھانوں میں چل رہے ہیں بلکہ وہاں پر ان کے فارمیسی سٹاف کو تھانوں میں طلب کیا جا رہا ہے۔

جناب والا! انھوں نے دوسری بات وہاں پر میڈیکل کالج کے سنگ بنیاد کے بارے میں کی۔ میں اس میں بھی تموزی سی وضاحت کر دوں کہ ایک سال قبل جب رحیم یار خان میں میڈیکل کالج declare کیا گیا تو اس کا سنگ بنیاد بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے رکھا لیکن رحیم یار خان کا یہ واحد میڈیکل کالج ہے جس کی کلاسیں بہاولپور میں ہو رہی ہیں۔ یعنی میڈیکل کالج رحیم یار خان میں ہے لیکن اس کی کلاسیں بہاولپور میں ہو رہی ہیں۔ لوگ اس وجہ سے بھی سخت پریشان ہیں۔ ابھی تک تو اس کی جگہ کے لئے بھی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ اگر وہاں پر کلاسیں نہیں ہو سکتیں اور بچوں نے دوا زحاتی سو میل سفر کر کے بہاولپور میں پڑھنا تھا تو پھر وہاں پر میڈیکل کالج بنانے کا کیا فائدہ تھا؟ میرے خیال میں جو وہاں کارزنٹ آیا ہے وہ بھی وزیر موصوف کے علم میں ہو گا کہ almost تمام کی تمام کلاس فیل ہو گئی ہے کیونکہ داہلے دیر سے ہونے لگے تھے اور پھر انھیں study کے لئے بہاولپور جانا پڑا۔ یہ ہے میڈیکل کالج کی صورت حال جس کا وزیر اعلیٰ

صاحب نے افتتاح کیا تھا۔ وہاں موقع پر کوئی میڈیکل کلج موجود نہیں ہے۔ انھوں نے جو بات کی ہے کہ شیخ زید ہسپتال ان کے لئے آئیڈیل ہے لیکن وہاں پر جو سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان ہیں وہ استعمال تو اسے ہی کرتے ہیں، واقعی کسمور تک مریض آتے ہیں لیکن تمام کے تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں جاتے ہیں۔ انھوں نے باقاعدہ وہاں پر اپنے نمائندے رکھے ہوئے ہیں۔ وہ میرا میڈیکل سٹاف کو اضافی تنخواہ دیتے ہیں جہاں سے وہ مریضوں کو ان کے پرائیویٹ ہسپتالوں میں لے جاتے ہیں۔ وہاں پر ان کی سرجری ہوتی ہے۔ وہاں سے لوگ پریشان اور مجبور ہو کر scrinous مریضوں کو لے کر پرائیویٹ ہسپتالوں میں چلے جاتے ہیں اور ان کا علاج پرائیویٹ ہسپتالوں میں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! کیا میں نے جو باتیں کی ہیں کیا وزیر موصوف کے پاس ان کا کوئی

جواب ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، میرے خیال میں وزیر صحت نے اپنے جواب میں کافی وضاحت کی ہے لیکن اگر آپ ابھی مطمئن نہیں ہیں تو میں دوبارہ ان سے کہوں گا کہ وہ مزید وضاحت فرمادیں۔ انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب سپیکر! میں نے جو دو تین باتیں کی ہیں خصوصاً جو وہاں پر سرکاری ادویات مارکیٹ میں فروخت ہو رہی ہیں اس بارے میں بھی فرمادیں اور میڈیکل کلج کے بارے میں بھی فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جناب وزیر صحت! معزز ممبر کہتے ہیں کہ سرکاری ادویات باہر فروخت ہو رہی ہیں۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! انھوں نے بہت سارے point raise کئے تھے جن کا میں نے تفصیلاً جواب دیا تھا۔ اگر ان کے علم میں particular کوئی individuals کے متعلق ایسے issues ہیں تو وہ ہم discuss کر سکتے ہیں۔ انھوں نے تو پانچ چھ issues پر general سی بات کی تھی جن کا میں نے جواب دے دیا لیکن اگر ان کے علم میں کوئی ایسے particular issues ہیں تو ہم بیٹھ کر ان کو sort out کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں یہ administrative nature کی باتیں ہیں۔ اگر آپ منسٹر صاحب کو پیپر میں مل لیں تو آپ کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ and in the mean time this is being disposed of. انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جی، درست ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 625/04 ملک اصغر علی قیصر صاحب!

### فیصل آباد کے مکینوں کو پینے کے لئے ناقص

#### اور غیر معیاری پانی کی فراہمی

ملک اصغر علی قیصر، شکر۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد جو کہ ملک کا تیسرا بڑا شہر ہونے کے علاوہ ملک کا سب سے بڑا انڈسٹریل سٹی بھی ہے اور اس کی آبادی تقریباً 30 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے مگر اس میں پانی کی سپلائی کا انتظام ناقص ہے۔ شہر کی 70 فیصد سے زیادہ آبادی گندا اور گندوں کی ملاوٹ والا پانی پینے پر مجبور ہے۔ اتنے بڑے شہر میں پانی کی چیکنگ کے لئے لیبارٹری نہ ہے جس سے شہریوں کو فراہم کیا جانے والا پانی چیک کیا جاسکے کہ آیا یہ حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق ہے؟ کافی دفعہ J.I.C.A اور دیگر پرائیویٹ انجینئروں نے فیصل آباد شہر میں واسا کی طرف سے فراہم کردہ پانی کا معائنہ کیا ہے۔ ہر دفعہ ناقص اور غیر معیاری پانی سپلائی کی شکایات موصول ہوتی ہیں مگر اس پر کوئی موثر کارروائی نہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس شہر کی زیادہ تر آبادی بیت کی بیماریوں اور ہیپاٹائٹس کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہی ہے اور عوام عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب سیکرٹری انہوں نے فیصل آباد کی آبادی 30 لاکھ کسی ہے لیکن ہمارے estimate کے مطابق 25 لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ اس وقت واما فیصل آباد ساڑھے چھ کروڑ گیلن یومیہ پانی مہیا کرتا ہے۔ شہر کی 70 فیصد آبادی کو صاف پانی پینے کی سہولت میسر ہے۔ پانی کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے واما فیصل آباد کی اپنی لیبارٹری ہے جہاں پر پانی چیک کیا جاتا ہے اور طے شدہ معیار کے مطابق مہیا کیا جاتا ہے۔ کسی بھی ذریعے سے water born بیماریوں کی رپورٹ موصول نہ ہوتی ہے۔

جناب سیکرٹری! میں اس میں یہ add کرنا چاہتا ہوں کہ پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے جاپان کی مدد سے دو کروڑ گیلن یومیہ پانی حاصل کرنے کے لئے منصوبہ پر عملدرآمد کر رہی ہے جس کی منظوری ہو چکی ہے اور اس کی admn approval کے لئے case وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیجا ہے۔ انشاء اللہ by January 2005 this project will start. علاوہ ازیں صدر پاکستان نے فیصل آباد شہر میں پانی کے مزید وسائل پیدا کرنے اور سپورٹج کے مسائل کے حل کے لئے ایک ارب روپیہ کا منصوبہ منظور کیا ہے۔ اس منصوبہ سے مزید دو کروڑ گیلن پانی صاف کر کے شہریوں کو مہیا کرنے کا پروگرام ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ دونوں منصوبے 2008 تک مکمل ہو جائیں گے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سیکرٹری! وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر کوئی لیبارٹری کام نہیں کر رہی۔ وہاں پورے شہر میں جو پانی کے پائپ پھٹے ہوئے ہیں وہ تقریباً 35/40 سال پرانے ہیں جو اب زنگ آلود ہو چکے ہیں اور ان میں کافی آلودگی ہے اور وہ اتنے نازک ہو چکے ہیں کہ ان پر ذرا سامٹی کا پریشر پڑتا ہے تو وہ بھٹ جاتے ہیں اور ان میں گٹروں کے پانی کی ملاوٹ شروع ہو جاتی ہے جس سے لوگ بیمار ہو رہے ہیں۔ وزیر صاحب نے جو بیان دیا ہے یہ سارا مبالغہ آرائی پر مشتمل ہے۔ آپ سے میری استدعا ہے کہ ایک کمیشن بنائی جائے جو وہاں پر جا کر انکوٹری کرے کہ جو پائپ گھروں اور سڑکوں سے گھروں کو جاتے ہیں وہ 40 سال پرانے ہیں جب تک وہ تبدیل نہیں ہوں گے آپ جتنا چاہیں پانی سپلائی کر دیں، جتنے چاہیں ٹیوب ویل لگا دیں جب تک ان میں صفائی نہیں ہوگی اور وہ پائپ تبدیل نہیں

ہوں گے اس وقت تک فیصل آباد کے شہریوں کو پینے کا اچھا اور صاف پانی نہیں مل سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! فیصل آباد شہر میں لیبارٹری موجود ہے اگر آپ

نظامی کریں تو میں آج ہی ایم۔ ڈی۔ واسا کو instruct کر کے بھیج دیتا ہوں We will

ascertain that as far as checking of pipe is concerned آپ مجھے ایک خاص

علاقے کا بتائیں کہ کہاں پر پانی mix ہو رہا ہے۔ معزز ممبر نے تو ایک general statement دی

ہے۔ میں اس کو بھی چیک کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب والا! پیپلز کالونی فیصل آباد شہر کا پوش ایریا کہلاتا ہے، اگر آپ

کہیں تو میں وہاں کا پانی اسمبلی میں پیش کر سکتا ہوں، اگر وہ پانی 50 فیصد بھی میٹار پر پورا اتر

جانے تو میں اسمبلی کی سینٹ سے استعفیٰ دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں اس میں استعفیٰ دینے کی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! میں بالکل defend نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں

کوئی شک نہیں کہ وہاں پر پانی خراب ہو گا۔ میرے معزز دوست جس طرح فرما رہے ہیں ایسے ہی

ہو گا۔ Let me find it out. میں defend نہیں کر رہا ہوں۔ میں نہیں کہہ رہا کہ آپ غلط فرما

رہے ہیں۔ مجھے صرف چیک کرنے دیں۔ ہم اس پر کیوں نہیں عمل کریں گے؟ ہم کوئی اپنی

حوام کے دشمن ہیں کہ ہم ان کو گند پانی پلائیں گے۔ جتنا ان کو اپنی حوام سے پیار ہے اس دگنا

ہمیں ان سے پیار ہے۔ اس سلسلے میں، میں خود فیصل آباد جانے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ تیار

ہوں تو میں آج ہی ان کے ساتھ فیصل آباد جانے کے لئے تیار ہوں اور وہاں جا کر ٹام کو رپورٹ

لے آتا ہوں۔ اس طرح سے استعفیٰ کی باتیں نہ کریں۔ ہم تو آپ کی خدمت کرنے کے لئے

ماضی ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب وزیر صاحب! آپ پروگرام جانیں۔ میں آج ہی ان کے ساتھ جانے

کے لئے تیار ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، وزیر صاحب کا بڑا اچھا gesture ہے کہ یہ جانے کے لئے بھی تیار ہیں۔ جیسا کہ فاضل رکن نے کہا ہے ہم سب جو کھڑے ہیں فیصل آباد کے رکن ہیں اور شہر میں ہی رہتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ پائپ بالکل outdated ہیں اور جتنا کیمیکل والا پانی ہے وہ بھی اس پانی میں شامل ہو رہا ہے۔ ان کی جو لیبارٹری ہے وہ working condition میں نہیں ہے بلکہ یہ outdated لیبارٹری ہے جو موجودہ حالات کی ضروریات کے مطابق نہیں ہے۔ آپ ایسا کریں کہ ہمارے ساتھ پروگرام جائیں اور اجلاس کے دوران جس دن break آتی ہے یہ وہاں پر تشریف لائیں ہم ان کو ان علاقوں میں بھی لے جائیں گے اور ان کو ان کی لیبارٹری بھی دکھادیں گے کہ کیا کام کر رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر موصوف تو خود فرما رہے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں اور جو بھی آپ کے problems ہیں وہ restore کرنے کے لئے تیار ہیں۔  
ملک اصغر علی قیصر، جناب والا! اس کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جب انہوں نے ایک assurance دے دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ

اب یہ issue نہیں ہے۔ It has been disposed of.

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، میرے پاس تو یہ اضافی چارج دو تین دن سے ہے۔ میں نے ایم۔ ڈی واسا لاہور فیصل آباد کو یہ instruct کیا ہے کہ personally جا کر ہم خود چیک کرائیں گے۔ ہم کیوں نہیں کرائیں گے؟ اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے۔ ہم تو خود چاہتے ہیں کہ ہماری عوام کو صاف ستھرا پانی ملے اور مفت ملے۔ یہ ہمارے ساتھ تعاون کریں میں تو ہر چیز کے لئے تیار ہوں۔

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب والا! اس سلسلے میں میں بھی ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے 26 دیہاتوں میں پانی کا مسئلہ وہاں پر brackish water ہے۔ مشینیں بند پڑی ہیں کہیں پائپ نہیں ہیں، کہیں ٹوب ویل خراب ہیں۔ وزیر موصوف نے یہاں پر دو بار یقین دہانی



کردائی کر میں آپ کے ساتھ میٹنگ کر کے ان کو درست کروں گا۔ ہماری دو دفعہ وزیر موصوف سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا کہ معاملات کو ٹھیک کریں گے اور ان کو چلا دیں گے لیکن اس سلسلے میں وہ آج تک میٹنگ نہیں ہوئی۔ پہلے اجلاس میں عرض کیا تو انہوں نے کہا کہ اگلی بار میں ضرور میٹنگ کروں گا لیکن آج تک میٹنگ نہیں ہوئی۔ اب وہ یقین دہانی آپ کے سامنے ہے اور یہ یقین دہانی جو اب کروا رہے ہیں اس کا پتہ نہیں کیا ہے گا۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پبلک ہیلتھ ٹیچنرنگ، جناب والا! مجھے جواب دینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، راجہ صاحب جب تک پوائنٹ آف آرڈر نہ کہہ میں آپ جواب نہیں دے سکتے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے بھائی نے جو فیصل آباد کا مسند اٹھایا ہے۔ یہ ایک بہت سنجیدہ مسند ہے اور جو ٹکے نے لکھ کر بھیجا وزیر صاحب نے وہ پڑھ دیا ہے۔ یہ سارے کا سارا غلط ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں پر کوئی لیبارٹری کام نہیں کر رہی اور اس وقت لوگوں کو جو پانی مل رہا ہے وہ 90 فیصد لوگوں کو گٹروں کا mix پانی مل رہا ہے۔ میں وزیر موصوف کا مشکور ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ میں فیصل آباد آؤں گا لیکن ان کے فیصل آباد آنے سے بھی یہ مسند حل نہیں ہوگا۔ اس سے پہلے بھی متعلقہ وزیر وہاں پر گئے تھے لیکن مسند حل نہیں ہوا۔ اگر یہ مسند حل کروانا چاہتے ہیں اور ان کو لوگوں کا دکھ بھی ہم سے دگنا ہے۔ اگر ان کو دو گنا دکھ ہے تو یہ واما کو فڈز دیں۔ جب تک یہ فڈز نہیں دیں گے نیا پائپ نہیں آئے گا۔ اس وقت تک واما کے پاس اس کا کوئی متبادل راستہ نہیں ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ فیصل آباد آنے کی بجائے یہ واما کو فڈز فراہم کریں تاکہ واما پورے شہر میں نئے پلاسٹک کے پائپ ڈالے اور اس وقت جو لوگوں کو زنگ آلود پانی مل رہا ہے اس سے جان بچوت سکے۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ آپ کی بات بجائے لیکن جب تک وہ جائزہ نہیں لے لیں گے فڈز کیسے دیں گے؟ وہ جائزہ لے کر اس کے بعد آپ کو فڈز فراہم کریں گے۔

ملک اصغر علی قیصر، جنب والا، جنب والا میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ واسا کے جو original funds ہیں وہ بھی ڈسٹرکٹ ناظم نے اپنی disposal پر لے لئے ہیں اور وہ اپنی مرضی سے جہاں اس کا دل چاہ رہا ہے خرچ کر رہا ہے۔ واسا کے وہ بیس کروڑ روپے واپس دلانے جائیں تاکہ واسا اپنا کام صحیح طریقے سے کر سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر ماحولیات!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب والا! کیانی صاحب یہ بتانا محمول گئے ہیں کہ پانی کی جو testing lab ہے، پانی کو ٹیسٹ کرنے کی جو ٹانک فورس بنی ہوئی ہے اس کا چیمبر میں ہوں۔ میرے پاس یہ محکمہ ہے اور ہمارے پاس لیبارٹری ہے۔ ہم جگہ جگہ پانی کو چیک کر رہے ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا بھر میں پینے کا صاف پانی صرف 3 فیصد ہے۔ باقی سمندر ہے۔ پاکستان کے اندر بالخصوص پنجاب کے اندر جگہ جگہ پینے کا پانی خراب ہے۔ وہ پانی نہ تو زمینوں کو دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی پیا جاسکتا ہے۔ میں نے لاہور میں کاسٹ فوڈ ریسورٹ کے sample چیک کئے ہیں۔ ان کے پانی میں بھی contamination ہے اور ہم نے ان کو نوٹس بھی دیا ہے، وہ اس کو ٹھیک کر رہے ہیں تو یہ جو مسئلہ ہے میرے پاس lab ہے میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ ہر ضلع میں ہم پانی چیک کر رہے ہیں، آپ ہم سے رابطہ کریں۔ اپنے ضلعے کا اپنے ضلع کا پانی چیک کروائیں۔ یہ ایک continue process ہے، متواتر کرتے رہیں گے اور بار بار کرتے رہیں گے تاکہ عوام کو صاف پانی مہیا ہو۔ دیکھنے جہاں تک funding کی بات ہے، کیانی صاحب بھی فنڈ مہیا کریں گے لیکن یہ بنیادی کام ضلعی حکومتوں کا ہے۔ ہم نے ان سے کہا ہے کہ environment کے حوالے سے یہ priority ہے کہ لوگوں کو clean drinking water supply کریں۔ یہ ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے اور لوکل گورنمنٹ کو بھی چاہیے کہ وہ بھی کچھ پیسے اس طرف ڈالیں۔ 15 کلومیٹر دور سے رحیم یار خان شہر 'یاقت پور' فیصل آباد اور بہاولپور کے لئے پانی لایا جا رہا ہے لیکن لوکل گورنمنٹ تعاون نہیں کر رہی۔ ہم نے ان پر دباؤ ڈالا ہوا ہے۔ انشاء اللہ ہم یہ دیکھیں گے اور وزیر اعلیٰ کے یہ نوٹس میں لائیں گے کہ لوکل

گورنمنٹ اس میں کیوں پیمانہ نہیں لگادی؟ ان کو بھی contribute کرنا چاہیے سدا پیتسا کیانی صاحب کے پاس تو نہیں ہے۔ اس نے ان سے نہ مانگیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! دنیا میں اگلی جنگ پانی پر ہوتی ہے۔ یہ جو فرما رہے کہ صاف پانی 3 فیصد ہے۔ بات 3 فیصد کی نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ نے اربوں روپے اس پراجیکٹ پر لگا دیا ہے۔ اتنے پیسے لگانے کے باوجود آپ کو پینے کا پانی نہیں مل رہا۔ لیڈرنریز ماسک فورس کے یہ جھڑپیں ہیں۔ یہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے contaminated water

and chemical water کیسے جا رہا ہے۔ باقی بات رہ گئی لوکل گورنمنٹ کی This shows failure of the Government اب پنجاب اسمبلی لوکل گورنمنٹ کو پیسے دے رہی ہے۔ میں تو نہیں دے رہا۔ یہاں وزیر لوکل گورنمنٹ ہیں اور قانون کے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت یہ ان کو چیک کر سکتے ہیں۔ آپ کی direction کو اگر وہ compliance نہیں کرتے تو یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے سیکشن 4 کی violation ہے۔ آپ خود sitting Minister ہیں آپ کی حکومت ہے اور اگر آپ کا ڈسٹرکٹ ناظم آپ کی بات نہیں مانتا تو میں راجر صاحب سے تجویز کروں گا کہ ابھی یہ جتنے ڈسٹرکٹ ناظم ہیں آپ ان کو مہل کر کے ان کا آڈٹ کرائیں۔ میرا خیال ہے کہ 99 فیصد ان میں سے قید ہو جائیں گے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! متعلقہ بند سے کو بات کرنے دی جانے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جہاں تک پانی کا تعلق ہے وہ 14 فیصد ہے، 10 فیصد ہے یا جتنا بھی ہے ہمدی یہ کوشش ہے کہ ان کو صاف ستھرا پانی ملے۔ ان کی جو شکایات ہیں ہم ان کو مل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تو پہلے ہی اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ یہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ وہاں پر پرانے پائپ لگے ہوتے ہیں لیکن نفاذ ہی ہوگی تو انشاء اللہ ضرور اس پر عمل ہو گا۔ جہاں تک شاہ صاحب کی شکایت کا تعلق ہے تو وہ بالکل جائز ہے۔ جولائی سے پہلے میرے پاس کوئی فنڈز نہیں تھے، اب الحمد للہ فنڈز ہیں اور آپ میرے پاس 20۔ ستمبر سے پہلے تشریف لائیں ضرور

آپ کی سکیمس add کی جائیں گی اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اس وقت میرے پاس پیسا نہیں تھا۔ ابھی اس وقت پبلک ہیلتھ کے پاس پیسے ہیں، بجٹ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ It is disposed of.

وزیر مواصلات و تعمیرات، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمانیے!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ تھوڑی دیر پہلے آپ نے اس تحریک کو dispose of فرمایا تھا تو کیا dispose of ہونے کے بعد جو debate ہونی ہے وہ ہو سکتی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں، dispose of تو میں نے ابھی کی ہے، اس وقت تو نہیں کی۔

آپ میرے خیال میں اس وقت موجود نہیں تھے۔ میں نے ابھی dispose of کی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ dispose of ہو گئی

ہے۔ مجھے یہ بتادیں کہ کل انہوں نے on the floor of the House assurance دی تھی کہ

پانیکورٹ کی بلڈنگ کا کوئی part بھی گرایا نہیں جائے گا۔ یہ ابھی چلے جائیں اور وہاں جا کر دیکھ

لیں کہ وہ گرایا جا رہا ہے یا نہیں؟ This is a actually breach of privilege. کہ انہوں نے

یہاں پر غلط بیانی کی اور میں نے کل premises act کا حوالہ دیا تھا کہ آپ ان عمارتوں کو گرا

نہیں سکتے، آپ نے انہیں restore کرنا ہے۔ آپ restoration کی cover میں اس کو کر رہے

ہیں۔ آپ کے گھبرل لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا یہ heritage بچ جانے، اس کے لئے وزیر بنائیں

کہ میں غلط کہہ رہا ہوں یا یہ صحیح کہہ رہے تھے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری، جناب سیکرٹری جو اب تو ابھی ہم submit کر دیں گے لیکن چونکہ میرے بھائی نے ایک بڑے جو شیٹے انداز میں بات کی ہے اس لئے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ کل میں نے یہ گزارش کی تھی کہ ہائی کورٹ premises کے اندر قانون، ضابطے اور رولز کے خلاف کوئی کارروائی بندنگ کرانے اور اس کو تعمیر کرنے کے بارے میں نہیں ہوگی۔ باقی چیزیں تو تحریر میں آجائیں گی، میں یہاں چند گزارشات کرتا ہوں کہ چیف جسٹس صاحب کی طرف سے وہاں پر 8 عدالتیں نئی بنانے کے لئے چیف آرکیٹیکٹ پنجاب کو ہتھ بٹانے کا حکم ہوا۔ جب ہتھ بنا کر submit کر دیا گیا تو جیسے میرے ٹکے نے مجھے بتایا ہے چیف جسٹس صاحب نے اس نکتے کی باقاعدہ approval دی۔ اس کے بعد وہاں پر پرانے structure کو گرانے کے لئے ہدایت جاری فرمائی گئی۔ اس structure کو گرانے اور نیلامی کے لئے باقاعدہ اشتہار دیا گیا۔ کل میں نے جو گزارش کی تھی کہ ہائی کورٹ premises کے اندر کوئی بھی غیر قانونی بات نہیں ہوگی۔ میں آج بھی اپنے اس بیان پر قائم ہوں کیونکہ ہماری نظر میں ہائیکورٹ اور چیف جسٹس صاحب کی عزت ہے۔ ہم خود انصاف کے حصول کے لئے ان کے پاس جاتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ چیف جسٹس صاحب کی موجودگی میں اس premises کے اندر کوئی خلاف ضابطہ کام ہو رہا ہو اور اسے وہ چیک نہ کریں۔ میں آج بھی اپنے اس بیان پر قائم ہوں کہ اس premises کے اندر جو کام ہو رہا ہے وہ ضابطے اور قانون کے مطابق ہو رہا ہے۔ ہم نے ایک تحریری رپورٹ منگوا لی ہے وہ آپ کو ابھی submit کر دیں گے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سیکرٹری، وزیر موصوف نے بات کو کافی گھما گھرا کر یہ کہا ہے کہ وہاں پر جو بھی کام ہو رہا ہے وہ قانون کے مطابق ہو رہا ہے۔ ذرا یہ فرمائیں کہ وہاں پر کام ہو کیا رہا ہے؟ یہ فرمادیں ذرا تاکہ پتہ چل جائے کہ اس کی قانونی پوزیشن کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، میرا خیال ہے کہ رانا صاحب نے میری پوری بات سنی نہیں، وہ شاید میرے جواب کے دوران کسی اور سوال یا پوائنٹ آف آرڈر کی تیاری میں مصروف تھے۔ میں نے یہ گزارش کی اور میں نے پورا process بیان کیا ہے کہ 8 نئی عدالتیں بنانے کے لئے حکم

جاری کیا گیا، نقشہ بنانے کے لئے کہا گیا، نقشہ بنایا گیا، نقشے کی approval دی گئی اور نقشے کی approval کے بعد جہاں پر نیا بنانا ہے وہاں پر انے structure کو demolish کر کے نیا بنانے کے لئے حکم جاری کیا گیا اور اس حکم پر عمل درآمد کے لئے اور اس بلے کو نیلام کرنے کے لئے باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ وہ سارا process ہو رہا ہے اور یہ چیف جسٹس صاحب کی زیر نگرانی ہو رہا ہے اور میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ چیف جسٹس صاحب کی موجودگی میں ہمارا محکمہ، حکومت پنجاب یا کوئی سول محکمہ ان کے premises کے اندر کوئی غیر قانونی یا کوئی خلاف ضابطہ کام کر ہی نہیں سکتا اور ہم ویسے ہی نہیں کرتے۔ وہاں پر تو باقاعدہ ان کا بیجک ہے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ چیف جسٹس صاحب کی نگرانی میں ان کی command premises میں بھی ہم کوئی غیر قانونی کام کر رہے ہیں تو یہ آپ کا اپنا ایک نظر نگاہ ہے اس کے بارے میں میں کچھ گزارش نہیں کر سکتا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، چودھری عمیر صاحب! ان کا کل سوال یہ تھا کہ وہ چونکہ پرانی عمارت ہے، اس عمارت کو heritage کے تحت preserve کیا جائے، نہ کہ گرایا جائے۔ وہ سوال انہوں نے کیا تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ وہاں پر جو بلڈنگ ہے وہ اگر کوئی ورثہ declare ہوا ہے اور اس کے باوجود وہاں پر گرایا جا رہا ہے، وکلاء نے اس کے بارے میں بت کی اور ساری باتیں ہونے کے بعد ہائی کورٹ نے پھر یہ فیصلہ کیا کہ یہ heritage ہے یا نہیں؟ اس فیصلے کے بعد اس پر پھر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ وہاں پر کوئی زبردستی نہیں کی جا رہی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! پہلی بات یہ ہے کہ چودھری صاحب ذرا Premises Act کا مطالعہ کر لیں۔ میں نے کہا تھا کہ مال روڈ پر تین عمارتیں جی۔ پی۔ او، پنجاب اسمبلی اور لاہور ہائی کورٹ ہیں، آپ ان کو alter, demolish or change نہیں کرتے، آپ نے ان کو restore کرنا ہے۔ آپ گرا نہیں سکتے ہیں۔ اگر یہ ایک دفعہ Special Premises Act پڑھ لیں اور کل تقریف لا کر بتادیں کہ اگر وہ کر سکتے ہیں تو We will concede it. آپ کا Institute of

Architect یا پھر نیشنل کالج آف فائن آرٹس والے ہیں، آپ کا شاہی قلعہ بھی اور شالدار باغ، یہ پانچوں عمارتیں heritage declare ہوتی ہیں، آپ اس پر amend نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ اس بلڈنگ کو لابی میں شامل کر لیں، 'You can't do this because this is against the spirit of the Special Premises Act. آپ دیکھیں کہ اگر اس میں ہو رہا ہے تو یہ چیز غلط ہو رہی ہے، آپ وہاں پر نہیں کر سکتے ہیں۔ 1840 میں جب وہ بلڈنگ بنی تھی تو اس وقت سے اب تک اس میں کوئی alteration نہیں ہوئی ہے تو یہ جو ہو رہا ہے ہم کہہ رہے ہیں کہ غلط ہو رہا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ نقشہ بن گیا ہے، جو مرضی کر لیں۔ آپ اس بلڈنگ کے main structural design کو change نہیں کر سکتے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ رانا صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ Special Premises Act کی خلاف ورزی چیف جسٹس صاحب فرما رہے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ چیف جسٹس صاحب کسی ایکٹ کی خلاف ورزی اپنے آرڈر سے کریں؟ یہ بالکل ایک contemptuous قسم کی ایک statement دے رہے ہیں۔ ویسے تو Premises Act اس قسم کا ہے۔ میں یہ بات نہیں مان سکتا کہ کسی ایکٹ کی خلاف ورزی چیف جسٹس صاحب کی نگرانی میں یا ان کے آرڈر سے ہو سکے گی، میں کبھی یہ نہیں مان سکتا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میں کل اس پر motion بھی لے آؤں گا۔ یہ لاہور غود پڑھ لیں، میں نے تو ان کو نہیں پڑھانا۔ مگر I come with the relevant law. کہ اس پر آپ نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ مجھے بتادیں کہ یہ کس قانون کے تحت change کر سکتے ہیں؟ میں نے تو ان کو یہ quote کی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہاں انہوں نے move کیا ہے، آخر اس پر لاہور موجود ہے۔

This issue could have been raised by the lawyer as well there in the High Court. They know legal position for that.

جی محترمہ! آپ فرمائیے!

محترمہ نشاط افزا، جناب سیکرٹری میں آپ کی وساطت سے پھر ایک دفعہ ان کی توجہ چاہتی ہوں کہ آپ بھی بہت دیر سے ہماری یہ جگہ جگہ سن رہے ہیں اور ہمارے وزراء کی بھی باتیں سن رہے ہیں کہ آپ میں بڑا حوصلہ ہے۔ یہاں وزراء کی یہ جو فوج ظفر موج بیٹھی ہے سوائے اس کے کہ دو سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ اربوں روپے کی پائپیں ابھی آرہی ہیں، فیکٹریوں میں بن رہی ہیں، وہ لا رہے ہیں، منصوبے بن رہے ہیں مگر یہ قوم کا اربوں روپیہ مل کر صرف کھا رہے ہیں، کھا رہے ہیں، کھا رہے ہیں اور کچھ نہیں بن رہا۔ ایک معمولی پانی بدلتے کے لئے یہ کر رہے ہیں۔ یہ کوئی انٹیم بم نہیں بنا رہے جس کے لئے انہیں سالوں چاہیں۔ یہ دو سال میں معمولی پائپیں تبدیل نہیں کر پائے۔ یہی کر رہے ہیں کہ جی ہم بنا رہے ہیں، سوچ رہے ہیں، منصوبے بن رہے ہیں۔

حاک ہو جائیں گے ہم

تم کو خبر ہونے تک

آپ ساری قوم کو میا میٹ کر رہے ہیں۔ ہمارے غریبوں کے خون سے کھلواؤ کر رہے ہیں، انہیں زہریلا پانی پلا کر موت کی نیند سلا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اب آخری تحریک 629- رانا آفتاب احمد خان، جناب سید سعید اللہ خان اور راجہ ریاض احمد کی طرف سے ہے۔

جیل روڈ لاہور پر ماحولیاتی آلودگی،

شور سے مکینوں میں بیماریوں کا جنم لینا

رانا آفتاب احمد خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت علم رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”جہریں“ مورخہ یکم جولائی 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ جیل روڈ لاہور پر متعدد شور و مزہم قائم ہیں اور ان کے پیچھے رہائشی آبادی میں پرانی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی مرمت کا کام بھی جاری ہے۔ ان غیر قانونی ورکشاپوں سے نکلنے والے زہریلے دھوئیں اور شور کی وجہ سے مذکورہ



آبادی کے رہائشیوں میں سانس 'ناک' آنکھوں اور پھیپھڑوں کی بیماریاں پھیلنی شروع ہو گئی ہیں نیز گاڑیوں میں نصب غیر میٹری سلسروں کی وجہ سے شور میں اضافہ کی بنا پر بہرے پن کا مرض لاحق ہونے لگا ہے۔ حکومت کے مذکورہ علاقے میں غیر قانونی ورکشاپوں کو کام کرنے سے نہ روکنے کی جبر چھپنے سے نہ صرف لاہور بلکہ صوبہ بھر کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! میں رانا صاحب اور دیگر دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے جیل روڈ کا ذکر کیا ہے۔ اگر کہیں تو میں لکھا ہوا جواب پڑھ دوں، پھر میں اس کی وضاحت بھی کر دوں گا یا لکھے ہونے کو رکھ کر بت کروں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ صرف جیل روڈ ہی نہیں، پورے لاہور میں اور دیگر شہروں میں بھی یہ مسئلہ چل رہا ہے کہ جگہ جگہ موٹر ورن کٹاپس کھلی ہوئی ہیں، لوہے کے دروازوں اور کھڑکیوں کا کام ہو رہا ہے، اسے سی اور ریفریجریٹر کی مرمت ہو رہی ہے۔ اس طرح یہ ہر جگہ کام نظر آتا ہے۔ آپ ساہیوال کے قریب بانی پاس جاتیں تو یہ لوگ بانی پاس پر بھی بیچ جاتے ہیں۔ جیل جیل بانی پاس جانے لگے ہیں آپ کراچی سے لے کر پٹنور تک دیکھیں کہ یہ ٹھک ٹھک کرنے والے repair کرنے والے بیچنے ہوتے ہیں اور انہوں نے شہری آبادی کی صحت کو خطرے میں ڈالا ہے۔ یہ اقدام Local Government کا ہے کہ اگر وہ فیصد کر لیں کہ اس کاروبار کو شہر سے باہر منتقل کرنا ہے اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں راولپنڈی کی ضلعی انتظامیہ کو کہ جنہوں نے پچھلے مہینے یہ فیصد کیا کہ ایسے کاروبار کو شہر سے باہر منتقل کر دیا جانے جس سے ساتھ ساتھ ملحقہ آبادیوں کے عوام کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ انہوں نے جو فیصد کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ دوسری ضلعی حکومتوں کو بھی اس پر غور و خوض کرنا پڑے گا اور ان کو باہر نکالنا پڑے گا۔ ابھی حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی نے لاہور کے شہریوں کو لاہور کے بزنس میں کو یہ موقع فراہم کیا ہے کہ انڈسٹری لگانے سے تو باہر جاؤ اور سنڈر انڈسٹریل اسٹیٹ بنادی گئی ہے، وہاں پر انڈسٹری لگانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ شہری آبادی اور

انڈسٹری آپس میں مل کر کمزور ہو گئے ہیں۔ ہر قسم کا کاروبار جاری ہے جس سے ایک بدترین شکل سامنے نظر آ رہی ہے۔ عوام کی صحت کو خطرات لاحق ہیں جو air pollution ہے اس کا ایک سینڈرڈ ہے۔ ہم نے W.H.O کا سینڈرڈ اپنایا ہے۔ ہم وہ چیک کرتے رہتے ہیں تو اس سینڈرڈ سے کہیں زیادہ air pollution اوپر جا رہی ہے۔ noise کے level جو ہونے چاہئیں اس سے کہیں زیادہ جا رہے ہیں۔ ایک تو اس کاروبار کی وجہ سے جس کی نشاندہی رانا صاحب نے کی ہے اور دوسرا ہماری ٹرانسپورٹ یعنی رکتے وغیرہ کا شور ہے جو بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اس سلسلے میں ہم نے کچھ اقدامات کئے ہیں مثلاً ہم نے ان کو نئے سٹینڈرڈ دینے تاکہ آواز کم ہو جائے۔ ہم نے انہیں تنبیہ کی کہ آپ اس میں کم سے کم کٹیج ڈالیں جو موٹر سائیکل اور رکتے چل رہے ہیں یہ نوٹروک انجن کہلاتا ہے۔ جس میں combination of fuel and lubricant ڈالا جاتا ہے۔ جب یہ جلتا ہے تو زیادہ دھواں پیدا ہوتا ہے۔ ہم ان کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اصل مسئلے کی طرف پہلی دفعہ پنجاب حکومت آ رہی ہے۔ پنجاب حکومت جگہ جگہ ہر شہر میں یہ سنٹر کھولنا چاہتی ہے جہاں گاڑی جانے گی تو اس کی بریک لائٹ اس کی الائٹمنٹ اور ہر چیز چیک ہوگی تب اس کو fitness certificate ملے گا اور پھر گاڑی سڑک پر آنے گی۔ اس وقت یہ ہو رہا ہے کہ ہم دو سو روپے جرمانہ تو کر دیتے ہیں اور دو سو روپے جرمانہ دے کر رکتے والا یا گاڑی والا دو سال تک گاڑی چلاتا رہتا ہے۔ اسی طرح عوام کی ہی نہیں پرانی سرکاری گاڑیوں کو بھی ایڈجسٹمنٹ رہتی ہے کہ نئی گاڑیاں ویزروں کو کیوں دی ہیں؟ سوال یہ ہے کہ پرانی گاڑیوں کو phase out کرنا ہوتا ہے، رکتوں کو بھی ہم نے phase out کرنا ہے۔ انڈیا کی مثال ہے وہاں پر حکومت نے کچھ نہیں کیا تو سپریم کورٹ سامنے آیا انہوں نے suo moto notice لیا اور کہا کہ آج کے بعد یہ بند اور ہر گاڑی اور ہر رکتہ وہاں پر سی۔ این۔ جی میں convert ہوا۔ ہم نے جو تجاویز پنجاب حکومت کو دی ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحب خود اعلان فرمائیں گے۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ جو رکتے ہیں وہ بدترج شہروں سے نکل جائیں گے، نیا رکتہ متعارف ہو گا جو سی۔ این۔ جی پر چلے گا جس کی noise level exceed نہیں کرے گی، noise پر قابو پائیں گے۔ اسی طرح جو ٹرانسپورٹ چل رہی ہے، ہم نے عود ہی ڈیزل بسیں متعارف کی ہیں۔ یہ پانچ سال کے بعد phase

out ہوتی ہیں یہ بسیں جو ڈیزل پر چل رہی ہیں اور دھواں دیتی ہیں یہ نکل جائیں گی۔ اس کے بعد سی۔ این۔ جی بسیں آئیں گی، سی۔ این۔ جی بسیں امپورٹ ہو رہی تھیں، مسٹکیں تھیں۔ انڈیا کو یہ advantage تھا کہ اس کے پاس Giant Manufacture ہے جسے Tata کہتے ہیں اور رکشے کا manufacture انڈیا میں Bajaj کر رہا تھا۔ ان کو یہ advantage تھا کہ وہ شروع ہی سے سی۔ این۔ جی manufacture کر رہے تھے۔ یہاں پر بسوں، رکشوں اور گاڑیوں میں kilنگلی پڑتی ہے۔ اب یہاں پر ہمارا Pak Hino Sole Manufacturer تھا جس کے ٹرک اور بسیں بہت اچھی ہیں لیکن ان کی absolute technology تھی۔ اب وہ euro one, euro two کی specification کے مطابق انجن لا رہے ہیں جس کی noise level بھی کم ہے اور اس کا emission بھی کنٹرول میں ہو گا۔ اس لئے میں رانا صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو ورکٹابلس جیل روڈ پر ہیں، ان کو نوٹس جاری کر دینے گئے ہیں۔ یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس PLGO 2001 کے تحت کارروائی کی گئی ہے اور ان کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اپنے کاروبار کے شور اور دھوئیں کا level کم کریں ورنہ اب ان کے خلاف کیس بنا کر عدالت میں بھیجے جائیں گے اور ضلعی حکومت بھی کوٹھن ہے۔ میں ضلعی حکومت سے بھی یہ کہتا ہوں کہ ایک bold action لیں اور plan جائیں اور اس پر چلیں اور فیصد کر لیں کہ اگر ہمیں اپنے عوام کی صحت کا خیال ہے تو ہم ایسے کاروبار کو باہر ہٹ کر دیں، جس سے دھوئیں اور شور میں کمی واقعہ آئے۔ شکریہ۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

مسودہ قانون، تحفظ صارفین پنجاب مصدرہ 2004

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Consumer Protection Bill 2004 .

Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:** Sir, I introduce the Punjab Consumer Protection Bill 2004

**MR ACTING SPEAKER:** The Punjab Consumer Protection Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and has been referred to the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment for report up to 30th October 2004

### مسودہ قانون، ساؤتھ ایشیا یونیورسٹی، لاہور مصدرہ 2004

**MR ACTING SPEAKER:** The University of South Asia, Lahore Bill 2004 Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:** Sir, I introduce the University of South Asia, Lahore Bill 2004.

**MR ACTING SPEAKER:** The University of South Asia, Lahore Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and has been referred to the Standing Committee on Education for report up to 30th October 2004

### مسودہ قانون، ورثہ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2004

**MR ACTING SPEAKER:** The Punjab Heritage Foundation Bill 2004. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:** Sir, I introduce the Punjab Heritage Foundation Bill 2004

**MR ACTING SPEAKER:** The Punjab Heritage Foundation Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and has been referred to the Standing Committee on Culture & Youth Affairs for report up to 30th October 2004.

### رپورٹ (جویش کی گئی)

حکومت پنجاب کے حسابات مدبندی اور مالیاتی حسابات اور  
ان پر سال 2001-02 کے بارے میں آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ

**MR ACTING SPEAKER:** Appropriation and Finance Accounts of the Punjab Government and report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2001-02. Minister for Finance!

**MINISTER FOR FINANCE:** Sir, I lay the Appropriation and Finance Accounts of the Punjab Government and Report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2001-02.

**MR ACTING SPEAKER:** The Appropriation and Finance Accounts of the Punjab Government and Report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2001-02 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No.2 for report within a period of one year.

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ معزز وزیر قانون نے The Punjab Consumer Protection Bill 2004 متعارف کروایا ہے۔ اس کے بارے میں میں consumer rights commission of Pakistan کا رکن ہوں۔ میں نے بھی ایک دست تفسیلی بل بنا کر اسمبلی میں پیش کیا ہوا ہے۔ میں آپ سے اور وزیر قانون سے بھی عرض کرتا ہوں کہ وہ بڑا جامع بل ہے۔ میری عداوت کے لئے مجھے بھی اس سٹینڈنگ کمیٹی میں بلایا جانے تاکہ میں اپنا وہ بل بھی ان کے سامنے رکھ سکوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، انشاء اللہ ہم معزز رکن کو associate کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ اب تعلیم پر عام بحث کا اجنڈا ہے۔ اس کا آغاز وزیر تعلیم کی تقریر سے ہو گا۔

رانا آفتاب احمد خان، وزیر تعلیم اس پر پہلے پالیسی سٹینٹ دیں گے اس کے بعد ہی discussion ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، لیکن اب اسے عہد کی نماز کے بعد ہی رکھیں کیونکہ ابھی ایک بچے عہد کی اذان ہوتی ہے۔ لہذا نماز عہد کے لئے آدھے گھنٹے کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عہد کے لئے آدھے گھنٹے کا وقفہ کیا گیا)

(نماز عہد کے وقفے کے بعد 2004 پر جناب قائم مقام سپیکر کرسی صدارت پر مستکن ہونے)

### تعلیم پر عام بحث

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ آج کے اجنڈے کا اگلا آئٹم تعلیم پر عام بحث ہے۔ لہذا اس بحث کا آغاز وزیر تعلیم کی تقریر سے ہو گا۔ جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج تعلیم پر بحث کے لئے وقت رکھا۔ میری کوشش تو یہ ہے کہ اگر معزز اراکین جو اپنی بات چیت کرنا چاہیں یا کوئی ایسی اہم

تجاویز دینا چاہیں تو پھر میں اسے wind up کرتے ہوئے ان کو جواب بھی دے سکوں۔ وہ اس نکلنے کے جن مسائل کو highlight کرنا چاہتے ہیں، ایسے problems جن کی suggestions towards the betterment of the Department کو highlight کر دیں۔ میں نے پچھلے بجٹ سیشن میں بھی اپنے دوستوں کو اپنی تین سلاہ پالیسی کے بارے میں بتایا تھا اگر یہ کہیں تو میں اسے پھر بھی تھوڑا سا repeat کر دیتا ہوں۔ ہمارے targets یہ ہیں کہ ہم ایسی ایجوکیشن پالیسی بنائیں جس کے تحت شرح خواندگی میں اضافہ کر سکیں اور شرح خواندگی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ہم اپنے بچوں کو کوالٹی ایجوکیشن دیں۔ کوالٹی ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ ہم انہیں سستی تعلیم دے سکیں۔ شرح خواندگی میں اضافہ کس طریقے سے ہو گا؟ کیا وجہ ہے کہ ہماری شرح خواندگی میں اضافہ کیوں نہیں ہوتا؟ کیا وجہ ہے کہ ہماری enrolment کھلتی جا رہی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ پنجاب کا drop out rate دنیا کا سب سے بڑا drop out rate ہے؟ میں اپنے کاغذ اراکین کی information کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارے صوبہ پنجاب کی وزارت تعلیم میں جو سکول سسٹم ہے یہ دنیا کے سب سے بڑے سکول سسٹمز میں سے ایک ہے۔ یوری دنیا میں جرمنی ہو یا فرانس یا جو دوسرے بے شمار یورپین ممالک ہیں اگر آپ ان سکولوں کے سکولوں کی تعداد اٹھا کر دیکھ لیں تو کسی کے 15 ہزار سکول ہیں، کسی کے 20 ہزار سکول ہیں، جرمنی فرانس اور انگلینڈ میں صرف 27 ہزار سکول ہیں لیکن ہمارے صوبہ پنجاب میں پہلی سے لے کر دسویں جماعت تک 63117 سکول operate کر رہے ہیں جو کہ ابھی بھی کم ہیں کیونکہ ہماری پاپولیشن 80 ملین ہے۔

It is the most populated Province which is Punjab

Mr. Speaker! If you ask me how many enrolment number, how many students do get education from Grade 1 to 10. Sir, the total No. of students is 9 million which are from grade 1 to 10 and out of those 9 million, 4 million are dropped out every year. They go back to their houses, they go back to the homes, they are pulled back by their parents, by their mothers, by their fathers. So what are the reasons?

Why are they pulled back to the houses. Why are they not lead to study in those schools? Why are they not allowed to stay in the schools. So there are various reasons.

ٹھیکہ ایک بڑی وجہ غربت ہے، ٹھیکہ وہ لوگ 14 یا 20 روپے فیس نہیں دے سکتے، ٹھیکہ ان کے والدین میں اتنی awareness ہی نہیں ہے کہ وہ اپنے بچوں کو وہاں پر بھیجیں، انھیں ایجوکیشن کی importance کا پتا ہی نہیں، ٹھیکہ ان کے گاؤں میں سکول ہی نہیں ہیں، پانچویں تک تو پیرا بھی بھیج گئے لیکن جب انھوں میں مڈل سکول میں جانا ہو تو ٹھیکہ ان کے پاس سکول بھی available نہیں ہے بلکہ 20 میل دور کہیں دوسرے گاؤں میں سکول available ہے؛ ہم نے اس سارے سلسلے کو اپنے ذہن میں رکھا اور ہم نے کہا کہ ہم ایسی پالیسی devise کریں گے جن سے ہر ایسا address ہو جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ صرف کالج side کو address کریں and you forget about the school side اس link کو ہم intergrate کرنا چاہتے ہیں۔ یہ زیادہ ایجوکیشن یونیورسٹی سے ایک link ہے۔ اس link کو ہم create کرنا چاہتے ہیں۔ اب اس drop out rate کو کم کرنے کے لئے 'صاف ظاہر ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ 40 لاکھ بچے اور بچیاں ہیں جو drop out ہوتے وہ ہمارے سکولوں میں رہیں۔ ہمارے سکولوں سے میٹرک کریں، میٹرک کے بعد ایف اے کریں اور کالجوں میں جائیں، یونیورسٹیوں میں جائیں تاکہ ہماری شرح خواندگی میں اضافہ ہو۔ اس کے لئے ہم نے تین بڑے steps اٹھانے تھے۔ آپ کے بھی حکم میں یہ بات ہے۔ سب سے پہلا قدم جو ہم نے اٹھایا، فیسوں کی مدد میں جو ہمیں 42 کروڑ روپے کی آمدن ہوتی تھی، ہم نے اس غریب بچے کی مجبوری کو دیکھتے ہوئے اس کے والدین جو کہ غریب ہیں، مزدور ہیں، جو مزدوری کرتا ہے، تاکہ چلاتا ہے، جو رکتہ چلاتا ہے یا وہ کوئی چھابڑی لگاتا ہے یا وہ تنخواہ دار آدمی ہے اور ہمارے کسی گورنمنٹ کے محلے میں ٹھیکہ کوئی بھڑک یا کوئی مالی ہے، ہم نے اس بچے کو focus کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم ان بچوں کو کسی انداز میں facilitate کریں تاکہ غربت اس کے آڑے نہ آنے، فیس اس کے آڑے نہ آنے تو ہم نے اس 42 کروڑ روپے کا burden اپنے کندھوں پر لیا۔ پچھلے سال آپ کو



یاد ہو گا کہ جب حکومت ہماری بنی تو جو سب سے پہلا کام ہم نے کیا وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو announcement کی۔

That was free education to all the children of Punjab.

جناب سپیکر! دوسرا قدم ہم نے یہ اٹھایا کہ شاید وہ غریب آدمی بسہ نہیں خرید سکتا یا وہ بچے کے لئے کتابیں نہیں خرید سکتا تو ہم نے ایک بہت بڑا bold step اٹھایا کہ ہم مہلتی سے لے کر پانچویں جماعت تک تمام بچوں کو مفت کتابیں دیں گے۔ ہم نے یہ اعلان کیا 'اس کو ہم نے implement کروایا۔ پچھلے اپریل سے ہمارا تعلیمی سال ابھی شروع ہوا ہے۔ اپریل جو ابھی گزرا ہے ہم نے تمام بچوں کو مہلتی سے پانچویں جماعت تک مفت کتابیں فراہم کی ہیں۔ ان کتابوں کی پر نٹنگ 'بلٹنگ' اس کی سپلائی پر بہت زیادہ commitments ہم نے show کیے۔

اس میں ہم نے more than 50 crore rupees were spent in this area which is going towards the printing of books یہ اس لئے کیا کہ اس drop out rate کو کم کرنے کے لئے اس enrolment کو بڑھانے کے لئے اور شرح خواندگی کو جو ہم نے بڑھانا ہے یہ سارے steps ہم نے اس direction میں لئے ہیں۔

جناب سپیکر! تیسرا بڑا step out of those nine million جس میں سے 4 ملین drop out ہو جاتے ہیں۔ بچوں کا اگر آپ drop out rate دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ آپ کے علاقوں میں ایسے پندرہ اضلاع ہم نے choose کئے ہیں جن کی شرح خواندگی 30 فیصد سے نیچے ہے اور وہاں پر بچوں کی participation نہ ہونے کے برابر ہے۔ سو میں سے نوے۔ پچیس میٹرک تک بھی نہیں پہنچتیں۔ پانچویں تک پہنچیں۔ چھٹی 'ساتویں' آٹھویں تک وہ پہنچ ہی نہیں سکتیں کیونکہ وہاں پر کوئی سکول ہی نہیں ہے تو ہم نے کہا جہاں پر بچوں کی تعلیم ضروری ہے وہاں سے کہیں زیادہ ہمیں female sector میں تعلیم کی ضرورت ہے۔ ہم نے ان تمام gender issues کو address کیا اور ہم نے چھٹی ساتویں اور آٹھویں یعنی مڈل سیکر میں دو سو روپے stipend بچوں کے لئے رکھا۔ gender issue کو address کرنا یہ بھی ایک اچھی پالیسی کی نشانی ہوتی ہے۔ 70 کروڑ روپے ابھی ہم دے چکے ہیں۔ ہم دو سو روپے

ملانہ دے رہے ہیں اور پھر یہ fool proof system ہے۔ بچیاں سکول میں اپنی 85 فیصد  
 حاضری ensure کریں اور اس کی ہیڈ مسٹریس یا اس کا ہیڈ ماسٹر جو ہے اس کی تائید کرے اور  
 پھر منی آرڈر کے ذریعے پوسٹ میں کے ذریعے ہم نے یہ stipend اس کے گھر پہنچایا۔ ہم نے  
 اپنے محلے کا کوئی interaction نہیں رکھا۔ اس نے کہ ہم چاہتے ہیں کہ بیسا اس بھی تک پہنچ  
 جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے recruitment کے لئے جس کو اپنی کی ہم بات کرتے ہیں،  
 کو اپنی اگر آپ نے ensure کرنی ہے تو دو areas کو اپنی کو ensure کرنے کے لئے موجود  
 ہیں۔ ایک تو آپ ٹیچرز کی ٹریننگ کریں اور ایک آپ اپنے سلیبس کو revise کریں اور اس کو  
 up date کریں۔

جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا کہ ہم نے گریجویٹ ٹیچرز کو بھرتی کیا

ہے۔ پنجاب کی تاریخ میں آج تک گریجویٹیشن کو میرٹ پر نہیں رکھا۔

This was the first time that we have allowed only the Graduates to be recruited in our Department and the basic, the elementary teachers, the educators.

ہم نے انہیں کنٹریکٹ پر اس لئے رکھا کہ ان کی کارکردگی بہتر ہو اور آئندہ اس کی extension  
 کارکردگی کی بنیاد پر ہوگی۔ 13 ہزار ٹیچرز ہم نے پہلے ہی بھرتی کرنے ہیں۔ اڑھائی ہزار ٹیچرز ہم  
 high side پر لے کر آ رہے ہیں۔ اس کے بعد 30 ہزار کے slot کی ہمیں ایک سپیشل اجازت  
 دی گئی ہے۔ یہ ساری چیزیں جو میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ ایک commitment اور  
 dedication ہے جس کا پنجاب گورنمنٹ نے اظہار کیا ہے۔ یہ گورنمنٹ مکمل طور پر  
 committed ہے۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ نے legislation بھی کی ہے۔

active, healthy legislation towards the promotion of the education in the Province of Punjab

روایتی بجٹ 34۔ ارب جو ہمیشہ سے چلا آ رہا تھا، پچھلے سال کا آپ بجٹ اٹھالیں ہم نے 43۔ ارب  
 روپے رکھے۔ 34 بلین کا break down میں نے پہلے ہی اس معزز ہاؤس کو بتایا، 34 میں سے

26۔ ارب ہمارا تنخواہوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ 6۔ ارب روپے ہمارا ڈیولپمنٹ بجٹ ہے۔ ایک ارب ہمیں صرف ملتا ہے جو ہم development کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اب یہ ایک ارب روپیہ ہم نے کہل پر خرچ کرنا ہے؟ ان 63 ہزار سکولوں میں سے 40 ہزار سکول آج بھی ایسے ہیں جن کی کوئی چار دیواری نہیں، نہ وہاں پر بجلی ہے، نہ وہاں پر پانی ہے، نہ وہاں پر کوئی ڈیک ہے نہ کوئی کرسی ہے، ہمارے بچارے بچے فرش پر بیٹھتے ہیں۔ سردی ہو یا گرمی ہو، بارش ہو یا طوفان ہو، ہمارے بچے ٹاٹ پر بیٹھتے ہیں اور انہی بوریاں گھروں سے لا کر زمین پر بیٹھتے ہیں۔ آیا ان بچوں کا حق نہیں کہ سٹیٹ ان کے بارے میں سوچے؟ کوئی ایسی سیاسی جماعت جس کی حکومت ہے ان کے مستقبل کے بارے میں سوچے؟ جتنا عزیز ہمیں امیر آدمی کا بچہ ہے اس سے زیادہ عزیز ہمیں اس غریب آدمی کا بچہ ہونا چاہیے۔ ہم نے اس ڈیولپمنٹ بجٹ کو جو کہ ہمیں ایک ارب روپیہ ملتا تھا ان سکولوں پر 373 ہمارے کالجز، 12 ہماری بینک یونیورسٹیاں، ٹیکسٹ بک بورڈ ہمارے انٹر اور میٹرک کے بورڈ یعنی ان تمام اداروں پر ایک ارب روپے خرچ کرنے ہوتے ہیں جو کہ کچھ بھی نہیں آنے میں ٹک کے برابر ہے۔ اب ایک طرف ہمیشہ تنقید کی جاتی ہے کہ یہ ادارے ختم ہو گئے ہیں سرکاری سکولوں کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے، ٹیچرز کی کوئی عزت نہیں ہے اور رزلٹ اچھے نہیں آتے تو within our means, within the given parameters ہم نے اسی میں اپنی اینگنز کھینچی ہے لیکن ہم نے یہ سوچا کہ اگر ہم نے منجانب کا Vision بنا ہے تو ہم نے سب سے زیادہ priority education کو دی تو سب سے پہلے ہمیں resources اکٹھے کرنے ہوں گے۔ ہمیں resources لے کر آنے ہوں گے۔ ہمیں یہ resources allocate کرنے پڑیں گے تاکہ ہمارا infrastructure بہتر ہو سکے۔ یہ ہر گز نہیں ہو سکتا کہ آپ enrolment بڑھانا چاہتے ہیں، drop out rate کم کرنا چاہتے ہیں اور آپ چار دیواری نہ بنائیں، بجھت نہ بنائیں، کرسی نہ دیں، میز بھی نہ دیں۔ یہ ساری چیزیں جو میں نے آپ کو targets بتائے ہیں ان کے لئے ڈیولپمنٹ کرنا اتھارٹی ضروری تھا۔ اس ایک ارب روپے کو ہم نے اٹھا کر 21 بلین پر پہنچایا جو کہ تین سالہ پروگرام ہم نے launch کر دیا۔ آج اس پروگرام کو شروع ہونے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ ابھی ہم دوسرے سال کے phase میں گزر رہے ہیں۔ اس پروگرام کو launch کرنے

سے پہلے سب سے پہلے ہم نے یہ سوچا کہ ہماری خرابی کہاں پر ہے؟ کون سے گاؤں میں کون سی تحصیل میں کون سے ضلع میں ایسے سکول ہیں جن میں پیسا لگانا درکار ہے۔ ہم نے ہر ضلع میں 34 اضلاع کے تمام ڈی۔سی۔ اوز اور تمام ناظموں اور تمام منتخب نمائندوں سے یہ request کی کہ ہمیں وہ اپنا data بھیجیں، ہمیں اپنی recommendations بھیجیں۔ ہم نے ہر ڈسٹرکٹ کا ایک profile تیار کیا۔ ہمیں اب پتا ہے کہ اوکاڑہ میں کون سے سکول deficient ہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ لاہور میں کس کس چیز کی ضرورت ہے، انک میں کیا چاہیے، ڈیرہ غازی خان میں کیا چاہیے۔ ہم نے تمام اضلاع کی profile تیار کی۔ آئندہ جتنی بھی ڈویلپمنٹ ہو گی وہ اس district profile میں ساری سکیس پہنچ گئی ہیں اور ہمیں پتا ہے کہ اب ہم نے پیسا کہاں پر لگانا ہے۔ آج آپ مجھے اگر حکم دیں کہ پنجاب میں کتنے پیسے درکار ہیں کہ ہمارے 63 ہزار سکول جو ہیں بالکل ٹھیک ٹھاک ہو جائیں۔ اس وقت ہمیں 90 ارب روپے کی ضرورت ہے۔ جو کہ ہم نے اپنے ان سکولوں میں خرچ کرنے ہیں لیکن ہم نے 21 ارب روپے مختص کیا اور یہ ہم نے phase wise اس کو خرچ کیا اور اللہ کی مہربانی سے یہ پیسا ان اضلاع کو چلا گیا ہے اور 15 کروڑ روپیہ ہر سال جس میں ہم نے terms of partnership sign کئے۔ ناظمین کے ساتھ معاہدہ کیا جس میں ہم نے ضلعی حکومتوں کو اپنا Vision بتایا، ضلعی حکومتوں کو ہم on board لے کر آئے، ضلعی حکومتوں کو یہ اہداف دیئے اور یہ کہا کہ آئندہ اگر آپ کو مزید فنڈز درکار ہوں گے تو آپ کی کلارڈگی پر آپ کو مزید فنڈز دیں گے۔ اس پیسے کی allocation کے ساتھ ساتھ ہم نے مانیٹرنگ کا ایک نیا سسٹم بھی شروع کیا ہے۔ ایک ہماری internal monitoring جو محکمہ خود کرتا ہے، ایک وزیر اعلیٰ نے خصوصی مانیٹرنگ کے لئے اپنی ایک ٹیم تیار کی ہے۔

We want to ensure that this money is spent in the right direction. We want that each and every penny should be spent in those schools

ہم نہیں چاہتے کہ کسی قسم کی pilferage ہو۔ ہم نے ہر ضلع میں ایک مانیٹر تیار کیا۔ بندوں کی ہم نے بھرتی کی۔ ان کو ہم نے موٹر سائیکل بھی دیئے۔ ڈویژنل level پر ہم نے ان کے آفیسرز کو تیار کیا اور ان کا link ہم نے سکولوں کے ساتھ بنایا اور سکولوں کے بعد ہم نے اپنے

P.M.A.U میں جو لاہور میں based ہے اس میں ساری information آنے گی تاکہ ہمیں روزانہ کی activities کا پتا چلتا رہے کہ آج اکاؤنڈ میں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں، سب سوال میں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں فیصل آباد میں پیسے خرچ کتنے ہوئے ہیں۔

جناب سیکرٹری! اگر یہ پیسا جو ہم بجٹ کے through annual allocation کرتے ہیں جسے معزز ممبران پاس کرتے ہیں اور وہیں جا کر یہ پیسا لگتا ہے۔ اگر یہ پیسا right time پر خرچ نہ ہو، اگر utilization 100% نہ ہو تو اس پیسے کا کوئی فائدہ نہیں، جس پیسے سے بچوں کو کوئی فائدہ نہ پہنچے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ پیسا right time پر خرچ ہو اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ میرے ڈیپارٹمنٹ کی utilization جو ہم نے last June میں نکال تھی which was above 75% جو کہ ایک بڑی encouraging تھی، with the passage of time، کیونکہ District and Provincial Government کا ایک نیا concept تھا، یہ ایک نیا concept تھا کہ پیسا ان کے account میں جاتا ہے، یہ ایک نیا concept تھا کہ ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ایک Vision دیا، ایک mandate دیا تو اس میں تھوڑے سے lapses آنے ہیں لیکن We are very confident کہ ہم اپنے out of time میں اپنے مارگٹس ضرور achieve کر لیں گے۔ ہم نے جو consolidated programme کے لئے campaigning شروع کی اس سے ہمیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ہم نے جب پہلے سال کی estimate enrolment لی تو 7 لاکھ بچوں نے زیادہ enrolment لی ہے۔ Which is a very very encouraging sign for us۔ ہماری ہماری enrolment 7% increase ہے۔ This is one target which we want to achieve اور یہ سارا نظام اس طرف چل رہا ہے کہ ہمیں جتنے بھی indicators نظر آ رہے ہیں وہ بڑے اچھے اور encouraging ہیں۔

جناب سیکرٹری! ابھی ہم نے میجرز ٹریننگ پروگرام شروع کیا۔ اس کے لئے ہم نے کئی ماڈلز کو ٹیسٹ کیا، کئی ماڈلز میں بیٹھ کر سٹیٹ ہوڈرز کے ساتھ ساری بات چیت کی۔ ہمیں اس میں بہت زیادہ proposals آ رہے ہیں۔ ہم اس کو thrash out کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ pre-service ہو یا in service ہو، دونوں ماڈلز ہم ایسے تیار کریں کہ ہمارا میجر بڑا confident ہو،

ہمارے پھر کو اپنے سبق کا پتا ہو اس کو pedagogy آتی ہو اسے ٹچنگ ٹوڈ کا پتا ہو۔ اس کو پتا ہو کہ بچے کو کس طریقے سے سبق سکھانا ہے کیونکہ جب تک ہمارا پھر تیار نہیں ہو گا تب تک ہمیں desired results نہیں مل سکتے۔ یہی اچھا پھر آج بھی درختوں کے نیچے shelterless سکول میں پڑھا رہا ہے اور بڑے اچھے رزلٹ show کر رہا ہے۔ اگر آپ اسی dedicated پھر کو کسی اچھے تعلیمی ادارے میں لگا دیں گے تو وہاں کا رزلٹ بڑا اچھا ہو جائے گا۔ اس رزلٹ کو بہتر کرنے کے لئے اس ڈیپارٹمنٹ کی credibility میں اضافہ کرنے کے لئے اور اپنے سرٹیفکیٹس کی authenticity and credibility کے لئے ہم نے اپنے بورڈز میں بڑا ڈسپلن create کیا ہے۔ ہمارے پورے پنجاب میں 8 بورڈز ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب بوٹی ماٹیا کا راج تھا ایک زمانہ تھا جب پیٹرنز بکا کرتے تھے 'paper out' ہوا کرتے تھے 'فوٹو اتار کر اپنی فوٹو لگا کر یا کسی بندے کو بٹھا کر paper دلویا جاتا تھا۔ یہ 1997 and beyond that زمانہ تھا جب اس ماٹیا کا بہت راج تھا۔ جب گھوسٹ سکول بنا کرتے تھے جب جعلی ڈگریاں بکا کرتی تھیں، جب جعلی ٹی اے اے اور جعلی تنخواہیں نکالی جاتی تھیں۔ ہم نے اس ماٹیا کو ختم کیا۔ (نعرہ ہانے تمہیں)

آج اللہ کی مہربانی سے ہمارے بورڈوں میں ڈسپلن ہے۔ آج اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ انٹر کا کیا رزلٹ آیا؟ میٹرک کا کیا رزلٹ آیا؟ بی۔ اے کا کیا رزلٹ آیا؟ ہمارا trend down ward ہے یہ چیزیں کم ہوتی جا رہی ہیں جو کہ ہمارے لئے بڑا encouraging ہے۔ میں یہ بالکل نہیں کہتا کہ 100 فیصد شفاف ہو گیا ہے یا pool proof ہو گیا ہے لیکن ہماری یہ کوشش ہے، یہ ہماری commitment ہے۔ ہمارے ممبرز جا کر امتحانات کے سنٹروں کو visit کرتے ہیں، ہمارے آفیسرز جا کر انہیں visit کرتے ہیں، ضلع کی ٹیمیں جاتی ہیں، ان کی ہم مانیٹرنگ کرتے ہیں تاکہ ہمارے سرٹیفکیٹس اور ہماری ڈگریوں کی credibility and authenticity صحیح ہو سکے تو یہ چند ایسی باتیں تھیں جو initiatives میں اپنے معزز ممبران کو جتنا چاہتا تھا اور میں چاہوں گا کہ آپ criticism ضرور کریں۔

We are going to face your criticism with open arms. That is not our problem first. But I would like that some good suggestions.

چونکہ یہ بڑے منجھے ہوئے لوگ ہیں، آپ ایسی positive suggestions دیں، criticism کریں لیکن suggest ضرور کریں۔ نیچرز ٹریننگ میں ایسے ملازمتیوں کے assessment کے بارے میں، need assessment کے بارے میں، evaluation کے بارے میں، مانیٹرنگ کے بارے میں، جس سے اس ڈیپارٹمنٹ کو کامدہ ہو سکے۔ Thank you very much

**MR ACTING SPEAKER:** I am requesting the Honourable Members to give the names who want to speak on this issue.

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں معافی چاہتا ہوں کہ ابھی ایجوکیشن کی بات چلے گی میں ضابطے کے خلاف ایک جائز بات کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ میں آپ کی خدمت میں یہاں جو مسئلہ عرض کر رہا ہوں وہ تلیہ ایجوکیشن سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ جنوبی پنجاب میں کان ایک اہم فصل ہے۔ نہروں میں 15 تاریخ کو پانی بند کرنے کا حکومت کی طرف سے اشارہ آیا ہے۔ ہمارے ہاں جنوبی پنجاب میں سب سے بڑا ذریعہ کان کا ہے اور کان کی زمینوں کو اس وقت پانی کی بڑی اشد ضرورت ہے۔ ہمارے تین ساڑھے تین کروڑ کے قریب عوام کا روزگار اور مستقبل، پاکستان کا مستقبل اس کان سے وابستہ ہوتا ہے۔ اس مسئلے کو کسی نے اہاگر نہیں کیا، چلتیے تو یہ تھا کہ زمینداروں کی اسمبلی تھی، زمیندار ہی کوئی کھڑا ہو کر اپنے اس مسئلے پر بات کرتا، میں تو ایک تاجر کا بیٹا ہوں۔ مجھے ان لوگوں کا احساس ہے کیونکہ مجھے ان لوگوں کی پیچھے سنانی دے رہی ہیں۔ وہ کروڑ پائی زمینوں کو لگا رہے ہیں۔ آپ مہربانی کریں کہ صرف پورو کرہی کے اٹاروں کے اوپر پالیسیاں نہ بنائیں اور مہربانی کر کے یہاں سے اصغر علی گجر صاحب ہیں، ایک دو اور جو زمیندار ہیں ان کے ساتھ میٹنگ کروالیں، منسٹر صاحب ویسے بڑے positive آدمی ہیں اور ہمیشہ اہم بات کو welcome کرتے ہیں۔ ہمیں یہ چاہیے کہ اگر نہروں میں کوئی تھوڑی سی ترمیم کرنی ہے کوئی ایسا طریقہ پیدا کرنا ہے کہ صرف پندرہ دن کے لئے

اس وقت پانی کی شدید ضرورت ہے۔ جنوبی پنجاب کی نہریں بالکل خالی ہو چکی ہیں اگر انہیں 15- ستمبر سے لے کر 30 ستمبر تک ان علاقوں کو پانی دے دیں اور اہر پنجاب کی نہروں کا پانی اگر کچھ دنوں کے لئے کم کر لیں تو وہاں کے ساڑھے تین کروڑ عوام کو روزگار بھی ملے گا ورنہ وہاں اہتائی بد حالی پھیلے گی اور لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پیدا ہوں گے۔ ملک کی economy کا کانٹا پر بنیادی حصہ ہوتا ہے اس کا نقصان ہو گا لہذا میری عرض یہ ہے کہ آپ مہربانی کریں وزیر صاحب یہاں تشریف فرما ہیں اس قسم کا کوئی لائحہ عمل بنالیں کہ جس سے کم از کم جنوبی پنجاب میں اس امر جنسی کا کوئی نہ کوئی مسئلہ حل ہو سکے۔ میں ایک مرتبہ پھر معافی چاہتا ہوں کہ میں نے ایجوکیشن کے مسئلے کو disturb کیا لیکن یہ جنوبی پنجاب کے ساڑھے تین کروڑ عوام کا امر جنسی مسئلہ ہے جس وجہ سے میں نے یہ گزارش کی ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، اریگیشن منسٹر صاحب! انہوں نے ایک point raise کیا ہے۔ I think یہ بہت important issue ہے۔ اگرچہ آج ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پر بحث ہونی ہے لیکن اریگیشن پر بھی ایک date fix کر لیں اس پر ایک general discussion ہونی چاہیے It is very important regarding the cultivation. peak season ہے۔ اس پر ایک discussion ہونی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں اریگیشن منسٹر سے کہوں گا کہ وہ اس معاملے میں کوئی bcfor 15th September date fix کریں اور اس پر بحث ہونی چاہیے۔

رانا آفتاب احمد خان، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! صدیقی صاحب نے جو issue raise کیا ہے کہ جنوبی پنجاب میں اس ٹریف فصل میں پانی کی shortage ہے۔ اس وقت آپ کی economy اہم فصل کانٹا پر ہی depend کرتی ہے۔ اگر آپ کے ڈیموں میں پانی نہیں جانے کا That will affect your crop. اگر منسٹر صاحب اس کو rotation میں پندرہ دن کے لئے extend کر دیں تو وہاں کے زمیندار کو بھی فائدہ ہو گا اور آپ کے ملک کی economy کو بھی فائدہ ہو گا۔ اس کو مد نظر



رکھتے ہونے یہ اپنے محکمے سے بات کر لیں کہ اس کی rotation پندرہ دن کے لئے آگے کر دیں گے تو زمیندار کو اس کا فائدہ ہو جانے کا اور اس سے زمیندار اکانومی اور انڈسٹری کو بھی فائدہ ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر، آرگینیشن منسٹر

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! ایجوکیشن پر بحث ہو رہی تھی اور صدیقی صاحب نے ایک point اٹھایا ہے اور اس پر آپ کی بھی رائے ہے کہ کافی important point ہے تو میری یہ request ہے کہ اس کے لئے کوئی علیحدہ دن رکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس وقت یہ ایک burning issue بنا ہوا ہے اور جیسا کہ آپ کو بھی علم ہے کہ پانی کی موجودہ کمی موسمی حالات اور ڈیموں کے نہ بھرنے کی وجہ سے ہمیں کافی کمی درپیش آرہی ہے اور آنے والے وقتوں میں شدید مزید shortage ہوگی۔ اس مسئلے کو فیڈرل گورنمنٹ نے بھی کافی serious لیا ہے اور پرائم منسٹر نے چاروں صوبوں کے آبپاشی اور زراعت کے وزراء کو بلایا تھا اور فیڈرل منسٹر وائز اینڈ پاور بھی وہاں موجود تھے اور وہاں میٹنگ میں کچھ فیصلے ہونے تھے۔ آئندہ ہر مہینے ارسا کی regular basis پر میٹنگیں ہوں گی جس میں ہر مہینے کی shortage کو مانیٹر کیا جانے کا اور سارے صوبے اپنے اپنے حصے کے مطابق اس shortage کو برداشت کریں گے۔ اس وقت ستمبر کے مہینے میں جو shortage چل رہی ہے وہاں اس پر جو فیصلہ ہوا میں مختصر آسامیوں کے پیمانے پر یہ question ہو رہا تھا کہ نہروں کو بند کر دیں اور ہم آئندہ فصل کے لئے پانی بچالیں۔ سوال یہ ہے کہ ہم نے دیکھنا تھا کہ موجودہ فصل کو بھی کم از کم اتنا بہتر پانی دے سکیں کہ وہ فصل بچ سکے اور آئندہ آنے والے رتبے کی جو بڑی فصل گندم ہے اس کو بھی پانی دے سکیں۔ اس وقت تقریباً 43 فیصد کمی چل رہی ہے اور دریاؤں کی کمی ہم ڈیموں کے ذریعے پوری کرتے ہیں۔ اب ڈیموں میں پانی نہیں رہے گا تو پھر فیصلہ یہ ہوا کہ ڈیموں میں 4 MF dead level تک پانی رہ جانے کا تو اس وقت ڈیموں سے پانی دینا بند کر دیا جانے کا اور run of river کے تحت پانی دیا جائے گا۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو میرے خیال میں 20 ستمبر تک ڈیموں سے پانی ملے گا۔ 20 ستمبر تک ہم پانی مہیا کریں گے اور اس کے بعد ہم run of river کے تحت پانی دیں گے۔ محکمہ

آبیاشی اور محکمہ زراعت نے مل کر حکمت عملی بنانی ہوتی ہے۔ اس وقت یہ حکمت عملی بنانی گئی ہے کہ پانی کی کمی ہے اور run of river مکمل نہیں دے سکتے۔ ہم پورے پنجاب کے کسانوں کو پانی مہیا نہیں کر سکتے۔ 43 فیصد کمی ہے اور ہو سکتا ہے کہ آئندہ آنے والے مہینوں میں یہ کمی مزید بڑھ جائے۔ اس لئے اس کا یہ فیصلہ ہوا ہے کہ جو brackish area ہے اس کو ہم run of river کے ذریعہ پانی مہیا کر دیں گے اور جو sweet area ہے وہاں پر نہریں بند کی جائیں گی اور وہاں پانی نہیں دیا جائے گا اور وہ لوگ یوب ویلوں سے پانی کی کمی کو پورا کریں گے۔ اس پر پرائم منسٹر کو جو تجویز دی گئی ہے اور اس پر انھوں نے اب کہا ہے کہ تمام صوبے proposals لے کر آئیں۔ ہم نے کہا کہ جو کسان یوب ویلوں سے آبیاشی کریں گے تو ظاہر ہے کہ ان کو پانی بہت ہنگامے کا اور بہت مشکلات ہوں گی۔ اس پر انھوں نے کہا ہے کہ ڈیزل اور بجلی پر ہم سبسڈی دیں گے۔ اس پر ہم work out کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں جہاں یوب ویلوں کے ذریعے مہینگ ہو گی وہاں سبسڈی دے کر ان کو کافی حد تک compensate کیا جائے گا۔ اس proposal کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کٹن اور چاول دونوں فصلوں کو پانی مل جائے گا۔ اس کے علاوہ آنے والے ربیع کے سیزن کے لئے اور آئندہ آنے والی گندم کے لئے بھی پانی بچ سکے گا اور ہم sowing کے لئے پہلا پانی دے سکیں گے۔ اس سے بہتر proposal نہیں تھی اور اسی پر حتمی فیصلہ ہوا ہے۔ اس پر سارے صوبوں میں اتفاق رائے ہوا ہے۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے جو پہلی انیشیل میٹنگ کی ہے وہ پانی کے issue پر تھی اور اس پر انھوں نے تمام صوبوں سے اتفاق رائے پیدا کر کے ایک اہمی مثال قائم کی ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے سے اہمی امید کی کرن بھونے گی اور بہتری آنے گی اور جو کمی ہے اس کو مل بیٹھ کر ہم آہستگی سے برداشت کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی نولایا صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سیکرٹری! بات تو مختصر سی تھی۔ بات صرف سمجھی نہیں گئی کہ اصل میں مسئلہ کیا ہے؟ یہ brackish area یا non-brackish area کا معاملہ نہیں ہے۔

ڈیموں کے اندر پانی کی موجودگی اس کا زیادہ استعمال یا کم استعمال کا معاملہ نہیں ہے۔ بات تو یہ تھی کہ 10-ستمبر کو یہ rotation کرنا چاہ رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کائن ایریا میں پانی کی ضرورت یکم اکتوبر تک ہے تو یہ 10-ستمبر کی بجائے یہ مزید 20 دن پانی دے دیا جائے اور یہی جو rotation کرنا چاہتے ہیں اس کو 20 دن بیت کر کے یکم اکتوبر تک کر دیا جائے۔ کائن ایریا کو required پانی دے دیا جائے۔ سوال صرف اتنا ہے لیکن انھوں نے پوری آپاشی کی پالیسی تعلیم کے دن میں یہاں بیان کر دی ہے۔ بات صرف یہ کریں کہ اس rotation کو لیت کر دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر تعلیم!

**MINISTER FOR EDUCATION:** Sir, I know it is a very important matter which has been highlighted by Mr Siddiqui about the water shortage in southern belt. But, sir, we are having a discussion on the education policy. Could we seek your direction, sir.

**MR ACTING SPEAKER:** This is a very important issue and I being a farmer, also have a right to give my views as well. I think this issue is most important. Anyhow, I asked the Irrigation Minister to give his answer to the farmers, at least they could be satisfied.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! [\*\*\*\*] اس کو کیا چاہے کہ زمیندار کیا ہے؟ اس کو کیا پتا کہ فصل کیا ہے؟

**MR ACTING SPEAKER:** I would like to expunge the words [\*\*\*\*\*] from the record.

\* حکم جناب قائم مقام سیکرٹری کا روٹی سے حذف کئے گئے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! رانا آفتاب کی ذکری چیک کرانا پڑے گی۔ ان کا نہ کوئی ایجوکیشن level ہے۔ ان کو کیا پتا ہو کہ کسٹنوں کی کیا مشکلات ہیں؛ کاش ان کو پتا ہوتا۔ ان کو تو اسما وقت ملا تھا کہ یہ کسٹنوں کے لئے کچھ کرتے، سوائے باتیں کرنے کے انھوں نے آج تک کچھ نہیں کیا۔ آج بھی اپنی تقریر میں یہ باتیں ہی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، چودھری زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! منجی کی فصل کو پانی کی سخت ضرورت ہے۔ ابھی دو تین ماہ تک پانی لگنا ہے۔ میری مراد اکتوبر کا پورا مہینہ ہے۔ ادھر بھی نہروں کا خیال رکھا جائے اور ادھر بھی پانی کی کمی نہ آنے دی جائے کیونکہ منجی کی فصل بھی پاکستان سے ایکسپورٹ ہوتی ہے اور پاکستان کو بہت زیادہ سرمایہ فراہم کرتی ہے۔ ہمارے وزیر آبپاشی کو اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب ہم تعلیم پر عام بحث کا آغاز کرتے ہیں اور رانا آفتاب صاحب بحث کا آغاز کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر تعلیم صاحب نے جو پالیسی سٹیٹمنٹ دی ہے۔ اس میں انھوں نے فرمایا ہے کہ پنجاب کے اندر 63000 سکول ہیں۔ ان میں سے 35000 سکول ایسے ہیں جو پرائیویٹ سکول ہیں۔ ان کی اپنی سٹیٹمنٹ کے مطابق آپ دیکھیں کہ جتنے ممبران یہاں تشریف فرما ہیں۔ عمران محمود صاحب اسپیکر سونین ہیں اور میں ایک پرائمری سکول سے پڑھا ہوا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ پرائمری سکول کی کیا مشکلات ہیں اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ انھیں احساس ہوا ہے۔ جہاں پر غریبوں کے بچے پڑھتے ہیں تو ہمیں ان کی تکلیف کا احساس ہے لیکن ان کو اس بات کا احساس نہیں کہ یہاں پر پڑھنے لوگ بیٹھے ہیں ان سب کے بچے پرائیویٹ سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ اس وقت پرائیویٹ سکول ستر بے ہزار ہیں۔ آپ کے پاس پنجاب کے اندر کوئی ایسا قانون نہیں ہے کہ You can penalize the private schools سب سے پہلے میری یہ بات ہے کہ یہاں پر پڑھنے ممبران بیٹھے ہیں۔ We should bring a unanimous

resolution کہ ہماری اولین ترجیح یہ ہونی چاہیے۔

That there should be the legislation for the check on these private schools.

آپ دیکھیں کہ پرائیویٹ سکولوں میں کیا ایجوکیشن ہو رہی ہے، کسی کا کوئی سلیبس ہے اور کسی کا کوئی سلیبس ہے۔ آپ کا دھیان نہ سلیبس پر ہے نہ تنخواہوں پر ہے اور آپ کے پاس کوئی regulatory body بھی نہیں ہے کہ جو اس کو چیک کر سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ جب نئے سکول بنتے ہیں اور منسٹر صاحب کی سیٹلمنٹ ہے کہ گریڈوں کی چھٹیوں میں پرائیویٹ سکول

بند ہوا اور جب چھٹیاں ختم ہوئیں تو وہاں پر ڈسپنسری ہے۔ He can't do anything.

There is no such law. آپ جب رجسٹریشن کرتے ہیں تو دیکھتے نہیں ہیں کہ کیا سکول میں مکمل سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں یا نہیں، سب سے پہلے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ

لوگ جو یہاں پر غریبوں کی بات کر رہے ہیں تو یہی بات یہ ہے کہ They should first of

all put and send their children to the Government schools مگر وہ تو جانتے

ہی نہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہاں نہ سکول ہے نہ دیوار ہے اور نہ کوئی چیز ہے۔ وزیر تعلیم

صاحب کو آج ہی پرائیویٹ سکولوں پر اس ہاؤس کو یقین دہانی کرنی پڑے گی کہ یہ کتنے دن کے

اندر اندر پرائیویٹ سکولوں کو چیک کرنے کے لئے قانون سازی کریں گے۔ یہ بہت اہم point

ہے۔

انہوں نے دوسری بات کی ہے جو بڑی اہم ہے کہ providing facilities to

the schools آپ مجھے بتائیں کہ پنجاب ایجوکیشن ریگولیشن پروگرام بنا ہے

What is the outcome? کوئی کمپیوٹر لادے تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ کیا ہے۔

data collect کرنا is not the remedy آپ کے پاس پہلے ہی data موجود ہے۔ آپ سکولوں

کی جو de-classification کر رہے ہیں وہ غلط ہے۔ آپ کو یہ کرنا ہے کہ you have to

go for the quality of education also آپ کی اس طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ آج

یہاں پر dignity of teachers پر بیٹرز لگے ہوئے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ یہ teachers کی

dignity کا کہہ رہے ہیں اور ان کی dignity کا یہ حال ہے کہ 41 استاد گریڈ 20 میں promote ہو گئے ہیں because they are not civil servants وہ D.M.G میں نہیں ہیں تو ان کو posting نہیں مل رہی۔ ان کی اپنی پالیسی کے مطابق آپ جب کسی کو promote کرتے ہیں تو that is subject to vacancy اگر آپ کے پاس vacancies ہیں تو آپ نے ان کو پوسٹ کیوں نہیں کیا؟ اگر آپ نے ان کو غلط promote کیا ہے آپ بتائیں کہ اگر vacancy نہیں تھی تو وہ کس head سے اپنی تنخواہ draw کریں گے؟ یہاں پر ٹیچرز کی dignity کے ساتھ you have to give proper respect to the teacher آپ لوگ جو بی۔ اے پاس بیٹھے ہیں ان ٹیچرز کی وجہ سے یہاں بیٹھے ہیں لیکن بد قسمتی سے اگر کوئی foreign training course آتا ہے تو ذہنی سیکرٹری یا سیکرٹری کو چلا جاتا ہے، کسی ٹیچر کو نہیں جاتا۔ کیا reason ہے کہ جو آپ کے پڑھے لکھے لوگ باہر پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے گئے ہیں وہ واپس کیوں نہیں آ رہے ہیں کیونکہ آپ ایک پی۔ ایچ۔ ڈی کو orderly الاؤنس دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ These are the basic factors. جس کے لئے آپ کو کام کرنا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ آپ کی جو brain drain ہو رہی ہے، اگر ایک qualified پی۔ ایچ۔ ڈی ٹیچر جو واپس آنے اس کو آپ ایک گھر، ایک گاڑی اور اس کو بچوں کی تعلیم دے دیں تو وہ وہاں پر stay کرے گا ورنہ نہیں کرے گا۔ آپ کی پالیسی دماغوں کی آتی ہے۔ یہ جو discussion کی بات شروع ہوئی ہے that was on my adjournment motion regarding admission انانومی دینے کے بعد یہ ہوا ہے کہ آپ کاسکولوں، کالجوں پر کوئی چیک نہیں ہے۔ میں آپ کو کالج آف ہوم اکنامکس کی بات جانتا ہوں، میرے پاس ریکارڈ ہے کہ وہاں پرنسپل نے گھر کون کی co-tenance کے ساتھ سرور نامی گھر کے ساتھ جو بچے میرٹ پر نہیں آتے تھے ان کو بھی داخلہ دے دیا ہے۔

What is the check ? I have brought this thing to the notice of the Secretary to the Additional Secretary, D.P.I Colleges and the Minister and he has not been able to solve this problem. I would say that you

must form a committee of the House.

کہ جتنے داخلے پنجاب میں ہوئے ہیں اگر کسی کو شکایت ہو تو وہ درخواست دیں تاکہ اس پر proper انکوائری ہو سکے۔ دماغوں میں گریز ہو رہی ہے، کنٹرول پر گریز ہو رہی ہے۔ after the devolution آپ دیکھیں کہ سب سے ظلم کی بات یہ ہے کہ نیچرز کے ساتھ کیا ہو رہا ہے کہ ای۔ ڈی۔ او (ایجوکیشن) جو عمران صاحب نے نئے پوسٹنگز کے ہیں وہ گریڈ 20 کے ہیں۔ ڈی۔ سی۔ او گریڈ 19 کے گئے ہونے ہیں اور گریڈ 19 کا انٹر گریڈ 20 کی A.C.R. کو رہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے پیسے دے دیئے ہیں۔ یہ پنجاب اسمبلی اس کو پوچھ بھی نہیں رہی ہے۔ These are the basic drawbacks جس کے لئے آپ کو چیک کرنا ہے۔

دوسری سب سے اہم بات جو ہے کہ پنجاب کے اندر سب سے زیادہ cratic postings ہیں۔ ایک سین انکس کی ہے اس کے against آپ نے کارسی کا لپچر لگا دیا ہے یہ کیا چیک ہے؟ You have to get rid of the cratic postings also پھر provision of facilities to the students کا آتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ دو سال ہو گئے ہیں انہوں نے پروگرام launch کیا ہے؟ Have they been able to provide فیصل آباد یا کسی جگہ میں ایک بھی سکول کو ماڈل سکول declare کیا ہے جہاں پر یہ سوتیں مہیا کر دی گئی ہوں۔ Not a single to my notice میں کہتا ہوں کہ آپ کو existing schools کو اپ گریڈ کرنے کی بجائے موجودہ کو سوتیں دے دیں۔ اگر آپ کی constituency ہے آپ کا prerogative ہے کہ آپ نے گجرات میں یونیورسٹی بنالی ہے۔ opening of Universities you are will not end this purpose. آپ یونیورسٹی گجرات بنادیں گے۔ spoiling the system کیونکہ جب ہم نے پنجاب یونیورسٹی سے گریجوایشن کی تھی تو یہ کومنڈ سے لے کر یہاں تک تھی۔ اب آپ کا سسٹم یہ ہے کہ ان کا اپنا سلیبس ہے اور آپ کا اپنا ہے۔ instead of opening new universities آپ کی جو existing یونیورسٹی ہے اس کو upgrade کریں تاکہ ان کی بین الاقوامی سطح پر authenticity کی acknowledgement ہو۔

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے بجٹ کی utilization کی بات کی ہے۔ بجٹ کی utilization should be properly utilized نہیں ہوتی کہ آپ بجٹ لے لیں۔ 75 فیصد انہوں نے کوئی معرکہ نہیں مارا ہے۔ اگر آپ کے پاس proper سسٹم ہے تو آپ کے پاس ہر چیز کا ایک گراف ہے کہ اس سکول میں ہم نے کتنی دینی ہے اس میں ہم نے بچر زدینے ہیں۔ اگر آپ کے پیسے میں more than 5 per cent جو جانے جو saving without reason ہے اس کا reason آپ کو بیان کرنا پڑتا ہے۔ 25 فیصد جو آپ نے بچایا ہے he should explain کہ

Why the money was not properly utilized when the Assembly has allocated the funds.

یہ فنڈز آپ کو دے دیے تھے۔

جناب سپیکر! تمام کاغذی ممبران نے بولنا ہے۔ میرا جو main emphasis ہے وہ to check on the private schools giving proper training teachers. آپ کا بجٹ lapse کر گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بڑی alarming

situation ہے اور جو بات ایجوکیشن منسٹر نے اپنی تقریر میں کی undoubtedly بڑی

detailed اور گورنمنٹ آف پنجاب کی تفصیلات بتائی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ تاریخ کے اندر بہت

بڑا کارنامہ ہے جس طرح ایجوکیشن سیکٹر ریپارمز کئے جا رہے ہیں لیکن ابھی جو پرائیویٹ سکولوں

کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ it is very alarming یہ صرف ایک ایک سکول نہیں رہ گیا یہاں

پر ایسے انٹی یوشن جن کی سو سو سالہ پرانی تاریخ ہے آج کل ان کو بھی کمرشلٹاز کرنے کا ایسا

رواج پڑ گیا ہے چاہے pre schools کے ذریعے ہی کیا جائے۔ جس چیز کی ہمیشہ criticism



ہوتی ہے کہ یہاں پر ایچی سن کالج کا ہے، گلاس کا ہے لیکن پرائیویٹ سکولوں کا جو دھندہ بن گیا ہے it's a billion rupees industry ایسا ایسا چکر چل گیا ہے اور لوگوں نے پیسے لینے کے اس طرح کے نظام بنائے ہیں کہ اگر آپ نے پانچ چھ پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز میں داخلہ لینا ہے تو گلاس pre school کے اندر چار سال اپنا بچہ پڑھا کر لائیں and he has to be admitted when he is just 2 and half years old. جب تک ان پر کوئی ریگولیری باڈی نہیں بیٹھتی ہم تین انسٹی ٹیوشنز تباہ کر رہے ہیں۔ اپنا پرائمری سکول کا انسٹی ٹیوشن تباہ کر رہے ہیں، ہم ماں کا انسٹی ٹیوشن تباہ کر رہے ہیں، ازخانی سال کے بچے کو اچھے انسٹی ٹیوشن والے ماں کی گود سے کھینچ کر پری سکول کے اندر طارہے ہیں، جہاں پر ان کو کچھ بھی پتا نہیں کہ وہاں پر بچوں کا حال کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا؟ (نعرہ ہانپتے تحسین)

میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اسمبلی کے حواسطے کے مطابق قاعدہ 234 کے تحت 115 کو مٹل کر کے اس ہاؤس کی sense لیتے ہوئے ہمیں اجازت دی جانے کہ ایک مستحق قرارداد ہم یہاں پاس کریں کہ گورنمنٹ اس کے لئے سبٹیشن لے کر آئے اور اس پر کوئی ایسی ریگولیری باڈی بنائیں جس کے ذریعے ان پرائیویٹ سکولوں کو چیک کیا جاسکے۔ شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! جس طرح ملک احمد خان نے کہا ہے this is the sense of the House کہ پورا ہاؤس چاہ رہا ہے کہ 35 ہزار سکولوں پر آپ کا کوئی چیک نہیں ہے۔ this will be is top priority کہ اس کو چیک کرنے کے لئے اگر آپ ابھی لے آئیں تو quite good ابھی بیٹھ کر ایک قرارداد لے آئیں، اس کو آپ adopt کر سکتے ہیں and this will be binding on the Government bring in to the House اس پر آپ پہلے روٹنگ دے دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، لاہ منسٹر صاحب! یہ جو ملک احمد خان نے point raise کیا ہے اس پر آپ کچھ فرمائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، وزیر تعلیم تشریف فرما ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری آپ ہاؤس کی رائے لے لیں۔ جب میں اس پر conclude کروں گا تو پھر میں اپنے ریمارکس دے دوں گا۔

You can ask all the members when they have to speak they should speak on what do they feel about the private education but if the resolution is brought into House either it could be brought on Private Members Day by any honourable Member and if they want to bring any unanimous sort of resolution I mean the House

یہ ہاؤس کا معاملہ ہے اگر اس میں آپ کو ووٹ مل جائے تو میں برا نہیں مناؤں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری گزارش یہ ہے کہ ایجوکیشن منسٹر صاحب نے بالکل درست فرمایا ہے کہ آج ایجوکیشن پر جنرل ڈسکشن ہے اس پر رانا آفتاب صاحب کی طرف سے تجویز آئی پھر محترم ملک صاحب کی طرف سے تجویز آئی تو یہ سارے points ایجوکیشن منسٹر صاحب نوٹ کر رہے ہیں اور اس کے بعد انہوں نے جب اس کو wind up کرنا ہے تو کیا چاہتا ہے اس کو اپنی طرف سے announce کر دیں تو ہمیں ایجوکیشن منسٹر صاحب کو موقع دینا چاہیے کہ وہ ہاؤس کا sense دیکھیں، ممبران کے خیالات سنیں اور اس کے بعد wind up کرتے ہوئے جو مناسب سمجھیں گے یہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فیصلہ کریں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ ایک اہم بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری گزارش یہ ہے کہ ضابطے کے مطابق لاہور منسٹر صاحب نے فرمایا اور ایجوکیشن منسٹر صاحب ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے اپنی تقریر میں جاتیں گے کہ اس کے ساتھ انہوں نے کیا سلوک کرنا ہے لیکن ہماری یہ گزارش ہے کہ ہمیں چیف منسٹر پنجاب کے ویرن کا بڑی اہمی طرح پتا ہے کہ وہ ایجوکیشن سیکٹر کے اندر پنجاب کی تاریخ بدنا

پاستے ہیں۔ ایسے ریٹائرڈ لانا چاہتے ہیں کہ پورے پڑھے لکھے پنجاب کا concept clear ہو جائے لیکن جب تک آپ پرائمری پر ریگولیری باڈی کے ذریعے جملی دعوہ کرنے والے لاکھوں کروڑوں روپے کی فیس لینے والوں کو نہیں روکیں گے تب تک یہ ریٹائرڈ نہیں آسکتیں۔ ہماری معزز منسٹر سے درخواست یہ ہے کہ ضابطہ کار کے مطابق پرائیویٹ ممبرز ڈے پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ روز کو مہل کیا جائے۔ اگر آپ روز کو مہل کر کے sense of the House اس قرارداد کو متفقہ طور پر زیر مری پیجز اور اپوزیشن پیجز کی طرف سے بھی آجائے تو اس پر گورنمنٹ legislation کرے، قرارداد کو ہم پاس کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر گورنمنٹ کی طرف سے بل آنے کی کیا صورتحال ہے اور ہماری جو قرارداد ہے وہ یہ ہے کہ پرائیویٹ سکولوں پر کوئی ریگولیری باڈی بنی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ - Let the Honourable Speaker speak and

after that we will take a decision.

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میری بات وہی ہے اور آپ حکم، کہ

This is the document which was prepared by the education department regarding identification of post from grade 17 to 20

اس مشق کرنے کا کامہ کیا تھا اگر عملدرآمد نہیں کرنا ہے۔ انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے۔

اسے میں نے پرنٹ نہیں کیا ہے This was prepared exercise آپ کی اس مشق کرنے

کے بعد notified ہے، اگر عملدرآمد نہیں کرنا تھا تو اس کا کوئی کامہ نہیں ہے۔ پھر جو سینئر

ہمدے ہیں ان پر جو نیشنل پوسٹ کے ہونے ہیں۔ اس لئے ان کو چاہیے کہ جیسے یہ کہتے ہیں کہ

There is ban on transfer تو پھر آپ اتنی دیر post promote نہ کریں جتنی دیر

vacancy create نہیں ہوتی ہے۔ - You do not waste your money on exercises

اور آپ دیکھیں کہ ٹیچروں کی ٹریننگ کے لئے سب سے اہم بات ہے کہ آپ کے refresher courses ہوں ' workshop مگر بد قسمتی سے جہاں پر کوئی ٹریننگ آتی ہے۔ He is a defaulter.... اگر اسلام آباد سے کوئی budget آئے تو یہاں کا سیکرٹری ایجوکیشن کے گا I should have a good time میں اس کی joy-ride لینا ہوں۔ کتنے ٹیچرز ٹارن ٹریننگ پر آپ نے بھیجے ہیں؟ we said کہ آپ کا جو even and country کا پیسا پڑا ہے، آپ کے اکاؤنٹ میں for training وہ بھی unspent جا رہا ہے۔ میرا یہ ہے کہ،

If you spend the money at the right time for special training of the teachers

آپ ان کی posting پر دیکھیں and give due respect to the teachers داخلوں کی آپ inquiries کروائیں۔

and at the end I would again say that you must have a proper check and legislation on the private schools. Thank you very much sir.

جناب قائم مقام سیکرٹری، اگلے مقرر ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب ہیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، شکر یہ جناب سیکرٹری!

لظوں کے بیچتا ہوں پیالے خرید لو

شب کا سفر ہے کچھ تو اگلے خرید لو

مجھ سے امیر شہر کا ہو گا نہ احترام

میری زبان کے واسطے تالے خرید لو

جناب سیکرٹری! حکومت پنجاب نے پنجاب کی تاریخ میں تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ

بجٹ رکھا ہے جس کے لئے ان کو اور ان کے وزیر اعلیٰ کو جتنی مبارکباد دی جائے وہ کم ہے۔

پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے عمران مسعود جیسا talented، محنتی نوجوان وزیر بنایا ہے جو تعلیم کے

کاموں میں دلچسپی لیتا ہے اس کے لئے بھی ان کو جتنی مبارکباد دی جائے وہ کم ہے اور ہم

سمجھتے ہیں کہ پنجاب کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ایسا وزیر ہمیں ملا ہے اور کوئی شک نہیں کہ تہدی

سے اچھے کام ہو رہے ہیں۔ پندرہ کروڑ روپے کے سکولوں کی maintenance کا فنڈ تمام اضلاع میں برابر کار کھا گیا ہے۔ یہ بھی ایک خوش آئند قدم ہے۔ غالباً جو ہم نے اخبارات میں پڑھا یہ خواب پرویز مشرف صاحب کا تھا اور یہ ویرن جناب وزیر اعلیٰ صاحب کا تھا کہ وہ پنجاب کو تعلیم یافتہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ پنجاب کی اس سے بڑھ کر کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے کہ پنجاب کا ہونے والا چیف منسٹر پنجاب کے تمام بچوں کو تعلیم یافتہ دیکھنا چاہتا ہے جس کے لئے ہم ان کے ویرن کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یہ ساری باتیں اور بیانات سننے کے بعد بجٹ کی ایک کتاب آئی جسے کہ Annual Development Programme کہتے ہیں۔ میں نے اس کو پڑھا تو 8 ارب 23 کروڑ روپے کی لاگت سے 52 منصوبے بنانے گئے ہیں جن کی لسٹ صفحہ نمبر 230 سے لے کر صفحہ نمبر 241 تک تعلیم کے لئے ہے اور یہ کتاب چھاپی ہے۔ میں نے اس کو پڑھا شروع کیا تو انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی سرگودھا، یونیورسٹی گوبرنوالا، یونیورسٹی فیصل آباد، یونیورسٹی گجرات، یونیورسٹی لاہور، مہملی دھم میں نے یہ تفسیر کی تھی جو میں نہیں پاجنا لاہور، لاہور، لاہور، گجرات، گجرات، گجرات، فیصل آباد، فیصل آباد۔ فیصل آباد ایک جگہ ڈی۔ جی۔ غلن آ گیا، میں یک دم چونکا اور وہ سکیم چودہ نمبر تھی اور اس کا 875 سیریل تھا۔ وہ یہ تھا کہ ہم گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن کی بلڈنگ بنانا چاہتے ہیں اور اس کے لئے ہم نے 35 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر! 8 ارب 23 کروڑ روپے کا بجٹ جس سے ہمارے وزیر اعلیٰ پڑھا کھا پنجاب بنانا چاہتے ہیں۔ ان 52 منصوبوں میں کسی ایک جگہ پر کوئی ملتان ڈویژن کے کسی ضلع کا نام 'ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے کسی ضلع کا نام، بہاولپور ڈویژن کے کسی ضلع کے نام سے کوئی ایک سکیم آجانے تو میں اس اسمبلی کی سیٹ سے مستعفی ہو جاؤں گا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس میں کچھ ایسا ہے کہ جو ہمیں نظر نہیں آ رہا اور چھپا ہوا ہے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ منظر عام پر آئے۔ میں یہ کہوں کہ آپ کچھ نہیں دے رہے اور آپ کہیں کہ ہم سب کچھ دے رہے ہیں تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ ہمارے اندر احساس محرومی کی جو میں بات کرتا ہوں وہ صرف اس لئے ہوتی ہے کہ بعد میں وزیر صاحب کو موقع ملے اور وہ آ کر یہ بتائیں کہ نہیں جانی آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ ہم ملتان میں یہ کر رہے ہیں، بہاولپور میں یہ کر رہے ہیں، یہ میں یہ کر رہے ہیں تاکہ

جو غلط فہمی ہے اور تعصب کی ہذا جنوبی پنجاب میں پیدا ہو رہی ہے میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ کام کر رہے ہیں خدمت کر رہے ہیں تو وہاں پر آپ کا نام اور آپ کا بول بالا ہونا چاہیے۔ میرے یہاں پر اس قسم کے سوالات اٹھانے سے دراصل حکومت کو بھی ایک مثبت point ملتا ہے کہ وہ بتائیں کہ نہیں یہ اپوزیشن یا ڈاکٹر جاوید صدیقی کھڑا ہو کر غلط باتیں کرتا ہے اور ہاؤس میں جموت بولتا ہے ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر زرعی مائیکنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر زرعی مائیکنگ، جناب سپیکر ڈاکٹر جاوید صدیقی صاحب نے data base گٹھو کی۔ مٹان سے میرا بھی تعلق ہے اور محترم فاضل ممبر صاحب کا تعلق بھی مٹان سے ہے۔ جب ہم ضلع مٹان کی بات کرتے ہیں تو وہاں پر ہوم اکنامکس کالج کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ اس کے بعد آپ یہ دیکھیں کہ سب سے higher quality of education آئی۔ لی میں 'emerging sciences

میں 'management sciences اور C.O.M.S.A.T-Institute of Information and

Technology کا اجراء اسی مہینے شروع ہو رہا ہے۔ زمین ٹرانسفر ہو چکی ہے۔ 45 کروڑ کی بڈجٹ

hand over کر دی گئی ہے اور C.O.M.S.A.T - Institute of Information and

Technology کے قیام سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ higher quality of education سے جنوبی

پنجاب کی محرومی دور ہوں گی۔ وہاں پر سچے اور سچیاں پڑھیں گی۔ اس کے بعد T.E.V.T.A

کے ذریعے مٹان کے ایک ہماندہ علاقے جلاپور میر والا میں پیر قتال انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ

ٹیکنالوجی بنایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب جب وہاں پر تشریف لے گئے تو

انہوں نے کہا کہ یہاں پر پبلک سکول ہونا چاہیے تو 12۔ ستمبر سے وہاں پر ایچی سن اور صادق پبلک

سکول بہاولپور یول کے ایک پبلک سکول کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ آپ یہ دیکھیں کہ

کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کے قیام سے نہ صرف جنوبی پنجاب بلکہ سندھ اور بلوچستان کی سرحدوں پر

رہنے والے لوگوں کو صحت کی وہی سولتیں میر آئیں گی جو سولتیں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف

کارڈیالوجی لاہور میں ہیں۔ میں ان کی صرف توجہ دلاتا ہوں E.S.R پر وگرام کے تحت 15 کروڑ روپے وہاں پر خرچ ہونے ہیں۔ جنوبی پنجاب کو تو سب سے بڑی priority یہی ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی جنوبی پنجاب سے منتخب ہونے ہیں۔  
وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میرا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، شاہ صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! مظفر گڑھ سے میرا تعلق ہے۔ یہاں پر میرے معزز ممبر نے بات کی کہ تعلیم کے سلسلے میں وہاں پر کسی قسم کی کوئی development ہو رہی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ education میں actual ہوتا ہے technically آپ کو education دی جانے پھر جا کر job opportunities آتی ہیں اور بہت ساری چیزیں آگے نکلتی ہیں۔ یہاں پر میں صرف ایک چیز بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم سے وہاں پر نیشنل میڈیکل کالج کو باقاعدہ ایک یونیورسٹی بنایا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ہی مہینوں میں وہ یونیورسٹی بن جانے کا اور یونیورسٹی بننے سے وہاں پر ایجوکیشن کے اندر فرق نہیں آ رہا اور ساتھ ساتھ جنوبی پنجاب کے لئے اب کوئی سسٹم رکھا جا رہا ہے۔ مطالبے کے امتحان میں بھی جنوبی پنجاب والوں کو سیشنل کونا دیا جا رہا ہے جس کے ذریعے انہیں adjust کیا جانے کا اور میں صرف اتنا بتانا چاہوں گا کہ جب سے پاکستان بنا ہے تاریخ میں پہلی دفعہ کسی صوبے یعنی صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ پنجاب نے جنوبی پنجاب میں سب سے زیادہ کام کروائے ہیں۔ مہربانی

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! الحمد للہ مجھے یہ اعزاز جاتا ہے اور میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ جب میں نے بات کرنی شروع کی ہے تو مجھے فخر ہے [\*\*\*\*\*] ہیں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

یہی تو میں چاہتا ہوں کہ بونے کا ہنر سیکھیں اور بولیں [\*\*\*\*\*] ایجوکیشن کی وزارت جنوبی پنجاب میں لے کر جائیں، بلدیات کی لے کر جائیں، زراعت کی لے جائیں، C & W کی لے کر جائیں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ expunge کئے جاتے ہیں لیکن وہ ان کا جواب دیں گے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، ہوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: Let the young Minister say something again.

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! پہلے تو میں اپنے معزز ممبر کو ایک

چیز بتانا چاہتا ہوں کہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی منسٹری

agriculture اس میں سے ایک ہے اور میرے خیال میں اب فیڈرل level پر بھی لائیو سٹاک

کو ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ کر دیا گیا ہے اور ان کے خیال سے لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ

important

جناب قائم مقام سیکرٹری، بلکہ فیڈرل منسٹری جنوبی پنجاب کو دی گئی ہے۔ ایگریکلچر کے لئے اور مارکیٹنگ بھی دی گئی ہے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری! میں اپنے معزز ممبر سے یہ بھی پوچھنا

چاہوں گا کہ اگر یہ صبح اٹھ کر سب سے پہلے پائے بھی پیتے ہیں تو اس کے لئے دودھ بھی لائیو

سٹاک سے ہی آتا ہے۔ مہربانی

وزیر زراعت، ہوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، لودھی صاحب!



وزیر زراعت، شکرہ۔ جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں صدیقی صاحب سے بڑے ادب کے ساتھ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا کون سا انداز ہے کہ ہم انہیں غوش کر سکیں یا انہیں ہم مطمئن کر سکیں؟ اگر history شروع کریں تو میں نے پہلے بھی انہیں کہا تھا کہ جو گورنمنٹ کے حمدے ہیں وہ سارے جنوبی پنجاب میں ہیں۔ آپ کو بار بار جنوبی پنجاب، شمالی پنجاب اور سنٹرل پنجاب کا نام نہیں لینا چاہئے بلکہ ایک پاکستان کی بات کریں، ایک پنجاب کی بات کریں۔ اگر منسٹریاں گنتی شروع کریں تو تمام منسٹریاں آپ کی طرف ہیں اور کوئی حکم کریں وہ بھی ہم عطا کر کے دیتے تیار ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، شکرہ۔ جناب سپیکر! میں آپ سے ایک اور بھی اجازت چاہوں گی کہ مجھے آپ اپنی ملاری زبان میں بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ سرانگلی میں بات کرنا چاہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، جی۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ بول لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، جی، مہربانی۔ انتقال، ہوں سارے معزز ممبران نے گل

کھیتی اسے جنوبی پنجاب دی تے ڈاکٹر جاوید صاحب نے وی ہوں چنگلیاں گل کھیتاں میں اونہں

نال agree کریندی آں تے جہڑے ساڈے ملتان توں بھائی بان قاسم نون صاحب، اونہں نے

کافی چنگے تعلیمی اداریاں دا ذکر کیا اسے پر زکریا یونیورسٹی دا حوالہ ڈیون بھل گئے۔ ہن تے جیویں

کہ ساڈے ایگریکلچر دے منسٹر جن لودھی صاحب نے تجاویز منگیں ہن تے انہں نوں میں

درخواست کریندی ہاں کہ بہاولپور وچ اسلامیہ یونیورسٹی اسے اوہندے وچ ایگریکلچر دا ڈیپارٹمنٹ

جہڑا قائم کیا ونجے تے اوہندے علاوہ ایہو جے اضلاع جنوبی پنجاب دے جتھاں کوئی معیاری

کالج نہیں اوتھل نوں کالج بنانے و بنھن خاص کر یہ، مظفر گڑھ، ڈی۔ جی۔ فلان، رحیم یار فلان۔

رحیم یار فلن تے بہاول پور وچ جہڑے پہلے ایجوکیشنل انسیٹیوٹ بن اونہاں داصیاد بہتر کیتا وئے۔ ایندے علاوہ جہڑی وی تجاویز ہوسن اسن اپنے بھائی عمران مسود صاحب کو ڈسآڈے سوں۔ ہوں شکر یہ جی تہن میکون اجازت ڈتی اے Thank you

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ جی ڈاکٹر صاحب to continue میرا خیال ہے کہ جو 15 کروڑ روپے ہر ضلع کو دینے گئے ہیں اصل چیز وہ ہے اس پر آپ discuss کریں کہ لاہور کو بھی 15 کروڑ اور ہمارے غریب راجن پور میں بھی 15 کروڑ روپے دینے ہیں، میرا خیال ہے کہ بڑی اہم چیز ہے اس لئے آپ اس بارے میں بات کریں۔ یہ ہے اصل بات کرنے کی کہ اس 15 کروڑ روپے کو کیسے استعمال کیا جانے اور اس کا صحیح استعمال کیا جانے۔ ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، شکر یہ۔ جناب سیکرٹری! میں اسی طرف آتا ہوں۔ عود اسے appreciate کیا تھا کہ 15 کروڑ روپے انہوں نے تمام اضلاع کو برابر دینے ہیں جس پر ہم انہیں فرلج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اس کی implementation میں جو loop ہو جانے اس کے بارے میں discuss کریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری! میں نے اس بارے میں بھی لکھا ہوا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ لودھی صاحب نے کہا تھا کہ مجھے کس طرح مطمئن کیا جاسکتا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ اس گورنمنٹ کا یہ تاریخی کارنامہ ہے کہ اس نے لاہور، ملتان اور بڑے بڑے شہروں کو اتنا فنڈ دیا ہے جتنا ایک عام بہاول نگر یا رحیم یار فلن، یہ راجن پور اور بھکر کو بھی برابر کے فنڈ دینے ہیں۔ ان علاقوں کو develop کرنے کے لئے یہ ایک بہت بڑا سرمایہ دیا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری! میں مطمئن کیسے ہو سکتا ہوں؟ وہ میں عرض کر دوں کہ لودھی صاحب نے فرمایا کہ۔

میرے سرکش ترانوں کی حقیقت ہے تو اتنی ہے  
 کہ جب میں دیکھتا ہوں بھوک کے مارے کسانوں کو  
 غریبوں مخلصوں کو بے کسوں کو بے سہاروں کو  
 حکومت کے تشدد کو امامت کے تکبر کو  
 کسی کے پھتیزوں کو اور شہنشاہی خزانوں کو  
 تو تب دل نفاظ بزم عشرت لا نہیں سکتا  
 میں چاہوں بھی تو خواب آور ترانے کا نہیں سکتا

جناب سپیکر! جب میں اپنی آنکھوں سے جنوبی پنجاب کے سکولوں کی حالت زار، تعلیمی  
 پیمانہ ملی اور پھر بجٹ کے اندر لکھی ہوئی گورنمنٹ کی تحریروں میں کسی جگہ اپنے جنوبی پنجاب  
 کی کسی سکیم کا کوئی بھی منصوبہ نہیں دیکھتا۔ اس طرف کوئی نہیں دیکھتا کہ جب 8-ارب  
 23 کروڑ روپے ہے، آئیں اور اس کی تردید کریں کہ جو آپ کے بجٹ میں لکھا ہوا ہے۔  
 C.O.M.S.T حکمت متجاوزہ کا ادارہ ہے، ہم اسے خوش آمدید کہتے ہیں اور اگر انا قاسم نون کی  
 کوشش سے یہ کام ہوا ہے تو یہ اچھا قدم ہے انہوں نے اپنی وزارت کا حق نمائندگی ادا کیا ہے اس  
 کے لئے ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے پاس چند تجاویز ہیں کہ سیاسی بندے وہ وزیر اعلیٰ ہوں یا  
 وزیر تعلیم ہوں یا ایوزیشن کا کوئی بندہ ہو، کبھی بھی پالیٹیکل آدمی سے ناانصافی نہیں ہو سکتی۔  
 میں آپ سے یہ کہ رہا ہوں کہ جنوبی پنجاب کو تعلیمی ناانصافی کے ذریعے جو پیمانہ رکھنے کی  
 سازش کی گئی ہے یہ پرویز الہی نے نہیں کی، یہ عمران مسود نے بھی نہیں کی، یہ ان لوگوں نے  
 کی جو رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں کہ جس طرح یہاں منظور ہو جاتا ہے کہ 5 مرلے کے مکان پر پراپرٹی  
 ٹیکس کی چھوٹ ہے اور عرصہ دراز تک اس پر مل درآمد نہیں ہوتا تو وزیر اعلیٰ کو جب یہاں سما  
 جاتا ہے تو وہ ایوان میں آ کر اعلان کرتے ہیں۔ سیاسی بندے کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتے  
 ہوں اکثر ان میں کبھی بھی ناانصافی کرنے والے نہیں ہوتے۔ انہوں نے انصاف کرنا ہوتا ہے  
 لیکن یہ دیکھیں کہ تعلیم کے لئے جب آپ سی۔ ایس۔ پی بندے کو جس کے ہاتھ میں صرف ڈنڈا

ہوتا ہے 'ڈی۔ ایم۔ جی گروپ ہے اس کو کوئی چٹا نہیں کہ لیکچرار کا کیا problem ہے؟ سکول کے لیکچر کے کیا problem ہیں، مدرسوں کے کیا problem ہیں؟ وہ تو تھانیدار اسے۔ سی لگا، اس کے بعد ڈی۔ سی لگا، اس کے بعد کوشنگ گیا اور اس کے بعد سیکرٹری تعلیم آ گیا۔ اب سارے مسائل کا حل آپ اس کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں اور ہمارے ہاں بیس بیس، اکیس اکیس، بائیس بائیس گریڈ کے پروفیسر اور پرنسپل ہیں، وہ باہر سیکشن انجینئر کے پاس کھڑے ہو کر دھکے کھا رہے ہوتے ہیں۔ میں فوری طور پر یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ کم از کم تعلیم اور صحت میں ماہرین تعلیم جنہوں نے بیس سال، پچیس سال، تیس سال تعلیم کے شعبوں میں خدمت کی ہو ان لوگوں کو سیکرٹری تعلیم لگایا جانے، وہ بتائیں گے کہ مسائل کس طرح حل ہو سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کتنے علم کی بات ہے کہ ایجوکیشن جو اتنی important ہے اس میں کسی لیکچرار کی نوکری اور ان کا مستقبل confirm نہیں ہے۔ جس پروفیسر نے قوم کو educate کرنا ہے آپ نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے دروازے کئی سالوں سے بند کر رکھے ہیں۔ یہاں میں وزیر تعلیم سے گزارش کرتا ہوں کہ کم از کم تعلیم کے لئے مہربانی کریں اور لیکچر اور پروفیسر کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کا دوبارہ اجراء کریں کیونکہ جب ایک ماہر تعلیم کو یہ پتا ہوگا کہ میری نوکری confirm نہیں ہے بلکہ میں contract پر ہوں تو وہ بچوں کو بہتر تعلیم کیسے دیں گے؟ وہ بیچارے غریب کسی ایم۔ پی۔ اے، ایم۔ این۔ اے اور وزیر کو پکڑ پکڑ کر سیکرٹریٹ کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں، انہوں نے بچوں کو تعلیم کیا خاک دینی ہے، ان کا تو اپنا مستقبل محفوظ نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر آپ محکمہ تعلیم پر concentrate کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ کا خواب ہے کہ آپ پنجاب کو سہانا پنجاب اور تعلیم یافتہ پنجاب بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ابدانی ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ کے محکمے کے ہیڈ کا تعلق محکمہ تعلیم سے ہونا چاہیے۔ تیسری اہم بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے تعلیم دینی ہے آپ ان کا مستقبل secure کریں اور ان کو سہولیات اچھی دیں تاکہ وہ بچوں کو اچھی تعلیم دے سکیں۔ اگر آپ نے لیکچرز کی بھرتی کرنی ہے، چھوٹے لیکچرز کی، پی۔ ٹی۔ سی لیکچرز کی تو آپ یہ بھرتی تحصیل کی سطح پر کریں۔ وزیر تعلیم یہ غور کریں یا وزیر اعلیٰ سے منظور کروائیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس میں ایک شرط ہونی

چاہیے کہ جس تحصیل کا ٹیچر ہے اسے اسی تحصیل میں لگایا جانے تاکہ یہ تبادلوں کے ٹکڑوں میں نہ پڑے رہیں اس طرح سے ہمارے جنوبی پنجاب کے لوگوں کی پیمانہ گی کم ہوگی اور جو اساتذہ کی بے روزگاری ہے وہ بھی کم ہوگی اور لوگ concentration کے ساتھ وہاں رہیں گے۔ ہوتا یہ ہے کہ ان کے دور دراز تہلے ہو جاتے ہیں 'لوگ عمارتیں کرواتے ہیں' چھنیں کرتے ہیں اور میڈیکل دیتے ہیں 'اس طرح سے تعلیم کا فقدان رہ جاتا ہے کیونکہ لوگ پسماندہ علاقوں میں نہیں جاتے۔ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ پی۔ٹی۔سی کی بھرتی کے وقت کم از کم ٹیچر کا اس تحصیل کا ہونا ضروری ہے اور اگر اس تحصیل میں وہ ٹیچر available نہیں ہے اور سینیں زیادہ ہیں تو پھر بے شک آپ ساتھ والی تحصیل سے لے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ویسے میں یہاں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کل یہاں ان کو اس سلسلے میں ہدایات دی ہیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! اگر وزیر اعلیٰ صاحب نے ایسا کیا ہے اور ایسا ہو جاتا ہے تو ہم وزیر اعلیٰ صاحب کو فرج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہانے تحسین) میں کہتا ہوں کہ جب میں مثبت بات کر رہا ہوتا ہوں تو خدا کے لئے اس وقت بھی کوئی مہربانی اور شفقت فرمادیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں وزیر تعلیم سے کہوں گا کہ جو ان کو کل یہاں ہدایت ملی ہیں کیونکہ 13 تاریخ کو بھرتیاں شروع ہو رہی ہیں اور یہ کام اس سے پہلے ہونا چاہیے ورنہ پھر اس کا معذرت ہو جائے گا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! ایک بات یہ کہ جو آپ نے پندرہ پندرہ کروڑ کی بات کی ہے یہ بڑی اچھی بات ہے حکومت نے یہ بہت اچھا قدم اٹھایا ہے لیکن اس میں میری گزارش ہے کہ آپ وہاں چیک کریں کہ وہ پندرہ کروڑ روپے کہاں کہاں خرچ ہو رہے ہیں؟ کون کون سے سکول ہیں اور اس نے کیا میٹرز رکھا ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، میں وزیر تعلیم سے کہوں گا کہ this is a very important subject اس پر ضرور غور فرمائیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری! جو آپ نے پندرہ کروڑ روپے دئے ہیں وہ ای-ڈی۔ او ایجوکیشن کے پاس گئے ہیں اور اس کی اپنی بلائٹ ہے۔ اس کی کیا دلچسپی ہے اور اس نے یہ کہیں خرچ کرنا ہے؟ یہ نہیں پتہ ہوتا اس لئے میری گزارش ہے کہ جو اس ضلع کے منتخب ممبران ایم۔ پی۔ اے ہیں آپ اس expenditure میں ای-ڈی۔ او کو پابند کریں کہ وہ ای-ڈی۔ او ان کو بلانے ان کی choice لے اور ان کے مشورے کے ساتھ جہاں جہاں وہ priority لگا کر دیں ویسا ہی کام کریں۔ یہ کام ان کی زیر نگرانی ہونا چاہیے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہاں میں اس چیز کا اضافہ کروں گا کہ خاص طور پر ایسے سکول جو غلط جگہ پر جانے جا رہے ہیں۔ کسی ڈیرے کو سکول بنایا جا رہا ہے جہاں سات لاکھ روپے حکومت کے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ اگر کوئی ایم۔ پی۔ اے کوئی point out کرتا ہے تو آپ اس کی انکوآزی کریں تاکہ سات لاکھ روپے صحیح جگہ پر خرچ ہوں۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ای-ڈی۔ او نے لکھ دیا کہ آپ وہاں سکول بنائیں تو بنایا جائے۔ ایسا نہ ہو کیونکہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر یہاں سکولوں میں جا رہا ہے جہاں ذاتی ڈیرے اور گھر ہیں اور جہاں آبادیاں ہیں وہاں کوئی سکول نہیں بن رہے ہیں۔ اس لئے مقامی ایم۔ پی۔ اے کو اتنا حق ضرور دیں کہ وہ point out کرے اور جہاں feasible ہو وہاں سکول بنائے جائیں۔ برائے مہربانی اس پر غور کیا جائے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری! اسی وزیر صاحب نے بہت اچھا قدم اٹھایا ہے جیسا کہ انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ حکومت پنجاب کتابیں، فیسیں اور دو سو روپے دے رہی ہے اور تعلیم کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہی ہے، یہ ضرور کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر وہ ایجوکیشن سے ہٹ کر ہے کہ اگر آپ نے وہاں کے پیمانہ علاقوں کے لوگوں کو تعلیم یافتہ بنانا ہے تو وہاں کے لوگ اپنے بچوں کو تمام تر سہولیات ہونے کے باوجود بھی صرف اس لئے سکول نہیں بھیجتے کہ ان کے بچے ان کے ساتھ جا کر محنت مزدوری کراتے ہیں اور گھر کا

روزگار چلاتے ہیں۔ اگر آپ پنجاب کو پڑھا کھا پنجاب بنانا چاہتے ہیں تو خاص طور پر پسماندہ اضلاع کے لئے جو آپ نے پالیسیاں دی ہیں یہ بھی اہم ہیں اور اس کے علاوہ ایسا کریں کہ آپ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو پابند کریں اور اس کے بجٹ کا کچھ حصہ مخصوص کر دیں کہ بجائے اس کے کہ ہماری پڑھی لکھی روشن خواتین کی N.G.O سارا مل لے جاتی ہے اس کی بجائے پسماندہ علاقوں میں کام کرنے والی خواتین ہیں۔ N.G.O نے اپنی ہی کو ٹھی لی ہوئی ہے اور اسی کا کریہ وصول کیا جا رہا ہے 'ایسا نہ ہو۔ اس لئے ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو پابند کیا جائے کہ وہ مہربانی کر کے پسماندہ اضلاع کے لئے priority پر فنڈز رکھیں اور وہیں پر لوگوں کو encourage کریں۔ جو لوگ وہیں جا کر تعلیمی ادارے بنانا چاہیں ان کو encourage کیا جانے اور ان کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دیا جائے تاکہ وہیں پر education facilities کو بہت زیادہ promote کیا جاسکے۔ میری آخری گزارش یہ ہے کہ ابھی ملک محمد احمد خان صاحب نے پرائیویٹ سکول سے متعلق تجویز دی تھی۔ میں یہ کہوں گا کہ اس کا قانون بناتے وقت ایک بات ذہن میں رکھی جائے کہ قانون بھی بنائیں تاکہ اس مافیا کو کنٹرول کیا جاسکے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین ملک جلال دین ڈھکو کرسی صدارت پر مستحسن ہونے)

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اتنا سخت قانون نہ بنا دیں کہ حکومت جن پرائیویٹ سیکٹر کو encourage کرنا چاہ رہی ہے ان پر ایسی تلوار یا ڈنڈے نازل نہ کر دیں کہ وہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ ہم سکول بنانے کی بجائے کوئی سٹیل مل نکالیتے ہیں۔ کوئی ایسا طریقہ ہو کہ جو investment کر رہے ہیں ان کی عزت نفس بھی مجروح نہ ہو اور کم سٹزم کو تھوڑا کم کیا جائے۔ کنٹرول بھی ہو لیکن اتنا بھی کنٹرول نہ ہو کہ لوگ اپنے سکول بند کر کے اور اس جگہ پر فائو سٹار ہوٹل کھڑے کر دیں 'ایسا نہ ہو کہ تسلیم ختم ہو جائے اور ہوٹل کھلنا شروع ہو جائیں۔ بہت بہت شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین، جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب چیئر مین! اس وقت آپ ایک جلسے کے طور پر یہاں تشریف رکھے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے جب آپ فیصدہ کریں تو کسی کی چرب زبانی پر مت جائیں جیسا کہ یہ ایم۔ پی۔ اے صاحب بڑے چرب زبانی کے ساتھ آپ کو ایک غلط تصویر دکھا رہے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ جنوبی پنجاب میں جائیں اور وہاں جا کر وزیر اعلیٰ صاحب کا ایجوکیشن ریفرنڈم پروگرام دکھیں۔ انہوں نے تو خود کبھی جا کر سکول کی چٹل نہیں دیکھی کہ سکول کی مہارت کیسی ہے؟ اور کتابیں مل رہی ہیں یا نہیں؟ ان کا کام صرف یہ ہے کہ یہاں آ کر دو تین لائنیں بول دیتی ہیں اور That's all۔ انہیں کہیں کہ جوڑ کر کیا یونیورسٹی، کٹر میڈیکل کالج، ڈینٹل کالج اور وہاں کی سڑکیں وہ کیا انہوں نے تعمیر کی ہے؟ وہ ساری ہماری حکومت کی کاوش ہے۔ انڈامیشن ٹیکنالوجی کون جانتا تھا؟ یہ وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر تعلیم کی محنت ہے۔ میں ابھی وزٹ کر کے آئی ہوں۔ یہ تو کبھی وہاں گئے بھی نہیں۔

جناب چیئر مین، برائے مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ میں ایک گزارش کروں گا کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریریں نہ کریں، اس سے گریز کریں۔ جب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تھارڈ شروع کر دیں گے تو پھر یہ معاملہ irrelevant ہو گا۔ میں 1985 سے آرہا ہوں۔ یہ جو سلسلہ چل رہا ہے کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اپنا مافی الصمیم بیان کرنے لگ جاتے ہیں اور تھارڈ شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ازراہ کرم ایسا نہ کریں بلکہ پوائنٹ آف آرڈر کو پوائنٹ آف آرڈر ہی رکھیں۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی عباسی صاحب!

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب چیئر مین! میں تھوڑی وضاحت چاہوں گا۔ ابھی میرے دوست نے جنوبی پنجاب کے حوالے سے بہت ساری باتیں کی ہیں اور Annual Development Book میں بھی انہوں نے دکھایا کہ اس میں کوئی ڈیٹا نہیں کٹے گئے۔ میں ان کی correction کے لئے عرض کروں گا۔ میرا تعلق بہاولپور ڈویژن سے ہے۔ گورنمنٹ کالج فار ویمن احمد پور ایٹ، گورنمنٹ کالج فار ویمن یمنان، گورنمنٹ کالج فار ویمن حاصل پور۔۔۔



جناب چیئرمین، یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، حکومت نے جنوبی پنجاب کے ساتھ کوئی انصاف نہیں برتا۔ نہ ہی ہم لوگ وہاں کے نمائندے کو گئے ہیں اور نہ ہی بہرے ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ عزت و احترام اور اپنی پارٹی کی پالیسیوں کو برقرار رکھتے ہوئے ہم ہاؤس میں ان کی پالیسیوں کی تائید کرتے ہیں۔ میں اس کے لئے وضاحت چاہوں گا کہ جنوبی پنجاب کے وہ نمائندے جو شاید ہم سے پہلے آئے ہوں، شاید وہ ان کی نظر میں گونگے ہوں، ان کی نظر میں بہرے ہوں۔ نہ ہی اس وقت ہم جنوبی پنجاب کے نمائندے گونگے ہیں اور نہ ہی ہم بہرے ہیں۔

We are watching our interest according to the policies of our government. Thank you.

جناب چیئرمین، ایک جو یہ جنوبی پنجاب کی رٹ لگائی جا رہی ہے، یہ رٹ بھی چھوڑ دیں۔ آپ پورے پنجاب کی بات کریں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر!

جناب چیئرمین، جی، آپ بات کریں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ صدیقی صاحب نے جو تین چار بڑے اچھے points یہاں پر highlight کئے ہیں اگر میں وہ ساتھ ساتھ جاتا چلوں تو بہتر رہے گا۔۔۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! یہ اپنی wind up تقریر میں بتائیں۔

وزیر تعلیم، نولایا صاحب! دو منٹ (قطع کلامیں)

جناب سپیکر! میری خواہش یہ ہے کہ صدیقی صاحب نے جس budget allocation

کا یہاں پر حوالہ دیا میں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب بھی میں ان کو ضرور دے دوں۔

جناب سپیکر! صدیقی صاحب نے جو 8.23 بلین کی بات کی کہ وہ بجٹ پر reflect ہو

ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں ان کی موجودگی میں ہی اس بات کا جواب دے دوں۔ وہ 8.23 بلین

بجٹ کی allocation کی بات کر رہے ہیں اس میں سے 5- بلین ہمارے ہی پروگرام پر خرچ ہو رہا ہے جو کہ چیف منسٹر سٹیٹل پروگرام کے تحت ہم 15- کروڑ روپیہ ہر ضلع کو دے رہے ہیں۔ 5- ارب اسی میں شامل ہے جن میں southern bank کے جو پندرہ اضلاع اور اس سے بھی زیادہ پہلے ہی اس میں شامل ہیں۔ یہ ہر گز نہ محسوس کیا جانے کہ شاید southern bank کو ignore کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری اس میں اہم بات یہ ہے کہ اب یہ Devolution Power Plan کے بعد ہر ضلع اپنا اپنا بجٹ خود دیتا ہے اور خاص طور پر سکول اور کلچ ایجوکیشن میں وہ اپنی ایک A.D.P بناتے ہیں جو کہ provincial A.D.P پر reflect نہیں ہوتی۔ چونکہ یہ ایک سٹیٹل پروگرام تھا جس کے تحت 8.23 بلین صوبائی A.D.P میں reflect ہوا اور باقی جو 3- ارب روپیہ ہے وہ چیف منسٹر کا accelerated programme ہے جس میں کلچ شامل کئے جائیں گے، جن کے نام ہم ممبروں کی recommendations سے شامل کریں گے۔

جناب چیئرمین، مہربانی کر کے آپ باتیں نہ کریں اور خاموشی سے سنیں۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! کیا ان کا یہ valid point نہیں ہے کہ اگر ایک ممبر تقریر کرے اور وہ اپنے points لیں۔ جب یہ wind up کریں گے تو تب یہ اپنی دعوات پیش کریں تو ایسی جو روایات ہیں میرا خیال ہے کہ ان کو جنم نہیں لینا چاہیے۔ شکریہ

جناب چیئرمین، آپ اپنی تہادیر غام کی کمی کے پیش نظر پانچ پانچ منٹ کریں کیونکہ چھپیں بہت زیادہ ہیں، تقریر کرنے والے بہت زیادہ ہیں اور غام بہت تھوڑا ہے۔ مہربانی کر کے اپنے آپ کو پانچ منٹ تک confine کریں۔ اب ملک محمد احمد صاحب!

آوازیں، ان کی تقریر ہو گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کی تھی۔ اگر اعتراض ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ (قہقہے)

جنگ جیٹوینا! شکر۔ تعلیم، کوئی شک نہیں کہ اہم issue ہے کہ جب تک اس کو سنجیدگی کے ساتھ اس پہانے اور ضابطے کے ساتھ نہ دیکھا جائے تو میرا خیال ہے کہ ہم لاماصل بحث کریں گے۔ پچھلے 55 سال میں تعلیم کے ساتھ صوبہ پنجاب کے اندر خصوصاً میٹر تعلیم کے بارے میں اور quality of deliverance کے بارے میں شکوک و شبہات کی جو فضا قائم رہی موجودہ حکومت نے oath لینے کے فوراً بعد، اپنی کینٹ کی formation کے فوراً بعد جو اپنی priority set کی پنجاب گورنمنٹ کا اس میں جو پہلا گول تھا وہ تعلیم کی بہتری تھی۔ چیف منسٹر پنجاب نے اپنے Vision میں clear کیا کہ ان کو پڑھا لکھا پنجاب چاہیے اور پڑھا لکھا پنجاب صرف کہہ دینے سے نہیں مل جانا چاہیے تھا۔ اس کے لئے وہ measures adopt کرنے پڑے تھے جن کے لئے خصوصی توجہ اور ان issues کو point out کرنا تھا کہ پچھلے پچاس سال میں ہمارا ایجوکیشن سسٹم rotten کیسے ہوا، اس نے گھنا سزا شروع کیسے کیا، اس کی نشاندہی پہلے کرنا ضروری تھی۔ اب یہاں پر پرائیویٹ سکولوں اور گورنمنٹ سکولوں کی بات ہوتی ہے۔ گورنمنٹ سکولوں کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے جو ایجا بجٹ مختص کیا تو اس نے اس میں generalize کر کے پہلے اپنی priorities settle کیں کہ اس کو ٹھیک کیسے کیا جاسکتا ہے؟ یہ جو missing facilities کے لئے ایک rhetoric ہے۔ ہم روز ایک ہی بات کرتے ہیں کہ missing facilities, missing facilities پندرہ کروڑ روپیہ: یہ: گ۔ سے اب بھی نہ دینے جاتے تو آج سے دو سال بعد ان سکولوں کا نام ناپید ہو چکا ہوتا وہاں پر نہ پہلے تعلیم تھی اور نہ اس کے بعد دوبارہ تعلیم دی جاتی unless کہ آپ ان کو پورا infrastructure نہ دیں۔ میں چیف منسٹر پنجاب اور منسٹر ایجوکیشن کو اس بات پر مبرا کبار کا مستحق سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس کو اپنی اولین ترجیح رکھتے ہوئے، دیہاتی آبادیوں کے اندر سکولوں کو بہتر کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور ان کے اندر جو بنیادی سہولتیں کم تھیں ان کو پورا کرنے کے لئے ایک خطیر رقم اور ایک بڑا clear cut set up دیا۔ آپ کے عوامی نمائندگان ان کی نشاندہی کرتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ اس کو enforce کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے میری معزز وزیر آبپاشی سے درخواست ہو گی کہ آبپاشی کا بھی ایجوکیشن کے ساتھ کافی تعلق ہے۔ اگر پڑے لکھے نہری پنچائتی لوگ ہوں گے تو کچھ بہتر کام کر سکیں گے۔ ان کا پنچائتی نہری نظام بھی بہتر ہو جائے گا۔ آبپاشی کا تعلیم کے ساتھ بہت رابطہ ہے۔ یہ فیسیں بھی آبپاشی کی بدولت ہی جاسکیں گی۔ زمیندار کو پانی ملے گا تو وہ پار پیسے کمانے گا۔ وزیر آبپاشی کو بھی تھوڑا ایجوکیشن کے ساتھ concerned رہنا چاہیے کیونکہ ان کا کافی related چکر ہے۔ اگر یہ آبپاشی کے معاملات کو علیحدہ رکھیں گے تو بات نہیں بنے گی۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پڑے لکھے پنجاب کا جو تصور پیش کیا ہے اس میں انھوں نے generalize کیا ہے۔ نچروں کی ٹریننگ کے لئے وہ پروگرام دینے لگے ہیں، ایک علیحدہ سے set up جایا گیا ہے اور ہم اب ذاتی طور پر محسوس کر رہے ہیں کہ اس باقاعدہ ٹریننگ کے بعد نچروں کی uplift ہوتی ہے۔ نچروں کا معیار زندہ گی بہتر ہوا ہے۔ ان کی تنخواہوں میں اضافے کئے گئے ہیں۔ contract کی بھرتیوں کو ایک طرف رکھ کر کہ صرف contract کی بنیاد پر بھرتی ہو رہی ہے 'sense of security of job' نہیں ہے۔

contract کی job کے دوسرے merits بھی ہیں کہ وہ نچرز جن کو کنٹریکٹ پر job دی جاتی ہے وہ اپنی بہتر performance کرتے ہیں، اپنی حاضری مکی رکھتے ہیں، وہ جا کر سکول کے اندر بچوں کو تعلیم صحیح معنوں میں دیتے ہیں، ان کا کنٹریکٹ جاری رہتا ہے۔ یہ گورنمنٹ کوئی تشدد پسند گورنمنٹ تو نہیں کہ کسی پر جبر کرے گی۔ یہ ویلفیئر سٹینٹ کا concept ہے۔ اس پر انھوں نے ان لوگوں کو بہتر سروس کے جو مواقع دینے ہیں کنٹریکٹ کی بنیاد پر اگر بھرتیاں ہوتی ہیں تو ہماری نظر میں وہ بہتری کے لئے ہیں اور ان بھرتیوں کو جس سلسلے سے انھوں نے جاری کیا ہے اسی سلسلے کے ساتھ جانا چاہیے کہ نچرز اپنے میرٹ کے مطابق سکولوں کے اندر perform کریں۔

میں ایجوکیشن منسٹر کو ان کی جو گورنمنٹ سکولوں کے لئے efforts ہیں اس پر ان کو حراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان سے یہ امید رکھتا ہوں کہ یہ چیف منسٹر پنجاب کے اس پروگرام کو آگے پوری courage کے ساتھ اور پورے جوش کے ساتھ لے کر چلتے رہیں گے۔ میری صرف ایک درخواست ہے، جس مسئلے کی طرف میں نے پہلے نشانہ دیا ہے کہ پرائیویٹ سکول ایک باغیبن چکے

ہیں۔ یہاں پر انسٹی ٹیوشنز ہیں، میں آپ کو نام لے کر بتا سکتا ہوں کہ لاہور گرانٹر سکول، لیکن ہاؤس، ایچی سن کلچ ان سب کے لئے pre-school کی اکیڈمیز بن چکی ہیں۔ یہ وہ institutions ہیں جن میں کسی کی سوا سو سال پرانی تاریخ ہے، کسی کی تیس سال پرانی تاریخ ہے، بورڈ آف گورنرز کے ذریعے govern ہوتے ہیں مگر دھندا کیا چل رہا ہے کہ یہاں پر کسی ایچی educationist کو نہیں، somebody who is not to community اس کو پرائیویٹ سکول بنوادیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو بچے تین سال تک سکول کے اندر تعلیم حاصل کریں گے ان بچوں کو سکول کے اندر داخلہ دیا جائے گا۔ ہم نے سمجھا کہ بچے کی تربیت میں تین چیزیں اہم ہوتی ہیں۔ بچے کی تربیت کا پہلا institution اس کی ماں ہے۔ دوسرا پرائمری سطح کی تعلیم ہے اور تیسرا اس کے ارد گرد کا ماحول ہے یعنی جس سکول کے اندر اس نے جانا ہے، جس گھر کے اندر اس نے رہنا ہے یا جس معاشرے میں اس نے پروان چڑھنا ہے۔ آپ کے اس pre-schooling system نے اڑھائی سال کے بچے کو ماں کی گود سے پھین کر ان کی دلہیز پر بھادیا ہے۔ یہاں تو ماں کے institution کو بھی تباہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ آپ ان پرائیویٹ سکولوں کے متعلق لازمی Regulation Body بنائیں، ایک ایسی Regulatory Body بنائیں جو ان کے اوپر اپنا چیک رکھے، انہیں کنٹرول کر سکے۔ کچھ سکول تو ایسے ہیں کہ جن کے اندر 30 سے 35 ہزار روپے ملانے فیس لی جا رہی ہے۔ حکومت خراب کو چاہتی ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کے بارے میں ایک سخت قانون سازی لے کر آئے۔ جو لوگ educationist ہوں، merit پر کام کر سکتے ہوں، بہتر تعلیم دے سکتے ہوں، اپنے ادارے میں institutionalize کر سکتے ہوں اور اس کے ذریعے education کی deliverance دے سکیں۔ صرف انہی کی رجسٹریشن ہو اور صرف انہی کو ہی اجازت دی جائے کہ وہ پرائیویٹ سکول چلائیں۔ اس کے علاوہ میں آپ سے آخری گزارش یہ کرتا جاؤں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے تعلیم کے بارے میں اپنا ایک پروگرام دیا ہے۔ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس vision کے ساتھ، اس continuity کے ساتھ جس طرح سے محکمہ تعلیم اپنے وزیر کی leadership میں چل رہا ہے تو انشاء اللہ قلیل عرصے کے اندر پڑھے لکھے پنجاب کا خواب ضرور پورا ہو گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب والا! شکریہ۔ جناب چیئرمین! اسی ہمارے پیارے بھائی وزیر تعلیم صاحب نے غریبوں کے بچوں کے ساتھ جس ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور جس طرح وہ زار و قطار روئے ہیں اس پر مجھے ان سے دلی ہمدردی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس وقت ان کی یہ ہمدردیاں کہاں گئی تھیں جب انہوں نے غریبوں کے بچوں پر تعلیم کے وہ تمام اچھے اداروں کے دروازے بند کر دیئے تھے، اس وقت انہیں غریبوں کا احساس کیوں نہ ہوا؟ دنیا میں جتنی بھی تعلیم یافتہ قومیں ہیں، جنہوں نے ترقی کی وہ پہلے اپنے اداروں کا تحفظ کرتی ہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں پر اداروں کا تحفظ کرنے کی بجائے صرف فرد واحد کا تحفظ کیا گیا، اس کی کرسی کو بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ صوبہ پنجاب کی طرح صوبہ سرحد میں بھی تعلیم مفت کی گئی لیکن جس طرح ٹیلیویشن پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے [\*\*\*\*] کر کے 65 کروڑ روپے کا حکومت کو نقصان پہنچایا، خزانہ کو نقصان پہنچایا اس پر میں آپ سے پر زور اپیل کروں گی کہ وزیر اعلیٰ پر اس بات مقدمہ چلایا جائے کہ اس نے قومی خزانے کو اتنا بڑا نقصان کیوں پہنچایا ہے؟

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! محترمہ نے یہ جو [\*\*\*\*] لفظ استعمال کیا ہے اسے حذف کیا جائے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ میں [\*\*\*\*] کو حذف کرتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! محترمہ کا دماغی ٹیسٹ کروایا جائے۔ عوام کو آگاہ کرنے کے لئے ضروری تھا کہ اسے ٹیلیویشن پر مشہر کیا جائے کہ تعلیم مفت ہو گئی ہے۔ کیا انہیں اتنا بھی علم نہیں ہے؟

محترمہ صفیرہ اسلام: جناب والا! ان کا بھی ٹیسٹ کروایا جائے۔ اتنے دنوں سے بڑا سکون تھا۔ آج یہ ایوان میں آگئی ہیں تو پھر حفا غراب ہو گئی ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب چیئر مین، محترمہ! آپ بیٹھ جائیں۔ انھیں بات کرنے دیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام: جناب والا! یہاں پر یہ دعویٰ کیا گیا کہ غریبوں کو تعلیم مفت دی جائے گی۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ وہ ادارے جو کہ کم فیوں پر اعلیٰ تعلیم مہیا کرتے تھے انھیں اپنے من پسند نجی ہاتھوں میں کیوں دے دیا گیا ہے؟ ان اداروں کو این۔جی۔اوز کے سپرد کیوں کیا گیا ہے؟ ہمارے لاہور میں ایف۔سی۔کالج، گورنمنٹ کالج، سنٹرل ماڈل سکول، کریسٹ ماڈل سکول ایسے ادارے تھے کہ جن کے بچے پنجاب میں نمایاں پوزیشنیں لیتے تھے۔ ان اداروں میں غریبوں کے بچے تعلیم حاصل کر کے ایک باعزت مقام حاصل کرتے تھے۔ اب ان اداروں کو نجی ہاتھوں میں اس لئے دے دیا گیا ہے تاکہ کسی غریب کا کوئی بچہ گورنمنٹ کالج میں پڑھنے کا خواب نہ دیکھ سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! انھیں تو اتنا بھی معلوم نہیں کہ سنٹرل ماڈل سکول یا کریسٹ ماڈل سکول کہاں ہے؟

جناب چیئر مین، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ معزز رکن کو اپنی بات کرنے دیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام: جناب چیئر مین، انھیں چپ کروائیں۔ (قطع کلامیں)

آپ چپ کریں! آپ سے زیادہ مجھے پتا ہے! آپ کو تو اپنے پیشے کا بھی علم نہیں ہے! آپ کیا بولتی ہیں؟ آپ کو تو انھوں نے اسی کام کے لئے رکھا ہوا ہو، جب کوئی آپ سے کہتا ہے کہ کھڑی ہو جاؤ تو تم کھڑی ہو جاتی ہیں۔ بیٹھ جائیں۔

نیچے بیٹھ جائیں۔ (قطع کلامیں)

جناب چیئر مین، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام: جناب سیکرٹری! اگر کسی غریب کا بچہ گورنمنٹ کے کسی چھوٹے سکول سے پڑھ کر گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلے کا خواب دیکھتا تھا تو اب وہ یہ بھی نہیں کر سکتا۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، ہوائنٹ آف آرڈر۔ میں آپ کی وساطت سے محترم سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں کوئی رکن کسی دوسرے رکن کو directly نہ تو مخاطب کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے کوئی حکم دے سکتا ہے۔ "بیٹھ جاؤ" حکم کے زمرے میں آتا ہے جو کہ اتھارٹی unethical چیز ہے۔ اگر محترم کو کسی بات پر شکایت ہے اور وہ اس کا اظہار کرنا چاہتی ہیں تو وہ آپ کی وساطت سے کر سکتی ہیں 'directly انھیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی معزز رکن کو حکم دے انہیں کوئی بات کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین، جی ہاں ایہ درست ہے۔ چیئر سے مخاطب ہو کر بات کرنی چاہیے۔

ملک اصغر علی قیصر: ہوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئر مین! آج سے پہلے یہ روایت رہی ہے کہ جب بھی کوئی ممبر بحث میں حصہ لیتا ہے، خصوصی طور پر عام بحث کے وقت کسی ممبر کو interrupt نہیں کیا جاتا لیکن اس محترم کے ساتھ پتا نہیں کیا problem ہے کہ جب بھی اپوزیشن کی طرف سے کوئی خواتین ممبرز بحث میں حصہ لیتے ہوئے بات کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہیں تو یہ اس میں ہمیشہ مداخلت کرتی ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہاؤس کو in order رکھیں اور جسے آپ اجازت دیں صرف وہی ایوان میں بات کرے۔ شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری! یہ نکلے اور کم علم لوگ ہیں۔ اگر یہ غلط بات کرتے ہیں تو میں کیوں نہ اٹھ کر بولوں؟ میں تو ضرور بولوں گی کیونکہ میں نے اپنی قوم کو صحیح صورت حال بتانی ہے۔

جناب چیئر مین، ڈاکٹر صاحبہ ایلیز آپ تشریف رکھیں۔ انھیں بات کرنے دیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میرے فاضل ساتھی ملک اصغر علی قیصر صاحب نے ٹھیک توجہ دلائی ہے کہ یہاں پر کوئی ممبر کسی دوسرے ممبر کو کچھ dictate نہیں کروا سکتا لیکن یہ بھی اخلاق کا تقاضا ہے کہ جب کوئی ممبر تقریر کر رہا ہو تو خواہ مخواہ کھڑے ہو کر دوسرے ممبر کو اپنے خیالات کا اظہار شروع نہیں کر دینا چاہیے۔ فاضل ممبر ان اپنے views بیان کر رہے ہیں۔ وزیر تعلیم اپنی تقریر میں ان کا جواب دے دیں گے۔ یہ ہماری محترم فاضل ممبر ڈاکٹر فرزانہ نذیر ہر دو



سیکنڈ کے بعد کھڑی ہو جاتی ہیں اور ہر ایک کی تقریر کو disturb کر رہی ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ انہیں کہیں کہ یہ صبر کے ساتھ کچھ دیر بیٹھا کریں۔ ان کا ایجوکیشن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ان کا ٹکڑہ نہیں ہے۔ یہ شاید بیماروں کی پارلیمنٹری سیکرٹری ہیں۔ اس کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔ جب اس موضوع پر بات ہو گی تو پھر یہ بات کر لیں۔ جب ٹکڑہ صحت پر بحث ہو گی تو اس پر یہ جواب دیں۔ ہر معاملے میں یہ کھڑی نہ ہو جایا کریں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! انہیں تو عواتین سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے کہ عواتین سے بات کیسی کی جاتی ہے؟

جناب چیئرمین، آپ سب تشریف رکھیں۔ میں اس ضمن میں گزارش کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے ہاؤس کو in order رکھیں۔ مہربانی کر کے ہاؤس کو چھپنے دیں۔ آپ مداخلت نہ کریں۔ بلاوجہ کوئی بھی کسی کو interrupt نہ کرے۔ جب کوئی ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہو تو اس کا پوائنٹ آف آرڈر relevant ہونا چاہیے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب چیئرمین! اچھے تعلیمی اداروں کے دروازے غریبوں پر بند کر دینے گئے ہیں اور یوں تعلیم میں دہرے معیار کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ میں وزیر تعلیم سے یہ عرض کروں گی کہ ضلع لاہور کے ناظم نے کارپوریشن کے تمام سکول اپنی من پسند این۔جی۔او جو کہ تینہ عزیز کے نام سے ہے کے سپرد کر دینے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ عرض کروں گی کہ آیا کبھی ان سکولوں کو دیکھا بھی ہے جن میں انھوں نے شام کی شعبیں شروع کی ہیں؟ میں تو اس بات کو یقینی ہوں کہ آپ جو کام بھی کریں وہ positive ہو۔ آپ دیکھیں کہ شام کی شعبوں کے لئے 4200 روپے پر اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تعلیم کا معیار اتنا ہی ناقص ہے۔ وہاں پر کسی قسم کا کوئی ڈسپن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میٹرک میں 57 نمبر لینے والے طالب علم کو بھی پاس کر دیا گیا ہے۔

جناب والا! آپ نے جو کالج قائم کئے ہیں ان کی پہلی صف میں 1700 روپے فیس ہے اور شام کی صف میں 5,000 روپے فیس ہے۔ غریبوں کے لئے کمیونٹی کالج کے نام پر من پسند

لوگوں کو یہ ادارے دے دیئے گئے۔ اسی طرح اسلامیہ ہائی سکول ظلیل روڈ لاہور کینٹ کمیونٹی کالج کے نام پر ایسے من پسند آدمی کو نوازا گیا ہے جہاں پر طالب علموں کی تعداد 150 کے قریب تھی لیکن انہیں پھر اس سے کوئی بہتر دھندا نظر آیا تو وہ بچوں کو اسی طرح لاوارث چھوڑ کر کہیں فرار ہو گئے اور وہ بچے جو اس کمیونٹی کالج میں پڑھتے تھے اپنے مستقبل کے لئے روتے ہوئے آپ کی تعلیمی پالیسی پر بھی آنسو بہاتے رہے۔

جناب چیئر مین، اب آپ کا نام ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب چیئر مین! سدا انام تو انہوں نے لے لیا ہے۔

جناب چیئر مین، جی 'ایک منٹ میں بات مکمل کریں۔

محترمہ صغیرہ اسلام، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے جس نے مجھے ایک لفظ بڑھایا وہ میرا آقا قرار پایا۔ جب استاد کا اتنا زیادہ احترام ہے تو میں یہ عرض کروں گی کہ ایک استاد کی تنخواہ 4200 روپے ہے اور ایک کانسٹیبل کی تنخواہ 7,000 روپے ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ جو قوم کا محسن ہے اور جو قوم کا آقا قرار دیا گیا ہے ان کی تنخواہیں بڑھائیں جائیں اور انہیں مستقل بنیادوں پر نو کریں فراہم کی جائیں۔ کنٹریکٹ پر تو مزدوروں کو رکھا جاتا ہے۔ آپ جو اساتذہ daily wages پر لیتے ہیں وہ کبھی بھی اچھے استاد ثابت نہیں ہوں گے اور زہی اچھے طریقے سے پڑھائیں گے۔

جناب سیکرٹری! جہاں تک نصاب کا تعلق ہے میں اس بارے میں عرض کروں گی کہ نصاب بھی وزیر اعظم کی طرح امریکہ سے درآمد شدہ ہے۔ ترقی کے نام پر نظریہ پاکستان، قرآنی آیات، شب برات جیسے اسلامی مضامین کو سرے سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ نصاب آتا ہی امریکہ سے ہے اور چھپتا بھی امریکہ کے انداز سے ہے اور امریکہ سے اپنی وکٹوریوں کا ثبوت دینے کے لئے یہ سارا کچھ کیا جاتا ہے۔ نصاب میں اپنے ہیرو کی بجائے عشق و محبت کی داستانوں کو جگہ دی گئی ہے۔ ہمیں امریکہ کے بیودیوں کے غلاموں کا پنجاب نہیں چاہیے۔ ہمیں پڑھا لکھا پنجاب، ڈاکٹر قدیر کا پنجاب چاہیے، ڈاکٹر عبد السلام کا پنجاب چاہیے، ڈاکٹر رفیق کا پنجاب چاہیے۔ تعلیمی نظام

میں امریکہ کی مداخلت بند کی جانے۔ اب نگر ہے کہ امریکہ کی ایجنٹ زبیدہ جلال سے چھٹکارا ملا۔ وہ جس طریقے سے امریکہ سے ڈکلیشن لیتی تھی وہ باعث شرم ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے عرض کروں گی کہ جیسے میٹرک کے امتحان کا پہلے طریقہ تھا وہ طریقہ دوبارہ بحال کیا جائے کیونکہ جب آپ پورے 9 سال بعد بچوں کا امتحان لیں گے تو وہ طریقہ کار غلط ہو جاتا ہے۔ میں یہاں پر عرض کروں گی کہ پہلے ہی سال میں بچوں کا چار دفعہ ضرور امتحان لیا جاتا ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! محترمہ کا اپنا بھی سکول ہے۔ یہ وہاں کون سا نصاب پڑھاتی ہیں؟ ان کا نصاب بھی امریکہ سے آتا ہے۔ محترمہ سے کہیں کہ یہ نائیل تو دیکھیں۔ اس پر کیا لکھا ہوا ہے؟

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب والا! میں نے بتایا ہے کہ امریکہ کے کئے پر ہی نظریہ پاکستان کو نصاب سے خارج کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، محترمہ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ اگلے مقرر ضیاء الدین قریشی صاحب!

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ میں بات ختم کرنے دیں۔

جناب چیئرمین، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ پلیز۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اگلی مقرر محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، نگر۔ جناب سپیکر! تعلیمی ادارے کسی بھی قوم کے ہاں بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ترقی یافتہ قومیں ہمیشہ اپنے طلبہ کو ان کے اچھے مستقبل کے لئے ان کی بہترین اخلاقی اور تہذیبی نشوونما کا سامنا پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ طلبہ کسی بھی ملک کا سرمایہ اور مہمہ ہوتے ہیں۔ آئندہ آنے والی نسلوں کو سوارنے والے ہوتے ہیں لیکن ہمارے ہاں اب بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ ہمارے تعلیمی نصاب سے ایسی چیزوں کو کھرپنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو ہمارے عقیدے، ہماری تاریخ اور ہماری روشن روایات کی آئینہ دار ہیں۔

جناب سپیکر! پنجاب کے نصاب سے نظریہ پاکستان، اسلام اور مشاہیر اسلام، شعراء اسلام کو خارج کر دیا گیا ہے۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی تیسری کی کتاب سے شہید اور مینار پاکستان نامی اسباق خارج کر دینے گئے ہیں۔ چھانڈ کی معاشرتی علوم میں سے بے وال کی محمود غزنوی سے حکمت کے سبق کو نکال دیا گیا ہے۔ ششتم کی معاشرتی علوم سے محمد بن قاسم کی برصغیر آمد خارج کر دی گئی ہے اس لئے کہ ہندوؤں کی دل آزاری نہ ہو۔ ہشتم کی معاشرتی علوم سے محمد بن قاسم، شاہ ولی اللہ مسر سید احمد علان کو خارج کر دیا گیا ہے۔ دسویں جماعت کی معاشرتی علوم سے نظریہ پاکستان کا سبق خارج کر دیا گیا ہے اور وہاں پر دو تین لائنوں میں یہ لکھا گیا ہے کہ 1947ء میں مسلمان ہندوؤں سے علیحدہ ہونے کی بجائے اپنے ہم وطنوں سے علیحدہ ہونے تھے۔

جناب سپیکر! ہم نئی نسل کو کیا سکھائیں گے؟ ان کو اسلاف کی روایات کا کیسے پتا چلے گا؟ اسی طرح دہم کی انگلش کی کتاب سے فیصل مسجد، طارق بن زیاد، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اور شہادت حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسباق خارج کر دینے گئے ہیں۔ دہم کی اردو سے علامہ اقبال جموں نے پاکستان کا خواب دیکھا تھا ان کا شکوہ جواب شکوہ خارج کر دیا گیا ہے اور ایک امریکی ادارے کی ایجوکیشن سیکٹر ریہارمز کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر مسز باٹن نے بیان دیا تھا کہ نصاب کی اپ گریڈیشن کے لئے امریکہ پاکستان کو 60 ملین ڈالر کی امداد دے گا۔ جنرل مشرف صاحب نے انڈیا نوڈس کو بیان دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ پاکستان اور بھارت کا نظام ایک ہے اس لئے نصاب مشترک ہونا چاہیے۔ ہم تو طلباء کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہندو اور مسلم تہذیب میں کچھ فرق ہی نہیں ہے۔ تعلیم کا نام تو اپنی اقدار کی حفاظت کا نام ہے اور اپنی حفاظت کی حفاظت کا نام ہے۔ محکمہ تعلیم کے کارفرماؤں سے میری عرض ہے کہ اگر وہ اس طرف توجہ نہیں دیتے تو ملک میں کھری انتشار جنم لے گا۔ امریکہ کی سربراہی میں دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں جہاں خون مسلم بہایا جا رہا ہے وہاں پاکستانی نسلوں کی ذہنی تطہیر کے لئے نصاب تعلیم میں تبدیلی بھی بالگیر کروائی جا رہی ہے۔ ہم مثبت تبدیلی کے حق میں ہیں۔ ٹیکنیکل انجینئرنگ اور دوسری اعلیٰ تعلیم کے لئے نئے نصاب کی جو ضرورت ہے اسے ضرور پورا کیا جائے لیکن نصاب تعلیم کو قومی مقاصد اور مفادات کے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

جناب والا! یہ بات واقعی بڑی مثبت ہے کہ اس حکومت نے تعلیم پر جتنا خرچ کیا ہے اسنا آج تک کسی حکومت نے نہیں کیا۔ انہوں نے تعلیم کی مد میں کئی گنا بجٹ بڑھایا ہے لیکن اساتذہ کو جو contract پر بھرتی کیا گیا ہے اس سے ان کے سر پر ہمیشہ یہ نگواری لٹک رہی ہے کہ کب ان کی یہ ملازمت ختم ہو جائے گی۔ اس کے لئے میں یہ عرض کروں گی کہ ان کی ملازمتوں کو مستقل بنیادوں پر پُر کیا جائے۔ ایک اور اہم بات جو میں کہنا چاہتی ہوں کہ پرائیویٹ سکولوں کو جو یہ کھلی چھٹی دے رکھی ہے اس کو دیکھا جائے۔ اس پر میں زیادہ بات نہیں کروں گی کیونکہ اس پر پہلے ہی کافی بات ہو چکی ہے۔ عوام کی اکثریت تعلیم سے متعلقہ کسی ادنیٰ سے شے کو بھی آغا خان فاؤنڈیشن کے حوالے کرنے کے خلاف ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، مرزا فرخان علی مغل صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب خالد محمود صاحب! پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی خدمت میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین، آپ اپنی باری پر بات کر لیں تو زیادہ اچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، چلو جناب! ہن واری آگنی اے تے دے دو۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری! ایک وقت تھا جب اس ملک میں ڈی۔ پی۔ ایس، ایس، ایس اور دوسرے اداروں میں انگریزی پڑھائی جاتی تھی اور رورل ایریا کے کسی سکول میں انگریزی نہیں پڑھائی جاتی تھی کیونکہ اس ملک کے اندر دو طبقے پیدا ہوتے تھے! ایک ہائی کلاس طبقہ اور دوسرا نیچے درجے کا طبقہ۔ اس کے بعد تھوڑی سی تبدیلی آئی اور دیہاتوں کے اندر پرائمری سکولوں میں انکسٹریچرز بھرتی کئے گئے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ملک کے چالیس فیصد سکولوں کے اندر انگریزی پڑھائی جاتی ہے اور 60 فیصد سکول ایسے ہیں جن کے اندر انگریزی نہیں پڑھائی جاتی۔ یعنی وہ class difference جو پہلے urban areas اور

rural areas کے درمیان تھا اب وہ class difference ایک گاؤں کا دوسرے گاؤں کے ساتھ پیدا کر دیا گیا ہے۔ میں وزیر تعلیم سے یہ گزارش کروں گا کہ یا تو دیہات کے تمام سکولوں میں انکس چچر بھرتی کئے جائیں تاکہ ایک پرائمری سکول میں ایک انکس چچر ہو جس سے تمام دیہات کے لوگوں کے بچے انگریزی پڑھ سکیں۔ ان کے درمیان جو احساس محرومی ہے یا class difference پیدا کیا جا رہا ہے وہ ختم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش وزیر موصوف سے یہ ہے کہ missing

facilities کا جو focus ہے وہ پرائمری تعلیم پر ہے۔ یہ بات درست ہے کہ پسماندہ علاقوں میں missing facilities کا focus انہی سکولوں پر ہونا چاہیے تاکہ وہاں پر بچے سکولوں میں داخل ہو سکیں لیکن سنرل پنجاب میں جہاں ہائی سکولوں کی عمارتیں ختم ہو چکی ہیں، جب سے یہ ملک بنا ہے اور جب بھی دنیا سے کبھی کوئی گرانٹ آئی ہے وہ تمام کی تمام پرائمری ایجوکیشن کی طرف دے دی گئی ہے جبکہ ہائی سکولوں کی حالت اس قدر خراب ہے کہ وہاں یا تو سکولوں کی عمارتیں ختم ہو چکی ہیں یا سرے سے ہے ہی نہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ آئندہ missing facilities کے لئے ہر ضلع کو جو 15 کروڑ روپیہ دیا جا رہا ہے اس میں ہائی سکولوں کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ پچھلی دفعہ کسی ہائی سکول کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! تیسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ سابقہ ادوار میں سکول تو up-grade

کر دینے گئے لیکن ان سکولوں کو بلڈنگیں نہ دی گئیں۔ اگر کوئی دو کمرے کا پرائمری سکول ہے تو وہاں پر ہائی سکول قائم کر دیا گیا ہے۔ جب بارش ہوتی ہے، کوئی آندھی یا طوفان آتا ہے تو بچے بھگنی کر کے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ پورے پنجاب کا ایک سروے کروایا جائے اور وہ سکول جو آج سے دس یا بیس سال پہلے up grade ہو گئے تھے اور وہاں پر بلڈنگیں نہیں تھیں missing facilities میں سے سب سے پہلے ان سکولوں کی بلڈنگیں بنوائی جائیں۔

جناب سپیکر! میری چوتھی گزارش یہ ہے کہ 1992-93 کے اندر بہت سے سکولوں

میں بلڈنگیں بنا دی گئی تھیں لیکن وہاں پر سٹاف sanctioned نہیں ہوا تھا۔ میرے اپنے ضلع

فیصل آباد میں 90 سکول اس وقت ایسے ہیں جن کی بڈنگیں موقع پر قائم ہیں اور مجھ سے پہلے بھی میرے ایک دوست نے گزارش کی تھی کہ وہ یا تو چودھریوں کے ذریعے کے طور پر کام آ رہی ہیں یا وہ تباہی کے دھانے پر پہنچی ہوئی ہیں۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ ان سکولوں کی فرسٹ لے کر ان سکولوں کے against staff sanctioned کیا جائے۔ انہوں نے پہلے بھی یہ کہا تھا کہ ہم وہ سٹاف sanctioned کر رہے ہیں لیکن جو اختیارات آج یا کل اخبارات میں آنے ہیں ان میں وہ سکول شامل نہیں ہیں جہاں پر بڈنگیں 1992-93 سے موجود ہیں لیکن سٹاف نہیں آسکا۔ یہ چاروں میری گزارشات ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ چاروں ہی practical اور applicable ہیں۔ ان پر خصوصی طور پر غور کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، فرقان علی مرزا صاحب!

مرزا فرقان علی مغل، جناب والا! آج ہمارے اس ہاؤس میں تعلیم کے حوالے سے جو ایک عام بحث کا آغاز ہوا ہے۔ اسی ضمن میں چند ایک گزارشات آپ کی وساطت سے جناب وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو جو ہمارے 63 ہزار 117 پر امری سکول ہیں اگر ہم ان کو اپنے صوبے کی آبادی کے تناسب میں دیکھیں تو تقریباً 1250 افراد پر مشتمل ایک سکول ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی خوش آئند بات ہے اور ہماری تعلیم کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جب ہم اپنے کالجوں کی طرف دیکھتے ہیں تو پورے صوبے کے 373 کالجوں کی تعداد کو اگر ہم سامنے رکھیں اور اپنے صوبے کی آبادی کو سامنے رکھیں تو کوئی 2 لاکھ اور 15 ہزار افراد پر مشتمل ایک کالج ان کے حصے میں آ رہا ہے۔ اس ضمن میں میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمیں کم از کم اگلے تین سال میں اپنے کالجوں کی تعداد کو کم از کم ایک ہزار تک پہنچانا چاہیے کیونکہ پڑھا لکھا پنجاب کا خواب اسی صورت میں پورا ہو گا جب اس سمت میں اپنے steps لیں گے۔ اس کے علاوہ اگر ہم اپنے پنجاب میں قائم پبلک یونیورسٹیوں کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو وہ بھی ہماری آبادی کے تناسب سے یونیورسٹیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ یہاں ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے اور اس طرف ہمیں steps لینے چاہئیں کہ کم از کم ہر ڈویژن میں ہر

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر کم از کم تین یونیورسٹیاں اسکے تین سے پانچ سال تک قائم ہونی چاہئیں تاکہ ہمارے وہ طالب علم جو ڈگری کالجوں سے فارغ ہو کر ان کو بہت دور دراز تک کا سفر طے کرنا پڑتا ہے یا ان کو سٹیٹ کم ہونے کی وجہ سے داخلہ ہی نہیں ملتا تو ان کا یہ مسئلہ کسی حد تک حل ہو۔ یہاں E.S.R. پروگرام کے متعلق بات ہو رہی ہے۔ واقعی یہ ایک انقلابی پروگرام ہے اور میں اپنے حلقے میں اس بات کا چشم دید گواہ ہوں کہ ہمارے ہاں ایک واحد ہائی سکول جو ہمارے ڈسٹرکٹ کے level پر ایک بہت اچھا سکول مانا جاتا تھا 1940 سے اس کی بلڈنگ بنی ہوئی تھی اور اب وہ اس حالت میں تھی کہ اس کے کمروں کی چھتیں damage ہو چکی تھیں اس کے فرش نوٹ بھوٹ چکے تھے، چار دیواری بھی نہیں تھی اور اس کے نتیجے میں جہاں کبھی ایک ہزار طالب علم تعلیم حاصل کرتے تھے وہاں مشکل تعداد چھ سو گنی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس سکول میں نئے بلاک کا افتتاح ہوا، آٹھ عدد نئے کلاس روم بننے کے لئے افتتاح ہوا اور جب بلڈنگ کا plan lay out ہو رہا تھا آپ یقین کریں کہ اس سال سکول میں داخلوں کی جو تعداد ہے وہ تقریباً 850 کی ہو چکی ہے۔ جیسے ہی انشاء اللہ یہ بلاک مکمل ہوں گے تو ہمیں امید ہے کہ وہ سکول اپنی پرانی پوزیشن میں واپس آجانے گا۔ یہی وہ وجہ ہے جس کی وجہ سے E.S.R. پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ ہمارے جو طالب علم سرکاری تعلیمی اداروں سے ہٹ گیا تھا وہ واپس انہی سرکاری اداروں کی طرف آ گیا ہے۔ مفت کتابیں دینا واقعی ایک انقلابی قدم ہے۔

جناب چیئرمین، ہاؤس کا وقت آدھے گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

مرزا فرقان علی مغل، ہم یہ امید کرتے ہیں کہ حکومت پنجاب انشاء اللہ بہت جلد میٹرک تک تمام کتابیں طلباء طلبوں میں مفت تقسیم کرے گی۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں نیچوں کے معاملے میں نیچوں کے تعلیمی اداروں میں خاص طور پر ہمارے جو گورننگ کالج ہیں ان میں ٹرانسپورٹ کا بہت مسئلہ ہے کالجوں کی تعداد بہت کم ہے جس کی وجہ سے ہماری نیچوں کو دور دراز کا سفر طے کر کے تعلیمی اداروں میں جانا پڑتا ہے اس کے لئے میری جناب وزیر تعلیم سے گزارش ہے کہ کوئی ایسی مربوط پالیسی مرتب کریں کہ ہماری ان نیچوں کو کالجوں میں آنے جانے کے لئے problem کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں آج بہت ہی important



مسئلہ جو درمیش ہے وہ ہمارے سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے۔ ہمیں اساتذہ کی اس کمی کو urgent basis پر پورا کرنا چاہیے تاکہ ہمارے سٹوڈنٹس بروقت تعلیم حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ میں یہاں پر آپ کو ایک مسئلہ دینا چاہوں گا کہ ہمارے بعض دوستوں کو اس بات کا بہت شوق ہے کہ وہ ساڈتھ پنجاب کے حوالے سے exploit کرتے ہیں۔ میں یہاں عرض کروں گا کہ ہمارے مٹنن میں ایک حلقہ ایسا ہے کہ جہاں پیپلز پارٹی کے بہت ہی prominent figure ہمیشہ ایم۔ این۔ اے بنتے رہے، صوبائی وزیر بھی رہے، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے چیئرمین بھی رہے، وفاقی وزیر بھی رہے، ان کے opponent بھی اسی حلقے سے وزیر بھی رہے لیکن اس حلقے کے سکولوں کی پوزیشن کا یہ عالم ہے کہ اگر آپ آج وہاں 20 کروڑ روپے بھی خرچ کر دیں تب بھی وہ سکول اپنی صحیح حالت میں نہیں آئیں گے۔ یہ چیز اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ہمارے ان نائنوں نے اپنی ذمہ داری کو نظر انداز کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں آخری بات یہ کرتے ہوئے آپ سے اجازت لوں گا کہ میں منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ آپ عوامی نائنوں پر اعتماد کر کے دیکھیے، ہاؤس کی ایک ایسی کمیٹی بنائیے جو اس ضمن میں آپ کو رائے پیش کرے اور آپ یقین کریں اس کمیٹی کی جو رائے ہو گی وہ وہی رائے ہو گی جس پر چل کر انشاء اللہ ہم پڑھا لکھا پنجاب حاصل کر سکیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، اللہ شکیل الرحمن!

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج ایک اتھارٹی اہم موضوع پر بحث ہو رہی ہے۔ جناب ایجوکیشن منسٹر صاحب نے اپنی پالیسی سٹیٹمنٹ میں کہا کہ ہم شرح خواندگی بڑھانا چاہتے ہیں۔ شرح خواندگی بڑھانے کے لئے 2002 میں امتحانات کے لئے گورنمنٹ نے روز اینڈ ریگولیشن بنانے اور ایک نیا تعلیمی سسٹم متعارف کروایا جس کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ رول نمبر کے مطابق امتحان میں پاس یا فیل کا کوئی تصور نہ ہو گا اور کسی امیدوار کو کسی جماعت کو دہرانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ ہر امیدوار کو ہر مضمون میں گریڈ اے سے گریڈ ایف

مندرجہ ذیل طریقے سے دیا جانے گا۔ اس کی مختلف کیٹیگریز تھیں جن کے تحت امتحان لیا گیا۔ اسی بنیاد پر جن طلباء نے گریڈ ایف حاصل کیا ان پر یہ قدغن لگا دی گئی کہ وہ سیلینٹری امتحانات نہیں دے سکتے اور بعد میں بورڈز کے چیز میٹوں نے ایک پالیسی مرتب کی جن طلباء کا گریڈ ایف ہو گا ان کو فرسٹ ایئر میں داخلہ نہیں دیا جائے گا۔ تقریباً 250,000 کے قریب طلباء اس مرتبہ امتحان میں شریک ہوئے ان میں سے تقریباً 50/60 ہزار کے قریب طلباء ایسے تھے جنہوں نے مختلف مضامین میں ایف گریڈ حاصل کیا۔ پہلے تو ان پر یہ پابندی لگائی گئی کہ وہ کالجوں میں admission نہیں لے سکتے لیکن بعد میں انہیں دماغی کی اجازت اس شرط پر دے دی گئی کہ وہ اپنا ایف گریڈ clear کریں گے تو وہ فرسٹ ایئر کا امتحان دے سکیں گے۔ جب گورنمنٹ نے یہ روز اینڈ ریگولیشن بنانے چاہیے تو یہ تھا کہ اسی وقت یہ rule بھی بنا دیا جاتا کہ جس طالب علم کا گریڈ ایف ہو گا اس کو اس مضمون میں دوبارہ امتحان دینا ہو گا لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ اس طرح ہزاروں طلباء کے مستقبل سے ناقص پالیسی کی وجہ سے کھینچا گیا اور طلباء کے قیمتی سال کو ضائع کیا گیا۔ میں وزیر تعلیم سے گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں نوٹس لیں اور ہزاروں طلباء کا سال محض اس وجہ سے ضائع ہو رہا ہے کہ انہوں نے مضامین میں ایف گریڈ حاصل کیا۔ جس طرح پہلے rules بنائے گئے تھے اسی طرح انہیں اجازت دی جانے کہ اگر ان کا ایف گریڈ بھی ہے تو وہ امتحان دے سکتے ہیں۔ میں اس ضمن میں وزیر تعلیم سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ سابق وفاقی وزیر تعلیم نے روزنامہ "توانے" وقت کے 3-1 اگست کے اخبار میں بیان دیا کہ ہم پالیسیاں جانتے ہیں لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہوتا تو وزیر تعلیم سے میری گزارش ہے کہ ایسی پالیسیاں بنائیں کہ جن پر عملدرآمد بھی ہو اور یہ اتنا اختیار رکھتے ہوں کہ ان پر عملدرآمد کروا سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ پالیسی کچھ بنائیں اور بورڈ والے کچھ اور کہہ دیں کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین! اس ملک کا سب سے اہم مسئلہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بے روزگاری ہے۔

بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کو فروغ دیا جائے۔

محترمہ گلشن ملک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، محترمہ!

محترمہ گلشن ملک، جناب چیئر مین! میرے بھائی نے جو کہا ہے کہ ایف گریڈ کے بچے پچھلے رہ جاتے ہیں اور انہیں داخلے نہیں ملتے تو اس میں کس کا کاندہ ہے؟ اس میں غریب بچوں کا بھی کاندہ ہے کہ اگر وہ محنت سے پڑھتے ہیں اور زیادہ نمبر لیتے ہیں تو بغیر عداش کے انہیں آگے آنے کا موقع ملتا ہے۔ ہماری حکومت نے یہ سب سے اچھا قدم اٹھایا ہے۔ اس سے پہلے ایجوکیشن کے متعلق کئی حکومتوں نے توجہ ہی نہیں دی۔ ہماری حکومت نے تعلیم کی طرف اتنی توجہ دی ہے، پھر بھی اپوزیشن والے کہتے ہیں کہ کچھ نہیں کیا۔ یہ لوگ تو کبھی بھی نہیں مانتے گئے۔  
(نعرہ ہانپتے تحسین)

کسی بھی عمارت کو مضبوط کرنے کے لئے سب سے پہلے تو اس کی بنیادیں بنانی جاتی ہیں۔ ہماری حکومت نے تعلیم کی جڑیں مضبوط کی ہیں۔ انہوں نے بنیاد بنا دی ہے۔ اب عمارت خود ہی صحیح بن جائے گی۔

جناب چیئر مین، گلبرگ۔ جی، شکیل الرحمن صاحب! اپنی بات مختصر کریں۔ ابھی دس چھٹی بڑی ہیں۔ نام بہت مختصر ہے لہذا اختصار سے کام لیں۔

لاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب چیئر مین! اس میں ایک بات کر کے ختم کرتا ہوں۔ جناب والا! اتنا بھاری بجٹ رکھنے اور ان کو اتنی تنخواہیں دینے کا کیا کاندہ ہے؟ اگر ان کا رزلٹ صفر آتا ہے۔ یہ ایسے اداروں کے خلاف کارروائی کریں جو برائے نام ہیں اور کوئی کام نہیں کر رہے ہیں۔ گلبرگ

جناب چیئر مین، محترمہ زیب النساء صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، گلبرگ۔ جناب چیئر مین! تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔ جب اللہ نے حیریل کے ذریعے اپنے حبیب سے پہلی دفعہ بات کی تو وہ یہی تھی۔ اقراء بسم ربك الذی خلقہ پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔ رسول پاک نے فرمایا۔ "علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔"

سر سید احمد خان کہتے ہیں کہ تعلیم انسان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے، اسے ترقی دینے اور کسی چیز کے حصول کے قابل بنانے، نیز اسے دین کے تحت رکھتے ہوئے جدید اور قدیم علوم سکھانے میں مدد دینے کا نام ہے تاکہ وہ اچھے مسلمان بنیں اور معاشرے میں باعزت مقام حاصل کر سکیں۔ علامہ اقبال کے نزدیک "تعلیم خودی کی تعمیر کا نام ہے۔" قائد اعظم کے خیال میں "تعلیم آئندہ آنے والی نسلوں کے کردار کو متحہ کرنے کا نام ہے۔" لیکن ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ابھی تک وہ مقاصد حاصل نہ کر سکے۔ آج تعلیم کے ذریعے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، بیسٹ سیاست دان اور افسر تو پیدا کر رہے ہیں لیکن اخلاقیات، قربانی کا جذبہ اور سچائی ڈھونڈنا پڑتی ہے۔ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ وہ کون سی وجوہات ہیں کہ فاطر خواہ طرح منظور ہیں، اس پر طرہ یہ کہ آج نصاب کو تبدیل کیا جا رہا ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں  
ہونے کس درجہ فقہان حرم بے توفیق  
ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب  
کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق

جب تک فرد تعلیم حاصل نہیں کرتا اپنی زندگی کے اعلیٰ مقاصد سے واقفیت حاصل نہیں کر سکتا۔ وزیر اعلیٰ صاحب تعلیم کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں وہ بڑھا کھا پنجاب پاستے ہیں یہ بہت ہی حوصلہ افزا بات ہے لیکن بڑھنے لکھنے کے ساتھ کردار سازی بھی بہت ضروری ہے۔

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود

ہوتی ہے بندہ مومن کی اذال سے پیدا

جناب چیمبرمین! میں تعلیم میں بہتری کے لئے کچھ تجاویز دینا چاہتی ہوں۔

1- ہماری پرائمری ایجوکیشن بہت solid ہوتی چاہیے کیونکہ ہماری سیکنڈری اور ہائی ایجوکیشن پرائمری پر base کرتی ہے۔

2- ہمارے ملک میں تعلیمی سہارا ایک جیسا نہیں ہے۔

قوم میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے تمام سکولوں میں ذریعہ تعلیم ایک جیسا ہونا چاہیے جو کہ جمہوری نظام کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ کئی جگہ میں جو سکول کھلے ہیں یہ ہمارے قومی تعلیمی میٹر کو نقصان پہنچا رہے ہیں ان پر کوئی check and balance ہونا چاہیے۔ ان کا معیار qualified ہو جن کی تنخواہ گورنمنٹ کے سکیل کے مطابق ہو۔ یونٹن کا سلسلہ بند ہونا چاہیے یہ والدین پر تعلیم کا double burdon ہے اور یوں اساتذہ سکولوں میں اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے۔ سکولوں میں لائبریریاں ہونی چاہئیں جو کہ ہمارے سکولوں میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ گورنمنٹ اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں زمین آسمان کے فرق کو ختم ہونا چاہیے۔ تعلیمی میٹر کا فرق ہماری قوم میں احساس کمتری پیدا کر رہا ہے۔ ایک پچاس ہزار روپے فیس والے سکول میں پڑھتا ہے اور ایک پچاس روپے سکول میں جاتا ہے۔ ان دونوں میں شروع سے ہی فرق پیدا ہو جاتا ہے جو ہماری قوم کو دو حصوں میں تقسیم کر رہا ہے۔

ہائیر ایجوکیشن کی سنڈیز کے مواقع سرکاری سطح پر زیادہ فراہم کئے جائیں۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن کی طرف زیادہ توجہ دی جائے تاکہ بے روزگاری کا خاتمہ ہو۔ اساتذہ کو ذمہ دار اور جوابدہ بنایا جائے۔ محنتی اور باکردار اساتذہ کو بھرتی کیا جائے۔ ہم اپنے سرکاری سکولوں پر اتنا خرچ کرتے ہیں۔ اعلیٰ طبقے کے لوگ اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں بھیجا پسند نہیں کرتے۔ میں یہاں یہ بات کرتی ہوں کہ نوٹی بلینر نے برطانیہ میں اپنے بچے کو عام سکول سے بند تر سکول میں داخل کیا تو پارلیمنٹ میں ہنگامہ ہو گیا لیکن ہمارے یہاں بڑے بڑے لوگ اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں نہیں بھیجتے۔ میں یہ تجویز پیش کرتی ہوں کہ تمام وزراء ایم۔ این۔ اے۔ ایم۔ پی۔ اے اور بڑے سرکاری لوگ اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں بھیجیں اور وزراء حضرات سرکاری سکولوں کا visit کریں تاکہ وہاں کے حالات ان کو چٹا چلیں اور وہ بہتر ہوں۔ شکر یہ

جناب چیئر مین، بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حسن صاحب

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب سیکرٹری شکر یہ۔ وقت بھی کافی گزر چکا ہے اور ہاؤس سننے کے موڈ میں بھی نظر نہیں آتا۔ میں صرف دو point یہاں پر وزیر تعلیم صاحب کے لئے عرض

کروں گا۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ سب سطح پر تعلیم کے متعلق سب لوگ اس راستے پر چل رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سے لے کر وزیر تعلیم تک اور ہم جیسے ایم۔ پی۔ اے بھی چل رہے ہیں۔ دو چیزیں جو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک ادارے ہیں، جب تک ہمارے ادارے مضبوط نہیں ہوں گے آگے کام نہیں چلے گا۔ ادھر سے کسی نے بڑا اچھا point دیا کہ ایک سال کہا جاتا ہے کہ میٹرک کے امتحان آدھے آدھے ہوں گے، نونوں کا ایک سال ہوگا اور دسویں کا دوسرے سال ہوگا۔ اگلے سال پھر وزیر اعلیٰ صاحب فرمادیتے ہیں کہ امتحان اگلے ہوں گے۔ ایک سال کہا جاتا ہے کہ آٹھویں تک کوئی بچہ فیل نہیں ہوگا اور پچھلے سال فروری میں وزیر تعلیم صاحب نے یہ حکم دیا کہ مارچ میں سارے سکول سالانہ امتحان دیں گے اور اس کے بعد افسوں نے یہ فرما دیا کہ جنھوں نے امتحان دیئے ہیں یا نہیں دیئے ہیں سب کو پاس کر دیا جائے گا۔ یہ ایک ایسی مذاق والی بات ہوتی ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری حکومتیں یا اسمبلیاں کیا پالیسی جارہی ہیں؟

جناب سپیکر! یہاں پر پرائیویٹ سکولوں کے متعلق بات ہوتی ہے۔ سب لوگوں نے پرائیویٹ سکولوں کے خلاف بات کی ہے۔ میں پرائیویٹ سکولوں کے حق میں بات کرنے کے لئے یہاں پر کھڑا ہوا ہوں۔ یہاں سب لوگ پرائیویٹ سکولوں میں اپنے بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔ اسی لئے پڑھا رہے ہیں کہ پرائیویٹ سکول گورنمنٹ سکولوں سے بہتر تعلیم دے رہے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جناب عمران مسعود صاحب پرائمری سکول کے ایک بچے پر 1200 روپے خرچ کر رہے ہیں اور اسے 1200 روپے کے بدلے کیا دے رہے ہیں؟ اس کے پاس نہ ڈیک ہے، نہ کرسی ہے، نہ بیچ ہے، نہ زمین ہے اور نہ چھت ہے۔ وہ بچہ مٹی پر بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ میں نے پچھلی دفعہ study کی تھی تو 700 روپیہ کہا تھا تو سیکرٹری تعلیم صاحب نے مجھے صحیح گائیڈ کیا کہ اس وقت 1200 روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ اس کے بدلے میں ایک پرائیویٹ سکول، جب ہم پرائیویٹ سکول کی بات کرتے ہیں تو وہ بات صرف بیکن ہاؤس یا گرانٹر سکول کی بات نہیں ہوتی بلکہ ان سکولوں کی بات ہوتی ہے جو دیہاتوں میں grass root level پر کام کر رہے ہیں اور یہ 35000 سکولوں کی بات کر رہے ہیں تو اس سے بھی زیادہ پرائیویٹ سکول ہیں۔ ان کے اعداد و شمار درست نہیں ہیں۔ اس میں سے 90 فیصد سکول دیہاتوں میں چل رہے ہیں

محلوں میں چل رہے ہیں اور وہ لوگ 80 روپے سے لے کر 150 روپیہ تک فیس لے رہے ہیں اور کیا سوت دے رہے ہیں، وہ آپ کو کرسی دے رہے ہیں، آپ کو اچھا ماحول دے رہے ہیں، اچھے استاد دے رہے ہیں اور ان بچوں کو recreational visit کے لئے لے کر جا رہے ہیں اور کوئی ایسی سوت نہیں ہے جو وہ ان کو فراہم نہیں کر رہے۔ اسی لئے والدین بچوں کو ان سکولوں میں بھیجتے ہیں۔ والدین اتنے بوقوف نہیں ہیں، وہ پرائیویٹ سکولوں سے مطمئن ہوتے ہیں۔ اگر عمران مسعود صاحب سمجھتے کہ پرائیویٹ سکولوں میں بچوں کو نہیں جانا چاہیے تو پرائیویٹ سکولوں پر پابندی نہ لگائیں بلکہ اپنے میاں کو اسکا اچھا کریں کہ بچے گورنمنٹ سکولوں میں آئیں جہاں پر صفت تعلیم مل رہی ہے۔ ہمارا! You will do a great damage to the

cause of the education اگر ملک صاحب یہاں سے اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ If you put any restriction on the running of the private schools ایک بات یہاں ایوان میں کریں گے تو جو بندہ سکول چلا رہا ہے وہ سکول چھوڑ کر بھاگ جانے کا۔ یہ ابکار جو ہمارے سیکرٹری صاحب اور ان کے عملے کے جو لوگ بیٹھے ہوتے ہیں وہ ان سکولوں پر اتنی پابندیاں لگاتے ہیں کہ ان کو چلنے نہیں دیتے۔ آپ رجسٹریشن کا نام لیں تو تین سال کے لئے رجسٹریشن کرتے ہیں اور تین سال کے بعد پھر آجاتے ہیں تو ابھی پہلے مرغوں کے بل پرائیویٹ سکول والوں نے دیئے نہیں ہوتے کہ ان کے لئے پھر مرے تیار ہو جاتے ہیں۔ میں اس کے لئے کہتا ہوں کہ پرائیویٹ سکول پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر وہ بڑے درخت کے نیچے پڑھا رہے ہیں تو ان کو پڑھانے دیں۔ The only and the only emphasis

should be on the education جماعت کا امتحان دے، اٹھویں کا امتحان دے اور دسویں کا امتحان دے۔ اگر والدین مطمئن ہوں گے تو بچے کو بھیجیں گے ورنہ نہیں بھیجیں گے۔ I am deadly against putting

any restriction on the private schools. بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، چودھری محمد اشرف کبہ صاحب!

چودھری محمد اشرف کبہو، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے وزیر تعلیم صاحب کی توجہ گوجرانوڈ بورڈ کی طرف دلائل کا جہاں مل ہی میں میٹرک کے امتحان ہونے۔ جن میں سراسر بورڈ کی زیادتی کی وجہ سے بہت سارے طلباء کا ایک سال ضائع ہو گیا۔ مثال کے طور پر دو paper ایجوکیشن اور کمپیوٹرسائنس کے تھے۔ جن لوگوں کا گروپ دوسرا تھا تو ان کے یہی paper ایجوکیشن اور کمپیوٹرسائنس پہلے گروپ رکھ دیئے اور دوسرے گروپ میں بھی ایجوکیشن کمپوزٹ کا paper موجود تھا۔ اس وجہ سے طلبہ جو نئی اور دسویں کے تھے وہ یہ سمجھتے رہے کہ ہمارے ٹام کے وقت paper ہوتے ہیں، اسی طرح ایجوکیشن کمپوزٹ کا paper بھی ٹام کو ہے۔ جب وہ ٹام کو paper دینے گئے تو سیرٹیفکٹ نے بتایا کہ صبح آپ کا paper ہو گیا ہے چونکہ کوئی لڑکا نہیں آیا اس لئے آپ سب خارج ہو گئے ہیں۔ میری کئی اور امتحانات سے ملاقات ہوتی تو اس نے کہا کہ سینکڑوں نہیں ہزاروں طلباء اس وجہ سے رہ گئے ہیں اور کہا کہ لاہور بورڈ نے یہ طریقہ کار اختیار کیا ہوا ہے کہ جو روٹنمبر سلب جاری کرتے ہیں اس پر تمام مضامین کی تفصیل اور ٹائم لکھا ہوا ہوتا ہے، آپ وزیر تعلیم صاحب کو کہیں کہ وہ پورے پنجاب کے بورڈوں کو پابند کریں کہ جب طلباء کی روٹنمبر سلبیں جاری ہوں تو ان پر ٹائم شیڈول لکھا جانے تا کہ اس وجہ سے ان کا کوئی paper نہ جائے۔

جناب سپیکر! اسی طرح پی پی۔ 91 کے اندر ایک ہاؤسنگ کالونی پیپلز کالونی کے نام پر بنی۔ وہاں پر ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے 13 پلاٹ سکولوں اور کالجوں کے لئے رکھے لیکن قسمتی کہ وہ ہاؤسنگ والے پلاٹ بیچ کر پیسے لے گئے لیکن کہیں پر سکول نہیں بنایا۔ وہاں پر ایک جگہ پر ایم بی سکول ماڈل ٹاؤن کے نام سے بنا ہوا ہے جس کے اندر 1500 سے زائد طلباء ہیں لیکن وہاں پر میٹرک کے لئے لیبارٹری صرف اس لئے نہیں بن سکتی کیونکہ وہ جگہ محکمہ ایجوکیشن کے نام نہیں ہے۔ وہ حکومت پنجاب کے محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کے نام پر ہے۔ وہ جگہ نہ محکمہ تعلیم کو مل رہی ہے۔ اسی طرح پیپلز کالونی کے لوگوں نے زکوٰۃ فنڈ اکٹھا کیا، بڑی عید پر قربانی کی کھالیں اکٹھی کیں اور وہاں پر اتنا اچھا سکول بنایا کہ جس کے 17/18 کمرے ہیں لیکن وہاں پر لیبارٹری نہیں ہے۔ وزیر صاحب کو چاہئے کہ وہ وہاں پر visit کریں اور کم از کم لیبارٹری



دیں۔ اس میں میڈیٹ کالونی کے طلباء کا تو کوئی تصور نہیں ہے۔

وہاں پر جو باقی پائلس ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے صرف تعلیم کے لئے رکھے ہوئے ہیں وہ جگہ بھی وزیر صاحب ان سے لیں اور محکمہ تعلیم کو ٹرانسفر کریں تاکہ ان لوگوں کے لئے سکول بن سکیں جن کے لئے وہ کالونی بنی تھی۔

جناب سپیکر! اسی طرح میرے حلقے میں ایک تیلی وڈ پونڈ آتا ہے جس کو گورنمنٹ آف پنجاب نے ٹی۔ ایم۔ اے سٹی کو آج سے دس بارہ سال پہلے دیا۔ وہاں پر پروگرام یہ تھا کہ چونکہ اس کے ارد گرد دو لاکھ کی آبادی ہے جہاں پر نہ تو سکول ہیں نہ کوئی ڈسپنسری ہے اور نہ کوئی میڈیکل سنٹر ہے۔ دو لاکھ آبادی کے لئے ایک بھی پرائیویٹ سکول نہیں ہے۔ جب کہ دو کے قریب پبلک سکول ہیں جن کی چھتیس ہی اس طرح ہیں، میں گرانڈ پرائیویٹ سکول میں خود گیا ہوں تو میڈیم نے کہہ دیا کہ چونکہ چھتیس کرنے والی ہیں آپ اندر نہ جائیں۔ ہم تو چھوٹی بچیوں کو بھی میں بھلاتے ہیں اور بڑی بچیوں کو صحن میں بھلاتے ہیں۔ کیونکہ سکول کی تو بلڈنگ ہے ہی نہیں اور کرنے والی ہے۔ اس لئے میں نے ان سکولوں کی درخواست بھجوائی کہ آپ ان سکولوں کی maintenance کریں ان کو بلڈنگ بنا کر دیں۔ چونکہ وہ کرانے کی جگہوں پر ہیں۔ ان میں سے ایک ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی جگہ ہے دوسری کرانے کی جگہ ہے۔ اس لئے ان کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا تو میری وزیر صاحب سے درخواست ہے کہ تیلی وڈ پونڈ کے ارد گرد دو لاکھ کی جو آبادی ہے ان کے پاس بچیوں کے لئے پبلک سکول نہیں ہیں۔ وہاں پر اتنی زیادہ جگہ بڑی ہوئی ہے اور وہاں پر ورلڈ بینک کا 1992-93 میں منصوبہ تھا کہ وہاں پر ایک گرانڈ پرائیویٹ سکول اس حلقے کے لئے دیا ہے، ایک ڈسپنسری دینی ہے۔ انہوں نے کروڑوں روپے کا فنڈ منظور کیا لیکن بد قسمتی سے وہ execute نہیں ہو سکا تو اب ٹی۔ ایم۔ اے سٹی جو کمریشن میں ایک نمبر جا رہے ہیں ان کا پروگرام ہے کہ ہم اسے تیلی وڈ انڈر پونڈ پر مارکیٹ بنا دیں اور اس کو اپنے چھتیسوں میں دکانیں بانٹ دیں تو میری درخواست ہے کہ وہاں پر ٹی انڈر پونڈ گرانڈ پرائیویٹ سکول منظور کیا جانے کیونکہ وہاں پر جگہ بھی بہت زیادہ بڑی ہوئی ہے اور وہ ٹی۔ ایم۔ اے سٹی کی ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں صرف ایک چیز کہوں گا کہ انہوں نے اس دھڑ جو نئے rules  
 نوویں دسویں کے امتحانات کے سلسلے میں جانے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایسا کوئی طالب علم  
 پرائیویٹ امتحان نہیں دے سکے گا جس کا پریکٹیکل کم مضمون پر ہوگا۔ جو پنجاب گورنمنٹ نے  
 نوٹیفکیشن جاری کیا اس میں یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ نوویں دسویں کے طالب علم پریکٹیکل واسے  
 امتحان پرائیویٹ نہیں دے سکتے جبکہ گورنمنٹ بورڈ نے تمام بورڈوں کے چیئرمینوں کو اکٹھا کر  
 کے اپنے پاس سے ہی آرڈر جاری کیا اور اس کو پھر ایک سال کی ابھی انہوں نے extension دی  
 ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس کو ختم کریں کیونکہ ایجوکیشن کو ہم promote کر رہے ہیں۔  
 ایسے طلباء جو غریب ہوتے ہیں وہ دن کو کام کرتے ہیں اور عام کو کسی اکیڈمی سے پڑھ لیتے ہیں  
 اور کہیں سے پریکٹیکل کر لیتے ہیں۔ ان کا بھی حق ہے کہ وہ کم از کم سائنس مضمون میں بھی  
 امتحان دے سکیں۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، اموز باللہ من اللطین الرحیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین!  
 بہت بہت شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ کافی تفصیلی گفتگو ہو گئی ہے اور جناب وزیر تعلیم نے بھی  
 تقریر کرنی ہے۔ ان کی بھی تقریباً 80 فیصد تقریر مختلف لوگوں نے کر دی ہے اور ان کی طرف  
 سے جوابات دے دینے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں بہت تفصیلی بات نہیں کرنا چاہتا۔ میں یہ عرض  
 کرنا چاہتا ہوں کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ استاد کے مقام کو بحال کیا جائے۔ ہمارے تعلیمی  
 نظام کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ استاد ختم ہو گیا ہے، استاد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ ساری  
 سورتیں نہ ہونے کے باوجود ہیں۔ جب استاد ہوتا تھا تو وہ اپنے گھر میں بلا کر مفت پڑھاتے تھے۔  
 استاد کیوں ختم ہونے ہیں؟ اس پر ہمیں غور کرنا چاہیے۔ جب آپ استاد کا سوسائٹی میں سے احترام  
 ختم کر دیں، یہاں پر پولیس انسپکٹر، کسٹم انسپکٹر اور ایکسائز انسپکٹروں کا احترام ہو اور استاد کا کوئی  
 احترام نہ ہو تو جب تک آپ استاد کا مقام اس کا مرتبہ سوسائٹی کے اندر بحال نہیں کریں گے اس  
 وقت تک آپ جتنا مرضی ویرن جالیں آپ کا کوئی مسدہ حل نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا اللہ کے فضل و کرم سے۔۔۔

”ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی“

ہماری اسی سوسائٹی سے ایف۔ اے پاس سچے فوج میں بھرتی ہوتے ہیں کوئی لیفٹیننٹ، کوئی کپٹن، کوئی میجر رہتے ہیں۔ ان کی ایک خاص ٹریننگ ہوتی ہے، ان کو ایک خاص درجے کی سولیت ملتی ہیں اور اس کے نتیجے میں بریگیڈیر سے اوپر جا کر خراب ہو جاتے ہیں تو اس کا ہمارے پاس کوئی حل نہیں ہے۔

(اس مرحلہ جناب چیئرمین ملک نذیر فرید کھوکھر کرسی صدارت پر منتقل ہونے)

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جو ٹریننگ آپ فوج کے ایک ایف۔ اے پاس نوجوان کو لیفٹیننٹ بننے سے پہلے دیتے ہیں اس ٹریننگ کے نتیجے میں وہ بریگیڈیر بننے تک اس پر شاندار افراد موجود رہتے ہیں اور اس لئے معاشرے میں بھی اس کا ایک دکھ ہوتا ہے لیکن ہمارے معاشرے کے اندر آپ استاد کو تنخواہ دیتے ہیں، نہ اس کی کوئی عزت کرتے ہیں۔ اس لئے میں سب سے پہلی درخواست یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے measures اختیار کئے جائیں یعنی ٹیچرز ٹریننگ سب سے اہم چیز ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ تعلیمی ادارہ میں بھی چلاتا ہوں۔ ہم نے ٹیچرز کی اس طرح کی ٹریننگ کی ہے کہ ہم ان کو lesson planning کر کے دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر 5۔ جنوری 2005 کو اس نے کلاس میں آ کر جو کچھ پڑھانا ہے ہم آج بتا سکتے ہیں کہ یہ چیز اس نے 5۔ جنوری 2005 کو کلاس میں آ کر پڑھانی ہے۔ ہمارے لئے ان ٹیچرز کی ٹریننگ کا انتظام کریں، اچھی ٹریننگ دیں۔ ٹریننگ کے نتیجے میں وہ ایک گم شدہ استاد ہمیں واپس ملے گا اور اس کی بنیاد پر تعلیم کی حالت بہتر ہوگی۔ ٹیچرز ٹریننگ کا جو آپ نے انتظام کیا اس کے لئے ایجوکیشن یونیورسٹی قائم کی اور میں متعدد بار یہ گزارش کر چکا ہوں کہ اس یونیورسٹی کا وائس چانسلر آپ نے ایسے شخص کو بنا دیا ہے جس کا ایجوکیشن کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے، جس کا ایجوکیشن ٹریننگ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک ریاضی کا استاد جو ایک سابق وزیر کا قریبی عزیز تھا صرف اس عزیزداری کی بنیاد پر ان کو وائس چانسلر بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ اتنا اچھا پراجیکٹ جو آپ نے سوچا تھا اس کا بیڑہ غرق ہو رہا ہے۔ ہمارے لئے کسی ایسے ایجوکیشنسٹ کو ایجوکیشن یونیورسٹی کا وائس چانسلر

جائیں تاکہ وہ اس معاملے کو ٹھیک کر سکے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دوسرا بڑا مسئلہ جو ہمارے تعلیمی اداروں کا ہے وہ وہاں سے استلا کا غیر حاضر ہونا ہے۔ آپ اچھے اقدام کر رہے ہیں، اچھا ویٹن بنایا ہے یہ ساری چیزیں اپنی جگہ پر ہیں لیکن جب وہاں پر استاد آنے کا ہی نہیں اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں سکولوں کے انڈر انسپکٹریٹ کا نظام ہوا کرتا تھا۔ انسپکٹر سکولوں میں دورہ کیا کرتے تھے۔ میں خود اسی طرح کے خانوں والے سکولوں میں پڑھا ہوں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے اساتذہ اور ہمارے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو اتہائی فکر ہوتی تھی کہ کسی وقت انسپکٹر صاحب نہ آجائیں۔ انسپکٹر نہ صرف آ کر سکول کی حالت دیکھتے تھے بلکہ آ کر بچوں کی ایجوکیشن کے بارے میں ہم سے سوالات پوچھتے تھے۔ آپ اس سسٹم کو بھی بحال کیجیے، سکولوں کے انڈر دورے کریں اور دیکھیں کہ کون استاد آیا ہے اور کون نہیں آیا؟

جناب چیئرمین! میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں جو امتحانات سکولوں کے انڈر لٹے جاتے ہیں اس کو بھی نئے تقاضوں کے مطابق نئے سرے سے سسٹم بنانے کی ضرورت ہے، میں بورڈ کے امتحانات کی بات نہیں کر رہا۔ سکولوں کے انڈر امتحانات کے بارے میں ایک موثر ٹریننگ دی جانے۔ ٹیچرز کو train کریں کہ کس طرح اور کون سے سوالات پوچھنے ہیں، کس طرح ان کے papers چیک کرنے ہیں؟ papers چیکنگ کی بھی ان کو proper ٹریننگ دی جانے اور اگر آپ امتحانات کے سسٹم کو اچھے طریقے سے organize کریں گے تو انشاء اللہ تعلق اس کے ذریعے بہتری کے آمد ضرور سامنے آئیں گے۔

جناب چیئرمین! ایک اور اہم بات جس کی طرف میں نشاندہی کرنا چاہتا ہوں اور بالکل مختصر کر رہا ہوں اور ایک فقرے میں بات عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو غیر ملکی اویول پاکستان کے انڈر شروع کئے گئے ہیں یہ بالکل جعلی اویول ہو رہا ہے۔ میں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ آکسفورڈ کے ساتھ اویول پوری دنیا میں ختم ہو چکا ہے۔ خود انگلینڈ کے انڈر اس کی ذمہ داری recognize نہیں ہوتی۔ انڈیا کو ختم کئے ہونے تو کم از کم 30 سال ہو چکے ہیں۔ پوری دنیا میں اس کو کوئی تسلیم نہیں کرتا لیکن یہاں پر بے وقوف جاننے کے لئے ایک جعلی اویول ہو رہا ہے

اور وہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں بھی 40 ہزار روپے اس کی داخلہ فیس لیتے ہیں۔ داخلہ فیس لینے کے لئے انہوں نے او یول شروع کیا ہوا ہے۔ اس وقت لندن یونیورسٹی کے ساتھ الحاق کر کے جی۔ سی 'ایف۔ سی کے کورسز ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کی کوئی ضرورت ہے لیکن آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو لندن یونیورسٹی کے جی۔ سی۔ ایچ۔ سی کی ڈگری اصل او یول کی ڈگری ہے اس کو یہاں پر متعارف کروائیں۔ پوری دنیا میں یہ او یول جو لیکن ہاؤس اور دوسرے سکول کر رہے ہیں اس کی حیثیت نہیں ہے۔ یہ ختم ہو چکے ہیں۔

جناب سیکرٹری! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک خوش آمد بات ہے کہ آپ نے یونیورسٹیاں قائم کی ہیں۔ گورنمنٹ سیکرٹریٹ سکولز میں بھی قائم کی ہیں اور پرائیویٹ سیکرٹریٹ میں بھی قائم کی ہیں لیکن میں یہ درخواست کروں گا کہ یہ یونیورسٹیاں research-oriented ہوتی ہیں۔ یہ صرف پڑھانے کے لئے نہیں ہوتیں یہ ڈگریاں دینے کے ادارے نہیں ہوتے ہیں۔ وہاں پر ریسرچ کا کام ہونا چاہیے۔ یہ امت جب تک ریسرچ اور تعلیم کے میدان میں آگے نہیں بڑھے گی تب تک یہ ترقی نہیں کرے گی اس کے آگے بڑھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ ہم نے ریسرچ کرنی چھوڑ دی ہے اور آخری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ دینی مدارس کے حوالے سے یہاں پر ایک نیا پرویڈنڈ شروع ہوا ہے۔ اس ملک میں دینی مدارس غریب لوگوں کی تعلیم کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ وہ مدرسے جہاں پر غریب بچے پڑھنے کے لئے آتے ہیں انہیں کھانا بھی ملتا ہے، کپڑے بھی ملتے ہیں اور انہیں تعلیم بھی ملتی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں بچے پڑھتے ہیں آپ روزانہ کسی نہ کسی دینی مدرسے پر چھاپہ مارتے ہیں۔ القاعدہ کے نام پر ان کے بچے پڑھے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین، اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سیکرٹری! آپ ایسے اداروں کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ بچیوں کے سکول پر گزشتہ دنوں چھاپہ مارا گیا، باپردہ بچیاں ساری رات چھتوں پر کھڑی رہیں۔ اس طرح کے اداروں کی حوصلہ شکنی نہ کریں آپ کی سیاست کی وجہ سے اور آپ کے مسائل کی وجہ سے آپ جو

اقدامات کر رہے ہیں کل آپ کو ان اقدامات پر شرمندہ ہونا پڑے گا۔ اگر کل آپ مخصوص لوگوں کو باہر سے خود لے کر آئے، ان کی ٹریننگ کی، ان کو اسلحہ دیا، ان کو سب کچھ دیا گیا اور آج وہ سادے کے سادے گنکار ٹھہرانے لگے ہیں۔ آج ان دینی مدارس کی وجہ سے ایک عام آدمی کو تعلیم حاصل ہو رہی ہے، ایک انتہائی غریب طبقے کے لئے لوگوں کو تعلیم حاصل ہو رہی ہے۔ میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ دینی مدارس کے نظام کی اصلاح ہونی چاہیے، ان کے نصاب کی اصلاح ہونی چاہیے، ان کے نصاب کے لیے کچھ کیجئے، آپ ان کو راہنما اصول بنا کر دیتے لیکن ان کے پیچھے اس طرح ہاتھ دھو کر پڑ جانا کہ غریب بچے ان مدارس میں داخلہ لینے کے لئے ڈرنے لگیں۔ اس کے نتیجے میں آپ کی تعلیم کا کراف اور بچے گر جانے گا۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولوں کے حوالے سے محترم بریگیڈیر صاحب نے بھی بہت اچھی گفتگو کی ہے۔ انہوں نے درست بات کی تھی کہ انہیں شتر بے ہمد بھی نہ ہموڑیے لیکن ان پر ایسے افسر بھی مسلط نہ کر دیتے کہ جو دیہاڑیاں بنانے کا ایک نیا کاروبار پرائیویٹ سکولوں سے شروع کر دیں۔ پرائیویٹ سکولوں کو کل کرنے کی بھی اجازت ہونی چاہیے لیکن ان کو اس طرح شتر بے ہمد بھی نہ بنائے کہ جو چاہے وہ کرتے پھریں اور اس کے لئے جو بھی آپ ادارہ بنانا چاہیں تو خدا کے لئے اس میں یورو کریسی کے افراد کو لینے کی بجائے یونیورسٹیوں اور کالجوں کے سینئر اساتذہ کو لیں تاکہ وہ ان کی نگرانی کریں اور باکردار لوگوں کو لیں تاکہ یہ جو ایک بڑا نظام چل رہا ہے یہ اسی طرح چلتا رہے۔ بہت بہت شکریہ۔

رانا ثناء اللہ کی جانب سے اٹھانے گئے پوائنٹ آف آرڈر پر موضوع

"بلدیاتی اداروں کا غیر سیاسی بنیادوں پر انتخاب" پر چیئر کی رولنگ جناب چیئر مین، اگلے مقرر کا نام لینے سے پہلے میں نے کل ایک پوائنٹ آف آرڈر pending کیا تھا۔ آج میں نے اس کا فیصلہ دینا تھا۔ رانا محمد اللہ خان صاحب نے کل پوائنٹ آف آرڈر پر ایک پوائنٹ ریز کیا تھا اس کے متعلق میری judgement ہے۔

The issue raised by Deputy Leader of Opposition was about Local Government Department. On seventh, there was no business regarding the said Department. Secondly, the issue does not relate to the interpretation or enforcement of rules or such articles of the Constitution, as regulate the business of the Assembly. Thirdly, the issue raised in point of order was not related to the running business before the Assembly at that moment, therefore, I declare that the point of order was not valid. I decide point of order accordingly.

## تعلیم پر عام بحث

(---جاری)

ڈاکٹر جاوید صدیقی صاحب --- تشریف نہیں رکھتے، چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ) --- وہ بھی تشریف نہیں رکھتے، احسان الحق نولایا صاحب! جناب احسان الحق نولایا، شکر یہ جناب سپیکر!

چلا ہے میری غربی کا تانا دیکھنے والے

کہ محفل اٹھ گئی تو مجھ تک دور جام آیا

جناب سپیکر! وقت کی قلت کی وجہ سے دو چار چیزوں کی نفاذ ہی کے علاوہ میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تعلیم کے ذریعے سے ہم نے اپنی قوم کو تیار کرنا ہے۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ منزل کا تعین کیا جانے کہ وہ کون سے چیلنج ہیں جن کا مقابلہ کرنے کے لئے کون سی اور کس طرح کی قوم تیار کرنا چاہتے ہیں؛ پاکستان کی بنیاد، پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ، قرارداد متصادم اس کی تصدیق اور اس کے بعد ایسی قوم کا تصور کہ ہم ایک ایسی قوم تیار کرنا چاہتے ہیں جو

واقعتاً قرآن و سنت کی بنیاد پر ایک ایسی اسلامی، خلاصی ریاست کا قیام عمل میں آسکے تو ان عوامل پر پورا اترنے کے لئے ہم نے قوم کو تیار کرنا ہے۔ یہ تمام افکار اصل میں نگر اقبال کی روشنی میں سمجھیں تو پھر ہم ایسا نظام تعلیم لاسکتے ہیں جس کی صورت میں وہ ریاست وجود میں آئے جس کا خواب علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا ہے۔ انہوں نے اپنے پورے کلام میں خودی، خودداری اور معرفت ذات کا بار بار جو تذکرہ کیا ہے وہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ جو قوم خود کو پہچان لیتی ہے، جو فرد اپنی ذات سے آگاہ ہو جاتا ہے جو قوم اپنی منزل کا تعین کر لیتی ہے یہ اس قوم کے لئے اصل منزل کے حصول کی طرف کا راستہ ہے اور یہ اس کی اصل کامیابی ہے۔ منزلوں کے حاصل کر لینے کو کبھی لوگ کامیابی نہیں کہا کرتے۔ منزلوں کے راستوں کا تعین ہو جانا اصل میں کامیابی ہے۔ اس کے مقابلے میں جو ہمارا نظام تعلیم چل رہا ہے جس کو ہمارے وزیر تعلیم ہماری تعلیم کی Vision کہتے ہیں میں انہیں جانا چاہتا ہوں کہ تعلیم کی Vision کیا ہونی چاہیے اور کیا Vision یہ پیش کر رہے ہیں میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تعلیم کی Vision یہ ہے کہ چتا ہو کہ ہم نے قوم کو کس انداز میں تیار کرنا ہے اور ان کی Vision فقط اس بات تک محدود ہے کہ اتنے سالوں کے بعد ہم نے اتنے لوگ تیار کرنے ہیں جو لکھنے اور پڑھنے کے ہنر جانتے ہوں۔ لکھنے اور پڑھنے کے ہنر کو جاننا قطعاً تعلیم نہیں ہے لیکن ان بے چاروں کو تو پتا ہی نہیں ہے کہ تعلیم کیا ہے اور Vision کیا ہے؟ یہ صرف لکھنے اور پڑھنے کے ہنر سے آگاہ ہیں۔ ایسی قوم کو تیار کرنا ہے کہ جس میں ترقی اور خوشحالی کی تڑپ پیدا ہو۔ ایسی قوم تیار کرنی ہے کہ جس میں اپنے مہد کے ساتھ ساتھ commitment کا بھی جذبہ ہو اور ایسی قوم تیار کرنی ہے کہ جس کو یقین محکم کی بات کی گنی ہے اگر ہم ان باتوں پر عمل نہیں کرتے یا ایسی قوم تیار نہیں کرتے جو جہد مسلسل اور مستی کردار کی بات اقبال اپنے فکرمیں دیتے ہیں۔ یقین کچھ ہے کہ یہ ہنر تو آپ لے سکتے ہیں کہ پڑھنا کیا ہے اور لکھنا کیا ہے ان کو مہارت، فنی مہارت اور ہنر تک محدود رکھیں، انہیں تعلیم قطعاً مت کیے اور ایسی تعلیم جب کوئی ایسی قوم پیدا ہو تو اس میں یہی منزلیں ہوتی ہیں جب وہ طے کر لیں تو پھر وہیں سے ایسی قوم کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے جو اپنی حقیقی منزل کو حاصل کر سکے۔



جناب سپیکر! میں دو چیزوں کی طرف توجہ دلاؤں گا کہ ضلع مظفر گڑھ میرے حلقے میں 70 فیصد لڑکیوں کے سکول اور 40 فیصد لڑکوں کے سکول آج بھی بند پڑے ہیں۔ ان کی تنخواہیں بھی جاری ہوتی ہیں، ان کے باقاعدہ اساتذہ بھی موجود ہیں اور محکمہ آدمی تنخواہ اساتذہ کو دے کر باقی آدمی تنخواہ محکمہ لے لیتا ہے اور وہی اساتذہ پرائیویٹ سکولوں میں پڑھا رہے ہیں۔ سنیڈنگ کمیٹی میں آج بھی یہ minutes موجود ہیں اور میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ان سنیڈنگ کمیٹی کے minutes کو لے کر ان کا مطالعہ کریں کہ جس میں بار بار کہا گیا کہ بوائز اور گرلز سکول اتنی تعداد میں بند پڑے ہیں جن کے بارے میں کوئی ایکشن نہیں لیا گیا تو وہاں سے پتہ چل جائے گا۔ میں نے یہ بھی آردی کہ ای۔ ڈی۔ او ایجوکیشن اپنی مرضی اور سہولت سے دو دن کا تقرر کریں کہ وہ دو دن میرے ساتھ آئیں اور میں اپنے حلقے کے ایک ایک سکول کا انہیں معائنہ کرواؤں کہ ان سکولوں کی عمارتوں کے اندر جانور بندھے ہوتے ہیں یا کسی نے کہاں سنور کی ہوئی ہے یا کسی نے بیج سنور کیا ہوا ہے تو اس کے لئے خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔

آخری بات عرض کروں گا جس کا تسلسل کے ساتھ ڈاکٹر جاوید صدیقی صاحب تذکرہ کر چکے ہیں۔ میں استدعا کے طور پر اور submission کے طور پر اپنے وزیر تعلیم کو کہوں گا کہ پنجاب میں 8 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں جن میں سے 7 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کے اندر یونیورسٹیاں موجود ہیں اور صرف ڈی۔ جی۔ غان ایک بد نصیب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے جہاں کوئی یونیورسٹی نہیں ہے۔ باقی کئی ایسے شہر ہیں جہاں کالجوں کو یونیورسٹی بنایا گیا اور ساتھ ایک اور بھی یونیورسٹی بنائی گئی تو میری وزیر تعلیم سے یہ استدعا ہے کہ وہ ڈی۔ جی۔ غان کے لئے بھی کسی یونیورسٹی کے بارے میں ہمیں ضرور آگاہ کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، ملک اصغر علی قیصر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! تعلیم پر کافی سیر حاصل بحث ہو چکی ہے اور میں صرف points کے ذریعے دو تین چیزوں کی نکتان دہی کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ کو جو 15 کروڑ روپے دینے گئے ہیں یہ unjustified ہیں کیونکہ ایک

ضلع کی آبادی 14 لاکھ ہے اور ایک ضلع کی آبادی 50 لاکھ کے قریب ہے تو دونوں کو ایک ہی پڑے میں رکھنا نامناسب ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس بارے میں وزیر موصوف کو غور کرنا چاہیے۔ سکولوں کی تعداد اور آبادی کے لحاظ سے اس فنڈ کی distribution کرنی چاہیے۔

دوسرا اس بات کا بہت چرچا کیا گیا کہ سکولوں میں بچوں اور بچیوں کی فیس معاف کر دی گئی ہے لیکن معزز وزیر صاحب! کبھی آپ نے یہ جاننے کی کوشش بھی گوارا کی کہ ابھی تک سکولوں میں بہود فنڈ کے نام سے 'پرچہ فنڈ کے نام سے فیسوں سے کہیں زیادہ پیسے وصول کئے جا رہے ہیں جن کو کوئی پوچھنے والا نہیں اور وہ ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس کی disposed پر ہیں جبکہ گھروں سے بچے اسی طرح فیسیں لے جا رہے ہیں تو آپ کا یہ اقدام اسی وقت موثر ہو گا جب آپ اس کا feedback لیں گے اور اس پر چیک اینڈ بیلنس رکھیں گے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ایک بہت بڑی زیادتی منجانب کے اساتذہ کے ساتھ ہو رہی ہے کہ سبیکٹ سپیشلس (ایس۔ ایس) ٹیچرز بھرتی کئے گئے ہیں اور ان کا main purpose یہ تھا کہ وہ سکولوں میں جا کر پڑھائیں، کلاسیں لیں اور پیریڈ لیں اور بچوں کو پڑھائیں لیکن اس صوبے کی بدقسمتی دیکھنے کہ فیصل آباد کے اندر 17 سبیکٹ سپیشلس کو ہیڈ ماسٹر کا دیا گیا ہے۔ ایک تو ان اساتذہ کرام کی حق تلفی ہو رہی ہے جنہوں نے ای۔ ایس۔ ٹی سے 'ایس۔ ٹی سے promote ہو کر ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس کی سیٹوں پر آنا تھا۔۔۔۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین، وقفہ نماز 5 بجے کریں گے۔ ملک صاحب ابھی مکمل کرنے والے ہیں۔ ان کے بعد فیصل حیات جو آنے کی باری ہے۔ ان کے بعد پھر منسٹر صاحب wind up کریں گے۔ جی ملک صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، جناب چیئرمین! ایس۔ ایس کو ہیڈ ماسٹر نکایا گیا ہے تو ایک طرف تو ان کی صلاحیتوں کو ضائع کیا جا رہا ہے اور دوسرا ان اساتذہ کا حق مارا جا رہا ہے جنہوں نے promote ہو کر ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس کی سیٹوں پر آنا تھا اور ٹیچرز یونین کا بھی یہ بڑا پرانا مطالبہ ہے کہ چو کہ

ایس۔ ایس کو صرف پڑھانے کے لئے بھرتی کیا گیا ہے لہذا انہیں پڑھانے کے لئے ہی رکھا جائے۔ انہیں ایڈمنسٹریٹو پوسٹوں پر نہ لگایا جائے۔ یہ بہت اہم issue ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کو اس بارے میں ذاتی دلچسپی لے کر ان ٹیچرز کو ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس کی سیٹوں سے ہٹایا جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین! دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں پنجاب کے اندر vacancies خالی پڑی ہیں جو sanctioned ہیں اور ان کا بجٹ بھی allocate کیا ہوا ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ پڑے کھے پنجاب کا خواب بھی دیکھتے ہیں لیکن پھر اس میں اتنی دیر کیوں کی جاتی ہے جبکہ بے روزگاری کا عزیمت بھی سر پر سوار ہے تو اس process کو speedy کیوں نہیں کرتے تاکہ ان سیٹوں پر حق دار لوگ اور پڑے کھے بچے اور بچیوں کو point کر کے ایک تو سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری کی جائے اور دوسرا ظریف اور بے سہارا پڑے کھے لوگوں کو روزگار فراہم کیا جائے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ اساتذہ جب ہائر ایجوکیشن کے لئے کہیں داخلہ لینا چاہتے تھے۔ اگر ایک ٹیچر بی۔ اے بی ایڈ ہے اور وہ ایم۔ اے ایجوکیشن کرنا چاہتا ہے یا وہ ایم ایڈ کرنا چاہتا ہے تو اسے فیس میں مہلتی مہلتی تھی کیونکہ وہ ایک running teacher ہے جو کہ سکول یا کالج میں پڑھا رہا ہے تو اگر وہ ہائر ایجوکیشن حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کا کامرہ اس کے علاوہ اس کے ادارے کو بھی پہنچنے کا تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ فیس کی مہلتی کن بنیادوں پر ختم کر دی گئی ہے جو کہ ایک طرح سے ان کا حق چھینا گیا ہے اور ان اساتذہ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے جو پہلے ہی in service ہیں اور وہ ہائر ایجوکیشن حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ teachers' sons اور teachers' daughters کو بھی جو فیس میں concession دی جاتی تھی وہ بھی ختم کر دی گئی ہے تو میں وزیر موصوف سے گزارش کرتا ہوں کہ اس concession کو بھی بحال کیا جائے تاکہ اساتذہ جو اس منگانی کے دور میں اپنے پیشے کے تھکے اور اپنے احترام کو برقرار رکھے ہونے لگیں، کو یہ سہولیات مہیا کی جائیں۔

جناب چیئرمین! data collection کے بارے میں منسٹر صاحب نے بات کی ہے تو میں نے خود بھی اس data کی کاپی کی study کی ہے اور آپ یقین کریں کہ اس میں اتنی خامیاں ہیں کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی ایک تحصیل کا بھی پورا data ان کے پاس نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس data میں جو سکول کا address ہے، منسٹر صاحب کسی افسر اور کسی نائب قاصد کی معاونت کے بغیر مجھے اس address پر پہنچ کر دکھا دیں تو میں کہوں گا کہ یہ ان کا بڑا کارنامہ ہے کیونکہ سکولوں کے جو ایڈریس لکھے ہوئے ہیں کہ 224 R.B کھل پر واقع ہیں، کوئی پتا نہیں اور جو data collection کیا گیا ہے وہ کلرک بلاڈاٹھوں نے دفاتروں میں بیٹھ کر کیا ہے اور کسی نے بھی کوئی وزٹ نہیں کیا کہ کس ادارے کی اصل ضروریات کیا ہیں؟ میں ان سے یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ صرف اپنے محکمے کی طرف سے دیئے گئے facts & figures پر نہ رہیں بلکہ آپ اس کی سکروٹنی کریں۔ آپ ڈسٹرکٹ کے data کے رجسٹر کو ہاتھ میں لیں E.D.O کو ساتھ لیں اور اس سے کہیں کہ آپ مجھے ظالم سکول میں ابھی لے کر چلو اور آپ بغیر پروٹوکول اور بغیر اطلاع کے جائیں تو آپ وہاں جا کر دیکھیں کہ جو data انہوں نے دیا ہے کس سکول میں بچوں کے لئے لیٹرین نہیں ہے، کمرے نہیں ہیں، لیڈ ٹریز نہیں ہیں حتیٰ کہ بجھت بھی نہیں ہے۔ وہ بچے سکول کے درختوں کے نیچے بیٹھتے ہیں اور جیسے جیسے دھوپ کا سایہ بدلتا ہے ویسے ویسے بچے اضی پوزیشن بدلتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے امید رکھتا ہوں، ماشاء اللہ یہ energetic ہیں اور جو میں نے تجاویز دی ہیں یہ اس پر بہتر لائحہ عمل مرتب کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، اگلے ممبر جناب فیصل حیات جو ابھی میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اقتدار کے ساتھ تقریر فرمائیں۔

جناب فیصل حیات جو ابھی، جناب چیئرمین! بہت شکریہ

انداز بیان اگرچہ میرا شوخ نہیں

شاید کہ تیرے دل میں اتر جانے میری بات

جناب چیئر مین! میرا تعلق جس ضلع سے ہے وہ منجانب کے پسماندہ ترین اضلاع میں سے ہے اور میں اپنے ضلع کے پسماندہ ترین Constituency سے ایم۔ پی۔ اے ہوں۔ میں اپنے علاقے کے محل وقوع کے حوالے سے قوزلی سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میرا علاقہ تین طرح کی categories پر مشتمل ہے۔ ایک قتل دوسرا کچی اور تیسرا دریا۔ کچی دریا اور قتل کے درمیانی علاقے کو کہتے ہیں۔ میں صرف ایک category کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور وہ ہے قتل۔ میری Constituency میں قتل تقریباً 80 کلومیٹر پر مشتمل ہے یہ ڈسٹرکٹ ٹھوسٹب سے شروع ہو کر بھکر کو کراس کر کے یہ تک جاتی ہے۔ اس 80 کلومیٹر کی مٹی میں صرف 7 پرائمری سکول اور 2 مڈل سکول ہیں اور اس مٹی پر کوئی بھی ہائی سکول موجود نہیں ہے۔ یہاں پر وہ لوگ آباد ہیں جنہیں حکومت پاکستان نے جب منگلا ڈیم بنایا گیا تو ان کشمیریوں کو ان کی اپنی آبائی جگہ لے کر یہاں پر آباد کیا گیا اور ان کے ساتھ آپ علم کی حد دیکھ لیں کہ اس 80 کلومیٹر کی مٹی پر تقریباً 15,16 کالونیاں ہیں جن میں صرف 7 پرائمری سکول اور 2 مڈل سکول ہیں۔ آپ اس بات سے اندازہ لگا لیں کہ میری Constituency میں تعلیم کی کیا صورت حال ہو گی۔ میری Constituency تقریباً ڈیزہ سو کلومیٹر کے رقبے پر مشتمل ہے اور اس میں نہ کوئی گرلز ڈگری کالج ہے اور نہ کوئی بوائز کالج ہے۔ 1999 میں وہاں پر اٹھارہ ہزاری ڈگری کالج منظور ہوا تھا لیکن شاید ہمارے علاقے کے لوگوں کی بد قسمتی تھی کہ وہ حکومت اپنا وقت پورا نہ کر سکی جس کی وجہ سے وہ بھی اپنی منزل مقصود کو نہ پہنچ سکا۔ ابھی تک اس کی یہی صورت حال ہے۔ ہم حکومت منجانب سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو پیر لکھواتے ہیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بہت آسانی کے ساتھ یا تو انکار کر دیتی ہے یا پھر رپورٹ رپورٹی میں اس کا وقت حائل کر دیتی ہے۔ مجھے وقت کی صورت حال اور اس کی نزاکت کا پتا ہے اس لئے میں وقت کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے وزیر موصوف سے صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ قتل کے علاقے پر خصوصی توجہ دیں۔ دوسرا اٹھارہ ہزاری ڈگری کالج کی طرف بھی خصوصی توجہ فرماتے ہوئے مہربانی اور شفقت فرمائیں۔

جناب چیئر مین! میں آخر میں وزیر اعلیٰ منجانب چودھری پرویز الہی صاحب کا ایجوکیشن کے حوالے سے جو وعدہ امیر کر رہے ہیں اور خاص طور پر ایجوکیشن سیکٹر ریٹائرڈ پروگرام کے

حوالے سے میں ان کا مشکور ہوں۔ میرے خیال میں ایجوکیشن سیکرٹریٹرز کی ایک فیزیکل ہو چکی ہے جس کی وجہ سے ایجوکیشن میں واضح فرق نظر آتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو پرائمری سے میٹرک تک فری ایجوکیشن پروگرام شروع کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اگر اس پروگرام کی صحیح معنوں میں implementation ہو گئی تو پھر تعلیم میں بہت بہتری آ جانے گی۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کہ

اپنا شیوہ ہے کہ اندھیروں میں جلتے ہیں چراغ

ان کی سادش ہے کہ زمانے میں یونہی رہے رات

جناب چیئر مین بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین، آئری مقرر ہیں جناب محمد وارث کو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، بنم اللہ الرحمن الرحیم ۵ جناب چیئر مین! آج تعلیم پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے۔ تعلیم کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ اس کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "تعلیم حاصل کریں چاہے تمہیں مین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔" ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب نے سب سے زیادہ اہمیت تعلیم کو دی ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو پڑھا کھا پنجاب کا vision پیش کیا ہے اسی حوالے سے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے یہ کوششیں کہ میٹرک تک تعلیم کا مفت کرنا، missing facilities کتابوں کا مفت دینا اور بچیوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے 200 روپے دینا یہ سب قابل تحسین ہیں۔ یہ جتنے فنڈز خرچ کئے جا رہے ہیں اس حوالے سے ہمیں بالکل امید ہے کہ ہماری تعلیمی حالت بہت بدلے گی۔ ابھی یہاں پر پرائیویٹ سکولوں اور گورنمنٹ سکولوں کی بات ہو رہی تھی اور کچھ مقررہ تنقید فرما رہے تھے کہ پرائیویٹ سکول غلط طریقے سے چل رہے ہیں۔ حکومت کا ان پر کنٹرول ہونا چاہیے۔ یہ حقیقت ہے اور آپ سب لوگ اس چیز کے گواہ ہیں کہ پرائیویٹ سکولوں نے کیوں جنم لیا؟ ہم دیکھیں کہ جو پرانا سسٹم تھا اور پرانا نظام تعلیم تھا پرانا میٹرک آدمی انکس بھی خوبصورت لگتا تھا اور جو بھی مضمون اسے کہا جاتا وہ کھ دیتا تھا۔ وہ انکس میں بھی لگتا تھا، اردو میں بھی لگتا تھا، فارسی میں بھی لگتا تھا اور mathematics بھی

جاتا تھا۔ آج گورنمنٹ سکول سے پڑھا ہوا آپ دیکھ لیں یا گورنمنٹ کالج سے پڑھا ہوا آپ گریجویٹ دیکھ لیں اور آپ اسے کوئی مضمون دے دیں کہ اس topic پر آپ لکھیں تو وہ یہ کہتا ہے کہ جو میں نے رٹا لگایا تھا یہ اس میں شامل نہیں ہے۔ ہمارے میڈیا تعلیم میں جو پستی آئی ہمارے سرکاری سکولوں میں جو حشر ہو گیا اور جو کالجوں میں حشر ہوا یہ کیوں ہوا؟ اصل میں یہ لم ٹکریہ ہے۔ آج ہم نے اس ایوان میں بیٹھ کر جیت کرنا ہے کہ یہ کیوں ہوا اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کی ذمہ دار سابقہ حکومتیں ہیں کیونکہ یہ نظام تعلیم commercialize ہو گیا تھا۔ آج آپ پرائیویٹ سکول سسٹم پر پھر تنقید کرتے ہیں تو یہ سسٹم کہاں سے اٹھا؟ اس کی تعلیم میں commercial approach تھی۔ اس کی کوکھ سے جنم لیا تو آپ اس کو مت روکیں کہ اگر پرائیویٹ سکول اور پرائیویٹ لوگ تعلیم کے میدان میں آئے ہیں اور اگر انہوں نے اچھی تعلیم دی ہے اور لوگ انہیں afford کر سکتے ہیں اور وہ سچے وہاں پڑھا رہے ہیں تو ہمیں ان سے کوئی jealousy نہیں ہے لیکن ہم لوگ وہ ہیں ہم وہاں کے رستے والے ہیں جہاں پر نہ تو کوئی پرائیویٹ سکول ہیں اور نہ یہ وہاں پر پہنچ سکتے ہیں۔ میں خود گورنمنٹ سکول سے پڑھ کر آیا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ جو گورنمنٹ سکول ہیں ان میں آپ میڈیا تعلیم اتنا بہتر بنائیں کہ کوئی لڑکا دوسرے پرائیویٹ سکولوں میں نہ جانے۔ جب ہم یونیورسٹی میں آئے تھے تو ہمارے ساتھ انٹل میڈیم سکول اپچی سن کے لڑکے ہوتے تھے تو ہمیں کبھی کوئی complex نہیں ہوتا تھا بلکہ ہم ان سے بہتر انٹل لکھتے تھے اور math بھی جانتے تھے لیکن آج وہ صورتحال نہیں ہے تو میں اس سلسلے میں گزارش یہ کروں گا کہ وزیر موصوف صاحب تشریف رکھتے ہیں یہ جو تعلیم تجربہ گاہ بن چکی ہے اس میں سے کمرشل سوچ کو نکالیں اور اس پر پوری توجہ دے کر یہ دکھیں کہ انہی سکولوں میں سے پڑھ کر پرانا گریجویٹ پرانا میٹرک کیوں قابل ہوتا تھا اس کا یہ maxim ہے کہ اس میں سے کمرشل سوچ کو نکالنا ہو گا۔

جناب چیئرمین، وارث صاحب! ایک منٹ۔ منسٹر صاحب! آپ wind up کرنے پر کتنا ناگم ہیں؟ مجھے اس کے مطابق time extend کرنا ہے۔

وزیر تعلیم، تقریباً دو اڑھائی گھنٹے۔ اگر آپ عنایت فرمادیں تو میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

جناب چیئرمین، وارث صاحب! آپ بھی ذرا جلدی wind up کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، یہ تو میری general بات ہوئی۔ اب میں بتاتا ہوں کہ میں جس حلقے سے ہوں۔ نور پور قتل میری Constituency ہے۔ (قطع کلامیوں)

جناب چیئرمین، جی، آپ فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب سیکرٹری میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نور پور قتل سے belong کرتا ہوں۔ تحصیل نور پور قتل کی یہ پوزیشن تھی کہ ابھی وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی کو گزارش کر کے میں نے وہاں لڑکیوں کے ایک انٹرمیڈیٹ کالج کا ایک directive کروایا ہے۔ وہاں آج تک کالج نہیں تھا۔ ابھی میں نے directive کروایا ہے۔ اللہ کرے کہ وہ directive وزیر موصوف اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی مہربانی سے سر سے چڑھ جائے اور وہاں کالج بن جائے۔ وہاں میری تحصیل میں 180 اسمیں بچیوں کی موجود ہیں۔ بے شمار سکولوں کی عمارت بنی ہوئی کھڑی ہیں اور وہاں کوئی استانی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اجلاس کا نام 15 منٹ extend کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں چونکہ بچیوں میٹرک سے آگے پڑھی ہوئی نہیں ہیں۔ میں آپ کی وسالت سے یہ عرض کروں گا کہ میں کئی بار وزیر صاحب کے دفتر میں بھی گیا، وہاں بھی عرض کی، بعد میں بھی کہا۔ یہ میرے بھونے بھانے ہیں، میں آپ کی وسالت سے ان سے استعفا کرتا ہوں کہ وہاں نور پور قتل کے لئے میٹرک ایجوکیشن بنی۔ لی۔ سی allow کر دیں۔ انھوں نے میرے ساتھ وعدہ بھی کیا تھا کہ میں سری بھوادوں گا۔ وہاں 180 سینیں عالی پڑی ہیں۔ وہاں کوئی گریجویٹ بھی available نہیں ہے اور نہ ہی وہاں جانے کو تیار ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، جی، شکریہ۔ وہ آپ کے اس مسئلے کو sympathetically consider کریں گے۔ مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، شکریہ۔



جناب چیئر مین، جی، منسٹر صاحب! اب آپ wind up کریں۔ (نعرہ ہانے تحسین)  
وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں تمام ممبران کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اتنے حقوق کے ساتھ اس  
ساری بحث میں حصہ لیا۔

جناب چیئر مین، ہاؤس کو in order رکھیں۔ ممبر صاحبان سے درخواست ہے کہ ساری باتوں کے  
جواب کو توجہ سے سنیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ہمارے محکمہ تعلیم میں تھوڑی سی بات میں رانا صاحب کی بات سے  
شروع کروں گا۔ 1992 میں محکمہ تعلیم میں last promotions ہوئیں تھیں اس کے بعد ہر گز  
کسی قسم کی کوئی promotion نہیں ہوئی۔ ہمارے اس محکمے میں حکومت وقت نے ابھی جو  
promotions کی ہیں اس کی تعداد میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ گریڈ 19 میں ایک ہزار ٹیچرز، گریڈ  
18 میں دو ہزار ٹیچرز کو ابھی ہم نے اس سارے tenure میں promote کیا۔ 19 سے 20 میں 42  
ٹیچرز promote ہونے، 22 کی actualization ہو چکی ہے اور rest of the teachers they

are in the process to be actualize and to be promoted. علاوہ بائیس  
female بھی promote ہوتی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جلدی سے یہ promotion کا جو سلسلہ ہے  
وہ جاری و ساری رہے تاکہ جو vacant slots ہیں، vacant positions ہیں وہ بھری جائیں اور  
جو ٹیچر کا حق ہے، سکول سائیز کا ہو یا کالج سائیز کا ہو وہ حق اسے بدستور ملنا چاہیے۔

eratic postings کی یہاں پر بات کی گئی کہ حکومت پنجاب نے، منسٹری نے بے شمار  
eratic postings کی ہیں۔ میں یہاں پر یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم نے کسی قسم کی کوئی  
posting نہیں کی۔ گورنمنٹ آف پنجاب نے یا منسٹری آف ایجوکیشن نے کوئی ایسا آرڈر جاری  
نہیں کیا جس کے تحت eratic posting ہوئی ہو۔ ہاں! امتنا ضرور ہے کہ ہم ایک انکوائری کر رہے

ہیں کہ جو previous governments ہیں ان کے زمانے میں جو eratic postings ہوئیں ان  
کو ہم rectify کریں اور موجودہ حکومت کے اس موجودہ tenure میں اگر کسی بھی ڈسٹرکٹ  
گورنمنٹ نے کوئی ایسی eratic posting کی ہے جو ہمارے علم میں نہیں ہے کیونکہ وہ ان کا

ایک devolving subject ہے تو اس پر بھی ہم cognizance لے رہے ہیں اور اس کے بارے میں بھی ہم ایک پالیسی بنا رہے ہیں بلکہ ہم نے پہلے ہی ایک بیرونی کو لکھ دیا ہے۔ فاضل اراکین کو میں یہ ensure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم میرٹ کو prevail کریں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی کسی قسم کے ایسے lapses آئیں تاکہ جو اصل حقدار ہے اس کا کوئی حق کھو نہ دے۔

جناب سپیکر! یہاں پر پرائیویٹ ایجوکیشن کی بات ہوئی، پرائیویٹ سکولوں کی بات ہوئی۔ اس کے بعد dignity of teacher کی بات ہوئی تو آج میرا خیال ہے کہ پہلی دفعہ اس ڈیپارٹمنٹ نے چیف منسٹر صاحب کی سربراہی میں آج ہم نے ایک کانفرنس بلائی جس میں ہم نے سکول سٹاؤنڈ کے 'کلچ سٹاؤنڈ کے اور یونیورسٹی کے ہم نے نیچرز بلانے۔ باقی تمام stake-holders کو بلایا، چیف منسٹر نے address کیا۔ محکمہ بھی وہاں پر شامل تھا کہ اس نیچر کی جو dignity ہے اس میں کس طریقے سے اضافہ کیا جائے، ورکنگ گروپس بنیں۔ ابھی بھی وہ سیمینار کانفرنس چل رہی ہے۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے فارغ ہو کر وہاں جائیں گے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم اس نیچر کو اس کا جو مقام ہے وہ ہم obviously دلوانا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ نیچر کی جو ایک sanctity ہے 'dignity should be restored' لیکن یہ نیچر کی sanctity جو ہے یہ اس کی performance کے ذریعے ہی حاصل کی جانے گی۔ ہماری جو ذمہ داری ہوتی ہے کہ اگر کسی سیکٹر میں پیسے درکار ہیں تو وہ ہم پیسہ بھی لگا دیتے ہیں 'dues کی promotions جو ہیں وہ بھی ہم کر دیتے ہیں' اگر کسی سکول کی چار دیواری بنانی ہے وہ بھی جو جلتی ہے 'کلچ بھی بن جاتا ہے لیکن پڑھانا obviously اس نیچر نے ہے اور پڑھنا ہمارے پنجاب کے اس نیچے نے ہے تو یہ نیچر کی جو dignity ہے وہ نیچر نے خود ہی اس کو بڑھانا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر بہت سے دوستوں نے بات کی۔ ملک احمد صاحب نے بھی پرائیویٹ سکولوں کی بات کی۔ جاوید صدیقی صاحب نے اچھے points بتائے۔ انھوں نے کہا کہ جب بھی کوئی سکیم کسی بھی ڈسٹرکٹ میں بنتی ہے تو یورو کریٹس اس کو جلتے ہیں، ای۔ ڈی۔ اوز ہوں یا ہمارے پروونشل سیکرٹریز ہوں لیکن میں یہاں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ

یہ ہمارا vision تھا جو ہم نے vision دکھایا، vision بتایا، اسی vision کی base پر ہمارا بحث بنا اور ہماری ترجیحات کو بحث میں شامل کیا گیا تو ایسی کوئی ہرگز بات نہیں کہ ہم ای۔ ڈی۔ اوز کی کوئی بات سنتے ہیں یا ان کے کہنے پر آنکھیں بند کر کے ہم وہ سیکمیں کر دیتے ہیں۔ اس کو counter کرنے کے لئے ہم نے ڈسٹرکٹ سیرنگ کیلیں بنائی ہیں، ڈسٹرکٹ ڈویٹمنٹ کیلیں بنائیں جن کے ذریعے ہم نے recommendations تمام ایم۔ پی۔ ایز سے لیں، تمام legislators سے لیں، لوکل بلڈیز کے جو سربراہان ہیں ان سے بھی ہم نے لیں۔ پھر انہوں نے اپنی recommendations دیں اور وہ کمیٹی میں گئیں۔ وہاں پر ان کو thrash out کیا گیا کہ آیا کوئی feasible ہے، بھی یا نہیں؟ قانون کے زمرے میں آتی ہے یا نہیں آتی؟ تو یہ جو ایک تاثر شاید صدیقی صاحب کے ذہن میں ہو کہ ہم یہ کوئی ریڈ۔ میڈ سیکمیں لے لیتے ہیں۔ ایسی ہرگز کوئی بات نہیں۔ پچھلے سال کے ایک تجربہ سے اب ہم ایک نیا فارمولہ کر رہے ہیں، ہم ڈسٹرکٹ ایجوکیشن ڈویٹمنٹ کیلیں بنا رہے ہیں جن کو ہمارے معزز ممبران head کریں گے۔ اس میں ہم ایم۔ این۔ ایز کو بھی شامل کریں گے۔ ڈی۔ سی۔ او صاحبان کو بھی ہم شامل کریں گے تاکہ ہمیں ایک true picture مل جائے اور صاف ظاہر ہے کہ تھل یا تھر کے بارے میں جو سارے حقائق ہیں وہ یہ جاسکتے ہیں، ہمارے ممبر بیٹھے ہیں۔ غوثاب میں کیا ہوتا ہے، میانوالی میں کیا ہوتا ہے، وہ میں نہیں جاسکتا، نہ آپ جاسکتے ہیں۔ وہاں کے علاقے کا جو فائدہ ہے وہی اس کو جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر! recruitment کے حوالے سے یہاں ہر بات کی گئی۔ بالکل آج بھی محکمہ تعلیم میں بے شمار ہزاروں سینیں غالی پڑی ہوئی ہیں۔ چالیس پچاس ہزار کے درمیان آج بھی وہ سینیں غالی پڑی ہیں۔ ابھی چوبیسینے اور ایک سال پہلے ہم نے 16 ہزار نیچر بھرتی کئے، ہم نے کٹریکٹ پر بھرتی کئے۔ ابھی ہم اڑھائی ہزار نیچررز پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کر رہے ہیں۔ یہاں پر جو کٹریکٹ کے حوالے سے بات کی گئی کہ کٹریکٹ جو ہے وہ ایک لگتی ٹکوار ہے اور شاید اس کے ذریعے ایک نیچر کبھی comfortable feel نہیں کرتا اور ہمیشہ تذبذب میں رہتا ہے۔ یہ پرائیویٹ سکول اکثر ایچارڈزٹ show کرتے ہیں تو وہاں بھی نیچر جو ہوتے ہیں

وہ مستقبل بنیادوں پر نہیں ہوتے۔ جب چاہے مالک سکول یا سربراہ اس کو نکال سکتا ہے تو وہ بھی ایک کنٹریکٹ پر ہی وہاں پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم نے بھی کوشش یہ کی کہ یہ جو ٹرانسفر پوسٹنگ کا معاملہ ہے اور teacher absentism جو ہے یہ ہمارے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ ہماری internal monitoring جو ہے شاید وہ اس قابل نہیں کہ ہم اس کو مجبور کر سکیں کہ ہمارا نیچر جو ہے یہ سکولوں میں پائندہ رہے۔ ہمارے سکولوں کا اتنا vast network ہے۔ ہزاروں سکولوں پر مشتمل یہ ہمارا infrastructure ہے۔ لاکھوں بندے اس میں کام کرتے ہیں۔ اب ہر بندے کو اس کی responsibility سمجھانا اور اس کی information پر base کرنا مشکل ہے۔ اس حوالے سے جتنا data ہمارے پاس آیا ہم نے اس پر rely نہیں بلکہ ہم نے ایک اپنا system evolve کیا۔ ہم نے نیا PMIU set کیا، ہم نے نئے ٹکڑے حاصل کئے۔ ہم نے پرانے ٹکڑے بھی سامنے رکھے اور نئے ٹکڑے بھی حاصل کئے۔ down below ہماری جتنی بھی formations ہیں ہم نے ان سب سے informations حاصل کیں۔ اب ہم اس کا ڈبل چیک بھی کر رہے ہیں۔ جب ہماری ٹیمز ضلعوں میں جاتی ہیں تو ہم اس کو بھی monitor کروا رہے ہیں۔ monitoring کے حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنا vision صرف محکمہ monitoring پر base نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنا ایک نیا monitoring system create کیا ہے، انھوں نے اپنی ایک نئی monitoring team بنائی ہے۔ محکمہ تعلیم میں جتنے بھی تعمیر و ترقی کے کام ہو رہے ہیں یہ monitors ان کاموں کو جا کر چیک کریں گے۔ ان کی recruitment ہو گئی ہے۔ ہم نے انھیں خصوصی طور پر موز سائیکل لے کر دیئے ہیں۔ ایک prescribed formula کے تحت ہم نے ایک فارم بنایا ہے۔ یہ ہر سکول میں جائیں گے اور ان سکولوں کی حالت، وہاں پر ٹیچرز کی حاضری چیک کریں گے، یہ دیکھیں گے کہ وہاں کا ماحول کیسا ہے، وہاں کی enrolment کتنی ہے، وہاں کا drop out کیا ہے؟ یہ سب کچھ وہ ہمیں اس فارم کے ذریعے سے بتائیں گے۔

جناب سپیکر! یہاں پر تمام دوستوں نے پرائیویٹ سکولوں کے حوالے سے بڑی اچھی اور positive باتیں کیں ہیں۔ میں یہ چاہوں گا کہ ہم پرائیویٹ سکولوں کے بارے میں جو بھی فیصلہ کریں، جو بھی قانون سازی کریں اسے سوچ سمجھ کر کریں۔ میں اس کا تقوڑا سا

background جانا چاہوں گا۔ سرکاری سکول یا سرکاری system of education اردو میڈیم ہے۔ ہماری stream اردو میڈیم ہے۔ ہمارے تمام تر سکول اردو میڈیم ہیں۔ ہم وہیں پر میٹرک کرواتے ہیں اس کے بعد ایف۔ اے یا ایف۔ ایس۔ سی کرواتے ہیں اور پھر بی اے یا بی۔ ایس۔ سی کروانی جاتی ہے۔ جبکہ پرائیویٹ سکولوں میں "O" level and "A" level کروایا جاتا ہے۔ پرائیویٹ سکولز زیادہ تر انگلش میڈیم ہیں۔ ہم لوگ ایک صیغہ stream میں جا رہے ہیں اور وہ لوگ ایک صیغہ stream کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کی کوائٹی کیا ہے ان کے رزلٹ کیا ہیں؟ بے شک اچھے ہوں گے لیکن ہماری کوائٹی بھی اچھی ہے سب کے سامنے ہے۔ ہمارے بچے بھی بورڈوں سے پاس کر کے گورنمنٹ کالج میں جاتے ہیں اور اچھے رزلٹ show کرتے ہیں۔ ہم شرح خواندگی کی بات کرتے ہیں جو کہ ہمارا ایک بہت بڑا ٹارگٹ ہے۔ ہم یہ ٹارگٹ اکیلے achieve نہیں کر سکتے۔ اگر ہمارے 63 ہزار سکولز ہیں تو پرائیویٹ سیکٹر کے بھی تقریباً 35 ہزار کے قریب سکولز ہیں۔ ہمارے پنجاب کی شرح خواندگی اس وقت 75 یا 80 فیصد کے درمیان ہے اور اس میں آدھا حصہ پرائیویٹ سیکٹر کا ہے۔ اگر ہمارے سکولوں میں کلاس ایک سے دسویں تک 9 ملین بچے پڑھتے ہیں تو ان پرائیویٹ سکولوں میں بھی تقریباً 34/40 لاکھ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہم اس کو regulate ضرور کرنا چاہتے ہیں۔ ہم پرائیویٹ سیکٹر میں اچھے اور بُرے سکولز کی تمیز ضرور کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے اپنے اداروں میں کوئی پرنسپل، ہیڈ ماسٹر یا ٹیچر غیر حاضر ہو اور پکڑا جانے تو ہم اس کی گرفت کرتے ہیں اس کی ہم cognizance لیتے ہیں۔ اس بات انکوائری کرتے ہیں۔ ہمارے کسی سکول میں مدد انخواستہ اگر کوئی ہمت گر جانے تو ہم اپنے سسٹم کے تحت اس کی گرفت کرتے ہیں۔ ہمارے محکمے میں اگر کوئی کرپشن کرتا ہوا پکڑا جانے تو وہ بیچ کر نہیں جاسکتا۔ اس کے خلاف انکوائری ہوتی ہے لیکن اگر آپ پرائیویٹ سکولز کی طرف چلے جائیں مدد انخواستہ کسی گاؤں میں کوئی پرائیویٹ سکول ہے اور اس کی ہمت کی حالت بہتر نہیں ہے وہ ہمت گرتی ہے اور کوئی بچہ مر جاتا ہے تو اس بات کوئی جواب دہ نہیں ہے۔ اس کی کوئی cognizance نہیں ہے۔ پرائیویٹ اداروں میں یہ بھی ہوتا ہے مجال کے طور پر اوکاڑہ کے کسی گاؤں میں ایک سکول چل رہا ہے وہاں پر اڑھائی سو بچوں سے میٹرک کے نئے داغہ نہیں وصول کی

گئی، کالڈزات وصول کئے گئے اور چوکیدار کو پیسے دینے کہ جا کر فیس جمع کروادو لیکن آج تک وہ چوکیدار واپس نہیں آیا۔ بھاگ گیا۔ اس عمل سے بچوں کا تعلیمی سال ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہ سب چیزیں ہمیں روز سننے کو ہتی ہیں۔ سوسائٹی کے لوگ روزانہ ہمیں ایسی شکایت بھجواتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ پرائیویٹ سیکٹر کے سکولوں کے بارے میں بھی cognizance ہو۔ پرائیویٹ سیکٹر میں چلنے والے سکولوں میں وصول کی جانے والی فیسوں کے بارے میں بہت زیادہ شور ہے۔ بڑے سکولوں کا salary structure اچھا ہو گا لیکن چھوٹے چھوٹے ٹاؤنریا گاؤں میں آج بھی سکول میں پڑھانے والی بچی کو پانچ یا چھ سو روپے تنخواہ دیتے ہیں۔ ان پر کسی قسم کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے۔ ہم اس کو regulate کرنا چاہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس بات ہم سب مل بیٹھ کر اپوزیشن کے ممبران اور حکومتی ممبران کے ساتھ بیٹھ کر ایک healthy law بنائیں۔ کوئی draconian law نہ بنائیں کہ جس سے پرائیویٹ ادارے discourage ہو جائیں۔ ہم تو انہیں encourage کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے mandate میں بھی یہ چیز شامل ہے کہ پبلک پرائیویٹ partnership سے ہم سکول کھلوانا چاہتے ہیں۔ ایجوکیشن فاؤنڈیشن جسے ہم نے ابھی re-structure کیا ہے۔ اس کے ذریعے ہم ایک ارب روپے سے pumping کرنا چاہتے ہیں۔ ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے pro-poor سکولز چلانا چاہتے ہیں۔ ایسی این جی اوز یا ایسے سکولوں کے مالکان جو کہ دور دراز علاقوں میں، ان علاقوں میں جہاں پر ہمارا کوئی سرکاری سکول نہیں ہے خرابوں کے تے pro-poor سکولز کھولنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کو encourage کر رہے ہیں۔ جناب والا! ہم نے پرائیویٹ یونیورسٹیوں کو Charters دینے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ہرگز مادر پدر آزاد، شتر بے ہمارا ان کو نہیں کرنا چاہتے۔ جن حدثات کا اظہار ہمارے معزز ممبران نے بھی کیا ہے۔

جناب چیئرمین، اجلاس کا وقت دس منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں نے اپنے محلے میں پہلے ہی یہ ایک task دیا ہوا ہے۔ ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کی ایک کمیٹی بنانی ہوئی ہے۔ ہم نے ان کو کہا ہے کہ بھئی آپ بتائیں کہ کس قسم کی regulation ہونی چاہیے۔ ہم کسی پر کوئی bureaucratic دباؤ نہیں ڈالنا چاہتے جس

سے کہ ایک نیا رشتہ کا بازار گرم ہو جائے۔ لوگوں کو تنگ کیا جانے، پرائیویٹ سکولوں کے مالکان کو تنگ کیا جانے۔ ہم ایک balance approach کے ساتھ کوئی قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔ سندھ حکومت نے اس حوالے سے قانون سازی کر لی ہے۔ اس کی کاپی ہم نے بھی منگوائی ہے۔ ہمارا ٹھکر اسے thrash out کر رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی اجلاس کے دوران یا اس کے بعد ہم آپ کے تعاون سے 'ایک پورا consensus built کرنے کے بعد کوئی بستر قدم اٹھائیں گے۔ جس سے اس menace کو کنٹرول کیا جاسکے گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر فنڈز کے حوالے سے کی بات کی گئی ہے۔ ملک صاحب نے بات کی ہے ہر ایک کو ہم نے ایک ہی پہلانے میں تول دیا ہے۔ ہمارے نزدیک دو options تھیں۔ جب ہم نے ایک un-precedential and historical budget create کیا۔ جب ہم نے 21- ارب روپے کا پروگرام launch کیا تو ہمارے نزدیک دو formulas تھے، یا تو ہم آبادی کی بنیاد پر پیسے دے دیں۔ اس طریقے سے آبادی کی بنیاد پر لاہور، راولپنڈی، ملتان سب سے زیادہ پیسے لے جاتا۔ یہ 'لودھراں اور مظفر گڑھ obviously پیچھے رہ جائیں گے۔ چونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا vision یہ تھا کہ ہم نے southern belt کو بھی promote کرنا ہے۔ لہذا ہم نے یہ طے کیا کہ سب کو اگلے ایک جیسے پیسے دے دو تاکہ کسی میں کوئی complex نہ ہو سکے، کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو سکے۔ 15 کروڑ روپے کا پہلا tranche جا چکا ہے۔ اس سال ہم نے 15 کروڑ روپے مزید بھیج دینے ہیں۔ اگلے سال ہم 15 کروڑ روپے مزید بھیجیں گے۔ اگر یہ 50 کروڑ 'آدھا ارب روپیہ کسی ضلعے میں ایمانداری کے ساتھ لگ جانے، اس کی utilization ہم ensure کروا لیں، اس کی monitoring ہمارے معزز ممبران کریں تو اس سے بڑا انقلاب آجائے گا۔ یہ ایک additionality ہے، یہ additional رقم ہے جو حکومت پنجاب، بھواری ہے۔ ضلعوں کا فنڈ اپنی جگہ ہے۔ ان کا بجٹ ہم ان کے account میں بھیج رہے ہیں۔ یہ ہمارا پروگرام ہے جس کو ہم نے A.D.P میں reflect کیا۔ 8.3 بلین روپے کی رقم جسے ہم نے بجٹ میں reflect کیا۔ اس میں 5 بلین روپے ہمارے چیف منسٹر کے سپیشل پروگرام کے شامل تھے۔ کلچر سائینڈ کے لئے 3- ارب روپے کی سکیمیں accelerated programme کے تحت ہم بعد میں دیں گے۔ اب

بجٹ ضلعے بناتے ہیں اور جو devolve subjects ہیں وہ ہمارے صوبائی A.D.P میں نہیں آ سکتے۔ یہ قانون کی بات ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ چونکہ یہ پیسا پنجاب نے arrange کیا ہے لہذا اسے آپ بجٹ میں reflect کریں اور اس کا ضلعوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم نے تو southern belt سے 15 اضلاع ایسے پٹنے کہ جہاں پر ہم نے بچیوں کے لئے خصوصی stipend دیا۔ وہ بیچاری مجبور بچیاں جن کو ماں باپ سکولوں میں نہیں سمجھتے، جو بیچاری بے یار و مددگار پانچویں تک تو سمجھیں لیکن آگے ان کے لئے سکول ہی کوئی نہیں ہے۔ ہم نے ان کی اس بے بسی کو دیکھتے ہوئے 200 روپیہ stipend دیا اور کوشش کی کہ ہم ان کو یہ Postal Money Order کے ذریعے دے دیں اور ہمارا وہ formula بڑا کامیاب رہا۔ ہماری stipend کی سکیم بڑی شاندار چل رہی ہے۔ اس پر تقریباً 70 کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ کچھ جو رہ گیا ہے وہ ساتھ ساتھ چلتا جانے کا۔ 200 روپے ماہانہ کے حساب سے ہم ہر تین ماہ بعد مئی آرڈر کے ذریعے 600 روپے ان کے گھر پہنچا دیتے ہیں۔ یہ ہمارا level of commitment ہے۔ یہ ہمارا level of dedication ہے۔ ہم نے اس بارے میں ہر قسم کی قانون سازی کی۔ ہم نے ہر قسم کی پالیسیاں بنائیں۔ ہمیں جہاں سے بھی فنڈز ملے وہ اس طرف لگانے میں ذیرہ غازی غلن گیا ہوں، لودھراں گیا ہوں، یہ بھی کیا مظہر گڑھ بھی گیا بلکہ میں ہر جگہ گیا ہوں اور مجھے پتا ہے۔ میں نے یہ اضلاع اب نہیں دیکھے بلکہ 1997 میں دیکھے تھے جب ہم cleansing of department کر رہے تھے۔ اس محکمے کی بری حالت کو میں نے بڑے قریب سے دیکھا ہے۔ اس محکمے میں جو problems ہیں جو challenges ہیں میں نے ان کو بڑے قریب سے دیکھا ہے اور down below gross root level پر جا کر دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ سکولوں میں بھینسیں بندھی ہوتی تھیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اساتذہ غیر حاضر ہیں۔ میں نے دیکھا کہ یہ ٹیچر مافیا میں شامل تھے۔ میں نے ان ٹیچروں کو پکڑا جنہوں نے بوٹی مافیا اور جعلی ڈگریاں چلائیں۔ یہ ساری چیزیں ہمارے ذہن میں ہیں آپ بالکل نا امید نہ ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ہم بڑی balance policy بنائیں گے۔ مٹن ہو، لودھراں ہو، یہ ہو، ذیرہ غازی غلن ہو، کوئی بھی تحصیل ہو، southern belt کا کوئی ضلع ہو۔ ہمارا مارگٹ یہ ہے کہ جہاں پر ہماری کمزوری ہے ہم وہاں پر اپنا focus کریں۔ کمزوری southern belt میں ہے۔ آپ



راولپنڈی کو لے لیں وہاں پر ہماری شرح خواندگی 90 فیصد ہے It is amazing اس کے بعد سیالکوٹ میں ہمارا شرح خواندگی 80 فیصد ہے۔ لاہور اور گجرات کا شرح خواندگی تقریباً 75 فیصد کے قریب ہے۔ جب southern belt آتی ہے تو graph اس طرح نیچے جاتا ہے رحیم یار خان 30 فیصد، لودھراں 20 فیصد اور مظفر گڑھ 30 فیصد۔ تو یہ جو graph نیچے جا رہا تھا تو ہم نے tail end سے ہی focus کرنا شروع کیا۔ کیونکہ tail end پر یہ problem تھا۔ اب شرح خواندگی میں اضافہ کس طرح ہو گا؟ کہ زیادہ سے زیادہ بچے سکولوں میں آئیں اور ہم drop out rate کو کم کر سکیں۔

یہاں پر بات کی گئی کہ ایم۔ پی۔ ایز صاحبان سے recommendations لینی تھیں۔ ہم بالکل recommendations لیں گے اور ہماری کوشش یہ ہے کہ کوئی بھی نیا سکول ایسی جگہ پر نہ بنے جس کا آبپاشی کے ساتھ کوئی link ہی نہ ہو۔ ہمارے پنجاب میں بہت زیادہ سکول بنے ہوئے ہیں۔ آج بھی 6 ہزار سکول shelterless ہیں اور ہزاروں سکول ایسے ہیں جن کی بلڈنگز تو کھڑی ہو گئی ہیں لیکن وہاں پر کوئی ٹیچر نہیں ہے بلکہ ان کی S.N.E منظور ہی نہیں ہوئی۔ جناب والا یہ وہ سکول تھے جو سپیشل ڈائریکٹو سے بن گئے۔ میں نے وزیر اعلیٰ کو کہہ دیا آپ نے کہہ دیا تو انھوں نے مہربانی کی اور وہ بن گئے۔ یہ آج سے پانچ پانچ دس دس سال پہلے بنے ہوئے ہیں۔ ہم کوئی ایسا نیا سکول نہیں بنانا چاہتے کہ عمارت تو بن جائے آپ کو ووٹ تو مل جائیں لیکن وہاں پر کوئی ٹیچر ہو اور نہ ہی کوئی بچہ ہو۔ تو ہم نے بڑی سوچ سمجھ کر یہ پالیسی بنائی ہے۔ ہم نے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس کی concurrence رکھی ہے۔ ہم نے فنانس سے پہلے کہا کہ جہاں ہم یہ سکول بنانے لگے ہیں ہمیں اس کی S.N.E approved چاہیے چونکہ S.N.E کی منظوری فنانس ڈیپارٹمنٹ دیتا ہے۔ ہم ensure کرنا چاہتے ہیں کہ ہم جس ٹیچر کو ریکروٹ کریں اس کو تنخواہیں دیں تاکہ ہماری کوئی سبکی نہ ہو اور ہمیں اس کا کوئی discredit نہ ملے۔ اب ہم اچھی -2500 لیکچرار بھرتی کریں گے اس کے بعد 16 ہزار کا ایک نیا badge آنے کا اور وزیر اعلیٰ نے کمال مہربانی فرمائی ہے ہم نے انھیں یہ کہا کہ جناب ہم اتنا کچھ کر رہے ہیں ہم تمام سیکٹرز کو address کر رہے ہیں propagate کر رہے ہیں۔ enhancement of enrolment کر رہے ہیں۔ quality of education دے رہے ہیں سکولوں کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں سکولز کونسل بنا رہے ہیں سکولوں کو

ٹھیک کر رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے پنجاب کے تمام ڈل سکولوں کو up-grade کرنے کا اعلان کیا ہے اور انشاء اللہ ہم دو سال میں اپنے target پر پہنچ جائیں گے۔ جب یہ enrolment بڑے گی جو کہ اس سال بڑھ گئی 7 لاکھ بچوں کا مزید اضافہ ہوا۔ تو صاف ظاہر ہے ہمیں زیادہ سکولوں کی ضرورت ہے۔ زیادہ بچے آئیں گے تو زیادہ ٹیچرز کی ضرورت ہے تو ہم نے vacancy position کو fill up کرنا ہے۔ تو ہم نے کہا کہ چونکہ ban لگا ہوا ہے اس لیے آپ ہمیں باقی محکموں سے separately deal کریں کیونکہ ہمارا ایک اسپیشل پروگرام ہے تو انھوں نے اس ڈیپارٹمنٹ پر سہرانی فرمائی اور ہمیں انھوں نے اجازت دی اور ہم انشاء اللہ آئندہ slot میں پنجاب میں 38 ہزار ٹیچر بھرتی کریں گے تاکہ جو سینیئر خالی پڑی ہوئی ہیں وہ fill ہو سکیں۔ اگر انکس کا ٹیچر نہیں ہے اگر عربی کا ٹیچر نہیں ہے تو ہم وہاں پر ٹیچر دیں۔ اب میں زیادہ وقت نہیں لوں گا صرف یہی گزارش کرتا ہوں کہ تمام دوستوں کی سہرانی ہے کہ انھوں نے ہمیشہ میرا حوصلہ بڑھایا ہے اور انھوں نے ہمیں بڑی مفید تجاویز دی ہیں۔ یقین مانئے ہمارا ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہوا ہے ہم آپ کی ایک ایک بات ریکارڈ کر رہے ہیں۔ آپ کے مفید مشوروں سے آپ کے تجربے سے چونکہ ایک ایک بندے کا اپنا اپنا تجربہ ہے وہ لوگ اپنے اپنے حالات سے واقف ہیں۔ آپ کی جتنی بھی recommendations ہیں ہم انشاء اللہ ان کو نیک نیتی سے پالیسی کا حصہ بنائیں گے۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 9-ستمبر 2004ء صبح 3.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9-ستمبر 2004

- 1- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2- سوالات (حکمرانہ بندی و ترقیات)
- 3- توجہ دلاؤ نوٹس  
سرکاری کارروائی
- 4- رپورٹ
  - (i) پنجاب بیت اہل کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2003 کا پیش کیا جانا
  - (ii) صحت پر عام بحث

## صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس)

جمعرات 9 - ستمبر 2004

(یوم الخمیس 23۔ رجب المرجب 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمینز، لاہور میں سہ پہر 4 بجے  
زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ہماری سید عبدالمہدی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الفیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَوَّلَمْ

يَسِيرُونَ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُونَ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي

الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ

مِنْ وَّاقٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

پارہ 24، المؤمن آیات 20، 22، 23

کیا یہ لوگ کبھی زمین میں پلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے  
ہیں۔ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور ان سے زیادہ زبردست آثار زمین میں چھوڑ گئے ہیں۔ مگر اللہ نے ان کے  
گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور ان کو پھلانے والا کوئی نہ تھا۔ یہ ان کا انجام اس لئے ہوا کہ ان کے پاس ان کے  
رسول نجاتیں لے کر آئے اور انہوں نے مانتے سے انکار کر دیا۔ آخر کار اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ جیسا کہ بڑی قوت

### سوالات (حکم منصوبہ بندی و ترقیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم، وقف سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈے پر حکم منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، محترم! آپ تشریف رکھیں۔ میں پہلے سوال پوچھ لوں پھر آپ کو نام دیتا ہوں۔ سید احسان اللہ و قاص صاحب!

سید احسان اللہ و قاص، سوال نمبر 661۔

غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے افراد اور علاقے

\* 661، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ اور یونیٹ کے مشترکہ سروے کے مطابق 30

فیصد لوگ غربت کی حد سے بھی نیچے زندگی گزار رہے ہیں؟

(ب) صوبے میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد

کس ضلع میں رہائش پذیر ہے اور حکومت نے ان کی حالت بہتر بنانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

(ج) کیا پنجاب کے اضلاع میں غریب لوگوں کے لئے تمام شہری سہولتوں سے مزین کوئی

بستی بستیاں بنانے کا پروگرام زیر غور ہے؟

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ آج تک حکومت پنجاب اور یونیسف نے کوئی مشترکہ سروے نہیں کیا ہے۔ البتہ Federal Bureau of Statistics کے Survey کے مطابق پنجاب میں 32.97 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔

(ب) پنجاب میں ضلع وار غربت کے اعداد و شمار میسر نہیں ہیں۔ اس لئے یہ تعین کرنا کہ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد کس ضلع میں رہائش پذیر ہے۔ ممکن نہیں۔ محترم رکن اسمبلی کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ The Punjab Economic Research Institute Lahore نے معاشی ترقی کے لحاظ سے تمام اضلاع کی درجہ بندی کی ہے جس کے مطابق یہ سب سے پسماندہ ضلع ہے۔

حکومت بین الاضلاع معاشی ترقی کے اس تفاوت سے بخوبی آگاہ ہے اور اسے دور کرنے کے لئے فی الامکان کوششیں جاری ہیں۔ جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1- صوبائی مالیاتی کمیشن ایک ترجیحی فارمولے کے تحت ہر ضلع کو ترقیاتی فنڈز مہیا کرتا ہے۔ جس کے مطابق پسماندہ ترین ضلع کو سب سے زیادہ فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں اور ترقی یافتہ ضلع سب سے کم فنڈز کا حقدار ہوتا ہے۔
- 2- خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت فنڈز کی تقسیم کے لئے بھی یہی فارمولا استعمال ہوتا ہے۔

3- خشک سالی کے اثرات زائل کرنے کے لئے DERA پروگرام کے تحت 15 اضلاع (راولپنڈی، انک، جہلم، چکوال، گجرات، میانوالی، بھکر، خوشاب، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، ذیرہ، غازی خان، یہ اور راجن پور) کو خصوصی فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔

(ج) فی الحال ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ و قاص، جناب سیکرٹری! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے اس سوال کے جواب میں خود حکومت نے یہ تسلیم کیا ہے کہ پنجاب میں 32.97 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ ہماری وزارت منصوبہ بندی و ترقیات کے ٹکے نے اس سلسلے میں کیا منصوبہ بندی کی ہے؟ اس کی تفصیل سے ہمیں مطلع فرمائیں کہ جس سے ہمیں یہ اندازہ ہو سکے کہ یہ جو 32.97 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کی حکومت میں غربت کا تناسب کم ہوا ہے یا زیادہ ہوا ہے؟ اور غربت کو ختم یا کم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ ضمنی سوال اس سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سیکرٹری! میں نے تو already یہ پوچھا ہوا ہے کہ ان کی حالت بہتر جاننے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے۔ انہوں نے اس سوال کے گول مول سے جواب دینے ہونے ہیں۔ میں اس کا واضح جواب چاہتا تھا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب والا! جب سے ہماری حکومت برسرِ اقتدار آئی ہے اس کی preference اور priority ہے کہ غربت کو کم کیا جائے۔ اس بات میں حکومت کی واضح پلاننگ بھی میں آپ کو بتاتی چلوں کہ سب سے پہلے تو ہمارا A.D.P. بھی اس کو indicate کرتا ہے کہ ہم poverty پر کتنا زیادہ emphasis کر رہے ہیں۔ کیونکہ پچھلے سال ہمارا A.D.P. 30.50 بلین کا تھا۔ جس کو ہم نے اس دفعہ 43.440 بلین تک increase کیا ہے۔ یعنی ہم نے اس کو 42 فیصد increase کیا ہے۔ اب آپ پوچھیں گے کہ ہم کہاں اس کو spent کر رہے ہیں؟ اس کی increase ہمیں نظر نہیں آ رہی۔ جناب والا! یہ over night نہیں ہو گا۔ اس سلسلے میں ہماری پلاننگ ہے۔ اس سال کے بجٹ کا 77 فیصد ہم pro poor activities پر spent کر رہے ہیں۔ میں ساتھ ہی ساتھ جنوبی پنجاب کے حوالے سے بھی جواب دیتی چلوں۔ کیونکہ اس کا ہاؤس میں بہت زیادہ شور ہوتا ہے۔ مجھے specially یہ فلور ملا ہے تو میں explain کروں گی کہ

A.D.P 466 فیصد ہم جنوبی پنجاب کی طرف utilize کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس کی آبادی پورے پنجاب کی 35 فیصد ہے۔ یہ ہم اس پر استعمال کر رہے ہیں۔ اب یہ سوال ہے کہ ہماری منصوبہ بندی کیا ہے؟ تو ہم آپ کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ ہمارا emphasis یہ ہے کہ ہماری صحت کی پالیسی بھی آپ کے سامنے ہے۔ تعلیم سے متعلق آنے والی reforms بھی آپ کے سامنے ہیں اور یہ بھی اس poverty کو reduce کرنے کا ایک حصہ ہے۔ اس میں آپ کا سوال ہے کہ شہری سولتوں سے مزین غریب لوگوں کو سولتیں فراہم کی جائیں۔ غریبوں کو سستی بستی دی جائے۔ actually ہم ایسا کوئی نشان نہیں بنانا چاہتے indicate نہیں کرنا چاہتے کہ یہ غریبوں کی بستی ہے۔ اس میں ہمارا کچی آبادیوں کا پروگرام ہے۔ جس کے لئے ہم نے 100 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ ان کو سستی قیمت پر گھر دینے کے لئے رکھے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری، میں پر جیسا کہ شاہ صاحب کے سوال کے جواب میں آیا تھا کہ 32.97 فیصد۔ لیکن جناب والا جو latest statistics ہیں اس کے مطابق ہر روز ساڑھے بارہ ہزار پاکستانی below poverty line جا رہے ہیں۔ یہ latest اعداد و شمار ہیں۔ محکمہ منصوبہ بندی کے پاس ایک محکمہ bureau of statistics ہے۔ یہ بتا سکتے ہیں کہ اس bureau of statistics نے اس پر کوئی study کی ہے؟ اگر کی ہے تو یہ غربت کس طرح reduce ہو جائے گی؟ جبکہ لوگ ہر روز below poverty line یعنی زیادہ غربت کی طرف جا رہے ہیں۔ اس کی یہ وضاحت فرما دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، محترمہ ظل ہما معین!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری میں ان کو یہ بتاتی چلوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ غربت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن ایک رپورٹ یہ بھی آئی ہے کہ غربت decrease ہو رہی ہے۔ تو کیا یہ decrease والے کو follow نہیں کریں گے؟ اگر رپورٹ ان کی نظر سے گزری ہو تو اس پر دو سروے ہیں اور اس میں یہ بھی آیا ہے کہ poverty gradually decrease ہو رہی ہے۔



رانا آفتاب احمد خان، ان کے bureau of statistics نے اس سلسلے میں کوئی سروے کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، ہم نے یہ کیا ہے کہ غربت کو کم کرنے کے لئے جو plan کیا گیا ہے ہم آپ کو وہ بھی بتا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس سلسلے میں decrease کا حساب کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب والا! میں اس سلسلے میں جس سروے کا ذکر کر رہی ہوں وہ مجھے میرے محلے نے نہیں دیا بلکہ میں نے یہ خود study کیا ہے اور read کیا ہے۔ اپنے behalf پر میں بتا رہی ہوں سروے کے مطابق دو سے تین فیصد تک غربت کم ہوئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! دیکھیں یہ کتنی بد قسمتی کی بات ہے کہ ان کے محلے کے پاس ایک bureau of statistics موجود ہے اور جس کا کام سروے کرنا ہی ہے اعداد و شمار اکٹھے کرنا ہے۔ انہوں نے خود کوئی سروے نہیں کیا ہے۔ جس طرح محترمہ فرما رہی ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ latest research اور سروے کے مطابق پاکستان میں غربت میں اضافہ ہو رہا ہے اور ہر روز ساڑھے بارہ ہزار آدمی غربت کی لائن سے نیچے جا رہے ہیں۔ اگر اس پر یہ discusson کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب چیئرمین! میں رانا صاحب کے سوال کا جواب دینا چاہتی ہوں کہ Bureau of statistics کی سروے کی رپورٹ ابھی زیرِ اٹاعت ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی منظر پر آ جائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ محترمہ یہ فرمائیں کہ گزشتہ عرصے کے دوران صوبہ پنجاب میں غربت کی لکیر سے نیچے جو لوگ زندگی گزار رہے ہیں ان افراد کی تعداد بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے؟ یہ specifically بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ فرما رہی ہیں کہ کم ہوئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، یہ پھر اس بات پر قائم رہیں۔ میں حیات کروں گا کہ یہاں پر غربت بڑھی ہے۔ یہ غلط جواب دے رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی غربت بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، یہ غربت ہم کو وراثت میں ملی ہے۔ ہم اس کو decrease کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ کم ہو رہی ہے۔ جب ہمارا education اور health level increase ہو گا تو gradually اور زیادہ کم ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر، شاہ صاحب پوچھ رہے ہیں کہ اس وقت غربت میں کتنی کمی ہوئی ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب والا 4.2 فیصد کم ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، 4.2 فیصد غربت میں کمی ہوئی ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب والا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ 46 فیصد جنوبی پنجاب میں فرج کیا جا رہا ہے۔ بات گھوم پھر کر جنوبی پنجاب پر آگئی۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ بجٹ کے دوران بھی ہم 46 فیصد سن رہے تھے یا تو ہم کسی اور document کو دیکھ رہے ہیں اور یہ کسی اور document کو دیکھ کر بات کرتی ہیں اس لئے ہمیں کچھ اور نظر آتا ہے۔ مہربانی کر کے تفصیلات دے دیں تو یہ confusion کم از کم دور ہو جانے گی۔ یہ بتادیں کہ اس کی تفصیلات کب تک circulate کروادیں گی؟ اس سے بھی یہ معاملہ بہتر طور پر حل ہو سکے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، محترم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سپیکر اسبلی کے فلور پر میں نے یہ بات کہی ہے اگر یہ 46 فیصد ہے تو یہ 46 فیصد ہی ہے اور اس کی تفصیلات بھی ہم آپ کو دے دیں گے۔ آپ آئیں اور مجھ سے اس کی details لے لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری، اس کی تفصیلات ہمیں کب تک مل سکیں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر، آپ اس کی details سر کوئیٹ کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیت، جناب سپیکر! میرے پاس اس کی details موجود ہیں اس اجلاس کے بعد میں ان کو سرکولٹ کروادوں گی۔  
جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے ان کو آپ سرکولٹ کروادیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج سے تقریباً 42 برس پہلے کولمبیا پلان کے تحت پورے پنجاب میں مختلف جگہوں پر ٹاؤن شپ ہاؤسنگ سکیمیں بنائی گئی تھیں جو غریب اور متوسط طبقے کے لوگوں کے لئے تھیں۔ اب یہ اپنے منصوبوں میں اس طرح کی کوئی سکیم کیوں نہیں شامل کرتے تاکہ عام آدمی کو اس سے کوئی فائدہ ہو سکے؟

جناب قائم مقام سپیکر، آرڈر پلیز۔ No cross talk please.

سید احسان اللہ وقاص، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پراپرٹی مافیا کا راج ہے اور خاص طور پر صوبہ پنجاب کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ آپ میری آج کی اس بات کو نوٹ فرمائیں کہ کسی وقت لوگوں کا 76- ارب روپے فنانس کارپوریشنوں میں ڈوبا تھا۔ اس کے بعد فنانس کوآپریٹو کارپوریشنوں میں بھی لوگوں کا 17- ارب روپیہ ڈوب گیا۔ میں آپ کو یہ کسنا چاہتا ہوں کہ اب 100- ارب روپے سے بھی زیادہ لوگوں کا پراپرٹی مافیا کے پاس ڈوب جانے کا۔ پراپرٹی مافیا اس وقت پورے ملک میں پھایا ہوا ہے۔ تین تین سو کنال زمینوں نے زمینیں خریدی ہوئی ہیں تین تین ہزار کنال زمینیں وہ بیچ رہے ہیں پیسے کھا رہے ہیں بڑے بڑے اخبارات ان سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ پورے صوبے کے لوگوں کو لوٹ رہے ہیں اس صوبے میں ایک نیا مافیا پیدا کیا جا رہا ہے جو فارم لینے کے لئے لائٹوں میں لگا ہوتا ہے اور پانچ سو کا فارم 25 ہزار میں بک رہا ہے اور یہ ایک نیا مافیا یہاں پر create کیا جا رہا ہے۔ کسی نے زمینیں نہیں خریدی ہوئیں سب نے دو دو سو تین تین سو کنال لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کر کے اس پر ہاؤسنگ سکیمیں بنائی ہوئی ہیں۔ فوج کے محصف ریٹائرڈ جرنیلوں کو اس کا سربراہ بنا کر زمینیں بیچی جا رہی ہیں۔ اب میں نے جو گزارش کی ہے، یا سوال پوچھا ہے کہ پنجاب کے اضلاع میں غریب لوگوں کے لئے تمام شہری سولتوں سے مزین کوئی بستی یا بستیاں بنانے کا کوئی پروگرام ہے؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے

کہ کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ آخر اس ملک کے غریب اور متوسط طبقے کے لوگ کہاں جائیں؟ ایک طرف پر ایرانی مافیا لوگوں کو لوٹ کر اربوں روپے اکٹھے کر رہا ہے۔ اگر صوبہ پنجاب کی حکومت کو بھی ان لوگوں کا خیال نہیں ہے تو کون ان کا خیال کرے گا۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کو آئندہ کی پلاننگ میں شامل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سیکریٹر، جی، محترم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیت، جناب سیکریٹر ایم ان کے دکھ اور غم میں شریک ہیں لیکن ان سے یہ پوچھیں کہ پی اینڈ ڈی سے ان کا کیا تعلق ہے Is this relevant with P & ID? دوسرا میں ان کو یہ عرض کروں 'جو ہم سے concern ہے' جو پی اینڈ ڈی کی پلاننگ میں ہے۔ low income housing کی سیکس جاری ہیں '270 ملین ہم نے اس میں رکھا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو plan کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکریٹر، ان کا مقصد یہ ہے کہ اس question سے ان کا کوئی relation نہیں ہے ویسے آئندہ پلاننگ میں اس کو مد نظر رکھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات، ضمنی سوال ہے۔ جناب سیکریٹر!

جناب قائم مقام سیکریٹر، جی، سر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات، شکریہ۔ جناب سیکریٹر! میرا ضمنی سوال ہے کہ۔ (ج) ب) میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے معاشی ترقی کے حوالے سے اصطلاح کی جو درجہ بندی کی ہے اس میں یہ ضلع سب سے پسماندہ ضلع ہے۔

جناب قائم مقام سیکریٹر، آپ یہ ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات، جناب والا! ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ زیر غور سوال کے جواب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تفاوت دور کرنے کے لئے حکومت نے اقدامات کئے ہیں۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ جائیں گی کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، بحیثیت پارلیمانی سیکرٹری آپ سوال پوچھ نہیں سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سپیکر! اس کے باوجود میں اس کا جواب دوں گی۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، سید اکبر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری question کر نہیں سکتے لیکن روز کے تحت وہ supplementary question کر سکتے ہیں۔ یہ ایک discussion ہے اور جب discussion open ہوتی ہے تو پارلیمانی سیکرٹری روز کے تحت ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، لا، منسٹر صاحب! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہی روز دیکھ رہا تھا۔ اگر آپ ایک منٹ دیں تو میں روز دیکھ کر آپ کو جادیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! ابھی میں نیچے لائبریری میں کھڑا تھا تو میرے کانوں میں

اپنا تک ایک بہت اچھی آواز گونجی، جس کے الفاظ یہ تھے کہ ہم 46% جنوبی پنجاب کو دے رہے ہیں۔ میں نے اپنا سارا بیگ اور بستہ وہاں چھوڑا اور میں نے کہا کہ جس طریقے سے ایوان کو

misguide کیا جا رہا ہے میں فوراً آؤں اور ان کی اصلاح کروں۔ میری عرض یہ ہے کہ ہماری طرف سے موقف یہ ہے کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور ہمیں محروم رکھا جا رہا ہے۔ حکومت کی

طرف سے میرے اکیلے کے مقابلے میں 6/6 ممبران کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہیں، بست کچھ دیا جا رہا ہے۔ میں ایک عرض کرتا ہوں کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی بات میں یقیناً

وزن ہوگا۔ انہوں نے کہیں سے پڑھ کر اور سمجھ کر یہ بات کی ہے۔ میرا موقف ہے کہ یہ ایسا نہیں ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کا موقف ہے کہ ایسا ہے۔ آپ ہم دونوں کی باقاعدہ کمیٹی بنا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ڈاکٹر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری نے بڑی محنت کی

ہوتی ہے اور وہ صحیح جواب دے رہی ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ This is no question

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! یہ question نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں، ڈاکٹر صاحب۔

I will not allow that. This is no question. Please sit down.

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! انہوں نے غلط بات کی ہے کیونکہ اس پر ایک مذاق اور ہنسی یہاں اڑانی گئی ہے۔ جب کہ یہاں پر خواتین کی 50 فیصد آبادی موجود ہے اور ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ خواتین پر ڈائریکٹ حملے کریں۔ انہیں کہیں کہ یہ مغلٹی مانگیں کیونکہ انہوں نے سمجھنے خیز بات کی ہے اور خاتون کا مذاق اڑانے کی کوشش کی ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Order please, order. No, order please. Lodhi Sahib!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! Question Hour جا رہا ہے۔ questions کے بارے میں روز اینڈ ریگولیشن میں لکھا ہوا ہے تو محترمہ جواب دے رہی ہیں، وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور ہمیں ان کا لحاظ کرنا چاہیے کہ یہ جو question کریں وہ relevant ہونا چاہیے اور وہ question کا جواب دے رہی ہیں۔ وہ یہاں اس لئے نہیں آئیں کہ انہیں پریشان کیا جائے۔ This is not the way. آپ اس کا نوٹس لیں اور relevant question ہونا چاہیے اور جس پر آپ confine کریں، میں آپ کا ممنون ہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، I have not allowed him. میں نے کہا آپ بیٹھ جائیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں فرمایا گیا ہے اور سراسر صاحبہ بھی جس کا ذکر کر رہے تھے کہ یہ ضلع سب سے پیمانہ ضلع ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ صوبائی

ملیتی کمیشن ایک فارمولے کے تحت ہر ضلع کو ترقیاتی فنڈ مہیا کرتا ہے جس کے مطابق پیمانہ ترین ضلع کو سب سے زیادہ فنڈ فراہم کئے جاتے ہیں۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ مجھے یہ بیان فرمائیں کہ جب یہ کہا گیا ہے کہ ضلع یہ سب سے زیادہ پیمانہ ضلع ہے تو کیا گزشتہ سال کے دوران سب سے زیادہ ترقیاتی فنڈ ضلع یہ کو فراہم کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری! اس کی detail and its exact figures میں آپ کو دستی چلوں۔ آپ سے request ہے ان سے کہیں کہ اس کی detail سن لیں کہ یہ کو ہم نے سب سے زیادہ پیمانہ کہا اور اس کو فنڈز بھی سب سے زیادہ دیئے ہیں اور اسی انہوں نے پوچھا کہ یہ میں کیا ہوا تو ہم انہیں بتاتے چلیں کہ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کا قیام، یہاں پر ہم نے انڈسٹری کے لئے فنڈز مختص کئے، روڈ کی تعمیر میانوالی، مظفر گڑھ سے لے کر آصف پور چوک فتح پور تک ہم نے بنائی، اس کے لئے فنڈز مختص کئے۔ اس کے علاوہ روڈز کی تعمیر کے لئے 3275 ملین ہم نے یہ کے لئے مختص کیا ہے۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سیکرٹری! میرا ان سے یہ سوال ہے کہ کیا سب سے زیادہ فنڈز ضلع یہ کو دیئے گئے تھے۔ اگر ان کا جواب "ہاں" میں ہے تو "ہاں" فرمادیں، "نہ" میں ہے تو "نہ" فرمادیں۔ میں نے تفصیل نہیں پوچھی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ یہ کو فنڈز دے رہے ہیں اور اس کے بارے میں وہ جا رہی ہیں کہ انہوں نے کتنا فنڈز دیا ہے۔ سب سے زیادہ کی بات نہیں، ان کی پیمانہ گی کو دور کرنے کے لئے فنڈز دے رہے ہیں۔ This is what you want to say, bi bi۔ کہ اس کی پیمانہ گی کو دور کرنے کے لئے آپ فنڈز دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جی۔ جناب سیکرٹری! جاتے چلیں کہ اگر 15 کروڑ لاہور کو دیا ہے تو 15 کروڑ ہی یہ کو بھی دیا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کتنا دیا آپ نے یہ کو؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیت، جناب سیکرٹری میں نے کہا کہ اگر 15 کروڑ لاہور کو دیا ہے تو 15 کروڑ ہی یہ کو بھی دیا ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

چودھری خضر ایاس ورک، پوائنٹ آف آرڈر۔

قائم مقام سیکرٹری، جی فرمائیں!

چودھری خضر ایاس ورک، جناب سیکرٹری! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم ایسی جگہوں پر غریبوں کے لئے مخصوص بستیاں نہیں بنانا چاہتے کیونکہ وہاں پر شو ہو گا کہ یہاں غریب ہی رہتے ہیں تو اس سلسلے میں میں ایک چھوٹی سی مثال دوں گا کہ ملائیشیا کے صدر ہما تیر محمد کی مارکیٹ میں کتاب بھی available ہے جب انہوں نے کہا کہ میں پہلی دفعہ ڈبئی پر اٹم منسٹر کے طور پر elect ہوا تو مجھے یورو کرپسی نے اور سب نے مشورہ دیا کہ آپ کے لئے پوش ایریا ہے۔ آپ وہاں شفٹ ہو جائیں تو میں نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ چلو میں بھی وہاں شفٹ ہو جاتا ہوں لیکن بعد میں میں نے خیال کیا کہ اگر میں پوش ایریے میں شفٹ ہو گیا تو جہاں میں ساری عمر رہتا ہوں تو اس ایریے کو کوئی بھی develop نہیں کر پانے کا تو انہوں نے کہا کہ جہاں میں رہتا ہوں اسے بھی اس پوش ایریے جیسا بنا دو۔ تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میرا سوال ہے کہ کیا near future میں گورنمنٹ کے ذہن میں کوئی ایسا خیال ہے کہ وہ چیئر مین بی اینڈ ڈی چیف سیکرٹری یا اور بڑے بڑے یورو کرپس کے آئٹمز شہرہ کے نزدیک آبادیوں میں شفٹ کر دیں تاکہ ان کو بھی شہر کے دوسرے علاقوں کے برابر لایا جاسکے۔ یہ بھی طے کر دیں کہ یہ valid ہے یا نہیں ہے؟ شکریہ۔

جناب سیکرٹری، یہ آپ کی طرف سے تجویز ہے۔ میرے خیال میں وہ اس کو take up کریں گے۔ آپ ہن سے مل لیں اور انہیں یہ تجویز دے دیں۔ اب اگلا سوال 2167 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقاص، on his behalf سوال نمبر 2167 (معزز رکن نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)



## ایکسین چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی

## بہاولپور کا اختیارات کا ناجائز استعمال

\*2167 ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایکسین چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاول پور نے پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے ایک پری کوالیفیکیشن نوٹس کے ذریعے مورخہ 12- مارچ 2003 تک درخواستیں طلب کی تھیں۔ جس کا اشتہار "نوائے وقت" "مظن" اور "انصاف" میں مورخہ

03-03-9 کو شائع ہوا۔ جو ابہام سے پُر تھا۔  
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈ کورہ بالا ایکسین نے خلاف قانون اور بد نتیجی سے محکمہ تعلقات عامہ بہاولپور کی بجائے اشتہار براہ راست اخبارات میں شائع کرانے جو بی اینڈ آر کوڈ کے مطابق اردو اور انگریزی دونوں زبانوں کے اخبارات میں شائع ہونا چاہیے تھا۔ لیکن دانستہ طور پر اشتہار کسی انگریزی اخبار میں شائع نہ کرایا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بینک کی ہدایات اور بی اینڈ آر کوڈ کی شق 2.61 کے مطابق اشتہار شائع ہونے کی تاریخ اور درخواستوں کی وصولی کے دوران ایک ماہ کا وقفہ تھا بلکہ صرف 3 دن کا وقفہ تھا جس سے ٹھیکیداروں کی ملک اور صوبہ کی ایک بہت بڑی تعداد اربوں روپوں کے منصوبہ جات کو انجام دینے کے لئے پری کوالیفیکیشن میں حصہ نہ لے سکی اور من پسند ٹھیکیداروں کو فون پر اطلاع دے کر درخواستیں طلب کی گئیں۔ اشتہار میں ایشین ڈویلپمنٹ بینک کا لون نمبر، قرضہ کی رقم "مجموعی" منصوبہ جات کی کل تعداد نہ بتلائی گئی۔ نوٹس مذکورہ کی شق نمبر 11 کے تحت کسی بھی کوالیفیکیشن کرنے والی فرم کا لائسنس 2003 کے لئے تجدید شدہ نہ ہے؟

(د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو سنز کرہ فراڈ پر مبنی پری کواٹیکیشن کا غیر قانونی انہدی نولس حکومت منسوخ کر کے (تا کہ دھوکہ دی سے محروم رسنے والی فرمیں انھیکیدار بھی دوبارہ حصے سکلیں) دوبارہ قانون اور رولز کے مطابق پری کواٹیکیشن نولس جاری کرنے اور ذمہ دار بددیانت افسران کے خلاف تخفیفات و کلارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) یہ درست ہے کہ اشتہار برانے پری کواٹیکیشن 09-03-03 کو قومی اخبارات "توانے وقت" اور "انصاف" میں شائع ہوا۔ 12۔ مارچ 2003 درخواست گزار نے کی آخری تاریخ تھی۔ اشتہار بالکل واضح اور قواعد و ضوابط کے مطابق تھا۔ اشتہار میں مطلق کوئی ابہام نہ تھا۔ کاپی اشتہار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اکیسٹین نے بد نتیجی اور خلاف قانون اشتہار دیا بلکہ کثیر الاطاعتی اخبارات میں اشتہار دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ بعد از اطاعت اشتہار پاکستان بھر سے تمیراتی فرموں نے پری کواٹیکیشن کے لئے درخواستیں دیں۔ درخواست دہندگان کے نام اور مکمل پتہ جات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ انگریزی اخبار میں اشتہار دینا ضروری نہ ہے۔ بی اینڈ آر کوڈ رول 2.61 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے حق نمبر 2.61 میں اوپن مینڈرز کا نام فریم دیا گیا ہے۔ لیکن مینڈر بنک کی ہدایت کے مطابق پری کواٹیکیشن فرموں کو ہی جاری کئے جا سکتے تھے۔ اس لئے یہ رول نمبر 2.61 ان مینڈرز پر لاگو نہ ہے۔ بوقت پری کواٹیکیشن تمام فرموں کے پاس 31۔ مارچ تک مستند اقبال قبول لائسنس موجود تھے۔

(د) جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں نہ ہے۔ فرموں کی پری کواٹیکیشن کے لئے ایک اصلی سٹی و ذمہ دار افسران پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) علاوہ ازیں تمام عمل ایشیائی صحاف اور ڈونر کے نام مارگٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے انجام دیا گیا ہے۔ اس میں قصی کوئی بددیانتی نہ کی گئی ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری آپ کے توسط سے عرض ہے کہ انھوں نے جو نعتول ایوان کی میز پر رکھی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے میں پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلی بے قاعدگی اس میں یہ کی گئی کہ 9 مارچ 2003 کو اشتہار دیا جا رہا ہے کہ 12 مارچ 2003 تک آپ اپنے اپنے مینڈرز جمع کرائیں۔ گویا صرف تین دن کا وقفہ دیا جا رہا ہے یہ تین ڈسٹرکٹس کی بات ہے اور کروڑوں ایروں روپے کے پراجیکٹس تھے۔ جن کے لئے صرف تین دن دیئے جا رہے ہیں۔ اس میں جن لوگوں نے مینڈرز جمع کرانے ہیں ان کا تعلق پنجاب کے تمام اضلاع سے ہے۔ مثلاً جھنگ، غانیوال، بہاولپور، لاہور، راولپنڈی، رحیم یار خان، مظفر گڑھ، ملتان، گویا یہ پہلے سے کوئی ٹی بگت تھی اور خاص خاص لوگوں کو پہلے سے انھوں نے inform کیا ہوا تھا ورنہ یہ ممکن نہیں ہے کہ اتنے بڑے صوبے میں تین دن کے اندر اندر پورے صوبے کے ہر کونے سے یہ چند لوگ آ جائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس کی وضاحت کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیت، جناب سیکرٹری سب سے پہلے تو میں انھیں بتاتی چلوں کہ انھوں نے ابھی خود تسلیم کیا ہے کہ اتنا بڑا پراجیکٹ ہے۔ اس میں اس طرح کی فراہمی نہیں ہوتی۔ اگر انھیں کوئی ابہام ہے تو میں اس کی بھی وضاحت کرتی چلوں کہ جو ڈونر ایجنسیوں یا ایشین ڈویلپمنٹ بنک کا دو فز آؤٹ ہوتا ہے۔ وہ آ کر خود چیک کرتے ہیں۔ باقاعدہ رولز کے تحت یہ کیا جاتا ہے اور اس طرح کے مینڈرز نہیں کیے جاتے۔ میں آپ کو رول پڑھ کر سناتی ہوں کہ جس میں یہ ہے کہ،

"But if urgency of work does not permit of the full-time

Superintending Engineer approval to reduction of time of

notice be taken."

یعنی ٹائم کو reduce کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک کا ایک ایئر ہمارے پاس ہے اور میری فائل میں بھی موجود ہے وہ بھی میں انہیں دکھا سکتی ہوں۔ جس میں انھوں نے کہا کہ اس ٹائم کو reduce کر کے time-frame دیا کہ اس ٹائم میں اس کو کیا جانے۔ آپ دیکھیں کہ اس ٹائم میں بھی 35 فرمیں ہمارے پاس آئیں اور انھوں نے مینڈرز کے لئے حصہ

یا۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹائم کٹا تھا اور میرٹ پر تھا۔  
 جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری ہاری یہی تو دلیل ہے۔  
 جناب قائم مقام سیکرٹری، اس سے پہلے کہ میں کسی اور کو floor دوں تو میں پہلے پارلیمانی  
 سیکرٹری کے بارے میں بات کر رہا تھا تو

**Under Rule 56 Supplementary Question :** "When a  
 starred question has been answered, any member may  
 ask...any member. The Parliamentary Secretary is not a  
 member he comes under the Ministry.

وہ نہیں پوچھ سکتا۔ جی 'وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری! جو روز یہاں پر دینے گئے ہیں ان میں صاف طور پر یہ بات لکھی  
 گئی ہے کہ پندرہ دن کانوںس دینا چاہیے تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ  
 کیا مجبوری تھی کہ کروڑوں روپے کے اس منصوبے کے لئے ان کے پاس پندرہ دن نہیں تھے  
 اور انھوں نے صرف تین دن کانوںس دینا ضروری سمجھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری میں نے ان کو پہلے بھی  
 بتایا ہے 'شاید انھوں نے دھین سے سنا نہیں۔ میں نے انھیں بتایا ہے کہ DERA پروگرام  
 کے تحت ایشین بینک کی غیر ملکی امداد سے ہم نے شروع کیا تھا۔ ایشین بینک کا ترقیاتی کام  
 کروانے کا اپنا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ ایشین بینک کی مورخہ 01-03-03 کو ہونے والی ایک  
 میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا کہ تمام مراحل کو اتنے وقت میں ختم کیا جائے۔ ہم اس کو follow کرنے  
 کے پابند ہیں اور ہم نے اتنے ٹائم میں اس کو کرنا تھا۔ اس میں کوئی فراڈ نہیں تھا۔

رانا منہا، اللہ خان، ضمنی سوال جناب سیکرٹری

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی 'رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ فرمائیں کہ جس کام کے لئے اینڈر ہوا۔ اس میں کام کی الاٹمنٹ متعلقہ فرم کو کس تاریخ کو ہوئی ہے؟  
جناب قائم مقام سپیکر، جی بی بی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سپیکر! ہم پابند ہوتے ہیں کہ جو تاریخ ہمیں دی جانے ہم اس کے مطابق اس کو مکمل کریں۔ ابھی یہاں پر ہمارا اسٹاف موجود ہے۔ میں آپ کو صحیح تاریخ ابھی وقفہ سوالات کے دوران ہی بتا دیتی ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! بات یہی ہے کہ انھوں نے 9 مارچ کو اشتہار دیا اور اس میں صرف تین دن کا نام رکھا اور کہا کہ 12 تاریخ تک درخواستیں پہنچ جائیں۔ اس میں الزام بھی یہی ہے کہ انھوں نے اپنی من پسند فرموں اور کنٹریکٹرز کو فون کیا اور ان سے کہا گیا کہ آپ اس میں حصہ لیں اور اپنے کاغذات اور درخواست جمع کروائیں۔ ان درخواستوں کو جمع کروانے کے لئے جو تفصیلات مانگی گئی ہیں وہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ تین دن میں مکمل ہوں۔ اس اشتہار کی کاپی میرے پاس ہے۔ اس میں دیکھیں کہ نمبر 9 پر ہے کہ

Financial status giving detail of bank balance sheet for  
last three years...detail of litigation cases

اسی طرح سے رجسٹریشن کی copies ہیں تو یہ documentation تین دن میں ممکن ہی نہیں تھی کہ 9 کو یہ اشتہار دے رہے ہیں اور 12 کو ان کے پاس درخواست آجائے۔ اسی سے ان کی mala fide ظاہر ہوتی ہے کہ انھوں نے with mala fide اشتہار دیا۔ لوگوں کو خود فون کر کے انھوں نے درخواستیں اپنے پاس جمع کروانے کو کہا اس کے بعد انھوں نے کام الاٹ کیا۔  
جناب قائم مقام سپیکر، آپ یہ کہتے ہیں کہ وہاں کنٹریکٹرز میں کوئی مطالبہ نہیں تھا۔ کیا وہاں پر ایک ہی کنٹریکٹر تھا؟

رانا مناء اللہ خان، نہیں لیکن بات یہ ہے کہ جن کو یہ کام دینا چاہتے ہوں گے۔ ان کے علاوہ باقی لوگ ان کو compete ہی نہیں کرتے ہوں گے۔ جب انھوں نے خود درخواستیں لیں اور خود ہی

دلوانی ہوں تو پھر مقابلہ کیا ہو گا؟ اگر اس میں دس پندرہ دن کا ٹائم ہوتا تو پورے ملک سے لوگ درخواستیں دیتے اور پھر صحیح مقابلہ ہوتا۔ انھوں نے جو متعلقہ رول پڑھا ہے۔ اس میں انھوں نے صرف آخری میرا urgency والا پڑھ دیا ہے کہ ٹائم کم کیا جاسکتا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ

The limit of notice, after first advertisement, should be

(a) work costing more than Rs.50,000/- for one month

اس کے بعد یہ ہے کہ Rs.20,000 سے اوپر ہو تو پھر 15 دن ہے اور باقی تمام کاموں کے لئے جو پچاس ہزار سے نیچے ہوں تو ان کے لئے دس دن ہے۔ یہ کروڑوں روپے کا کام تھا اور کروڑوں روپے کے کام میں انھوں نے نوٹس ایک ماہ کے لئے دیا پندرہ دن کے لئے دیا اور نہ دس دن کے لئے دیا۔ بلکہ اس کو انھوں نے تین دن کا وقت دیا۔ لوگوں کو خود فون کئے اور ان سے درخواستیں منگوا لیں۔ اب اس میں یہ بتادیں کہ اتنی کیا urgency تھی کہ انھوں نے ایک ماہ کے نوٹس کی بجائے تین دن کا نوٹس کر دیا۔ اس urgency کا کام شروع کرنے سے چھ ماہ قبل جانے کا کہ کام کب شروع ہوا؟ یہ تاریخ بتادیں۔ اس سے ساری صورت حال واضح ہو جانے کی کہ یہ mala fide تھی اور اسی طرح انھوں نے کام اپنے من پسند لوگوں کو الاٹ کیا ہے۔

جناب قائم مقام سیکریٹر، جی بی بی اے!

پارلیمانی سیکریٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکریٹر رانا صاحب بڑے سمجھدار ہیں، ہم ان کا بڑا احترام کرتے ہیں لیکن خلیہ وہ کنفیوژ کر گئے ہیں کہ یہ اشتہاد فرموں کی pre-qualification کے لئے تھا کہ وہ پہلے qualify کریں یہ ٹینڈر نہیں تھا۔ ٹینڈر باقاعدہ سکیموں کی ماہیت اور تفصیل کے ساتھ الگ سے جاری کئے گئے تھے۔ 35 فرمیں یہاں پر آئیں اس کے بعد ان کو award کیا گیا۔

جناب قائم مقام سیکریٹر، ٹھیک جواب ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکریٹر جو فرم qualify نہیں ہو گی تو وہ بعد میں ٹینڈر میں حصہ ہی نہیں لے سکتی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، انھوں نے کہا ہے کہ 35 فرمیں آئی ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری، جناب سیکرٹری pre-qualification کے لئے وہی رولز لاگو ہوں گے۔ اگر pre-qualification کے رولز طے ہیں تو یہ دکھادیں۔ جو فرم pre-qualify نہیں ہونی تو وہ ٹینڈر سے باہر ہو گئی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، 35 کیسے آگئے؟

رانا مناء اللہ خان، 35 کو فون کر کے بلایا گیا ہے۔ ان میں حقیقی مطالبہ نہیں ہے۔ ان میں سے ایک آدمی جس کو کام الاٹ کرنا ہو گا تو باقی اس نے manage کیا ہو گا کہ یہ دکھایا جاسکے کہ مطالبہ ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، رانا صاحب! کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ نہیں آتے کیونکہ بعض علاقوں میں کوئی تیار نہیں ہوتا پھر لامحدہ محکمے کوشش کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے یہ کام کسی کو دیا جائے۔ اگر وہاں 35 آدمی آگئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کافی مطالبہ ہے یا تو صرف ایک ہی آدمی ہوتا تو پھر آپ کی بات بنتی تھی۔ جہاں 35 آدمی ہوں وہ تو مطالبہ ہوتا ہے۔

وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت، رانا صاحب کے عدالت اپنی جگہ پر درست ہیں لیکن یہ بات حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ جو Foreign funded Projects ہیں۔ ان کے لئے جو فیصلے میٹنگ میں ہوں، اس کے مطابق چلنا پڑتا ہے۔ اس میں یکم مارچ کو ایک میٹنگ ہوئی، ہمارے پنجاب کے محکمے اور جنھوں نے ہمیں فٹ دینا تھا۔ اس میں شامل تھے اور وہاں یہ فیصلہ ہوا کہ پندرہ مئی تک اس پراجیکٹ کو ختم کرنا ہے تو pre-qualification کے لئے اشتہار دیا گیا۔ وہی لوگ آنے جو pre-qualified ہیں وہ 35 کے قریب ہیں۔ جب ان کی حثرت لسٹنگ کی گئی تو پھر کام الاٹ ہوا اور پھر شروع ہوا اور نام کے مطابق اس کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور ایشین

ڈولپمنٹ بنک کا یہ سرٹیفکیٹ ساتھ لگا ہوا ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ کام satisfactory ہے۔  
چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری! میں آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پہلے دن آپ نے پینٹل آف چیئرمین کا اعلان کیا تھا۔ اس میں رائے اعجاز صاحب، نذر فرید کھوکھر صاحب، جلال دین ڈھکو صاحب اور ارشد محمود بگو صاحب تھے۔ پہلے تینوں چیئرمینوں نے ہاؤس کی صدارت کر لی ہے، ارشد محمود بگو صاحب کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور وہ چلتے پھرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اللہ کرے کہ وہ ہاؤس میں آجائیں۔ In the meantime اگر آپ ان کی جگہ کوئی قائم مقام چیئرمین بنا دیں جو بے شک ایم۔ ایم۔ اے سے احسان اللہ و قاص صاحب کو یا ڈاکٹر وسیم صاحب کو یا اپوزیشن کے کسی ممبر کو بنا دیں تاکہ ان کو بھی یہ شرف حاصل ہو جائے کہ وہ بھی کرسی صدارت پر بیٹھے ہیں۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، ضمنی سوال ہے جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی عباسی صاحب!

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سیکرٹری! یہاں پر ایک جواب دیا گیا ہے کہ فراہمی آب نوشی بذریعہ پائپ لائن چین میں تاجنوت، دوسرا یہ ہے کہ فراہمی آب نوشی برائے پائل لائن ڈراور تانواں کوٹ، یہ indicate کیا گیا ہے کہ یہاں سے یہ پائپ پمپ کر کے نخل جگہ پر پہنچایا جائے گا۔ میرا محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کون سا سوال پڑھ رہے ہیں۔ اب سوال نمبر 2167 حل رہا ہے۔ آپ کون سے سوال کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد و قاص، جناب سیکرٹری! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی فرمائیں!



جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محترمہ یہ بتادیں کہ یہ ٹینڈر finally کس کمپنی کو الٹ کئے گئے اور ان کی تفصیلات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری میرے پاس ان فرموں یا کمپنیوں کی مکمل لسٹ موجود ہے اگر ان کو چاہیے تو یہ مجھ سے لے لیں۔ یہ 17 فرموں کو دینے گئے تھے ان کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اگر ان کو چاہیے تو یہ مجھ سے لے سکتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری اس سے چکھے یا متعلقہ لوگوں کی بدنیقی ظاہر ہو گئی ہے کہ 35 میں سے 17 کو ٹینڈر دینے گئے ہیں۔ اب آپ یہ دیکھ لیں کہ کتنا competition ہوا ہے۔ میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ جن 17 فرموں کو ٹینڈر دینے گئے ہیں باقی 17 جو ہوں گے وہ dimmy ہوں گے اور یہ انہی کی طرف سے ہوں گے۔ اب آپ یہ دیکھ لیں کہ 17 فرموں کو کام الٹ ہونا تھا اور صرف 35 کو pre-qualify کیا گیا اور باقی سب کو pre-qualification کے process سے ہی کارخ کر دیا گیا۔ اور پھر 35 میں سے 17 کو کام دینے گئے ہیں تو دیکھ لیں کہ کتنا open competition ہوا ہے اس کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری پہلی بات تو یہ ہے کہ competition میں ایک کلاس میں تیس بچوں میں سے دو بچے فرسٹ آگئے تو کیا سمجھ لیا جاتا ہے کہ باقی کلاس سے فراڈ ہوا ہے؟ یہاں پر بھی competition ہوا ہے اور 17 فرموں کو یہ الٹ کئے گئے ہیں۔ آپ مجھے بتادیں کہ اس میں فراڈ کیا ہوا؛ سکولوں اور کالجوں میں کیا فراڈ ہوتے ہیں کہ اگر چار بچے پاس ہو کر اوپر آجاتے ہیں اور 35 بچے رہ جاتے ہیں۔ ایشین ڈومینٹ بینک کی پوری ٹیم اس کو watch کرتی ہے ان کی پوری terms and conditions ہوتی ہیں باقاعدہ اس کو judge کیا جاتا ہے competition ہوتا ہے اور اس کے بعد اس کی الاٹمنٹ ہوتی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری یہ بچوں کے پاس یا فیل ہونے والی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ بات آپ کے بھی نوٹس میں ہو گی کہ ایک ایک فرم نے اپنے ساتھ تین تین چار چار بچے فرمیں

رجسٹرڈ کروائی ہوتی ہیں اور fake competition کے لئے ان سے مینڈر دلوانے جاتے ہیں اور بعد میں معاملہ اس طریقے سے حل کر لیا جاتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ اسٹانڈرڈ پراجیکٹ تھا اسٹانڈرڈ کام تھا کہ یہ 17 فرموں کو الاٹ ہونا تھا اور اس کے لئے صرف 35 کو pre-qualify کیا گیا اور باقیوں کو آنے نہیں دیا گیا اور یہ صرف اس طرح سے manage کیا گیا کہ صرف تین دن کا ٹائم دیا گیا۔ محترم لودھی صاحب نے یہ فرمایا کہ ہم نے 15۔ منی ٹیک کرنا تھا تو یکم مارچ سے لے کر 15 منی ٹیک اگر یہ pre-qualification کے لئے صرف 15 دن دے دیتے تو کیا حرج تھا کیونکہ pre-qualification ایک ایسا عمل ہے کہ جو فرم pre-qualify نہیں ہوتی وہ اس پورے process سے باہر ہوتی ہے۔ یہاں پر صاف ظاہر ہے کہ یہ سارا معاملہ بدینتی سے ہوا ہے اور فوراً یہ سب کچھ کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اصل چیز وہ ہے نا کہ اگر کام صحیح ہو رہا ہے تو ٹھیک ہو رہا ہے  
 ڈاکٹر سید I think we should move on the next question. Now we go to 2168

وسیم اختر

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، سوال نمبر 2168 (معزز رکن نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔  
 جناب قائم مقام سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور میں پینے کے صاف

پانی کے منصوبہ جات کی تکمیل

\*2168، ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے  
 کہ۔

(الف) چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور کی جانب سے ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے مالی تعاون سے  
 چولستان کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کل کتنی لاگت کا منصوبہ

زیر تکمیل ہے اور جس کے تحت کئے منصوبہ جات کتنی کتنی لاگت کے مکمل کرانے جائیں گے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ XEN چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے مذکورہ بالا سکیموں کے لئے

ماہ اپریل 2003 کے پہلے ہفتہ اور مورخہ 12 اپریل کو مجموعی طور پر 40 کروڑ روپے کی مالیت کے ٹینڈر حقیقہ طور پر طلب کئے اور مقابلے کی بجائے ٹینڈر پول کرانے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے بھاری مالیت کے منصوبہ جات بی اینڈ آر رولز قانون اور

ایشین بینک کی L.B.C حق کے مطابق اجراءات میں دانستہ طور پر بد نیتی سے وسیع پیمانے پر کوئی اشتہار بابت ٹینڈر نوٹس اجراءات میں شائع نہ کیا ہے اور "Bids" نہ ہی "open bids received in public" لی گئیں؟

(د) اگر جزو ہانے "ب" اور "ج" کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ بالا خفیہ ٹینڈروں

کے بارے میں تحقیقات کرانے اور متذکرہ بالا ٹینڈروں کے نوٹس، بینک چالان برائے انٹسٹامٹ تمام bidders تمام ٹینڈروں کے رٹس بھری ہوئی DNITs واپس کی جانے والی کال ڈیپازٹس کے مکمل کوائف اور lowest بڈز کی کال ڈیپازٹس کی نقول ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے چولستان کے لوگوں کو میٹھا پانی مہیا کرنے کے

لئے چار بڑے منصوبوں پر کام جاری ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام جامع منصوبہ	لاگت
1-	فراہمی آب نوشی بذریعہ پائپ لائن پنن پیر تا بھوت	152.792 ملین
2-	فراہمی آب نوشی بذریعہ پائپ لائن ڈر اور تانواں کوٹ	129.526 ملین
3-	فراہمی آب نوشی بذریعہ پائپ لائن میر گڑھ تا چوری	49.205 ملین
4-	فراہمی آب نوشی بذریعہ پائپ لائن مکنڈہ تا طوکانہ	56.619 ملین

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مینڈرز پول اور ٹھہرے سے کئے گئے۔ بلکہ تمام پری کوالیفائیڈ ٹھیکیداروں کو قواعد و ضوابط کے مطابق مدعو کیا گیا۔ تمام منصوبہ جات کی انتظامی منظوری کے لئے حکومت کی جانب سے حتمی تاریخ 31 مارچ مقرر کی گئی تھی۔ مینڈرز کا عمل ماہ اپریل میں ہی مکمل ہونا تھا۔ کیونکہ کام الٹ کرنے کی حتمی تاریخ 15 مئی مقرر کی گئی تھی۔ تمام مراحل شفاف اور قواعد و ضوابط کی روشنی میں متعین شدہ شیڈول کے مطابق مکمل کئے جا رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ بینک اور حکومتی ہدایت کی روشنی میں مینڈرز بذریعہ پری کوالیفائیڈ ٹھیکیدار لیا ہی ہوتا تھے۔ اس لئے ہدایت پر سختی سے عمل کیا گیا ہے۔

(د) جڑ پانے "ب" اور "ج" کا جواب اجابت میں نہ ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ اس میں چار منصوبے ہیں جن پر اتنے اتنے طین روپے خرچ ہو رہے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان منصوبوں پر کس تاریخ کو کام شروع ہوا تھا؟ اب تک کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کب تک یہ کام مکمل ہو جانے کا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری انہوں نے اتنی لمبی تفصیل مانگی ہے جو کہ fresh question بنتا ہے۔ میں اس کی تفصیل آپ کو دے دوں گی یہ fresh question کریں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب! ویسے یہ آپ کا سوال نہیں بنتا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری! میں نے سوال پوچھا ہے کہ یہ منصوبہ کب شروع ہوا ہے اور کب تک مکمل ہو گا؟ اگر یہ بھی ضمنی نہیں ہے تو پھر کون سا سوال ضمنی ہو گا؟ ویسے جناب انہاں دی رعایت کرو تے بنی گال اسے۔

صاحبزادہ مرطل الرشید عباسی، ضمنی سوال ہے جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی 'عباسی صاحب!

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سیکرٹری اس جواب میں دیا گیا ہے کہ چار منصوبہ جات شروع کئے ہیں for sweet drinking water providing to the area of Cholistan مزوز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے میں پوچھوں گا کہ یہ پانی ان علاقوں کو کہاں سے پمپ کر کے پہنچایا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری پہلے تو ہم یہ بتادیں کہ اپریل 2003 میں شروع ہوا۔ پمپ لائن مکمل طور پر ڈال دی گئی اور 80 فیصد ٹیسٹ کی جا چکی ہے۔ ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری آپ کو پارلیمانی سیکرٹری کی صلاحیتوں پر پوری طرح یقین نہیں ہے۔ دیکھیں حالانکہ آپ نے کہا کہ یہ سوال relevant نہیں ہے لیکن انہوں نے irrelevant کا بھی ہاؤس کو جواب دے دیا ہے۔ اس لئے جو اچھا کام کرے اس کو appreciate کرنے کا حوصلہ چاہئے۔ Thank you very much.

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جتنی تیاری کر کے آئی ہیں I must appreciate and I will congratulate کہ وہ بڑی محنت کر کے آئی ہیں and the House should also congratulate on her preparation بہت اچھا شباش جی۔ صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سیکرٹری میرا مزوز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے سلیمنٹری سوال یہ ہے کہ یہ sweet drinking water کہاں سے پمپ کر کے پہنچایا جا رہا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری پانی پمپ لائن میں ڈیزرٹ برانچ کیج وائر نکالا جاتا ہے اور سویٹ ون میں دو پمپ لائنیں بچھائی گئی ہیں۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سیکرٹری یہاں جواب دیا گیا ہے کہ فراہمی آب نوشی بذریعہ پمپ لائن یمن پیر تاجنوت، ڈر اور تانواں کوٹ، میر گڑھ تاجوری اور مکلا سے طوکاٹ

Honourable Parliamentary Secretary I am a son of soil from that area and I know this area is very well

یہاں تک ڈیزرٹ برانچ کا ذکر کیا ہے تو وہ اس ایریا سے بہت دور ہے۔ ڈراور سے تقریباً 80 کلومیٹر

دور ہے جبکہ بجٹوں سے on road برزمتے جائیں تو یہ 40 سے 50 کلومیٹر فی ایریا بڑھتا جائے گا۔ یہ ڈیپ چولستان کا علاقہ ہے جہاں سے چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے پائپ لائن ڈالی ہے جس کے ذریعے پانی وہاں جا رہا ہے۔ یہ کس نوعیت کے پائپ ہیں کہ either they are pressure bearing pipes

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، O.K I will tell you after few minutes کہ کس پائپ کے اور کس نوعیت کی پائپ لائنیں ہیں I will give you answer just an few minutes. Thank you میں ان کو تھوڑی دیر میں answer کرتی ہوں within 2 minutes اگر آپ مجھے حائل دیں۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سیکرٹری میں انہیں بتا دیتا ہوں کہ یہ کس قسم کے پائپ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ وہاں پر پلاسٹک پائپ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری یہ پریشر پائپ ہیں۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سیکرٹری وہاں جو پائپ استعمال کئے جا رہے ہیں یہ in fact on ground یہ حقیقت ہے کہ جب ان میں پانی پھوڑا گیا تو وہ پائپ پھٹ گئے۔ یہ کم از کم 100 کلومیٹر کا ایریا ہے جہاں یہ ایریا mention کیا گیا ہے these are the deep area in the Cholistan یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اتنی لمبی پائپ لائن کے ذریعے پانی یہاں پہنچایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری میں اس کی تفصیل بتا دوں جو کہ آپ کو درکار تھیں کہ ڈرا اور تانوں کوٹ میں یوب ویل 11/dnb لگانے گئے ہیں جن کی لمبائی 87 کلومیٹر، چنن تا بجٹوں یہ یوب ویل 108/db کے نزدیک لگانے گئے ہیں اور یہ 90 کلومیٹر لمبے ہیں۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! یہ ڈیزرٹ براؤچ پھر کہاں سے آگئی جس میں آپ کو کانڈ کیا گیا کہ ہم پیچ آف ڈیزرٹ براؤچ سے یہ پانی لے رہے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری میں انہیں بتا دوں کہ انہوں

نے کہا کہ وہ پانپ پریشر سے بھٹ جاتے ہیں تو یہ ابھی complaints ہمیں پہنچائیں۔ انہیں ابھی complaints mention کرنی چاہئیں۔ یہ تو executing agencies کے ذریعے ہے۔ ہمارا ادارہ تو پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا ہے۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سیکرٹری ایہ کروڑوں روپے کا پراجیکٹ ہے۔ یہ کوئی مذاق نہیں ہے کیونکہ یہ کروڑوں روپے ہماری قوم کا اور ہمارا پیسا ہے جو کہ اس پراجیکٹ پر لگا ہے تو اس کو seriously لیا جانے اور اس پراجیکٹ کی انکوائری کروائی جانے کہ either جو پانپ لائن کا منصوبہ وہاں سی ڈی اسے چلا رہی ہے تو اس کو proper طریقے سے manage بھی کیا جا رہا ہے یا نہیں؟

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین نذر فرید کھوکھر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

جناب چیئرمین! میں آپ کو on the Floor of the House یہ کارنی کرتا ہوں کہ۔۔۔۔۔ جناب چیئرمین، معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وہ خاموشی اختیار کریں، ہاؤس کا ڈیکورم قائم رکھیں کیونکہ آواز نہیں آ رہی۔ نہ سوال سنا جا رہا ہے نہ جواب سنا جا رہا ہے۔ برائے مہربانی خاموشی سے سنیں۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب چیئرمین! اس میں یہ ہے کہ ٹیسٹنگ کے طور پر جب سی ڈی اسے نے ان پائپوں میں پانی چلایا تو یہ پانپ پریشر کی وجہ سے بھٹ چکے ہیں۔ سی ڈی اسے والے بتائیں کہ انہوں نے repairing شروع کی ہے؟ اب یہ پراجیکٹ نامکمل ہے اور ابھی انہوں نے hand over بھی نہیں کیا اور اتنا sub standard میٹریل لگا رہے ہیں کہ ٹیسٹنگ میں ہی وہ بھٹ گیا ہے تو آگے چل کر یہ کیسے ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب چیئرمین! میں اس کے فی تھانص سے متعلق عرض کروں کہ وہ ان کو mention کریں۔

راانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! پروائنت آف آرڈر

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

رانا مناء اللہ خان، یہ ہاؤس کوئی debating council تو نہیں ہے کہ یہاں پر صرف بات ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ یا کوئی اثر نہیں ہونا۔ اسی پراجیکٹ کے متعلق بات ہو رہی ہے جو کہ تقریباً چار ساڑھے چار سو ملین روپے کا منصوبہ ہے۔ اس میں دستکس کر اس میں شروع سے پری کوالیفیکیشن کے پرائسز میں بددیانتی تھی۔ اس میں کرپشن تھی۔ جس کی نفاذی کی گئی لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو جو لکھ کر دیا گیا ٹھیک ہے وہ اسے صحیح طریقے سے represent کر رہی ہیں لیکن حقیقت کھل گئی جب پتا چلا کہ وہ پہلے 35 کا Figure بعد میں پتا چلا کہ 35 میں سے 17 فرموں کو accommodate کیا گیا۔ اس کے بعد عباسی صاحب کی نیشنل دی کے بعد کہ جب وہ کام مکمل ہوا اور اس میں جب پانی پھوڑا گیا تو وہ پانچ بھٹ گئے ہیں۔ اب یہ 400 ملین روپے اس قوم کا خرچ کر کے بھی وہاں روٹوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں اور یہاں پر پری کوالیفیکیشن سے لے کر کمیشن شروع ہوا ہے اور آخر تک اس کمیشن کی بنیاد پر سارا کچھ کمیشن میں چلا گیا اور جو موقع پر ہے اس کی حالت یہ ہے کہ پانی پھوڑا گیا اور وہ پانچ بھٹ گئے میری گزارش یہ ہے کہ اگر پارلیمانی سیکرٹری یا متعلقہ وزیر نے، نکلنے کے جو کچھ کر دے دیا اسے صرف defend کرنا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں وقفہ سوالات اور اس discussion کا کوئی ٹائمہ نہیں۔ آپ اس سوال کو general debate کے لئے منظور کریں اور اس پر انکوائری ہونی چاہیے اور جو عباسی صاحب نے نفاذی کی ہے اگر ایسا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور یہ بڑی بد قسمتی ہے کہ فنڈز اور foreign aid کو اس طرح سے خرچ کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین، میں وزیر قانون و پارلیمانی امور سے کہوں گا کہ چونکہ یہ نہایت اہم اور عوامی اہمیت سے متعلقہ سوال ہے اسے کسی general debate کے لئے رکھا جائے۔ جناب ارشد خان لودھی اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے؟

وزیر زراعت، جناب والا! یہ پہلا سوال تھا جو گزر گیا ہے اور رانا صاحب نے پھر اسی pre-qualification کی بات کی ہے۔ اب میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں اس کو explain کروں یا نہ کروں؟ کیونکہ یہ سوال سپیکر صاحب ختم کر چکے ہیں۔ اگر ہمارے بھائیوں کی کوئی



reservation ہے تو وہ برائے مہربانی مجھے بتائیں ہم اس کو enquire کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ رانا صاحب! pre-qualification کی بات یہ ہے کہ pre-qualification کے لئے جو اشتہار ہوتا ہے اس میں جو لوگ compete کرتے ہیں صرف وہی آتے ہیں جو ان conditions پر پورا اترے کہ ان کا اتنا تجربہ ہو، ان کے پاس اتنا سرمایہ ہو، ان کے پاس مشینری ہو اور انہوں نے کون کون سے کام کئے ہیں جب وہ pre-qualify ہو جاتا ہے تو پھر ان کو ٹینڈر دینے جاتے ہیں پھر اس پر وہ نقشے کے مطابق compete کرتے ہیں۔ یہ کوئی عام سا procedure نہیں ہے کیونکہ Asian Development Bank کا فنڈ ہے وہ اس کی خود monitoring کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ پولستان بھی جنوبی پنجاب میں ہے اور وہاں لوگوں کو پینے کے پانی کی کوئی سولت نہیں ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں کوشش کی حکومت پراجیکٹ لے کر آئی اور وہ پراجیکٹ اب مکمل ہو چکے ہیں اس کی امی inauguration ہونے والی ہے۔ میرے دوست امی یہ پوچھ رہے تھے کہ یہ پانی کہاں سے لیا ہے تو جناب والا یہ پانی ہم پائپ سے لے کر گئے ہیں۔ جہاں پولستان ہے وہاں بہت گہرائی میں پانی ہے۔ اس لئے turbine سے پانی ڈھونڈا ہے سیورج کا پانی نہر کے berms پر جو چیزیں ہیں وہاں سے پانی کو نکالا پھر پائپ کے ذریعے اکٹھا کیا اور ایک جگہ پر اکٹھا کر کے ہم پولستان کی آبادی کو پانی فراہم کر رہے ہیں اور یہ جنوبی پنجاب کا حصہ ہے یہ پانی ہم ان لوگوں کو فراہم کر رہے ہیں جن کے پاس پینے کا کوئی پانی نہیں ہے۔

رانا مناجا اللہ خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین! جی! رانا صاحب!

رانا مناجا اللہ خان، جناب چیئرمین! انہوں نے کس بات کا جواب دیا ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ پانی پائپ کے ذریعے سے جا رہا ہے ہم کب کہہ رہے ہیں کہ پانی پیدل جا رہا ہے؟ یہ کس بات کا جواب دے رہے ہیں؟ اصل بات تو یہ ہے کہ پائپ ڈالنے کے لئے جو contract دیا گیا اس میں بددیاستی ہوئی اور یہ پائپ ڈالنے کے بعد بھٹ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین، اب پندرہ منٹ کے لئے وقفہ برائے ناز عصر کیا جاتا ہے۔

(اس موقع پر 15 منٹ کے لئے وقفہ برائے ناز عصر کیا گیا)

(ناز عصر کے وقفے کے بعد 5.17 پر)

جناب چیئرمین ملک نذر فرید کھوکھر کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

صاحبزادہ مزل الرشید عباسی، جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس سوال پر ہاؤس میں بحث کرنی جائے۔ لہذا اس کے لئے ناٹم مختص کیا جائے۔

جناب چیئرمین، عباسی صاحب! اس کے لئے ممبر کو نوٹس دینا ہوتا ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ روز کے مطابق بحث کے لئے متعلقہ ممبر کو نوٹس دینا ہوتا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں اور جیسا کہ ہے کہ اس سوال کی اتنی importance ہے ٹھیک ہے اس کے لئے ممبر نوٹس بھی جمع کروادیں گے۔ ہم پہلے ایوان کے نوٹس میں یہ لائے کہ یہ جو طریقہ کار اپنایا گیا ہے وہ صحاف نہیں تھا۔ اس سے متعلق ڈیپارٹمنٹ کا جو بھی جواب یا جو بھی ان کا defence تھا وہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پیش کیا لیکن اب جب بات آگے آئی کہ وہ پراجیکٹس execute ہونے۔ اب execution کے بعد ہمارے معزز ممبر عباسی صاحب جو اس حلقے کے رہنے والے ہیں اور میں نے especially ان سے پوچھا ہے تو انہیں نے کہا کہ میں نے ایسے ہی بات نہیں کی۔ میں وہیں کا رہائشی ہوں۔ میں وہیں پر گیا ہوں اور اس بات میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ وہ کام میاں کے مطابق نہیں تھا اور جب ان پانچوں میں پانی چھوڑا گیا تو وہ پھٹ گئے۔ میں وزیر قانون صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ بھی اس بات کا نوٹس لیں کہ یہ 400 ملین روپے کا معاملہ ہے۔ یہ کروڑوں روپے کی رقم ہے اور غریب لوگ جنہیں پینے کا پانی میسر نہیں ہے یہ ان کے لئے تھی لیکن اس کا غیر میاری کام ہوا ہے اور اس میں کرپشن ہوتی ہے تو کم از کم اس پر ایک ہائی لیول انکوائری کمیٹی بننی چاہیے۔ جس میں ہاؤس کے ممبران اور بالخصوص عباسی صاحب کو associate کریں اور within one month اس کی رپورٹ ایوان میں پیش ہونی چاہیے۔ یہ سارا کچھ tendering سے ہوتا ہے۔ یہیں سے کرپشن جنم لیتی ہے اور پھر

آخر تک معاملہ جاتا ہے۔ ورنہ تو پھر یہ ایک debating council ہے یہاں پر بات کریں اس کا جواب آجائے اور بات ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! آپ لوگ ہاؤس کے سامنے یہ بات لے آئے ہیں۔ سوالات کی intention ہی یہی ہوتی ہے کہ ایک سوال کیا جائے جس سے information حاصل ہو سکے۔ وہ information نہ صرف اس ممبر کے لئے ہوتی ہے بلکہ پورے ہاؤس، لیڈر آف دی ہاؤس اور ان کی ایجا پر موجود منسٹرز صاحبان کے لئے بھی ہوتی ہے۔ آپ ان کے نوٹس میں لائنیں ہیں لیکن اگر public importance کا کوئی معاملہ ہے اور اسے جنرل بحث کے لئے رکھنا ہو تو پھر اس کے لئے روز ہی ہیں کہ two days clear notice دیا جائے۔ اب وفد سوالات کے صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! information for correction نہیں ہوتی بلکہ وفد سوالات کے ذریعے حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس میں بہتری آئے۔ جناب چیئرمین، درست ہے۔

رانا مناء اللہ خان، اب اگر یہ بات سامنے آگئی ہے۔ یا تو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کہیں کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور عباسی صاحب نے یہاں پر wrong statement دے دی ہے اور اگر یہ information درست ہے تو پھر اس پر penal action آنا چاہیے۔ تو اب ان سے پوچھیں کہ اس بارے میں ان کے ڈیپارٹمنٹ کا کیا view ہے؟ جناب محمد اقبال رئیس، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیے!

جناب محمد اقبال رئیس، جناب والا! جس علاقے کی بابت آج کا یہ سوال زیر بحث ہے میں اس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ being a پولستانی میں عرض کر دوں کہ وہاں کی کئی نسلوں نے تپتے صحرا میں زندگی گزاری ہے۔ ان کے پاس پینے کا ٹھنڈا پانی تو کجا آج تک صاف پانی بھی میسر نہیں آیا۔ اس طرح کئی نسلیں ٹھنڈے اور صاف پانی کو ترستے گزر گئی ہیں۔ گزارش ہے کہ یہ پراجیکٹ

اس چولستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اور سب سے پہلا پراجیکٹ ہے۔ یہ تو ان کی خوش نصیبی ہے کہ ان لوگوں کے لئے پینے کا پانی وہاں پہنچنا آب حیات کے مترادف ہے اور ان کو یہ پانی پہنچانے کے پراجیکٹ میں سچ میم نکالنا اس پراجیکٹ کو روکنے کے مترادف ہے۔ یہ پراجیکٹ ابھی تک مکمل نہیں ہوا بلکہ testing process میں ہے۔ میرے خیال میں جب یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے تب اس پر بات کی جانی چاہیے۔ ابھی تو اسے چیک بھی کیا جا سکتا ہے۔ میرے قاضی دوست عباسی صاحب کا تعلق بھی اسی علاقے سے ہے۔ وہاں پر ان کے آباؤ اجداد کے مزارات ہیں۔ وہاں پر پانی پہنچایا جا رہا ہے۔ تو یہ بحیثیت ایم۔ پی۔ اے خود بھی اسے چیک کر سکتے ہیں۔ اس کی انسپیکشن بھی کرانی جا سکتی ہے۔ لیکن اس موقع پر اس سوال کو آگے لے جانا یا pending کرنا اس پراجیکٹ کو روکنے کے مترادف ہے۔ جناب والا ان لوگوں کے نصیب جاگ رہے ہیں کہ وہاں ان کے لئے پینے کا پانی پہنچ رہا ہے لہذا اس میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔ یہ تو ان چولستانوں کی خوش بختی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، رئیس صاحب! عباسی صاحب پہلے ہی آپ کی بات کر چکے ہیں۔ یہ بات پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کے نوٹس میں بھی ہے اور باقی ذمہ دار لوگوں نے بھی یہ بات سنی ہے۔ وقفہ سوالات میں debate نہیں ہوتی بلکہ صرف information کے لئے سوالات ہوتے ہیں تو information پہنچ چکی ہے اور اس شکایت کا ازالہ کیا جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا جس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تو ہم نے کہا کہ ایجوکیشن کے متعلق ہماری تحریک اتوانے کار ہیں تو لاہ منسٹر صاحب نے ایجوکیشن پر بحث کے لئے ایک دن رکھ لیا اسی طرح صحت کا کہا تو انھوں نے صحت کے لئے ایک دن مختص کر دیا۔

the Law Minister can agree to my suggestion کہ آپ ایک دن کے لئے normal business کے بعد اس کے لئے بحث رکھ سکتے ہیں۔ آپ کا اجلاس کافی دن چلنا ہے لہذا اگر وزیر قانون agree کر جائیں تو اس کے لئے ایک دن رکھ دیں۔

جناب چیئرمین، میں نے عرض کیا ہے کہ آپ دو دن کا نوٹس دیں۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, there is no need of notice, if he agrees.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین امیری گزارش ہے کہ ایوزیشن کی طرف سے جو بھی اچھی تجویز آئی ہے ہم نے ہمیشہ اسے appreciate بھی کیا ہے اور ان کے ساتھ تعاون بھی کیا ہے۔ اب اگر ہم سوال پر general discussion شروع کر دیں تو یہ ایک نئی روایت بن جانے کی لیکن میری استدعا ہو گی کہ اگر معزز اراکین یہ چاہتے ہیں تو ہم محکمہ پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ کے حوالے سے ایک دن بحث رکھ سکتے ہیں۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہسول پور ڈویژن میں پانی کی کمی کے حوالے سے بات کرنی ہے تو ہم اس پر ایک دن کے لئے بحث رکھ سکتے ہیں۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ پورے صوبے میں پینے کے پانی کی جو صورتحال ہے اس پر بحث رکھنا چاہتے ہیں تو وہ رکھ لیتے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے متعلق general discussion رکھنا چاہتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے ساتھ بات کر کے کوئی دن مقرر کر لیں گے اور بات کر لیں گے۔

جناب محمد اقبال رئیس، جناب والا! چونکہ ابھی وہ پراجیکٹ hand over نہیں ہوا اس لئے اسے pending نہیں کرنا چاہیے۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب والا! آپ اس اسمبلی کی ریکارڈنگ سن لیں اسے پورے ایوان میں repeat کروالیں کہ میں نے کہیں بھی اس منصوبے کی مخالفت نہیں کی۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ صاف پانی وہاں کے لوگوں کو میسر ہو۔ یہ ہماری اپنی حکومت کی شروع کردہ سکیم ہے۔ میں اس پر تنقید نہیں کر رہا۔ بلکہ اس سکیم میں جو embezzlements اور کوتاہیاں ہوئی ہیں میں تو ان کی نشاندہی کر رہا ہوں کہ اس پراجیکٹ میں محکمہ کمرشن میں ملوث ہے۔ ہم چاہ رہے ہیں کہ یہ transparent ہو۔ یہ چالیں کروڑ کا منصوبہ ہے۔ لہذا ایسے معزز لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم پینے کے صاف پانی پر ایک دن کے لئے بحث رکھ لیتے ہیں تو ٹھیک ہے ہم اس پر general discussion کر لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین، عباسی صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ آپ کی بات کا جواب دینا چاہتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری! میں نے محکمے سے چیک کیا ہے انہوں نے بتایا ہے کہ ان چیزوں پر ضرور نوٹس لینا پڑتی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پائپ بائبل درست حالت میں ہیں کہیں سے نہیں پھٹے۔ میں محکمے سے information لے کر ہی ہاؤس میں بیان دے رہی ہوں۔ اگر کہیں سے پھٹے ہیں تو عباسی صاحب ثابت کر دیں۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، I accept the challenge، جناب والا! جہاں سے پائپ پھٹے ہیں۔ میں وہ جگہ dig کر کے بتا سکتا ہوں۔

جناب چیئر مین، عباسی صاحب! یہ debate کا معاملہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہہ دیا لہذا اب آپ ثابت کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سیکرٹری! اس پراجیکٹ کے ڈی جی صاحب یہاں موجود ہیں۔ محترم کاظم ممبر ساتھ جائیں اور وہاں پر حجت کریں اور ہمیں دکھائیں۔ رانا منار اللہ خان، جناب چیئر مین! کوئی انکوائری کمیٹی ہو گی تو اس میں حجت کریں گے۔ لہذا آپ اس سلسلے میں ہاؤس کی کوئی کمیٹی بنا دیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! آپ اس معاملے کی انکوائری کے لئے ہاؤس کی کمیٹی بنائیں۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب چیئر مین! چونکہ یہ 400 ٹین کا معاملہ ہے لہذا اس کی انکوائری کے لئے ہاؤس کی کمیٹی بنانی چاہیے۔

وزیر جیل خانہ جات، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی فرمائیے!

وزیر جیل خانہ جات، جناب ججنرمین امیری پہلی تو یہ گزارش ہے اگر کہیں کوئی غلط کام ہو رہا ہے اور کوئی فاضل ممبر ایوان میں اس کی نشاندہی کرتا ہے تو یہاں پر بیٹھے مشنرز کو اس کام کو چیک کرنے اور اسے look after کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ ہماری ذیولٹی میں شامل ہے کہ اگر ہماری حکومت عوام کی بہتری کے لئے اتنے بڑے پراجیکٹ شروع کر رہی ہے تو اس کی اkladیت اور رزلٹس بھی عوام تک پہنچنے چاہئیں۔ میری گزارش ہے اور جیسا کہ وزیر قانون نے کہا ہے کہ قطعاً اس کے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے کہ اس کام کو چیک نہ کیا جائے۔ کوئی بھی آدمی اس کے اوپر تجویز دے سکتا ہے۔ تو کون سا آدمی ایسا ہو گا جو اس کے اوپر resist کرے گا کہ اگر کوئی کام غلط ہو رہا ہے تو اس کو چیک نہ کیا جائے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن جس طرح وزیر قانون نے فرمایا ہے اگر پی اینڈ ڈی پر ایک دن بحث رکھوانی ہے تو یہ ان سے بات کر کے جلدی رکھوالیں۔ اس بحث کے بعد جو بھی result آنے گورنمنٹ قطعاً اس کے اوپر reluctant نہیں ہے کہ کہیں کوئی کام ہو رہا ہے اور اس میں کوئی نقص ہے تو ہم اس بات کو ٹھیک کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ بہتر کام ہو اور بہتری کے لئے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پی اینڈ ڈی پر جب عام بحث ہوگی تو یہ معاملہ بھی اس میں آ جانے کا اور اس پر ہاؤس کا جو بھی consensus ہو گا اس کے اوپر آپ فیصلہ دے دیا۔

رانا منام اللہ خان، جناب والا! ہاؤس کا consensus تو موجود ہے۔ آپ دیکھیں عباسی صاحب نے کہا کہ میں اس کو چیئنگ کے طور پر قبول کرتا ہوں اور میں وہاں جا کر اس جگہ کی نشاندہی کرنے کو تیار ہوں، جہاں سے پانپ پھٹے ہیں۔ اب پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو ٹھکے نے جواب دیا ہے کہ جی پانپ بالکل ٹھیک ہیں وہ نہیں پھٹے۔ اب اس میں ایک ہی بات رہ جاتی ہے کہ آپ اس ہاؤس سے یا ڈیپارٹمنٹ سے کسی کو یہ ذمہ داری سونپ دیں تاکہ ہاؤس کو پتہ چل جائے کہ آیا عباسی صاحب نے عدا نخواستہ کوئی غلط بیانی سے کام لیا ہے یا ٹھکے اس ہاؤس کو غلط information feed کر رہا ہے؟ اب اس میں کوئی اور بات تو نہیں رہ جاتی۔

چودھری اصغر علی گجر، ویسے بھی جناب والا! گورنمنٹ نے یہ بات کہہ دی ہے جیسا کہ نوانی

صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ غلط کام کی اگر آپ نشاندہی کرتے ہیں اس کو چیک کرنے کے لئے درست کرنے کے لئے ہمیں کوئی انکار نہیں ہے۔ اب ان کی طرف سے ایک positive جواب دیا گیا ہے اب اس کے لئے کونسا ایہام ہے یا کونسی ایسی بات ہے کہ ایک متعلقہ ایم پی اسے کی یا پارلیمانی سیکرٹری کی سربراہی میں متعلقہ ایم پی اسے کو جو بھی ہیں ان کی ایک کمیٹی بنانی جانے اور وہاں ماہرین کو لے جا کر چیک کریں کہ وہاں پر بیساکا بھی ہے یا نہیں یا وہ سکیم ہی drop ہو گئی ہے یا اس کا کیا بنا ہے؟

وزیر خوراک، جناب چیئر مین! میں آپ سے اجازت چاہوں گا۔

جناب چیئر مین، جی، فرمائیں!

وزیر خوراک، جناب چیئر مین! میں اس سلسلے میں صرف اتنی وحدت کرنا چاہتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ on behalf of Punjab Government جواب دے رہی ہیں۔ انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ میری اطلاع کے مطابق وہاں پر پانچ پھلنے کی ہمیں اطلاع نہیں ہوئی۔ اگر آپ کے پاس ایسی کوئی شکایت ہے تو آپ وہ شکایت دیں میں اس پر انکوائری کروانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس assurance کے بعد مزید کسی کلارروائی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ ان کی assurance حکومت پنجاب کی assurance ہے۔ ہم سب اس کو endorse کرتے ہیں۔ ان کا جواب سننے کے بعد اب کوئی اور طریقہ کار ہے تو یہ بتادیں۔

جناب چیئر مین، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کا جواب سن لیں۔

رانا منہا اللہ خان، جناب والا! ایک معزز رکن on the floor of the House یہ بات کر رہا ہے اور یہ فرما رہے ہیں کہ وہ شکایت کریں۔ شکایت کرنے کا اور کونسا طریقہ کار ہے جبکہ معزز رکن حکومتی بیچوں کے رکن ہیں۔

جناب چیئر مین، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ کیا جواب دے رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیت، جناب چیئر مین! ہم رانا صاحب کے ساتھ ہیں ہم آپ کو بتا رہے ہیں اور یہی ہاؤس کو میں نے کہا ہے کہ بیٹھے کو اجلاس نہیں ہے۔ ہمارے



ڈی۔ جی صاحب یہاں پر موجود ہیں یہ بیٹھنے کے روز ان کے ساتھ جائیں۔ جہاں سے پانپ پھنسا ہے۔ اس کو وہ حیات کریں اور ہم اس بات کو قبول کریں گے کہ اس میں یہ خرابی ہے اس کو ٹھیک کریں گے اور اس خرابی کو دور کریں گے۔ ہم تو اس سلسلے میں انکار نہیں کر رہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ یہ ساتھ چلیں اور دوسری ایک بات میں عرض کر دوں کہ۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! اب وہ خود بھی کہہ رہی ہیں۔ آپ یہاں اعلان کر کے اسے قانونی حقل دے دیں کہ ان کی سربراہی میں دو آدمی جائیں گے اور راجہ صاحب بھی یہی اعلان کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جو کچھ کہا ہے میں اس کو endorse کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے معزز ایوان سے اور معزز رکن سے یہ گزارش کروں گا کہ جس طرح انہوں نے فرمایا ہے کہ بیٹھنے کے روز اجلاس نہیں ہے۔ چونکہ ان کے ملنے سے متعلقہ کام ہے بیٹھنے کو وہ فارغ ہیں۔ وہ جائیں اور محترم نے جس طرح فرمایا ہے انہوں نے حکم دیا ہے کہ ڈی جی پولسٹن اتھارٹی ان کے ساتھ جائیں گے اور جن جن نفاض کی یہ نشاندہی کریں گے ان کو دور بھی کروایا جانے کا اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی بھی کی جائے گی۔

صاحبزادہ فرمل الرشد عباسی، جناب چیئرمین! آپ میری صرف گزارش سن لیں۔ میں وزیر قانون کا شکر گزار ہوں اور محترم پارلیمانی سیکرٹری کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایسا کہا اور میں باطل ان کے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ لیکن میری ایک گزارش ہے کہ اس issue پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنادی جانے اور دوسری میری تجویز یہ ہے کہ اس معاملے کو وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کو دے دیا جائے۔ میں نہیں جانتا وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کو بھیج دیں۔

جناب چیئرمین، نہیں عباسی صاحب! بڑی واضح سی بات ہے انہوں نے آپ کی بات مان لی ہے آپ جائیں اور ڈی جی پولسٹن آپ کے ساتھ جا کر وہ تمام باتیں جن کی آپ نشاندہی کریں گے

اس کو دیکھیں گے اور واقعی جو آپ کہہ رہے ہیں جب آپ ان کو دکھائیں گے تو ذمہ دار لوگوں کے خلاف انہوں نے کہا ہے کہ action بھی ہو گا۔ اگر آپ مزید اس پر کوئی discussion کرنا چاہتے ہوں تو ایک resolution عام بحث کے لئے بھی دے سکتے ہیں۔ ان سوالات کے حوالے سے بھی آپ ان کو دو دن کا نوٹس دے کر بدھ کے دن ایک گھنٹے کے لئے عام بحث بھی ہو سکتی ہے۔ وہ آپ کی صوابدید ہے لیکن میرے خیال میں جو assurance یہاں پر وزیر قانون اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی طرف دی گئی ہے وہ کافی ہے۔ آپ پہلے وہاں جا کر دیکھیں اور ان کو بتائیں اور آپ کے بتانے کے بعد اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ مطمئن نہیں ہیں تو پھر آپ جو بھی چاہیں وہ آپ کر سکتے ہیں۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب چیئر مین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب چیئر مین، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب والا! میرا ایک اہم سوال رہ گیا ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب چیئر مین، وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ اب مجبوری ہے اب ٹیک اپ نہیں ہو سکتا کیونکہ وقت ختم ہو گیا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے ماسٹر پلان کی تفصیل

\*2305، محترمہ نشاط افزاء، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر ایک ضلع کا صدر مقام ہونے کے باوجود آج بھی ایک پسماندہ قصبہ ہے۔ چند سال پہلے جب اس پسماندہ قصبہ کو ضلع کا درجہ دیا گیا تو اس شہر کو upgrade کرنے اور دوسرے ترقی یافتہ ضلعی ہیڈ کوارٹر کے معیار کے برابر

سوتیں مہیا کرنے اور پیمانہ گی دور کرنے کے لئے ترقیاتی کاموں کی جامع منصوبہ بندی کی گئی اور کوئی Master Plan اور خصوصی بیج تیار کیا گیا تھا؟

(ب) اگر درج بالا کا جواب مثبت میں ہے تو ماسٹر پلان اور خصوصی بیج کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ضلع کا درجہ حاصل ہونے سے پہلے نوبہ یک سنگہ پیمانہ قصبہ نہ تھا۔ بلکہ فیصل آباد کی ایک تحصیل تھی۔ ضلع کا درجہ ملنے کے بعد ضلع کا صدر مقام ہونے کی حیثیت سے نوبہ یک سنگہ میں مختلف سہولیات اور دفاتر کو اسی نسبت سے upgrade کر کے ضلعی ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا گیا ہے۔

(ب) جڑ (الف) کے جواب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

پنجاب اکنامکس ریسرچ انسٹیٹیوٹ ٹیوٹ لاہور

کے اغراض و مقاصد اور دیگر تفصیلات

\*2430، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) گبرگ III میں واقع پنجاب اکنامکس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کس ایکٹ کے تحت معرض وجود میں آیا؟ اس کی اہمیت اور تشکیل کیا ہے؟ کیا کوئی بورڈ اس کا انتظام چلاتا ہے؟ اس کے سربراہ کا عہدہ کیا ہے؟ کس سال یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا؟

(ب) مندرجہ انسٹیٹیوٹ نے اہم معاشی مسائل پر آج تک تحقیق کر کے حکومت کو کیا رپورٹ پیش کی ہے؟ کیا حکومت یہ رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کو تیار ہے؟

(ج) کیا ادارہ کی سفارشات پر حکومت نے عملدرآمد کیا ہے اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں؟ تفصیل بتائی جائے؟

- (د) کیا حکومت ادارہ ہذا کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔ تو وجوہات اگر نہیں تو کیا اس ادارہ کو بند کرنے کے اقدامات زیر غور ہیں؟
- (ر) کیا انسٹیٹیوٹ کی گرانٹ کا باقاعدہ Audit ہوتا ہے اور کیا اس کی سالانہ رپورٹ تیار کی جاتی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا قیام پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ آرڈیننس 1980 کے تحت ہوا۔ یہ ادارہ اہم سماجی و معاشی مسائل پر تحقیق کرتا ہے اور رپورٹ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو پیش کرتا ہے۔ ایک بورڈ جس کے سربراہ چیئر مین منصوبہ بندی و ترقیات ہیں انسٹیٹیوٹ کا انتظام چلاتا ہے۔

(ب) اس ادارہ نے اب تک متعدد امور پر تحقیق کر کے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو اپنی رپورٹیں پیش کی ہیں۔ جن کی تعداد 356 ہے۔ اس کے علاوہ 25 تحقیقاتی مقالے بھی شائع کئے ہیں۔ (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) حکومت یہ رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔

(ج) ادارہ کا کام تحقیق کرنا ہے۔ حکومت ان تحقیقاتی رپورٹوں پر غور کرتی ہے اور مناسب اقدامات کرتی ہے۔ محققانہ انسٹیٹیوٹ کی 1998 کی ایک رپورٹ میں مختلف ضلعوں کی پیمانہ گی کا تقابلی جائزہ کیا گیا اور اس کی بنیاد پر حکومت نے فنڈز اس طرح تقسیم کئے کہ زیادہ پیمانہ علاقوں کو نسبتاً زیادہ وسائل دینے لگے۔

(د) حکومت ادارہ کی کارکردگی سے مجموعی طور پر مطمئن ہے۔ حکومت کو ایک ایسے ادارے کی ضرورت ہے جو وقتاً فوقتاً اہم مسائل پر آزادانہ رائے دے سکے جو کہ تحقیق پر مبنی ہو۔ اس سلسلے میں پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کم وسائل کے باوجود اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ تاہم بہتری کی گنجائش ہے اور حکومت مناسب اقدامات کر رہی ہے۔

(ر) ادارہ کی گرانٹ کا سالانہ آڈٹ ہوتا ہے اور اس کی رپورٹ بنتی ہے۔

R.D.A بہاولپور کے دفاتر، گاڑیوں اور سٹاف کی تفصیلات

\*3173، ملک محمد اقبال چٹرا، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ

(الف) بہاولپور rural ڈویلمنٹ اتھارٹی کب وجود میں آئی؟

(ب) اس کے کتنے دفاتر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ اتھارٹی کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں۔ ان کے نمبر اور قیمت فرید کی تفصیل فراہم

کی جائے؟

(د) مذکورہ اتھارٹی میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعمیری قابلیت اور اس جگہ عرصہ

تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔ اس وقت کون کون سی اسمیاں غالی ہیں؟

(ر) مذکورہ ڈویلمنٹ اتھارٹی کے سربراہ کا نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کی تفصیل فراہم کی

جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) اس نام کی اتھارٹی نہ پہلے کبھی وجود میں رہی ہے اور نہ اب ہے۔

(ب) چونکہ سوال جز (الف) کا جواب یہ ہے کہ اتھارٹی کا وجود ہی نہ ہے۔ لہذا سوالات جزو ہانے

(ب) تاہم کی تفصیل فراہم نہیں کی جاسکتی۔

R.D.A بہاولپور کے تکمیل شدہ

اور زیر تکمیل منصوبہ جات کی تمام تر تفصیلات

\*3174، ملک محمد اقبال چٹرا، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ

(الف) بہاولپور رورل ڈویلمنٹ اتھارٹی نے 2000 سے آج تک کتنے ترقیاتی منصوبے کتنی

لاگت سے مکمل کئے ہیں؟

(ب) اس وقت اس اتھارٹی کے کتنے منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ ان منصوبوں کے نام، تخمینہ

لاگت، مدت تکمیل اور ٹھیکیداروں کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ج) کیا جاری منصوبہ جات کے آغاز سے قبل ان کے میڈر اخبارات میں مشترہ ہونے تو ان اخبارات کے نام، تاریخ اور نقل فراہم کی جائے؟
- (د) ان منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے کتنی پارٹیوں نے میڈروں میں حصہ لیا۔ ان پارٹیوں کے نام، کل ڈیپازٹ کی رقم کی تفصیل نیز جس پارٹی کو منصوبہ جات الاٹ ہونے اس کا نام، پتاجات اور کل ڈیپازٹ کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ر) ان منصوبہ جات کی منظوری کس اتھارٹی نے دی اور ورک آرڈر کس اتھارٹی نے الاٹ کیا؟ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) اس نام کی کوئی اتھارٹی موجود نہ ہے۔ لہذا مطلوبہ تفصیل غیر متعلقہ ہیں۔ سوالات جزو پائے (ب تا ر) کی تفصیلات اس لئے نہ دی جاسکتی ہیں کیونکہ جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اتھارٹی کا وجود ہی نہ ہے۔ لہذا تفصیل کا فراہم کرنا ناممکن ہے۔

### فورٹ منرو، ڈی۔ جی۔ خان کے لئے ترقیاتی ادارے کا قیام

\*3191، جناب نوید عامر جیوا، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی۔ جی۔ خان میں فورٹ منرو ویلی مری کے برابر کاروبار فراہم ہے۔ جس میں آج تک کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے ملکی اور غیر ملکی سیاح ادھر کارخ نہیں کرتے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فورٹ منرو ویلی کے لئے کوئی ایسی اتھارٹی موجود نہیں ہے جو کہ مری کی طرح اس میں ترقیاتی کام کروائے؟
- (ج) اگر جزو پائے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت فورٹ منرو ویلی کی ترقی کے لئے اتھارٹی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

- (الف) ڈی جی غن فورٹ منرو ویل کا تھبل مری سے نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ مری دار الخلافہ اسلام آباد کے قریب ہونے کی وجہ سے سیاحوں کی پہنچ کے لئے آسان ہے۔
- (ب) جی ہیں۔ فورٹ منرو کی ترقیت کے لئے کوئی ترقیاتی اتھارٹی موجود نہیں ہے۔
- (ج) ابھی تک فورٹ منرو کی ترقی کے لئے کسی ترقیاتی اتھارٹی کا قیام زیر غور نہیں ہے۔ تاہم اس کی ترقی ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جس کے لئے صوبائی حکومت دوسرے اضلاع کی طرح ذیرہ غازی غن کو ترقیاتی کاموں کے لئے رقم فراہم کر رہی ہے۔

### B.R.D.P کی مستقل محکمانہ حیثیت اور ملازمین کے مسائل

- \*3211 محترمہ تمیز نوید، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے B.R.D.P کے نام سے دیہاتی عوام کی تعلق و بہبود اور ترقی کے لئے ایک ادارہ قائم کیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادارہ رحیم یار غن اور بہاولنگر کے عوام کی تعلق و بہبود کے ساتھ ساتھ علاقہ کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ ادارہ ایک خاص مدت کے لئے قائم کیا گیا ہے، جب کہ اس کی افادیت دوسرے بعض مستقل اداروں سے بہت زیادہ ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ادارہ ہذا کے ملازمین بھی ادارہ ختم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ملازمت سے فارغ ہو جاتے ہیں؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ ادارہ ہذا کے ملازمین عارضی ملازم ہیں۔ جن کو مزید ترقی کے مواقع بھی میسر نہ ہیں؟

(و) اگر جزو ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ادارہ کو بہاول پور ڈویٹمنٹ اتھارٹی کی طرح ایک مستقل ادارہ بنانے اور اس کے ملازمین کے مذکورہ مسائل حل کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟  
وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) صوبائی حکومت نے B.R.D.P کے نام سے کوئی ادارہ قائم نہیں کیا۔ تاہم حکومت نے ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک کے مالی تعاون سے بہاول پور دیسی ترقیاتی پراجیکٹ کے نام سے ایک منصوبہ کا 1997-98 میں آغاز کیا تھا جو کہ اب اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ب) جی ہاں۔ بہاول پور دیسی ترقیاتی پراجیکٹ ساتھ بہاول پور ڈویژن کے تینوں اضلاع یعنی بہاول پور، بہاولنگر اور رحیم یار خان کی ترقی کے لئے مختلف منصوبہ جات کے ذریعہ سے دیسی عوام کی تعلق و بہبود میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

(ج) جی ہاں۔ بہاول پور دیسی ترقیاتی پراجیکٹ 1997-98 سے چھ سال کی مدت 1997-98 تا 2002-03 کے لئے قائم ہوا تھا۔ اس پراجیکٹ کی پہلی چھ سالہ مدت 30 جون 2003 کو ختم ہوئی۔ اب اس پراجیکٹ کی مدت میں حکومت پنجاب کی تجویز ایشیائی ترقیاتی بینک نے ایک سال کی توسیع کر دی ہے جو کہ 30 جون 2004 تک ہے۔

(د) درست ہے۔

(ه) درست ہے۔

(و) ادارہ بڑا ایک پراجیکٹ ہے اور اس کا دورانیہ مخصوص ہے۔ صوبہ بھر میں اس طرح کے اور بھی کئی پراجیکٹس کام کر رہے ہیں۔ جو اپنی مدت ختم ہونے پر اختتام پذیر ہو جائیں گے۔ جیسا کہ تمام مخصوص دورانیہ کے پراجیکٹس مکمل ہونے کے ساتھ ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ لہذا اس پراجیکٹ کو مستقل ادارہ بنانے کی کوئی تجویزیی امکان زیر غور نہ ہے۔



B.R.D.P کو ملنے والے ترقیاتی فنڈز اور پراجیکٹس کی تمام تفصیلات

\*3212، محترمہ تمینہ نوید، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بہاولپور رورل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کا ادارہ کب معرض وجود میں آیا؟

(ب) مذکورہ ادارے کو سال 2000-01 تا سال 2003-04 کتنا سالانہ فنڈ فراہم کیا گیا۔ سال وار

اور ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ ادارے کے تحت کتنی اور کون کون سی سکیمیں شروع کی گئیں۔ کون کون

سی سکیمیں مکمل اور کون کون سی سکیمیں تاحال نامکمل ہیں۔ نامکمل سکیمیں کب تک

مکمل ہو جائیں گی؟

(د) مذکورہ ادارہ جن سکیموں پر فنڈز خرچ کر رہا ہے۔ ان سکیموں سے ڈویژن بہاولپور کی عوام

کی کس مدد تک حلال و بہود ہو رہی ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) بہاولپور دیسی ترقیاتی پراجیکٹ ایسٹرن ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک کے مالی

تعاون سے 1997-98 میں معرض وجود میں آیا۔

(ب) B.R.D.P کو ایسٹرن ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک کی مالی امداد کے علاوہ حکومت

پنجاب بھی سالانہ فنڈز فراہم کرتی رہی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فراہم کردہ فنڈز (ملین روپے)

غیر ملکی ادارے	حکومت پنجاب	سال
263.170	56.710	2000-01
312.059	47.740	2001-02
430.837	75.329	2002-03
476.520	200.000 (Allocation)	2003-04

چونکہ BRDIP ڈیزائن اور اس پر عملدرآمد پورے بہاولپور ڈویژن (سائبر) پر مبنی ہے۔ لہذا

اس میں فنڈز کی ضلع وار تفصیلات ممکن نہ ہے۔

(ج) بہاولپور دیہی ترقیاتی پراجیکٹ کا بنیادی مقصد سابقہ بہاولپور ڈویژن کے پسماندہ دیہی علاقوں کی ترقی سے آمدنی اور روزگار کے مواقع فراہم کر کے غربت کو مٹانا ہے۔ یہ مقصد درج ذیل طریقوں سے حاصل کیا جا رہا ہے۔  
منصوبہ کے اجزاء

دیہی شاہرات (Rural Roads)

اصلاح آب پاشی (Watercourse Improvement)

دیہاتوں کے لئے بجلی کی فراہمی (Rural Electrification)

چھوٹے چھوٹے منصوبہ جات (Small Scale Infrastructure)

اس سلسلے میں 'B.R.D.P' 31- اکتوبر 2003 تک کل 1230 منصوبہ جات کا آغاز کر چکا ہے۔ جس میں کہ 96 دیہی شاہرات، 546 اصلاح آب پاشی کے منصوبہ جات، 180 دیہاتوں کے لئے بجلی کی فراہمی اور 408 چھوٹے چھوٹے منصوبہ جات شامل ہیں۔ ان میں سے 31- اکتوبر 2003 تک کل 1104 منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔ ان میں 67 دیہی شاہرات، 498 اصلاح آب پاشی کے منصوبہ جات، 150 گاؤں کو بجلی کی فراہمی اور 389 چھوٹے چھوٹے منصوبہ جات شامل ہیں۔

اس وقت 126 منصوبہ جات تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ ان میں 29 دیہی شاہرات، 48 اصلاح آب پاشی کے منصوبہ جات، 30 گاؤں کو بجلی کی فراہمی اور 19 چھوٹے چھوٹے آمدنی اور روزگار بڑھانے والے منصوبہ جات شامل ہیں۔ یہ تمام منصوبہ جات اثناء اللہ سال 2004 میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گے۔

(د) بہاولپور دیہی ترقیاتی پراجیکٹ بلاشبہ سابقہ بہاولپور ڈویژن کے طریب عوام کی ترقی و بہبود کے لئے دن رات کوشش ہے۔ جو منصوبہ جات اس پراجیکٹ نے اب تک مکمل کئے ہیں یا جو ابھی زیر تکمیل ہیں۔ ان سب کی افادیت خود ان منصوبہ جات کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ دیہی شاہرات، اصلاح آب پاشی دیہی علاقوں کے لئے فراہمی بجلی اور دیہی علاقوں کے لئے چھوٹے چھوٹے آمدنی اور روزگار بڑھانے والے منصوبہ جات ایسے

پراجیکٹس ہیں جو دیسی اور زرعی ترقی میں نہایت مدد و معاون جات ہو رہے ہیں۔ B.R.D.P کے ماہرین نے اس ترقیاتی پراجیکٹ کے دیسی علاقوں کے استفادہ کنندگان کے ساتھ مل کر جو سروے کئے ہیں۔ ان جائزوں کے مطابق B.R.D.P واقعی اس پسماندہ علاقہ کی ترقی و بہبود میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

ماہرین کی جائزہ رپورٹوں کے مطابق B.R.D.P کے اوپر دیئے گئے مختلف منصوبہ جات کی تکمیل سے اب تک کے فوائد مختصر آدرج ذیل ہیں۔

- 1۔ B.R.D.P کے استفادہ کنندگان کی کل تعداد 10,29,000
  - 2۔ دیسی علاقوں میں پیدا کئے گئے روزگار کے مواقع 5,000
  - 3۔ دیسی علاقوں میں منصوبہ جات کی تکمیل سے حاصل کی گئی اضافی سالانہ آمدنی 73 ملین روپے
- علاوہ ازیں دیسی شاہرات، اصلاح آبپاشی و دیسی علاقوں میں بجلی کی فراہمی ایسے منصوبہ جات ہیں جو تیز دیسی و زرعی ترقی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان منصوبہ جات کی تکمیل سے متعلقہ دیسی علاقوں کے استفادہ کنندگان واقعی بہت مطمئن اور خوش ہیں۔

### ضلع فیصل آباد۔ ترقیاتی فنڈز

#### اور منصوبہ جات کی تفصیل

\*3452، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع فیصل آباد میں جولائی 2000ء تا حال کون کون سے ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے۔ فی منصوبہ تخمینہ کیا ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ کتنے زیر تکمیل ہیں۔ اور کتنے منصوبے ایسے ہیں جن پر ابھی تک عملی طور پر کام ہی شروع نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت زیر تکمیل منصوبہ جات کو مکمل کرنے اور شروع نہ کئے گئے منصوبہ جات کو شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) صوبائی حکومت کی طرف سے شروع کئے گئے منصوبہ جات کی فہرست مع نام منصوبہ اور تخمینہ جات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

(ب) کل 31 منصوبے تھے۔ ان میں سے تین مکمل ہو گئے۔ 9 منصوبہ جات پر کام شروع ہوا اور اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کی وجہ سے ضلعی حکومت کے سپرد کر دینے گئے۔ ایک منصوبہ پر کام شروع نہ ہوا۔ وہ بھی ضلعی حکومت کے سپرد کر دیا گیا۔ باقی 18 منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔

(ج) صوبائی حکومت کی تحویل میں تمام منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اور انہیں مکمل کیا جانے کا۔

ضلع شیخوپورہ، 1999 تا 2003 پی اینڈ ڈی

کے منصوبہ جات کی تفصیلات

\*4136، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات نذرہ نواز شین بیان فرمائیں گے کہ، (الف) ضلع شیخوپورہ میں سال 1999، 2000 میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے منظور ہوئے۔

ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں۔ تکمیل شدہ اور زیر تکمیل منصوبہ جات پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی۔ منصوبہ جات کے نام بھی تحریر کئے جائیں؟

(ب) مزید کہہ ضلع میں سال 2000-01، 2001-02 اور 2002-03 میں کتنے ترقیاتی منصوبے منظور ہوئے، کتنے مکمل ہو چکے ہیں۔ کتنے زیر تکمیل ہیں۔ کتنے ایسے جو ابھی شروع ہی

نہیں ہوئے۔ الگ الگ تعداد اور نام منصوبہ جات تحریر کئے جائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) ضلع شیخوپورہ میں سال 1999-2000 میں کل 19 منصوبے منظور ہوئے۔ ان میں سے 15 منصوبے مکمل ہو گئے۔ جن پر 69.219 ملین روپے خرچ ہوئے اور چار منصوبے زیر تکمیل رہے۔ جن پر 110.315 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں سال 2000-01 میں 17 منصوبے منظور ہوئے۔ ان میں سے 10 منصوبے مکمل ہو گئے۔ جن پر 61.559 ملین روپے خرچ ہوئے۔ باقی سات منصوبوں پر کام جاری رہا۔ جن پر 47.078 ملین روپے خرچ ہوئے۔ سال 2001-02 میں تین منصوبے منظور ہو کر شروع ہوئے۔ جو زیر تکمیل ہیں اور ان پر 49.378 ملین روپے خرچ ہوئے۔ سال 2002-03 میں ایک منصوبہ منظور ہوا۔ جس پر بوجہ عدم دستیابی زمین کام شروع نہ ہو سکا اور پانچ منصوبے برائے منظوری ضلعی حکومت کے زیر غور رہے۔

مندرجہ بالا تمام 45 منصوبوں کی فہرست مع تخمینہ جات و اخراجات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

ارکان اسمبلی کے ترقیاتی فنڈز کا بذریعہ سی۔سی۔بی استعمال

\*4749، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا ایم۔ پی۔ ایز کے ترقیاتی فنڈز سی۔سی۔بی (سینئر کمیونٹی بورڈ) کے ذریعے خرچ ہو سکتے ہیں؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ فنڈز بھی سی۔سی۔بی کے ذریعے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) تعمیر پنجاب پروگرام کے فنڈ سینئر کمیونٹی بورڈ کے ذریعے خرچ نہیں ہو سکتے۔

(ب) ممبران صوبائی اسمبلی کے ترقیاتی فنڈ سیزن کمیونٹی بورڈ کے ذریعے خرچ نہیں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ سیزن کمیونٹی بورڈ 2001 P.L.G.O کے تحت معرض وجود میں آئے ہیں اور ان کے لئے فنڈ بھی 2001 P.L.G.O میں دینے کے طریقہ کے مطابق لوکل کونسلز مہیا کرتی ہیں۔ جب کہ تعمیر پنجاب پروگرام کے فنڈ صوبائی حکومت مہیا کرتی ہے۔ صوبائی حکومت کے فنڈ سیزن کمیونٹی بورڈ کے ذریعہ خرچ کرنے کا کوئی قانون نہ ہے۔

ضلع شیخوپورہ، گزشتہ تین سالوں میں مکمل

اور نامکمل ترقیاتی سکیموں کے نام اور فنڈز کی تفصیلات

\*5165، میاں خالد محمود، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) ضلع شیخوپورہ میں پچھلے تین سالوں میں کتنی ترقیاتی سکیمیں منظور ہوئیں۔ اب تک کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ کتنی پر کام جاری ہیں۔ کتنی سکیمیں ایسی ہیں جن پر ابھی تک کام شروع نہیں ہو سکا؟

(ب) پی۔ پی۔ 167 میں پچھلے تین سالوں میں کل کتنی سکیمیں شروع ہوئیں۔ کتنی مکمل ہوئیں۔ کتنی نامکمل ہیں۔ مذکورہ ترقیاتی سکیموں پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔ سکیموں کے نام بھی ایوان میں پیش کئے جائیں؟

(ج) حکومت پی۔ پی۔ 167 میں نامکمل سکیموں کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) ضلع شیخوپورہ میں سال 2000-1999 سے سال 2002-03 تک کل 40 منصوبے منظور ہونے لگے۔ ان میں سے 25 مکمل ہو گئے تھے۔ 14 منصوبوں پر کام جاری رہا۔ ایک منصوبہ پر بوجہ عدم دستیابی زمین کام شروع نہ ہو سکا۔

- (ب) ضلعی حکومت شیخوپورہ نے پچھلے 3 سالوں میں PP-167 میں 129 سکیمیں شروع کی تھیں۔ جن میں سے 117 سکیمیں مکمل ہو گئیں۔ جن پر کل خرچ 55.154 ملین روپے آیا تھا۔ 12 سکیموں پر کام جاری رہا۔ سکیموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) مندرجہ بالا 12 سکیمیں سال 2004-05ء میں مکمل ہو جائیں گی جن کا تخمینہ 79.465 ملین روپے ہے۔

### پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے سٹاف گرانٹس

#### اور اس سے متعلقہ دیگر تفصیلات

- \*5583، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) منجانب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کہاں واقع ہے؟
- (ب) سال 1996 سے آج تک اس انسٹیٹیوٹ کو کتنی گرانٹ کس کس مد میں فراہم کی گئی اور یہ رقم کس کس مد میں خرچ کی گئی ہے؟
- (ج) اس انسٹیٹیوٹ میں کس کس فیلڈ میں کن کن افراد کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ سال 1996 سے آج تک کتنے افراد کو ٹریننگ دی گئی اور ان کی ٹریننگ پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟
- (د) اس انسٹیٹیوٹ میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور ان کی سالانہ تنخواہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

#### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

- (الف) منجانب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا دفتر 48 سوک سنٹر جوہر ٹاؤن لاہور میں واقع ہے۔
- (ب) انسٹیٹیوٹ کے سٹاف کی تنخواہ، الاؤنسز، کرایہ برائے عمارت، سفری و یومیہ خرچ الاؤنس، بجلی، ٹیلی فون، گیس، پانی، بھروں، گاڑیوں کی خریداری و مرمت، رسائل کتابیں و اخبارات، طبی مشینری، طباعت، طبی علاج برائے ملازمین، متفرق اتفاقی ضروریات

کے معاملہ کے لئے گرانٹ ملی اور انہی مدت پر خرچ کی گئی۔ 1996 سے آج تک ملنے والی گرانٹ مندرجہ ذیل ہے۔

رقم گرانٹ (روپوں میں)	سال
5801500	1996-97
5850625	1997-98
6142920	1998-99
6545700	1999-2000
7273000	2000-01
7273000	2001-02
8500000	2002-03
13120000	2003-04

(ج) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ بنیادی طور پر ایک تحقیقاتی ادارہ ہے۔ 1996 سے 2003 تک سینئر سٹاف کی کمی کی وجہ سے انسٹیٹیوٹ نے ٹریننگ کورسز کا انعقاد نہیں کیا اور اس پر کوئی خرچ نہیں ہوا۔

(د) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں 48 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ایجنسی برائے بارانی ایریا ڈویلپمنٹ کے 1996 سے تاحال

ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

\*5584، ملک اصغر علی قصیر، کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نواز شریف فرمائیں گے کہ، (الف) ایجنسی برائے بارانی ایریا ڈویلپمنٹ میں کون کون سے اضلاع اور تحصیلیں شامل ہیں۔ ان کے نام کیا ہیں؟



(ب) سال 1996 سے آج تک اس ایجنسی نے ان اضلاع اور تحصیلوں میں بارانی علاقوں کی تلافی کے لئے کتنے اور کون کون سے منصوبے مکمل کئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ ایجنسی بارانی علاقوں میں کاشتکاری کے لئے کسانوں کو یوب ویل لگانے کے لئے قرضہ فراہم کرتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو سال 1996 سے آج تک کتنے افراد کو کتنا قرض یوب ویل لگانے کے لئے فراہم کیا گیا ہے؟

(د) آئندہ حکومت اس علاقے کے کسانوں کو یوب ویل لگانے کے لئے کتنا قرض دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات،

(الف) ایجنسی برائے بارانی ایریا ڈیولپمنٹ (آباد) کے زیر انتظام مندرجہ ذیل اضلاع اور تحصیلیں ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

- |                   |  |
|-------------------|--|
| 1- انگ            | انگ، فتح جنگ، حسن ابدال، جند پندی، گھیب        |
| 2- راولپنڈی       | راولپنڈی، ٹیکلا، کوٹہ، کوئی ستیاں، مری، گوجران |
| 3- پکووال         | پکووال، سہ گنگ، چو اسیدان شاہ                  |
| 4- بہم            | بہم، سوواہ، دیر، پنڈ دادان خان                 |
| 5- گجرات          | گجرات، سرانے، حالگیر، کھاریاں                  |
| 6- سیالکوٹ        | سیالکوٹ، پسرور، ڈسکہ                           |
| 7- نارووال        | نارووال، شکر گڑھ                               |
| 8- خوشاب          | خوشاب، نور پور                                 |
| 9- میانوالی       | میانوالی، عیسیٰ خیل، نیلاں                     |
| 10- بکر           | بکر، کلور، کوٹ، سکیرہ، دریاخان                 |
| 11- لہ            | لہ، چوہارہ، کروڑ                               |
| 12- ڈیرہ غازی خان | ڈیرہ غازی خان، تونسہ شریف                      |
| 13- راجن پور      | راجن پور، جام پور، روہیل                       |

(ب) 1996 سے آج تک آباد نے ان اضلاع اور تحصیلوں میں کل چار منصوبے مکمل کئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ملاق	نمبر شمار نام منصوبہ
تحصیل شکر گڑھ، پکوال، سوہاؤہ، فتح جنگ	1۔ دوسرا بارانی ترقیاتی منصوبہ
ہمدانی علاقہ جات	2۔ آبی وسائل کی ترقی کا منصوبہ
	بذریعہ تعمیر مٹی ڈیم و تالاب
ایچ۔	3۔ مھوٹے آبی ذرائع کی ترقی کی
	سکیم بذریعہ کھدائی کٹواں جات
ایچ۔	4۔ آبی وسائل کی ترقی کا منصوبہ بذریعہ
	یوب ویل ٹربائین لفٹ ہپ

(ج) یہ ادارہ یوب ویل لگانے کے لئے قرضہ فراہم نہیں کرتا بلکہ 50 فیصد کے حساب سے سبزی دیتا تھا۔ جس کی زیادہ سے زیادہ حد یوب ویل کے لئے 20 ہزار روپے اور ٹربائین کے لئے 95 ہزار روپے اور لفٹ ہپ کے لئے 10 ہزار روپے تھی۔ 1996 سے لے کر آج تک 1024 افراد کو مدد فراہم کی گئی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

افراد	ٹربائین	یوب ویل	لفٹ ہپ	رقم
1024	133	223	668	23775000 روپے

(د) کاشتکاروں کے لئے قرضہ جات صرف مالی ادارے فراہم کرتے ہیں۔ آباد صرف سبزی دیتا ہے جو کہ آئندہ منصوبوں میں بھی جاری رکھی جانے گی۔

### توجہ دلاق نوٹس

جناب چیئرمین، اب ہم توجہ دلاق نوٹس take up کرتے ہیں جو کہ رانا حمزہ اللہ خان اور سید احسن اللہ و قاسم صاحب کا سوال ہے۔ رانا صاحب! آپ پیش کریں گے؟

سر سید ٹاؤن فیصل آباد، دوران حراست پولیس تشدد سے

شہری کی ہلاکت پر حکومتی کارروائی کی تفصیل

229، رانا مناء اللہ خان اور سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 13-14 اگست کی درمیانی شب پیش امام جامع نور القرآن سرسید

ٹاؤن فیصل آباد قاری نور محمد، قاری عبید اللہ اور قاری امام دین کو پولیس نے گرفتار کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قاری نور محمد کو دوران پولیس حراست بذریعہ تشدد ہلاک کر دیا

گیا اور اس امر کی تصدیق پوسٹ مارٹم رپورٹ اور دیگر گرفتار شدگان جنہیں بد ازاں رہا

کر دیا گیا، کے بیانات سے ہوتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب اس انتہائی سنگین، سزاگاہ واقعہ کی انکوائری یا

حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لاری ہے نہ ہی لالنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر یہ

درست ہے تو وجہ بیان کی جائے؟

جناب چیئرمین، سی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکر یہ جناب چیئرمین!

(الف) یہ درست نہ ہے کہ فیصل آباد پولیس نے 13-14 اگست 2004 کی درمیانی شب پیش

امام جامع دارالقرآن سرسید ٹاؤن فیصل آباد قاری نور محمد، قاری عبید اللہ اور قاری امام دین

کو فیصل آباد پولیس نے گرفتار کیا۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے کہ قاری نور محمد فیصل آباد پولیس کی حراست کے دوران بذریعہ

تشدد ہلاک ہوئے۔ جہاں تک پوسٹ مارٹم کا تعلق ہے اس سلسلہ میں مقدمہ درج ہے اور

اس کی تفتیش ہو رہی ہے اور پوسٹ مارٹم کی حتمی رپورٹ ابھی موصول نہیں ہوئی۔

(ج) واقعہ بذمہ متعلق مقدمہ قتل زیر دفعہ 302 تپ درج ہو چکا ہے۔ تفتیش جاری ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! وزیر قانون صاحب کا یہ جواب تو بالکل مبہم ہے۔ انہوں نے کہا

ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ 13-14 اگست کی درمیانی شب قاری نور محمد اور دوسرے جو دو آدمی ہیں ان کو گرفتار کیا گیا۔ اگر ان کو گرفتار نہیں کیا گیا تو وہ پھر زیر حراست کہل رہے اور اس کے بعد پولیس اس کی dead body کو لے کر الائیڈ ہسپتال گئی ہے جہاں پوسٹ مارٹم ہوتا ہے اور وہاں سے ان کے لواحقین کو بلایا گیا ایم۔ ایم۔ اسے سے ان کا تعلق تھا ایم۔ ایم۔ اسے کے مقامی حمید اراں کو بلایا گیا ان کے ساتھ negotiations ہوئیں اور اس کے بعد اس کی dead body انہیں hand over کی گئی۔۔۔۔

(اس مرحلے پر جناب چیئر مین رائے امجد احمد کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

جناب چیئر مین، جی رانا مناء اللہ صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئر مین! فیصل آباد میں میرے حلقے سے جامع مسجد نور القرآن کے امام قاری نور محمد کو ان کے دو ساتھیوں قاری عبید اللہ اور قاری امام دین کے ہمراہ 13/14 کی شب پولیس نے گرفتار کیا، اس کے بعد انہیں تاجر کیا اور دو تین دن بعد مقامی پولیس نے باقاعدہ ان کے گھر اطلاع دے کر اور ان کا ایم۔ ایم۔ اسے سے تعلق تھا ایم۔ ایم۔ اسے کے مقامی حمید اراں کو بلا کر ان کے ساتھ negotiate کر کے ان کی dead body ان کے سپرد کی۔ اب اس کے جواب میں لائسنس صاحب فرما رہے ہیں کہ پولیس نے انہیں گرفتار ہی نہیں کیا تو پھر کس نے ان کو گرفتار کیا؟ پھر کس نے ان کے اوپر تشدد کیا؟ یہ بتائیں کہ اب تک انہوں نے اس کے اوپر کیا investigation کی ہے؟ ان کی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں یہ درج ہے کہ سر میں نیگیوں نشانات کے علاوہ دونوں کانوں، کانوں کے پیچھے بظلوں، کھنٹوں، کمینوں، کلانی، ٹخنوں اور گردن پر ضربات کا دباؤ عامی گہرائی تک ہے، انہوں کی ہتھیلی طرف روئے پھیرے جانے کی وجہ سے گوشت پھٹ چکا ہے۔ ان کے جسم پر تاجر کے 270 نشانات نوٹ کئے گئے ہیں اور اس کے بعد پولیس نے اس کی dead body ان کے درہما کے حوالے کی ہے۔ قاری عبید اللہ اور قاری امام دین کو ڈی پی او ہاؤس سے قاری نور محمد کی death کے دوسرے روز رہا کیا گیا ہے تو پھر اگر پولیس involve نہیں ہے تو پھر پولیس کو dead body کہاں سے ملی؟ پولیس نے پھر ان کی dead body کہاں سے حاصل کی؟ اور ان کے سپرد کی۔ ان دو آدمیوں نے اپنی رہائی کے بعد جو بیانات دیے

ہیں اور انہوں نے جو مقدمہ درج کیا ہے اس پر کیا progress ہے؟ اس پر کیا investigation ہوئی ہے؟ تو اس بارے میں یہ بتائیں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ پولیس نے انہیں گرفتار نہیں کیا تھا۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ قاری صاحب کی نش پولیس کو ملی۔ اس کے بعد نامعلوم افراد کے خلاف 302 کا مقدمہ درج کیا گیا۔ اب آپ سے میری گزارش ہے اور معزز رکن سے بھی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی وقوعہ میں سب سے معتبر بیان لواحقین یا مدعی فریق کا ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ معتبر بات مدعی کی مانی جاتے گی۔ یہ جس طرح رانا منا، اللہ صاحب نے فرمایا ہے تقریباً 13 یا 14 تاریخ کا واقعہ بتا رہے ہیں اگر ان کی بات کو درست تسلیم کر لیا جائے اور اس کے بعد ایف۔ آئی۔ آر 17/18 تاریخ کی ہے جب ان کی نش ملی۔ میں بالکل ان ساری باتوں سے اتفاق کرتا ہوں جس طرح رانا صاحب نے فرمایا کہ ان کا تعلق ایم۔ ایم۔ اے سے ہے۔ جب قاری صاحب کا جنازہ ہوا تو تقریباً دس ہزار کے قریب افراد نے ان کے جنازے میں شرکت کی اور اسی جنازے میں ڈی۔ پی۔ او فیصل آباد اور ضلع فیصل آباد کے دیگر متعلقہ پولیس حکام بھی موجود تھے۔ اس کے بعد میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرے پاس ایک درخواست ہے جو 31/08/2004 کی ہے یعنی وقوعہ سے تقریباً 10/15 دن بعد کی یہ درخواست ہے اور اس درخواست میں لواحقین نے ایم۔ ایم۔ اے کے جو معتبر حضرات ہیں ان کی طرف سے جو حقائق بیان کئے گئے ہیں پولیس نے اب اس کو بھی کارروائی کا حصہ بنایا ہے اور جس کا اہم اس درخواست میں کیا گیا ہے صین انسی لائنوں پر پولیس اب تفتیش کر رہی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ کے پاس اس کی کاپی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں بات مکمل کر لوں۔

جناب چیئرمین، ایک کاپی ان کو بھیج دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں بڑھ کر سنانے لگا ہوں۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب چیئرمین! راجا صاحب کا ہذا کے ہیر مہیر میں پڑے ہوئے ہیں۔

ایف۔ آئی۔ آر کھی گئی ہے، ظلم کے بیان لکھے ہونے ہیں، یہ ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے۔ یہ تو وہ کام ہیں جو یہ خود کرتے ہیں اور کسی کے کہنے پر نہیں کرتے، اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین، چودھری صاحب! اگر وہ کہتے ہیں کہ ان کے بیان ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب چیئرمین! میری عرض سن لیں، یہاں پر کوئی قتل نہیں ملے گا۔ میری بات سنیں۔ تحقیق کریں نہ کریں مرنے والا مر گیا ہے اور اسے حکومت نے مارا ہے، گورنمنٹ نے مارا ہے، پولیس نے مارا ہے۔ ایک اس کو نہیں مارا، کئی لوگوں کو مارا ہے۔ آپ میری بات سن لیں۔ جن کی ایف۔ آئی۔ آر یہ خود درج کرتے ہیں تو یہ کون سے جھپٹتے ہیں، جی، آدمی ہمارا مرنے والا ہے۔ آئی۔ آر گورنمنٹ درج کرتی ہے۔ رائے صاحب! آپ خود بھی جانتے ہیں کہ کیسے قتل ہوتے ہیں لیکن آپ دل کی آواز باہر نکالیں، اگر یہ منصف ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس قتل کو مٹانا چاہیے تو میں یہاں پر یہ رائے دیتا ہوں کہ آپ ایوان کے اندر ایک کمیٹی بنائیں جو فیصل آباد جا کر اس کی تحقیق کرے۔ وہ جن جن لوگوں کو شامل تفتیش کرنا چاہے، چاہے وہ ڈی۔ پی۔ او فیصل آباد ہو، چاہے ایس۔ ایچ۔ او ہو، انسپکٹر ہو یا ڈی۔ ایس۔ پی ہو یا کوئی برسر اقتدار پاور والا آدمی ہو، وہ جس کو بھی چاہیں شامل تفتیش کریں، تب ہی اس قتل کا پتلا مل سکتا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ ورنہ بنیائیں کا پتلا چلے گا، قاری نور محمد کا پتلا چلے گا۔ چیئرمین صاحب! آپ جتنے مرضی پاور فل ہو کر یہاں بیٹھے رہیں۔ یہاں تو قتل ہوتے رہیں گے اور ہنرم بھی ہوتے رہیں گے مگر کسی کو کوئی علم نہیں ہو گا۔ اگر آپ انصاف دینا چاہتے ہیں، حکومت پنجاب انصاف دینا چاہتی ہے تو پنجاب اسمبلی کی کمیٹی بنائیں جو وہاں جا کر اس کی تحقیق کرانے اور اپنے زیر سایہ تفتیش کرانے انشاء اللہ تعالیٰ پائی کا پانی اور دودھ کا دودھ سامنے آجانے گا۔ یہ راجا صاحب بیٹھے ہیں اگر تائید کرتے ہیں تو بتادیں۔

جناب چیئرمین، جی، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! میں نے اور محترم رانا صاحب نے مل کر یہ Call Attention Notice دیا تھا۔ خود معزز وزیر نے یہ تسلیم فرمایا ہے کہ یہ نش پولیس نے

حوالے کی۔ ہمیں یہ بتائیں کہ انہیں وہ نفس سزک پر پڑی ملی تھی؟ وہ کسی گھر سے اٹھا کر لائے تھے؟ کسی مسجد سے لے کر آئے تھے؟ کہاں سے لے کر آئے تھے؟ ایک آدمی کو صوبہ پنجاب کے اندر یہاں کی پولیس کی موجودگی میں 'پولیس کو ساتھ لے کر مختلف ایجنسیوں کے لوگ اغوا کر کے لے جاتے ہیں' 200 سے زائد اس کے جسم پر زخم لگاتے ہیں۔ اس کے ساتھ گرفتار کئے گئے مزید دو افراد گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے ماہرہ کو ہمارا بھروسہ نکال دیا ہے۔ اس آدمی کو شہید کر دیا جاتا ہے۔ یہ خون ہمیشہ بولا کرتے ہیں۔ خون پھر خون ہے پلکے کا تو جم جلنے کا۔ آج اس ملک میں جو ظلم ہو رہا ہے 'آج جن لوگوں کو خود افواج پاکستان کے مختلف لوگوں نے پوری protection اور تربیت دی تھی' جن کو پیدا دیا تھا' جن کو اسلحہ دیا تھا اور ان کی پوری ٹریننگ کر کے مختلف کالوں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ آج انہیں گھروں سے اٹھا کر شہید کیا جا رہا ہے۔ آج وانا کے اندر پاک ہٹانے نے، مہادی کر کے پچاس پاکستانیوں کو شہید کر دیا ہے۔ کلرل کے مقام پر جہاں ایک ہزار سے زائد پاکستانی فوج کے جوان شہید ہوئے وہاں پر مہادی کرنے کے لئے ہٹانے نہیں پہنچی مگر آج وانا میں پہنچ گئی ہے۔ وہاں پاکستانیوں پر مہادی کی جا رہی ہے۔ یہ اسی ظلم کی ایک کڑی ہے۔ پورے ملک کے اندر اسلام کا نام لینے والوں 'دین کا نام لینے والوں اور جہلا کا نام لینے والوں کا تھپہ بند کیا جا رہا ہے' انہیں امریکہ کے ایما پر اس طرح مسجدوں سے اٹھا اٹھا کر اور اغوا کر کے شہید کیا جا رہا ہے۔ جناب عالی! یہ پاکستان اسلام کے نام پر جاتا تھا۔ یہاں پر 98% لوگ مسلمان رہتے ہیں ان مسلمانوں کا تھپہ تنگ کر کے انہیں گھروں سے اٹھا کر آپ لے کر جا رہے ہیں۔ میں صوبہ پنجاب کی حکومت سے یہ کہتا ہوں کہ خدا کے لئے صوبہ پنجاب پر کنٹرول، حکومت اور ساری کی ساری پولیس ان کے ماتحت ہے۔ یہ کون لوگ ہوتے ہیں جو راتوں رات آتے ہیں 'مدرسوں سے لوگوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں ان کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ پہلے پتا نہیں چلتا تھا اب ان کی نفسیں ملنا شروع ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔

وزیر امداد باہمی، پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب چیئرمین، دو قاص صاحب! تشریف رکھیں۔ جی کرنل صاحب!

وزیر امداد باہمی، جناب چیئرمین اسب سے جملے تو technically ان کا کچھ سوال بن رہا ہے یا کیا بات کسی اور subject پر ہو رہی ہے، پہنچ یہ جہاد اور دہشت گردی پر گئے۔ گزارش یہ ہے کہ وائس آئرٹن غیر ملکیوں کے خلاف ہو رہا ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ فلور ان کو دیا ہوا ہے۔ جی، کرنل صاحب! جاری رکھیں۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! درحقیقت بات شروع کرنے سے پہلے بہت شور مچا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاد ایک اسلامی فریضہ ہے مگر میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ انہیں یہ بھی پتا ہونا چاہیے کہ جہاد کب فرض ہوتا ہے اور کون اس کے لئے فتویٰ دیتا ہے۔ ہر جملے کے مولوی کو اختیار نہیں ہے کہ وہ جہاد کے فتوے جاری کر دے؛ دوسری چیز میں آپ کو یہ عرض کرتا ہوں کہ دہشت گردی کے لئے اسلام کے اندر۔۔۔ (قطع کلامیں)

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ یہ کال اینشن نوٹس ہے۔ جس صاحب نے ضمنی سوال کرنا ہے وہ کرے۔ یہ تو ہر بات پر تقریر شروع کر دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ ایک معزز وزیر صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں؛ یہ ان کو بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب چیئرمین، وقاص صاحب! آپ ان کی بات بھی سنیں۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! جب وہ کہتے ہیں کہ جہاد اور دہشت گردی میں فرق ہے تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جہاد اور دہشت گردی میں فرق ہے اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ بھی دہشت گردی ہے تو یہ ان پر ایمان لانے ہیں، وہ جو کچھ کہتے ہیں تو یہ بھی ساتھ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مجاہدین چاہے وہ پوری دنیا سے آئے ہیں، وہ ہمارے مہمان ہیں اور ہمیں ان کی مدد کرنے پر کوئی شرم نہیں ہے، اگر ان کو پیسے کی ضرورت ہوگی تو ہم انہیں پیسا دیں گے، اگر انہیں دوائیوں کی ضرورت ہوگی تو ہم انہیں دوائیاں دیں گے، اگر انہیں پناہ دینے کی ضرورت ہوگی تو ہم انہیں پناہ دیں گے۔ اس پر ہم فخر کرتے ہیں۔ یہ ہمارا



دینی فریضہ ہے اور ان سے پہلے اپنی جائیں پیش کریں گے انشاء اللہ مرنے کے لئے پیش کریں گے۔ ان کو اس طرح ان کے ہاتھوں مرنے نہیں دیں گے۔

جناب چیئر مین، جی 'راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! میں کل ایٹشن نوٹس کا جواب دینا چاہتا ہوں، میں کسی تقریر کا جواب نہیں دے سکتا۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ میرے لئے چودھری اصغر صاحب، احسان اللہ وقاص صاحب اور محمد وقاص صاحب بھی انتہائی قابل احترام ہیں لیکن قواعد و ضوابط کے مطابق جو ایک بات اس وقت چل رہی ہے اس کے مطابق اگر آپ جواب سنیں گے تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئر مین! سب سے پہلے یہاں سے یہ کہا گیا کہ ان صاحب کو اغواء کیا گیا تھا۔ اگر اغواء کیا گیا تھا تو تقریباً چودہ پندرہ دن کا وقفہ بنتا ہے۔ کیا چودہ پندرہ دن کے اندر ان کے اغواء کا مقدمہ کہیں درج کروایا گیا ہے؟ اگر دو منٹ کے لئے فرض کر لیں کہ پولیس نے مقدمہ درج نہیں کیا، کیا انہوں نے عدالت سے رجوع کیا؟ سیشن جج صاحب کو درخواست دی کہ مقدمہ درج کیا جائے؟ تو کہیں مقدمہ درج نہیں کروایا گیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ فرماتے ہیں اور دو اشخاص کے انہوں نے نام لے لیں کہ وہ دو اشخاص ان کے ساتھ اغواء ہونے تھے اور ان کی موجودگی میں ان پر تشدد کیا گیا۔ میں آپ کی موجودگی میں یہاں اپنے بھائیوں سے استعفا کرنا چاہوں گا کہ ان دونوں اصحاب کو یہ پولیس کے پاس لائیں، وہ بیان دیں تاکہ کارروائی آگے چل سکے۔ جو ان کے ساتھ اغواء ہونے تھے وہ تو پولیس کے پاس آئی نہیں رہے اور بیان ہی نہیں دے رہے اور شامل تفتیش نہیں ہو رہے تو کارروائی آگے کیسے چلے گی؟

تیسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر مقدمے میں جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی تھی کہ سب سے پہلا حق مدعی فریق کے لواحقین کا ہوتا ہے۔ اگر قاری صاحب کے لواحقین سامنے آتے ہیں اپنا موقف بیان کرتے ہیں اور ان کے موقف کو کوئی سختی نہیں اور اس کے مطابق تفتیش کو لے کر نہیں چلتا پھر تو سارا اعتراض درست ہے لیکن اگر ہم یہاں پر

خود کرتے رہیں گے، میرے بھائی یہاں کمیٹی کی بات کرتے تھے، سوال پر بھی کمیٹی، پانی نہ ملنے پر بھی کمیٹی، تفتیش پر بھی کمیٹی، میں ان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ فیصل آباد جاؤں اور قادی صاحب کے لواحقین سے بات کریں۔ میں جس درخواست کی بات کر رہا ہوں۔ اس کے مطابق تفتیش کو آگے لے جانا چاہیں گے تو ہم اس کے مطابق لے کر جائیں گے کوئی دوسرا موقف آگے لانا چاہتے ہیں، اس کے مطابق تفتیش کو آگے لے کر جانا چاہتے ہیں تو اس کے مطابق آگے لے کر جائیں گے لیکن یہاں اسمبلی میں بیٹھ کر یہ باتیں مل نہیں ہو سکتیں۔ اس کے لئے انھیں فیصل آباد میں مقتول کے لواحقین سے بات کرنا پڑے گی۔ ان کو ساتھ لے کر آگے چلنا پڑے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پبلک فورم پر یہ ان کا ساتھ دیں۔ ان کے لواحقین کو ساتھ لے کر پولیس کے پاس جائیں پولیس اگر ان کا موقف نہ سنے تو اسمبلی میں آئیں اور بتائیں کہ انھوں نے پولیس سے بات کی ہے لیکن پولیس نے ان کا موقف نہیں سنا۔ اگر یہ سب کچھ نہ کیا جائے اور یہاں آ کر صرف اور صرف اس لحاظ سے کہ کال ڈینشن نوٹس پیش ہو گیا ہے اور اس کا جواب ہے تو ہم نے خود کرنا ہے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ میں پھر بھی رانا صاحب اور احسان اللہ وقاص صاحب کو یقین دلاتا ہوں۔ یہ فیصل آباد جائیں اور پولیس کے ساتھ تعاون کریں اور مقتول کے لواحقین کو لے کر جائیں اور اپنا موقف بتائیں۔ پولیس اگر ان کے موقف کو نہیں سنتی، تفتیش کو ان lines پر آگے نہیں لے کر جاتی تو یہ ہماری ذمہ داری ہے ہم کارروائی کریں گے۔

جناب چیئرمین، شکریہ، جی، رانا مناء اللہ خان!

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ بڑا سادہ ہے۔ اس طرح سے کہ تین آدمیوں کو وہاں سے رات کے وقت ریڈ کر کے گھر سے گرفتار کیا گیا اور کہا گیا کہ ان کا اللحصہ سے تعلق ہے۔ اب بات تو یہ ہے کہ ملک کے اوپر ایجنسیوں کا پوری طرح سے قبضہ ہے۔ ان لوگوں کو فیصل آباد میں ہی کسی ٹراپرسٹیل میں رکھ کر ٹراپرسٹیل کیا گیا۔ اس ٹراپرسٹیل کے دوران ان میں سے ایک آدمی شدید ہو گیا اور دوسرے دو آدمی کہاں سے برآمد ہوئے؟ وہ ڈی پی او کے گھر سے برآمد ہوئے۔ وہ dead body کہاں سے برآمد ہوئی؟

جناب چیئرمین، آپ کو یہ کیسے چاہیے کہ وہ ذی بی او کے گھر سے برآمد ہونے۔

رانا منیا اللہ خان، وہ خود بیان دے رہے ہیں۔ یہ میرے حلقے کا کیس ہے۔ میں ان دونوں آدمیوں قاری عبید اللہ اور قاری امام دین کے پاس دعائے مغفرت کے لئے گیا ہوں۔ میں نے خود ان سے بات کی ہے۔ ان کی آنکھوں پر چٹی باندھ کر باقاعدہ ذی بی او ہاؤس لایا گیا اور وہاں پر ذی بی او صاحب نے ان سے کہا کہ آپ کے لیڈروں سے ہماری بات ہوگئی ہے۔ اس طرح سے جنازہ ہو گا اور اب ہم آپ کو بھروسہ ہے۔ اس کے بعد راجہ صاحب نے خود فرمایا کہ "ہاں" dead body پولیس نے ان کے لواحقین کے حوالے کی۔ اب dead body بھی پولیس سے برآمد ہو رہی ہے اور جو آدمی ساتھ گرفتار ہونے تھے وہ بھی ذی بی او ہاؤس سے برآمد ہو رہے ہیں۔ میں راجہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ایک دن آنے گا کہ اس کیس میں ذی بی او فیصل آباد وعدہ معاف گواہ ہو گا۔ وہ سارا کچھ جاننے کا اور یہ معاملات اس ملک اور دنیا میں ہوتے رہے ہیں۔ ان کے لواحقین کو تفتیش کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کو انکوٹہ کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پولیس کے جو ذمہ داران بیٹھے ہیں وہی لوگ وعدہ معاف گواہ ہوں گے اور وقت آنے پر وہی جانیں گے کہ لازم کون تھے اور ان کا اس میں کتنا حصہ ہے۔ ہم صرف یہ عرض کر رہے ہیں کہ موجودہ حکومت جو نام نہاد اقتدار کا بھونسا سا حصہ لے کر خود کو pose کر رہی ہے کہ وہ حکومت ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ پنجاب حکومت اس بات کی ذمہ دار ہے۔ وہ قاری نور محمد کی جان اور مال کی محافظ تھی، قاری نور محمد کی اگر dead body پولیس نے اس کے لواحقین کے حوالے کی ہے تو ان ملازموں کو پکڑنا ہماری نہیں، ان لوگوں کی ذمہ داری ہے جو اس وقت حکومت میں بیٹھے ہیں۔ ہم تو احتجاج کر رہے ہیں لیکن یہ لوگ صرف اور صرف اس بات کے لئے احتجاج نہیں کر رہے کہ ان کا لولا، لنگڑا نام نہاد اقتدار ختم نہ ہو جائے۔ یہ وطن کا چہرہ خون سے دھو رہے ہیں، یہ خون سے نہیں دھلے گا بلکہ یہ اور داغدار ہو گا اور ایک وقت پھر آنے کا کہ کسی کے پاس وقت نہیں ہو گا۔ یہ بطور حکومت اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ قاری نور محمد کے قاتلوں کے متعلق جانیں۔ وہاں پر تو جبری اس حد تک گردش کر رہی ہیں کہ جو پولیس کے ذمہ داران تھے وہ

پرچہ درج کرنے کو تیار نہیں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ذمہ کیا ڈال رہے ہیں۔ ہم نے یہ dead body وصول نہیں کرنی۔ ہم نے اس کا پرچہ درج نہیں کرنا۔ لیکن پھر اور سے ان کو کہا گیا کہ نہیں یہ dead body بھی وصول کرو اور اس کا پرچہ بھی درج کرو۔ بات تو یہاں تک پہنچی ہوئی ہے کہ ایف۔ بی۔ آئی تک کے لوگ فیصل آباد اور باقی جگہوں پر بیٹھے ہیں۔ ہم تو ان سے یہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ بطور حکومت اس ذمہ داری کو پورا نہیں کر سکتے تو پھر آپ اس قلم میں شریک نہ ہوں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم دہشت گردی ختم کریں گے۔ کرنل صاحب جب بھی اٹھتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم دہشت گردی ختم کریں گے، لیکن جہاں پر قلم ہو گا، جہاں پر آمریت ہو گی وہاں پر دہشت گردی ختم نہیں ہو سکتی۔ آمریت اور قلم دہشت گردی کے لئے ایک زمری ہے۔ جہاں پر قلم ہو گا، جہاں پر آمریت ہو گی۔ وہاں سے دہشت گرد پیدا ہوتے رہیں گے۔ ہم ان سے یہی کہتے ہیں کہ آپ اس آمریت کا ساتھ دینے سے باز آئیں، آپ ان ذکیٹیروں کا ساتھ دینے سے باز آئیں، آپ امریکہ کا حکم ماننے سے باز آئیں اور آپ اپنے وطن کے ساتھ کھڑے ہوں، آپ اس ملک کے عوام کے ساتھ کھڑے ہوں، آپ مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہوں تاکہ یہ قلم ختم ہو اور اس ملک میں وہ حالت پیدا نہ ہوں جو عراق اور افغانستان میں پیدا ہونے لگی ہیں اور ہمیں چاہیے کہ اس کے ختم کب پکڑے جائیں گے، ہماری ان سے یہی گزارش ہے کہ اس لئے ننگڑے اور نام نہاد اقتدار پرست سمجھیں، ہمارے ساتھ آئیں اور اس قلم کے خلاف احتجاج کریں۔

جناب چیئرمین، جی راج صاحب |

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین | میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے تو توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دینا تھا اور توجہ دلاؤ نوٹس ایک سوال ہوتا ہے اور اس پر ضمنی سوال کئے جاتے ہیں اور اس سمرز ایوان کا precedent یہ رہا ہے کہ تین سے زیادہ ضمنی سوال نہیں ہوتے تھے لیکن یہاں پر تین سے زیادہ تقریریں ہو چکی ہیں۔

جناب چیئرمین، راج صاحب | اس کے دو mover ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! mover تو ایک سو ایک ہو سکتے ہیں لیکن واقعہ تو ایک ہے۔ دونوں mover حضرات چاہے جتنے مرضی سوال کر لیں میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں لیکن اس وقت تک ان سوالوں پر جو گفتگو ہوئی ہے وہ ضمنی سوال نہیں تھے۔ وہ debate تھی۔ اس لئے میں debate کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ ہم عوام کے جان و مال کا تحفظ کریں تو وہیں میرے بھائیوں کا یہ فرض بھی بنتا ہے کہ جس طرح رانا صاحب نے کہا ہے کہ یہ ان کے ملنے سے متعلقہ بات ہے تو یہ اپنے ملنے کے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ پولیس کے ساتھ تعاون کریں۔ وہیں پر ان کے لواحقین کو ساتھ لے کر جائیں اور بتائیں اگر پولیس تعاون نہ کرے تو پھر آپ کا اعتراض درست ہے۔ جب میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ وہ دو حضرات جو ان کے ساتھ اغواء ہونے تھے انہی کو تھانے بھیج دیں، اپنے ساتھ لے جائیں۔ آپ ان کے نمائندے ہیں۔ ان کو ساتھ لے کر جائیں لیکن عدارا مفروضوں پر بات مت کیجئے۔

رانا منیا اللہ خان، جناب سیکرٹری! جن دو آدمیوں کو انہوں نے offer کیا ہے ان دونوں آدمیوں کو میں راجہ صاحب کے روبرو پیش کر دیتا ہوں وہ ان کے بیان مٹائی لے لیں۔ یا میں ان کا بیان تحریری طور پر دستخطوں کے ساتھ انہیں دے دیتا ہوں۔ پولیس تو ان کا بیان ریکارڈ کرنے کو تیار نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! میں یہ عرض کروں گا کہ راجہ صاحب کسی تھانے کے ایس۔ ایچ۔ او تو ہیں نہیں اور نہ ہی اس مقدمے کا تفتیشی آفیسر ہیں جو انہوں نے مجھے بیان دیا ہے۔ ہر چیز کا کوئی طریقہ کار ہوتا ہے کوئی قاعدہ اور قانون ہوتا ہے۔ میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ وہ دو بندے جو اغواء ہونے ہیں تو ان کا کسی نے پرچہ درج نہیں کروایا اگر آج ان کی بات نہیں مانی جاتی complaint کروائیں، استناد کروائیں اور عدالت کے پاس چلے جائیں۔ لیکن یہ وہ بھی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم نے اگر مفروضوں پر بات کر کے حکومت کو بدنام کرنا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قابل افسوس بات ہے۔ اس لئے میری

آپ سے استدعا ہو گی کہ اس پر کافی بات ہو چکی ہے یہ توجہ دلاؤ نوٹس میرے بھائیوں نے جس مقصد کے لئے دیا تھا، حکومت کے نوٹس میں بات لانا چاہتے تھے۔ میں انہیں حکومت کی طرف سے اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی موقف وہ سامنے لائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو آگے لے کر چلیں گے اور اس مقدمے کی خیر جانبدارانہ طور پر تفتیش کی جانے گی اور مہمان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئر مین، رانا صاحب! راجہ صاحب کی یقین دہانی کے بعد آپ ڈی پی او کو تحریری طور پر بھیج دیں۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب چیئر مین! راجہ صاحب اس بات کا تمہیں فرمائیں کہ اس مقدمے کی تفتیش کب تک finalize ہو جائے گی؟

جناب چیئر مین، جب مہمان ملیں گے تو پھر ہی finalize کریں گے۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب چیئر مین! مہمان تو ان کے پاس ہیں اور مہمان کا تو انہیں پتا ہے اور اگر انہوں نے پکڑنے ہونے تو یہ پکڑ لیں گے۔ ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ عدالت میں جائیں یہ جانیں کہ اس مقدمے کا چالان کب تک عدالت میں بھیجیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! ہم جلد سے جلد اس کا چالان مکمل کر کے عدالت میں بھجوا دیں گے۔ میری پھر یہی گزارش ہے کہ ہم سے تعاون کیجئے۔

جناب چیئر مین، توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ختم ہوتا ہے اب ہم تحریک استحقاقات کو لیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئر مین! ہمارے جو ساتھی زعمی ہونے ہیں ان کے بیانات on the record لے جائیں اور پولیس اس کے مطابق تفتیش کرے۔ ہم راجہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں گے پولیس والے تو ہماری سنتے نہیں ہیں۔ پولیس والے کیسے سنیں کہ اسلام آباد اور نیویارک سے ایجنسیاں آتی ہوتی ہیں۔ پولیس والے بے چارے ہمارے جیسے ہیں وہ کیا کر سکتے ہیں؟

## تعزیت

جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری کے عزیز  
سردار مقبول عالم مزاری کی وفات پر فاتحہ خوانی

جناب نذر فرید کھوکھر، جناب چیئرمین! میں جناب کی وساطت کی ہاؤس کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے محترم قائم مقام سپیکر مزاری صاحب کے کزن مقبول عالم مزاری 7 تاریخ کو جھٹانے الٹی فوت ہو گئے تھے اور مزاری صاحب ان کی نماز جنازہ میں بھی شامل نہیں ہو سکے تھے کیونکہ وہ اپنی ذمہ داری میں یہاں پر مصروف تھے۔ برائے مہربانی مرحوم کے لئے ہاؤس میں فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب چیئرمین، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلے پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

## تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین، محترم وقاص صاحب کی تحریک استحقاق move ہو چکی ہے۔ راجہ صاحب نے اس کو pending کر دیا تھا۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! محترم راجہ صاحب نے اس ڈی ایس پی کو اپنے جمبر میں بلایا تھا اور ان کی موجودگی میں اس نے اپنے رویے پر معذرت کی تو پھر میں نے اعلیٰ طرفی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کو معاف کر دیا۔

جناب چیئرمین، اس تحریک استحقاق کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 46 محمد آجاس شریف کی ہے یہ بھی move ہو چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گیا کہ اس دن آپ ہی صدارت فرما رہے تھے اور آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ متعلقہ افسر کو جس طرح وقاص صاحب کی تحریک پر اور

آجام شریف صاحب کی تحریک پر آپ نے حکم دیا تھا کہ میں ان دونوں پولیس افسران کو بلا کر بات کروں۔ میں نے اسی دن متعلقہ افسران کو بلایا تھا۔ ڈی۔ پی۔ او لاہور کو بھی بلایا تھا اور متعلقہ ڈی۔ ایس۔ پی کو بھی بلایا تھا۔ لیکن اتفاق سے اس دن آجام صاحب تشریف نہیں لاسکے تھے اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس کو پیر تک کے لئے pending فرمائیں تو میں اس کو take up کر لوں گا۔

جناب چیئرمین، اگلی تحریک نمبر 49 رانا عمار اللہ خان صاحب کی ہے یہ بھی move ہو چکی ہے۔

رانا عمار اللہ خان، جناب سپیکر ایہ move تو ہو چکی ہے اس کا جواب راجر صاحب نے دینا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کو بھی Monday تک کے لئے pending کر لیں۔

جناب چیئرمین، اس کو Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک میں محمد لطیف بنوار راجپوت صاحب کی ہے۔

### کنزرویٹرز فارسٹ ہاؤس لاہور کارکن اسمبلی

سے توہین آمیز رویہ

(... بحث جاری)

میں محمد لطیف بنوار راجپوت، جناب چیئرمین ایہ move ہو چکی ہے اور اس کا جواب وزیر صاحب نے دینا ہے۔

وزیر جنگلات، جناب چیئرمین! میں محمد لطیف صاحب مورخ 30/7/2004 کو Conservator بہاولپور کے دفتر تشریف لے گئے اور وہاں پر جا کر زبانی فرمایا کہ ملازمین نے صادق واہ نر پر واقع ان کے زمیندار عزیز الرحمن کے ملکیتی درختوں پر سرکاری نمبر لگا دیئے ہیں۔ ان کو بصد احترام بتایا گیا کہ مستم جنگلات بہاول پور اس بارے میں حقیقت حال معلوم کر کے آپ کو مطلع کرے گا۔ اس سلسلے میں کنزرویٹر نے اسی دن ڈی۔ ایف۔ او بہاول پور کو ایک مراسلہ بھیجا کہ اس کی رپورٹ دی



جانے۔ ڈی۔ ایف۔ او بہاولپور نے اپنی رپورٹ میں تحریری طور پر بیان کیا کہ یہ درخت ہانے حکم نہر کے حصے میں تھے اور ان کے نمبر شماری رجسٹر میں موجود ہیں۔ اس کے بعد یہ حکمہ جنگلات کو ٹرانسفر ہو گئے اور یہ جو نمبر لگانے گئے ہیں یہ ان کی renovation کے نہیں بلکہ وہی دوبارہ تازہ کئے گئے ہیں۔ یہ انہوں نے اپنے تحریری بیان میں کہا ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب! اس کو admit کر لیتے ہیں جو معزز ممبر کہتا ہے۔

وزیر جنگلات، جناب چیئرمین! یہ درخت ہانے حکمہ نہر کے پاس تھے اور پھر حکمہ جنگلات کو ٹرانسفر ہونے میں جن پر پہلے ہی نمبر شمار درج تھے۔ ان کے پاس بھی رجسٹر میں موجود ہیں اور ہمارے پاس بھی رجسٹر میں موجود ہیں تو اس لئے یہ حکمہ جنگلات کے ہی درخت ہیں۔ یہ رپورٹ انہوں نے معزز رکن کو دی جس پر انہیں پھر بھی ناراضگی ہوئی اور اب اگر یہ مطمئن نہیں ہے تو اس سلسلے میں کنزرویٹر کو بھی بلا لیا جانے کا اور انکا موقف بھی سن لیا جانے کا تو یہ جیسے بھی چاہیں گے اس کے مطابق کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، جی میاں لطیف پنوار صاحب!

میں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب چیئرمین! سب سے پہلے بات یہ ہے کہ میرا Privilege breach ہوا ہے اس سلسلے میں جو رپورٹ ہے اس کا حقائق سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہاں اس ایوان کے اندر عوام ہمیں اپنے حقوق کا محاظ بنا کر بھیجا کرتی ہے اور مجھے افسوس ہے کہ اس ایوان کے اندر بیٹھے ہونے ہمارے وزراء صاحبان ان لوگوں کو defend کر رہے ہیں جنہوں نے کرپشن کے ریکارڈ توڑے ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کنزرویٹر کے بارے میں انہوں نے جو کچھ لکھا وہ سب کا سب حقائق پر مشتمل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا فیصلہ استحقاق کمیٹی ہی کرے گی۔

وزیر جنگلات، جناب چیئرمین! کنزرویٹر کو اپنے پاس بلا کر معاملات کی چھان بین کرتے ہیں اور اگر معزز رکن چاہیں تو یہ بھی تشریف لے آئیں۔

جناب چیئرمین، کمیٹی میں دے دیتے ہیں تو آپ کو کیا اعتراض ہے؟ یہ تحریک کمیٹی کے سیرد کی جاتی ہے جو 60 دنوں میں فیصلہ کرے گی۔ اب تحریک امتحانات کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب تحریک اتوانے کا شروع کرتے ہیں۔

## پوائنٹ آف آرڈر

پرائیویٹ سکولز سیکڑ پر بحث کے لئے وقت کا

تعیین اور کمیٹی کی تشکیل

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، ملک محمد احمد خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، شکریہ جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ کل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پر بحث ہو رہی ہے تو ہم نے قائم مقام سپیکر صاحب کی موجودگی میں درخواست کی تھی کہ قواعد انضباط کار کو مطلق کر کے ہاؤس میں پرائیویٹ سکولز پر specific بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ جس کو قائم مقام سپیکر صاحب نے لاہ منسٹر صاحب سے opinionate کروایا۔ لاہ منسٹر صاحب نے matter ایجوکیشن منسٹر پر بھموزا کہ متعلقہ وزیر بیٹھے ہیں۔ متعلقہ وزیر نے commit کیا کہ میں اپنی winding up speech میں اس پر کوئی ایسی بات کروں گا۔ انہوں نے winding up speech میں بات ضرور کی لیکن اس میں ambiguity رہ گئی کہ جو ہمارا issue تھا کہ ہم چاہ رہے تھے کہ ہاؤس کی کارروائی روک کر باقاعدہ ضابطہ کار کے مطابق پرائیویٹ سکولز پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے تو جو رونگ ہم نے مانگی تھی وہ چیئرمین کی طرف سے نہیں آئی۔ ہماری درخواست یہ ہے کہ دفعہ 234 اور 115 کے تحت ہاؤس کی کارروائی مطلق کر کے بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ This is what we requested منسٹر ایجوکیشن نے بھی اپنی بات میں wind up نہیں کیا it still remains

pending کل سے جو ہماری درخواست تھی آپ اس پر sense of the House لے سکتے ہیں کہ کیا پورا ایوان اس بات پر متفقہ طور پر یہ چاہتا ہے کہ کارروائی کو روک کر اس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے اور اس کے بعد کارروائی سے یہ حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ کوئی Regulatory body بنے یا کوئی ہاؤس کی کمیشن فارم کی جانے جو اس Regulatory Committee کو جاننے کے لئے جائزہ لے؟ اس کے متعلق آپ sense of the House حاصل کریں اور ہمارا سوال جو risen ہے اس کو please dispose of کریں۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو روایت ہے کہ لاء مشنر صاحب تمام جماعتوں کے لیڈروں کے ساتھ بیٹھ کر ایک ایجنڈا طے کرتے ہیں کہ کس دن ہیلتھ پر، ایجوکیشن پر یا کسی نکلے پر بحث ہوگی۔ فاضل رکن نے جو چیئر کو ایک request کی ہے تو اگر وہ کارروائی روکا کر ابھی بحث شروع کرنا چاہتے ہیں، اگر ہاؤس سے اس بارے میں کوئی رائے لینا چاہیں اور جو قاعدہ اور قانون کے گا اور چیئر جو بھی فیصلہ کرے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن ایک اور آئین یہ بھی ہے کہ اجلاس کے دن اگر زیادہ ہوں اور ہمارا بزنس اگر سمٹ جانے تو ایک فاس دن آپ پر انیویٹ سکولز سیکٹر پر بحث کے لئے رکھ لیں۔ جس طرح آپ مناسب سمجھیں اور جس طریقے سے mover کی تسلی ہو سکے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! میسے ملک احمد خان صاحب نے issue raise کیا ہے

تو میں نے معزز وزیر کی statement پر ایک تحریک التوائے کار دی تھی there is no

legislation on private schools کوئی ریگولیری باڈی ہے 35 ہزار سکولز ہیں اور یہی چیز

کل discuss ہوتی۔ ہمارا main emphasis یہ ہے کہ اس پر لیجسلیشن آئی چاہئے we are for

the education ہم چاہتے ہیں کہ پر انیویٹ سیکٹر کو encourage کریں جیسے احسان اللہ

وقاص صاحب نے کہا ہے they are good schools, they are bad schools آپ کے

پاس اس وقت کوئی ایسا قانون نہیں ہے کہ انہیں چیک کر سکے۔ آپ اس پر discussion کریں۔ اس کے بعد ہاؤس کی ایک کمیٹی فارم کر لیں کہ پرائیویٹ سکولز کو کیسے کنٹرول کیا جائے؟ ان پر کوئی قانون مسلط نہ کیا جائے بلکہ friendly سا ہو جس سے پرائیویٹ سکول چیک ہو سکیں۔ منسٹر صاحب نے کل winding up speech میں تقویٰ سی ambiguity یہ رکھی کہ یہ کہہ رہے تھے کہ 6 ماہ میں ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آپ نے اس issue پر legislation لائی ہے It should be on the top priority آپ اس کو ابھی جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ we are ready on discussion for private schools کوئی دن مقرر کر لیں مگر اصل مقصد اس کا بھی یہی ہو گا کہ اس پر legislation لائی جائے تو اس کے لئے آپ ایک assurance دلا دیں کہ کتنی جلدی کوئی بل لا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین، جی لاء منسٹر صاحب! یہ مسدد genuine ہے کہ پرائیویٹ سکولز کے بارے میں آپ کب تک legislation لائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! legislation متعلقہ ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ نے move کرنی ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کی اجازت سے ہو گی اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! ہماری اجازت سے نہیں ہو گی بلکہ انہوں نے خود legislation move کرنی ہے اور اس نے لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس vetting کے لئے آنا ہے اور vet کر کے ہم نے واپس بھیجا ہے پھر اس نے کلینے کے پاس جانا ہے اور اس سے clear ہونی ہے اور پھر ہاؤس میں آئی ہے اور ہاؤس سے سینڈنگ کمیٹی کو جانی ہے اور سینڈنگ کمیٹی سے واپس آئی ہے تو پھر legislate ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین، ملک احمد خان صاحب! آپ نے جو کہا ہے تو اس بارے میں آپ کو نوٹس دینا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میری بڑی سلاہ سی درخواست ہے کہ میں تو on the floor صباط اضبط کار کو مظل کروا کر اس ایوان میں بحث کرا کے اس بات کا تعین کرانا چاہتا ہوں کہ آیا پرائیویٹ سکولز کوئی ایچا کام کر رہے ہیں وہ جو کر رہے ہیں وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے اور ان پرائیویٹ سکولوں کے ساتھ ہمیں کوئی اعتراض بھی نہیں ہے لیکن جو گورنر کے دھندے چل رہے ہیں ہم ان کے متعلق اس ایوان کے اندر بحث کر کے یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے لئے ہاؤس کی کمیٹی فارم کی جانے جو ان کی regulatory body کے

This is what you want modalities کا تعین کرے

جناب چیئرمین، جی! عمران مسعود صاحب!

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! اس وقت اس میں تین issues highlight کئے جا رہے ہیں ایک تو ملک صاحب کہ رہے ہیں کہ پیشل ٹائم دے کر اس پر بحث کی جانے، دوسری بات وہ فرما رہے ہیں جیسے رانا صاحب نے فرمایا کہ اس پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنادی جانے اور تیسری بات یہ ہے کہ جناب نے پوچھا ہے کہ legislation کب ہو گی؟ تو یہ تین باتوں میں ساری بحث چل رہی ہے۔ میری یہی گزارش ہو گی کہ اگر آپ اس کے لئے بحث کا کوئی دن رکھنا چاہیں تو رکھ دیں۔ پھر بحث کے بعد جب پورے ہاؤس کی رائے سامنے آنے گی اور اس وقت تو دو تین ممبرز اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں لیکن آپ پورے ہاؤس کو بولنے کا ایک ٹائم دیں گے تو اس سے consensus سامنے آجائے گا۔ اس کے بعد جو چیئر کا حکم ہو گا ہم وہ مانیں گے۔ جہاں تک legislation کا معاملہ ہے وہ تو ڈیپارٹمنٹ نے move کرنی ہے لیکن ابھی بات ہو رہی ہے کہ ہاؤس میں بحث کی اجازت دی جانے تو چیئر نے اس کی روٹنگ دیتی ہے۔

جناب چیئرمین، جی! وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری اس سے پہلے بھی میں نے کئی بار اپنے معزز اراکین اسمبلی سے گزارش کی تھی کہ ہمیں اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا چاہیے۔ کل کا پورا دن تعلیم پر عام بحث کے لئے مختص تھا اور یہ بحث ہو گئی ہے اگر کوئی پوائنٹ رہ گیا ہے تو اس کے لئے مزید کوئی دن رکھا جاسکتا ہے لیکن اس وقت ہم نے تحریک استحقاق ختم کیں اور اب تحریک اتوانے کا شروع کرنے لگے ہیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر ملک صاحب نے فرمایا کہ ساری کارروائی کو روک دیں، قواعد و ضوابط کو مہل کر دیں اور پھر تعلیم پر بحث شروع کر دیں۔ جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنا بالکل مناسب نہیں ہے۔ یہی بات یہ کہ ایک issue ایسا ہے جو کل رہ گیا جس پر وزیر صاحب اپنی رائے نہیں دے سکے جس کو ملک صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ اس پر کمیٹی بننی چاہیے اور معزز وزیر صاحب کو اس بات کا پورا اختیار ہے کہ وہ administratively اسی کمیٹی announce کریں اور معزز اراکین کو اس کمیٹی میں شامل کریں اور وہ کمیٹی جس مسئلے کو چاہے تحقیق کرے۔ اس بات کا وزیر صاحب اختیار رکھتے ہیں تو وہ اپنا اختیار کیوں نہیں استعمال کرتے؟ وہ اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے کمیٹی بنائیں، کمیٹی کو terms of reference دیں، کمیٹی سے انکوائری کرائیں اور جو چاہیں کروائیں یہ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ انہیں ایسا کرنا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ ملک صاحب کی بھی demand یہی ہے اور وہ کل بھی یہی چاہ رہے تھے کہ Private Schools کی تحقیقات کے لئے Committee بنائی جائے۔ میں تو یہ چاہوں گا ملک صاحب کی سربراہی میں یہ کمیٹی جلدی جانے اور وزیر صاحب اس کا اختیار رکھتے ہیں یہ ملک محمد احمد خان کی سربراہی میں کمیٹی بنائیں، اپوزیشن سے ممبران کو لیں، نریٹری پنچ سے لیں اور انکوائری کروائیں۔ میں وزیر تعلیم سے کہوں گا کہ وہ کمیٹی announce کر دیں۔

جناب چیئر مین، شکریہ راج صاحب!

جناب چیئرمین، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! یہ بہت اہم بات ہے کہ ہاؤس کی رائے سامنے آگئی ہے آپ کی بھی یہی رائے ہے، اپوزیشن کی بھی یہی رائے ہے اور وزیر قانون کی بھی یہی رائے ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں آپ کی اجازت سے اس کمیٹی میں ملک محمد احمد صاحب کو ممبر بناتا ہوں، پیپلز پارٹی سے رانا آکلب احمد خان، P.M.L(N) کی طرف سے رانا حمزہ اللہ ممبر ہو جائیں۔

جناب چیئرمین، آپ تین تین ممبر رکھ لیں۔

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! اس میں پانچ ممبر ہو جائیں یا آپ مجھے اجازت دے دیں میں کل سوچ سمجھ کر کمیٹی کے ممبران کے نام announce کر دوں گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ بہت بہتر ہے۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین، اب وقت برائے نماز مغرب آدم گھنٹہ کے لئے کیا جاتا ہے۔

(اس موقع پر وقت برائے نماز مغرب کے لئے

ہاؤس کی کارروائی آدم گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد وقت نماز مغرب

کے بعد کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں۔ میں اراکین کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83 کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحریک التوائے کار جس میں بحث کے لئے پہلے تاریخ مقرر کی جائیگی، ہو وہ اسمبلی میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ چونکہ صحت پر بحث کے لئے

9۔ ستمبر کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل تحریک اتوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی۔ تحریک نمبر 627 منجانب لادھکھیل الرحمان، تحریک نمبر 665 منجانب جناب سمیع اللہ خان، تحریک نمبر 699 منجانب ملک اصغر علی قیصر، تحریک نمبر 703 منجانب راجہ ریاض احمد، تحریک نمبر 709 منجانب ملک محمد اقبال چتر، تحریک نمبر 713 منجانب رانا آفتاب احمد خان، تحریک نمبر 730 منجانب محترمہ کنول نسیم، تحریک نمبر 734 منجانب رانا آفتاب احمد خان ---

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! یہ آپ نے 734 نمبر پکارا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس میں ایک specific معاملہ ہے اس میں ڈاکٹر صاحبان کا مخصوص معاملہ ہے۔ یہ موضوع عام بحث میں cover نہیں ہوگا۔

جناب چیئر مین، اسمبلی کے قواعد و ضوابط تو یہ کہتے ہیں جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ دیئے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! اگر اس کو آپ نے dispose of کر دیا تو یہ ایک specific matter ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحبان وزیر صحت سے بھی ملے ہیں۔ ہم سے بھی ملے ہیں۔ اس کا عام بحث یا حکم صحت کے policy matter سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئر مین، وزیر صحت فرما رہے ہیں کہ یہ ایک علیحدہ معاملہ ہے۔ کیا آپ اس تحریک اتوائے کار نمبر 734 کو علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں؟

وزیر صحت، میرے پاس اس کا اہمی جواب آیا ہے۔

جناب چیئر مین، اس کو پھر علیحدہ رکھ لیں۔

وزیر صحت، علیحدہ رکھ لیں۔

جناب چیئر مین، 734 علیحدہ رکھی جاتی ہے۔



وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! یہ تو dispose of ہو گئی ہے اور اس نے dispose of ہی ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! آپ تہی تحریک دے دیں۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب والا! dispose of تو وہ تحریک ہوتی ہیں جن کا معاملہ آج عام بحث میں cover ہوتا ہے۔ جو معاملہ عام بحث میں cover ہی نہیں ہوتا عام بحث سے اس کا تعلق ہی نہیں ہے وہ ایک specific ڈاکٹروں کا معاملہ ہے جو ان کی سروس سے متعلق ہے۔ اس کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

وزیر صحت، جناب چیئرمین! اس کو عام بحث میں cover کر لیں گے اور عام بحث میں یہ معاملہ آج cover کیا جانے گا۔ یہ فیصل آباد کے B.H.U.s کے متعلق ہے اور اس کو آج کی عام بحث میں cover کیا جانے گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے رانا صاحب آپ اس پر جتنی مرضی بحث کر لیں۔

رانا منشاء اللہ خان، چلیں پھر ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، تحریک اتوانے کا نمبر 601 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی جانب سے move ہو چکی ہے، جواب آتا ہے۔ ہڈسنگ سے متعلق ہے۔ چونکہ محرک موجود نہیں اس لئے اس کو dispose

of کیا جاتا ہے۔ تحریک نمبر 630 شیخ اعجاز احمد، جناب محمد نواز ملک (محرکین موجود نہیں ہیں) لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ ملک اصغر علی قیصر، انجینئر جاوید اقبال ذہلوی، شیخ عزیز اسلم کی جانب سے تحریک اتوانے کا نمبر 633 ہے (محرکین موجود نہیں ہیں) لہذا dispose of

ہوتی ہے۔ تحریک نمبر 646 حاجی محمد اعجاز کی ہے (محرکین موجود نہیں ہیں) اس لئے dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک نمبر 647 ملک اصغر علی قیصر، لہ شکلیل الرحمن کی ہے۔ جی، اللہ شکلیل

الرحمن!

## تہانہ مانگٹا نوالہ میں جھوٹے پرچے کا اندراج

### اور تشدد کی وجہ سے ہلاکت

اللہ کلیل الرحمان (ایڈووکیٹ) ہمیں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت ماہر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت ہر سال سالانہ بجٹ میں محکمہ پولیس کے لئے اربوں روپے مختص کرتی ہے۔ محکمہ پولیس جس کا بنیادی مقصد صوبے میں امن و امان قائم کرنا اور لوگوں کی عزت نفس کی نگرانی کرنا ہے۔ مگر محکمہ پولیس اس کے برعکس کام کر رہا ہے۔ وہ امن و امان قائم کرنے کی بجائے امن و امان خراب کرتا ہے۔ شہریوں کی عزت نفس سے کھینچا اس محکمے کا دستور اور شیوہ بن گیا ہے جس کی مثال روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 3 جولائی 2004 کی خبر ہے۔ جس کے مطابق تھانہ مانگٹا نوالہ تھانہ کے تھانیدار میراں دت نے لاہور سبزی منڈی سے سیف اللہ اور اس کے ساتھی ریاست کو موٹر سائیکل چوری کرنے کے جھوٹے مقدمے میں گرفتار کیا اور اس تھانے کے ایس۔ ایچ۔ او، ایس۔ ایس۔ آئی محمود، نائب محرر محمد یوسف اور کانسٹیبل ریاست علی نے برہنہ کر کے ان پر تشدد کیا جس کی وجہ سے سیف اللہ اس تھانہ کی حوالت میں تشدد برداشت نہ ہونے کی وجہ سے وکالت پا گیا۔ اس کا ساتھی ریاست علی بے ہوش ہو گیا۔ سیف اللہ پر تشدد اس کی سہن کے سامنے برہنہ کر کے کیا گیا۔ اس واقعہ کے خلاف اہلیان علاقہ نے پولیس کے خلاف جلوس بھی نکالا مگر ان کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا گیا بلکہ متعلقہ انسپران پولیس ملازمین کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ لہذا اسد ماہیہ کہ میری تحریک کو باعاطف قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکرپور، جناب چیئرمین! میں محرک کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ حکومت پولیس کی کارکردگی پر لاکھوں روپے خرچ کر رہی ہے اور بجائے اس کے کہ پولیس عوام کے مسائل کو کم کرنے کے لئے یا عوام کے ساتھ جو زیادتی ہوتی

ہے اس کا ازالہ کرے خود پولیس زیادتی کر رہی ہے اور جن تحفظات کا انہوں نے اس خاص تحریک اتوانے کار کے ذریعے ذکر کیا ہے، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں وہ درست ہیں۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جو پولیس اہل کار ان اس واقعے میں ملوث تھے محکمہ پولیس نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی ہے اور ان کے جو افسران بالا ہیں وہ ان کے جرم کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی نہیں کر رہے۔ میں مسز رکن کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن مضمین کے خلاف تصدق کا الزام ہے ان کے خلاف جملہ کارروائی عمل میں آچکی ہے اور ان کو نوکری سے برطاعت کر دیا گیا ہے۔

دوسرے نمبر پر جناب چیئرمن! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نہ صرف اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے بلکہ ان کے خلاف دفعہ 302/34 کے تحت 2-7-04 کو مقدمہ نمبر 212 قاعدہ مانگوانا و ضلع شیخوپورہ بھی درج ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے متعلقہ حکام نے ان کے خلاف کارروائی بھی کی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس بات کو بھی یقینی بنائیں گے کہ انہیں قانون کے مطابق سزا بھی دلوائی جاسکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمن، ٹھیک ہے۔ وہ مظل ہو چکے ہیں۔

اللہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)۔ جناب چیئرمن! ان کے خلاف بنانے گئے مقدمہ کی latest position کیا ہے؟ کیا ان کا چالان عدالت میں بھیج دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمن، چالان بھی عدالت میں آنے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ بے شک مل لیں۔ میں ان کو تفصیل بتا دوں گا۔

جناب چیئرمن، وزیر قانون کی اس یقین دہانی پر یہ تحریک of dispose کی جاتی ہے۔ ملک محمد اقبال چتر کی تحریک نمبر 653 ہے (تشریف نہیں رکھتے)۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب والا میں تو بیٹھا ہوں۔

جناب چیئرمن، جی، ملک محمد اقبال چتر صاحب!

## محکمہ معدنیات کے افسران کی طرف سے

### ریت کی نیلامی میں کرپشن

ملک محمد اقبال چترامی یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت ملد رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت سنگھن اور کرپشن کے فائدے کا دعویٰ کرنے کے علاوہ عملی اقدامات بھی کر رہی ہے۔ مگر اس کے باوجود اعلیٰ افسران حکومت کے ان نیک اقدامات کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اور وہ کرپشن کو فروغ دینے کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ جس کی مثال بہاولپور ضلع کی محکمہ معدنیات کے افسران اور ایم ڈی معدنیات ترقیاتی کارپوریشن کی ہے۔ بہاولپور میں دریائے ستلج میں ریت کا ٹھیکہ دینے کے لئے جون کے آخری ہفتے میں ٹینڈر دینے گئے اور جس روز ریت کی نیلامی ہوئی تھی ٹھیکیدار اور ٹینڈروں میں حصہ لینے کے خواہش مند افراد مقررہ جگہ پر جمع ہو گئے تو دفتر ہی محلہ بہاولپور اور متعلقہ نیلامی کمپنی نے ان کو یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ریت کی نیلامی کے بارے میں سب سے ٹھیکیدار نے عدالت سے stay حاصل کر لیا ہے۔ لہذا نیلامی منسوخ کر دی گئی ہے۔ جب لوگ واپس اپنے کاروبار اور گھروں کو چلے گئے تو فرضی نیلامی اور ٹینڈر بھر کر سب سے ٹھیکیدار کو ریت کا ٹھیکہ دے دیا جب کہ نیلامی کے خلاف متعلقہ لوگوں نے M.D. پنجاب معدنیات ترقیاتی کارپوریشن کو درخواستیں دیں مگر انہوں نے ان درخواستوں کو پس پشت ڈال کر under game کرتے ہوئے یہ نیلامی کثرت کر دی اور اب یہ ٹھیکیدار ریت مقررہ ریٹ سے پانچ سو سے چھ سو روپے فی ٹرک زیادہ وصول کر رہا ہے اور لوگوں کو کہتا ہے کہ میں نے رجوت دے کر نیلامی حاصل کی ہے آپ نے جو کرنا ہے کر لیں۔ میرا کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ میں اوپر تک حصہ دیتا ہوں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر معدنیات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! وزیر معدنیات صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ یہ پیش ہو گئی ہے اس کو کل کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین، کل کے لئے pending کی جاتی ہے وزیر صاحب آجائیں گے اور اس کا جواب دے دیں گے۔

ملک محمد اقبال چتر، ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین، تحریک اتوانے کار نمبر 654۔ چودھری خالد محمود چوہان۔۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک نمبر 657۔ ملک اصغر علی قیصر۔۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک نمبر 658۔ لالہ شکیل الرحمان، ملک اصغر علی قیصر۔

### یو۔بی۔ایل گگھڑ منڈی برانچ میں ڈاکا

لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، شکر یہ، جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ اور سابقہ ادوار میں محکمہ پولیس کو ہر بجٹ میں سب سے زیادہ رقم فراہم کی جاتی ہے اور اس محکمے کے ملازمین کو مختلف قسم کے الاؤنس دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے سر انجام دیں اور صوبے میں امن و امان کی صورت حال بہتر ہو مگر اہل وسائل کے ہوتے ہوئے بھی محکمہ پولیس صوبے میں امن و امان قائم رکھنے میں بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ جس کی مثال مورخہ 8 جولائی 2004 روزنامہ "توانے" وقت لاہور کی خبر ہے جس کے مطابق گوجرانولہ جو نہ صرف ایک بڑا شہر ہے بلکہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کا درجہ بھی رکھتا تھا اور ایک بڑا انڈسٹریل سٹی بھی ہے، ڈاکوؤں نے یو۔بی۔ایل گگھڑ منڈی برانچ گوجرانولہ میں حملہ اور عوام انہاس کو اسلحہ کی نوک پر جینڈر اپ کروا کے 26 لاکھ روپے مالیت کا ڈاکا ڈالہ اور فرار ہو گئے۔ محکمہ پولیس ابھی تک ان ملزمان کو پکڑ سکی ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی عملی اقدام اٹھایا ہے جب کہ کاروباری لوگ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ

میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔  
جناب چیئرمین، جی 'وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جلدی طور پر میں معزز رکن کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ انہوں نے جو کیش کے متعلق فرمایا ہے اس میں تموزا سا اعداد و شمار میں فرق ہے لیکن جہاں تک وقوے کا تعلق ہے۔ یہ بالکل درست بات ہے کہ یہ وقوہ ہوا ہے اور یہ ذکیٹی کی واردات بھی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! اس مقدمے میں latest صورت حال یہ ہے کہ اس وقت تک پولیس کو اس سلسلے میں جو تموزی سی معلومات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق ان مزلان کا تعلق علاقہ غیر سے پایا جاتا ہے اور اس وقت تک پولیس نے کچھ مزلان کو زیر حراست لیا ہے ان سے بھی اس بات کے شواہد ملے ہیں کہ ان لوگوں کا تعلق علاقہ غیر سے ہے۔ اس سلسلے میں پولیس مزلان کی گرفتاری کے لئے اقدامات کر رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جیسے پہلے میں نے گزارش کی ہے کہ یہ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ اس مقدمے میں جو لوگ ملوث ہیں ان کو گرفتار کیا جائے اور پولیس کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ جلد سے جلد اس مقدمے میں ملوث مزلان کو گرفتار کریں اور مقدمے کو یکسو کریں لیکن میرے بھائی کا مقصد یہ تھا کہ انہوں نے حکومت کی توجہ مبذول کروانی تھی میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعلق اس سلسلے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی اور پولیس کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد مزلان کو گرفتار کیا جائے۔

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ابھی تک اس واقعہ کے مزلان گرفتار نہیں ہونے اس کی وجہ سے روزانہ تقریباً بیس سے پچیس ڈاکے صرف گوجرانوادر شہر میں پڑ رہے ہیں اور ان کے بھی مزلان گرفتار نہیں ہو رہے کیونکہ پتہ ہی نہیں چلتا۔ حالانکہ ایک ذکیٹی سیٹلائٹ تھانے کے بالکل قریب ہوئی۔ دو گھنٹے تک گن پوائنٹ پر لوگوں کو لوتے رہے لیکن آج تک وہ مزلان بھی گرفتار نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین، راجہ صاحب آپ کو یقین دہانی کر رہے ہیں۔ پولیس کا کام ہے ڈھونڈنا، ان کو علم تو نہیں ہے۔ یا پھر آپ کی ڈیوٹی لگا دیتے ہیں آپ ان کو پکڑ لیں۔

لہہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب چیئر مین! اس وقت سے کو تین ماہ ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک اس میں کسی قسم کی کوئی efforts نہیں ہوئیں۔

جناب چیئر مین، حکومت آپ کی بات کا نوٹس لے گی اور انشاء اللہ مزہ trace کرے گی۔ یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب! ہاؤسنگ کے وزیر موجود نہیں ہیں لہذا یہ دوبارہ pending کی جاتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئر مین! کیانی صاحب کے پاس لن کا چارج ہے۔ جناب چیئر مین، کیانی صاحب بھی آج نظر نہیں آرہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب! ان کو لے کر آنا میری ذمہ داری تو نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس کی باری چار ماہ بعد آئی ہے اگر آپ کی رولنگ یہی ہے تو اس کو بند کر دیں کوئی اور کام شروع کر لیتے ہیں۔

جناب چیئر مین، سید علی رضا کیانی ہاؤسنگ کے وزیر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئر مین! His business has been refered to Mr. Kiani ہمیں نوٹس ملا ہے کہ وہ کریں گے۔ آپ دیکھیں کہ

This is the attitude of this fleet of Ministers.

جناب چیئر مین، رانا صاحب! کل تک pending کر دیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب! pending کیوں کرنا ہے؟ آپ اس پر فیصلہ دیں۔ اگر ہم دو منٹ کے لئے بہرے جائیں تو آپ ہماری تحریک dispose of کر دیتے ہیں۔ آپ منسٹر کو suspend کر دیں، آپ کر سکتے ہیں۔ (تھپتھپ)

جناب چیئر مین، رانا صاحب! ٹھیک ہے۔ pending کی جاتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہ رہا تھا اور انہوں نے خودیہ فرمایا کہ یہ تحریک اتوار کار بڑی important ہے تو میں یہ چاہ رہا تھا کہ concerned

minister جواب دیں لیکن اگر آپ مجھے علم دیں گے تو اس کا جواب مجھے موصول ہو گیا ہے۔ میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، راجہ صاحب! آپ جواب نہ دیں کیونکہ متعلقہ وزیر وہاں پر ہیں۔ آپ ہر مرض کا علاج نہ نہیں۔ یا پھر آپ سارے 43 وزیر فارغ کریں اور آپ بیٹھ جائیں ہمیں اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میری ایک دوسری بڑی important تحریک تھی 734 وہ لے لیں۔

جناب چیئرمین، یہ تحریک اتوانے کا pending کی جاتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب! میں اس کو move تو کر دوں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ آپ یہ move کر دیں۔

پانی کے ناجائز کنکشن دینے کی وجہ سے

محکمہ واسا کو کروڑوں روپے کا نقصان

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ جناب۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت مل کر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہریں" مورخہ 12 جولائی 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ لاہور میں واسا کے ریونیو عملے کی ملی بھگت سے رواں مالی سال میں 50 ہزار سے زیادہ غیر قانونی کنکشن لگا دینے گئے جس سے واسا کو سالانہ 11 کروڑ روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ صافین نے واسا کے انسپکٹروں سے ملی بھگت کر کے اپنے گھروں میں بغیر ڈیمانڈ نوٹس ادا کئے پانی کے کنکشن لگواتے ہیں جہاں سے وہ ہر ماہ کی سات تاریخ کو بن سے منتقلیاں اٹھی کرتے ہیں ایک انسپکٹر نے 70 سے 90 گھر رکھے ہونے ہیں جہاں سے منتقلی لیتا ہے واسا کے اکثر ریکوری انسپکٹر کئی سال سے ایک ہی سرکل میں تعینات ہیں اور لوٹ مار کر رہے ہیں۔ واسا کے انسپکٹروں کی ملی بھگت سے غیر قانونی پانی کے



کنکشن لگوانے کی خبر شائع ہونے سے نہ صرف اہل لاہور بلکہ صوبے بھر کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، وزیر صواب نہیں ہیں۔ لہذا یہ pend کی جاتی ہے۔ تحریک نمبر 661۔ چودھری زاہد پرویز، لاکھیل الرحمن ایڈووکیٹ، ملک اصغر علی قیصر۔

## تہانہ احمد نگر گوجرانوالہ پولیس کی طرف

### سے غنڈوں کی سرپرستی

لاکھیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت حاصل رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی تیزی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے پولیس کو زیادہ سے زیادہ فہم فراہم کرنے کی ہر بحث میں کوشش کی ہے تاکہ وہ صوبہ کے عوام کی جان و مال، عزت نفس کی حفاظت کر سکے۔ مگر اس کے باوجود پولیس اس مسئلے میں بالکل ناکام ہو چکی ہے اور شریف شہریوں کو غنڈوں، بد معاشوں اور چودھریوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے جس کی مثال مورچہ 8۔ جولائی 2004 کو گوجرانوالہ کے موضع کالے کے تھانہ احمد نگر میں ہونے والے واقعہ کی ہے۔ اس موضع کے چودھریوں کے بگڑے ہونے لڑکوں نے اپنے ہی گاؤں کے ایک محنت کش کی 16 سالہ لڑکی کو زبردستی اغوا کر کے اپنے ڈیرے پر لے جا کر اس سے زیادتی کی۔ لڑکی نے ان کو ہٹا دیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بھی دینے مگر انہوں نے اس پر رحم نہ کیا اور اس کو بے ہوشی کی حالت میں اپنے ڈیرے پر چھوڑ کر غائب ہو گئے۔ صحتی حدود کے مطابق یہ غنڈے پہلے بھی گاؤں کی کالی لڑکیوں کے ساتھ ایسی ہی حرکتیں کر چکے ہیں مگر علاقے کی پولیس ان کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے ان کی سرپرست بنی ہوئی ہے کیونکہ اس واقعہ میں ٹوٹ ابھی تک کوئی بھی ملزم گرفتار نہیں ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے علاقہ میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار

دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ یہ تاثر قطعی طور پر درست نہیں ہے کہ قلعہ احمد نگر میں کوئی پولیس ملازم یا افسر ایسا ہے جو مظلمان کی سرپرستی کر رہا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ وقوعہ ہوا اور اس میں چار مظلمان تنویر احمد، عمران ولد تلج محمد، عمران ولد عبدالحکیم اور توصیف احمد کو مقدمہ ہذا میں گناہ کار پا کر حسب ضابطہ گرفتار کر کے جوڈیشل حوالت بھجوا دیا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اب اس مقدمے پر کارروائی ہو رہی ہے اور مظلمان کو عدالت سے سزا بھی دلوانی جائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس ہاؤس سے ہماری معزز خواتین ممبران پر مشکل ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جس میں عورتوں کے مسائل کے حوالے سے جہاں بھی خواتین پر کوئی violence ہو تو اس حوالے سے اس کمیٹی کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ موقع پر بھی جائیں گی اور اس بارے میں اپنی تجاویز بھی بنا کر دیں گی لیکن نہایت افسوس اس بات کا ہے کہ ایک سال گزر گیا ہے اور ایک سال میں اس کمیٹی کے چار اجلاس ہونے ہیں، جن میں سے دو اجلاسوں میں کورم پورا نہیں تھا اور دو اجلاس جو ہونے ہیں اس میں بھی کوئی بت کئے بغیر معزز کمیٹی نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کسی ایک جگہ پر بھی انکوائری کے لئے نہیں گئیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے اسی ہاؤس کے اندر ہماری معزز خواتین ممبران خواتین پر violence کے حوالے سے اور مختلف issues پر اکثر بہت زیادہ باتیں ہوتی ہیں لیکن ایک اختیار انہی کے حوالے کیا گیا ہے کہ آپ خود جا کر کریں اور اس کا عالم یہ ہے کہ پورے سال میں اس کمیٹی کے اجلاس نہیں ہوتے اور جو ہونے ہیں اس میں کورم پورا نہیں تھا اور انہوں نے کوئی کارروائی

نہیں کی ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کیس کو مختل جا کر اس کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔  
خواتین کی یہ کمیٹی جانے اور اس معاملے کی ساری انکوائری کرے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے داخلی امور، پوائنٹ آف آرڈر!

جناب چیئرمین، مزم جیل میں ہیں۔ جی، محترم!

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے داخلی امور، جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس کا  
جواب دینے کے لئے موقع دیا ہے۔ ہمارے بڑے معزز بھائی ہیں، جنہوں نے یہ issue اٹھایا  
ہے۔ اگر یہ Rules of Procedure کی کتاب اٹھا کر دیکھیں تو اس کے Rule 154 کے  
مطابق ہے کہ جب تک کوئی بھی معاملہ کمیٹی کو ہاؤس یا سپیکر صاحب کی طرف سے ریفر نہیں  
کیا جاتا تب تک suo moto اس پر action نہیں لیا جاسکتا۔ ان کی یہ بات درست ہے کہ اب  
تک دو میٹنگز ہوئی ہیں، جس میں بعض اوقات کورم پورا نہیں ہوتا۔ وہ بھی ہم نے اس بنیاد پر  
بلٹی تھیں کہ یہ کمیٹی مسز صاحبہ صمدی کے کہنے پر ایک تحریک اٹھانے کا یہ روشنی میں معاملہ ہمیں  
ریفر کیا گیا تھا۔ ہم نے اس کی پوری چھان بین کی تھی اور معاملات طے پا گئے تھے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ یہ اسمبلی کی کمیٹی نہیں ہے۔ ان کی اپنی کمیٹی تھی۔

سید احسان اللہ وقاص، یہ اسمبلی کی کمیٹی ہے۔ یہ کمیٹی خواتین کے دکھ درد دور کرنے کے لئے  
ہے۔

جناب چیئرمین، اسمبلی کی کمیٹی notify ہوتی ہے۔ جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب چیئرمین! احسان اللہ وقاص صاحب خواتین کے بارے میں بڑے مکر مند  
رستے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین، شکریہ۔ مزم جیل میں چلے گئے ہیں، انشاء اللہ کارروائی کی جائے گی۔

اللہ کلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب چیئرمین! یہ گینگ ریپ کا کیس ہے اور یہ سپیشل  
کورٹ میں آتا ہے۔ ایسے کیس کاسٹ دن میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے لیکن ابھی تک کورٹ میں

اس کا چالان بھی پیش نہیں کیا گیا۔ اس کیس کو بطور سپیشل کیس deal کرتے ہوئے سپیشل کورٹ کو جلد از جلد بھیجا جانے تاکہ ایسا گھناؤنا جرم کرنے والوں کو بھی اس سے سبق حاصل ہو۔

جناب چیئرمین، راجہ صاحب! یہ کب تک چالان عدالت میں چلا جانے کا وزیر قانون و پارلیمانی امور، جلد چالان مکمل کر کے عدالت میں بھجوادیتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مقدمہ زیر دفعہ 302 ت پ اور حدود آرڈیننس 1014/7/79 درج ہوا ہے۔ لہذا مستفقہ کورٹ میں ہی جانا ہے۔ انشاء اللہ جلد چلا جانے کا۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے جناب احسان اللہ و قاص صاحب سے یہ پوچھوں گی کہ جب بھی بات کرتے ہیں ہمیشہ عواتین کی مخالفت میں ہی کرتے ہیں۔ ان کو کیا رنجش ہے؟ اگر عواتین کو بل یا کوئی کام سپرد نہیں کیا گیا تو ان سے کوئی کوتاہی تو نہیں ہوئی۔ اگر آپ ان کے سپرد کوئی کام کریں اور وہ نہیں کرتیں تو پھر دیکھیں۔ جناب چیئرمین، یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 663 ملک محمد اقبال پنر صاحب کی ہے۔

### لاہور شہر میں امن و امان کی ابتر صورتِ حال

ملک محمد اقبال پنر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور جو کہ صوبہ کا Capital City ہونے کے علاوہ ملک کا دوسرا بڑا شہر بھی ہے جس میں امن عامہ کے قیام کے لئے لاہور شہر میں تعینات پولیس صوبہ کے تمام شہروں کی نسبت زیادہ ہے مگر اس کے باوجود اس شہر میں امن عامہ کی صورت حال انتہائی ناقص ہے اور اس کے باوجود پولیس کے اعلیٰ افسران نے OK کی رٹ لگائی ہوئی ہے جس کی محفل مورخہ 12 جولائی 2004 روزنامہ ”خبریں“ کی یہ خبر ہے جس کے مطابق لاہور میں ایک ہی دن میں ایک بچے سمیت تیرہ افراد اغواء ہو

گئے۔ خبر کے مطابق پھالیہ کا عمر حیات امینی بیوی کے ہمراہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر سلام کرنے کے لئے آیا۔ خاتون بچے کو شوہر کے حوالے کر کے بیت الخلاء میں چلی گئی جس پر بچے نے رونا شروع کر دیا۔ اس دوران ایک نامعلوم شخص نے عمر حیات سے کہا وہ بچے کو دم کر دیتا ہے وہ شخص بچے کو پکڑ کر اپانک بجوم میں غائب ہو گیا جب عمر حیات نے اپنے بچے کے اغواء کا مقدمہ درج کروانے کے لئے پولیس چوکی داتا دربار سے رابطہ کیا تو انہوں نے عمر حیات پر دباؤ ڈالا کہ وہ بچے کے اغواء کا مقدمہ درج نہ کروانے اس سے محبت ہوتا ہے کہ اس مقدس سستی کے مزار پر روزانہ جو بچے اور لوگ اغواء ہو رہے ہیں اس میں مزار کی پولیس چوکی کا عملہ اور اس مزار کی انتظامی ہونی ہے اور یہ سب کچھ ان کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! یہ بالکل درست ہے کہ یہ وقوم ہوا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ مسی عمر حیات ولد عطا محمد سکھ تھانہ قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین نے درخواست دی کہ وہ مع امینی بیوی اور بچہ بھرم چار پانچ سال داتا دربار سلام کرنے کے لئے آیا اور اس کی بیوی پیشاب کرنے کے لئے چلی گئی۔ بینا علی مزہ رونے لگا اسی اثناء میں ایک شخص بھوٹی سی دازھی والا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اس کے بچے کی والدہ کہاں ہے؟ بچہ اس نے پکڑ لیا اور عمر حیات امینی بیوی کو بلانے چلا گیا۔ جب وہ واپس آنے تو نامعلوم شخص بچے کو لے کر جا چکا تھا۔ جس پر مقدمہ نمبر 460/2004 مورخہ 10-7-04 بجرم 363 تھانہ لوز مال میں درج ہوا اور اس سلسلے میں تفتیش کی جا رہی ہے۔ میں صرف اتنی عرض کروں گا کہ اس سلسلے میں آج جب میں بریکنگ لے رہا تھا تو میں نے متعلقہ محکمے سے کہا تھا کہ مجھے اس میں تازہ ترین صورتحال بتائیں کہ اس وقت کیا صورتحال ہے؟ کیونکہ یہ تحریک اتوانے کا 14 جولائی کو سرکویت ہونی تھی اور 22 جولائی کو اس کا جواب آیا تھا اس لئے میں اس کے جواب کو update کرنا چاہ رہا تھا اس لئے میں نے اس کی رپورٹ مانگی ہونی ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اگر آپ کل تک کے لئے اس کو pending فرمائیں تو میں یہ تناسکوں کا کہ اس وقت تک برآمدگی ہو چکی ہے یا نہیں؟

## رپورٹ (جو پیش ہوئی)

پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ

برائے سال 2003 کا پیش کیا جانا

جناب چیئرمین، اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب بیت المال کی رپورٹ پیش ہو گی۔

**MR. FAYYAZ UL HASSAN CHOHAN:** Sir, I lay the Annual Report of the Punjab Baitulmal for the year 2003.

**MR. CHAIRMAN:** The Annual Report of the Punjab Baitulmal for the year 2003 has been laid on the table of the House.

## سرکاری کارروائی

### صحت پر عام بحث

جناب چیئرمین، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم صحت پر عام بحث ہے۔ اس بحث کا آغاز وزیر صحت کی تقریر سے ہو گا۔ تاہم جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کی چمیں مجھے بجا دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

Adjournment Motion رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! میں یہ چاہوں گا کہ میری

73-1 صحت کے متعلق تھی۔ میں یہ چاہوں گا کہ جب وزیر صاحب اپنی opening speech کریں تو براہ مہربانی میری اس تحریک کے جواب کا بھی ذکر کریں جو ان کے پاس موجود ہے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب جنرل منگل، آج سے ڈیڑھ سال پہلے جو ہیلتھ کی اُس وقت کی صورتحال تھی وہ ایوان کے سامنے پیش کرنے کا موقع ملا تھا۔ آج میں آپ کو ہیلتھ کی آج کی موجودہ صورتحال آپ کی خدمت میں پیش کروں گا اور اس کے بعد ایوان میں بحث ہوگی اور اس کے ذریعے جو تجاویز آئیں گی ان کو بھی ہم انشاء اللہ تعلق اپنے آئندہ کے پروگرام میں حاصل کریں گے۔

جناب سپیکر! چودھری پرویز الہی کی حکومت نے ہیلتھ کے حوالے سے جو achievements اور جو نئے initiatives لے ہیں ان کو بیان کرنے سے پہلے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ بڑی clearly ایوان کے سامنے ہیلتھ پالیسی کے بارے میں جانوں۔ صحت کے حوالے سے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں حکومت کا ڈائریکٹ تعلق پبلک سیکٹر سے ہوتا ہے۔ ہماری جو facilities ہیں خواہ وہ B.H.U.s ہوں خواہ وہ T.H.Q. ہسپتال ہوں یا D.H.Q. tertiary care hospitals ہوں ان کو زیادہ تر غریب لوگ استعمال کرتے ہیں۔ جب ایک غریب شخص بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ double tragedy ہوتی ہے۔ ایک تو وہ شخص اپنی روزی حاصل نہیں کر سکتا۔ دوسرا اگر اسے پرائیویٹ سیکٹر میں جانا پڑے تو پرائیویٹ سیکٹر کو afford کرنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے اس لحاظ سے پبلک سیکٹر کا رول بہت ہی اہم ہوتا ہے۔ ہماری جتنی پالیسیاں رہی ہیں وہ غریب کو centre of attention, focus point سمجھ کر ہم نے یہ پالیسی مرتب کی اور اسی پالیسی کو لے کر ہماری حکومت آگے بڑھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے stakeholders۔ نرسز، ڈسپنسرز اور ڈاکٹرز کی ضروریات کو بھی پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہماری حکومت نے جو یہاں پر اکثر جنوبی پنجاب اور شمالی پنجاب کا ذکر ہوتا ہے اس gap کو بھی پُر کرنے کے لئے وہ اقدامات اٹھانے ہیں کہ جو پنجاب کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں اٹھانے گئے تھے۔ میں چند گزارشات کروں گا۔

ہمیں اس چیز کا احساس تھا کہ ہماری جو manpower ہے وہ ڈاکٹرز کی صورت میں ہے۔ یہاں پر جو پوسٹ گریجویٹ ڈاکٹر تھا جو ایم۔بی۔بی۔ایس پانچ سال کرنے کے بعد پانچ چھ سال مزید ٹریننگ لیتا ہے اس کی تنخواہ تقریباً چھ ہزار روپے تھی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کو double

کیا اور اب پنجاب کے تمام پوسٹ گریجویٹ ڈاکٹروں کی تنخواہ یا stipend دس ہزار روپے ہے۔ ہم نے محسوس کیا کہ نرسنگ سیکٹر کو تمام پچھلے ادوار میں بالکل ignore کر دیا گیا اور نرس کارول خواہ مریض اسمر جنسی میں ہو یا وارڈ میں اس کارول ایک کلیدی رول ہوتا ہے۔ ہماری حکومت مہلی حکومت ہے جس نے پبلک سیکٹر میں بی۔ ایس۔ سی نرسنگ کلاسز 23۔ مارچ 2004 کو شروع کیں اور ان نرسز سے وعدہ کیا کہ گریجویٹیشن کے بعد یہ نرسز نرسنگ آفیسرز کھلائیں گی ان کو گریڈ 17 دیا جائے گا۔ ہم نے یہ بھی محسوس کیا کہ کچھ ایسی specialities تھیں کہ جن کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا تھا۔ جیسا کہ کوئی شخص جل جاتا ہے اور آپ جانتے ہیں domestic violence کے تحت عورتیں بہت دقت میں جاتی ہیں۔ ہماری حکومت مہلی حکومت ہے جس نے پبلک سیکٹر میں پبلے Bum Centre کی بنیاد رکھی۔ ہم جانتے ہیں کہ جب کوئی عورت جل جاتی ہے تو اس کو ایک تو تکلیف ہوتی ہے اور اس کے بعد اس کی reconstructive surgery ہوتی ہے جس پر average cost ڈیڑھ سے دو لاکھ روپے ہوتے ہیں اور غریب شخص یہ afford نہیں کر سکتا۔ اس Bum Centre میں 65 بیڈ ہوں گے ' free standing ہو گا ' انڈیپنڈنٹ ہو گا اوپر مہلی بیڈ ہو گا۔ اس میں غریب مریضوں کا 100 فیصد مفت علاج کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! زیادہ تر مریضوں کا تعلق ہسپتال میں نرس سے ملے اسمر جنسی روم سے ہوتا ہے۔ ہمارے بہت بڑے ہسپتال ہیں۔ جب میں خود میو ہسپتال میں ہاؤس آفیسر تھا جو کہ برصیر کا ایک بڑا ہسپتال ہے تو ہر روز ایک دفتہ نہیں سینکڑوں دفتہ ایسا ہوتا تھا کہ اپنے ہاتھ میں ایک بیڈ ہوتا تھا اور اس پر prescription لکھتا تھا کہ جا کر باہر سے Dopamine لے آؤ ' Apinefrin باہر سے لے آؤ ' Amoxycilline باہر سے لے آؤ۔ ہمارے اسمر جنسی روم میں یہ ایک نارمل روایت ہوتی تھی۔ لیکن آج آپ پنجاب کے میڈیکل کالج کے ساتھ جتنے affiliated نیچنگ ہسپتال ہیں ہم نے مرحلہ وار یہ پروگرام شروع کیا ہے ایسی نیچنگ ہسپتالوں میں کر رہے ہیں پھر انشاء اللہ تھانڈ ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہسپتالوں میں یہ پروگرام جاری کر دیا جائے گا۔ آج آپ پنجاب کے کسی نیچنگ ہسپتال میں چلے جائیں تو وہاں ہم نے لسٹ بنا کر لگا دی ہے کہ کوئی ڈاکٹر یہ یہ دو اینٹی پریسکرِب کر سکتا وہ خواہ Aspirin ہو یا چھ ہزار روپے کا Injection ہو۔



جناب چیئرمین، وزیر صاحب! آپ میری بات سن لیں کہ یہ حالات صرف لاہور یا بڑے شہروں کے لئے ہیں اور غریب عوام کے لئے کوئی سہولیت نہیں ہیں۔ مجھے بتائیں کہ میرے ضلع شیخوپورہ میں 'سرگودھا میں' راجن پور میں کیا کوئی دوائی مفت ہوتی ہے۔ میرے ضلع کی عینیتیں لاکھ کی آبادی ہے اور پچھلے سال اسی لاکھ روپے کی دوائیں خریدی گئیں۔ میں نے وہاں کے ناظم کی منتیں کیں کہ براہ مہربانی میرے ضلع میں آٹھ کروڑ روپے دواؤں کی حد میں رکھ دو میں آپ کا تابعدار رہوں گا اس نے وہی ایک لاکھ روپیہ رکھا ہے۔ ہمارا آپ ان لوگوں کے لئے بھی کچھ کریں جو ان دیہاتوں میں رہتے ہیں ورنہ ہمارے گریبان ہوں گے اور ان کے ہاتھ ہوں گے۔ ہم ان غریبوں کو کچھ نہیں دے رہے اور صرف ایم۔ پی۔ اے بن کر آجاتے ہیں اور ان کا کوئی خیال نہیں کرتے۔ ہمارا ڈاکٹر صاحب! اپنے سیکرٹری ہیلتھ کو کہیں کہ کوئی ایسا قانون بنائیں یا یہاں پر کوئی ایسی قرارداد لائیں کہ جو ان غریب دیہاتیوں کے لئے ہو، جہاں انہیں دوائیاں ہوتی ہوں۔ میرے ضلع کے ڈسٹرک ہیڈ کوارٹر ہسپتال شیخوپورہ میں صرف ایک لیڈی ڈاکٹر ہے کیا آپ وہاں پر کوئی بددوست کر سکتے ہیں؟ آپ اپنی ترجیحات میں یہ بھی شامل کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز وزیر صحت صاحب تو ابھی اپنی تقریر کو شروع کر رہے ہیں۔ ابھی تو انہوں نے چند الفاظ ہی کہے ہیں ابھی بات بھی وہ بیان فرمانے لگے تھے۔ آپ ان کی پوری بات سن لیں آپ اس وقت کنٹریڈکٹ آف ہاؤس ہیں۔ آپ ان کو سن لیتے۔ آپ نے پہلے ہی اتنے زیادہ سخت ریپارکس دے دیئے ہیں۔ آپ ان کی بات سننے کے بعد بھی ارشاد فرما سکتے تھے۔

جناب چیئرمین، چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر صحت، جناب سپیکر ایسیا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اور بڑا clearly اور اس میں This is on record میں نے کہا کہ ہم نے اس پروگرام کو تین phases میں شروع کیا۔ پہلے phase میں tertiary کے ہسپتال تھے۔ جس میں ڈی۔ ایچ۔ کیو اور آپ کا ضلع ہے اور باقی اضلاع بھی اس میں شامل کئے جائیں گے اور تمام اضلاع میں ایمر جنسی میں مفت دوائی دی جانے گی۔  
(نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئر مین! انشاء اللہ ہم اس پروگرام کو تحصیل ہیڈ کوارٹرز یول تک لے کر جائیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم ایک بہت جامع پروگرام جس کا اعلان ایسی چیف منسٹر صاحب نے کیا ہے۔ ہمارے رورل ایریاز، جو ہماری backbone ہیں، وہاں پر بنیادی ہیلتھ یونٹ اور رورل ہیلتھ سینٹر میں ڈاکٹرز نہیں جاتے اور آپ جتنا مرضی ان کو اپ گریڈ کر لیں اگر وہ مین فیکٹر جو کہ ڈاکٹر ہے اگر بنیادی ہیلتھ یونٹ یا رورل ہیلتھ سینٹر میں نہیں ہوگا تو اس کی اپ گریڈیشن کا کوئی کامدہ نہیں۔ اس کے لئے ہم کلی حکومتوں نے کئی تجربات کئے۔ جب یہ B.H.U کا پروگرام بنایا گیا تو آج سے 30 سال پہلے اس وقت ایک ارب روپے آپ اپنی inflation rate کو بڑھا کر add کر لیں تو وہ رقم کئی گنا زیادہ لگائی گئی۔ Physical infrastructure بنادیا گیا اور ان B.H.U میں یہ نہ سوجھا کہ Physical infrastructure تو ہے لیکن ہیومن انفراسٹرکچر کھل ہے؟ اگر ان B.H.U میں بیڈ بھی ہو گا، بلڈ پریشر آپریٹس بھی ہو گا، ایکویپمنٹ بھی ہو گا لیکن ڈاکٹر نہیں ہوگا تو وہ B.H.U فکشنل نہیں ہوگا۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ رورل ہیلتھ سنٹر جو کہ تقریباً 8 یا 9 B.H.U پر ہوا دی جوتے ہیں وہاں پر ڈاکٹروں کو attract کرنے کے لئے Mess type accommodation بنائی جانے گی۔ وہاں پر ان کی سہولت کے لئے کے ان یوسی بچوں کی رہائش کا بندوبست کیا جانے کا تاکہ وہ وہیں پر رہیں اور ختام کو انہیں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت بھی دی جانے گی اور ان کے یوسی بچوں اور ڈاکٹر صاحب کو Transportation بھی فری میا کی جانے گی۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئر مین! ہماری حکومت consensus پر یقین رکھتی ہے۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی stakeholders کو شامل کر کے بنائی جاتی ہے اور ہم بند کرے میں بیٹھ کر کوئی پالیسی

نہیں جاتے اور جو پالیسی جاتے ہیں تو تمام پی۔ ایم۔ اے، پاکستان میڈیکل ٹیچرز ایسوسی ایشن، رپریزنٹایٹو اور representative کو بلا کر ہم یہ discussion کرتے ہیں اور ہمارے ایم۔ پی۔ اے کو ٹیگ جوتے ہیں اور اس کے بعد فیصلے کئے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے جو پبلک impression ہے اور جو weaknesses and steps ہیں ان کے بارے میں پتا چلتا ہے۔

جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کے حوالے سے میں ایک گزارش کروں گا کہ وہاں پر اس گورنمنٹ نے اور اس چیف منسٹر نے جتنا ہیلتھ کے حوالے سے جنوبی پنجاب کا خیال رکھا ہے تو میرا خیال ہے کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی پاکستان کا ہی نہیں پورے Sub continent کا سب سے بہترین اور سب سے busy کارڈیک سنٹر ہے اور یہ ہماری حکومت ہی ہے جس نے اسی لیول کا نہیں بلکہ اس سے بہتر Multan Institute of Cardiology جنوبی پنجاب کے لئے دیا ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئرمین! بہاولپور کے بارے میں ذکر کروں گا کہ ہماری ہی حکومت نے اسی سال بہاول و کٹوریہ ہسپتال کے لئے اینجیو گرائی مشین خرید کر دی ہے تاکہ دل کے مریض ملتان تک بھی نہ آئیں۔ اسی سال ہم نے بہاول و کٹوریہ ہسپتال کے لئے burn centre منظور کیا ہے تاکہ burn victims کو لاہور نہ آنا پڑے۔ اسی سال ہم نے بہاول و کٹوریہ ہسپتال کے لئے ایم۔ آر۔ آئی منظور کیا ہے تاکہ ان مریضوں کو لاہور نہ آنا پڑے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئرمین! جب وزیر اعلیٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ لاہور میں بی۔ ایس۔ سی نرسنگ کالج بننا چاہئے اور جب اس کی کلاسز کا اجراء ہوا تو ساتھ ہی مجھے کہا کہ اسی طرح کارپراجیکٹ ملتان میں بھی شروع کریں تاکہ جنوبی پنجاب کی بچیاں بھی محروم نہ ہوں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے جو پبلک Functional Medical College جس میں کلاسز شروع ہو چکی ہیں وہ جنوبی پنجاب میں رحیم یار خان میڈیکل کالج ہے، اس کے لئے ہمیں کہا گیا اور ایوان میں ہی یہ پروائمنٹ اپوزیشن کی طرف سے raise کیا گیا کہ جنوبی پنجاب کے بچوں کو اسی طرح کی excellence academic ایف۔ ایس۔ سی میں نہیں ملتی تو ان کو ان کا حق دیا جائے گو کہ سپریم کورٹ نے ایک روٹنگ کے تحت میڈیکل کالجوں کا کوٹا سسٹم ختم کر دیا تھا

لیکن ہم نے 13 سینیٹس پچھلے سال approve کی ہیں اور اس دفعہ ان کے داخلے ہو رہے ہیں اور ان اضلاع کے لئے جن کے بچوں کے ہمیشہ نمبر بوجہ ایک weak اکیڈمک سسٹم کے کم آتے رہے ہیں یہ ہماری حکومت نے ہی ان کا خیال کیا ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کا رورل ہیلتھ سٹر کا پیکیج جو کہ تقریباً ایک ارب روپے کا ہے تو ہم نے فیصد کیا کہ رورل ہیلتھ سٹر کی اپ گریڈیشن شمالی پنجاب سے نہیں ہو گی بلکہ جنوبی پنجاب سے ہو گی اور اس پراجیکٹ کو ہم پورے پنجاب میں پھیلا دیں گے۔ اسی طرح جناب چیئرمین! ہمارے ملک میں بیٹا ٹائٹس اسے اور ان امراض کی وجوہات incinerator کی ناپائی تھی۔ مجھے بڑی غوشی ہے کہ اس وقت لاہور پورے sub continent کا پہلا شہر ہو گا جس میں Hospital Waste Management پروگرام شروع کر رہے ہیں۔ چلڈرن ہسپتال میں incinerator کام کر رہا ہے۔ ہم نے دو فیڈ ٹرک لے لئے ہیں جو ہسپتال میں بائیں گے اور وہیں پر جو waste آنے لگی اس کو چیکیز میں ملا دیا جانے کا تاکہ یہ re-use of needles and syringes کا سسٹم ختم ہو۔

جناب چیئرمین! اسمبولینس سسٹم آج کسی کو ہارٹ ایک ہو جاتا ہے، کوئی مادہ ہو جاتا ہے تو عام شہری کو رکنا، فیکسی یا کوئی دوسری سواری لے کر ہسپتال جانا پڑتا ہے تو تھوڑا زخم بھی زیادہ زخم ہو جاتا ہے اور ہلی ہلی کر کئی دفعہ زخم زیادہ خراب ہو جاتا ہے۔ کئی ادوار گزرے لیکن کسی نے نہ سوچا کہ اسمبولینس کا کیا فلکشن ہے۔ اسمبولینس کا آج سے پہلے فلکشن یہ تھا کہ nearly transportation of dead body جو شخص مر گیا اسے اسمبولینس میں ڈالا اور اس کے لواحقین تک لے گئے۔ دوسرا اس کا فلکشن یہ تھا کہ ہسپتال کی انتظامیہ اسمبولینس اپنی ذات کے لئے استعمال کرتی تھی۔ اب پنجاب حکومت نئے ideas کو لے کر آگے آتی ہے تو اس وقت لاہور میں 6 سینٹرز جن کی زور و شور سے construction ہو رہی ہے اور ایک سینٹر کے علاوہ باقی تمام مکمل ہیں۔ ہم نے state of the art اسمبولینسز خریدی ہیں اور ان میں صرف ڈرائیور ہی نہیں بلکہ دو ٹرینڈ ایمرجنسی Medical Technicians کی ٹریننگ فریکل بھی ہے اور میڈیکل بھی ہے وہ وائٹس کے ذریعے ڈاکٹر کے ساتھ کیو ٹیکشن کریں گے کہ جناب! میں

نے یہ 25 سالہ نوجوان اٹھایا جسے غلایں غلایں جگہ چوٹ لگی ہے اور فریکچر ہے تو ڈاکٹر اسے ہسپتال سے جانے کا کہہ کر آپ اس کی ایسے ایسے یعنی کریں اس کو ڈرپ لگائیں اور پھر ٹرانسپورٹ کر کے 15 منٹ کے اندر اندر تزدیکی اسپرمنسی روم میں پہنچا دیا جانے کا۔ (نعرہ ہانپے تحسین)

جناب چنیرمین! یہ state of the art system ہے جو نہ آپ کے کسی ہمسایہ ملک میں ہے اور نہ کسی اردگرد کے ملک میں ہے اور نہ ہی کسی دوسرے صوبے میں ہے۔ یہ اللہ کے فضل و کرم سے پنجاب میں شروع ہو رہا ہے۔ یہ چند main initiatives ہماری حکومت لائی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر روز اسی کوشش میں ہوتے ہیں کہ ہمیں opinion ملے خواہ وہ ٹریرری پنجر یا ایوزیشن سے ہو جسے لے کر ہم پالیسی مرتب کریں، کھلے عام اس پر بحث ہو اور open debates ہوں جس سے ہماری weaknesses کی نشان دہی کی جائے لیکن ہماری strength اور جو ہم تقوڑی بست کامیابیاں حاصل کرتے ہیں ان کا ہمیں کریڈٹ بھی دیا جائے اور اس کے بعد ہم مل جل کر پنجاب کے عوام کو بہترین سہولیات فراہم کریں گے۔ شکریہ

جناب چنیرمین، شکریہ جی۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ! جناب چنیرمین! ہیلتھ کے بارے میں وزیر موصوف نے بتایا کہ ذیادہ سال میں انہوں نے کیا بہتری کی ہے تو میرا پہلا پوائنٹ یہ ہے کہ جب آپ بچوں کو تعلیم دیتے ہیں اور اس معاشرے میں سب سے زیادہ محنت سے اگر کوئی آدمی بنتا ہے تو وہ ڈاکٹر بنتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ کالج میں میرٹ ہوگا تو آپ کا میڈیکل کا اور انجینئر کا ہوگا اور بہ قسمتی سے یہ ڈاکٹر بن جاتے ہیں اور جو اس میں سے بچ جاتے ہیں وہ پھر ایم اے کر کے سول سروس میں چلے جاتے ہیں اور پھر وہی سول سروس والے آکر ان ڈاکٹروں پر ٹکرانی کرتے ہیں۔ مجھے تو ان ڈاکٹر صاحب پر بھی افسوس ہے کہ یہ خود ڈاکٹر ہیں اور منسٹر ہیں اور انہوں نے بھی نیچے دو ایڈوائزر لے ہوئے ہیں انہیں شاید اپنے آپ پر اعتماد یا confidence نہیں ہے۔ انہوں نے کس چیز کی ایڈوائس لینی ہے؟ یہ تو جیسے ہی ڈاکٹر ہیں اور یہ خود بتا رہے ہیں کہ یہ دو انہیں کھتے رہے ہیں اور امریکہ میں بھی علاج کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر علاج کرتا ہے تو مریض بھی جلتے ہیں مگر آپ ڈاکٹر

تو ہیں نا ایک میری تحریک اتوائے کار تھی کہ انہوں نے ایک Punjab Rural Support Programme شروع کیا ہے اس میں انہوں نے ایک نئی چیز شروع کر دی ہے انہوں نے فیصل آباد میں ایک مجسٹریٹ کو پکڑا ہے اور اسے 80 ہزار یا ایک لاکھ پر رکھ لیا ہے۔ He has nothing to do with medicine. کیا آپ کے پاس کو الیٹائیڈ ڈاکٹرز نہیں ہیں جو یہ جاب کر سکیں؟ کیا آپ کو ان پر اعتماد نہیں ہے جن کو انہوں نے لگایا ہے؟ میں پہلے آپ کو اس کی detail دیتا ہوں۔ فیصل آباد میں BHU-1 میں سٹاف کی کل تعداد 68 ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بہت اچھا اقدام کیا کہ contract والوں کو regularize کر دیا اور اس وقت BHU-1 کی تیس vacancies خالی ہیں۔ جس طرح پاکستان N.G.Os کی تجربہ گاہ ہے اسی طرح ایک نیا تجربہ ہو رہا ہے کہ تین تین basic unit کے لئے ایک ایک ڈاکٹر دیں گے اور وہ دو دو دن ڈیوٹی دے گا۔ اگر آپ آج پبلک سروس کمیشن کھولیں تو آپ کے پاس ہزاروں ڈاکٹرز ہیں جو سرکاری نوکریاں کرنا چاہتے ہیں۔ آپ وہ تیس vacancies تیس ڈاکٹرز کے لئے fill کریں، بجائے اس کے کہ آپ N.G.Os کے کہنے پر کریں۔ میری تحریک اتوائے کار پر جو بات ہے ان کے نکلنے نے خود admit کیا ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ لکھا ہے کہ "فیصل آباد کی عوام کا اس پروگرام کے خلاف رد عمل ایم۔ پی۔ اے صاحب تک پہنچا اور ڈاکٹرز اپنی مایوسی و بے یقینی کا ذکر کئی بار کر چکے اور ہم نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کا معاملہ حکومت پنجاب اور وزیر صحت تک پہنچائیں گے، جس کے نتیجے میں ڈسٹرکٹ ممبران نے صوبائی وزیر سے ملاقات کی اور انہوں نے ہریت کی کہ آپ سیکرٹری صحت کو اس بارے میں طیں۔ میں نے سیکرٹری صحت سے ڈاکٹرز کے احتجاج کی شکایت کی۔ ڈاکٹرز نے بیشتر ملاقاتوں میں یہ باور کرایا کہ ضلع فیصل آباد کے حالات رحیم یار خان سے مختلف ہیں۔ رحیم یار خان میں contract پر صرف چار ڈاکٹرز موجود تھے اور contract کی 95 فیصد نشستیں خالی تھیں۔ آپ دیکھیں کہ اس پروگرام کے تحت ایک کروڑ 77 لاکھ 48 ہزار روپے خرچ آنے کا جبکہ اس پروگرام کے تحت ڈاکٹروں کا روزگار کم ہو جانے کا آپ صرف specified لوگوں کو روزگار دینا شروع کر دیں گے اور یہ ان کی اپنی ڈاکٹر کی رپورٹ ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ "مسٹر نسیم صادق جب مختلف سٹروں کے دور سے پر جاتے ہیں تو ڈاکٹرز اور

دیگر محلے کے ساتھ بڑی سختی سے پیش آتے ہیں اور ان کا رویہ انتہائی نامناسب ہوتا ہے۔ مزید برآں ڈاکٹرز اس بارے میں بھی پریشان ہیں کہ اب وزیر اعلیٰ صاحب نے ڈاکٹرز کی ملازمت کو regulate کرنے کا اعلان کیا تھا اور یہ پروگرام اس اعلان کی نفی ہے۔

جناب سیکرٹری! اگر آپ نے ان ڈاکٹرز کو ان کا مقام نہیں دینا اور آپ نے ان کو تجربے پر لانا ہے تو آپ اس P.R.S.P پروگرام کو advertise کریں۔ اگر وزیر صاحب اس کو اپنے ضلع گجرات میں بھی نافذ نہیں کر رہے تو پھر Why Faisalabad? Faisalabad is full of talent. ہمارے پاس job available ہیں ان کو پڑ کیا جانے۔

جناب سیکرٹری! دوسری میری گزارش یہ ہوگی کہ ان کا E.D.O ہیلتھ گریڈ 20 کا ہے وہ سینئر ڈاکٹر ہے۔ Unfortunately he is subordinate to a grade 19 officer, if I am not wrong. اس کی صوابدید پر A.C.R بھی ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ devolve ہونے کے بعد ڈاکٹر صاحب! آپ کا اختیار ختم ہو گیا ہے اور آپ کے نکلنے کے پیسے بھی Punjab Rural Support Programme کے تحت چلے گئے ہیں۔ جناب والا! دوسری انہوں نے جنوبی پنجاب کی بات کی ہے تو میں وزیر صحت سے کہوں گا کہ فیصل آباد میں جتنی آبادی ہے اس کے حساب سے آپ کے پاس ابھی تک Burn Unit نہیں ہے اور میں فیصل آباد کے ڈاکٹر جاوید اقبال کو سلام پیش کرتا ہوں جس نے without a single penny from Govt. آپ کے P.I.C کے مقابلے میں وہاں پر Heart Unit کھولا ہوا ہے مگر unfortunately heart surgery کا انتظام نہیں ہے۔ باقی وہاں پر آپ کے P.I.C سے زیادہ سہولیات ہیں وہاں پر یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ یہ دوائی لے کر آئیں وہاں پر philanthropy خیر حضرات کرتے ہیں۔ میری درخواست ہوگی یہاں پر سیکرٹری ہیلتھ بھی موجود ہیں۔ یہ وہاں پر جا کر دیکھیں کہ ہمارے پاس کوئی kidney transplant کا انتظام نہیں ہے اور ہمارے پاس Burn Unit نہیں ہے۔ میرے محترم بھائی چودھری ظہیر صاحب نے بھی اس وقت محسوس نہیں کیا۔ آپ زیادہ توجہ لاہور پر ضرور دیں مگر آپ کو جھنگ، فیصل آباد اور سرگودھا جیسے شہروں پر بھی توجہ دینی چاہئے۔ میں وزیر صحت کی توجہ ایک اور طرف مبذول کراؤں گا کہ پولیس آفیسر کہتے ہیں کہ ایس۔ پی صاحب M.B.A کرنے

امریکہ جا رہے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آج تک آپ نے کتنے ڈاکٹرز کو on scholarships لیا۔ ایچ۔ ڈی کے لئے یا ایف۔ آر۔ سی۔ ایس یا ایم۔ آر۔ سی۔ پی کے لئے بھیجا ہے۔ دوسری انہوں نے بات کی تھی جو بڑی Americanize تھی۔ آپ مجھے بتائیں کہ پنجاب میں آپ کے پاس کتنے trauma centres ہیں unfortunately ایس۔ ایس۔ پی نارووال died just because of this thing! اگر آپ کے پاس trauma centre ہوتا تو یہ بچ سکتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم T.M.A کو ہر معاملے میں confidence میں لیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ فطرت ہے T.M.A فیصل آباد اس وقت بھی نیچے اسمبلی میں بیٹھی ہوئی ہے اور کہتے ہیں کہ ہمارا احتجاج ہے کہ P.R.S.P Programme پر وزیر صاحب کو بھی اعتراض ہے۔ میری ان سے درخواست ہو گی کہ سول بیورو کرپس مجسٹریٹوں سے ہماری جان بچائیں، professional ڈاکٹروں کو پوسٹ کریں اور میری آپ سے گزارش ہے کہ جو آپ نے نیچے دو Advisors رکھے ہونے ہیں ان کو بھی فارغ کرائیں اور اپنی گرفت ان پر مضبوط کریں۔

دوسری بات labs کی ہے، جناب والا! اگر آپ ہسپتال میں جائیں تو وہ آپ کو پرچہ دیتے ہیں کہ آپ باہر جا کر ٹیسٹ کرائیں۔ آپ اپنی labs کو modernize and update کریں تاکہ اس پر بہتری ہو سکے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر، جناب چیئر مین ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، آپ بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں، آپ کو موقع ملے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئر مین! اگر وہ کھڑی ہو گئیں ہوں تو انہیں موقع دے دیا جائے۔

جناب چیئر مین، نہیں شکریہ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے وسمن ڈیپارٹمنٹ، جناب چیئر مین ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی، محترمہ!



پارلیمانی سیکرٹری برائے وسمن ڈویلپمنٹ، جناب چیئرمین! میں انتہائی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ پورے پنجاب میں ہم ایک خبر انتہائی پریشان کن سن رہے ہیں کہ 15 تاریخ سے پانی بند ہو جانے کا جب کہ کپاس کی فصلوں کو پانی کی انتہائی ضرورت ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اس وقت ہیلتھ پر بحث ہو رہی ہے اور محترم نے پانی کا مسئلہ اٹھایا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے وسمن ڈویلپمنٹ، جناب چیئرمین! یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے ہیلتھ پر بحث تو ہوتی رہے گی لیکن اگر یہ پانی اور فصلوں کا مسئلہ اگرایا ہو گیا تو پھر کیا ہو گا؟ اگر پانی 15 تاریخ کو بند ہو گیا تو ہم بھوکے مر جائیں گے اور ہماری معیشت پر بہت برا اثر پڑے گا لہذا میں اتناں کروں گی کہ اس کو دس بارہ دن کے لئے مزید بڑھا دیا جائے۔

جناب چیئرمین، بی بی! کیا آپ پانی کی پارلیمانی سیکرٹری ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے وسمن ڈویلپمنٹ، جناب چیئرمین! میں پانی کی پارلیمانی سیکرٹری تو نہیں ہوں لیکن میں نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میں وسمن ڈویلپمنٹ کی پارلیمانی سیکرٹری ہوں اور میں نے مشترکہ مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

جناب چیئرمین، محترم! آپ تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس وقت جنوبی پنجاب میں پانی کی بہت قلت ہے۔ فصل خریف میں صرف یہ کہا گیا تھا اور ہماری بھی یہ تجویز تھی کہ پانی بند کرنے کی پندرہ تاریخ کو مزید بڑھا کر آگے کر دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے وسمن ڈویلپمنٹ، جناب چیئرمین! ہیلتھ پر تو بحث چلتی ہی رہے گی لیکن اگر پانی نہیں ہو گا تو پھر ہیلتھ کہاں سے رہے گی؟

جناب چیئرمین، وزیر قانون! اس وقت سب پانی پر بحث کرنا چاہتے ہیں اس وقت عامر جمیر صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میری استدعا یہ ہے اور یہ استدعا میں بارہا مرتبہ کر چکا ہوں اور آج پھر مودبانہ استدعا کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے ہم اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلائیں۔ بات ہیلتھ کی ہو رہی ہے مسند پانی کا آجاتا ہے۔ مقررہ! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں احساس ہے کہ پانی کا مسند اہم ترین ہے لیکن جناب چیئرمین! یہ اس پر out of turn تحریک اتوانے کا کیوں نہیں لے کر آئیں؟ اگر ان کو اتنا ہی احساس تھا تو یہ تحریک اتوانے کا لے کر آئیں۔ یہ اس وقت بات کرتیں۔ اب بات ہیلتھ کی ہو رہی ہے اور یہ اتعلق کی بات ہے کہ پانی کا مسند سننے کے بعد اریگیشن منسٹر تشریف لے آئے اور اگر یہ نہ ہوتے تو انہیں پانی کے متعلق کون جواب دیتا؟ میری آپ سے استدعا ہے کہ ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ پانی کا مسند اہم ہے۔ آپ اس پر general discussion رکھیں۔ کوئی بحث کا وقت رکھ لیں جو آپ مقرر کریں تاکہ اس مقرر وقت کے مطابق بات ہو اور معزز وزیر اس کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین، جی! عامر حمید صاحب! بحث کے لئے تاریخ طے فرمائیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جب مرضی ہو۔ گورنمنٹ بزنس میں رکھ لیں۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین، جی! وزیر زراعت!

وزیر زراعت، یہ اپنی جگہ پر فیک ہے کہ پانی کے بارے میں تشویش ہے۔ اس ہاؤس کو تشویش ہے۔ سارے پنجاب کو تشویش ہے۔ پچھلے دنوں آپ نے دیکھا ہو گا کہ پرائم منسٹر پاکستان نے جب اریگیشن منسٹر کے ساتھ مل کر وہاں میلنگ بلانی تھی تو reservoirs میں پانی کی کمی ہے۔ اس کی وجوہات اپنی جگہ پر موجود ہیں۔ وہ یہاں پر بحث کرنے سے پوری نہیں ہو سکتیں لیکن ایک فارمولا evolve کیا ہے۔ ہمیں احساس ہے مجھے بھی اور ان کو بھی احساس ہے کہ 63 لاکھ ایکڑ پر اس وقت پنجاب میں کانن کی فصل موجود ہے اور اللہ کی مہربانی سے فصل بہت بہتر ہے مجھے احساس ہے کہ اس کو ستمبر میں پانی ملنا چاہیے اور یہ بھی احساس ہے کہ ریج کی فصل کو اس کی روٹی کے لئے پانی ملنا چاہیے اور ایک پالی بطور best vital ہے کہ اس کے لئے ہونا چاہیے۔۔۔

(اذن عشاء)

جناب چیئرمین، ہاؤس کا وقت ایک گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔ جی، وزیر زراعت! وزیر زراعت، جناب سیکرٹری، بحث تو ہیلتھ کی ہو رہی ہے، وہ بھی بڑا اہم issue ہے لیکن میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ یہ فیصد ہے کہ نہریں 10 کو بند ہو رہی ہیں نہ 15 کو بند ہو رہی ہیں اور نہ ہی 25 کو بند ہو رہی ہیں بلکہ اس وقت بند ہوں گی جب 4 ملین ایکڑ کے round about پانی reservoirs میں رہ جانے کا جو carry over ہونا ہے کیونکہ رینج کے لئے ہمیں 8 ملین ایکڑ پانی کی ضرورت ہے لیکن ہم نے فارمولاطے کیا تھا کہ جب 5 ملین ایکڑ جب پانی رہ جانے تو پھر نہریں بند کر دی جائیں۔ Prime Minister has decided کہ جب پانی 4 ملین ایکڑ اس reservior میں رہ جانے کا تو اس وقت یہ نہریں بند ہوں گی لیکن in the meantime جب دریا کے bed میں پانی ہو گا تو اس سے ضلعیں سیراب ہوتی رہیں گی۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہماری ضلع بھی بچ جانے، گندم کی کاشت بھی ہو جانے اور اس پر پہلا پانی بھی لگ جانے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اتنے ہی پریشان ہیں کہ جتنی دنیا ہے لیکن ہم نے فارمولا نکالا ہے اور انشاء اللہ یہ آپ کی ضلع بھی بچے گی اور گندم بھی انشاء اللہ اگا کر آپ کو دکھائیں گے۔ آپ نکر نہ کریں۔

(نعرہ ہانے تحسین)

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میری معزز وزیر صاحب سے کچھ suggestions ہیں کہ Punjab Rural Support Programme میں instead of the magistrates doctors should be appointed as Incharge of that programme.

دوسرا You should have direct recruitment from the Punjab Public

Service Commission اور وہ آپ دو دو والا تجربہ چھوڑ دیں۔ دو دو والے تجربے سے کوئی بھی ڈاکٹر تین دن نہیں جانے گا۔ چھٹیاں کرے گا۔ You will have bad results.

تیسرا آپ existing Basic Health Units کی repair پر توجہ دیں، devolve ہونے کے بعد کسی Basic Health Unit پر کوئی development نہیں ہو رہی ہے۔ اس کی دیواریں گری ہوئی ہیں۔ ڈاکٹروں کے لئے کوئی کمرہ نہیں ہے، جنہاں پر وہ رہ سکتے ہیں۔

جو تھایہ ہے کہ 'promotion of doctors' آپ کے پاس ایک بہت بڑا Back Log

ہے کہ

promotion of the doctors from different grade 18 to 19 and 19 to 20

اگر ان کی A.C.Rs مکمل نہیں ہوتیں تو یہ ڈاکٹروں کا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ ان کو مکمل کروائیں۔ پھر جو ڈاکٹرز qualify کرتا ہے تو اس کو اس post پر post کریں۔

If it is a post of grade 20 officer, a grade 20 officer should be posted there.

اور جس جگہ پر آپ کے ہسپتال ہیں You should earmark کہ اتنے ہمیں سپیشلسٹ پائینٹس اور آپ کے پاس اس وقت ڈاکٹرز available ہیں۔ اگر آپ اپنی تھوڑی سی لبرل پالیسی کریں، سسٹم آسان کریں تو

Doctors are ready to come back and finally if you are ready to pay to the doctors.

جو آپ کے کو ایٹائیڈ ہیں brain-drain ہوا ہوا ہے، باہر گئے ہونے ہیں You have yourself worked there ان ڈاکٹروں کے آنے کے بعد ان کے لئے ایک گھر، ایک گاڑی اور ان کے بچوں کی تعلیم کا کردیں تو وہ ڈاکٹر آپ کے پاس آجائیں گے۔

These are my humble suggestions. I hope the Honourable Minister will take notes. Thank you very much.

جناب چیئرمین، شکریہ۔ سید احسان اللہ وقاص!

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، ہی، فرمائیں!

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری گورنمنٹ نے ڈاکٹروں کے لئے 87 سیٹیں

create کی ہیں۔

جناب چیئرمین، جب آپ کی باری آنے گی تو پھر بات کرنا۔ تشریف رکھیں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ تشریف رکھیں۔ جی سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ صحت انسان کا ایک بنیادی حق ہے اور مسلمانوں کی اس بارے میں بڑی شاندار روایات ہیں۔ اب ہماری قہمٹی ہے کہ ہماری ابھی روایات ہمارے ہاں سے ختم ہو گئیں اور دوسری قوموں کے اندر حفت ہو گئیں۔ جب مسلمانوں کی بڑی بڑی حکومتیں ہوا کرتی تھیں تو ان میں بڑے بڑے شاندار ہسپتال ہوا کرتے تھے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ سارے ادارے ختم ہوتے چلے گئے اور انسانی خدمت کے لئے قائم ہسپتالوں کی اپنی جگہ پر بڑی اہمیت ہے۔ آج میں فرج تحسین پیش کرتا ہوں ان غیر مسلموں کو جن میں سرگنگا رام اور گلاب دیوی جیسے لوگ شامل تھے کہ جنہوں نے اس برصغیر میں خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت ہسپتالوں کی ایک شاندار روایت کا آغاز کیا اور اس شہر لاہور میں اس سے پہلے کتنے اچھے ہسپتال تھے وہ کسی نہ کسی حوالے سے غیر مسلموں کے قائم کئے ہوئے تھے۔ ایک مدت کے بعد اسی شہر میں ایک خدمتِ خلق کا بہت اچھا ہسپتال ہماری ایک معزز خاتون (مرحومہ) ثریا عظیم صاحبہ نے قائم کیا جو اس وقت شاندار خدمات انجام دے رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلی جو گزارش وزیر صحت سے کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ صرف سرکاری ہسپتالوں پر depend کرنے کی بجائے ایسے ادارے جو واقعی خدمتِ خلق کے جذبے کے تحت ہسپتال قائم کرنا چاہتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی کریں، ان کی مدد کریں، ان کی سرپرستی کریں، ان کے ساتھ تعاون کریں۔ بہت اچھے ادارے اب بھی لاہور میں خدمتِ خلق کے اداروں نے قائم کئے ہیں۔ بہت اچھے ہسپتال ہیں اور میرے ایک فاضل بھائی نے فیصل آباد کے حوالے سے جس طرح مثال دی ہر شہر میں اس طرح کے ادارے موجود ہیں لیکن ضرورت ان کی حوصلہ افزائی اور ان کی سرپرستی کی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے چھنے ڈاکٹرز شام کو پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں، میں یہ درخواست کروں گا کہ ایک دفعہ یہ منصوبہ بنایا گیا تھا کہ یہ نام

ڈاکٹرز جو کہ سرکاری ہسپتالوں میں ملازمتیں کرتے ہیں ان سب کو اس بات کا پابند کیا جانے کہ یہ اپنی پرائیویٹ پریکٹس بھی اسی ہسپتالوں میں کریں۔ اس وقت تشخیص کی وصولی کی جانے والی فیس بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ اب مختلف ڈاکٹرز نے سات سو، آٹھ سو اور ایک ہزار روپے تک لینے شروع کر دیئے ہیں۔ اگر یہ اپنے اپنے ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کریں گے تو اس سے ہسپتالوں کو آمدن ہوگی کیونکہ وہ share ادا کریں گے اور اس طرح ان کی فیسوں پر بھی کنٹرول کیا جاسکے گا۔ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بعض دفاتر لوگ یہ کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر سی ٹی سکین اور دوسری مشینیں خراب کر دی جاتی ہیں اور بہت دیر تک خراب رکھی جاتی ہیں۔ ان کی مرمت نہیں کروائی جاتی تاکہ ان ہسپتالوں کے ڈاکٹرز ریڈیالوجسٹ جنھوں نے اپنی پرائیویٹ مشینیں لگائی ہوتی ہیں، لوگ وہاں سے یہ نیٹ کروائیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جس ہسپتال میں بھی اس طرح کی قیمتی مشینیں خراب ہیں انھیں جلد از جلد ٹھیک کروانے کا انتظام کرنا چاہیے۔ میں نے اس سے پہلے بھی متعدد بار یہ درخواست کی ہے کہ ایک ڈاکٹر کے جانے پر حکومت پنجاب کا پانچ لاکھ روپیہ خرچ آتا ہے۔ ہمارے ہاں ڈاکٹرز کی پہلے ہی shortage ہے۔ جب یہ ڈاکٹر بن جاتے ہیں تو وہ CSS یا PCS کر کے مختلف دوسرے اداروں میں چلے جاتے ہیں۔ خدا کے لئے ان ڈاکٹرز پر یہ پابندی لگانی چاہئے۔ آپ ان کی تربیت بہتر جانے کے لئے انھیں بی۔ ایچ۔ ڈی کروانے یا specialization کروانے کے لئے سولتیں ضرور مہیا کریں لیکن اس بات پر پابندی لگائیں کہ ڈاکٹرز CSS کر کے دوسرے اداروں میں نہ جائیں بلکہ ہسپتالوں میں رہ کر مریضوں کی خدمت کریں۔ ہمارے ہاں بہت سے پرائیویٹ میڈیکل کالجز قائم ہو رہے ہیں۔ صوبائی وزارت صحت کو ان پر بڑی گہری نظر رکھنی چاہیے۔ یہ دو دو لاکھ روپے ایک ایک بچے سے وصول کرتے ہیں، دو دو سو بچے ایک سال میں داخل کر لیتے ہیں۔ فیسیں ان سے وصول کر لیتے ہیں لیکن بعد میں انھیں affiliation نہیں ملتی۔ میڈیکل کالج والے تو اس طرح کروڑوں روپے اکٹھے کر لیتے ہیں لیکن وہاں پر داخلہ لینے والے بچوں کے سارے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ خدا کے لئے اس چیز کا تدارک کریں کہ کوئی میڈیکل کالج اس وقت تک کسی بچے کو داخل نہیں کر سکتا جبکہ تک کہ وہ تمام بنیادی سولتیں جو اس کالج کے قیام کے لئے ضروری ہیں پوری نہیں کرتا۔ اس کے

ساتھ ہسپتال بنا بھی ضروری ہے۔ جب تک یہ پوری سہولیات مہیا نہ کر دیں انھیں کسی قسم کی تشہیر کرنے، طلبہ کو داغ دینے، فیس وصول کرنے کی کسی بھی صورت اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ اگر آپ کالج کی affiliation نہیں کرتے تو نقصان کالج والے کا نہیں ہوتا بلکہ ان بچوں کا ہوتا ہے جنہوں نے دو دو لاکھ روپے فیسیں وہاں پر جمع کروائی ہوتی ہیں۔

محترم وزیر صحت نے فرمایا کہ میڈیکل waste کو ضائع کرنے کے لئے proper نظام کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت کم اہتمام ہے۔ ہر ہسپتال کے ساتھ میڈیکل waste کے لئے proper انتظام ہونا چاہیے کیونکہ اسی کے نتیجے میں ہی hepatitis کی بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے۔ بیماری بد قسمتی ہے کہ میڈیکل waste باقاعدہ ہسپتالوں سے فروخت کیا جاتا ہے اور لوگ اس کو خرید کر لے جاتے ہیں۔ انھی سرنجز کو re-pack کرنے کے بعد دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک بڑا کاہر ہے۔ بند روڈ پر اس کام کے لئے باقاعدہ فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں جو ان استعمال شدہ سرنجز کو re-use کرتی ہیں۔ خدا کے لئے اس کا تدارک کریں تاکہ hepatitis کو روکا جاسکے۔ اس بیماری کا یہ بھی ایک اہم factor ہے۔ اسی طرح hepatitis کی ویکسینیشن کو بھی ایک اچھے انداز میں مہیا کیا جانا چاہیے۔ یہ بات ذاتی طور پر میرے علم میں ہے کہ hepatitis کی ویکسینیشن کرنے والے لوگ اس میں لوٹ مار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ جو نرخ وصول کرتے ہیں اس سے آدمی قیمت پر ویکسینیشن مل رہی ہوتی ہے۔ اگر حکومت اس کا مناسب انتظام کرے اور properly اسے کنٹرول کرے، لوگوں کی رہنمائی کرے تو اس کے نتیجے میں اس کے نرخ بہت کم ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دیہاتوں میں صحت کے اداروں کی صورتحال کو improve کرنے کی جانب خصوصی توجہ دی جائے۔ اگر مجموعی شہروں کے اندر آپ proper سہولیات مہیا کر دیں گے تو بڑے ہسپتالوں میں لوگوں کا بوجھ بہت کم ہو جائے گا۔ آپ یہاں سرورسز ہسپتال، جناح ہسپتال یا میو ہسپتال میں دیکھیں کہ لوگ برآمدوں میں پڑے ہوتے ہیں اور ان کا کوئی پڑسلان حال نہیں ہوتا۔ میں on record یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ عرصے کے دوران میو ہسپتال میں ایک بڑی بہتری نظر آئی ہے۔ میں وہاں کے ایم ایس یا دوسرے

لوگ جنہوں نے بہتری لانے کی کوششیں کی ہیں ان کو اس پر شاباش دیتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ دوسرے ہسپتالوں کو بھی بہتر کریں گے تاکہ وہاں پر بھی عام مریض کو بغیر معاش کے آنے والے مریضوں کو اچھی خدمت مل سکے۔ ان کو اچھی medical care مل سکے۔ بہت بہت شکریہ۔

(اس مرحلے پر ملک جلال دین ذکو کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب والا ایوانت آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیے!

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! حکومت نے میڈیکل کالجز میں طلباء کے لئے 70 سیٹیں create کیں جو کہ سرورسز ہسپتال اور سیالکوٹ میں تھیں۔ ان سیٹوں پر ایک طالب علم کا سال میں تقریباً 20 لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ جناب والا! جو 20 لاکھ روپے خرچ کر کے ڈاکٹر بنے گا وہ ملک و قوم کی کیا خدمت کرے گا؟ یہ سیٹیں غریب لوگوں کو محروم کرنے کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اگر یہ 70 سیٹیں رکھنی ہیں تو ان پر merit کی بنا پر داخلے ہونے چاہئیں تاکہ غریب طلباء بھی اس سے محروم نہ رہ سکیں۔ یہ صرف امراء کو ڈاکٹر بنانے کے لئے سیٹیں رکھیں گئی ہیں۔ اس زیادہ فیس کو کم کیا جانا چاہیے۔ شکریہ

جناب چیئرمین، اب میں ڈاکٹر مظفر علی شیخ صاحب کو دعوت دیتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ آپ بلاوجہ ایوانت آف آرڈر نہ اٹھایا کریں۔ ایک تو آپ بلاوجہ ایوانت آف آرڈر raise کرتے ہیں اور پھر اس پر تقریر شروع کر دیتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ ایوانت آف آرڈر تو کسی specific matter کی بات ہوتا ہے۔ آپ کھڑے ہونے سے پہلے سوچ لیا کریں کہ آیا ایوانت آف آرڈر بنتا بھی ہے یا نہیں؟ اچھی یہاں پر صحت پر بات ہو رہی تھی اور ادھر بات پانی کی شروع کر دی گئی۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ ہاؤس کو in order چلنے دیں۔ نہ تو اس کی روایات کو پامال کریں اور نہ ہی روز آف پروسیجر کو پامال کریں۔ مہربانی کر کے آپ ہاؤس کو in order چلنے دیں۔



پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری ایوانٹ آف آرڈر۔ جناب والا! اہی ایک معزز رکن نے کلاب دیوی ہسپتال بنانے والے کی تعریف کی۔ میں پوچھتی ہوں کہ انھوں نے ایک مسلمان کی تعریف کیوں نہیں کی کہ جنھوں نے پانی پانی جمع کر کے منشی ہسپتال بنایا ہے؟ انھوں نے اہی بتایا ہے کہ DHQs, THQs میں صحت کی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ اگر آپ شیخوپورہ میں ہی جا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہاں پر پچاس سے زیادہ ڈاکٹرز ہیں، وہاں CCU ہے، کارڈیالوجی ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کی چٹ پہنچ چکی ہے۔ آپ اپنی باری پر بات کہنے کا۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب چیئرمین! یہ محترمہ کھڑی ہوئیں اور انھوں نے تقریر شروع کر دی ہے یہ کیا طریقہ ہے۔ آپ نے اہی جو کچھ خود فرمایا ہے اس پر عمل بھی تو کروائیں۔ انھیں کہیں کہ بیٹھیں وزیر صاحب بیٹھے ہیں وہ آخر میں wind up کرتے ہوئے جواب دے دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب! گزارش یہ ہے کہ انھیں کہیں کہ یہ پڑھ کر آیا کریں۔ کسی بات کا تو انھیں علم نہیں ہوتا ایسے ہی کہہ دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔

جناب طاہر حسین خاں طیفزئی: جناب سیکرٹری ایوانٹ آف آرڈر۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ آپ پانی کے issue پر کل کے لئے کوئی وقت مقرر فرمادیں۔

جناب چیئرمین، الودعی صاحب! آپ نے کوئی وقت مقرر کیا ہے؟

وزیر زراعت، جناب والا! ایسے نہیں ہے۔ ہم اپنا بزنس دیں گے۔ روزانہ بحث ہوتی جا رہی ہے اور گورنمنٹ اپنے بزنس کے مطابق چل رہی ہے۔ انشاء اللہ نامم دیں گے۔

جناب چیئرمین، میں بھی کاشکار اور زمیندار ہوں۔ میرا اس طبقے سے تعلق ہے۔ مجھے علم ہے کہ اپنی کے بغیر کاشکاری ہو ہی نہیں سکتی۔ میرا بھی پانی کا مسئلہ ویسا ہی ہے جیسا آپ کا ہے۔ آپ اس کے لئے کوئی وقت مقرر کروالیں۔ میں نے تو وزیر زراعت سے کہہ دیا ہے کہ آپ اس کے

نے کوئی وقت مقرر کریں۔

وزیر زراعت، جناب چیئرمین! میں نے وضاحت کی ہے اور ہاؤس سے درخواست کی ہے کہ یہ definite بات ہے کہ پانی کی کمی ہے لیکن اس میں under the chairman ship of Prime Minister ایک فارمولا طے ہوا ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اپنی فضل کو بھی بچائیں۔ آئندہ ربیع کی فصل کاشت کر کے اسے برداشت بھی کریں لیکن چونکہ اس پر فارمولا طے ہوا ہے لہذا آپ انتظار کریں۔ بحث کرنے سے کیا ہو گا؟

جناب چیئرمین، میرے خیال میں اسی اجلاس میں کوئی دن مقرر کر لیں۔

وزیر زراعت، جناب والا! بحث کرنے سے ذمیوں میں پانی کی کمی پوری ہو جانے گی؛ گھیشیز پکھل جائیں گے؛ بارشیں ہو جائیں گی؛ وہ بات تو چلی گئی لیکن ہمارے پاس جو باقی پانی ہے ہماری کان کی فصل 63 لاکھ ایکڑ پر کھڑی ہے ہم انشاء اللہ اس کے لئے پانی پورا کریں گے اور گندم کی بھی بیجانی کریں گے۔

جناب طاہر حسین خان فیضی، جناب والا! یہ ٹھیک ہے کہ بحث سے ذمہ نہیں بھریں گے اور گھیشیز نہیں پکھلیں گے لیکن ہم پانی کو manage کر سکتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ہم مٹھے زون میں پانی کی lifting کر سکتے ہیں اور جہاں brackish water ہے وہاں ہم manage کر کے انہیں زیادہ پانی دیں۔ جناب والا اس وقت کان اور دھان کی فصل کی یہ صورت حال ہے کہ اگر انہیں 10-15 اکتوبر تک پانی نہ ملا تو یہ بہت بڑا قومی نقصان ہو گا۔

جناب چیئرمین، میں آپ سے 100 فیصد اتفاق کرتا ہوں لیکن اس پر بحث کرنے کے لئے کوئی وقت تو مقرر کر دالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، ہوانٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! آپ جیسا بصیرت والا انسان جو چھاسمیلوں کے اندر بیٹھ چکا ہے۔ آپ بطور چیئرمین ہاؤس کا decorum maintain کر سکتے ہیں۔ اس وقت ہیئتہ کا issue زیر بحث ہے لہذا ہیئتہ پر ہی بات کرنی چاہیے۔ پانی پر بحث کرنے کے لئے تو حکومت اپنا بزنس دے گی اس وقت پانی پر بات کر لیں گے۔ آپ اپنا

فیصلہ دیں اور پورا ہاؤس آپ کا فیصلہ ماننے کا پابند ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، یونٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'سلدیرا صاحب!

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کی رولنگ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے لیکن آپ اس پر action نہیں لے رہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے یہ فرمایا کہ وزیر صاحب پانی کے معاملے میں وقت مقرر کر دیں تاکہ ہم اس پر بحث کر سکیں۔ میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں ناظم مقرر کرنے کا آپ کی کرسی اختیار رکھتی ہے یا وزیر صاحب رکھتے ہیں؟

جناب طاہر حسین خان طینڑی، جناب والا! میں according to rules بات کر رہا ہوں کہ آپ اس کے لئے وقت مقرر کریں۔ ملک محمد احمد خان صاحب نے پرائیویٹ سکولز کی بات کی جو کہ اتنا issue نہیں ہے جتنا اس وقت ملک اور صوبے کے لئے پانی کا issue ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب والا! گزارش ہے کہ اس پر حکومت نے اپنا اجنڈا دینا ہے تو جس دن ارگیشن پر بحث کے لئے دن مقرر کیا جائے گا اس دن تمام دوستوں کی تجاویز آئیں گی اور اس پر وزیر صاحب اپنی بات کریں گے۔ اس وقت تو ہیٹھ پر بات چل رہی ہے لہذا اس پر discussion ہونی چاہیے۔ ہم نے تو اس چیز کی رولنگ مانگی تھی جس کے لئے کل ہم نے ضابطہ کار مظل کرنے کی درخواست کی تھی۔

جناب طاہر حسین خان طینڑی، جناب والا! آپ اس بارے میں ہاؤس کی رائے لیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ واقعی پانی کا مسئلہ ضروری ہے لیکن آپ ہاؤس کو تو چلنے دیں۔ چونکہ اچھی وزیر آرایش بھی نہیں ہیں لہذا میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کل آپ ان کے چیئرمین میں تشریف لے آئیں وہاں پر وقت مقرر کر لیں گے اور انشاء اللہ پانی پر بحث ہو گی۔ اب میرے پاس 15 '16 مقررین کے نام موجود ہیں لہذا ہر مقرر کے لئے پانچ منٹ کا وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ جی 'اگھے مقرر ڈاکٹر مظفر صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، بسم اللہ الرحمن الرحیم، شکر یہ جناب چیمبرمین! تعلیم، صحت، امن عامہ، لوگوں کو روزگار فراہم کرنا اور سرحدوں کی حفاظت کسی بھی سینیٹ کی اولین ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ ان دو سالوں کے دوران ہماری حکومت پنجاب کی صحت کے شعبے میں کارکردگی جناب وزیر صاحب نے بڑی تفصیل سے بیان کر دی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صحت عامہ ہر فرد کا حکومت کے اوپر ایک بہت بڑا حق ہے جو کہ اس کو حکومت کی طرف سے دیا جانا چاہیے۔ اس دو سال کے عرصے میں عام آدمی کو صحت کی سہولتیں، ہم پہنچانے کے لئے جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان میں چیدہ چیدہ یہ ہیں کہ حکومت پنجاب کے زیر تحت 14 ٹیچنگ ہسپتالوں کی ایمرجنسی کے لئے 1- ارب روپے کے فنڈ کی allocation کی گئی جو کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان 14 ٹیچنگ ہسپتالوں میں including P.I.C آپ کسی بھی ہسپتال میں پہلے جائیں اور ایمرجنسی میں دیکھیں کہ کسی آدمی کو ادویات بازار سے تو نہیں خریدنا پڑتیں۔ تو یقیناً اس کا جواب نفی میں ہو گا۔ جناب والا! اس کے علاوہ پنجاب کے اندر سرجیکل اور میڈیکل کی سہولتیں بہتر طریقے سے ہم پہنچانے کے لئے حکومت پنجاب جو کچھ کر رہی ہے، آپ کو معلوم ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور

That is considered for providing the state of the art facilities in the Department of Neuro Sciences.

میں diagnoses کے لئے M.I.R کی جدید ترین مشین کی کمی تھی۔ ابھی حکومت پنجاب نے 8 کروڑ روپے سے زیادہ کی لاگت سے وہاں M.I.R کی مشین مہیا کی ہے جو کہ یقیناً پورے پنجاب کے لئے اور جو جو اضلاع لاہور کو drain ہوتے ہیں ان کے عام مرینوں کے لئے بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی طرح پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں انجیو گرائی کا ایک نیا یونٹ لگایا گیا۔ میو ہسپتال میں بھی انجیو گرائی کا ایک نیا یونٹ لگایا گیا۔ میں نیشنل میڈیکل کالج کا کرسچوایت ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملتان جنوبی پنجاب میں اسی طرح کی اہمیت کا حامل ہے جس طرح سنٹرل پنجاب میں لاہور ہے۔ وہاں پر بہت سارے اضلاع attach ہوتے ہیں اور وہاں پر ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا قیام جو کہ ایک ارب روپے کی لاگت سے ہوا۔ یہ ملتان اور جنوبی پنجاب

کے علاقے کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے اور ایک ارب کی خطیر رقم وہاں پر خرچ کی گئی ہے۔

جناب والا! burn کے متعلق خواتین کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہمیں سارے حقائق کا پتا ہے کہ burning میں سب سے زیادہ خواتین اور بچے victimize ہوتے ہیں۔ ان کی remedy کے لئے آج سے پہلے کبھی کسی نے نہیں سوچا تھا۔ صرف میو ہسپتال میں ایک مجموعاً سائونٹ کام کر رہا تھا لیکن اب حکومت پنجاب نے خواتین اراکین اسمبلی کی مدد پر 15 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک علیحدہ burn unit قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کافی زیادہ achievements ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی ملک میں صحت کے متعلق بنیادی ڈھانچہ اور ریزرچ کی ہڈی اس کا پرائمری ہیلتھ کیئر سسٹم ہے۔ جب تک پرائمری ہیلتھ کیئر سسٹم مضبوط نہیں ہوگا تو اس کا تمام تر burden بھی secondary health system پر پڑے گا اور پھر secondary health system over load ہو کر سب سے زیادہ burden tertiary health care system ڈالے گا۔ جس کی وجہ سے یہ اتنی زیادہ massy ہو جانے کا کہ پرائمری ہیلتھ کیئر سنٹر پر اور نہ ہی tertiary health care centre پر لوگوں کو پوری طرح سے صحت کی سولتیں میسر ہو سکتی ہیں۔ ہمارا BIU پرائمری ہیلتھ کیئر میں ایک ریزرچ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ورلڈ بینک اور آئی۔ ایم۔ ایف وغیرہ سے شرائط عائد ہونے کے بعد حکومت پاکستان نے تمام ملازمتیں contract پر کر دی ہیں اور پبلک سروس کمشن بھی ختم کر دیا ہوا تھا جو کہ 1996 کے بعد میڈیکل کے شعبے میں تو نہیں تھا ڈاکٹروں کا رجحان BIU پر ختم ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے میں اپنے مجموعے سے ضلع کی محل دیتا ہوں کہ حلاظ آباد ضلع میں 31 کے قریب BIU میں سے تقریباً 12 یا 13 ہیں ڈاکٹر موجود ہیں باقی سب خالی پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے چھتے وجوہات کافی لمبی ہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ تھا کہ BIU جو کہ دیہاتوں میں ہیں وہ یونین کونسل کی لیول پر ہیں وہاں پر لوگوں کو صحت کی سولتیں بالکل نہیں مل رہی تھیں جس کی وجہ سے ان کو قصبوں میں آنا پڑتا تھا پرائیویٹ کلینکوں پر رجوع کرنا پڑتا تھا۔ ہماری حکومت نے سب سے بڑا یہ کام کیا ہے کہ پرائمری ہیلتھ کیئر کو مضبوط کرنے کے لئے ایک cluster programme introduce کروایا

ہے تاکہ وہاں پر ڈاکٹروں کو بہتر incentive ملے۔ وہاں پر رہائش کی سہولت بھی ان کو ملے۔ ان کی زندگی بھی بہتر طریقے سے گزرے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ صحت کی سہولتیں ملیں۔ لیکن یہ ساری سہولتیں ہونے کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم ابھی تک صحت کے معاملے میں بہت پیچھے ہیں۔ ہمیں اس میں بہت کام کرنا ہے۔ ہمارے ملک میں ہیپاٹائٹس B اور C اس وقت 7.5 کی ratio سے بڑھ رہا ہے۔ ہیپاٹائٹس B اس وقت 2.5 اور ہیپاٹائٹس C کی اس وقت 4.5 active ratio ہے۔ جس میں مریض جتنا ہیں۔ تقریباً ایک کروڑ دس لاکھ ہمارے ملک میں مریض بنتے ہیں لیکن ہمارے پاس ان کے علاج کے لئے 10 کروڑ علاج کی calculation لگائیں تو 70-ارب ڈالر سے زیادہ ان کے علاج کے لئے درکار ہیں۔ اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہوگی کہ treatment کے پیچھے جائیں گے تو ہم کبھی بھی ان کا علاج نہیں کر سکتے۔ اس سلسلے میں ہمارا preventive medicine کا شعبہ ہے۔ جسے اگر ہم مضبوط کریں گے تو اس میں communicable diseases بھی cover ہو جائیں گی اور دوائیوں کی اپورٹ پر خرچ ہونے والا نظیر زر مبادرتیج جانے گا اس کے علاوہ جناب چیئرمین! آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔۔

جناب چیئرمین، آپ ایک منٹ میں wind up کریں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ ایک منٹ میں wind up کریں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، جناب والا! ایک منٹ میں ہی wind up کرتا ہوں۔ دوسری دنیا کے مقابلے میں ہمارا ملک ایک غریب ملک شمار کیا جاتا ہے لیکن diabetes کی ratio ہمارے ملک میں دس فیصد تک پہنچ چکی ہے جس کی اپنی بہت ساری complications ہیں تو اس کے لئے بھی preventive medicine لوگوں کے لئے information کا زیادہ سے زیادہ استعمال اور میڈیا کا زیادہ سے زیادہ استعمال کر کے ہم لوگوں کو awareness programme دکھا کر بہت سی قبائلوں سے بچ سکتے ہیں اور اس کے علاوہ صحت کے بہت سارے سیکٹر ایسے ہیں کہ جن میں ابھی تک improvement کی گنجائش ہے۔ اس سلسلے میں وزیر صحت صاحب نے بھی فرمایا ہے اور

ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے بھی فرمایا ہے سیکرٹری صحت بھی یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم ابھی تک صحت کی جو سولتیں دے سکے ہیں ان پر بہت زیادہ مطمئن نہیں ہیں۔ لیکن ان دو سالوں کے دوران ہم جو کچھ کر سکے ہیں۔

جناب چیئر مین، وقت آدھے گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، جناب والا! اس کے علاوہ جو میں آخری پوائنٹ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ ہمارے ہیلتھ سسٹم میں فیملی فریشن کے کردار کو تسلیم کرنا ہے۔ ہمارے صوبہ پنجاب کے 8 کروڑ عوام کو 82 فیصد تک جو ڈاکٹر سولتیں دے رہے ہیں۔

جناب چیئر مین، ڈاکٹر صاحب! اب آپ اپنی بات ختم کریں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، جناب والا! 30 سیکنڈ میں ختم کرتا ہوں۔ فیملی فریشن کے کردار کو تسلیم کیا جانا چاہیے اور اس کو معاشرے میں باقاعدہ ایک رول دے کر اس کے لئے مناسب ٹریننگ کا بندوبست کیا جانا چاہیے۔ شکریہ

جناب چیئر مین، محمد جاوید صدیقی صاحب! آپ کے ساتھ سات اور آدمیوں کے بھی نام لکھے ہوئے ہیں۔ یہ سات لوگ تقریر کریں گے۔ محمد جاوید قریشی، ڈاکٹر مختار احمد، احسن اللہ وقاص، محمد وقاص، محمد اقبال چتر، مجاہد علی شاہ، یہ کیا ہے؟ سات آدمیوں کے نام ایک چٹ پر ہیں۔ آوازیں، سب نے اپنا نام انہیں دے دیا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، شکریہ، جناب چیئر مین! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔

جناب چیئر مین، صدیقی صاحب! ایک منٹ۔ یہ ان سات کی جگہ آپ ہی تقریر کریں گے؟ ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جی! میں کروں گا۔

جناب چیئر مین، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئر مین! میں عرض کروں گا کہ،

جہیں پیاس تھی انہیں کم سے کم جہیں تھی پیاس تو غم پہ غم  
میرے ساقیا تیرے میکے کا نظام ہے یا منجانب ہے  
جناب چیئر مین! دیکھیں جو اہم بات ہے وہ ضرور کرنی چاہیے اور کرنے کا حوصلہ رکھنا چاہیے اور  
تفقید بھی مثبت کرنی چاہیے کہ جس سے۔

جناب چیئر مین، صد یعنی صاحب! پانچ منٹ ہیں۔ پانچ منٹ میں wind up کرنا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب جتنی دیر یہ ہاؤس میری بات سنا چاہے گا میں سناؤں گا اور  
جب یہ انکار کریں گے میں بیٹھ جاؤں گا۔  
جناب چیئر مین، سنائیں۔ شروع کریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، میں اس سلسلے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جو اہم بات ہو اہم تجویز ہو  
وہ ضرور کرنی چاہیے اور تنقید بھی ایسی کرنی چاہیے جس میں بستری کا پہلو ہو۔ صرف کچھ اچھلانا اور  
ایسے پڑے کئے تعلیم یافتہ ڈاکٹر وزیر صحت کی موجودگی میں ہمیں توقع یہی ہے کہ وہ یہ معاملات  
غوش اسلوبی سے نبھائیں گے اور نبھا رہے ہیں جتنی ان کو اللہ نے طاقت اور صلاحیت دی ہے۔

میں عرض کر رہا تھا کہ حکومت پنجاب نے بہت ہی عظیم الشان کارنامہ سر انجام دیا ہے  
ابین ملتان کے لئے ایک تاریخی قدم اٹھایا ہے کہ انہوں نے ملتان کو کارڈیا لوجی انسٹیٹیوٹ کے  
لئے فنڈز دینے ہیں۔ اس پر پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور وزیر صحت کو جتنا خرچ تحسین پیش کیا جانے  
کم ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

اسی طرح ایمر جنسی وارڈز کا سسٹم بھی انہوں نے ٹیچنگ ہسپتالوں میں شروع کیا ہے جو کہ بہت  
ضروری تھا۔ یہ بھی ایک انتہائی احسن اقدام ہے یقیناً اس سے صوبے کے اندر عوام کو صحت کے  
سلسلے میں بہتر سہولیات مہر ہوں گی۔ دیگر باتوں میں تنخواہوں میں اضافے کی بھی ڈاکٹر صاحب  
نے بات کی ہے، میڈیکل سٹریٹجی کو بہتر کرنے کی بات کی ہے۔ یہ پوزے لگنے کے ساتھ کوشش کر  
رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اگر انہیں ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا پوری طرح  
سے موقع دیا گیا تو میں یہ سمجھتا ہوں اور اگر نیلی ویرمن پر کسی نے آکر میرے عزیز ہم وطنوں کا



خطب وقت سے پہلے نہ کیا تو مجھے یقین ہے کہ پنجاب میں ہیئتہ کے معاملات بہت بہتر طریقے سے سنبھال جائیں گے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ انکوٹری کرنے کی ضرورت یہ ہے کہ وہ کون لوگ ہیں کہ جو ایسے اچھے وزیر اور وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں ہی اور حکومت کو بدنام کرنے کے ایسے ایسے پروگرام بناتے ہیں اور ایسی ایسی سازشیں کرتے ہیں کہ جس کے لئے اپوزیشن کو خواہ مخواہ مزہ کھولنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ بتایا جانے کہ وہ کون لوگ ہیں کہ جنہوں نے یہ اشتہار اخبار میں دیا ہے کہ کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ تو ملتان بن رہا ہے انٹرویو ملی بیچہ اسی 'چوکیدار' بیلدار ڈسپنسر اتے مہمورے ملازمین کے انٹرویو بھی لاہور کے کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ میں ہوں گے؟ وہ کن لوگوں نے اشتہار دیا ہے اور وہ کون لوگ ہیں ان کو بے نظرب کیا جانے ان کی انکوٹری کی جانے۔ اگر پنجاب میں ہیئتہ ڈیپارٹمنٹ کی بدنامی کا کوئی سبب بن رہا ہے یا کوئی بدنام کر رہا ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جس میں نہ وزیر ہے اور نہ وزیر اعلیٰ ہیں اور نہ ہی سیاسی بندے اس قسم کے ہوتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر بھٹ جانتے وقت سیاسی بندوں کو یہ اختیار دیا جانے کہ آؤ بیٹھو اور بیٹھ کر ان سے تجاویزی جائیں۔ اب جو اگلا بھٹ آنا ہے اس پر سیاسی لوگوں سے تجاویزی جائیں۔ چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے ہو تو کبھی بھی ایسا نہیں ہو گا۔ ان کی تجاویز کی روشنی میں بھٹ بنایا جانے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی یہ کہے کہ discrimination ہوتی ہے۔ پھر ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جب میں اسے ڈی۔ پی کی کتاب کھول کر پڑھوں تو اس کے اندر 2 ہزار طین سے 81 منصوبے بنانے گئے ہوں اور 81 منصوبوں میں سے 41 منصوبوں کے نیچے لکھا ہوا ہے 'لاہور۔ اگر یہ غلط ہے تو اسے کھول کر پڑھ لیں اور کل میری اصلاح کر دیں۔ پنجاب چیئرمین! اس میں بھٹ سے پورے پنجاب کے لئے 81 منصوبے بنانے گئے ہیں۔ میں نے اس میں سے پڑھے ہیں تو ان 81 میں سے 41 منصوبے ایک شہر لاہور کے اندر ہیں۔ ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان، تین ڈویژن کے لئے 17 منصوبے ہیں اور باقی جتنے بچتے ہیں وہ پورے پنجاب کے لئے ہیں ان میں فیصل آباد بھی ہے، راولپنڈی بھی ہے، گجرات بھی ہے، ایہ، بھکر، میانوالی، خوشاب، سارسے ہیں۔ یہ اس طرح کی discrimination کس نے کی ہے؟ یہ بھٹ کس نے بنایا ہے؟ ڈاکٹر طاہر علی جاوید! اگر یہ بھٹ جانتے تو کبھی ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ان کو بھٹ بنانے کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔ ان سے

پوچھا ہی نہیں گیا۔ عین نام پر بنا کر لاتے ہیں۔ کل بھی میں نے تعلیم کی بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ سیکشن افسر سمری جاتا ہے، اس کے بعد ڈپٹی سیکرٹری کاٹا لگا کر کرتا ہے، ایڈیشنل سیکرٹری، سیکرٹری، ٹھکلی "ماتا ہے تو پھر یہاں پر آ جاتا ہے۔ جب کوئی سیاسی بندہ کہتا ہے کہ "یار! وہ میرے ضلع واسطے کوئی شے رکھی اسے؛" تو ایک آدمی چیز انہوں نے add کر دی۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ کرو، وہ کرو، تو وہ کہتے ہیں کہ جناب! اب تو بجٹ سر پر آ گیا، اب تو re-shuffle نہیں ہو سکتا۔ اگر اب یہ کریں گے تو بجٹ پیش نہیں ہو سکتا۔ وزیر، وزیر اعلیٰ پریشان ہو گئے، جو انہوں نے بنایا وہ یہاں پیش کر دیا۔ میری کل بھی یہی گزارش تھی کہ مہربانی کریں۔ سب سے بڑی تبدیلی یہ کریں کہ بجٹ سازی کے وقت تمام ممبران خواہ وہ اپوزیشن کے ہیں یا کوئی بھی ہیں ان سے ان کے حلقوں کی تحریری تجاویز منگوا لیا کریں اور پھر ان کی روشنی میں بیٹھ کر جو بھی حکومت فیصلہ کرے اس میں انشاء اللہ غلطی کا امکان نہیں ہوگا۔ میری دوسری عرض یہ ہے کہ میں نے کل بھی کہا تھا کہ صحت اور تعلیم انتہائی بنیادی ضروری چیزیں ہیں۔ صحت کا معاملہ طے کرتے وقت کسی بھی ڈی۔ ایم۔ جی کے سی۔ ایس۔ پی کو سیکرٹری بنا کر تعینادار بنانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے جو کسی رورل ہیلتھ سنٹر میں نہ کبھی گیا ہے اور نہ اس کو problems کا پتا ہے۔ اسے کیا پتا؟ وہ تو اے۔ سی۔ تھا۔ اے سی کے بعد ڈی۔ سی بنا ڈی۔ سی کے بعد کسٹرن بنا، کسٹرن بن کر سیکرٹری بن گیا اور سیکرٹری بن کر پورے پنجاب کے ہیلتھ کے سارے پروفیسروں، پرنسپلوں اور ڈاکٹروں پر حکومت کرنی شروع کر دی۔ یہ نظام غلط ہے۔ ہونا یہ چاہیے کہ وہ بندہ جس کی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں پچیس تیس یا چالیس سال کی سروسز ہیں، جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے پورے experience سے گزر کر آیا ہے۔ ان ڈی۔ ایم۔ جی کو ایک آسانی مخلوق سمجھ کر کہ "یہ ہر چیز کے ماسٹر ہیں" ان کو قبول نہ کیا جائے۔ انہیں کم از کم ایجوکیشن اور ہیلتھ میں تو بالکل نہ لگایا جائے۔ میں خود ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر ہوں، مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے ہمارے بیس اور ہائیس گریڈ کے پرنسپل اور پروفیسر ان کے سیکشن افسروں کے دفتر کے باہر کھڑے ہوتے ہیں، اندر جانے کی کسی کو اجازت نہیں ہوتی۔ اس قسم کا نظام مناسب نہیں ہے۔ تین چار اور معمولی معمولی تجویزیں ہیں۔ میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر دوں گا۔

جناب چیئرمین! میری ایک تجویز یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن ڈاکٹرز کے لئے نہیں ہے۔ جس ڈاکٹر کو یہ پتا ہوگا کہ میرے پاس مستقل نوکری ہی نہیں ہے وہ سروسز کیا دے گا؟ سیشنٹ لوگ آتے ہیں ایم۔ پی۔ اے کو پکڑتے ہیں 'ایم۔ این۔ اے کو پکڑتے ہیں 'وزیر کو پکڑتے ہیں 'جاتے ہیں چھ مہینے یا سال کا contract لیا اس کے بعد ان پر نئی تلوار لگی ہوتی ہے کہ ہمیں نوکری سے بعد دیا جانے گا۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ مہربانی کر کے ڈاکٹرز کے لئے پبلک سروس کمیشن دوبارہ شروع کیا جانے تاکہ انہیں مستقل نوکری کا پتا ہو اور ہر چھ مہینے بعد نئی کموار کا انہیں problem نہیں ہونا چاہیے۔ پچھلی مرتبہ بھی میں نے یہ تجویز دی تھی تو وزیر صحت صاحب نے کہا تھا کہ contract پر بھرتی کرنے کے بڑے اچھے فوائد آتے ہیں۔ ڈاکٹر کو پتا ہوتا ہے کہ اگر میں نے صبح سوئیں فراہم نہ کیں تو پھر میری نوکری خطرے میں پڑ جائے گی۔ میں نے کہا پھر مہربانی کریں یہ جتنے سیکرٹری بیٹھے ہیں ساروں کو تین مہینے کا contract دیں اور انہیں کہیں کہ آؤ بات سنو! اگر تمہارے جھکے کے اندر تمام تر اصلاح نہ ہوئی اور کوئی شکایت آئی تو تمہیں بعد میں دیکھیں۔ جھکے سنور جائیں گے۔ یعنی ڈی۔ ایم۔ جی کے لئے کوئی contract نہیں ہے، فوج کے لئے کوئی contract نہیں، عدلیہ کے لئے کوئی contract نہیں ہے۔ contract پر ڈاکٹرز اور پروفیسرز ہیں یا ہم contract پر بیٹھے ہیں جن کا contract معاہدے کے باوجود کبھی بھی پانچ سال پورا نہیں ہو سکا اور کسی عدالت نے بھی ہمارا contract پورا نہیں کیا۔ (نعرہ ہانپنے تمہیں)

تو ڈاکٹرز، پروفیسرز اور اسمبلی والوں کے ساتھ یہ ظلم مناسب نہیں ہے۔ ملک چلانے کی یہ تین تو بنیادیں ہیں لہذا انہیں مضبوط کیا جائے۔

جناب چیئرمین، Wind up کریں جی۔ ابھی میرے پاس 23 نام باقی ہیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئرمین! شعر کی فرمائش ہے۔ لفظ ذرا سخت ہیں مجھے معاف کر دینا اور یہ الفاظ شاعر کے ہیں میرے نہیں ہیں۔

اندھے ہیں زندگی کے نگہبں بنے ہونے

اور بہروں نے تمام رکھی ہے قانون کی لگام

اسے عدل و آئین کے خدا! جواب دو  
کیا کم ہے اس قصاب سے یہ سر پھرا نظام  
کہ جو گھونپتا ہے ہاتھ سے طفلوں میں پھرا  
لیتا ہے پھر بھی اپنی زباں سے خدا کا نام

جناب میجرین! Main چیز یہ ہے کہ سسٹم کو تھوڑا سا تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔  
باقی میں دو چار معمولی معمولی تجاویز دے لوں۔ وزیر جیل تو چلے گئے ہیں البتہ ان کے سویٹ کزن  
ٹھہنی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں عرض کر رہا تھا کہ وہاں نیشنل ہسپتال کے بالکل قریب ڈسٹرکٹ  
جیل ہے جو اس سے ملتی ہے۔ مہربانی کر کے اگر ڈسٹرکٹ جیل کو وہاں سے حٹ کر کے وہاں  
پر نیشنل ہسپتال کی extension جو جانے تو ایک سو سال میں ملتی ہے جو ایک ہسپتال بنا ہے اور  
میرے پیارے لاہور شہر میں 27 ہسپتال بنے ہیں اللہ اسے آباد رکھے۔ یہ ہسپتال کس نے بنائے  
ہیں؟ وہ جن کے جی۔ او۔ آر میں گھر ہیں، وہ جن کے بچے اسپتال میں پڑھتے ہیں، وہ جنہیں سرکاری  
گھر ملے ہوئے ہیں، جنہوں نے کبھی ملتان جانا نہیں ہے۔ میں نے تو ملتان جانا ہے وہیں مرنا  
ہے، رانا قاسم صاحب نے بھی وہیں مرنا ہے۔ (قتضے) ہماری تو مجبوری ہے ہم تو لاہور آ کر نہیں رہ  
سکتے۔ تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ کریں۔

دوسرا رورل ہیلتھ سنٹر کے ڈاکٹرز کو انہوں نے جو سولیت دی ہیں۔ میں ان کو خراج  
تعمین پیش کرتا ہوں لیکن رورل ہیلتھ سنٹر کے ڈاکٹر کی تنخواہ پر آپشن دے دی جانے کہ جو شہر  
میں نوکری کرے گا پانچ ہزار جو BILU میں شہر سے بیس کلومیٹر پر جانے کا اس کی دس ہزار  
اور جو پالیس کلومیٹر پر جانے کا اس کی بیس ہزار، اتنا کہ attraction پیدا ہو اور ڈاکٹر کو پتا ہو کہ  
یہاں پانچ ہزار ملتا ہے اور اگر میں جلال پور پیر والا جاؤں گا تو مجھے وہاں بیس ہزار ملے گا۔ یقیناً پیسے  
کے اندر اچھی attraction ہے۔ اس پر facilities بھی ملیں گی اور ان لوگوں کو پتا ہو گا وہاں  
مستقل رہیں گے اور تین سال، پانچ سال، آٹھ سال کا کنٹریکٹ ہو تو بہتر یہ ہے کہ جن لوگوں نے  
غریب علاقے میں جا کر مزدوری ہے انہیں تنخواہیں زیادہ دی جائیں لیکن یہاں پر انٹ سسٹم  
ہے۔ وہ کہتے ہیں big city allowance اور یہ big city allowance کس نے creat کیا ہے

جو سیکرٹریٹ میں بیٹھا ہوا ہے کیونکہ اس کا اپنا interest اسی میں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جس دن کبھی ایسا ہو گیا اور اس ایک تجویز سے اس ملک کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں کہ اس ملک کے اندر بد قسمتی ہے کہ جہاں عقل ہے وہاں اختیار نہیں ہے۔ ادھر عقل ہے اختیار نہیں ہے اور جہاں عقل نہیں ہے وہاں اختیار ہے۔ کبھی عقل اور اختیار اکٹھے ہو گئے خدا کی قسم ملک کی تھری بدل جانے گی۔

جناب چیئرمین! میری معمولی سی دو باتیں اور ہیں۔ ہرنچنگ یا ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال میں ایک کمیٹی ہو جس میں صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی ہوں، مریضوں کا ایک نمائندہ ناظم یا کسی شکل میں ہو، وہاں کا ڈاکٹر بھی ہو۔ ایک مہینے میں ایک میٹنگ ہر بڑے ہسپتال میں ہوا کرے اور ایک بڑے ہسپتال کے باہر ایک کمرہ Complaint Cell مقرر کیا جانے جہاں رجسٹر پڑا ہو، وہاں یہ ہو کہ جس مریض کو جس ڈاکٹر سے یا جس اہلکار سے کوئی complaint ہے تو اس رجسٹر میں درج کرے اور اس کی ہر منتقلی رپورٹ سیکرٹری کے پاس، سیکرٹری کے پاس نہیں ان کے پاس ناظم نہیں ہوگا، ہیلتھ منسٹر کے پاس آئے۔ ہیلتھ منسٹر اس کا جائزہ لے اور اگر دو یا تین مرتبہ ایکشن ہو گا تو یہ ڈاکٹر سارے بندے کے پتہ پر جائیں گے۔

جناب چیئرمین! آخری گزارش یہ ہے کہ ہیلتھ فاؤنڈیشن ایک بہت اچھا ادارہ ہے۔ اس کے لئے ایک مہربانی کریں۔ ابھی میں بیت المال کی رپورٹ پڑھ رہا تھا۔ لاہور کا لکھا ہوا تھا دس کروڑ روپے اور یہ کا پندرہ لاکھ روپے لکھا ہوا تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ آبادی کی بنیاد پر ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہیلتھ فاؤنڈیشن کو آبادی کے لحاظ سے نہ دیکھا جانے کہ اس پیسے کی ضرورت کس علاقے کو زیادہ ہے؟ لہذا ہیلتھ فاؤنڈیشن کو پابند کیا جانے کہ وہ اپنا تمام تر بجٹ لاہور کے ہسپتالوں میں این۔ جی۔ او بنانے کی بجائے ان علاقوں میں جہاں نہ ڈاکٹر صاحبان ہیں، نہ ہسپتال ہیں اور نہ ہی میڈیسن ہے، ہیلتھ فاؤنڈیشن ان پسماندہ علاقوں میں جا کر ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ آئیں! ہم آپ کو گرانٹ دیں۔ یہ، بھکر، میانوالی، خوشاب اور مظفر گڑھ میں یہ فنڈز خرچ ہوں۔ لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ کو ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں بڑے بڑے investor موجود ہیں وہ خود ہسپتال بنا رہے ہیں اور آگے بھی بنادیں گے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب! آدھانٹ ہے آپ کے لئے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئرمین! چلڈرن ہسپتال ملتان کے لئے 1991ء میں ہمارے ایک ملکران کا تعلق لاہور سے تھا۔ children complex ملتان میں بنیاد رکھی جا رہی تھی انہوں نے بہ جنش رقم اکٹھا کیا اور وہ لاہور لے آئے۔ لاہور ہمارا اپنا شہر ہے۔ میرے اپنے بچے ہیں اللہ انہیں سلام و آباد رکھے۔ ایسی بات نہیں ہے وہ چل رہا ہے اور مزید بھی چلے۔ ایک اور paediatrics hospital تیرہ سو ملین کی لاگت سے propose ہو گیا ہے، وہ بھی ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ملتان میں 140 ملہ پرانی عمارت سول ہسپتال کے اندر دو پرانے وارڈوں کے اندر چلڈرن ہسپتال کیلینکس بنا دیا گیا۔۔۔۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ان کی گفتگو بڑی سیر حاصل تھی 'data base' گفتگو تھی۔

سید مجاہد علی شاہ، آپ نے کہا تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین، یہ متعلق ہے اگر متعلق نہیں ہو گا تو میں آؤٹ آف آرڈر کر دوں گا۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، اس میں گزارش یہ ہے اور میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ محترم وزیر اعلیٰ پنجاب نے کل ہی کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ ملتان کے حوالے سے ہدایت دی ہیں کہ درجہ چہارم کی ملازمتیں یا نان گزیٹڈ ملازمتیں معافی لوگوں کو ہی دی جائیں گی۔ میں صرف اس طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، مہربانی۔ ڈاکٹر صاحب! ملتان پر بڑی بات ہو چکی ہے اور آپ نے ملتان کے لئے بڑا کچھ مانگا ہے۔ اللہ کرے آپ کو سب کچھ مل جائے۔ جی، مرزا فرقان علی منغل!

مرزا فرقان علی منغل، جناب سپیکر! آج صحت کے حوالے سے یہاں بحث ہو رہی ہے۔ میں چند گزارشات پیش کرنا چاہوں گا جیسا کہ ہم سب کو یہ معلوم ہے کہ ہمارے ہاں صوبہ پنجاب میں جب ہم اپنے حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ دکھائی دیتا ہے کہ شاید ہماری موجودہ گورنمنٹ سے پہلے صحت کی طرف کبھی کوئی خصوصی توجہ نہیں دی گئی اور ایک ڈنگ جافو سسٹم

کے تحت کام چلتا رہا اور عوام اس بات کے لئے ترستے رہے۔ ان کی آنکھیں اس بات کی نظر نہیں کر سکتی تھیں جو ان کی صحت کو بہتر بنانے کے لئے کاوشیں کرے، کچھ کوششیں کرے۔ صحت کے کسی بھی شعبے کی طرف ہم نظر ڈالیں تو کہیں ڈاکٹروں کی کمی ہے، کہیں ہمارے ہسپتالوں میں بستروں کی کمی ہے اور کہیں دوائیاں نہیں ملتیں۔ غرض یہ کہ ان ساری چیزوں کو اگر ہم ملا کر دیکھیں تو ہمیں یہ نظر آتا تھا کہ کبھی کسی نے عوام کی صحت کی طرف توجہ نہیں دی۔ ہمیں یہاں اس بات کا اطمینان ہے کہ موجودہ حکومت نے ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے واقعی عوام کی صحت کی بہتری کے لئے ان کو سہولیات بہم پہنچانے کے لئے بہت اگلائی قدم اٹھانے میں اور ہم یقیناً اس بات کے لئے امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ اسی رفتار سے اگر ان کا یہ کام جاری رہا تو ایک وقت ایسا آنے کا کہ جب ہمارے عوام یہ محسوس کریں گے کہ واقعی تاریخ میں پہلی مرتبہ ان کی صحت کی بہتری کے لئے بہت کچھ کیا گیا ہے۔

میں یہاں ذکر کرنا چاہوں گا کہ ایمر جنسی وارڈز میں دوائیوں کی مفت فراہمی کی گئی ہے اور واقعی یہ وہ قدم ہے کہ جسے جتنا بھی سراہا جائے وہ کم ہے۔ میں خود اس بات کا چشم دید گواہ ہوں کہ ہمارے نشتر ہسپتال کی ایمر جنسی میں دوائیاں مفت دی جا رہی ہیں خواہ وہ جتنی بھی سنگینی ہوں۔ اس کے علاوہ ملتان میں کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کا قیام ہے، یہ ایک عظیم قدم ہے جس کے لئے خصوصاً جنوبی پنجاب کے لوگ بہت شکر گزار ہیں اور بہت امیدیں لگانے بیٹھے ہیں کہ ایسے یہ اگلائی اقدامات کئے گئے ہیں یا انشاء اللہ اور بھی کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ burn unit کا قیام تاریخ میں پہلی دفعہ عمل میں لایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت خوش آئند قدم ہے۔ مختلف اضلاع میں ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ یقیناً یہ ایسے اقدامات ہیں جو ماضی میں کبھی نہیں کئے گئے محض سیاسی طور پر نعرے لگانے جاتے رہے لیکن عملی طور پر کبھی کچھ نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں ممبئی وزیر صاحب کی خدمت میں آپ کی وساطت سے کچھ تجاویز پیش کرنا چاہوں گا۔ امید ہے کہ ان پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ سب سے اہم بات یہ کرنا چاہوں گا کہ ہمیں اپنے عوام کے لئے اور صوبے کے عوام کی بہتری کے لئے اپنے ڈاکٹروں کی تعداد کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا چاہیے۔ ہمیں ڈاکٹروں کو سہولیات دینی چاہئیں تاکہ وہ جوش اور

ذدبے کے ساتھ عوام کی خدمت کریں اور عوام کے دکھ درد میں کمی ہو سکے۔ اس کے علاوہ آپ ڈاکٹروں کو سکارشپ پر ملک سے باہر بھیجئے ان کو سپیشلائزیشن کروائیے اور انہیں ضلع اور تحصیل لیول پر تعینات کر کے اہمگی تنخواہیں دیں تاکہ ان میں کام کرنے کا جذبہ زیادہ سے زیادہ پیدا ہو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر اس کے بعد ڈسٹرکٹ لیول پر اور اس کے بعد تحصیل لیول پر ایسی پلاننگ کریں کہ ایک وقت وہ آنے کہ جب ہمارے عوام کو مکمل علاج کی سہولت یونین کونسل لیول پر ہی ملے۔ اس کے لئے مجھے امید ہے کہ آپ کی قیادت میں بہت اچھے طریقے سے کام ہو گا اور اس طرف بھی انشاء اللہ قدم اٹھانے جائیں گے۔

جناب چیئرمین! ہمیں ایک اور چیز کی طرف توجہ دینی ہے۔ آج ہمارے ڈاکٹر اگر کسی کو کوئی بھی ٹیسٹ لکھ کر دیتے ہیں تو ساتھ ہی اس کو ریفر کرتے ہیں کہ آپ یہ آغاخان لیبارٹری سے کروائیں، آپ شوکت خانم میموریل لیبارٹری سے کروائیں۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ یہ بہت مہنگے ٹیسٹ ہیں، ہمارا اپنے ہسپتالوں کو well equipped کیجئے اور ایسے آلات دیں کہ ہماری غریب عوام کو ایسے مہنگے ٹیسٹ سرکاری ہسپتالوں میں ہی مل سکیں۔ اس کے علاوہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ فری ڈائینامک سنٹرز قائم کرنے چاہئیں۔ ہمارے ہاں پنجاب میں بہت سارے علاقے ایسے ہیں کہ جہاں پانی کی وجہ سے لوگوں کے گردے فیل ہو رہے ہیں۔ یہ علاج بہت مہنگا ہے غریب آدمی اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہمارا آپ فری ڈائنامک سنٹرز کا زیادہ سے زیادہ قیام عمل میں لائیے۔ اس کے علاوہ اگر موبائل ڈیپنسری کا آپ کے ہاں کوئی سسٹم ہے تو اسے دیہاتوں تک پہنچانے کے لئے اس کو زیادہ بہتر طریقے سے زیادہ موثر بنائیے تاکہ غریب آدمی کو اپنے گھر کے قریب علاج کی سہولت میسر آسکے۔

جناب چیئرمین! اب میں گلشن کے حوالے سے بہت اہم بات عرض کروں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب چودھری پرویز الہی صاحب نے گلشن میں ایک اضافی ہسپتال کے قیام کا اعلان کیا تھا جو کہ تقریباً دو سو بستروں کا ہسپتال تھا۔ اس کے لئے میزری جناب سے گزارش یہ ہے کہ اس کو ہمارے ڈسٹرکٹ گلشن کے ایسے حصے میں قائم کیا جائے جہاں نظر انداز ہونے والے علاقے کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔ اس کے لئے میں آپ کو تجویز دوں گا کہ اس کے لئے شیر شاہ بانی پاس



پر زمین لے کر اس ہسپتال کو وہاں بنایا جائے کیونکہ آدھا ڈسٹرکٹ ملین اس طرف ہے۔ ہمارے اس علاقے کی طرف کوئی ایک بھی ہسپتال نہیں ہے۔ اس لئے میری اس گزارش کو آپ خصوصی طور پر ہمدردی فرماتے ہوئے پلاننگ کریں اور شیر شاہ بائی پاس کے قریب ہمارے اس ہسپتال کو آپ فائنل کرائیے۔ نئے ہسپتال کے لئے جو بھی سسٹم وہاں چل رہا ہے، جو بھی کمیٹی وہاں بنانی گئی ہے، اس کی مانیٹرنگ کے لئے بھی آپ براہ مہربانی پنجاب لیول پر اس کا بندوبست کیجئے۔ یہ نہ ہو کہ ایک شہنشاہیت کا نظام وہاں قائم کر کے ایسے فیصلے کر دینے جائیں جو عوام کی بہتری کے لئے کم ہوں اور ان کی ذات کی بہتری کے لئے زیادہ ہوں۔ وقت بہت کم ہے اس لئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ ڈاکٹر سہیلہ امجد صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، ملک محمد احمد خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، شکریہ جناب سیکرٹری محکمہ صحت کے حوالے سے ہمارے فاضل اراکین یہاں پر اپنی تجاویز دے رہے تھے۔ in regard to this department کا interaction کیا ہے اور ڈاکٹرز کی ذیوبنی کیا ہے؟ جناب چیئرمین! میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ اگر اس معزز ایوان میں آپ کے حکم سے کسی کا نام پکارا جائے تو atleast ایوان کا decorum قائم رہے۔ otherwise یہ تجاویز تو ہم منسٹر صاحب کو دے سکتے ہیں۔ جناب چیئرمین، میں نے بار بار کہا ہے کہ ہافس کی کارروائی میں دلچسپی لیں اور اگر نہیں سنی تو لابی میں تشریف لے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ Health Department کا interaction بھی پیبلک کے ساتھ ہے۔ ڈاکٹر کا بھی پیبلک کے ساتھ، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی basic direction ہے کیا؟ service-oriented - محکمہ صحت نے کیا کرنا ہے ان لوگوں کا علاج جو بیمار ہیں؟ محکمہ صحت نے facilities کیا دینی ہیں؟

جناب چیئرمین، ہاؤس کی کارروائی کا وقت مزید آدمہ کھنڈ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس کا وقت آدمہ کھنڈ کے لئے بڑھا دیا گیا)

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، محکمہ صحت نے facilities کیا دینی ہیں؟ پوری public کے لئے ایک ایسا سسٹم دینا ہے جس کے ذریعے ہر غریب، ہر امیر اور ہر طبقہ کو یکسر علاج کی سہولت مہیا کرنا، ایک جیسا علاج مہیا کرنا، محکمہ صحت کا یہ basic objective ہے۔ ہم نے جو دیکھا تاریخ اس کی گواہ ہے کہ محکمہ صحت کی شب و روز محنتوں کے باوجود، اچھے ہسپتال قائم ہونے کے باوجود، یونین کونسل کی سطح پر بنیادی ہیلتھ یونٹس جانے کے باوجود، تمام قسم کی سہولیات دینے کے باوجود صحت کے معاملے میں آج بھی ہمارے صوبے کے عوام کو جس طرح کا علاج ملتا پایسے اس expectation کے مطابق ان کو علاج اور وہ سہولیات نہیں ملتیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بنیادی طور پر یہ ایک ایسا profession ہے جس میں highly trained professionals کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کی basic deliverance service-oriented ہے۔ ڈاکٹر کی capacity پر depend کرتا ہے۔ department کے ایڈمنسٹریٹو معاملات کیا ہیں؟ اس سے ہمیں غرض نہیں ہے۔ whether وہ سیکرٹری صاحب چلاتے ہیں اور سیکرٹری ڈی۔ ایم۔ جی سے آتے ہیں اور یا کوئی ڈاکٹر اپنے ریٹکس کے مطابق اوپر جا کر سیکرٹری صحت بنتے ہیں۔ ہمیں قطعاً اس چیز سے کوئی غرض نہیں ہے۔ dynamic leadership ڈاکٹر ناصر علی، طاہد کو ہم نے چوبیس چوبیس گھنٹے کام کرتے دیکھا ہے۔ میں تین چار روز ان کے ساتھ رہا۔ میں نے ان کو صبح سے لے کر شام تک اپنے ساتھ دیکھا اور رات کو انہوں نے فائل ورک کیا اور اگلے دن پھر یہ وہاں پر موجود تھے جہاں پر ان کی ہمارے ساتھ commitment تھی۔ which I felt and he was there۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ انسانی بس میں جو کچھ ہے، جو کچھ منسٹر صاحب اس کے لئے کر سکتے ہیں جو کچھ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کر سکتا ہے، چیف منسٹر کے Vision 2020 میں ہیلتھ میں reforms کے معاملے میں بڑا کلینر concept دے دیا گیا ہے۔ چیف منسٹر پنجاب کی شدید ترین خواہش ہے کہ Vision 2020 میں جو انہوں نے اپنا concept کلینر کیا ہے وہ پالستے ہیں کہ پنجاب کے ہر شہری کو یکسر طبی سہولتیں میسر ہوں۔ اب معاملہ کیسے طے ہو گا؟ Vision 2020 کے مطابق

معاملہ کیسے طے ہو گا؟ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اپنے محدود وسائل کے ساتھ کس طرح ہر آدمی کو free medical assistance دے سکتا ہے۔ ہمیں بھی اس چیز کا اندازہ ہے جو ہمارے دوست اس چیز پر تنقید کرتے ہیں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی deliverance ٹھیک نہیں ہے۔ ان کو بھی اس چیز کا اندازہ ہے کہ ان محدود وسائل کے ساتھ کون سی بہتر تجاویز ہیں جن کے ذریعے اس کا حل نکالا جاسکتا ہے؟ چلے آئے آپ کسی Basic Health Unit میں چلے جائیں، آپ کسی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں چلے جائیں، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چلے جائیں غرض یہ کہ آپ ایشیا کے سب سے بڑے ہسپتال میو ہسپتال میں چلے جائیں، آپ کو ایک چیز واضح نظر آنے گی۔ The basic concept of the Hospital میں نے ڈاکٹر صاحب کو پچھلے مارتے دیکھا۔ اسی regard میں بات کر رہا ہوں۔ وزیر یا سیکرٹری ہیلتھ وہاں پر کیا کریں گے؟ یہ پوری قوم کا عمومی رویہ ہے میں نے بھی اگر کوئی medicine لی ہے، اس کا رپورٹ پھاڑا ہے تو وہیں پر پھینک دیا ہے۔ پان کی ٹیکس دیواروں پر پڑی ہیں سب سے بنیادی اہم چیز آج منسٹر ہیلتھ اپنے ذہن میں طے کر لیں۔ ہم ان کو ہر طرح سے facilitate کریں گے۔ ان کے حکم پر اپنی consensus کے اندر جو ہمارے ہسپتال ہیں ہم ان کو assist کرنے کے لئے وہاں پر جا کر خود بھی دورے کریں گے کہ پہلا بنیادی concept یہ اس چیز کو کسی نوٹیفیکیشن کے ذریعے کلیئر کریں کہ جو cleanliness کا سینڈرز ہونا چاہیے وہ اس طرح ہو کہ above the board ہو۔ وہاں پر کسی قسم کی کوتاہی کی جانے تو وہاں پر جو موجود ایڈمنسٹریٹو ڈاکٹرز کو اسی وقت transfer کر دیں۔ اس سے بڑی evidence آپ کو نہیں مل سکتی کہ آپ دکھیں اور ہسپتالوں میں جائیں تو وہاں پر گندگی اور غلامت کے ذمیر گئے ہوں اور موت بک ری ہو گی۔ وہاں ڈبوں میں اتھریاں بھی پڑی ہوتی ہیں، سرنجیس بھی پڑی ہوتی ہیں۔ Thalassaemia کا ایک مریض وارڈ کے پاس سے گزرتا ہے تو اس کی موت کے لئے تو سانس لینا ہی کافی ہے۔ ہماری یہ گزارش ہے کہ پہلا concept جو گورنمنٹ آف پنجاب کا اس وقت ہمیں پتا ہے کہ اس پر efforts بھی ہو رہی ہیں۔ وزیر صاحب کو نوٹ فرم لینا چاہیے کہ cleanliness in the hospitals جس وقت given circumstances میں priority پر کیا جاسکتا ہے کہ cleanliness کو ensure کریں اور اس قسم کے حالات پیدا کریں کہ ہسپتالوں

میں صفائی کا ایسا نظام میسر ہو کہ جانے والے مریض کو وہاں پر کم از کم ذہنی سکون تو رہے۔

ہماری دوسری گزارش یہ ہے کہ جو بحث ہم نے سنی ہے کہ کیا ای۔ ڈی۔ او ہیلتھ منسٹری آف ہیلتھ کے ماتحت ہے یا نہیں ہے؟ ہمارا concept تو اس وقت کلیئر ہے۔ Local Government کے پاس جو اختیارات ہیں 'by design it is an inferior Government' اس نے ہر حال میں صوبائی حکومت کو جوابدہ ہونا ہے۔ اگر وزیر صحت تمام ای۔ ڈی۔ او کی کانفرنس بلا کر ان کو کلیئرکٹ اپنا vision دے دیں، ان کو بتائیں کہ اس سطح پر جو اختیارات پہلے سیکرٹری کے پاس ہوتے تھے وہ سارے ٹرانزٹ کر کے انہوں نے ای۔ ڈی۔ او کو دے دیئے ہیں۔ اب کسی کو مرکز کی طرف نہیں آنا۔ اس سے بہتر سسٹم تو دیا نہیں جاسکتا۔ ای۔ ڈی۔ او ہیلتھ کو منسٹر ہیلتھ اپنا یہ vision دیں اور ان کو یہ بتائیں کہ ہسپتالوں میں promotions کیسے ہو سکتی ہیں؟ ہسپتالوں میں بہتری کیسے لائی جاسکتی ہے؟ ڈاکٹرز کی ڈیوٹی کو ensure کیسے کیا جاسکتا ہے؟

These are just standing orders which has to be given اور منسٹر صاحب اس کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

ہماری تیسری گزارش یہ ہے کہ cleanliness کے بعد ای۔ ڈی۔ او ہیلتھ کی کانفرنس بلا کر ان سب کو اس چیز کا پابند کیا جانے کہ چیف منسٹر پنجاب کا vision جو کہ کلیئرکٹ بلیک اینڈ وائٹ میں آ گیا ہے، ہمیں اس چیز کا یقین ہے کہ تسلسل کے ساتھ ان پالیسیوں پر عملدرآمد ہوتا رہا تو انشاء اللہ آنے والے وقتوں میں پنجاب میں صحت کے معاملے میں ایسا سسٹم ضرور موجود ہو گا جس پر ہم فخر کر سکیں گے۔ محترم وزیر صاحب! ان کی ایک کانفرنس بلائیں اور ان کو اپنا vision کلیئر کر دیں اور اس چیز کے ساتھ تفصیل بتادیں اور ان کو آگاہ کر دیں کہ بنیادی ہیلتھ یوٹس میں appointed doctors موجود ہیں، اگر ان کو موقع پر ڈاکٹرز نہیں ملتے، ہمیں اس سے غرض نہیں ہے کہ ڈاکٹرز کی تنخواہ کتنی ہے؟ This is Govt. business. Govt should take care of it. ہمیں اس چیز سے غرض ہے کہ وہ عوام کو وہاں پر کیا سہولت دے رہے ہیں؟ ہمیں اس چیز سے غرض ہے کہ عوام کی بھلائی کے لئے وہ کتنا وقت دیتے ہیں؟ وہ اپنے پرائیویٹ کلینک پر بھی پریکٹس کریں جس طرح احسان اللہ وقاص صاحب نے کہا ان کی تجویز

بت ابھی تھی کہ جس جگہ جو ڈاکٹر تعینات ہے وہیں پر بھی بیٹھ کر اگر وہ اپنی پرائیورٹ پریکٹس کرے۔ اگر اس بارے میں I am not fully aware of it کہ اگر کوئی ایسی legislation موجود نہیں ہے، یا ان کے رولز آف پرائس میں اس چیز کی کوئی prohibition نہیں ہے تو atleast rural areas میں اس چیز کی permission دے دینی چاہیے کہ وہیں پر موجود میڈیکل آفیسرز کو موقع دیا جائے اور آخر میں وقت کی قلت کے باعث میں وزیر صحت کو اس بات کی داد بھی دیتا ہوں اور دبے نظروں میں اس ہوشے کا اظہار بھی کرتا ہوں کہ صحت کے معاملے میں پوری دنیا نے اپنے سسٹم کو بہتر کیا ہے، چاہے بھارت ہو یا بنگلہ دیش وہ ہم سے آج بہت بہتر ہیں، چاہے آپ انگلینڈ یا امریکہ کی بات کریں، صحت کے معاملے میں صرف ایک چیز dedication ضروری ہے جو چیف منسٹر پنجاب کی dedication ہے اس معاملے میں 'جو ہیلتھ منسٹر کی dedication ہے اس معاملے میں 'ہدارا! across the board آپ اپنے پورے ڈیپارٹمنٹ کو اسی طرح dedicate کر دیں تو given circumstances میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ آپ کے vision کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ بہت قلیل عرصے میں صحت کے معاملات بہت بہتر ہو جائیں گے۔

شکریہ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئر مین، محترمہ فرزانہ نذیر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے آپ کو کل بھی عرض کیا تھا، جب آپ کوئی فیصد کرنے لگیں تو دیکھیں کہ کسی کی چرب زبانی سے متاثر نہ ہو جائیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک authentic حدیث ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی چرب زبانی سے آپ کو اپنی طرف زیادہ متوجہ کر لے اور جو facts and figures پر بات کرنا چاہتے ہیں اس کو نظر انداز کر دیں۔ میں facts and figures آپ کے گوش گزار کروں گی اور آپ فیصد کریں گے۔

جناب چیئر مین، میں نے رولز آف پروسیجر کے تحت بات کی ہے۔ میں کسی کو نظر انداز نہیں ہونے دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، حدیث مبارکہ ہے کہ ”جس نے ایک انسان کی جان بچانی گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔“ اسی روشنی میں ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہیلتھ کا پروگرام بنایا۔

جناب حفیظ اللہ خان، جناب چیمبرمین! پوائنٹ آف آرڈر!

جناب چیمبرمین، جی 'نوائی صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان، جناب چیمبرمین! کیا پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ پر بحث کر سکتی ہیں؟ اس کے متعلق آپ بتائیں اور اس بارے میں روٹنگ دیں۔

جناب چیمبرمین، راجہ صاحب! اس بارے میں بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیمبرمین! آپ ان کو سن تو لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب چیمبرمین! مسیحا جب تک مطمئن نہ ہو تو مریضوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دے سکتا۔ سابقہ حکومتوں نے کیا کیا؟ Chief Executives جانے کہ اگر کوئی ڈاکٹر پانچ منٹ لیٹ آئے تو اس کو اسی وقت dismiss کر دیتے تھے۔ ڈاکٹروں کی اتنی سہولت کبھی نہیں ہوئی تھی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اقتدار میں آتے ہی سب سے پہلے Chief Executives کو ہٹا کر بورڈ آف مینجمنٹ تشکیل دینے جن میں سینئر ڈاکٹر سے لے کر جوئینر ڈاکٹر کو involve کیا گیا۔ اس کے بعد contract appointment کا سلسلہ سابقہ حکومتوں نے شروع کیا تھا اور ہماری حکومت نے۔۔۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیمبرمین، جی 'شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیمبرمین! محترمہ سابقہ حکومت کے خلاف بات کر رہی ہیں تو یقین کریں کہ میں نے انہیں اکثر نواز شریف زندہ بلا، شہباز شریف زندہ بلا کے نعرے لگاتے دیکھا ہے اور اب یہ ایسے ان کی برائی کر رہی ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی انتقام نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے سہرائی کی

ہے کہ آج یہاں پہنچی ہیں ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب چیمبرمین! ہم نے ان کی طرح اپنا ذہن بیچا نہیں ہوا۔ اپنی آزاد رائے ہے جو مرضی بات کریں۔ یہ میرے اوپر کوئی اختیارات نہیں رکھتے۔ میرا اپنا ذہن ہے میں بدھ مرضی جاؤں۔ جو جو اصلاحات ہم نے کی ہیں میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔ ٹیچنگ ہسپتال میں ایک ارب روپے کا جو اضافی بجٹ دیا گیا ہے تو سب سے زیادہ پیسا 16 کروڑ روپے نشتر ہسپتال میں ملان کے لئے دیا گیا ہے۔۔۔۔

جناب حفیظ اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیمبرمین، جی 'نوائی صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان، جناب چیمبرمین! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری ہمسٹہ پر بحث کر سکتی ہیں؟ اس بارے میں آپ نے کوئی رولنگ نہیں دی۔ یہ ایک ٹیکنیکل پوائنٹ ہے۔ ہمیں کوئی وقت نہیں ملا اور آپ نے ایک ممبر کو پانچ منٹ دیئے وہ 20 منٹ تک بات کرتے رہے اور ہم انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اس بارے میں ہمیں رولنگ دیں۔

(نعرہ ہانے تحسین)

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیمبرمین، جی 'رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب چیمبرمین! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ محترم راجہ صاحب آج دو تین مرتبہ اٹھے اور انہوں نے کہا کہ میں موڈرن گزارش کر رہا ہوں اور اس سے پہلے بھی میں نے گزارش کی ہے اور اب میں دوبارہ گزارش کر رہا ہوں کہ ہاؤس کو رولز کے مطابق چلایا جائے۔ راجہ صاحب نے آج وہ محال پیدا کی ہے کہ مولوی صاحب سے کسی نے کہا کہ میرے بیٹے سے یہ غلطی سرزد ہو گئی ہے تو کیا کریں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ بل کھڑا کرو اور اسے حلوسے کے ساتھ ڈھانپو اور اس کو تقسیم کرو۔ اس نے کہا کہ مولوی صاحب! اس کے ساتھ آپ کا بیٹا بھی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ پھر بل کو لمبا ڈال دو اور ٹاڈو اور پھر اس کے اوپر ملوانا نڈال دو۔ اب جب

روز کی بات ہوئی تو راج صاحب اٹھ کر باہر چلے گئے ہیں حالانکہ یہ بات روز میں طے ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر پالیسی سٹینٹ دے سکتے ہیں، وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ پر بحث نہیں کر سکتے۔ آپ نے اگر پالیسی سٹینٹ دینی ہے تو پھر منسٹر صاحب نے کیا دینی ہے، وہ کیا دیں گے؟

جناب چیئرمین! یہ فیصلہ کر لیں کہ سٹینٹ کس نے دینی ہے؟ منسٹر نے یا پارلیمانی سیکرٹری نے دینی ہے۔ ہم اس لئے یہاں بیٹھے ہیں لیکن یہ بات بھی پھر روز کے خلاف ہو گی، کہ اگر ان کے دینے کے بعد پھر منسٹر صاحب پالیسی سٹینٹ دیں۔ ویسے منسٹر صاحب چونکہ محنتی آدمی ہیں، اچھے آدمی ہیں اور اس کے لئے ہم ان کے ساتھ انہیں بھی برداشت کر رہے ہیں لیکن انہیں یہ چاہئے کہ یہ اس طرح سے روز کا مذاق نہ اڑائیں اور راج صاحب کو چاہئے کہ وہ لابی سے اندر آ جائیں اور ہمیں آ کر بتائیں کہ کن روز کے مطابق ایک پارلیمانی سیکرٹری اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ پر بحث کر سکتا ہے۔ سوالوں کا جواب دے سکتا ہے وہ پالیسی سٹینٹ دے سکتا ہے لیکن اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ پر وہ بحث نہیں کر سکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چیئرمین اور روز کے مطابق پارلیمانی سیکرٹری نے وہ کام کرنا ہے جو منسٹر ان کو assign کریں۔ اب کیونکہ ہیلتھ پر جنرل ڈسکشن ہے اور محترم پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ ہیں اور منسٹر صاحب بھی ہاؤس کے اندر موجود ہیں تو ہمارے علم کے مطابق opening debates منسٹر نے خود کی اور آپ کے حکم کے تحت winding up speech وہ خود کریں گے تو موجودہ حالات کے اندر کوئی ایسی چیز سامنے نہیں ہے جو منسٹر صاحب نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو assign کی ہو کہ وہ اٹھ کر پالیسی سٹینٹ دے دیں

and secondly in the presence of the Minister in the House because she is part of the Government اس پر سیکرٹری صاحب کی رونگ آ چکی ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری



part of the Government وہ پالیسی سٹیٹمنٹ وی سٹیٹمنٹ دیں گی جو گورنمنٹ کی ہو گی۔ اگر تو منسٹر صاحب خود نہیں دینا چاہ رہے اور یہ winding up کی speech ہے تو پھر تو وہ صحیح فرماری ہیں اگر آپ نے حکم فرمایا ہے کہ وہ wind up کریں۔ اگر جنرل ڈسکشن میں حصے لے رہی ہیں تو میرا خیال ہے اس چیز کی ان کے پاس گنجائش نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، گنجائش نہیں ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'نولایا صاحب!'

جناب احسان الحق احسن نولایا، شکریہ 'جناب چیئرمین! ملک صاحب کی بات بالکل درست ہے لیکن میں اس میں یہ تھوڑا سا اختلاف کرتا ہوں کہ جب یہ تنازعہ آج سے ایک سال پہلے کھڑا ہوا تھا تو اتفاق سے وہ بھی انہی محترمہ سے متعلق تھا۔ جب سیکرٹری صاحب نے اس وقت رولنگ دی تھی کہ جب منسٹر صاحب موجود ہوں تو پارلیمانی سیکرٹری بحث یا پالیسی سٹیٹمنٹ میں شریک نہیں ہو سکتیں تو اس معاملے کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ایک ہی پارلیمانی سیکرٹری کے متعلق دوسری دفعہ ایک بات آگئی ہے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں نے اس وقت جو گزارش کی تھی کہ محترمہ کو بات کرنے دیں تو یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی 'جب بھی ہیلٹھ پر بات ہونی تو محترمہ نے باقاعدہ اس بحث میں حصہ لیا ہے۔ یہ precedent موجود ہے کہ سیکرٹری صاحب نے ہمیشہ ان کو اجازت دی ہے اور میں ایک اور واقعہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا کہ گذشتہ اجلاس میں غالباً جب ہوم ڈیپارٹمنٹ پر جنرل ڈسکشن ہو رہی تھی جسے میں نے open کیا تھا اور چودھری ظہیر الدین صاحب اس بات کے شہد ہیں کہ میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ facts and figures کی بات تھی تو وہ پارلیمانی سیکرٹری ہوم محترمہ نے بیان کئے تھے تو اس وقت بھی یہ پوائنٹ آؤٹ کیا گیا اور سیکرٹری صاحب نے اس وقت بھی یہ رولنگ دی تھی کہ محترمہ کو بات کرنے دیں اور وہ بات کر سکتی ہیں۔ سو اس ہاؤس کی یہ روایت موجود تھی اور انہی روایات کے

پیش نظر میں نے کہا تھا کہ محترم آج کوئی پہلی دفعہ بات نہیں کر رہیں بلکہ ہمیشہ انہوں نے بات کی ہے اور ان کا تعلق اسی محلکے سے ہے اور یہ بہتر تجاویز دے رہی ہیں۔ اگر ان کی تجاویز کو سن لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ روایات موجود ہیں۔

جناب چیئرمین، جی، محترم بات کریں۔

رانا مناء اللہ خان، یونٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! وقت کی کمی ہے اور روایات موجود ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! رولز کی بات ہے اور راجہ صاحب نے دوبارہ اس معاملے کو confuse کیا ہے کیونکہ صحت کے معاملے پر جب بھی بات ہوتی ہے محترم ہمیشہ بات کرتی ہیں اس لئے انہیں بات کرنے دیں تو یہ تو کوئی روایت نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ رولز یہی کہتے ہیں کہ وہ اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ پر debate نہیں کر سکتیں، بحث نہیں کر سکتیں اگر وہ پالیسی سٹیٹمنٹ دے رہی ہیں، اگر وہ conclude کر رہی ہیں اور منسٹر صاحب نے انہیں اس بات کا کہا ہے تو ویسے ہم منسٹر صاحب کا جہاں اور بہت سی باتوں پر انہیں appreciate کرتے ہیں ہم اس بات پر بھی انہیں appreciate کرتے ہیں کہ وہ ان پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے نباہ کر رہے ہیں تو اگر انہوں نے کہا ہے تو ٹھیک ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

یعنی winding up speech! اگر ان کے کہنے پر کر رہی ہیں تو کر لیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! ہیلتھ پر بات ہو رہی ہے اور وہ بھی ڈاکٹر ہیں۔ اگر ان کی ایک دو اچھی تجاویز لے لی جائیں تو میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ ڈاکٹر بھی ہیں اور ہیلتھ پر بات ہو رہی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! اب یہ دیکھیں کہ 43 پارلیمانی سیکرٹری ہیں، 40 منسٹرز ہیں تو اس ہاؤس میں جنرل debate عام ممبر کے لئے ہوتی ہے یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے ویسے راجہ صاحب اب جو بھی اس سلسلے میں کہہ رہے ہیں تو کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! میں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ روایات کے بارے میں بات کی ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی! محترمہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب چیئر مین! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ وقت کی کمی کی وجہ سے لوگوں کے بہت سے مسائل رہ جاتے ہیں اور اگر ہم نے حکومت کی تعریف میں پارلیمانی سیکرٹری کی باتیں ہی سنی ہیں تو اس کے لئے آپ کے پاس کھل سے وقت آجاتا ہے؟ ہمارے اکثر بہن بھائیوں کے مسائل جو ان کے صحت کے ہوتے ہیں وہ رہ جاتے ہیں۔ اسی وزیر صاحب نے بہاولپور کے حوالے سے جو باتیں کی ہیں وہ میں بھی کرنا چاہتی ہوں لیکن مجھے پتا ہے کہ میری باری نہیں آنے گی۔

جناب چیئر مین، محترمہ! ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ آپ کی باری آنے کی ہم رات بارہ بجے تک بیٹھے رہیں گے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب چیئر مین! پارلیمانی سیکرٹری کی باتیں آپ بعد میں سن لیں پٹلے۔۔۔

جناب چیئر مین، محترمہ! آپ جلدی کریں صرف ایک منٹ میں wind up کریں جلدی کریں۔ ڈاکٹر فرزانہ نذیر، جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی! فرمائیے!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب چیئر مین! میں تو خواتین کے لئے بتانا چاہ رہی ہوں جن کا انہیں پتا نہیں، جو ہم نے female productive system شروع کیا ہے یہاں جو شور مچایا جا رہا تھا کہ B11.Us میں کچھ نہیں ہے اور DH.Qs میں کچھ نہیں ہے وہاں ہم نے T.B.Os کا پروگرام شروع کیا اور وہاں ہم فری ڈیوری پروگرام شروع کر رہے ہیں تاکہ L.H.W گھروں

میں جا کر ڈیوری کریں یہ ہم نے خواتین کے لئے استراحت کام کیا اور یہ بتانا بہت ضروری تھا۔ شکریہ  
جناب چیئر مین، جناب فیصل حیات جیوانہ!

جناب فیصل حیات جیوانہ، جناب چیئر مین! میں وقت کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف  
دو گزارشات جناب منسٹر صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو صحت کے میدان  
میں وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب اور وزیر صحت نے جس قدر انتظامی اقدام کئے ہیں نہ  
صرف میں اور یہ ہاؤس بلکہ پورے پنجاب کی عوام ان کی مشکور ہے اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان  
کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جس طرح کہ وزیر موصوف نے discussion شروع ہوتے ہی اپنا ایک  
vision بتایا جس سے اس محکمے کے اقدامات واضح ہوتے ہیں۔ میں وزیر موصوف کی توجہ ان  
کاموں کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ بہت ضروری ہیں۔ محفل کے طور پر دیہاتوں میں ڈاکٹر صاحبان  
کی وجہ سے registration of F.I.Rs میں بہت مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر زبوں گس M.L.C بنا  
دیتے ہیں جس کی وجہ سے غریب لوگوں کو ساہا سال اسے face کرنا پڑتا ہے۔ اس میں کوئی شک  
والی بات نہیں کہ اس میں بعد میں بورڈ بنا دینے جاتے ہیں اور بورڈ میں جو فیصلہ ہوتا ہے اس میں  
ترمیم بھی ہو جاتی ہے لیکن Rural Health Centres میں جو M.Os ہیں جو غلط M.L.C  
بناتے ہیں ان کے لئے محکمے میں کوئی نہ کوئی ایسا Executive Order ہونا چاہیے یا legislation  
کرنی چاہیے تاکہ ان M.Os کو سزا مل سکے جو غلط M.L.C بناتے ہیں۔

دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی بہت اچھی پالیسی ہے کہ ہر یونین  
کونسل میں Basic Health Unit ہونا چاہیے لیکن پنجاب میں بہت ساری ایسی یونین کونسلز ہیں  
جو کہ پچاس پچاس یا ساٹھ ساٹھ کلومیٹر رقبے پر مشتمل ہیں محفل کے طور پر میرے ہی حلقہ پی پی  
کی یونین کونسل اوج گل امام ہے اس کا رقبہ تقریباً 70 کلومیٹر پر مشتمل ہے تو ایک مریض کے  
لئے بہت مشکل ہوتا ہے کہ 70 کلومیٹر کے فاصلے سے اس یونین کونسل کے Basic Health  
Unit تک پہنچے۔ اس نے میری گزارش ہے کہ اس طرح کے علاقوں میں روز کو relax کر کے دو  
یا تین Basic Health Unit بنانے جائیں اور تین یونین کونسلز پر ایک Rural Health  
Centre ہونا چاہیے تاکہ وہاں کے لوگ آسانی سے ڈاکٹر کے پاس پہنچ سکیں اور ڈاکٹر صحیح معنوں

میں لوگوں کو facilitate کر سکیں۔ Rural Health Centre میں سپیشل سرجن اور سپیشل فریٹین ہونا بہت ضروری ہے گورنمنٹ کو اس پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ منگریہ جناب چیئرمین، محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ! چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے اپنی تجاویز صرف تین منٹ میں دے دیں۔

محترمہ طاہرہ منیر، منگریہ جناب چیئرمین! ایک معاشرے میں صحت بہت ضروری ہے لیکن پنجاب میں صحت کے بہت سارے مسائل جنم لے چکے ہیں۔ یہ سسکتی ہوئی انسانیت کا مسئلہ ہے۔ جیسا کہ انسانیت کی خدمت کرنا عین عبادت ہے اس لحاظ سے صحت کا محکمہ بہت کچھ کر سکتا ہے اور لوگوں کی دعائیں بھی لے سکتا ہے۔ اس حکومت نے جو اچھے کام کئے ہیں ان کی تعریفیں تو آپ سن ہی چکے ہیں لیکن یہاں پر اگر ایسا کر دیا جائے جیسے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی سطح پر ہسپتال ہوتے ہیں اسی طرح ہر سرکل کی سطح پر ہسپتال بنا دینے جائیں جہاں پر ضروری شعبہ جات کے ہر قسم کے ڈاکٹرز رکھ دینے جائیں تو لوگوں کو جو اتنی دور سے اور اتنا کرایہ خرچ کر کے آنا پڑتا ہے اس تکلیف سے انہیں نجات مل جائے گی۔ اسی طرح ڈاکٹرز کے لئے سروس سٹرکچر ضرور بنا دینا چاہیے اور انہیں تمام Rules & Regulations بنا دینے چاہیے اور اسی طرح ایک اور تجویز میں دینا چاہوں گی کہ جعلی ادویات ہمارے معاشرے میں ایک مافیا کی طرح چھا چکی ہیں اور یہ ادویات اس قسم کی بنائی جاتی ہیں کہ کئی لوگوں کی موت بھی ہو جاتی ہے۔ جو لوگ جعلی ادویات بناتے ہیں ان کو قرار واقعی سزا دینی چاہیے اس مافیا کے پیچھے بااثر لوگوں کا ہاتھ ہے اور اخبارات میں بھی کئی مرتبہ آیا لیکن اس پر کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اگر آپ خاص طور پر انڈیا کا مطالعہ کریں تو یہاں پر ادویات دو گنی منگنی ہیں بلکہ بعض ادویات تو کئی سو گنا منگنی ہیں جیسا کہ ایک دوائی Zantic ہے، یہاں ہمارے ملک میں ایک گولی 13.14 روپے کی ہے لیکن انڈیا میں وہ دو تین روپے کی ہے۔ اگر ادویات کی مناسب قیمت رکھی جائے تو جعلی ادویات بننے کی شرح بھی کم ہو جائے گی۔

اس کے علاوہ ایک اور میری تجویز ہے کہ ای۔ پی۔ آئی کے سلسلے میں جو چھ بیماریوں کے لئے ویکسینیشن ہوتی ہے جس طرح پولیو کو بالکل فری کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے الحمد للہ

ہمارے ملک میں پولیو کافی حد تک ختم ہو چکی ہے اسی طرح سے اگر باقی چوبیاریوں کی ویکسینیشن بھی فری ہو جانے تو یہ بہت بہتر ہو گا کیونکہ منجانب میں آدمے لوگ غربت سے نچلی سطح کی زندگی گزار رہے ہیں تو ان کے لئے بہت مشکل ہے کہ وہ پیسے خرچ کر کے یہ حفاظتی ٹیکے لگوائیں جس وجہ سے وہ بچے بڑے ہو کر کئی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جناب چیئر مین! پانی کی contamination کا بھی علاج کیا جانا چاہیے۔ گو اس کا براہ راست تعلق تو نہیں ہے لیکن ہمارے کئی ایسے علاقے ہیں جہاں پر پینے کا صاف پانی اور دوسرا پانی مکس ہو جاتا ہے جو ہیپاٹائٹس اور دیگر بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ یہ بہت بہتر ہو گا کہ اگر اس کو بھی دیکھ لیا جائے۔ اسی طرح بہار اور لاغر جانوروں کا گوشت فروخت کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیلتی ہیں اس کا بھی سدباب کیا جانا ضروری ہے۔ شکریہ

جناب چیئر مین، شکریہ، جناب حفیظ اللہ نوانی صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان، جناب چیئر مین! شکریہ۔ ایک تو آپ نے میرے جو پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی رولنگ نہیں دی۔ بہر حال چونکہ آج ہیلتھ پر بحث ہو رہی ہے۔ میں نے دو تین تجاویز دینی ہیں۔ جیسے ڈاکٹر جاوید صدیقی صاحب نے ہماری حکومت کی ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی بہت تعریف کی ہے جو بالکل صحیح ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر صحت صاحب واقعی بہت محنت کر رہے ہیں اور ان کے ثمرات ہمارے جیسے backward علاقے میں بھی پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔

جناب چیئر مین، ٹائم 15 منٹ کے لئے extend کیا جاتا ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان، جناب چیئر مین! میری سب سے پہلی تجویز یہ ہے کہ جس طرح پولیو کے فاتحے کے لئے حکومت کوشش کر رہی ہے اسی طرح ہیپاٹائٹس جو پورے ملک میں تیزی سے پھیل رہا ہے اس کے لئے سکولوں میں بچوں کو ویکسین لگانی چاہئے۔ ہیپاٹائٹس کے لئے خاص طور پر ہمارے جیسے پسماندہ علاقوں کے لئے ویکسین بہت ضروری ہے کیونکہ وہاں غربت ہے۔ اگر سکولوں کے پھولنے بچوں کے لئے ویکسین پہنچ جانے تو انشاء اللہ اس مرض پر قابو پایا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میرا حلقہ بھکر ہے اور وہاں کوئی ایسا ہسپتال نہیں ہے، جیسے لاہور میں اچھے ہسپتال ہیں، ملتان میں نیشنل ہسپتال ہے۔ ہم بالکل لاہور اور ملتان کے درمیان میں ہیں۔ اس میں ضلع میانوالی، بھکر، خوشاب اور یہ کے لئے میں یہ تجویز کروں گا کہ ہمیں ایک سنٹرل ہسپتال دیا جائے جو ان چار پانچ اضلاع کی ضرورت کو پورا کرے۔ ہماری ایک بالکل ملتان میانوالی روڈ جاری ہے، میانوالی، بھکر، یہ سے یہ سیدھی ملتان جاتی ہے، اس سڑک پر کسی بھی ضلع، بھکر، میانوالی، یہ، کہیں بھی ایک اچھا ہسپتال بنایا جائے تاکہ ہمارے مریض وہاں سے طبی سہولیات حاصل کر سکیں۔

جناب چیئرمین! میری تیسری بات یہ ہے کہ جیسے حکومت پنجاب نے پولیس چوکیاں بنائی ہیں، ان چوکیوں میں طبی سہولیات بھی دی جائیں۔ میری گزارش ہے کہ ان چوکیوں میں اسپتالیں ضروری ہونی چاہیے۔ طبی سہولیات کے لئے عمدہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ چوکیاں بالکل ویران جگہ پر بنائی گئی ہیں، ہائی وے پر بنائی گئی ہیں تو یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ان میں طبی عمدہ بھی موجود ہو، اسپتالیں بھی موجود ہو، خاص طور پر میرا حلقہ بھکر، منگیرا ہے جس کے ساتھ جھنگ ہے، خوشاب ہے، تو وہ بالکل ایک ویران اور پسماندہ علاقہ ہے۔ اگر ان چوکیوں میں طبی سہولیات دے دی جائیں تو ہمارے یہ مسائل جو ایکسپنڈ ہوتے ہیں، لوگ زخمی ہوتے ہیں، کسی کو ملتان منتقل کرنا پڑتا ہے، کسی کو لاہور میں تو وہاں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! میری چوتھی اہم بات یہ ہے کہ جیسے میری بہن نے ابھی فرمایا ہے۔ ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ جعلی ادویات بہت زیادہ تعداد میں ہمارے ملک میں فروخت ہو رہی ہیں۔ میں اپنے وزیر صحت کی توجہ اس جانب کراؤں گا کہ ان پر کنٹرول کیا جائے۔ اس وجہ سے بہت نقصانات ہو رہے ہیں۔ میری یہی گزارشات ہیں اگر ان پر عمل کر لیا جائے تو ہمارے بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔ سید مجاہد علی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! پہلے تو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج آخر کار آپ کو بھی اس منصب پر بیٹھنے کا اللہ تعالیٰ نے موقع دیا۔

جناب چیئر مین! صحت کے متعلق میرے معزز ایم۔ پی۔ ای نے بے شمار تجاویز آپ کو یہاں پر پیش کی ہیں اور یقیناً یہ حکمہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے اور خصوصاً اس وقت جب سنگائی کا دور دورہ ہے اور غریب عوام کا جینا مشکل ہو چکا ہے ایسے وقت میں غریب آدمی کے لئے خصوصاً سب سے زیادہ جو مشکل مسئلہ ہے وہ علاج کا ہے۔

جناب چیئر مین! صوبائی اسمبلی میں بجٹ پیش کیا گیا تو اس میں بھی دعوے کئے گئے کہ ہم نے صحت کے شعبے میں یہ کیا وہ کیا۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ نہ بجٹ میں اور نہ اب کوئی ایسی تجویز نظر آئی جس میں غریب عوام کو کوئی فائدہ ہوتا ہو۔ مثلاً ادویات ہیں، جب سے یہ حکومت آئی ہے یا اس سے جو پیمائشی حکومت چلی ہے۔ تقریباً 100 فیصد سے زیادہ ادویات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پیمائشی حکومت تو فوجی حکومت تھی مگر اب جو حکومت ہے وہ اپنے آپ کو عوامی حکومت کہلاتی ہے اور اس عوامی حکومت نے بھی غریب عوام کے لئے ادویات کو سستا کرنے کے لئے کوئی ایسے اقدامت نہیں کئے۔

جناب چیئر مین! یہاں پر ہسپتالوں کی بات ہو رہی ہے۔ بڑے ہسپتالوں میں تو یقیناً ہمارے منسٹر صاحب بھی دورے کرتے ہوں گے، وزیر اعلیٰ صاحب بھی کرتے ہوں گے مگر آپ بھی ہنتر جاتے ہیں اور یہاں پر بیٹھے ہوئے ہمارے معزز اراکین اسمبلی بھی جاتے ہیں کہ ہمارے تحصیل ہیڈ کوارٹر کے ہسپتالوں کا استنباط حال ہے کہ کروڑوں روپے کی لاگت سے وہاں پر حکومت نے بلڈنگیں تعمیر کروائی ہیں مگر انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہاں پر اگر آپ داخل ہوں تو سوانے ان لوگوں کے کہ جو لڑائی جھگڑے کی صورت میں وہاں پر میڈیکل سرٹیفکیٹ لینے کے لئے آتے ہیں آپ کو وہاں پر کوئی مریض نظر نہیں آنے کا اور یہاں on the floor of the House میں as a challenge ڈاکٹر صاحب کو کہتا ہوں کہ یہ اپنی تقریر میں اس چیز کی وضاحت کریں کہ کیا میں یہ غلط کہہ رہا ہوں یا صحیح کہہ رہا ہوں کہ کروڑوں روپے کی بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں، ڈاکٹر صاحبان وہاں پر تعینات ہیں اور مراعات دی جا رہی ہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب نے اس ڈیزے دو سال کے عرصے میں اس چیز کا تجزیہ کیا ہے کہ کیا بات ہے کہ اس



ہسپتال کے سامنے ایک معمولاً سا ڈاکٹر جو عام سی ڈگری لے کر اور معمولی سی دو دکانیں لے کر ایک ہسپتال بناتا ہے، وہاں پر آپ جا کر دیکھیں تو مریضوں کی لائنیں لگی پڑی ہیں، باہر سڑک پر مریض لیٹے ہوئے ہیں، چارپائیاں رکھی ہوئی ہیں مگر اس کے سامنے اگر ایک بڑا ہسپتال جو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا ہسپتال ہوتا ہے، کروڑوں روپے کی بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں، وہاں پر آئینسرز ہیں مگر وہاں پر مریض کوئی داخل ہوتا میں نے نہیں دیکھا بلکہ اس ہسپتال میں آپ داخل ہوں گے تو اچھا بھلا صحت مند آدمی بھی اندر جا کر، وہاں کا ماحول دیکھ کر یہاں ہو جانے گا۔ یہ وقت ہے کہ جہاں ڈاکٹر صاحب اپنی کارکردگی بنا رہے ہیں وہاں اس پر خصوصی توجہ دیں اور سب سے بڑی بات میرے معزز رکن نے بھی یہاں پر کی ہے، آپ بھی بہتر سمجھتے ہیں کہ اس وقت جتنی تباہی غلط ایم۔سی جاری کرنے کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہے، میرے خیال میں پولیس کا بد عنوانی نمبر بعد میں آتا ہے، اصل جڑ وہ ڈاکٹرز ہیں جو غلط ایم۔سی جاری کرتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو خصوصی گزارش کروں گا اور سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں، کوئی ایسا طریقہ کار اپنایا جانے، کوئی ایسا لائحہ عمل اپنائیں جس سے یہ کرپشن رکے۔ اگر ہم اس کرپشن کو روکنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اس سے پولیس کی 90 فیصد کرپشن ختم ہو سکتی ہے۔ جب کسی کو MLC نہیں ملتا تو انکی توڑ دی جاتی ہے، کوئی دانت نکال دیا جاتا ہے اور پھر اسے MLC دے دیا جاتا ہے۔ ہم اس قسم کی صورت حال روزانہ تقانوں میں face کرتے ہیں۔ جب تک آپ MLC پر کنٹرول نہیں کریں گے اس وقت تک آپ تھانے داروں کو کام نہیں ڈال سکتے۔ جب تھانے دار سے بات کرتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں کہ جناب ہمارا کیا قصور ہے؟ یہ تو MLC بنوا کر لے آئے ہیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ لڑائی ہوئی، کسی کو کوئی چوٹ نہیں لگی لیکن دو گھنٹے کے بعد وہی آدمی ہسپتال میں داخل ہو چکا ہوتا ہے اور اس کے ہاتھ میں اعلیٰ ضربات کا سرٹیفکیٹ ہوتا ہے۔ لہذا اس بات کوئی واضح اور سخت اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ جو ڈاکٹرز ایسی حرکت کرتے ہیں ان کے امتساب کا کوئی طریقہ کار ہونا چاہیے۔ ہماری بد قسمتی یہی ہے کہ اگر کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کا کوئی امتساب نہیں ہے۔ وقتی طور پر suspend کر دیا جاتا ہے لیکن دوسرے دن وہ پھر بحال ہو جاتے ہیں۔ اگر یہاں صحیح طریقے سے جڑا و سزا کا طریقہ کار اپنایا

جاتا اس پر عمل کیا جاتا تو شاید آج حالت اتنے زیادہ سنگین نہ ہوتے۔ میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ تھوڑی سی درخواست کروں گا کہ پچھلے کئی دنوں سے ایک بات کہی جا رہی ہے کہ جی ہم نے جنوبی پنجاب میں کارڈیالوجی سنٹر دے دیا ہے۔ جی آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ نے جنوبی پنجاب پر بہت بڑا احسان کر دیا ہے۔ یہ منصوبہ شبہاً شریف صاحب کے دور میں بنا تھا، چلڈرن ہسپتال کا منصوبہ بھی اسی دور میں تیار ہوا تھا مگر عزیز ہم وطنوں والی تقریر نے ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچنے دیا۔ آج ہم ان کے لئے دعا گو ہیں کہ یہ ان منصوبوں کو مکمل کر سکیں۔ عہدار! آپ ان چیزوں کا بھی جائزہ لیں کہ جنوبی پنجاب ملک کو کیا دے رہا ہے؟ اس وقت ملک میں جتنی بھی کپاس پیدا ہوتی ہے اس کا 80 فیصد جنوبی پنجاب مہیا کر رہا ہے جو کہ سب سے زیادہ export ہوتی ہے اس سے ہماری نیکسٹل انڈسٹری چل رہی ہے۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ تھوڑی مہربانی فرمائیں۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! وقت بہت زیادہ ہو چکا ہے۔ تقریباً دس بجتے والے ہیں لیکن ابھی دس پندرہ چھبیس میرے پاس ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب والا! ادھر سے تو آپ نے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو بھی تقریر کرنے کی اجازت دی ہے حالانکہ انہوں نے صرف جواب دینے تھے جبکہ ہم نے تو اپنے علاقے اور دل کی بات بتانی ہے۔ حکم صحت کے جو نفاض اپنے علاقوں میں دیکھتے ہیں ہم نے ان کے متعلق آگہی کرنی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب والا! ان کو روز اینڈ ریگولیشن سکھائیں، ان کا علاج کریں۔ (قطع کلامیں)

جناب چیئرمین، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ بھی بیٹھیں۔ اب میں محمد ایوب خان سلہریا کو فلور دیتا ہوں۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب والا! میں صرف ایک آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ صرف میرا نہیں ہے بلکہ جنوبی پنجاب کے تمام ممبران کا مطالبہ ہے۔ یہ درخواست وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی کی جا چکی ہے۔ کہ جس طرح آپ نے لاہور میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا ہے، راولپنڈی کے کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا ہے، اسی طرح نضرت ہسپتال ہمارے ایشیا کے بڑے ہسپتالوں میں سے ایک ہے۔ مہربانی فرمائیں اسے بھی یونیورسٹی کا درجہ دے دیں۔ آپ جنوبی پنجاب پر یہ مہربانی ضرور فرمادیں۔ بہت شکریہ۔

جناب محمد ایوب خان سلڈیرا: چیئر مین صاحب! شکریہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محکمہ صحت کے بارے میں آج جو بحث ہو رہی ہے اس حوالے سے ممبران نے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں۔ جناب چیئر مین، ہاؤس کا وقت 15 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلڈیرا، کافی بحث بڑے اچھے انداز میں ہوئی ہے۔ اس لئے میں مختصراً دو چار تجاویز عرض کروں گا تاکہ اس ہاؤس کا وقت بچ سکے۔ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر صحت کے ہم مشکور ہیں کہ وہ شعبہ صحت کی بہتری کے لئے محنت اور کوشش کر رہے ہیں۔ انھوں نے اس شعبے کی بہتری کے لئے جو مالی امداد دی اور انتظامات کیے ہیں وہ قابل تحسین ہیں لیکن انھیں مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ہاؤس میں یہ بتایا ہے کہ محکمہ صحت کی طرف سے ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کا سلسلہ شروع کیا ہے جبکہ یہ سلسلہ صرف ٹیچنگ ہسپتال، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال اور T.H.Qs تک ہی محدود ہے۔ میں اس سلسلے میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ ہماری ستر فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ دیہاتوں میں R.H.Cs اور B.H.Us قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں بھی ادویات کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ ایسی پالیسی وضع کریں کہ آبادی کے لحاظ سے ادویات تقسیم ہو اور یہ تمام ہسپتالوں میں ہو کیونکہ ہر جگہ مریض موجود ہیں۔ یہاں پر میڈیکل سرٹیکٹ کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں انتظامی امور کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے، ان میں ترامیم کی ضرورت ہے۔ آپ اس بارے میں ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں۔ یہ واقعی صحیح ہے کہ ہمارے ہاں جتنے بھی غلط پرچے ہو

رہے ہیں وہ ڈاکٹرز کی طرف سے غلط M.L.C جاری کرنے پر ہو رہے ہیں۔ یہ بات کسی سے ذہنی بھی نہیں ہے۔ اس حوالے سے ہمارے پاس تجاویز ہیں جن سے اس عمل کو ختم اور کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ ہم کمیٹی میں وہ تجاویز پیش کریں گے کیونکہ اگر یہیں بات کروں گا تو بات لمبی ہو جانے گی۔ لہذا آپ کمیٹی ضرور جانیں۔

جناب والا! دوسری بات یہ کروں گا کہ آپ نے R.H.C میں M.L.C جاری کرنے کا اختیار دے رکھا ہے۔ میں وزیر صحت سے کون کا کہ آپ R.H.C میں اس سلسلے کو بند کر دیں اور یہ اختیار T.H.Qs میں لے آئیں۔ اس حوالے سے ایک الگ شعبہ قائم کیا جانا چاہیے۔ R.H.Cs نظیر رقم خرچ کرنے کے بعد ہفتے ہیں لیکن وہیں علاج معاملے کا کوئی مناسب سلسلہ نہیں ہے۔ لہذا میں یہ تجویز کروں گا کہ آپ M.L.C کا اختیار T.H.Qs میں لے آئیں۔ تھانے کی سچ پر آپ ڈاکٹرز تعینات کریں، انہیں موبائل کریں۔ اگر R.H.C میں کوئی مریض آیا ہے، مصروب ہے، اسے دیکھنے کی ضرورت ہے تو وہ موبائل ڈاکٹر وہاں جائیں اور چیک کریں۔

جناب والا! اسی نیشنل میڈیکل کالج کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ یہ جنوبی پنجاب یا شمالی پنجاب کی بات نہیں ہے۔ یہ وہاں کی ایک اشد ضرورت ہے کہ نیشنل میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ بھی جنوبی پنجاب سے ہیں۔ وہ گجرات کے رہائشی ضرور ہیں لیکن وہ منتخب ممبر جنوبی پنجاب کے ہیں۔ اس لئے آپ کی وساطت سے ان کی اور آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ نیشنل میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ ضرور دیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین، اب سب دوستوں کی تجویز ہے کہ wind up کیا جائے۔ سات معزز ممبران کی طرف سے ڈاکٹر جاوید صدیقی صاحب بول چکے ہیں۔ ڈاکٹر مختیار احمد، احسان اللہ و قاسم، محمد وقاص، ملک اقبال چتر اور احسان الحق احسن نولایا کی طرف سے ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب بول چکے ہیں۔ یہ ایک پت ہے جس پر انہوں نے کہا کہ میں سات ممبران کی طرف سے اکیلا بولوں گا۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سیکرٹری میں نے باطل مختصر بات کرنی ہے لہذا مجھے اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، صرف ایک منٹ میں بات ختم کریں۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، شکریہ جناب سپیکر!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب والا! مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین، ابھی میرے پاس 15 چٹیں موجود ہیں یہ تورات کے بارہ بج جائیں گے۔  
جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب والا! میں اپنے حلقہ تحصیل کوٹ اذو ضلع مظفر گڑھ کا  
توڑا سا تعارف بیان کروں گا کہ اس میں صرف 6 B.H.U.s ہیں۔ ایک چل رہا ہے اور پانچ بند ہیں  
جن کے بارے میں میں تواتر کے ساتھ حکمہ صحت کو لکھتا رہا لیکن آج تک اس پر کوئی عملہ رآمد  
نہیں ہو سکا۔

جناب والا! یہاں پر بار بار جعلی میڈیکل سرٹیفیکیشن کے بارے میں بات ہوئی۔ میں صرف  
ایک واقعہ کو مختصر بیان کروں گا جس کی درخواست سیکرٹری صحت صاحب کے آفس میں آگئی  
ہے۔ وہ ڈیپارٹمنٹل انکوائری ہے۔ آپ اس کی نوعیت دیکھ لیں لیکن چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی  
آج تک اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب والا! مجھے بھی نام دیا جائے۔

ڈاکٹر تسنیم رشید، جناب والا! مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب عارف محمود گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ تمام تشریف رکھیں۔ احسان الحق صاحب! آپ اپنی تجاویز دیں۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب والا! میں تجویز نہیں دے رہا میں تو صرف ایک واقعہ پر  
عمل در آمد چاہتا ہوں کہ اس کی انکوائری ہو۔

جناب چیئرمین، ذرا جلدی بتائیں۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، شکریہ جناب سپیکر!۔۔۔

ڈاکٹر تسنیم رشید، جناب والا! میں صرف ایک منٹ میں اپنی تجویز دینا چاہتی ہوں۔

جناب چیئر مین، پلیز، تشریف رکھیں۔ میں ان اراکین اسمبلی سے معذرت خواہ ہوں جو یہاں پر اپنی تجاویز نہیں دے سکے یا جو اس بحث میں حصہ نہیں لے سکے۔ لیکن اس پر سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔ اب میں وزیر صحت صاحب سے طمس ہوں کہ آپ معزز ممبران کی اہم تجاویز کو حاصل کریں اور ان پر عملدرآمد کی کوشش کریں۔ اپوزیشن دیکھیں اور نہ ہی حکومتی بیچر دیکھیں بلکہ جو بھی اہم تجاویز ہیں ان کو حاصل کریں۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب چیئر مین! آپ روز کی غلاف ورزی کر رہے ہیں۔ جناب چیئر مین، صحت کا معاملہ ایسا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے آپ ڈاکٹر ہیں اور آپ کو علم ہے کہ آج کل غریب آدمی کو دولتی میسر نہیں آتی۔ اتنی ہنگامی ادویات ہیں کہ وہ خرید ہی نہیں سکتا اس لیے میری گزارش ہے کہ آپ ادویات پر کنٹرول کریں اور غریبوں کو ادویات مہیا کریں اور ہسپتالوں کی حالت کو بہتر بنائیں خصوصاً R.H.Cs جن کا وزیر اعلیٰ صاحب نے وعدہ فرمایا ان کی حالت بہتر بنائیں کیونکہ وہاں ڈاکٹر جاتے ہی نہیں۔ آپ ڈاکٹر ہیں اور جوان بھی ہیں لہذا امر بانی فرما کر خود visit کریں اور ان باتوں کو مکمل کریں۔ شکر ہے۔ جناب ڈاکٹر طاہر صاحب!

وزیر صحت، جناب چیئر مین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ۔۔۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میری بھی گزارش سن لیں۔

ڈاکٹر تسنیم رحید، جناب والا! مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئر مین، دیکھیں میں وزیر صحت کو floor دے چکا ہوں۔

آوازیں، محترمہ ڈاکٹر ہیں لہذا ان کو بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئر مین، محترمہ صرف ایک منٹ میں بات کریں۔

ڈاکٹر تسنیم رحید، جناب والا! اس وقت محوام میں سب سے زیادہ پریٹنل Hepatitis کے بارے

میں ہے۔ لہذا میں اس بارے میں تجویز دینا چاہتی ہوں۔

جناب چیئر مین، Hepatitis کے بارے میں تو سیر حاصل بحث ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر نسیم رشید، جناب والا! میں اس بارے میں تجویز پیش کرنا چاہتی ہوں۔ بات یہ ہے کہ Hepatitis کی curative treatment بہت مشکل ہے۔ میں preventive treatment کے لئے یہ تجویز دینا چاہتی ہوں کہ جہاں چھ امراض کی ویکسینیشن ہوتی ہے وہاں Hepatitis کو بھی add کر لیا جائے اور بروقت بچوں کی ویکسینیشن شروع ہو جائے تاکہ آئندہ 10/20 سالوں میں Hepatitis ختم ہو جائے۔ (نعرہ ہائے حسین)

جناب چیئر مین، جناب وزیر صحت!

ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، میں وزیر صحت کو فلور دے چکا ہوں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب والا! آج صحت کے بارے میں بڑی سیر حاصل بحث ہوئی جیسے آپ نے کہا۔ میں صرف دو تین تجاویز دوں گا۔

جناب چیئر مین، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تجاویز دینا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب والا! بیسٹہ سارے پنجاب کی عوام کا مسئلہ ہے۔ بیسٹہ میں ایک ڈاکٹر ہوتا ہے اور ایک مریض ہوتا ہے۔ اس وقت ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی 50 اسمیں غالی ہیں اسسٹنٹ پروفیسرز کی 70 غالی ہیں، ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی 98 غالی ہیں، سینئر رجسٹرارز کی 281 میں سے 100 ہیں۔ جب یہ لوگ ٹیچنگ ہسپتالوں میں نہیں ہوں گے تو عوام کو کس طرح صحت کی صحیح سہولت دی جائے گی۔ یہ سینیٹس جو ڈائریکٹ کونے کی تھیں اور ان کے لئے ریکرومنٹ بورڈز بنانے لگے ہیں اور appointments کیں جو کہ کٹریکٹ پر تھیں اور کسی نے بھی اپنی regular job چھوڑنے کو ترجیح نہیں دی۔ وہ آج بھی جوینر پوسٹ پر میڈیکل اکیڈمی گئے ہونے ہیں لیکن کسی نے بھی سرورسز ہسپتال میں as a senior registrar جان نہیں کیا۔

جناب چیئر مین، شکریہ۔ جناب وزیر صحت!

وزیر صحت، شکر یہ جناب چیئر مین! آج مجھے بڑی خوشی ہے کہ ہیلتھ کے معاملات میں ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا میں اپنے حکومتی پنچر اور اپوزیشن پنچر کی طرف سے تمام تجاویز کو note کرتا رہا ہوں۔ اس میں M.L.C کے متعلق بات کی گئی upgradation of T.H.Qs کے متعلق بات کی گئی 'Hepatitis کے بارے میں بات کی گئی 'hospital equipment' ادویات 'لیبارٹری ٹیسٹ' اسی طرح ڈاکٹرز کا سروس سٹر کچر 'سکلار شپ' ان کی تنخواہوں کی improvement کی بات کی گئی۔ خصوصاً وہی علاقوں میں R.H.Cs کے سسٹم کی بات کی گئی۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ ہمارے ایک فاضل رکن ملک محمد احمد خان نے ایک بنیادی بات کی اگر میں اس کا ذکر نہ کروں تو میرے خیال میں closing مکمل نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ ہسپتالوں میں کچھ بنیادی چیزیں ہیں جن میں صاف ماحول صحت کی گارنٹی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہسپتالوں کے وارڈز اور خصوصاً جو پبلک کے لئے ہاتھ رومز ہوتے ہیں ان میں صفائی کا انتظام اتنا اچھا نہیں رہا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ میں نے جب بھی کسی ہسپتال میں surprise inspection کی It is a record کہ میں نے سب سے پہلے جا کر ہاتھ روم کو کھول کر دیکھا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جس ہسپتال کا ہاتھ روم صاف ہو گا وہیں پر صفائی کا انتظام بہتر ہو گا۔ سگریٹ نوشی سے پرہیز کا ذکر نہیں کیا گیا۔ میں بطور وزیر صحت نہیں بلکہ ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے درخواست کروں گا کہ اس کے خلاف ہم خود ہم شروع کریں چونکہ یہ ایک نکتہ ہے جس سے حکومت پر اربوں روپے کا بوجھ آتا ہے۔

جناب والا! ہم نے ہسپتالوں کے ایمر جنسی رومز میں صفائی کے حوالے سے یہ سختی سے تاکید کر دی ہے اور یہ ٹینجنگ ہسپتالوں سے شروع کیا ہے اور نیچے تک جانے کا کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا نرس گوز کے بنیر کوئی پروسیجر کرتا ہوا پکڑا گیا تو میری standing instructions ہیں کہ ان کو مہطل کر دیا جائے۔

جناب والا! تجاویز اپوزیشن سے ہوں یا حکومتی پنچر سے ہماری حکومت کا تہیہ اور یہ commitment ہے کہ ان تجاویز کو قانون کی نذر نہیں کیا جائے گا۔ ان تجاویز پر صرف فور نہیں کیا جائے گا بلکہ میں یہاں پر commitment سے کہتا ہوں کہ ان پر action لیا جائے گا۔ ہم



سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ پنجاب کے غریب عوام کی بہتری کی جائے۔ یہ جنوبی اور شمالی پنجاب کی تقسیم مصنوعی تقسیم ہے پورے پنجاب کی طرف دیکھتے ہم چاہتے ہیں کہ عوام کا اہمی صحت کا حق انشاء اللہ تعلق ہم ان کو دیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئرمین، شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے۔ لہذا اب اجلاس مورخہ 10-9-04 بروز جمعہ المبارک صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ جمعۃ المبارک، 10 - ستمبر 2004

1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

2 - سوالات (محکمہ سہمی بہبود اور بیت المال)

نظان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نظان زدہ سوال اور اُس کا جواب

3 - سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(i) مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر ویہیکل صدرہ 2004

(ii) مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب سوشل سروسز بورڈ صدرہ 2004

## صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس)

جمعہ المبارک 10 - ستمبر 2004

(یوم الجمعہ، 24۔ رجب المرجب 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بجے

زیر صدارت جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد منعقد ہوا۔

مکاتوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید سعید الرحمن نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَنْ أَعْرَضَ

عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

أَعْمَى ﴿١٢٦﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ﴿١٢٧﴾

قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى ﴿١٢٨﴾

سورہ طہ آیات 124 تا 126

اور جو کوئی میری نصیحت سے اعراض رکھے گا سو اس کے لئے تنگی کا مینا ہو گا اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا ٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں ٹھایا درآنحالیکہ میں آنکھوں والا تھا (اللہ) کہے گا اسی طرح تیرے پاس ہماری نشانیں پہنچی تھیں سو تو نے ان کا خیال نہ کیا اسی طرح آج تیرا خیال نہ کیا جانے گا۔

وما علينا الا البلاغ

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اب وقف سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سماجی بہبود اور بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابت دیئے جائیں گے۔

## پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، سوال پوچھنے دیں۔

جناب محمد وقاص، جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر نہایت اہم ہے۔

جناب چیئرمین، کبھی غیر اہم بھی ہوا ہے؟ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر کر لینا۔

جناب محمد وقاص، جناب والا میں ابھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، کس چیز سے متعلق ہے؟

## قاری سعیدالرحمان کی تلاوت قرآن پاک

### میں اغلاط کی نشاندہی

جناب محمد وقاص، جناب والا ایک دفعہ پہلے بھی قاری صاحب نے یہی آیت پڑھی تھی اور

آج بھی انہوں نے ایک آیت کو تین دفعہ غلط پڑھا ہے۔ جب انہوں نے پہلے ایسا کیا تو میں

بجھا کہ شاید اتفاق ہے لیکن آج میں note کرتا رہا کہ انہوں نے تین دفعہ repeat کیا "قال

رب لم حشر تنی اعمی" کو کہتے ہیں "قال رب لما حشر تنی اعمی" تو میں توجہ دلانا چاہتا

تھا۔

سوالات (محکمہ سماجی بہبود اور بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین، امی تصحیح کر دی جانے اور آئندہ ان سے پوچھا جانے کا۔ سب سے پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، on his behalf سوال نمبر 1611 (منزور رکن نے سید احسان اللہ وقاص کے ایما پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب چیئرمین، سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ہلال احمر پنجاب کے بارے میں معلومات

\* 1611، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ فوارش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہلال احمر، حکومت پنجاب کے زیر نگرانی چلنے والا ایک رقبائی ادارہ ہے اور اس کے اعزازی چیئرمین کو صرف pick & drop کی سہولت اس کے قوانین کے مطابق فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرمین ہلال احمر نے ایک نئی لگژری کروٹا سیلون اپنے ذاتی استعمال کے لئے خریدی ہے؟ جب کہ اس سے قبل دو گاڑیاں LHV-7689 اور LHR-419 وہاں موجود ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سالانہ جنرل میٹنگ منہدہ 24-1 اگست 2002ء کو گورنر پنجاب نے حاضرین کی نشاندہی پر سالانہ بجٹ کی منظوری دینے سے انکار کر دیا تھا؟

(د) گزشتہ تین سال میں بلڈنگ کی مرمت پر کتنا خرچ کیا گیا ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ تمام کام "قسمت ایسوسی ایشن" سے کروائے جا رہے ہیں؟ کیا حکومت پنجاب ہلال امر کے بجٹ کا سیشنل آڈٹ کروانے کے لئے تیار ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ آڈٹ کب کروایا جائے گا؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس،

(الف) ہلال امر پنجاب محکمہ سوشل ویلفیئر پنجاب سے رضا کار سماجی اداروں کے رجسٹریشن و کنٹرول آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹرڈ نہ ہے۔

یہ ادارہ پاکستان ریڈ کریسنٹ سوسائٹی ایکٹ 1920 ترمیم شدہ 1974 کے تحت خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) کیونکہ ادارہ محکمہ سوشل ویلفیئر سے رجسٹرڈ نہ ہے۔ اس لئے محکمہ جواب دینے سے قاصر ہے۔

(ج)۔ ایضاً۔

(د)۔ ایضاً۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا یہ سوال ہلال امر کے متعلق ہے لیکن جواب میں یہ بات آئی ہے کہ یہ محکمہ سوشل ویلفیئر پنجاب سے رضا کار سماجی اداروں کے رجسٹریشن و کنٹرول آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹرڈ نہ ہے اور محکمہ اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گی کہ پھر اس کا جواب کس نے دینا ہے؟ جناب چیئر مین، محترمہ موجود ہیں اور وہ جواب دیں گی۔

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب والا میں سب سے پہلے تو اپنے قابل احترام بھائی کو یہ بتاتی چلوں کہ ہلال امر ایک انٹرنیشنل ادارہ ہے یہ انٹرنیشنل لیول پر رجسٹرڈ ہے اور اس کے سربراہ صدر پاکستان ہوتے ہیں جبکہ صوبے میں گورنر اس کے سربراہ ہوتے ہیں۔ چونکہ

یہ بارے ایکٹ کے ساتھ related نہیں ہے اور یہ رجسٹرڈ بھی نہیں ہے اس لئے ہم اس کا جواب نہیں دے سکتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! یہ تو میں نے پڑھ لیا ہے کہ یہ جواب نہیں دے سکتے لیکن کم از کم یہ information تو دے سکتے ہیں کہ اس کی جوابی کس نے کرنی ہے؟ پنجاب میں یہ ادارہ کام کر رہا ہے donations لیتا ہے اور آگے convey کرتا ہے۔ آخر اس کے حساب کتاب کا کیا مسئلہ ہے؟ کچھ تو اس کے بارے میں بتائیں۔

وزیر ترقی ڈیولپمنٹ و ہیومن رائٹس، آپ وفاقی حکومت سے رابطہ کر کے اس بارے میں informations حاصل کریں۔

جناب چیئرمین، جی! یہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے۔ اگلا سوال بھی سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، on his behalf سوال نمبر 1778۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز رکن نے سید احسان اللہ وقاص کے ایما پر طبع شدہ سوال دریافت کیا) جناب چیئرمین، جی! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### گناگری کے خاتمے کے لئے حکومتی اقدامات

\*1778، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر سہمی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں گناگری اتما کو منسوخ چکی ہے۔ جس کے باعث شہری پریشان ہیں؟

(ب) کیا گناگری ختم کرنے کے لئے حکومت کوئی موثر قانون سازی کرنے یا پہلے سے موجود قوانین پر عملدرآمد کے لئے تیار ہے؟

(ج) اگر جڑ (الف) اور (ب) کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت کب تک موثر اقدامات کر کے اس سماجی مسئلے کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رینٹس،

(الف) جی ہاں! اس وقت لاہور میں گدا گروں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہے جو کہ شہریوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

(ب) حکومت پنجاب پہلے سے موجود Vagrancy Ordinance 1958 پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) اس مسئلے کے حل کے لئے محکمہ سماجی بہبود ضلعی حکومت لاہور کے ساتھ مل کر حکمت عملی ترتیب دے رہا ہے اور ایک منصوبہ برائے عمل تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس منصوبہ کے تحت 50 لاکھ روپے کی مدد سے لاہور میں ایک دارالکفالت (Beggars Home) قائم کیا جائے گا۔ اس منصوبہ پر عمل درآمد کے بعد اس مسئلے کے حل میں کافی مدد ملے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو Vagrancy Ordinance

1958 ہے۔ کیا حکومت وقت اس میں کوئی ترمیم لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین، جی، محترم!

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رینٹس، جی، ہم اس کے لئے پالیسی مرتب کر رہے ہیں اور ضلعی حکومتوں سے مل کر اسے دوبارہ فعال بنانے کے لئے سوچ رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! اگر یہ already ہے تو انہوں نے اب تک اس پر عملدرآمد

کیوں نہیں کیا؟ اگر اس میں کوئی legal flaws ہیں۔ کوئی lacunas ہیں تو یہ اسے modify

کر کے کب تک اس ہاؤس میں پیش کر دیں گے؟



وزیر و سمن ڈیپارٹمنٹ و ہیومن رائٹس، recently آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہم نے کچھ دن پہلے Children Beggars Bureau بنایا ہے۔ اس میں ہم نے بچوں کے لئے تو شروع کر دیا ہوا ہے۔ ایسی ہی elders کے لئے بھی ضلعی حکومتوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں جو کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ devolve ہو گیا ہوا ہے اور اب آئندہ نئے بھی initiatives لائے جائیں گے وہ ضلعی حکومتوں کی مدد سے لائے جائیں گے۔ اس لئے ہماری ان کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے اور اس سال کے آخر تک اس کو فائنل کر لیں گے۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! اس میں جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے۔ انہیں خود چنانہیں کہ کرنا کیا ہے؟ یہاں احسان اللہ وقاص صاحب کے سوال کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ حکومت پنجاب پہلے سے موجود Vagrancy Ordinance 1958 پر عملدرآمد کا ارادہ رکھتی ہے۔ جب کہ آگے ایک اور سوال کے جواب میں یہ لگتے ہیں کہ کیونکہ مناسب قانون موجود نہ ہے اس وجہ سے معاملہ کوئی مناسب اقدامات نہیں کر پاتے۔ لہذا پہلے یہ طے کر لیں کہ اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے کوئی قانون موجود ہے یا نئے سرے سے قانون سازی کرنی ہے؟ جناب چیئرمین، انہوں نے بتایا ہے کہ قانون موجود ہے اور ان میں وہ ترمیم کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ لاہور میں گھرا گروں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ کیا یہ کوئی statistical data پیش کر سکتی ہیں کہ اس وقت کتنے گھرا گروں اور یہ جو انہوں نے دارالکفہ کا ذکر کیا ہے یہ کب مکمل ہو گا؟

جناب چیئرمین، آپ اس کے لئے نیا سوال کر لیں پھر وہ تعداد بتا دیں گی۔ جی رانا مناء اللہ خان!

رانا مناء اللہ خان، جناب والا! اس میں نئے سوال کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب کے جز (ج) میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم لاہور میں پچاس لاکھ روپے کی مدد سے Beggars Home دارالکفہ قائم کر رہے ہیں۔ یہ جواب 10-4-2004 کو موصول ہوا تھا اور اب اس میں

تقریباً 5/6 ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ تو میں محترمہ یار ایمانی سیکرٹری صاحبہ سے پوچھوں گا کہ اب تک اس میں کیا progress ہے؟

آوازیں، محترمہ منشر ہیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! محترمہ منشر ہیں۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب چیئرمین! میں نے تو پہلے گزارش کی تھی منشر اتنے ہو گئے ہیں کہ ہماری پہچان تو کیا بلکہ ---

جناب چیئرمین، رانا صاحب! سب پہچانتے ہیں۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب چیئرمین! میں on oath کہہ رہا ہوں کہ اسمبلی کے گیٹ پر جو گارد کمزری ہوتی ہے انہیں بعض اوقات پتا نہیں چلتا اور وہ عام ممبرز کے لئے alert ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات قریب سے منشر گزر جاتے ہیں لیکن ان کو پتا نہیں چلتا۔  
جناب چیئرمین، ممبرز کا بھی احتیاط ہے۔ پہلے ممبر بننا ہے تب وزیر بننا ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، میں نے یہ تجویز دی تھی کہ وزیر زیادہ ہو گئے ہیں لہذا جیسے تھانوں میں تصاویر لگی ہوتی ہیں۔ اس طرح اسمبلی کے گیٹ پر وزراء کی بھی تصاویر لگوا دیں تاکہ گزرتے ہوئے ہم بھی پہچان لیں اور گارد کو بھی پہچان ہو جائے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! اگر ایم۔ پی۔ ایز کو بھی سیلوٹ ملتا ہے تو یہ اچھی بات ہے۔ جی، محترمہ! اس پر کوئی کام شروع ہوا ہے اور یہ کب تک مکمل کریں گے؟

وزیر و سمن ڈیپٹمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب چیئرمین! ہم عنقریب کر دیں گے۔ آپ کو خود بھی علم ہے اور ان لوگوں کو بلکہ ایوزیشن کو تو میرے خیال میں اتنی deep ہر بات میں interest لینے کا شوق ہے۔ ان کو تو ہم سے بھی زیادہ information ہے۔ یہ تو آگے کی information بھی رکھتے ہیں جو موجود بھی نہیں ہوتی۔ ان کو خود بھی پتہ ہے کہ گورنمنٹ

کی پالیسی بنانے میں اور اس پر عملدرآمد میں وقت درکار ہوتا ہے جو procedure ہے وہ زیادہ طویل ہوتا ہے۔ اس لئے میں ان کو exact time frame تو نہیں بتا سکتی لیکن انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس پر عملدرآمد ہوتا ہوا اور کام ہوتا ہوا آپ لوگوں کو نظر آنے گا۔  
جناب چیئرمین، شکر یہ۔ رانا صاحب! اب اگلے سوال پر آجائیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا یہ تو کوئی جواب نہیں ہے۔ اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ پچاس لاکھ روپے کی لاگت سے ہم لاہور میں ایک Beggars Home پر کام شروع کر رہے ہیں۔ اس جواب کو موصول ہونے پر ہم ماہ گزر گئے ہیں۔ اب ان کو آج۔۔  
جناب چیئرمین، محکمے نے P.C-1 بنانا ہے۔ آگے بھجونا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، تو چلو بتادیں۔ جب انہوں نے آج سوالات کے جواب دینے کی تیاری کی تو انہیں پوچھنا چاہیے تھا معاملہ P.C-1 یا P.C-II پر ہے۔ معاملہ کھل رہا ہے؟ ایسی ٹینڈر ہو رہا ہے یا کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین، یہ under process ہو گا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب والا وہ بتائیں کس process پر ہے؟

وزیر و سمن ڈویٹمنٹ و ہیومن رائٹس، ہمارا یہ معاملہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ چل رہا ہے۔ ہمارا ان کے ساتھ رابطہ ہے۔ ہماری ایک دو میٹنگیں بھی ان کے ساتھ ہو گئی ہیں۔ جوں ہی یہ معاملہ final stage تک پہنچے گا تو اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو جانے کا اور ہم آپ کو بتا دیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! یہاں پر یہ لکھا ہے کہ محکمہ سماجی بہبود سے متعلقہ معاملہ ہے پچاس لاکھ روپے کی گرانٹ یا یہ جو رقم ہے یہ تو صوبائی حکومت نے فراہم کرنی ہے۔ یہ ضلعی حکومت نے تو فراہم نہیں کرنی۔ تو یہ منصوبہ کس stage پر ہے؟

جناب چیئرمین، موقع پر کام تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کا تو ایسا کوئی نظام نہیں ہے۔

رانا منیا اللہ خان، یہی پھر توجہ نہ دینے والی بات ہے کہ ایک ایک ٹکے کے تین تین وزیر ہیں تو اس کے باوجود ان کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ یہ 25 لاکھ روپے کا منصوبہ کس stage پر ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب والا! معزز بھائی رانا منیا اللہ صاحب نے بات کی ہے کہ وزیروں کی تصاویر لگائی جائیں۔ انہیں یاد نہیں رہتا۔

جناب چیئرمین، جناب! میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور کام چلنے دیں۔ آج جمعہ ہے۔ بجنڈا ہم نے جلدی ختم کرنا ہے۔ بہت مہربانی، جناب! تصویریں نہیں لگائیں گے؟ آپ تشریف رکھیں۔ سوال نمبر 2370 چودھری جاوید احمد۔ (تشریف نہیں رکھتے) یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 2374 رانا سرفراز احمد خان۔ رانا صاحب موجود نہیں ہیں۔ سوال نمبر 2386 محترمہ زبیب النساء قریشی (موجود نہیں ہیں)۔ سوال نمبر 2502 محترمہ صبیحہ اسلام۔ (موجود نہیں ہیں)۔ 2696 محترمہ ثبینہ نوید۔

جناب محمد وقاص، on her behalf سوال نمبر 2696۔ (معزز رکن نے ثبینہ نوید کے ایام پر طبع شدہ سوال دریافت کیا) جناب والا! اس کا جواب بھی پڑھ کر سنائیں۔

جناب چیئرمین، اس پر کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وقاص، جناب والا! میں تو کہہ رہا ہوں کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور نہیں کرتا بلکہ جواب پڑھ کر سنائیں۔

جناب چیئرمین، کیا فائدہ لیت کرنے کا وقاص صاحب! اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

جناب محمد وقاص، جناب محترم سے کہیں کہ جواب پڑھ دیں۔

جناب چیئر مین، محترم! پڑھ دیں۔

### محکمہ سماجی بہبود کے فلاحی پراجیکٹس

#### اور شعبہ جات کی تفصیل

\*2696، محترمہ ثمنہ نوید، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ویلفیئر عوام کی تلخ و بہبود کے لئے بنایا گیا ہے؟
- (ب) اس محکمے میں کون کون سے شعبہ جات ہیں جو عوام کی تلخ و بہبود کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ تفصیلاً بتایا جائے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ویلفیئر کا محض فز کا زیادہ تر حصہ عوام کی بجائے اپنے ملازمین پر خرچ کرتا ہے اور عوام کی حالت زار عرصہ دراز سے جوں کی توں ہے؟
- (د) اگر جز (الف تا ج) کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت تلخ و بہبود کے شعبہ جات کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن راتنس،

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر عوام کی تلخ و بہبود کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر عوام کی تلخ و بہبود کے لئے مختلف شعبہ جات چلا رہا ہے۔ جس کی تفصیل ستمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ امر واضح ہے کہ مذکورہ بالا رقم میں سے مبلغ 5 کروڑ روپیہ ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے ذریعے مستحقین میں تقسیم کیا جاتا ہے جبکہ 5 کروڑ 93 لاکھ 45 ہزار روپے ان اداروں پر خرچ کئے جا رہے ہیں جو کہ غریب نادار لوگوں کی تعلق و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں کے نام اور مختص بجٹ تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر کا بنیادی مقصد ہی عوام کی تعلق و بہبود ہے۔ ان خدمات کے دائرے کو بڑھانے کے لئے مسلسل کوشش ہے۔ جس کا اظہار محکمہ کے گزشتہ سال کے ترقیاتی بجٹ سے ہوتا ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

2000-01	2001-02	2002-03	2003-04
20 لاکھ	ایک کروڑ	دو کروڑ	تین کروڑ ساٹھ لاکھ

مزید information جو یہاں پر نہیں ہے۔ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ 2004-2005 میں ہم نے دس کروڑ روپیہ خرچ کیا ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے مختص کردہ مندرجہ بالا مالی ذرائع سے عوام کی تعلق و بہبود کے لئے چلانے جانے والے منصوبوں کی تفصیل تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ Any thing more? Thank you.

جناب محمد وقاص، جناب والا (ج) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ویلفیئر میں مختص کردہ زیادہ تر حصہ عوام کی بچانے اپنے ملازمین پر خرچ کرتا ہے اور جو اب سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بالکل درست ہے۔ اس لئے کہ پانچ کروڑ روپیہ مستحقین میں تقسیم ہو رہا ہے اور 5 کروڑ 93 لاکھ 43 ہزار روپیہ محلے پر خرچ ہو رہا ہے۔ لیکن یہ اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ جناب چیئرمین، آپ یہ کہتے ہیں کہ گرانٹ کم ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب سے کہیں کہ گرانٹ بڑھادی جائے۔ سالانہ اخراجات تو ملازمین پر ہونے ہی ہیں۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! اگر آپ نے اس طرح سے جواب دینے ہیں تو وزیر موصوف کو بھادیں اور آپ جواب دے دیں۔ یہ جو سوال ہے وہ اپنی جگہ قائم ہے اور ایوان

کی توجہ جس چیز کی طرف دلائل جاری ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے آدے سے زیادہ فنڈز جو ہیں وہ ہمارے structure پر خرچ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کے لئے کوئی proportion ہونا چاہیے کہ فنڈز کا زیادہ حصہ عوام اور غریب لوگوں تک پہنچنا چاہیے۔ یہ آدے سے زیادہ structure پر اور تنخواہوں پر خرچ ہو رہا ہے 'کازوں پر خرچ ہو رہا ہے اس کو سوتیں دینے پر خرچ ہو رہا ہے۔ حالانکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ غرباء کو مستحقین کو relief دیا جائے گا اور اس کے لئے کوئی ادارے قائم کئے جائیں گے۔ جو بات کی جا رہی ہے وہ صحیح کی جا رہی ہے لیکن یہ admit نہیں کر رہے۔ تو میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا کوئی ایسا کارمولازیر غور ہے کہ جو انتظامی اخراجات ہیں انہیں کم سے کم کیا جانے اور جو عوام پر خرچ کرنا ہے اس کے proportion کو بڑھایا جانے۔

جناب چیئرمین، جی، محترم!

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب والا اس کے لئے میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں غیر ترقیاتی اخراجات پر پیسہ زیادہ خرچ ہو رہا ہے لیکن ہمیں گورنمنٹ اس سلسلے میں جتنا پیسہ دے رہی ہے، کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بول پر یہ محکمہ devolve ہو گیا ہوا ہے۔ غیر ترقیاتی فنڈ ملازمین کی تنخواہوں اور دوسرے اخراجات میں چلا جاتا ہے لیکن ابھی بھی جو ادارے ہمارے ساتھ چل رہے ہیں ان پر بھی خرچ ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک دفعہ ہمارے پاس جو لوگ آجاتے ہیں ان لوگوں کی کھاتے کرنا ان کو کھانا دینا ان کی رہائش کا انتظام کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ان پر بھی جو خرچ ہوتا ہے۔ وہ آپ کو غیر ترقیاتی اخراجات میں نظر آتا ہے۔ کیونکہ وہ رقم تو خرچ ہو جاتی ہے اس کے علاوہ ہمارا محکمہ devolve ہو گیا ہوا ہے۔ اب تمام ذمہ داریاں ضلعی حکومت کے پاس چلی گئی ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی مشورہ ہے تو آپ ہمیں دیں۔ ہم تو اس سلسلے میں پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد وقاص، جناب والا!۔

جناب چیئرمین، وقاص صاحب! اس پر کافی سوال ہو گئے ہیں۔ تین سے زیادہ سوال ہم allow نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! آخری سوال پوچھوں گا۔

جناب چیئرمین، محترم نے سوال پوچھنا ہے ان کو کر لینے دیں اور وہ آخری سوال ہو گا۔ محترم! آپ فرمائیں۔

محترم پروین مسعود بھٹی، شکریہ، جناب سیکرٹری! ابھی میری بہن نے کہا ہے کہ اگر کوئی تجویز ہے تو وہ مجھے بتائیں۔ سوال 2370 میں انہوں نے لکھا ہوا ہے اور سوال یہ ہے کہ جن مستحقین کی درخواستیں reject ہو جاتی ہیں اس کی وجوہات سے آگاہ کریں۔ جواب لکھا ہوا ہے کہ ممبران ضلعی بیت المال کمیٹی کی تصدیق استحقاق کی بنا پر غیر مستحق افراد سالانہ کی درخواست نامنظور کی جاتی ہے۔

جناب سیکرٹری! میں یہ پوچھتی ہوں کہ یہ جو درخواستیں نامنظور کرتے ہیں ان کا جو آج کا طریقہ کار یہ ہے کہ ہر ممبر جو بیت المال کمیٹی کا ممبر ہے دس دس یا پندرہ پندرہ درخواستیں انہوں نے اپنی اپنی ہوتی ہیں اور اس میں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ مستحق ہیں یا نہیں؟ کیونکہ ہمارے دور میں بھی میں نواز شریف کے دور میں بھی یہ کمیٹی قائم تھی اور ہم نے یہ criteria بنایا ہوا تھا کہ ہر ممبر جو مستحق ہے وہ کمیٹی کے سامنے آنے اور پھر اس کو دیکھتے تھے اس کا پتا کرتے تھے کہ واقعی وہ مستحق ہے یا نہیں؟ لیکن اب یہ طریقہ کار نہیں ہے براہ مہربانی بیت المال اور زکوٰۃ کی رقم کو مستحقین تک پہنچانے کے لئے صحیح طریقہ اور سسٹم بنائیں۔

جناب چیئرمین، محترم! مرکزی بیت المال کے پاس بہت زیادہ فنڈز ہیں۔ صوبائی محکمے کے پاس بہت قموڑے فنڈز ہیں اور ان ہی سے کام چلانا ہے۔ میرے ضلع کے لئے تقریباً 16 لاکھ



روپیہ رکھا گیا ہے۔ اسی 16 لاکھ کو انہوں نے adjust کرنا ہے تو اس لئے یہ کوئی اتنا بڑا فنڈ نہیں ہے یہ جو آپ اس پر بحث کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین امیر صرف ایک ضمنی سوال ہے کیونکہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی۔ ہم اگلے سوال پر جلتے ہیں۔ سوال نمبر

2697- محترمہ تمیز نوید ----- موجود نہیں ہیں ' dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 2771-

محترمہ صبا صادق ----- موجود نہیں ہیں ' dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 2969 محترمہ نور

النساء ملک ----- موجود نہیں ہیں۔ لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 2971 بھی محترمہ نور

النساء ملک کا ہے۔ جو موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر (A) 2992-

بیگم رحمانہ جمیل!

### بیت المال پنجاب کو ملنے والی گرانٹس

ضلعی تقسیم کے فارمولے اور جاری امدادی سکیموں کی تفصیل

(A) 2992، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب بیت المال کو وفاقی حکومت کی طرف سے یکم جنوری 1999 سے آج تک

سالانہ کتنی گرانٹ کس کس میں فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس عرصے کے دوران پنجاب بیت المال کے ہیڈ آفس کی طرف سے ہر ضلع کو سالانہ

کتنی گرانٹ کس کس میں فراہم کی گئی ہے۔ اس کی تفصیل ضلع وار فراہم کی

جانے؟

(ج) کیا اس عرصے کے دوران جو گرانٹ اضلاع میں تقسیم کی گئی وہ آبادی کی بنیاد پر

دی گئی ہے یا رقبہ کی بنیاد پر؟

(د) اس وقت بیت المال پنجاب کے انچارج کا نام، گریڈ، عہدہ اور ماہانہ مشاہرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ه) بیت المال پنجاب کس کس مقصد کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے اور اس کا کیا طریقہ کار ہے؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن ریسورسز،

(الف) پنجاب بیت المال کو وفاقی حکومت کی طرف سے یکم جنوری 1999ء سے آج تک کوئی گرانٹ فراہم نہیں کی گئی۔

(ب) پنجاب بیت المال کے بیڈ آفس کی طرف سے یکم جنوری 1999ء سے آج تک ہر ضلع کو ماہوار فراہم کی گئی، گرانٹ کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے؟

(ج) ضلع بیت المال کمیٹیوں کو سالانہ گرانٹ 80 فیصد آبائی کی بنیاد پر اور 20 فیصد سادات کی بنیاد پر فراہم کی جاتی ہے۔

(د) تفصیل درج ذیل ہے۔

پنجاب بیت المال کے انچارج کا نام، جنس (ریٹائرڈ) اختر حسن گریڈ، حکومت کے زیرِ غور ہے۔

عہدہ، "امین" پنجاب بیت المال ایگزیکٹو پنجاب بیت المال کونسل ماہانہ مشاہرہ، امین کا عہدہ اعزازی ہے۔ اس لئے ماہانہ مشاہرہ نہیں ملتا۔

(ه) پنجاب بیت المال درج ذیل چھ مقاصد کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔

- 1- غیر سرکاری وفاقی اداروں کو ان کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے مالی امداد
- 2- ہنرمند اور بے روزگار افراد کو چھوٹے کاروبار کے لئے قرض بلا سود (سر دست معطل ہے)

3- طالب علموں کو تعلیمی وظائف

- 4- نادار مریضوں کو علاج معالجہ کے لئے مالی امداد
  - 5- بے وسید اور بے سہارا افراد کی یکمشت امداد
  - 6- غریب والدین کی بچیوں کی شادی کے لئے مالی امداد
- طریقہ کار۔

• ضرورت مند لوگ اپنے اپنے ضلع کی ضلعی بیت المال کمیٹی کے دفتر سے بذات خود یا بذریعہ ذاک متعلقہ درخواست فارم بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔

• درخواست فارم کو پُر کر کے ہر لحاظ سے مکمل شدہ درخواست فارم اسی کمیٹی کے پاس جمع کروانا ہوتا ہے۔

• موصول شدہ درخواستوں کی "پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پر ممبران ضلعی کمیٹی کے ذریعے ضروری چھان بین کروائی جاتی ہے اور ان کی سفارش پر پوری ضلعی کمیٹی کے ماہانہ اجلاس میں ہر درخواست پر حتمی فیصلہ کر کے اس کی اطلاع درخواست دہندہ کو دے دی جاتی ہے۔ تاہم امداد کی منظوری مقررہ شرائط پوری کرنے، فنڈز کی دستیابی اور درخواستوں کی تعداد سے مشروط ہوتی ہے۔ امدادی چیک بھی ضلعی کمیٹی ہی جاری کرتی ہے۔

بیگم رحمانہ جمیل، جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے جڑ (ہ) کے سیریل نمبر 2 اور 6 کے حوالے سے میڈم سے میرا ضمنی سوال ہے کہ سیریل نمبر 2 میں لکھا ہے کہ "بہتر مند اور بے روزگار افراد کو چھوٹے کاروبار کے لئے قرض بلا سود سر دست مطلق ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بے روزگاری کے خاتمے کے لئے گھریلو صنعت کاروں کی مصنوعات کی ترقی کے لئے جوہ یتیم اور بے روزگار نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے چھوٹے پیمانے پر چھوٹے قرضے دینے کا سلسلہ سر دست مطلق ہے۔ یہ کب تک دینے کا ارادہ ہے؟

جناب چیئرمین، جی، محترم!۔

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب چیئرمین! پہلے ہمارے پاس بیت المال کی مد میں صرف 5 کروڑ روپیہ تھا جو کہ ہماری پنجاب کی آبادی کے لحاظ سے ناگہانی تھا اس لئے اس سلسلے کو ہم نے مشکل کر دیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے عنقریب ہمیں 5 کروڑ روپیہ مزید دینے کا وعدہ کیا ہے اور وہ ہمیں اس بجٹ میں allocate بھی کر دیا گیا ہے اور اب بیت المال کی نئی کیلیں بھی بن گئیں ہیں اور جب وہ کام شروع کریں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام بھی ساتھ ہی start کر دیا جائے گا۔

بیگم رحمانہ جمیل، جناب چیئرمین! سیریل نمبر 6 کے حوالے سے محترم سے میری گزارش ہے کہ غریب والدین کی بچیوں کی شادی کے لئے جو پرانا طریقہ کار ہے۔ براہ مہربانی اسے change کیا جائے۔ اکثر لوگ انتظار میں رہتے ہیں کیونکہ دو سے چھ ماہ کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سرکاری ملازمین اپنے پسندیدہ لوگوں کو یہ سہولت دیتے ہیں اور مستحق لوگ بے چارے پیچھے رہ جاتے ہیں تو براہ مہربانی اس سلسلے میں آپ کوئی اجراء عمل ظاہر کریں تاکہ مستحق لوگوں کو مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے؟

جناب چیئرمین، جی، محترم!۔

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، محترم!۔

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب چیئرمین! زکوٰۃ کی کیلیں آخری مراحل میں ہیں۔ وہ بن رہی ہیں اور ان کا طریقہ کار بھی وہی ہو گا جو شروع سے چلا آیا ہے کہ پہلے درخواست لی جاتی ہے اور پھر اس کی verification کروائی جاتی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئرمین! بیت المال کی بات ہو رہی ہے۔ یہ درمیان میں محترم نے زکوٰۃ کی بات شروع کر دی ہے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں وہ بات اس لئے جاری ہیں کہ اس کے پاس فنڈز کم ہیں۔ زکوٰۃ و عشر کے پاس کروڑوں کے فنڈز ہیں اور ہر ضلع میں اتنے فنڈز ہیں۔ پنجاب میں 5 کروڑ روپیہ ہے تو اس سے کیا کر سکتے ہیں؟ میں نے پہلے غود کہا تھا کہ 16 لاکھ میرے ضلع شیخوپورہ کے لئے ہیں جب کہ 35 لاکھ آبادی ہے تو اس حساب سے چلتا ہے۔ وہ clarification کر رہی تھیں کہ انشاء اللہ وہ کمیٹیاں عنقریب کام شروع کر دیں گی تو وہ کام بن جائے گا۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب چیئرمین! جو لوگ زکوٰۃ کے حق دار ہیں اور وہی غریب لوگ تعداد میں زیادہ ہیں لہذا حکومت کو ان کے لئے کچھ کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین، محترمہ! وہ کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں۔ انشاء اللہ اسی ماہ وہ کام شروع کر دیں گی۔

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب چیئرمین! یہ جو کمیٹیاں بنائی گئیں ہیں تو ان کے بارے میں یہ فرمائیے کہ ان میں صرف (ق) لیگ کے لوگ لائے گئے ہیں یا تمام سیاسی جماعتوں سے لائے گئے ہیں؟

وزیر وٹمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب چیئرمین! یہ کمیٹیاں غیر سیاسی بنیاد پر قائم کی گئی ہیں۔ میں ان کے بارے میں آپ کو تھوڑی سی information دے دوں کہ ایجنسیوں کے ذریعے باقاعدہ تحقیق کروائی گئی ہے کہ ان میں ایسے لوگ شامل ہوں جو عداوت کے شریف لوگ ہوں اور علاقے کے لوگ ہی انہیں نامزد کر کے بھیج رہے ہیں۔ آپ کی جماعت کے لوگ بھی ان میں شامل ہیں۔

رانا حمناہ اللہ خان، جناب چیئرمین! جو بیت المال کمیٹیاں بنائی گئی ہیں تو ان کے بارے میں محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے ایجنسیوں کے ذریعے چا کروا کر شریف لوگوں کو ان کا ممبر بنایا ہے تو یہ فرمائیں کہ یہ کون سی ایجنسیاں ہیں جن کے ذریعے انہوں نے یہ verification

کروائی ہے وہ ان ایجنسیوں کا ذرا بتادیں؟

۷ وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن راتنس، جناب چیئر مین! ممبران ضلع کونسل اور وہاں کے معززین ہی ان کمپنیوں کے ممبران کے نام مجھے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئر مین! انہوں نے categorically یہ کہا ہے کہ بیت المال کمپنیوں میں جن لوگوں کو لیا گیا ہے ان کی ہم نے باقاعدہ ایجنسیوں کے ذریعے انکوائری کروائی ہے اور پتا کروایا ہے کہ یہ شریف لوگ ہیں تو پھر ہم نے انہیں لیا ہے۔ یہ ان ایجنسیوں کا نام بتادیں کہ کن ایجنسیوں سے یہ لوگوں کی شرافت اور credibility check کرواتے ہیں۔

۸ وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن راتنس، جناب چیئر مین! یہ ایجنسیوں سے غلط مراد نہ لیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان کو بتانا چاہوں گی کہ یہ میری بات کو غلط سمجھ رہے ہیں۔ میری مراد ہماری سول سوسائٹی کے بجز اور لائزز ہیں۔ وہ سب لوگ ہماری سوسائٹی کی ایجنسیاں ہیں۔ میں ان کا حوالہ دے رہی تھی۔

جناب چیئر مین، جی، محترمہ نشاط افرا!

محترمہ نشاط افرا، جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے محترمہ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کی شرافت اور عظمت کا کیا criteria ہے کہ جن کو آپ لوگ لیتے ہیں۔ (ق) لیگ کے لوگ فرشتے ہیں؟ دوسری میں یہ گزارش کرنا چاہ رہی ہوں کہ جس ملک و قوم کا آدھے سے زیادہ بچہ اپنے وزراء، امراء اور بھتیجے ان کے اکابرین ہیں ان پر خرچ کیا جا رہا ہو تو آپ بتائیے اس کے غریب طبقے کے لئے آپ کیا بھجوڑتے ہیں جس سے عوام کی بھلائی ہو؟ اسی لئے آج تک ہمارے ملک کی تقدیر نہیں بدلی کیونکہ ہمارا سارے کا سارا بجٹ ان امراء کی گاڑیوں کی خرید و فروخت ان کے بنگلوں کی آرائش، ان کے ملازمین، ان کے پٹرول، ان کے یونیٹی بلوں کی ادائیگی پر خرچ ہو جاتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہسپتالوں میں بھی انہیں لوگوں کو مراعات ملتی

ہیں اور غریب لوگوں کے لئے ان ہسپتالوں میں اسپرین کی ایک گولی نہیں ہوتی۔ تو جناب والا! خدا کے لئے اپنے ملک کے غریب عوام کا کچھ سوچیں، سوانے اس کے کہ آپ بڑے لوگوں کی تجوریاں بھرتے رہیں، ان کے محل تعمیر ہوتے رہیں اور غریبوں کی جمونیزوں میں دیئے بھی نہ جلتے ہوں۔ برائے مہربانی ان کا بھی خیال کریں۔

جناب چیئرمین، محترم! تشریف رکھیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔ ہم نئے سوال پر جاتے ہیں۔  
بیگم رحمانہ جمیل سوال نمبر 2993۔

ضلع لاہور، بیت المال سے ملنے والی گرانٹ اور مالی امداد لینے

والے پی پی۔ 145 لاہور کے افراد کے ناموں کی تفصیل

\*2993، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 1999 سے آج تک پنجاب بیت المال کی طرف سے لاہور کے لئے کتنی

گرانٹ فراہم کی گئی۔ تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران بیت المال لاہور کے دفتر میں مالی امداد اور دیگر مقاصد کے لئے

کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنے درخواست دہندگان کو مالی امداد دی گئی اور کتنی

درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(د) پی پی۔ 145 لاہور میں یکم جنوری 2001 سے آج تک کتنے افراد کی بیت المال لاہور

سے مالی امداد کی گئی۔ ان افراد کے نام، ولدیت اور پناہات کی تفصیل فراہم کی

جائے؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رانسس،

(الف) پنجاب بیت امہال کونسل کی طرف سے یکم جنوری 1999 سے 03-2002 تک لاہور کی دونوں ضلعی بیت امہال کمیٹیوں کو کل -13,816,196 روپے کی گرانٹ مہیا کی گئی۔ سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

1999-2000	32,11,000 روپے
2000-2001	36,36,196 روپے
2001-2002	31,46,000 روپے
2002-2003	38,20,000 روپے

(ب) لاہور کی دونوں ضلعی بیت امہال کمیٹیوں کو مالی امداد کے لئے کل 9286 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(د) اس عرصہ کے دوران دونوں ضلعی بیت امہال کمیٹیوں کی طرف سے کل 2365 درخواست دھندلکن کو مالی امداد دی گئی۔ ان میں سے 3464 درخواستیں مسترد کی گئیں جبکہ 3457 درخواستیں چھان بین کے مراحل میں ہیں۔

(ج) پی پی-145 لاہور میں یکم جنوری 2001ء سے آج تک ضلعی بیت امہال کمیٹی نمبر 2 سے کل 76 افراد کی مالی امداد کی گئی۔ ان افراد کے نام 'ولدیت اور پتاجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بیگم رحیمہ جمیل، جناب سیکرٹری آپ کی وسالت سے میرا وزیر صاحبہ سے جڑ(ج) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ جو 3457 درخواستیں چھان بین کے مراحل میں ہیں۔ وہ کتنے عرصے تک چھان بین کے مراحل میں ہی رہیں گی۔ کیونکہ میرا سوال 03-8-3 کو پنجاب اسمبلی میں جمع ہوا اور 03-09-09 کو اس کا جواب پنجاب اسمبلی کو دیا گیا لیکن آج تک چھان بین جاری ہے اور اس عرصے میں آدھے سے زیادہ لوگ تو ویسے ہی دنیا سے کوچ کر جائیں گے۔



جناب چیئرمین، جی، مخزما!

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب سیکرٹری! میں اپنی بہن کو آپ کی وساطت سے بتانا چاہوں گی کہ جب یہ درخواستیں قائل ہوئیں تو اس کے کچھ حصے بددی ہادی کمپلیں ختم ہو گئی اور اس کے بعد یہ اسی طرح سے pending پڑی ہوئی ہیں۔ اب جب کہ ہادی نئی کمپلیں بن رہی ہیں۔ جب وہ کام شروع ہوگا تو اس میں وہ شامل کر لی جائیں گی۔

جناب چیئرمین، کیا اس کا فیصلہ چھ ماہ تک ہو جانے کا؟

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، انشاء اللہ ایک ماہ تک یہ کمپلیں کام شروع کر دیں گی اور جب یہ کام شروع کریں گی تو یہ priority پر ہوں گی۔ یہ فنڈز محدود ہوتے ہیں اس لئے یہ پہلے آؤ، پہلے پاؤ کی بنیاد پر دینے جاتے ہیں۔ اس لئے جو پہلے آجاتے ہیں وہ accommodate ہو جاتے ہیں اور باقی یا pending ہو جاتی ہیں یا خارج ہو جاتی ہیں۔

بیکم رجسٹرانہ جمیل، جناب سیکرٹری! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 3464 درخواستیں جو مسترد کر دی گئیں ان پر کیا اعتراض لگایا گیا؟ اس کی وضاحت کریں۔

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب چیئرمین، آپ نیا سوال کر لیں۔ جی، صدیقی صاحب! آپ کا نام اخبار میں نہیں آیا۔

اب آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمائیں!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، مہربانی۔ جناب سیکرٹری! اس میں بیان کیا گیا ہے کہ 1,38,16,196 روپے ضلع لاہور میں بیت المال کے لئے اٹھائی غریب اور محفل لوگوں کو فراہم کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کل جو لسٹ فراہم کی تھی اس میں ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور تین اضلاع کو اکٹھا کیا ہے اور اس کا 73 لاکھ روپیہ بنتا ہے۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ آبادی کی بنیاد کی بجائے مستحقین کی بنیاد پر بیت المال کا پیسا ملے۔ انہوں نے آبادی کو جواز بنا کر لاہور اور بڑے شہروں میں جہاں غربت نسبتاً کم ہے۔

وہاں یہ زیادہ مہیا دے رہے ہیں۔ بیت المال اصل میں مستحقین کے لئے ہوتا ہے عام پبلک کے لئے نہیں ہوتا کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ مستحقین کے لئے زیادہ فنڈ رکھا جائے اور جو پہلے ہی پورے پنجاب کا مال غصب کر کے کھا رہے ہیں ان کے لئے ذرا کم فنڈ رکھا جائے؟

وزیر و سمن ڈیپٹمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب سیکرٹری: یہ جو تجویز پیش کر رہے ہیں کہ آبادی کی بنیاد کو ختم کر دیا جائے تو یہ ختم نہیں ہو سکتی۔ آبادی کو ہی بنیاد رکھا جائے گا کیونکہ یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ جہاں آبادی زیادہ ہوگی وہاں پر مستحقین بھی زیادہ ہوں گے۔ اس لئے ترجیح آبادی ہی رہے گی۔

جناب چیئرمین، سوال نمبر 3115 محترمہ شازیہ چاندہ صاحبہ کا ہے 'موجود نہیں ہیں۔ اس کے بعد سوال نمبر 3220 محترمہ کنول نسیم صاحبہ کا ہے۔

### محکمہ سماجی بہبود کی رجسٹرڈ تنظیموں

#### اور آڈٹ و کارکردگی کی تفصیلات

3220\* محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی صورت بھر میں تعداد کیا ہے؟

(ب) ان میں سے کتنی تنظیمیں حکومت سے باقاعدہ فنڈز حاصل کرتی ہیں ان میں سے کتنی آڈٹ نہیں کرواتی اور نہ اپنی کارکردگی سے حکومت کو آگاہ کرتی ہیں؟

وزیر و سمن ڈیپٹمنٹ و ہیومن رائٹس،

(الف) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی صورت بھر میں کل تعداد 5030 ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ تنظیمیں اپنی مدد آپ کے تحت کام کرتی ہیں۔ چونکہ یہ تنظیمیں مختلف سرکاری و نیم سرکاری اداروں سے براہ راست امداد حاصل کر لیتی ہیں۔ اس لئے یہ اعداد و شمار محکمہ کے پاس موجود نہ ہیں۔ وائٹری سوشل ویلفیئر

ایجنسیز (رجسٹریشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 1961ء کی شق نمبر 7 کے تحت ہر رجسٹرڈ تنظیم پر لازم ہے کہ وہ کسی پارٹنرڈ اکاؤنٹنٹ سے اپنا سالانہ آڈٹ کروانے اور سالانہ کارکردگی رپورٹ بھی شائع کرے۔ تمام فعال این جی اوڑ اپنا آڈٹ باقاعدگی سے کرواتی ہیں اور کارکردگی رپورٹ شائع کرتی ہیں۔

محترمہ کنول نسیم، میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین، محترمہ جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال 3221 بھی محترمہ کنول نسیم صاحبہ کا ہے۔

محترمہ کنول نسیم، سوال نمبر 3221۔

محکمہ سماجی بہبود کی رجسٹرڈ غیر ملکی امداد لینے والی

تنظیموں اور آڈٹ و کارکردگی کی تفصیلات

3221\* محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
حکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ ایسی سماجی تنظیموں کی صوبہ میں تعداد کیا ہے جو بیرون ممالک سے براہ راست امداد لیتی ہیں۔ کیا حکمہ ان کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے اور ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھتا ہے؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رانسس،

حکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ سماجی تنظیمیں جو کہ بیرونی ممالک سے براہ راست امداد لیتی ہیں۔ اس بارے میں حکمہ سماجی بہبود لاعلم ہے کہ کس تنظیم نے کہاں سے امداد لی ہے۔ لہذا ایسی تنظیموں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا اور کارکردگی کا جائزہ لینا حکمہ سماجی بہبود کے لئے ممکن نہ ہے۔

محترمہ کنول نسیم، میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ ہمارے پاکستان کی سلامتی کے لئے یہ بڑا گھمبیر مسئلہ ہے۔ میں اپنی وزیر سے پوچھنا چاہوں گی کہ سابقہ دور میں تین سو تنظیموں پر پابندی لگادی گئی تھی۔ کیا جن تین سو تنظیموں پر سابقہ دور میں پابندی لگائی گئی تھی۔ ان کی لسٹ ان کے پاس موجود ہے اور اب کیا وہ پابندی ختم کر دی گئی ہے؟ انہوں نے اس کے جواب سے اپنی معذوری کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں یہ تنظیمیں پاکستان کو پوری دنیا میں بدنام کر رہی ہیں اور میں چاہوں گی کہ یہ مجھے اس کا جواب دیں۔

وزیر وسمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، ان کا سوال 3221 ہے کہ محکمہ سماجی بہبود میں ایسی رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی صوبے میں تعداد کیا ہے اور جو بیرون مالک سے امداد لیتی ہیں، کیا محکمہ ان کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے اور ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھتا ہے؟ یہ ایک مختلف سوال انہوں نے مجھ سے کیا ہے۔ جس کا یہاں پر جواب بھی نہیں ہے اور سوال بھی نہیں ہے۔ میرے خیال میں ان کو نیا سوال کرنا چاہیے تاکہ میں اس کا جواب دوں۔

جناب چیئرمین، آپ نیا سوال کر لیں۔

محترمہ کنول نسیم، میرا خیال ہے کہ انہیں اپنے محکمے کے بارے میں علم ہونا چاہیے کہ سابقہ دور میں کیا کچھ ہوتا رہا ہے؟

جناب چیئرمین، ڈاکٹر سید وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو رجسٹرڈ تنظیمیں سالانہ سال کام نہیں کرتیں انہیں ڈی رجسٹرڈ کرنے کا محکمے کے پاس کیا طریقہ کار ہے؟

جناب چیئرمین، یہ نیا سوال بنتا ہے۔ آپ نیا سوال کر دیں۔ اب اگلا سوال 3828 میں

عادل محمود صاحب کا ہے، وہ موجود نہیں ہیں سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 3829

میں میں عادل محمود صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقاص، on his behalf سوال نمبر 3829۔ (معزز رکن نے میاں خالد محمود کے  
ایا پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

### ضلع شیخوپورہ۔ دارالامان

#### اور رہائشی خواتین کی تفصیلات

3829<sup>a</sup>، میاں خالد محمود، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا ضلع شیخوپورہ میں کوئی دارالامان ہے اگر ہے تو کس جگہ واقع ہے۔ دارالامان میں اس  
وقت کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں۔ ان میں سے کتنی خواتین کے cases عدالتوں  
میں pending ہیں۔ ان میں کتنی ورکنگ وومن اور کتنی گھریلو خواتین ہیں؟

(ب) اگر ضلع شیخوپورہ میں کوئی دارالامان نہیں ہے تو کیا حکومت کوئی ایسا ادارہ خواتین کی  
تلاش و بہبود اور رہائشی مسائل کے حل کے لئے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو  
کب تک اور اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

وزیر ویمین ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس،

(الف) ضلع شیخوپورہ میں اس وقت محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کوئی دارالامان کام نہیں  
کر رہا ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود سال 2004-05 کے دوران ضلع شیخوپورہ میں دارالامان قائم کرنے کا  
ارادہ رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں باقاعدہ تجویز محکمہ منصوبہ بندی و ترقیت کو مل  
2004-05 کے ترقیاتی پروگرام حاصل کرنے کے لئے بھیج دی گئی ہے۔ امید ہے  
کہ سال 2004-05 کے دوران دارالامان ضلع شیخوپورہ کی خواتین کو خدمات مہیا کرنا  
شروع کر دے گا۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! یہ شیخوپورہ کا مسئلہ ہے اور آپ بھی شیخوپورہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی خاطر میں چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر وسمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، ابھی شیخوپورہ میں کوئی داراللعن نہیں ہے۔ لیکن آئندہ دس سالہ vision میں یہ ہے کہ ہم شیخوپورہ میں داراللعن قائم کریں گے۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ ہمیں گورنمنٹ نے دس کروڑ روپیہ دیا ہے۔ آٹھ ضلعوں میں داراللعن پہلے سے موجود ہیں اور 26 ضلعوں میں مزید ہم داراللعن آئندہ آنے والے سال میں قائم کریں گے۔ اس میں شیخوپورہ بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین، جی رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! ان کا جواب تحریری جواب سے contradict کرتا ہے۔ ان کا تحریری جواب یہ ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو سال 2004-05 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کے لئے بیج دی گئی ہے۔ یعنی شیخوپورہ میں داراللعن قائم کرنے کے لئے تجویز 2004-05 میں بھیجی ہے۔

جناب چیئرمین، 30 جون کے بعد بجٹ آ گیا ہو گا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! بجٹ آ گیا ہے۔ اس کا جواب 2004-9-7 کو موصول ہوا ہے۔ اس وقت انھوں نے داراللعن کی تجویز محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو بھیجی ہو گی۔ بجٹ تو آچکا ہے تو اب اس کی پوزیشن بتائیں۔ انھوں نے تجویز بھیجی تھی کیا وہ منظور ہوئی ہے یا نا منظور ہوئی ہے؟ اب جواب اس کے مطابق ہونا چاہیے تھا۔

جناب چیئرمین، وزیر اعلیٰ صاحب نے فنڈز دینے ہیں اور مہربانی فرمائی ہے۔ جب فنڈ آئیں گے اور PC-1 بنے گا تو پھر ہی کام چلے گا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے جو proposal محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو بھیجی تھی تو اب بجٹ آچکا ہے، اس کا کیا حشر ہوا ہے کیا اس

کو منظور کیا گیا ہے یا نا منظور کیا گیا ہے؟ یہ فرمادیں۔ اب تو بجٹ آنے ہی تقریباً تین ماہ ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی، محترم!

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، اس سال ہم دارالامان شیخوپورہ میں جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، اگلا سوال نمبر 3897 جناب محمد وقاص صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقاص، سوال نمبر 3897

راولپنڈی۔ بڑھتی ہوئی گناگری اور حکومتی اقدامات

3897\* جناب محمد وقاص، کیا وزیر سماجی بہبود اذراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں گداگری پر ویش کی صورت اختیار کر گئی ہے؟

(ب) حکومت پنجاب نے اس کے سدھارک کے لئے اب تک کیا کارروائی کی؟

(ج) سال 2002 میں کتنے گداگروں کو ضلع بھر سے پکڑا گیا اور انہیں متعینہ مہلات تک

سینچایا گیا؟

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس،

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں گداگروں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود گداگری کے خاتمے کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہا ہے۔ اس

سلسلے میں گداگری کے خاتمے خصوصاً بچوں میں گداگری کے خاتمے کے لئے قانون

کا مسودہ تیار ہو چکا ہے جس کی محکمہ قانون سے تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ اس قانون

کو عنقریب کابینہ سے منظوری کے بعد اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

(ج) کیونکہ مناسب قانون موجود نہ ہے۔ اس وجہ سے سماج کوئی مناسب اقدامات نہ کئے گئے ہیں۔ تاہم اوپر بیان کردہ قانون کی منظوری کے بعد اس سلسلے میں مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ چیز سب accept کرتے ہیں کہ پنجاب کے تمام شہروں اور پورے پاکستان میں گداگری بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے لیکن حکومت ساتھ ہی ساتھ یہ چیز بھی accept کر رہی ہے کہ اس کو روکنے اور تدارک کرنے میں حکومت ناکام ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر و سمن ڈیپٹمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب سیکرٹری! یہ صرف ہماری حکومت کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہم سے پہلے جو حکومتیں تھیں ان کے دور میں بھی یہ مسئلہ رہا ہے۔ انہیں اتنے سال وقت ملا مگر انہوں نے اس پر غور نہیں کیا مگر ہم نے اس پر initiative بھی لے لے ہیں اور ہم اس کو شروع کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ پہلے بھی discuss ہو گیا ہے۔ آپ ایک ہی بات کو بار بار کر رہے ہیں۔ آپ کی حکومتوں نے کیا کیا تھا؟ ہماری حکومت نے تو اس پر initiative بھی لے لے ہیں۔ ہم تو اس ملک کو ویلفئر سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں۔

جناب، احسان الحق احسن نولانیا، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! محترمہ جواب دیں ڈائمنڈ، تو نئی۔

جناب، محمد وقاص، جناب سیکرٹری وزیر صاحبہ کا چونکہ پہلا تجربہ ہے اس نے کوئی بات نہیں۔ ہم انہیں صاف کر دیتے ہیں اگر وہ تھوڑا سا temperament loose کرتی ہیں لیکن مسائل کو address کرنا چاہیے ہم یہاں پر پوائنٹ آؤٹ اس نے کر رہے ہیں کہ جو پہلے نہیں ہو سکے وہ اب کریں۔ یہ لوگ Vision 2020 پیش کرتے ہیں کہ ہم نے پنجاب کو 2020 میں یہ کرنا ہے تو پھر آپ کے پاس اس کا اور ہر مسئلہ کا حل ہونا چاہیے جنہیں concrete black and white میں آپ کے پاس اس مسئلہ کا کیا حل ہے؟ آپ کے پاس concrete steps کیا ہیں



اور آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائنس، جناب چیئرمین! ہم نے اس پر ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ اور ہماری حکومت اس پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ کیونکہ ہم لوگ خود محسوس کرتے ہیں کہ یہ ہمارے معاشرے کا ایک گھمبیر مسئلہ ہے۔ یہ ہر سطح پر بچوں سے لے کر بڑوں اور بوزھوں تک موجود ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے کچھ ایلاس میں قانون سازی کی ہے وہ آپ کے سامنے ہے ٹیلڈ آپ اس ہل میں موجود نہیں تھے۔ اس لئے آپ کو بتائی نہیں چلا۔ اگر پتا ہوتا تو ٹیلڈ آپ سوال نہ کرتے۔

جناب چیئرمین، اگلا سوال بھی جناب وقاص صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقاص، سوال نمبر 3898۔

تحصیل ٹیکسلا۔ رجسٹرڈ N.G.Os کی تعداد

اور حاصل کردہ فنڈز کی تفصیلات

3898، جناب محمد وقاص، کیا وزیر سہمی، بہود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں خدمت خلق انجام دینے والی رجسٹرڈ N.G.Os کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) حکومت ان میں سے کون سی N.G.Os کو بیت المال اور زکوٰۃ سے یا دیگر ذرائع سے

فنانس فراہم کرتی ہے؟

(ج) ان پر چیک کیا طریقہ کار ہے؟

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائنس،

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں رجسٹرڈ کنٹرول آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت محکمہ معاشرتی

بہود کے ساتھ رجسٹرڈ غیر سرکاری تنظیموں کی تعداد 23 ہے۔

(ب) عمومی طور پر بیت المال از کوٹہ یا دیگر امداد دینے والے محکموں کے قانون قاعدے کے مطابق تمام رجسٹرڈ غیر سرکاری رکابی تنظیمیں امداد لینے کی اہل ہیں۔ تاہم تحصیل یکسلا سے کسی غیر سرکاری رکابی تنظیم نے ضلعی بیت المال کمیٹی راولپنڈی، پنجاب، سوشل سروسز بورڈ اور محکمہ زکوٰۃ سے کوئی امداد حاصل نہیں کی۔

(ج) 1۔ حصہ (الف) میں مذکورہ آرڈیننس کے تحت قواعد و ضوابط میں درج تفصیلات کے مطابق N.G.Os کاریکارڈ ڈیفنی ڈسٹرکٹ آفیسر اسپروائزر یا اعلیٰ حکام اپنے معاملے کے دوران چیک کرتے ہیں۔

2۔ گرانٹ دینے والے ادارے خود بھی چیک کرتے ہیں کہ آیا ادارہ ہذا کی کارکردگی یا امداد کا فرج قواعد و ضوابط اشراط کے مطابق ہے یا نہیں؛ ناقص کارگزاری یا امداد کی شرائط کی خلاف ورزی کی صورت میں فوری طور پر تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری محترمہ جواب پڑھ دیں۔

جناب چیئرمین، ایسے تو نہ کریں اس طرح تو وقت کیوں ضائع کر رہے ہیں اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو کر لیں۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری میرا privilege ہے۔

جناب چیئرمین، اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری میں اپنا یہ سوال احتجاجاً withdraw کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، میں نے اس پر پہلے ہی سے اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ سوال نمبر 3962 رانا

سرفراز احمد خان کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال نمبر 4169 محترمہ فرج اقبال خان کا

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری جنرل، on his behalf سوال نمبر 4169 (معزز رکن نے محترم فرخ اقبال خان کے ایڈپر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

لاہور۔ ہسپتالوں میں تعینات

سوشل ویلفیئر آفیسرز کی تفصیلات

- 4169\*، محترم فرخ اقبال خان، کیا وزیر سماجی بہبود اذراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) لاہور کے کتنے ہسپتالوں میں سوشل ویلفیئر آفیسرز کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ مع نام ہسپتال عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ان میں سے کتنی سوشل ویلفیئر آفیسرز عرصہ تین سال سے زائد لاہور میں تعینات ہیں؟
- (ج) کیا حکومت عرصہ تین سال سے زائد لاہور میں تعینات مذکورہ ملازمین کو لاہور سے باہر ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رٹنس،

- (الف) لاہور میں 20 ہسپتالوں میں میڈیکل سوشل ویلفیئر آفیسرز کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) تین میڈیکل سوشل ویلفیئر آفیسرز مسز آسیہ بشیر کاظمہ میموریل ہسپتال، رضوانہ اسلام گلاب دیوی ہسپتال اور شاہینہ بنت چلڈرن ہسپتال تین سال سے زائد عرصہ سے کام کر رہی ہیں۔

- (ج) روز کے مطابق حکومت 3 سال سے زائد عرصہ تعیناتی افسران کو لاہور سے باہر تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن چونکہ حکومت پنجاب نے ٹرانسفر پر پابندی عائد کر دی ہے۔ لہذا اس سلسلے میں مناسب اقدامات پابندی اٹھانے کے بعد کئے جائیں گے۔

جناب چیمبرمین، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیمبرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور میں کتنے ہسپتالوں میں سوشل ویلفیئر افسر کام کر رہے ہیں۔ اس کی تفصیل مانگی گئی ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ لاہور کے 20 ہسپتالوں میں 32 سوشل ویلفیئر افسر کام کر رہے ہیں۔ میں اس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ لاہور کے 20 ہسپتالوں میں 32 سوشل ویلفیئر افسر کام کر رہے ہیں جبکہ ملتان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن، ان تین ڈویژنوں میں صرف تین سوشل ویلفیئر افسر کام کرتے ہیں جو کہ دو کھتر ہسپتال ملتان میں اور ایک بہاول و کٹوریہ ہسپتال، بہاولپور میں کام کرتا ہے۔ لاہور کے ایک ضلع میں 32 سوشل ویلفیئر افسر کام کر رہے ہیں۔ کیا کوئی ایسا ارادہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے ہسپتالوں میں زیادہ سے زیادہ سوشل ویلفیئر افسر بھیجے جائیں تاکہ لوگوں کی خدمت کی جاسکے۔

وزیر و سٹن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب چیمبرمین! آپ کے کہنے سے پہلے ہی ہم لوگ اس پر غور کر رہے ہیں اور ہم نے حکومت کو کھ دیا ہوا ہے کہ ہمیں مزید میڈیکل سوشل آفیسر بھرتی کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ ہمارے جو دور دراز کے علاقے ہیں، جہاں پر مسائل ہیں ہم ان کو وہاں پر تعینات کر کے مسائل کو بہتر طریقے سے حل کر سکیں۔

جناب چیمبرمین، بھرتی پر پابندی اٹھنے والی ہے تو آپ کے علاقے میں بھی لگا دینے جائیں گے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سیکرٹری، جناب سیکرٹری! میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ اس سوال کے جواب میں دیا گیا ہے کہ ہسپتالوں میں سوشل ویلفیئر افسر کام کرتے ہیں تو لاہور جیسے شہر میں تو awareness بھی ہے اور تعلیم بھی ہے لیکن بہاولپور جیسے علاقے جو زیادہ تدریسی علاقے پر محیط ہے میری سن نے بڑی غوش اسلوبی سے جوابت دینے لیکن ایک بھی ایسا جواب نہیں آیا جو کہ غوس بنیادوں پر ہو۔ ہر جواب میں یہ کہا گیا ہے "ہوری ہے" کر رہے ہیں "میں سمجھتی

ہوں کہ کام وہ ہوتا ہے جو کہا جائے کہ ہو گیا ہے۔ ہمارے بہاولپور میں چونکہ ایک سوشل ویلفیئر افسر ہے جب غریب لوگ آتے ہیں تو ان کو کہا جاتا ہے کہ پہلے تو وہ فارم لیں اور فارم لے کے ان کو پتا نہیں چلتا کہ سوشل ویلفیئر افسر کا آفس کہاں ہے۔ میں اپنی بہن کو یہ تجویز دیتی ہوں کہ اس فارم پر یا تو اس جگہ کا پتا لکھا جائے، سوشل ویلفیئر افسر کا نام لکھا جائے تاکہ غریب لوگ ان پڑھ لوگ زیادہ تر تعداد ان پڑھ لوگوں کی ہوتی ہے اور انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ یہ دفتر کہاں ہے۔ یہ دفتر بہاول و کٹوہ ہسپتال کے بہت پیچھے کر کے بنا ہوا ہے جہاں پر کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ سوشل ویلفیئر افسر کا دفتر ہے۔

جناب چیئرمین، محترمہ وزیر صاحبہ! آپ وہاں پر بورڈ لگوا دیں تاکہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ دفتر ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سیکرٹری! آپ یہ چاہتے ہیں کہ آج سارے سوال ہو جائیں لیکن اس کے جواب جب تک تسلی بخش نہیں ہوں گے ہم لوگ اطمینان نہیں کریں گے۔ میری گزارش ہے کہ میری اس بات کا جواب دیا جائے کہ اس کو بہتر کرنے کے لئے آپ کے ذہن میں کیا ہے اور کتنی مدت میں آپ یہ کام کریں گے؟

جناب چیئرمین، محترمہ! جنوبی پنجاب کے لئے انہوں نے جواب دے دیا ہے اور بہاولپور بھی جنوبی پنجاب میں ہے۔ انشاء اللہ تعلق جب بھرتی پر پابندی اٹھے گی تو وہاں پر لگا دیں گے۔ جناب محمد وقاص، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! شکر ہے۔ میں وزیر صاحبہ اور متعلقہ محکمہ کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک بہت اچھا اقدام کیا کہ ڈاکٹرز کو کنٹریکٹ سے ریٹائر کر دیا اور اس پر ڈاکٹرز نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور مبارکبادیں بھی دی گئیں لیکن محکمہ سوشل ویلفیئر کے ڈاکٹرز کے لئے اس کے برعکس اقدام کیا گیا۔ وہ گزشتہ دس سال سے

کنٹریکٹ پر ہیں اور ان کو پوری سوویت دی جا رہی تھیں۔ اس سال ان کو جو نیا کنٹریکٹ دیا گیا ہے اس میں ان سے تمام سوویت واپس لے لی گئی ہیں اور ان کی تنخواہ پندرہ ہزار روپے fix کر دی گئی ہے جبکہ اس سے پہلے وہ الاؤنسز سمیت تقریباً بیس ہزار تک لے لیتے تھے۔ میں مستحقہ عملے سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کے ان احکامات کے باوجود کہ وہ ڈاکٹرز کو سوویت دے رہے ہیں اور regularize کر رہے ہیں اس نئے جیکس یہ اپنے عملے کے ڈاکٹرز کو de-grade کر رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ڈاکٹر تسنیم رشید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ وزیر صاحبہ جواب دے رہی ہیں۔

ڈاکٹر تسنیم رشید، جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ بت کروں گی۔ یہاں پر محترمہ نے فرمایا ہے کہ وزیر صاحبہ کا کوئی بھی جواب satisfactory نہیں ہے۔ کیا وہ جموت بول رہی ہیں۔ جو کام ہو رہا ہے۔ اس کا انہوں نے اسی طرح ہی بتانا ہے کہ یہ کام ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین، محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ!

وزیر سماجی بہبود، جناب سیکرٹری! آپ کی وساطت سے میں اپنے بھائی کو بتانا چاہوں گی کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی پوسٹ کنٹریکٹ پر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4243 حیح اجازت احمد صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال نمبر 4254 محمد آبام شریف کا ہے وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال نمبر 4262 محترمہ صاحبہ، صلاح صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں، سوال نمبر 4277 ملک محمد اقبال چتر صاحب، سوال نمبر 4278 بھی ملک اقبال چتر صاحب کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of ہوتا ہے سوال نمبر 4379 جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ سوال نمبر 4474 محترمہ زین النساء قریشی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زین النساء قریشی، سوال نمبر 4474۔

معذور خواتین / بچیوں کے لئے مالی امداد کی سکیمیں

4474\* محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر سماجی بہبود اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) کیا حکومت پنجاب نے ایسی فیملی جس کے ہاں صرف لڑکیاں ہوں۔ انہیں ماہانہ وظائف دینے کا کوئی منصوبہ شروع کیا ہوا ہے۔ اگر جواب "ہاں" میں ہے تو اس سکیم کے تحت کتنے گھرانے اس وظیفہ سے مستفید ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکمہ بذامعذور لڑکیوں جہیں عموماً گھر میں والدین ایک بوجھ سمجھتے ہیں، کے لئے کوئی ماہانہ وظائف دینے کا پروگرام رکھتا ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس،

(الف) حکمہ سماجی بہبود کے تحت ایسا کوئی منصوبہ زیر عمل نہ ہے۔

(ب) فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ آئندہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اس تجویز پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب چیئر مین سوال کے (ب) جز میں جو میں نے پوچھا ہے کہ "کیا حکمہ بذامعذور لڑکیاں جہیں عموماً والدین گھر میں بوجھ سمجھتے ہیں اس کے لئے کوئی ماہانہ وظائف دینے کا پروگرام رکھتا ہے؟" اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ "فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے" آئندہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں تجویز پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ اب یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ ان لڑکیوں کو کہ جن کو گھروں میں ہی بوجھ سمجھا جاتا ہے حکومت کو چاہیے کہ اس پر خصوصی توجہ دے اس کے علاوہ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ فنڈز کب تک دستیاب ہو جائیں گے اور آپ کب تک عمل درآمد کریں گے؟

جناب چیئر مین، جی، محترمہ

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب چیئر مین! اب ہماری جو نئی ضلع کونسلیں بن رہی ہیں اور کام شروع کر دیں گی اس میں ہم آپ کی یہ تجویز put up کر دیں گے اور وہ باتفاق رائے سے اس مسئلے کو priority دیتے ہوئے اس پر غور و غوض کے بعد جو بھی ملدہ آمد ہو گا آپ کو بتا دیا جائے گا۔

محترمہ شہناز سلیم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی، محترمہ!

محترمہ شہناز سلیم، جناب چیئر مین! محترمہ نے تجویز کی بات کی ہے تو میرے پاس بھی ایک تجویز ہے کہ ایسے غریب گھرانے جہاں پر معذور بچے موجود ہیں۔ پنجاب حکومت بیت المال فنڈ سے ان کے لئے وظائف مقرر کرے تاکہ والدین کے دکھوں میں کچھ کمی ہو سکے۔ شکریہ

جناب چیئر مین، جی، وزیر سماجی بہبود!

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب چیئر مین! ہماری حکومت نے disabled persons کے لئے اور بچوں کے لئے 40 کروڑ روپے سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو دیا ہے جو کہ ایسے ہی بچوں کے لئے ہے۔

جناب چیئر مین، اگلا سوال تنویر اشرف کاٹھ صاحب کا ہے۔

جناب تنویر اشرف کاٹھ، سوال نمبر 4823 اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات محکمہ سماجی بہبود کے اغراض و مقاصد

فلاحی اقدامات اور انتظامی ڈھانچے کی تفصیل

4823، جناب تنویر اشرف کاٹھ، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔



- (الف) ضلع گجرات میں محکمہ سماجی بہبود عوام کی بحالگی اور سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟
- (ب) ضلع گجرات میں محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ تمام عملے کی تفصیل بیان کی جائے؟
- (ج) محکمہ کے زیر اہتمام کتنے شے کام کرتے ہیں۔ غریب مستحق عواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے کس قسم کے قرضے جاری کئے جاتے ہیں اور طریقہ کار کیا ہے؟
- ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس،

(الف) محکمہ سماجی بہبود ترقی عواتین اور بیت المال ضلع گجرات ضرورت مند افراد کی سماجی و معاشی بحالی کے لئے علاقہ میں مختلف پروگرام چلا رہا ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہیں۔

- 1- ضلع کے پسماندہ علاقوں میں اجتماعی ترقیاتی پروگرام
- 2- مستحق مریضوں کے مفت علاج کے لئے ضلعی و تحصیل کی سطح پر میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ
- 3- صنعت زار جس میں طالبات کو مختلف اقسام کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

- 4- ضلع بھر میں عواتین کی تربیت کے لئے دستکاری سینٹر
  - 5- معذور افراد کی شخصیت کے لئے میڈیکل جائزہ بورڈ
  - 6- معذوروں کی امداد و بحالی کے لئے بحالی و تربیت معذوروں کمیٹی
- ضلع بھر میں اس وقت چار مختلف مقامات پر اجتماعی ترقیاتی پراجیکٹ کام کر رہے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔ سی ڈی پراجیکٹ کھادیاں یو۔سی۔ ڈی پراجیکٹ گجرات، آر۔سی۔ ڈی پراجیکٹ گجرات اور آئی آر ڈی پراجیکٹ گجرات ان پراجیکٹوں کے ذریعے درج ذیل خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔

- 1- رضا کار خلائی اداروں کی رضا کارانہ ایڈرجسٹریشن آرڈیننس مجریہ 1961ء کے تحت رجسٹریشن کرنا۔

2- رضا کارانہ علاجی اداروں کو محام کی تلخ و بہود کے پروگراموں میں راہنمائی کرنا۔

3- متوسط طبقہ کے لوگوں کی سماجی و معاشی ترقی میں مدد کرنا۔

4- گورنمنٹ و نیم گورنمنٹ اور علاجی تنظیموں کے درمیان روابط قائم کرنا۔

5- دوران اندر جنسی بحالی جیسے کام کرنا

میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ

اس وقت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گجرات اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لالہ موسیٰ

پر پراجیکٹ ضرورت مند مریضوں کے لئے حسب ذیل کام کر رہے ہیں۔

1- مستحق اور نادار مریضوں یا معاشی طور پر کمزور مریضوں کا علاج معالجہ کروانا۔

2- مستقل مریضوں یا معاشی طور پر بد حال کے علاج معالجہ کے سلسلہ میں ان کی کیس

بھری تیار کر کے علاج کروانا

3- انجمن بہود مریضوں کی تشکیل اور انہیں ماہرانہ مشورہ دینا۔

4- ان ہسپتالوں میں زیر علاج مریضوں کی ہر طرح ملی و اخلاقی مدد کرنا۔

ان میڈیکل پراجیکٹ میں دوران سال محکمہ ذکوٰۃ کی گرانٹ سے 6097 مریض مستفید

ہوئے۔ انجمن بہود مریضوں کے توسط سے 4200 مریض مستفید ہوئے۔

#### ادارہ جات

1- ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)

ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم گجرات 1979ء میں قائم ہوا۔ یہ ادارہ فیجر کی زیر نگرانی

خواتین کو مختلف اقسام میں تربیت دیتا ہے۔ جن میں نیننگ، مشین، سلائی کٹائی،

کڑھائی، پینٹنگ، کمپیوٹرز، ٹریڈنگ، لیدر ورک وغیرہ پچھلے سال کے دوران 860

خواتین نے تربیت حاصل کی اور اپنے گھر میں اس ہنر کو ذریعہ آمدن بنا کر معاشی

طور پر بحال ہوئیں۔ اس وقت 69 خواتین زیر تربیت ہیں جو سلائی کٹائی نینگ مشین، امرائیڈری، لیدر ورک، ٹلاور ورک، کمپیوٹر ڈیزائننگ اور ڈریس میکنگ جیسے شعبہ جات میں تربیت حاصل کر رہی ہیں۔

### 2- دستکاری سینٹر برائے خواتین

ضلع بھر کے مختلف محلات پر غلامی اداروں کے ذریعہ خواتین کی تربیت کے لئے اس وقت 32 دستکاری سینٹر چل رہے ہیں۔ جن میں خواتین مختلف اقسام کی تربیت حاصل کر رہی ہیں۔ خاص کر سلائی و کٹائی نینگ مشین، ٹلاور ورک اور لیدر ورک اس وقت 485 خواتین زیر تربیت ہیں۔

ان دستکاری سینٹروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے محکمہ ہذا ہر دستکاری نیچر کو مبلغ 500/- روپے اعزازیہ ادا کر رہا ہے۔

### 3- میڈیکل جائزہ بورڈ

ضلعی سطح پر معذور افراد کی تشخیص کے لئے میڈیکل جائزہ بورڈ ہے۔ جس کا سربراہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گجرات اور ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر سیکرٹری ہے۔ ہر ماہ میڈیکل جائزہ بورڈ کی میٹنگ ہوتی ہے۔ جس میں معذور افراد کی تشخیص ہوتی ہے۔ جنہیں حکومت پاکستان کے آرڈیننس کے تحت سرکاری اداروں و نیم سرکاری اداروں میں 2% کوٹہ کے حساب سے ملازمت دینا ہوتی ہے۔ دوران سال 40 افراد معذور قرار پائے اور ان میں سے 20 افراد کو ملازمت دلوائی گئی۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ کا اعلیٰ ڈھانچہ جھنڈی (الف) اور عمدہ کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کے زیر انتظام شعبوں کی تفصیل ج (الف) میں دے دی گئی ہے۔ خواتین کو قرضے جاری کرنے کی کوئی سکیم نہ ہے۔

جناب چیئرمین، اگلا سوال جناب تنویر اشرف کاٹرہ کا ہے۔

جناب تنویر اشرف کاٹرہ، سوال نمبر 4824 جناب چیئرمین اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

### گجرات 2001 تاحال بیت المال کے فنڈز

#### اور امداد کی تفصیل

\*4824، جناب تنویر اشرف کاٹرہ، کیا وزیر بیت المال اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) حکومت نے ضلع گجرات میں بیت المال کو جنوری 2001 سے اب تک کتنے فنڈز فراہم کئے ہیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں بیت المال سے کتنے لوگوں کی کن بنیادوں پر امداد کی گئی۔ اس کا معیار کیا تھا؟

(ج) جس اتھارٹی نے یہ منظوری دی ان کا نام و عہدہ سے آگاہ کیا جائے؟

(د) اس وقت ضلع گجرات میں کتنے فنڈز موجود ہیں؟

(ه) کیا یہ درست ہے کہ اکثر مستحق غریب اور بے روزگار ہنرمند افراد کو یہ سہہ کر مال دیا جاتا ہے کہ فنڈز نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ضلع گجرات میں بیت المال کو مزید فنڈز فراہم کرنے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن راتنس،

(الف) پنجاب بیت المال کونسل کی طرف سے ضلعی بیت المال کینی گجرات کو جنوری

2001 سے اب تک کل 5818922/- روپے کی گرانٹ فراہم کی گئی۔

(ب) ضلعی بیت المال کینی گجرات کی طرف سے مذکورہ عرصہ میں کل 1242 لوگوں کی مالی امداد کی گئی۔

• بیت المال سے امداد پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پر صرف غریب سے غریب تر لوگوں کو دی جاتی ہے۔

(ج) ضلعی بیت المال کمیٹی ہی منظوری کی دراصل مجاز اتھارٹی ہے جو ہر کیس کا فیصد چھان بین رپورٹ ملاحظہ کرنے کے بعد میرٹ کی بنیاد پر کرتی ہے۔ اس کمیٹی کا سربراہ چیئرمین ہوتا ہے۔ سابقہ چیئرمین کا نام محمد افضل تھا۔

(د) اس وقت ضلعی بیت المال کمیٹی گجرات کے پاس کل -/1601962 روپے کے فنڈز موجود ہیں۔

(ہ) یہ غلط ہے کہ کسی مستحق فرد کو یہ کہہ کر مال دیا جاتا ہے کہ فنڈز نہیں ہیں۔ فنڈز مطابق جواب (د) تو موجود ہیں۔ البتہ مورخہ 13-11-2003 سے تمام ضلعی بیت المال کمیٹیاں بوجہ افتتاحی مدت اسمبلا سے سلا ختم ہو گئی ہیں۔ تاحال نئی ضلعی بیت المال کمیٹی کا نوٹیفکیشن جاری نہ ہوا۔

جناب تنویر اشرف کاٹرہ، جناب چیئرمین! اس سوال کے جز (الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ پنجاب میں نوٹل اسمپلائنٹ کا دو فیصد disabled کو دیا جاتا ہے تو وہ دو فیصد کتنا بنتا ہے اور پچھلے سال کتنے لوگوں کو اسمپلائنٹ ملی ہے۔ اس بارے میں محترمہ وزیر موصوف فرمائیں گی کہ دو فیصد کا جتنا کوٹا تھا کیا وہ پورا ہو گیا ہے یا اس میں ابھی کوئی اسامیں خالی ہیں؟

جناب چیئرمین، جی، محترمہ!

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس، جناب چیئرمین! ایک تو یہ fresh question ہے لیکن پھر بھی میں آپ کی انفارمیشن کے لئے جنادوں کے گذشتہ کئی سالوں سے تو اس پر ban لگا رہا ہے تو کونا کہل سے پورا ہوتا۔

جناب چیئرمین، اگلا سوال 4824 ہے جو کہ تنویر اشرف کاٹرہ صاحب کا ہے۔ کاٹرہ صاحب!

جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے یا آپ اس سے مطمئن ہیں۔

جناب تنویر اشرف کاثرہ، جناب چیمبرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کمیٹیوں کے چیمبرمین اور دوسرے مدیدار جو پہلے ٹھیک کام کرتے ہیں انہیں کیوں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے ان کا کیا criteria ہے؟

جناب چیمبرمین، حالات تبدیل ہو جاتے ہیں تو پھر وہ بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔

جناب تنویر اشرف کاثرہ، جناب چیمبرمین! پھر جو لوگ پہلے سے اچھے کام کر رہے ہوتے ہیں ان کو ہٹا کر دوسرے لوگوں کو کیوں لایا جاتا ہے؟

جناب چیمبرمین، آپ اس سوال کے جواب سے مطمئن ہیں اب اگلے سوال پر آجائیں کہ:

4953 پودھری زاہد پرویز صاحب کا ہے، موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال بھی پودھری زاہد پرویز صاحب کا 4995 ہے وہ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال 5316 ہے جو کہ ملک اصغر علی قیصر کا ہے وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ (نعرہ ہانے تمہیں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیمبرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ مبارکباد کے مستحق ہیں اور میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج صبحی باریہ ہوا ہے کہ اسمبلی کے پورے سوالات under consideration آئے ہیں اور کسی بھی ممبر کو آج یہ کہہ نہیں رہا کہ ان کا سوال take up نہیں ہوا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیمبرمین، جی وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب چیمبرمین! پچھلے دو سالوں میں یہ واقعی صبحی دفعہ ہوا کہ تمام جوہالت ہونے لگیں جو طریقہ کار آپ نے اختیار کیا وہ بہت اچھا تھا۔

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن راتنس، میں ہتھ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع پاکپتن میں محکمہ بیت المال کی بحالی

اور امداد کی سکیموں کے لئے درخواست دہندگان کی تفصیلات

2370<sup>۸</sup>، جو دھری جاوید احمد، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) محکمہ بیت المال کی غریب عوام کی معاشی بحالی و امداد کے لئے کون کون سی سکیمیں  
ہیں؟

(ب) ضلع پاک پتن میں ان بحالی اور امداد کی سکیموں کے لئے مذکورہ محکمہ میں کتنے لوگوں  
نے یکم جنوری 1999 سے 31 مئی 2003 تک درخواستیں دی ہیں؟ ان کے نام و پتا  
جات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان کی درخواستیں reject ہوئی ہیں اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر و سمن ڈویلپمنٹ و ہیومن راتنس،

(الف) محکمہ بیت المال کی غریب عوام کی معاشی بحالی و امداد کے لئے درج ذیل سکیمیں  
ہیں۔

1۔ رکنی ادارہ جات کی امداد

2۔ ضرورت مندوں کی یکمشت مالی امداد

3۔ یوگان بے روزگار افراد کی امداد بذریعہ قرض بلا سود

4۔ تعلیمی وظائف

5۔ غریبوں کی بچیوں کی شادی کے لئے مالی امداد

6۔ مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے مالی امداد

(ب) بحالی اور امداد کی سکیموں کے لئے یکم جنوری 1999 سے 31۔ مئی 2003 تک 7965

افراد نے ضلعی بیت المال کمیٹی پکپتن کے دفتر میں درخواستیں جمع کرائیں۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ممبران ضلعی بیت المال کمیٹی کی تصدیق استحقاق کی بناء پر غیر مستحق افراد اسٹائلن

کی درخواست نامعلوم کی جاتی ہے۔

ضلع قصور میں محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کے دفاتر،

عملہ اور امداد کا طریق کار کی تفصیل

\*2374، رانا سر فراز احمد خاں، کیا وزیر سہمی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع قصور میں خدمت خلق کے لئے کام کرنے والی رجسٹرڈ رہائشی انجمنوں کی کتنی

تعداد ہے؟

(ب) سماجی بہبود اور بیت المال کے ضلع بھر میں کتنے دفاتر ہیں۔ ان میں تعینات عملہ کی

تفصیل، پتاجات وغیرہ کیا ہیں؟

(ج) بیت المال سے گزشتہ 3 سالوں کے دوران کتنے مستحقین کی مدد کی گئی، محکمہ ہذا کا مدد

دینے کا کیا طریقہ کار ہے؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس،

(الف) ضلع قصور میں خدمت خلق کے لئے کام کرنے والی رجسٹرڈ رہائشی انجمنوں کی کل

تعداد 88 ہے۔



(ب) سماجی بہبود اور بیت المال کے ضلع بھر میں کل آٹھ دفاتر ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر سماجی بہبود ترقی نسواں و بیت المال قصور، منیر شہید کالونی قصور۔
  - 2- دفتر ڈسٹرکٹ اینڈ سٹریٹ ہوم برائے خواتین قصور، تالاب ہری ہر کوٹ رکنہین غلن قصور۔
  - 3- دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر تحصیل قصور، منیر شہید کالونی، قصور۔
  - 4- دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل آفیسر تحصیل جوہیاں، سٹیج سٹیڈیم جھانگا مانگا روڈ جوہیاں۔
  - 5- دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر تحصیل بتوکی، فیصل کالونی بتوکی۔
  - 6- میڈیکل سوشل ویلفیئر تحصیل ہینڈ کوارٹر ہسپتال جوہیاں۔
  - 7- میڈیکل سوشل ویلفیئر تحصیل ہینڈ کوارٹر ہسپتال قصور۔
  - 8- دفتر ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی قصور، ضلع کچہری قصور۔
- ان دفاتر میں تعینات عملے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں میں ضلعی کمیٹی قصور کی طرف سے مختلف مدت میں جاری شدہ امداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شاہ مدت	تعداد استفادہ کنندگان
1- این۔جی۔ اوز کی مالی امداد	39
2- غرباء و مساکین ویو گن کی مالی امداد	517
3- قرض بلا سود برائے بحالی روزگار	32
4- سرکاری اداروں میں زیر تعلیم طلباء کا وظیفہ	205
5- غرباء کی بیٹیوں کی شادی کے لئے امداد	112
6- میڈیکل فڈ کی فراہمی	33
کل تعداد استفادہ کنندگان	938

ضلعی بیت امال کمیٹی تصور (امدادیہ کار)

بیت امال کمیٹی سترہ غیر سرکاری اراکین بشمول چیئرمین اور وائس چیئرمین پر مشتمل ہوتی ہے۔ جس میں ضلعی آفیسر سوشل ویلفیئر بطور سیکرٹری جبکہ جناب ڈی۔سی۔ او تصور بطور سرکاری رکن شامل ہوتے ہیں۔ کمیٹی چھ مختلف مدت میں مستحقین کی امداد کرتی ہے۔ بیت امال کا مصلح نظر غرباء و مستحقین کی بحالی ہے۔ ضلعی سطح پر چیئرمین ضلعی بیت امال کمیٹی کا دفتر ضلع کچہری تصور میں واقع ہے۔

ضلع دفتر سے سیکرٹری کمیٹی کے دستخط سے ہر ماہ میں امداد کا کام جاری کیا جاتا ہے جو کہ کام کی تکمیل اور متعلقہ دستاویزات منسلک کرنے کے بعد دفتر میں جمع کروائی جاتی ہے۔ جس کی باقاعدہ رسید جاری کی جاتی ہے۔ جس کو چیئرمین کمیٹی برائے تحقیق و تصدیق متعلقہ علاقہ سے بیت امال کے ممبر کو بھجوادیتے ہیں۔ ممبران کمیٹی بروموق تحقیق و تصدیق کے بعد جامع و مفصل رپورٹ برادرخواست سائل مع مدارش بابت امداد دینے یا نہ دینے دفتر کمیٹی میں واپس بھجوادیتے ہیں۔

ضلعی بیت امال کمیٹی کا اجلاس ہر ماہ کی دس تاریخ سے پہلے منعقد ہوتا ہے۔ سترہ رکنی کمیٹی ہر درخواست پر اپنے اجلاس میں انفرادی طور پر غور کرتی ہے اور باہم مشاورت سے بابت فراہمی یا امداد نہ دینے کے لئے فیصلہ جات کئے جاتے ہیں۔ جن افراد کی درخواستوں کو کمیٹی اپنے اجلاس میں پاس کرتی ہے۔ ان کو بذریعہ سرکاری مراسلہ اطلاع دی جاتی ہے اور مستحقین شدہ دنوں میں سماجی شخصیات سادہ مگر پروکار تقریبات میں غرباء و مساکین کی بحالی و امداد کے لئے جاری شدہ چیک تقسیم کرتی ہیں۔

ملتان شہر میں خواتین کے فلاحی اداروں

اور ان کے منصوبہ جات کی تفصیل

\*2386، محترمہ زین النساء قریشی، کیا وزیر سماجی بہبود اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) ملتان شہر میں خواتین کے لئے محکمہ کے زیر کنٹرول کتنے سماجی ادارے کام کر رہے ہیں؟ ان کے نام، مقام کے علاوہ یہ خواتین کی کیا مدد کر رہے ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ادارے خواتین کی ترقی اور بے روزگاری ختم کرنے کے لئے کن کن منصوبہ جات پر کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام اور لاگت کی تفصیل بتائی جانے؟

(ج) کیا حکومت خواتین کی ترقی اور بے روزگاری پر قابو پانے کے لئے جاری منصوبہ جات کے علاوہ نئے منصوبہ جات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک ان کو نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائنٹس،

(الف) 1- صنعت زار نزد ایم ڈی گیٹ ہاؤس ملتان

اس ادارے میں خواتین کو سلانی کڑھائی اور دوسرے مختلف فنون کی تربیت دی جاتی ہے اور تربیت یافتہ خواتین کو آرڈر ورک گھر بیٹھے دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ باعزت روزگار کما سکیں۔

2- دارالفلاح، قلعہ سرور روڈ ملتان

غریب بیوہ خواتین کو ان کے بچوں کے ساتھ رہائش دی جاتی ہے اور باعزت روزگار فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

3- انڈسٹریل ہومز (پی ٹیلیو پی)

۶ یہ ادارے گراس روٹ لیول پر کام کر رہے ہیں۔ جہاں پر خواتین کو سلفی کزنہائی کی تربیت فراہم کی جاتی ہے تاکہ وہ گھر بیٹھے اپنے خاندان کی آمدن بڑھانے میں معاون ثابت ہوں۔

۴- ہوسٹل برائے ملازمت پیشہ خواتین: 1- نزدایم ڈی اے چوک ملتان

یہ ادارہ ملازمت پیشہ خواتین کو گھر سے دور محفوظ رہائش کی سہولیت دیتا ہے۔  
(ب) مذکورہ ادارے خواتین کی ترقی اور بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

صنعت زار ملتان

۲ خواتین کو مختلف فنی امور مثلاً لیرنگ، کوکنگ، گلاس، پینٹ، کزنہائی وغیرہ میں تربیت حاصل کرنے کے بعد وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنا کوئی ذاتی کاروبار شروع کر سکیں۔ اس کے علاوہ تربیت یافتہ خواتین کو گھر بیٹھے آرڈر ورک دیا جاتا ہے۔ جو وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنی خاندانی زندگی اور معمولات کو نبھانے کے ساتھ سرانجام دے سکتی ہیں۔ اس ادارے کا سالانہ بجٹ مبلغ -16,95,000/ روپے ہے۔

دارالفلاح ملتان

۲ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جہاں پر غریب بیوہ کو ان کے بچوں سمیت رہائش فراہم کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ باعزت روزگار فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے اس کا سالانہ بجٹ مبلغ -7,29,250/ روپے ہے۔

انٹرنیشنل ہومز (پی ڈی پی سٹرز)

یہ ادارے شہر کے گلی کوچوں میں قائم ہیں۔ جہاں پر عواتین کو سلائی کڑھائی اور بنائی میں تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ گھر میں رہتے ہوئے کوئی کاروبار شروع کر سکیں اور اپنی اور اپنے اہل خانہ کی آمدنی میں اضافہ کے لئے مدد و معاون ثابت ہو سکیں۔ ان اداروں کی تعداد 11 ہے اور ان کا سالانہ بجٹ مبلغ -/66,000 روپے ہے (اداروں کو چلانے والی سماجی بہبود کی انجمنوں کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔)

ہوسٹل برائے ملازمت پیشہ عواتین

ملازمت پیشہ عواتین کی رہائش کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے محکمہ سماجی بہبود پنجاب نے شہر مظہر میں ہوسٹل قائم کر رکھا ہے۔ بالواسطہ طور پر محکمہ کی یہ کوشش ہے کہ عواتین کو بے روزگاری پر قابو پانے اور گھر سے دور رہائش پزیر ہو کر کام کرنے میں ان کی مدد کی جائے۔

(ج) نئے منصوبہ جات کی منصوبہ بندی ضلعی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ لہذا یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ نئے منصوبہ جات تیار کرتے ہیں یا نہیں؟

ضلع شیخوپورہ بیت المال سے دی جانے والی

امداد کی تفصیلات

\*2502، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) ضلع شیخوپورہ۔ بیت المال سے 03-2002 میں کتنے چیک، کتنی رقم کے کن لوگوں

کو دیئے گئے، نام اور ایڈریس کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زیادہ چیک قربت داری کی بنیاد پر دیئے گئے ہیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس،

- 4 (الف) ضلع شیخوپورہ کی بیت الہل کمیٹی سے مالی سال 2002-03 کے عرصہ میں کل 888 چیک جاری کئے گئے۔ جن کی کل رقم -/2694300 روپے ہے۔ اس رقم کی تقسیم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) درست نہ ہے۔ کوئی چیک قربت داری کی بنیاد پر جاری نہیں کیا گیا۔ چونکہ ضلعی بیت الہل کمیٹی 20 ممبران پر مشتمل ہے۔ جو موصول شدہ درخواستوں کی باقاعدہ تحقیق کر کے کمیٹی کے ماہانہ اجلاس میں پیش کرتے ہیں اور کمیٹی کی منظوری ہونے کے بعد چیک جاری کئے جاتے ہیں۔

### محکمہ سوشل ویلفیئر کے فنڈز

#### اور فلاحی سکیمیں

2697\*، محترمہ تمیز نوید، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر حکومت پنجاب کا حصہ ہے اور حکومت اسے بھی دوسرے محکموں کی طرح بجٹ فراہم کرتی ہے؟
- (ب) مندرجہ محکمہ کے لئے حکومت نے سال 2000، 2001، 2002 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا تھا۔ نیز محکمہ میں ملازمین کی سکیل وائر تعداد کیا ہے؟
- (ج) محکمہ سوشل ویلفیئر اپنے ملازمین پر تنخواہوں اور مراعات کی مد میں کتنی رقم خرچ کرتا ہے اور علاوہ ازیں کن کن مدات پر خرچ کیا جاتا ہے۔ تفصیلاً بتایا جائے؟
- (د) محکمہ سوشل ویلفیئر پنجاب کے عوام کی نفع و بہبود پر مختص فنڈ سے کتنے فیصد خرچ کرتا ہے؟

(۵) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر عوام کی علاج و بہبود کی بجائے صرف اپنے ملازمین کی ویلفیئر کر رہا ہے جب کہ تعامل عوام کی حالت زار جوں کی توں ہے؟

(۶) اگر جزو (الف) تا (ر) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اپنے ملازمین کی ویلفیئر کے ساتھ ساتھ عوام کی ویلفیئر کرنے اور علاج و بہبود کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن ریسورس،

(الف) جی ہاں۔ محکمہ سوشل ویلفیئر حکومت پنجاب کا حصہ ہے۔ حکومت پنجاب اس محکمہ کو بھی دیگر محکموں کی طرح بجٹ فراہم کرتی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا کے لئے حکومت نے سال 2000 میں 24 کروڑ 54 لاکھ 11 ہزار روپے سال 2001 میں 26 کروڑ 47 لاکھ 17 ہزار روپے سال 2002 میں 9 کروڑ 42 لاکھ 72 ہزار روپے محض کے (ضلعی حکومتوں کے وجود میں آنے کی وجہ سے ضلعی سطح کے دفاتر اور اداروں کا بجٹ اب ضلعی حکومتیں مہیا کر رہی ہیں) محکمہ ہذا کے کل ملازمین کی تعداد 3050 ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر کے ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

غیر ترقیاتی بجٹ

	2002	2001	2000	
اعمالی اخراجات	1 کروڑ 52 لاکھ	13 کروڑ 16 لاکھ	11 کروڑ 99 لاکھ	
	90 ہزار روپے	40 ہزار روپے	18 ہزار روپے	
خدمات پر اخراجات	8 کروڑ 72 ہزار روپے	22 کروڑ 439 لاکھ	20 کروڑ 775 لاکھ	
		67 ہزار روپے	28 ہزار روپے	

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر نے سال 2000 '2001 '2002 میں محکمہ کے بجٹ کا باترتیب 63.38 فیصد ' 62.98 فیصد اور 83.97 فیصد عوام کی تلخ و بہبود خدمات پر خرچ کئے گئے۔

(ه) درست نہیں ہے۔ محکمہ ہذا کے ملازمین کو حکومت پنجاب کے دیگر محکمہ جات کے ملازمین کے مساوی مروجہ قوانین کے مطابق مراعات حاصل ہیں۔ محکمہ سماجی بہبود حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق عوام کی تلخ و بہبود کی سرٹوز کوشش کر رہا ہے۔ سال 2002 کے دوران محکمہ کے مختلف اداروں سے استغلاہ کنندگان کی تعداد 1833439 ہے۔ جس کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) جز (ر) درست نہیں ہے۔ حکومت پنجاب عوام کی تلخ و بہبود کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ جس کا اظہار محکمہ کے ترقیاتی بجٹ سے ہوتا ہے۔

2003	2002	2001	2000
3 کروڑ 60 لاکھ	2 کروڑ	30 لاکھ	20 لاکھ

سال 2003-04 کے دوران عوام کی تلخ و بہبود کے لئے محکمہ کی طرف سے چلائی جانے والی سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال 2003-04 کے لئے مختص رقم	کل اخراجات	محل	نام سکیمیں
20 لاکھ 54 ہزار	850 لاکھ	پورے پنجاب	Training of Women NGOs and Advocacy Programme
28 لاکھ 33 ہزار	74 لاکھ 84 ہزار	لاہور، گورنمنٹ، فیصل آباد، سرگودھا، راولپنڈی، بہاولپور، جھنگ، ساہیوال، شیخوپورہ، میانوالی	Socio-Economic Welfare and Rehabilitation of Women Prisoners in Jail.
1 کروڑ 852 لاکھ 3 ہزار	2 کروڑ 57 لاکھ 3 ہزار	بہاول پور، سرگودھا، گورنمنٹ، فیصل آباد، راولپنڈی	Construction of Shelter Home for Women at Larger Districts Headquarter.



بیت المال سے پرائیویٹ سکولوں کے غریب طلباء

کے لئے امداد کا اجراء

\*2771، محترمہ صاحبہ صادق، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت لاہور میں پرائیویٹ سکولوں کے غریب نادار اور ذہین

طالب علموں کی بیت المال فنڈز سے امداد نہیں کرتی؟

(ب) کیا حکومت بیت المال فنڈز سے پرائیویٹ سکولوں کے غریب طالب علموں کو فنڈ

فراہم کرنے کے لئے کوئی پالیسی جاری ہے۔ اگر جاری ہے تو کب تک ۱۰

نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن راتنس،

(الف) پنجاب بیت المال فنڈز سے صرف سرکاری تعلیمی اتریتی اور غیر تجارتی بنیادوں پر

کام کرنے والے رجسٹرڈ این۔جی۔اوز کے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم اتریت طلباء

کو تعلیمی وظائف دینے جاتے ہیں۔ تاہم طالب علم کے سکوتی ضلع میں سرکاری

اداروں یا سرکار سے منظور شدہ این۔جی۔اوز کے مذکورہ تعلیمی اداروں کی عدم

موجودگی یا ان میں رہائشی سوتیں نہ ہونے کے باعث اگر کوئی طالب علم سرکار

سے الحاق شدہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے میں زیر تعلیم ہو تو ایسے طالب علموں کو امین

پنجاب بیت المال کی منظوری سے ضلع بیت المال کیمینی وظائف کا حقدار قرار دے

سکتی ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ سرکار کے منظور شدہ تعلیمی بورڈا یونیورسٹی سے الحاق شدہ

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے طلباء بیت المال فنڈز سے تو تعلیمی وظائف حاصل کر سکتے

ہیں۔ مگر پنجاب بیت المال کے پاس فنڈز محدود ہونے کے باعث غیر الحاق شدہ

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے طلباء کے لئے تعلیمی وظائف کی گنجائش نہیں کیونکہ

پورے پنجاب میں قائم ضلعی بیت المال کیڈیاں دیگر پانچ امدادی سکیموں کے تحت  
غریبوں، ناداروں، یتیموں اور بے سہارا افراد کو مالی مدد فراہم کرتی ہیں۔

### فیصل آباد میں خواتین کی بہبود کے ادارے

#### اور جاری پروگرامز کی تفصیل

2969<sup>a</sup> محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) ضلع فیصل آباد میں سوشل ویلفیئر کے تحت کون کون سے ادارے قائم کئے گئے

ہیں؟

(ب) سوشل ویلفیئر کے تحت خواتین کے لئے کتنے ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ ان اداروں  
میں خواتین کی علاج و بہبود کے لئے کون کون سے پروگرام ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کی خواتین کے لئے اداروں کی موجودہ تعداد بہت کم

ہے؟

(د) اگر ج (ج) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت خواتین کی علاج و بہبود کے لئے  
مزید ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رانسس،

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت مندرجہ ذیل ادارے قائم کئے گئے

ہیں۔

تعداد	نام ادارہ
63	پی ڈبلیو پی دستکاری سکول
1	صنعت زار
1	دار اللہان

1	ہوسٹل برائے ملازمت پیشہ خواتین
1	نگین
1	ڈے کیئر سنٹر
1	ماڈل ڈرگ ایجوکیشن سنٹر

(ب) ضلع فیصل آباد میں خواتین کے لئے مندرجہ ذیل ادارے قائم کئے گئے ہیں۔

پی ڈبلیو پی دستکاری سنٹر، ان مراکز میں دیہی و شہری غریب خواتین کو کڑھائی سلائی سکھانے کے بعد آرڈر ورک دیا جاتا ہے۔

صنعت زار، یہ ادارہ ضلعی ہیڈ کوارٹر پر قائم کیا گیا ہے۔ جہاں مستحق اور خواہش مند خواتین کو مختلف فنون میں تربیت دی جاتی ہے۔ تربیت کے بعد یہ خواتین آرڈر ورک کرتی ہیں اور اپنے غاند انوں کی آمدن میں اضافہ کرتی ہیں۔

دارالامان، ہدایتی اور غاندانی تنازعات کا سامنا کرنے والی خواتین کو ضروری سہولیات مہیا کرنا اور ان کی بحالی

ہوسٹل برائے ملازمت پیشہ خواتین، ملازمت پیشہ خواتین کو قیام و طعام کی سہولیات مہیا کرنا۔

(ج) اب تک جو بھی ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کی منظور شدہ پالیسیوں / سکیموں کے تحت ہی قائم کئے گئے ہیں۔ مزید ادارے قائم کرنے کا انحصار گورنمنٹ کی آمدہ پالیسی پر ہے۔ محکمہ سوشل ویلفیئر کے تمام ادارے ضلعی حکومت کی سرپرستی میں کام کر رہے ہیں۔ ضلعی حکومت اگر ضرورت محسوس کرے تو مزید ادارے قائم کر سکتی ہے۔

(د) - ایضاً۔

## ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر فیصل آباد کے آفس

### میں خالی اسامیوں کی تفصیل

- \* 2971، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر فیصل آباد کے آفس میں مختلف گریڈوں میں مردوں اور خواتین کی اسامیوں کی خالی جگہاں ہیں؟
- (ب) اگر جز (الف) کا جواب مثبت میں ہے تو محکمہ مذکورہ خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟ نیز خالی اسامیوں کی گریڈ واٹز تعداد بتائی جائے؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن ریسورسز،

(الف) جی ہاں۔

- (ب) ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر فیصل آباد کے آفس میں خالی اسامیوں کی گریڈ واٹز تفصیل (تقریباً) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔
- حکومت پنجاب نے کل خالی اسامیوں کی 25 فیصد اسامیاں پُر کرنے کی اجازت دی تھی۔ جس کے نتیجے میں مندرجہ ذیل 4 اسامیاں مقررہ قواعد و ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے مورخہ 22-09-03 کو پُر کر لی گئی ہیں۔

2	1- چوکیدار
1	2- نائب قاضی
1	3- غاکروب
4	کل

یونین کونسلز نمبر 102، 106 لاہور

جہیز فنڈز سے متعلق معلومات

\*3115، محترمہ شازیہ چاند، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) یونین کونسل نمبر 102 اور 106 لاہور میں یکم جنوری 2003 سے آج تک بیت  
المال (جہیز فنڈ) سے کتنی یتیم بچیوں کو جہیز مہیا کیا گیا۔ ان کے نام مع ولایت اور  
پتا کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) بیت المال (جہیز فنڈ) سے جہیز حاصل کرنے کا کیا طریقہ کار ہے۔ مکمل تفصیل فراہم  
کی جائے؟

(ج) جنوری 2003 سے آج تک مذکورہ یونین کونسلز میں جہیز فنڈ کی کتنی درخواستیں  
موصول ہوئیں۔ ان میں سے کتنی درخواستوں پر عمل درآمد ہوا اور کتنی درخواستیں  
مسترد ہوئیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) بیت المال (جہیز فنڈ) سے کیا صرف یتیم بچیوں کو جہیز ملتا ہے یا کسی غریب نادار کو  
بھی جہیز ملتا ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ه) بیت المال (جہیز فنڈ) سے یتیم بچیوں کو جہیز دیا جاتا ہے یا پھر جہیز کے لئے رقم دی  
جاتی ہے۔ اگر رقم دی جاتی ہے تو کتنی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس،

(الف) یونین کونسل نمبر 102 شاہ جمال اور 106 سن آباد لاہور میں یکم جنوری 2003 سے

30 ستمبر 2003 تک بچیوں کی شادی کے لئے ضلعی بیت المال کمیٹی نمبر 2 کو کوئی  
درخواست موصول نہیں ہوئی۔ جب کہ ضلعی بیت المال کمیٹی نمبر 1 نے اسی مدت

کے دوران بچیوں کی شادی کے لئے ان کے والدین کو مالی امداد فراہم کی۔ ان کی

تفصیل درج ذیل ہے۔

1- غلام محمد ولد محمود بائین سٹریٹ کچی آبادی اہلہ مول چند لاہور۔ 40000/- روپے

2- مساقہ طیبہ یونس زوہر محمد یونس مکان نمبر 126 جی نمبر 167 چاہ محمود والا۔ 30000/- روپے

سمن آباد لاہور

(ب) ضرورت مند افراد اپنے ضلع کی ضلعی بیت المہال کمیٹی سے مجوزہ درخواست فارم بنا معاوضہ حاصل کرتے ہیں اور اس کو پُر کر کے اسی کمیٹی کے پاس جمع کروا دیتے ہیں۔ ضلعی کمیٹی درخواست کی مکمل چھان بین کروا کے اس پر درج سفارش کے مد نظر اپنے اجلاس میں حتمی فیصلہ کرتی ہے اور درخواست کی منظوری / نامنظوری کی اطلاع درخواست دہندہ کو دی جاتی ہے۔ منظوری کی صورت میں امدادی چیک بھی ضلعی کمیٹی کے دفتر سے جاری ہوتا ہے۔ تاہم درخواست ہیجی کانکرج ہونے کے بعد 90 دن کے اندر ضلعی کمیٹی کے پاس جمع کروانی ضروری ہے اور ضلعی کمیٹی درخواستوں پر فیصد "پہلے آؤ پہلے پاؤ" درخواستوں کی تعداد اور فنڈز کی دستیابی کو پیش نظر رکھ کر کرتی ہے۔

(ج) جنوری 2003 سے 30- ستمبر 2003 تک یونین کونسل نمبر 102 اور 106 سے جیزر فنڈ کے لئے ضلعی بیت المہال کمیٹی کو کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی جبکہ ضلعی بیت المہال کمیٹی نمبر 1 کو اسی مدت کے دوران کل تین درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں سے درخواست دہندگان (بحوالہ الف) پر عملدرآمد ہوا۔ جب کہ تیسری درخواست چھان بین کے مراحل میں ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- پھللی بی بی زوہرہ فقیر مسیح کی ضلعی سمن آباد لاہور

(د) یتیم بچیوں سمیت غریب اور نادار فائدہ انوں کی بچیوں کی شادی کے لئے بیت المہال فنڈ سے ملنے والی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

(۵) ضلعی بیت المال کمیٹی کی طرف سے یقیم نادار اور غریب بچیوں کو جیز نہیں دیا جاتا۔ بلکہ جیز کے لئے رقم دی جاتی ہے اور اس امدادی رقم کی مدنی بھی مبلغ پانچ ہزار روپے ہے۔

شیخوپورہ، بے سہارا بزرگ شہریوں

کے لئے رہائشی سہولیات کی فراہمی

\*3828، میاں خالد محمود، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت ضلعی ہیڈ کوارٹر شیخوپورہ میں بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے رہائشی سہولتیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کس مقام پر تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائٹس،

(الف) محکمہ سماجی بہبود بزرگ شہریوں کو اپنے ادارے عافیت کے ذریعے تین شہروں لاہور،

مٹلان اور راولپنڈی میں رہائشی اور کمانے پینے کی سہولیات مہیا کر رہا ہے۔ فوری طور پر

ضلع شیخوپورہ میں یہ ادارہ قائم کرنے کا منصوبہ نہ ہے۔ تاہم محکمہ کے 10 سالہ ترقیاتی

پروگرام میں شیخوپورہ میں بھی یہ ادارہ قائم کیا جائے گا۔

(ب) بلکہ وغیرہ کی تفصیل منصوبہ کے عمل درآمد کے وقت ضلعی حکومت کی مشاورت سے

طے کی جائے گی۔

انسداد گناگری اور بحالی کے منصوبہ جات کی تفصیل

\*3962، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ سماجی بہبود، امداد گداگری کے لئے صوبہ بھر میں کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت فقیروں اور محتاجوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بنا

رہی ہے۔ اگر ہاں تو کون کون سے منصوبہ جات ہیں۔ اگر نہیں تو وجوہات ایوان میں

پیش کی جائیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رینس،

(الف) گداگری ایک اہم سماجی مسئلہ ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے محکمہ سماجی بہبود کے

پاس کوئی فنڈ مختص نہ ہیں۔ تاہم محکمہ اپنی رجسٹرڈ غیر سماجی تنظیموں کے ذریعے

اس برائی کے خاتمے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے گداگری کے خاتمے کے لئے ایک لاکھ فورس جانی تھی۔ جس

نے اپنی عمارتات پیش کر دی ہیں۔ جن پر عمل درآمد کے بعد اس برائی کے خاتمے

میں مدد ملے گی۔

فیصل آباد۔ محکمہ سے رجسٹرڈ NGOs کی تعداد، فنڈز

اور منصوبہ جات کی تفصیل

4243<sup>۰</sup> شیخ اعجاز احمد، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ سماجی بہبود میں کام کرنے والی NGOs کی فیصل آباد میں کل کتنی تعداد

ہے۔ حلقہ وار تفصیل مع نام و ایڈریس جاننے جائیں؟

(ب) سال 2002 سے لے کر آج تک ان NGOs کو کتنی کتنی امداد کس کس منصوبہ

کے لئے دی گئی۔ مکمل تفصیل حلقہ وار جاننے؟

(ج) اس امداد سے کون سے علاقہ منصوبے ان NGOs نے شروع کئے۔ کتنے مکمل کئے

اور کتنے جاری ہیں۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟



وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائنس،

(الف) فیصل آباد میں کام کرنے والی N.G.Os کی کل تعداد 460 ہے۔ جن کی حلقہ وار

مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2002 سے لے کر آج تک مبلغ 12296899 روپے مختلف منصوبوں کے

لئے رکابی ادارہ بات کوٹے۔ جن کی تفصیل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے۔

(ج) اس امداد سے کچھ منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور کچھ ابھی زیر تکمیل ہیں۔ جن کی

تفصیل ضمیر (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور شہر میں گداگری کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات

\*4254، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں گداگروں نے شہریوں کا حینا حرام کر رکھا ہے؟

(ب) حکومت نے سال 2002 سے لے کر آج تک گداگری کی لغت کو ختم کرنے کے

لئے کیا کارروائی کی؟

(ج) لاہور شہر سے حکومت نے کتنے گداگروں کو 2002ء سے آج تک پکڑا۔ ان کے لئے

حکومت کوئی علاقائی مرکز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک ۱۰ گرنہیں تو

وجہ

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رائنس،

(الف) درست ہے کہ لاہور شہر میں گداگروں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ جو شہریوں کے

لئے تکلیف کا باعث ہے۔

- (ب) محکمہ سہاگی بہبود گداگری کی منت کے خاتمے کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں گداگری کے خاتمے خصوصاً بچوں میں گداگری کے خاتمے کے لئے قانون کا مسودہ تیار ہو رہا ہے۔ جس کی محکمہ قانون سے تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ اس قانون کو عنقریب کابینہ سے منظوری کے بعد اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔
- (ج) کیونکہ مناسب قانون موجود نہ ہے۔ اس وجہ سے سماج کوئی مناسب اقدامات نہ کئے گئے ہیں۔ گداگری کے خاتمے کے لئے نئے قانون کی منظوری کے بعد اس سلسلے میں مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

بندر و ڈلاہور، دارالامان کی تعمیر، لاگت، گنجائش

اور اغراض و مقاصد کی تفصیل

4262\*، محترمہ صبا صادق، کیا وزیر مہاشی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) دارالامان بند روڈ لاہور کب، کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا تھا؟

(ب) اس کو تعمیر کرنے کے مقاصد کیا تھے؟

(ج) اس دارالامان میں کتنے افراد کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ اس میں کتنے کمرے اور کتنے بیڈز ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاکھوں روپے سے تعمیر کردہ یہ دارالامان بند کر دیا گیا ہے۔ اس کو بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ویمین ڈویلپمنٹ و ہیومن راتنس،

(الف) دارالامان بند روڈ لاہور جون 2003 میں تقریباً 83 لاکھ روپے کی رقم سے تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) دارالان قائم کرنے کے درج ذیل مقاصد تھے۔

1۔ تشدد کی شکار اور گھریلو مسائل میں الجھی ہوئی خواتین کو رہائش اور کھانے پینے کی سہولیت مہیا کرنا۔

2۔ عدالتوں میں مقدمات کا سامنا کرنے والی خواتین کو تحفظ فراہم کرنا۔

3۔ خواتین کو مشاورت اور رہنمائی فراہم کرنا۔

4۔ رہائش پذیر خواتین کو مختلف دستکاریوں کی تربیت فراہم کرنا۔

5۔ رہائش پذیر خواتین کے لئے مذہبی تعلیم کا بندوبست کرنا۔

6۔ رہائش پذیر خواتین کے لئے تفریحی سہولیت فراہم کرنا۔

(ج) اس دارالان میں 50 خواتین اور ان کے بچوں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ اس دارالان

میں کل چھوٹے بڑے 28 کمرے ہیں۔ جن میں سے 14 کمرے خواتین کی رہائش کے لئے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ حکومت اس دارالان کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس میں تائیر

صرف محکمہ خزانہ سے اسامیوں کی منظوری کی وجہ سے ہوئی ہے۔ تاہم اب منظوری

حاصل ہو چکی ہے۔ امید ہے کہ یہ دارالان مئی 2004ء کے آخر میں خواتین کے لئے

خدمات فراہم کرنا شروع کر دے گا۔

بہاول پور۔ محکمہ سماجی بہبود میں بھرتی کی تفصیل

\*4277، ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002ء سے آج تک محکمہ سماجی بہبود ضلع بہاول پور میں جن افراد

کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام 'ولایت' 'امدہ' 'گریڈ' 'تعلیمی قابلیت' 'ڈومی سائل' اور

پناہت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟
- (ہ) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟
- وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رانسس،

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ سماجی بہبود ترقی خواتین و بیت المال بہاول پور میں 13 افراد بھرتی کئے گئے۔ ان ملازمین کے نام، ولدیت، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذموی سائل و پتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بھرتی کردہ افراد نمبر شمار 2 تا 5 کے ملازمین کو ان کے والدین کی دوا رن ملازمت وقت یا طبی بنیاد پر ریٹائرڈ ہونے کی بناء پر حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر (SOR-III-2-42/92-P) مورخہ 18- فروری کے تحت بھرتی کیا گیا۔ جو کہ ملازمین سرکار کے سروس رولز کے مطابق ان کی موزونیت کی بنیاد پر سکیلی نمبر 1 تا 5 پر عمل میں آئی۔

نمبر شمار (1) کی تقرری بذریعہ اشتہار جو کہ روزنامہ "جہیں" مورخہ 10-06-02 کے تحت عمل میں لائی گئی۔ کاپی اشتہار اور میرٹ لسٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بھرتی کی فہرست کے نمبر شمار 6 تا 13 کے ملازمین کی تقرری حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن سال 2003 کے تحت مجوزہ پالیسی اور موزونیت کو مد نظر رکھ کر ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل کردہ حکومت پنجاب کے تحت عمل میں لائی گئی اور ہر اسامی پر بھرتی کے لئے علیحدہ علیحدہ میرٹ لسٹیں مرتب کی گئیں۔ (کاپیاں میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں) اور حکومت پنجاب کی جانب سے موصود ریکروٹمنٹ کمیٹی نے منتخب کیا۔

(ج) میرٹ بنانے والے اور بھرتی کرنے والے افسران کے نام مع عمدہ جات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام افسران	گریڈ	عمدہ	موجودہ تعیناتی
1-	ریاض احمد تارڑ	18	ایگزیکٹو آفیسر کیو سی ڈی ڈیپنٹ ایگزیکٹو آفیسر کیو سی ڈی ڈیپنٹ ڈیرہ غازی خان	
2-	رحیم احمد	18	ڈسٹرکٹ آفیسر	ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر بہاول پور
3-	محمد عرفان الحق	17	سوشل ویلفیئر آفیسر	ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر بہاول پور

(د) اخبارات میں شائع اشتہارات کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ه) کسی کورول میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

ڈی۔ جی سماجی بہبود دلاہور دفاتر، سٹاف

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

4278 ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈی۔ جی سماجی بہبود کے ماتحت کئے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

- (ب) ڈی۔ جی سہجی بہبود کے کٹے دکاتر کس کس جگہ لاہور میں کام کر رہے ہیں؟
- (ج) ڈی۔ جی سہجی بہبود کے دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) ڈی۔ جی سہجی بہبود کے 2001 سے آج تک کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بتائی جائے؟
- (ه) ڈی۔ جی آئس میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات ملازمین اور ان کو ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن ریسورس،

(الف) 138 ملازمین

(ب) 1۔ سوشل ویلفیئر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور۔ سوشل ویلفیئر کمیٹیکس

سیکرٹری ڈی ون بلاک III ماڈل شپ لاہور

2۔ صافیت - ایضاً۔

3۔ ڈس ایبلڈ ہوم - ایضاً۔

4۔ ہاف وے ہاؤس - ایضاً۔

5۔ مہمن - ایضاً۔

6۔ دارالطلاح - ایضاً۔

7۔ سائبان - 181۔ اسے ماڈل ماڈن لاہور

8۔ قصر بہبود - 51۔ ایم ماڈل ماڈن ایکسٹینشن لاہور۔

(ج) ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر کے آفس میں تعینات 25 افسران کی تفصیل (جمندی

(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) میں سے 7 افسران ایسے ہیں جن کی تعیناتی

ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر آفس کے علاوہ بھی کی جاسکتی ہے۔ ان 18 افسران

کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل جمندی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس

کے مطابق صرف دو افسران ایسے ہیں۔ جن کے نام سیریل نمبر 6 اور 10 پر درج ہیں کی تعیناتی کو تین سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ چونکہ حکومت پنجاب کی طرف سے ملازمین کے تبادلے پر مورخہ 12-4-03 سے پابندی عائد کی جا چکی ہے۔ لہذا ان افسران کی فی الحال تبادلہ کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ پابندی پر غلتے کے بعد اس سلسلے میں غور کیا جائے گا۔ مزید برآں جہاں تک دیگر ملازمین سکیل نمبر 1 تا 16 کا تعلق ہے کی تعیناتی ناقابل تبادلہ ہے۔

(د) مطلوبہ اخراجات اور آمدن کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) عرصہ تین سال سے زائد تعینات افسران مندرجہ ذیل ہیں۔

1- چودھری محمد اعظم (سینئر آفیسر) BS-17

2- مسٹر عاصم حیات کاروٹی (اسسٹنٹ سیکرٹری پنجاب بیت الامال) BS-17

نوٹ:- ملازمین کے تبادلے پر مورخہ 12-4-03 سے پابندی عائد کی جا چکی ہے۔

لہذا ان افسران کی فی الحال تبادلہ کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ پابندی

ختم ہونے کے بعد اس سلسلے میں غور کیا جائے گا۔

سیالکوٹ ضلعی تشخیصی بورڈ کے جاری کردہ

معذوری کے سرٹیفکیٹس کی تفصیل

\*4379، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

سیالکوٹ ضلع میں کتنے معذور افراد نے District Assessment Board سے

گزشتہ تین سال میں معذوری کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے۔ تفصیل بتائیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رانسس،

گزشتہ تین سالوں میں سیالکوٹ ضلع میں 461 مزدور افراد نے D.A.B سے مزدوری کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

353	جسمانی مزدور
51	کوئٹے بہرے
50	ٹائپا
17	ذہنی مزدور

ضلع گوجرانوالہ، رجسٹرڈ سماجی تنظیموں، گرانٹس

اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیل

\*4953، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں عدت خلق کے لئے رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی کتنی تعداد ہے اور کب سے رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں حکومت کی طرف سے سال 2003 سے آج تک ہر تنظیم ۱۱۰ نمونہ کو دی گئی امداد کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ کی سماجی تنظیموں کے فنڈز کا سال 2003 سے آج تک آڈٹ کب کروایا گیا۔ کیا ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے کا انتظام ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رانسس،

(الف) رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی کل تعداد 211



(ب) ضلعی بیت اہل کمیٹی کو جرانوالہ کی طرف سے تنظیموں کو دی گئی گرانٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) آڈٹ رجسٹرڈ رفاہی ادارہ جات حکومت پاکستان کے مالی سال کے حساب سے آڈٹ کروانے کے پابند ہیں اور آڈٹ کرواتے ہیں۔

کارکردگی کا جائزہ سماجی تنظیموں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل حاف موجود ہے۔ جو فیلڈ میں سماجی تنظیموں کی رہنمائی کرتا ہے اور کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے۔

1- ذمئی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر

2- سپروائزر (میل)

3- سپروائزر (ٹی میل)

محکمہ سماجی بہبود لاہور، 2002 تاحال

بھرتی کی تفصیلات

\*4995، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔  
(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ سماجی بہبود لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولایت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اجازت میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اجازت کے نام 'تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؛

(ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام 'ولدیت' 'عمدہ' 'گریڈ' 'تعلیمی قابلیت مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؛

وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن ریسورسز،

(الف) ڈائریکٹوریٹ جنرل سوشل ویلفیئر پنجاب لاہور میں یکم جنوری سے اب تک کل 19 افراد کو حکومت کی پالیسی کے مطابق بھرتی کیا گیا ہے۔ ان افراد کے بارے میں تفصیلی معلومات تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی کے مطابق تعلیمی اہلیت 'تجربہ' 'ٹیسٹ' 'انٹرویو کی بنیاد پر میرٹ بنایا گیا۔ حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی کی نقل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ 10 تا 1 تک بھرتی کے لئے میرٹ بنانے والے اور بھرتی کرنے والے افسران کے نام مع عمدہ جات درج ذیل ہیں۔

نمبر حار	نام افسران	گریڈ	عمدہ	موجودہ تعیناتی
1-	چوہدری غلام سرور	17	بھڑکین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انتظامیہ) ڈائریکٹوریٹ جنرل سوشل ویلفیئر و سمن ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور
2-	مسز شائینہ اعوان	19	ممبر	ڈائریکٹر ایڈمن۔ ایف۔
3-	محمد عبدالعزیز	18	ممبر	ذیلی ڈائریکٹر (پلاننگ)۔ ایف۔
				گریڈ 12 کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے میرٹ بنانے والے اور بھرتی کرنے والے افسران کے نام مع عمدہ جات درج ذیل ہیں۔

- | نمبر شمار | نام افسران                   | گریڈ | مہرہ   | موجودہ تعیناتی  |
|-----------|------------------------------|------|--------|---|
| 1-        | چوہدری غلام سردور            | 17   | پنشنری | اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انتظامیہ) ڈائریکٹوریٹ جنرل سوشل ویلفیئر و سمن ڈومیسٹنٹ پنجاب لاہور |
| 2-        | مسز شعیبہ انصاری             | 19   | ممبر   | ڈائریکٹر اینڈ مین - ایچ۔  |
| 3         | محمد داؤد اقبال انڈر سیکرٹری | 18   | ممبر   | (TV-R) ریگولیشن ونگ ایس اور سی اے ڈی ڈیپارٹمنٹ سول سیکرٹریٹ لاہور                   |
| 4-        | شیخ عبدالغفار                | 18   | ممبر   | ذہنی ڈائریکٹر (پنشننگ) ڈائریکٹوریٹ سوشل ویلفیئر و سمن ڈومیسٹنٹ پنجاب لاہور          |
- (د) اسامیوں روزنامہ نوائے وقت اور جنگ میں مورخہ 2003-9-3 مشتمل کی گئیں۔
- (ه) نقل اشتہار اشہد تہتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) کسی فرد کو روزنامہ میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

محکمہ سماجی بہبود، فیصل آباد، 04-2002، فراہم کردہ

### بحث اور اخراجات کی تفصیل

- \*5316، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر سماجی بہبود اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ سماجی بہبود ضلع فیصل آباد کو سال 2002-03 اور 2003-04 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟
- (ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم surrender کی گئی؟
- (ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟
- (د) کتنی رقم سرکاری ملازمین افسران کوٹی۔ اے اڈی۔ اے کے سلسلے میں خرچ ہوئی؟
- (ه) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟
- (و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت ایئرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

- (ز) کتنی رقم یونٹیلیٹی بڑکی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟
- (ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟
- وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن ریسورسز،
- (الف) محکمہ سہجی سپورڈ کو سال 2002-03 میں 1,21,20,115 روپے اور سال 2003-04 میں 1,28,10,094 روپے فراہم کئے گئے۔
- (ب) I- سال 2002-03 میں 1,03,89,056 روپے اور سال 2003-04 میں 1,12,55,485 روپے خرچ ہوئے۔
- II- سال 2002-03 میں 17,31,059 روپے اور سال 2003-04 میں 15,54,609 روپے surrender کئے گئے۔
- (ج) سال 2002-03 میں 84,88,161 روپے اور سال 2003-04 میں 94,26,750 روپے سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر خرچ ہوئے۔
- (د) سال 2002-03 میں 2,26,536 روپے اور سال 2003-04 میں 92,12,779 روپے سرکاری ملازمین / افسران کے ٹی۔ اے۔ ڈی۔ اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئے۔
- (ه) سرکاری گاڑیوں کی خرید پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔
- (و) I- سال 2002-03 میں 73,840 روپے اور سال 2003-04 میں 77,406 روپے سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر خرچ ہوئے۔
- II- سال 2002-03 میں 1,68,054 روپے اور سال 2003-04 میں 2,20,610 روپے پٹرول پر خرچ ہوئے۔
- (ز) سال 2002-03 میں 2,92,441 روپے اور سال 2003-04 میں 3,16,211 روپے یونٹیلیٹی بڑکی ادائیگی پر خرچ ہوئے۔
- (ح) سال 2002-03 میں 22,37,516 روپے اور سال 2003-04 میں 61,00,440 روپے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

بیت المال سے گرانٹ حاصل کرنے والی این۔جی۔اوز

کی کارکردگی، فنڈز اور دیگر تفصیلات

81. سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پنجاب کی کن این۔جی۔اوز کو بیت المال سے موجودہ مالی سال کے دوران گرانٹ جاری کی گئی اور کل کتنی رقم اس میں ادا کی گئی ہے؟
- (ب) ہر این۔جی۔اوز کی علیحدہ علیحدہ گرانٹ کی تفصیل بتائی جائے؟
- (ج) متذکرہ این۔جی۔اوز کیا کام انجام دے رہی ہیں؟ کیا حکومت ان کے نام 'کلاکردگی اور فنڈز کے استعمال کی نگرانی کرتی ہے، تفصیل بتائی جائے؟
- (د) کیا این۔جی۔اوز کو جو فنڈز ادا کئے گئے ان کا باقاعدگی سے آڈٹ کیا جاتا ہے؟
- (ه) کیا کسی این۔جی۔اوز کے خلاف فنڈز کا غلط استعمال کرنے پر کارروائی کی گئی ہے تو تفصیل بتائی جائے اور اگر کارروائی نہیں ہوئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر ویمن ڈویلپمنٹ و ہیومن رانشس،

- (الف) پنجاب کی تمام ضلعی بیت المال کمیٹیوں نے کل 382 این۔جی۔اوز کو مالی سال 2002-03 کے دوران کل 20,348,830 روپے کی گرانٹ جاری کی ہے۔
- (ب) پنجاب کے تمام اضلاع کی این۔جی۔اوز کو دی گئی امداد کی تفصیل تترہ نمبر 1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) 1۔ مذکورہ این۔جی۔اوز مریضوں کو مفت ادویات، مفت معائنہ، فری لیبارٹری ٹیسٹ، علاج و معالجہ اور فری ادویات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر تعلیم فری فراہم کرتی

ہیں۔

2- غریب، یتیم طلباء و طالبات کو جدید تقاضوں کے مطابق انعامیشن ٹیکنالوجی سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ گردوں کے مریضوں کو مفت ڈائی لیسز کی سہولیت فراہم کی جاتی ہیں۔

3- غریب بیوہ خواتین کو رفاہی ادارہ جات کے توسط سے دستکاری کی ٹریننگ دی جاتی ہے اور ہنرمند ہونے پر ان کی بحالی کی جاتی ہے۔

4- محکمہ سوشل ویلفیئر اور ضلعی بیت المال کمیٹیاں ان رفاہی ادارہ جات کو دینے گئے فنڈز کے استعمال اور کارکردگی کا باقاعدہ جائزہ لیتی ہیں اور ان کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔

(د) این۔جی۔ اوز کو دینے گئے فنڈز کا باقاعدہ سالانہ آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے کرایا جاتا ہے۔

(ه) کسی این۔جی۔ اوز کے خلاف فنڈز کے غلط استعمال پر کارروائی نہیں کی گئی۔ کیونکہ کسی بھی رفاہی ادارے کے خلاف فنڈز کے غلط استعمال کی شکایت نہ ہوئی ہے۔ فنڈز کے استعمال کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی ہے۔ فنڈز کی نگرانی ممبران متعلقہ ضلعی بیت المال کمیٹی اور محکمہ سوشل ویلفیئر کے افسران کرتے ہیں۔

### پوائنٹ آف آرڈر

بحریہ ٹاؤن کے بارے میں اخباری خبر

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہوں گا۔ کل بھی احسان اللہ وقاص صاحب نے یہاں پر ایک پوائنٹ

raise کیا تھا تو اسے اس ایوان نے بڑا lightly لیا۔ اگر آپ آج کی "ڈان" لاہور کا میٹروپولیٹن سیکشن دیکھیں اور اس اخبار کی خبر کی authenticity کو کوئی چیلنج بھی نہیں کرتا۔ خبر یہ ہے کہ "Land Acquisition of Behria Town Denotified" جناب چیئرمین! مسئلہ یہ ہے کہ یہ ایک organized crime ہو رہا ہے اور اس میں یہ ہوا ہے کہ انہوں نے سیکشن 4 کے تحت Land Acquisition Act کے تحت وہ جو Land Acquisition for Specific Roads وغیرہ کے لئے کیا جاتا ہے اور اس میں انہوں نے کیا اور گورنمنٹ نے ایک بڑا اچھا اقدام کیا ہے کہ اس کو denotify کر دیا ہے۔ مگر جناب چیئرمین! اس denotify کا فائدہ اس وقت ہو گا کہ جو لینڈ انہوں نے under harassment کے ساتھ ایکواٹز کر لی تھی وہ denotify ہونے کے بعد ان کو واپس کی جائے۔ ابھی بھی دیکھیں کہ اس اخبار کی ہیڈ لائن پر کلرام بحریہ ٹاؤن پر لافٹی چارج ہو رہا ہے اور ان کے پاس 200 کیپٹل زمین ہے اور انہوں نے 20 ہزار کلرام ایٹو کر دینا ہے اور زمین بھی واپس denotify ہو گئی ہے اس کے لئے چاہتے کہ حکومت پنجاب ایک کمپنی بنائے، انکو اتری کرے کہ جن لوگوں سے یہ زمین acquire کی تھی۔ کیا یہ ان کے پاس واپس جانے گی؟ اور دوسری بھی جتنی کالونیز ہیں۔ ان کے بارے میں ایل۔ ڈی۔ اے نے بھی کہا ہے کہ یہ without our permission بن رہی ہیں۔ اس مسئلے پر حکومت انکو اتری کروانے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جس خبر کا حوالہ رانا آفتاب صاحب دے رہے ہیں یہ فی الحقیقت آج کے اخبارات میں آئی ہے اور جس طرح انہوں نے فرمایا تو چونکہ میرے متعلق یہ حکم نہیں ہے لیکن اخباری خبر کے حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ نے سیکشن 4 کا نوٹیفکیشن withdraw کیا ہے تو وہ ایک اچھا اقدام ہے جس سے زمینداروں کے حقوق کا تحفظ ہو گا لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ

رانا صاحب نے فرمایا کہ جن لوگوں کی زمین زبردستی سیکشن 4 کے نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد لی گئی تھی وہ ملاکن کو واپس کی جانے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سیکشن 4 کا نوٹیفکیشن جو ہوتا ہے that is only an intent to purchase land یا ایکواٹر لینڈ ہے زبردستی یا قانون اور ضابطے کے مطابق جو سرکاری طور پر خرید کی جاتی ہے وہ سیکشن 17 کے نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد کی جاتی ہے جو ابھی جاری نہیں ہوا تھا لیکن جو intent کا نوٹیفکیشن تقادہ بھی گورنٹ نے withdraw کر لیا ہے اور اسی لئے کیا ہے کہ زمینداروں کے حقد کا تحفظ کیا جاسکے۔ لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے یہ خبر بھی بعض اخبارات میں آئی ہے اور جو پوائنٹ کل احسان اللہ وقاص صاحب نے اٹھایا تھا کہ ہمارے بعض پرائیویٹ بندرز ایسے ہیں کہ ان کے پاس جو زمین موجود ہے وہ اس سے زیادہ فروخت کر رہے ہیں یا اخبارات میں اشتہارات دے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتھارٹی اہم معاملہ ہے اور حساس نوعیت کا معاملہ ہے اور ہمیں اس بات کا احساس ہے اور میں اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس پر نوٹس لے گی۔ متعلقہ سیکشنٹ کے اور ریونیو کے وزیر صاحبان تشریف نہیں رکھتے تو میں ان کے نوٹس میں بھی لاؤں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔

رانا شہناز اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر!

جناب چیئرمین!، جی، رانا صاحب!

رانا شہناز اللہ خان، جناب چیئرمین! اس میں یہ بات اتنی simple نہیں ہے جس طرح راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ حکومت نے ان زمینداروں کا تحفظ کیا ہے اور انہیں ان کی زمینیں واپس مل جائیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سارے عمل میں حکومت مجرمانہ غفلت کی مرتکب ہوئی ہے۔ بحریہ نافذ کے چیف ایگزیکٹو بر وقت ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ صوبے کے چیف ایگزیکٹو ان کے ساتھ ہوتے ہیں، گورنر کے ساتھ ہوتے ہیں۔ کہیں وہ شادیاں کروا رہے ہوتے ہیں، کہیں وہ خیرات تقسیم کر رہے ہیں اور privilege کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے یہ



سادا معاملہ کیا ہے اور اخبارات میں یہ خبر آئی ہے جس کی بعض ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ 6 کھنٹے میں لوگوں کو قلم sale کر کے 34- ارب روپے اکٹھا کیا گیا ہے۔ اب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے denotify کر کے ان زمینداروں کا تحفظ کر دیا ہے۔ انہوں نے چند زمینداروں کا تحفظ تو کر دیا لیکن ان ہزاروں لوگوں کا کیا بنا ہوا جن سے 34- ارب روپے اکٹھا کر لیا گیا اور ان کو simple ایک کلغذ کا پرزہ فروخت کر دیا گیا ہے۔ اس میں ایک جبرمانہ غفلت ہے اور یہ سب کچھ حکومت کے نوٹس میں ہے اور اخبارات میں آتا رہا ہے کہ وہاں یہ لائسنس چارج ہوا ہے۔ اخبارات کے پورے پورے صفحے پر اشتہار دیا ہوتا ہے۔ ان پرائیویٹ بلڈرز یا ڈویلپرز کے پاس نہ تو کوئی جگہ ہوتی اور نہ کوئی اس جگہ کی notification ہوتی ہے۔ کل simple ایک اشتہار تھا کہ تین کلومیٹر فیروز پور روڈ اب پتا نہیں فیروز پور تین کلومیٹر کہاں سے شروع ہو کر کہاں پر ختم ہوتے ہیں۔ اور وہ ایک خود ساختہ سائنس بنا کر اخبار میں اشتہار دے دیتے ہیں اور میڈیا پر ایڈورٹائزمنٹ چلانا شروع ہو جاتی ہے اور پھر لوگوں سے اربوں اور کروڑوں روپے اکٹھا کر لیا جاتے۔ اب انہوں نے یہ جو denotify کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے وہ لوگ suffer کریں گے جنہوں نے 34- ارب روپے صرف سادہ کلغذ کے لئے جمع کروایا۔ اسی طرح سے کوآپریٹو سیکنڈل ہوا تھا۔ جب یہ معاملہ شروع ہوا تو اس وقت حکومت نے غفلت کی اور بر وقت اس کا نوٹس نہ لیا اور بعد میں صورتحال یہ ہوئی کہ بعض کوآپریٹو سوسائٹیوں کے پاس ان کی liabilities سے زیادہ assets تھے۔ اگر ان کی liabilities جو 80 کروڑ روپے کی تھیں تو ان کے پاس assets کی قیمت 90 کروڑ روپے تھی۔ لیکن بعد میں پھر وہ جس طرح سے ہوتا ہے کہ جو ٹھیک تھا وہ بھی ساتھ ہی جاتا رہا اور جو غلط تھا اس نے تو جانا ہی جانا تھا۔ اس طرح سے اس وقت اربوں روپے ضرب لوگوں کی پینشنوں کا ڈوب گیا اور آج تک اس کا کوئی مداوا نہیں ہوا۔ آج تک کسی کو 25 فیصد اور کسی کو 50 فیصد مل رہا ہے۔ یہ بھی اب اسی طرح سے ہو گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو پرائیویٹ ڈویلپرز یا بلڈرز ہیں وہ سارے ہی اسی فراڈ میں گئے ہونے ہیں لیکن ان میں چند ایسے لوگ ہیں جو حکومت کی ایما پر یا حکومت کی جبرمانہ غفلت کی وجہ سے کر رہے ہیں اور اس وجہ سے نہ صرف ہزاروں لاکھوں لوگ متاثر ہوں گے بلکہ جائز کام کرنے والے لوگ بھی متاثر ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر باقاعدہ قانون سازی ہونی چاہیے اور اس پر باقاعدہ کوئی اتھارٹی ہونی چاہیے۔ ڈیفینس ہاؤسنگ سوسائٹی کے پاس اربوں

روپے کا بجٹ ہے لیکن یہاں کوئی ایسے رولز نہیں ہیں کہ ان سے کہا جائے کہ جو سوسائٹی اتنا بڑا علاقہ develop کر کے کروڑوں اربوں روپے منافع کماتی ہے وہیں کوئی low income housing scheme بھی بن جائے۔ ان پر یہ ہو کہ آپ 10 فیصد اراضی پر low income housing scheme بنائیں گے، 3 مرد اور 5 مرد کے مکان بنائیں گے۔ اور لوگوں کو installment case پر آپ دیں گے لیکن ایسا کوئی بھی قانون موجود نہیں ہے کہ اگر آپ نے 200 پلاٹ آفر کرنے ہیں تو اس کے against آپ کے پاس زمین ہونی چاہیے لیکن ایسا نہیں ہے۔ آپ کے پاس ایک کنال نہ ہو، آپ کے پاس کوئی رجسٹری نہ ہو، آپ کا کسی کے ساتھ کوئی agreement نہ ہو لیکن آپ آٹھ ہزار کنال کی سوسائٹی announce کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں جناب چیئرمین! ان کو کوئی definite بات کرنی چاہیے اور یہ اس بارے میں کوئی legislation لے کر آئیں اور اس بارے میں یہ آج سے کوئی پابندی لگائیں۔ یہ نہیں ہے کہ آج بات ہو گئی ہے اس کے بعد دو مہینے بعد دوبارہ پوائنٹ آؤٹ کیا جائے۔

جناب چیئرمین، بہت شکریہ۔

چودھری عبدالغفور خان، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

چودھری عبدالغفور خان، جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ، میں رانا صاحب کی بات کو تمہوڑا سا آگے بڑھانا مناسب سمجھوں گا کیونکہ یہ اس وقت کی ضرورت ہے۔ جب کل یہ فارم تقسیم ہو رہے تھے تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہاں پر موجود تھے اور پولیس بھی کافی موجود تھی وہاں پر لافنی چارج بھی ہوا۔ جناب والا! قلم کی بات یہ ہے کہ پانچ سو روپے کا یہ فارم کل کی تاریخ میں پالیس پالیس ہزار کا فروخت ہو چکا ہے۔ چلیں ہم وقتی طور پر یہ مل لیں کہ یہ پرائیویٹ بلڈرز ہیں لیکن میں اس معزز ایوان کے علم میں لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسی طرح کا ایک اور کام ہمارے ضلع لاہور میں ہو رہا ہے جس کی سرپرستی لاہور کے ضلعی ناظم کر رہے ہیں وہ کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے "کابھنا" کے نزدیک بہت سستے دعوں میں زمین خریدی ہے اور نیو ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے اب اسی قسم کا جس طرح یہ بحریہ ٹاؤن والے سب کچھ کر رہے ہیں اسی طرح کا ایک بہت بڑا فراڈ جو دو، تین چار لاکھ روپے فی ایکڑ کے حساب سے لی گئی

زمین ہے ضلعی ناظم اور ٹاؤن کے ناظم اس میں involve ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پر ایک کمیٹی بنائی جانے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ضلعی حکومتیں بھی اسی سسٹم کا ایک حصہ ہے تو پھر موجودہ حکومت کی بھی اس میں بدنامی ہے کہ ایک شخص کو ضلعی ناظم بنا دیا جائے وہ اسی ضلع کے زمینداروں سے تھوڑے تھوڑے پیسوں میں زمین خرید کر نیو ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے بہت بڑا فراڈ کرنے لگے۔ جناب والا! ماڈل ٹاؤن میں یہ ہو رہا ہے کہ وہاں زسری والوں کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں کہ اس کو خالی کر دیں اور ضلعی ناظم کے کنٹرول میں ماڈل ٹاؤن میں جو بیسیوں کنال زمین موجود ہے اسے کسی نے نوٹس جاری نہیں کیا۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ پنجاب کا مسئلہ ہے اس میں حکومت یا ایوزیشن کی بات نہیں ہے لہذا اس پر فوری طور کمیٹی تشکیل دی جائے جو معاملات کی چھان بین کر کے ایوان میں رپورٹ پیش کرے۔

جناب چیئرمین، شکر یہ، جی راجہ بشارت صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میری گزارش یہ ہے کہ ایک بہت اہم مسئلہ تھا جس کی طرف رانا آفتاب صاحب اور رانا حمزہ اللہ نشاندہی کر رہے تھے لیکن میرے بھائی نے ایک بالکل علیحدہ پنڈورا باکس کھولنے کی کوشش کی ہے وہ بالکل الگ معاملہ ہے۔

سب سے پہلے تو میں اس بات پر اعتراض کرتا ہوں کہ جو الفاظ انہوں نے ضلعی ناظم صاحب کے متعلق استعمال کئے ہیں وہ اتہائلی نامناسب ہیں وہ کسی بھی فراڈ کے مرتکب ہو رہے ہیں اور نہ ہی ماڈل ٹاؤن کی سوسائٹی کے ساتھ ضلعی ناظم کا تعلق ہے وہ independent سوسائٹی ہے اگر وہ سوسائٹی اپنی expansion کے متعلق کوئی اقدامت کر رہی ہے تو وہ اس سوسائٹی کی طرف سے نوٹسز ہونے لگے نہ کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے ہیں۔

دوسری اہم بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رانا حمزہ اللہ صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں کوئی legislation ہونی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتہائلی اہم اور ضروری ہے اور حکومت پہلے سے ہی اس پر کام کر رہی ہے۔ ہم Land Acquisition Act میں بھی ترمیم لے کر آ رہے ہیں اور جس ترمیم کے تحت جو compulsory land acquisition کا

مصلحہ ہے۔ یہ آپ کے علم میں ہے کہ اختیارات ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ کونسلز کے پاس ہوتے تھے اور متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر وہ اختیارات استعمال کیا کرتا تھا لیکن اب حکومت یہ فیصلہ کر رہی ہے اور ہم یہ ترمیم لسنے کی کوشش کر رہی ہے جو زیر غور ہے کہ یہ اختیارات ضلعی کی سطح سے لے کر صوبائی حکومت کے پاس لے آئیں، بورڈ آف ریونیو کے پاس لے آئیں تاکہ ضلعی کی سطح پر اس اختیار کو misuse نہ کیا جاسکے۔ دوسرا کام ہم یہ کر رہے ہیں کہ جتنی بھی پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی ہیں ان کے لئے ہم ایک باقاعدہ قانون وضع کر رہے ہیں کہ کوئی بھی سوسائٹی اپنی سکیم کو announce کرنے سے پہلے حکومت کو یہ ensure کرے گی کہ اس کے پاس اتنی زمین موجود ہے اس لئے وہ یہ سکیم announce کر رہا ہے۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ایک عام آدمی جو ان سے پلاٹ خریدے گا اس کے معاملہ کا تحفظ ہو سکے گا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میرے بھائی نے یہ کہا کہ کل لائسنس چارج ہوا اس کا حکومت سے کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ اگر ایک آدمی یہ ایشیا دیتا ہے کہ وہ مٹل چیز بیچنا چاہتا ہے وہاں خریداروں کی لائسنس لگ جاتی ہیں تو اس میں حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ جس طرح Land Revenue Act میں یہ کہا جاتا ہے کہ مشتری ہو سہا بائش تو زمین خریدنے والے کو پہلے ہی یہ علم ہونا چاہیے کہ اگر کوئی سوسائٹی announce کرتی ہے اور وہاں کوئی وجود ہی نہیں ہے تو اگر وہ اس کی صرف فائل خریدتا ہے تو فائل خریدنے والے کو پہلے اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ وہ صرف فائل خرید رہا ہے، زمین نہیں خرید رہا ہے کیونکہ اس صارف کو تو پہلے ہی معلوم ہوتا ہے۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں ان سوسائٹیز کو regulate کرنے کے لئے بلدیاتی اداروں کو بھی ہدایت کی گئی ہیں اور باقاعدہ کنٹونمنٹ کے علاقوں میں کنٹونمنٹ بورڈ نے بھی یہ اقدامات شروع کئے ہیں کہ وہ تمام سوسائٹیز سے اس بات کی باڈی پرس کر رہے ہیں کہ جو بھی سوسائٹیز N.O.C کے بغیر ہیں ان کو انہوں نے کہا ہے کہ ایک مہینے کے اندر اندر اپنی formalities کو مکمل کریں، N.O.C حاصل کریں پھر سوسائٹیز announce کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس سلسلے میں اقدامات کر رہی ہے۔

میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں جو بھی قانونی اقدامات ایک عام آدمی کے معاملہ کو تحفظ دینے کے لئے کئے جاتے ہیں وہ ہم کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہم جلد کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، راجہ صاحب! کیا آپ پندرہ دن میں یہ رپورٹ پیش کر سکتے ہیں؟ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اس سلسلے میں رپورٹ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین، نہیں! آپ ان کے paper check کرنے کے لئے کسی کی ڈیوٹی لگائیں یہ نہ ہو کہ لوگ ٹ جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے مناد کے تھظ کے لئے اقدامات کئے جائیں گے اور جو اقدامات ہم اٹھائیں گے ہم اس معزز ایوان کو بھی اس سے آگاہ کریں گے اور جو legislation لارہے ہیں اس کی بھی تفصیل ہم بتادیں گے۔

جناب چیئرمین، راجہ صاحب! legislation تو دیر میں آنے گی لیکن آپ یہ رپورٹ 7 دن کے اندر ایوان میں پیش کریں کہ اس سلسلے میں کیا ہو رہا ہے اور حکومت کیا کر رہی ہے؟ وزیر قانون و پارلیمانی امور، ٹھیک ہے جناب سپیکر! 7 دن میں رپورٹ آجانے گی۔ جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔

چودھری عبدالغفور خان، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی! چودھری صاحب!

چودھری عبدالغفور خان، جناب چیئرمین! جو بات راجہ صاحب نے کہی ہے میں ضلعی ناظم کے بارے میں ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں اس کی رپورٹ ایک ہفتے تک آجانے گی۔ ویسے راجہ صاحب! آپ ان کو بلا لینا اور بلا کر ان کی بات سن لینا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! جو شخص کسی بھی علاقے میں میں سمجھتا ہوں کہ اگر اب رانا صاحب کو اس کمیشن میں شامل کیا جائے تو ان کا کوئی personal interest نہیں ہے۔ آپ ہر اس رکن کو وہاں پر شامل کر سکتے ہیں یا ان سے مشورہ لے سکتے ہیں جس کا اپنا personal interest نہ ہو۔ موصوف تو وہاں پر خود پر اپنی ڈینگ کا کام کرتے ہیں۔ ان کا تو وہاں پر personal interest ہے۔ ان کو ہم وہاں پر شامل نہیں کر سکتے۔ ہم

independent لوگوں کو جن کا وہاں پر ذاتی مفاد نہیں ہو گا ان سے رائے یا مشورہ ضرور لے سکتے ہیں۔

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! [\*\*\*\*\*] (قطع کلامیں)

جناب چیئرمین، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ چودھری صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب چیئرمین! یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ آپ کے کہنے سے پہلے حذف کر دیئے ہیں۔ جی رانا مناء اللہ خان صاحب! میں نے رانا مناء اللہ خان کو floor دے دیا ہے۔ رانا صاحب! آپ بات کریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! وزیر صاحب نے دمکلی آمیز انداز میں بات کی ہے۔ وزیر صاحب معزز رکن سے معذرت کریں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! بات کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! یہ معاملہ جو پرائیویٹ ڈویژن کے حوالے سے ہے یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے اور میں اس بات کو appreciate کرتا ہوں کہ جو response اور نوٹس لاء منسٹر صاحب نے اس بارے میں لیا ہے لیکن اس معاملے کی urgency کے پیش نظر کیونکہ یہ legislation کا معاملہ ہے اور اس میں بہت سارے جو aspects ہیں انہوں نے cover ہونا ہے تو اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ urgency کو پیش نظر رکھتے ہوئے لاء منسٹر صاحب اس بارے میں کوئی تموزا بہت یعنی کوئی وقت کا تعین کر دیں اور اس بارے میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی دھامت بھی ایسی آجانے کہ لوگ مزید نہ ٹھہریں۔

\* حکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! ایک ہفتے کے اندر وہ اس ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے۔  
رانا مناء اللہ خان، ٹھیک ہے جی۔

### تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین، یہ میں نے رولنگ دے دی ہے۔ وہ فیصد کریں گے اور بتائیں گے۔ اگر جن ممبران کی لن کو ضرورت ہوگی تو وہ ان کو بلا سکتے ہیں۔ اگر کوئی از خود غشی سے جانا چاہے تو ان کے دروازے چیمبر میں کھلے ہیں۔ اب تحاریک استحقاق شروع کی جاتی ہیں۔ ہر اشتیاق احمد صاحب!

ایس۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) کی جانب سے پیر بنیامین

کی نعش لواحقین کے حوالے کرنے کے بارے میں طے شدہ

### پروگرام کی خلاف ورزی

ہر اشتیاق احمد، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 27-جون 2004 کو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے نائب صدر اور سابقہ صوبائی وزیر پیر بنیامین رضوی کو دہشت گردی کا نشانہ بناتے ہوئے قتل کر دیا گیا۔ ان کی نعش کو پوسٹ مارٹم کے لئے میوہسپتال پہنچایا گیا۔ جب میں اور میرے ساتھ دیگر معزز اراکین صوبائی اسمبلی میوہسپتال پہنچے تو وہاں پر خواجہ سعد رفیق اور ملک پرویز ایم۔ این۔ اے، اراکین قومی اسمبلی اور دیگر معززین کافی تعداد میں موجود تھے۔ ہم نے ایس۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) لاہور چودھری شھتات احمد سے request کی کہ پوسٹ مارٹم کے بعد پیر صاحب کی نعش کو ان کے لواحقین کے سپرد کر دیا جائے تاکہ لاہور میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد تمیز و تکفین کے لئے لواحقین ان کی نعش کو اپنے آبائی شہر پھالیہ ضلع سنڈی

بہاؤ الدین لے جا سکیں۔ چنانچہ ہماری request پر ایس ایس پی مذکورہ نے اتفاق کیا اور یہ یقین دہانی کروائی کہ پوسٹ مارٹم کے بعد نعش کو ان کے لواحقین کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ہمارے درمیان یہ بھی طے پایا کہ پیر صاحب کی نعش کو ان کی لاہور والی رہائش گاہ سے براستہ بند روڈ داتا دربار پہنچایا جائے گا اور صبح 10 بجے کے لئے آپ غازی جنازہ کا اہتمام کر لیں۔ اس ضمن میں ہم نے تمام تر انتظامات مکمل کر لئے تھے مگر ایس ایس پی (انوسٹی گیشن) مذکورہ نے مصلدہ کے برعکس پوسٹ مارٹم کے بعد لواحقین کو جانے بغیر اور ان سے اجازت حاصل کئے بغیر راتوں رات پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ نعش کو پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین پہنچا دیا گیا اور یہاں لاہور میں ان کی غازی جنازہ ادا کرنے کے سارے انتظامات دھڑے دھڑے رہ گئے۔

جناب سیکرٹری میرے ساتھ دیگر معزز اراکین صوبائی و قومی اسمبلی و ضلع بھر سے آنے ہونے عوام اور مسلم لیگی عہدیداران کی موجودگی میں لاہور پولیس کے اہتمامی ذمہ دار آفیسر ایس۔ ایس۔ پی (انوسٹی گیشن) نے غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے مجھے کرائی گئی یقین دہانی اور طے پانے گئے مصلدہ سے کی صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

مہر اشتیاق احمد، جناب چیئرمین! شارٹ سیٹمنٹ۔۔۔

جناب چیئرمین، ایک منٹ پہلے جواب تو سن لیں کوئی آیا ہے یا نہیں؟۔۔۔ جی، پہلے شارٹ سیٹمنٹ دے لیں۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سیکرٹری ایہ 26 اور 27 تاریخ کی درمیانی رات تھی۔ رات اڑھائی اور تین بجے کا یہ مصلدہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا سیاہ دن تھا۔ قتل و غارت تو پہلے بھی بہت ہوتی رہی لیکن یہ 27 تاریخ کا دن اس لحاظ سے اور بھی سیاہ ہے کہ اس دن اس معزز ایوان کے جو رکن رہے ہیں ان کا غازی جنازہ بھی ادا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔



جناب سپیکر! پاکستان اس لئے حاصل نہیں کیا گیا تھا کہ یہاں ہمارے بچے بھیک مانگتے پھریں۔ یہاں نہ کسی کی جان محفوظ ہو، نہ عزت محفوظ ہو، نہ مال محفوظ ہو اور پھر ہم اپنی ایڈجی رسومات بھی ادا نہیں کر سکتے۔ کتنی عجیب سی بات ہے؟ اس سے پہلے کہ میں اور بات کروں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ پنجاب کی حکومت ان سب معاملات کی ذمہ دار ہے۔ کسی بھی حکومت کی اولین ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ عوام کی جان و مال کا تحفظ کرے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ حکومت کی اس میں غفلت ہے، وہ یہ کہ پچھلے دنوں چودہ چودہ ڈیکریٹیں ایک دن میں رپورٹ ہوئی ہیں، باقی کئی رپورٹ درج ہی نہیں ہوئی ہیں وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے اور ایک ایسے شخص کو جو صرف ایف۔ اے پاس ہے اور ڈی۔ ایس۔ پی ہے۔ اسے shoulder promotion دے کر ایس۔ ایس۔ پی کے عہدے پر لگا دیا ہے، کتنی بد قسمتی کی بات ہے۔ لاہور کی 60 لاکھ کی آبادی ہے اور 60 لاکھ کی آبادی کو اس کے رجم و نوازش پر جموڑ دیا گیا ہے۔ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی طرف سے بہترین کوشش کرے، بہترین انتظامات کرے، best available resources کو استعمال کرے، جتنے بھی preventive actions یا measures ہیں وہ لے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی یہ غفلت مجرمہ ہے کہ جب ایس۔ ایس۔ پی موجود ہیں تو آپ نے ایک ڈی۔ ایس۔ پی کو انوسٹی گیشن کے لئے لگا دیا ہے۔

جناب چیئرمین، یہ علیحدہ بات ہے۔ ان کا جواب تو سن لیں۔ آپ لاہور پر تقریر نہیں کر رہے۔ ہر دور میں ایسی posting ہوتی رہی ہے۔ رانا معتبول ایس۔ پی تھا اس کو ڈی، آئی، جی لگایا گیا تھا۔ یہ بات جموڑیں۔ پلیز اینٹو جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ تشریف رکھیں۔

مہر اشتیاق احمد، میری بات سنیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ اگر وہ غلط تھا تو یہ بھی غلط ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ بیٹھ جائیں۔

مہر اشتیاق احمد، نہیں جناب امیری بات سن لیں۔

جناب چیئرمین، نہیں! میں بات نہیں سنتا، آپ بیٹھ جائیں، rule out کرتا ہوں۔ میں نے

out of turn آپ کو اجازت دی تھی۔ یہ میں نے غلط کیا تھا۔ اب میں اس کو rule out کرتا ہوں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ تشریف رکھیں۔ میں نہیں سنتا۔ آپ کی تحریک dispose of ہو گئی

تھی تو میں نے دوبارہ اسے admit کیا۔ اب آپ یہ خیال کر رہے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد، آپ میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین، میں نہیں سنتا۔ تشریف رکھیں۔

مہر اشتیاق احمد، اگر آپ نے مہربانی فرمائی تھی تو یہ میرا حق تھا۔ یہ ہماری جان و مال کا مسئلہ ہے۔ آپ سننا نہیں چاہتے۔ ہمارے اہل لاہور کی جان و مال کا مسئلہ ہے۔ کل کو ہر رکن کی باری آسکتی ہے۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔ not allowed بیٹھ جائیں۔ یہ تحریک استحقاق میری نظروں میں نہیں بنتی۔ میں نے آپ کی باتیں سن لی ہیں۔ تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔ not allowed۔ یہ بات نہیں ہو گی۔ اگر آپ کو غلط طور پر ناظم دیا گیا ہے تو آپ اٹاچد کر رہے ہیں۔ آپ کی باتیں سن لی ہیں۔ اب لاہ منسٹر صاحب کا جواب سن لیں۔

مہر اشتیاق احمد، آپ میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین، میں نہیں سنتا۔ جی راج صاحب! اس کا جواب دیں۔ (قطع کلامیں)

یہ dispose of ہو گئی تھی پھر میں نے admit کیا۔ یہ کیا بات کر رہے ہیں؟ ٹھیک ہے، میں نے فیصد دے دیا ہے۔ راج صاحب بیان دیں گے۔ جی راج بھارت!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل آپ کا فرمانا درست ہے کہ یہ تحریک استحقاق dispose of ہو چکی تھی اور dispose of ہونے کے باوجود آپ نے اس کو دوبارہ revive کیا اور آپ نے in order قرار دے کر آج کے لئے اس کو fix کیا۔ میں اس تحریک استحقاق کے بارے میں معزز رکن سے سوال کرنے کا پورا حق رکھتا ہوں کہ یہ بتائیں کہ اس پوری تحریک استحقاق میں ان کا استحقاق کہاں پر مجروح ہوا ہے؟ کون سا ایسا تحریری معاہدہ تھا جس کی violation ہوئی ہے؟ وہ معاہدہ معزز رکن آپ کو دے دیں اور پھر آپ اگر اس کو منظور کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ نہ ان کے ساتھ کسی نے تحریری معاہدہ کیا ہے نہ ان کے ساتھ کسی نے وعدہ کیا ہے۔ اگر امن و امان کی صورت حال کے حوالے سے کوئی بات ہوئی ہے تو میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کیونکہ Call Attention Notice پر بھی اس حوالے سے بات ہو چکی ہے۔ تحریک اتوانے کار پر بات ہو چکی ہے اور اس واقعے کے بارے میں پوائنٹ آف آرڈرز پر بھی بات ہو چکی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اس پر بات کرنا مناسب نہیں ہے لیکن میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا استحقاق کسی طور مجروح نہیں ہوا ہے۔ پیر صاحب کی میت ان کے بھائی لے کر گئے ہیں ان کے حوالے کی گئی ہے۔ ان کا باقاعدہ ان کے آبائی گاؤں میں جنازہ ہوا ہے۔ غالباً محترم رکن نے بھی ان کے جنازے میں شرکت کی ہو گی۔ تو اس لئے ان کا استحقاق کسی طور پر بھی مجروح نہیں ہوا ہے۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ اس تحریک کو rule out فرمائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئر مین، رانا حمنا اللہ صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

رانا حمنا اللہ خان: جناب چیئر مین! میں اس بات کی نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ جب معزز رکن اپنی تحریک استحقاق پر short statement دے رہے تھے تو بات نے نامناسب رخ اس وقت اختیار کیا جب چیئر کی طرف سے ایک counter argument یا جواب آیا ہے۔ معزز رکن نے چودھری شہنشاہ صاحب کے متعلق کہا کہ انھیں out of turn shoulder promotion دے کر یہاں پر دکایا گیا ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے پچھلے دور کی ایک مثال دی جس سے بات جذباتی انداز میں آگئی۔

جناب چیئر مین، رانا صاحب! کیا اس تحریک کے مطابق ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے؟ آپ بتائیں کہ اس میں کہاں استحقاق مجروح ہوا ہے؟ آپ بیٹھ جائیں۔

رانا حمنا اللہ خان: پھر آپ نے وہی انداز شروع کر دیا ہے۔

جناب چیئر مین، میں نے تو ان کی تحریک کو out of turn take up کیا ہے لیکن اس تحریک میں معزز رکن کا privilege breach نہیں ہوا ہے۔

رانا حمنا اللہ خان: جناب چیئر مین! میری آپ ایک منٹ بات تو سن لیں۔ راجہ صاحب اس تحریک کو pending کروالیں اور صرف ایک چیز کی انکوائری کروالیں۔ تمام اراکین صوبائی اسمبلی کو باقاعدہ طور پر آئی۔ جی پولیس پنجاب اور چودھری شہنشاہ صاحب جو کہ اس وقت ایس۔ ایس۔ پی (آپریشن) اور investigation تھے نے خود بلوایا اور کہا کہ یہ معاملہ امن و امان سے متعلق ہے۔ آپ ایسا کریں کہ ہمارے ساتھ اس حوالے سے تعاون کریں۔ ہم آپ کے ساتھ

جو بات کریں گے اسے پورا کریں گے لیکن آپ امن و امان کی صورتحال کے حوالے سے ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ باقاعدہ طور پر وہاں پر بیٹھ کر ایک بات طے ہونی جبکہ بعد میں اس بات کو violate کیا گیا۔ میں محترم راجہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ کیا اس شہر سے منتخب ہونے والے دس بارہ اراکین اسمبلی کے ساتھ انتظامی آفیسر کی طرف سے کئے گئے وعدہ سے انحراف کرنا مناسب ہے؟ یہ ایک نازک مسئلہ تھا۔ اگر میرے بنیامین رضوی صاحب کی نماز جنازہ یہاں لاہور میں ہو جاتی تو بہت سارے لوگ شامل ہو جاتے۔ چونکہ ان کی رہائش لاہور میں تھی وہ کلنی حرم سے لاہور میں رہ رہے تھے۔ یہاں ہزاروں لوگ نماز جنازہ پڑھنا چاہتے تھے اور پھر اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ جب ہم نے ایک commitment دے دی تھی کہ امن و امان کی کوئی صورتحال پیدا نہیں ہونے دی جانے گی۔ انہوں نے ہم سے ایک commitment لی اور ایک commitment دی جسے بعد میں انہوں نے violate کیا۔ اس کا کوئی احساس نہیں کیا، نوٹس نہیں لیا۔ کیا اس میں breach of privilege involve نہیں ہوتا؟ اس میں کوئی اغلاقی یا سماجی قدغن در نہیں آتی؟ وزیر قانون صاحب صرف اس بات کی انکوائری کر لیں کہ کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟

وزیر قانون و پالیسی امور، جناب جتیرمین! جو کچھ رانا صاحب فرما رہے ہیں، مجھے ان کا احترام ہے لیکن ان سارے معاملات پر پہلے اس معزز ایوان میں بات ہو چکی ہے۔ اب صرف ایک معزز رکن کے استحقاق کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ معزز ممبر نے کہاں پر اپنی تحریک میں لکھا ہے کہ کسی نے ان کے ساتھ بدتمیزی کی ہے، کسی نے ان کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے؟ اگر وہ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ معاملہ کیا گیا تھا اور اس کی خلاف ورزی ہوئی ہے اس وجہ سے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو وہ معاملہ مجھے دکھا دیں۔ آئی۔ جی صاحب نے نہ کوئی ایسا وعدہ کیا نہ ہی معاملہ ہوا۔ اگر کسی ڈی۔ ایس۔ پی نے بات کی ہے، نماز جنازہ کے حوالے سے بات ہوئی کہ غلط جگہ نماز جنازہ ادا کی جانے لگی اور وہ نہ ہو سکی تو اس میں معزز رکن کا استحقاق کہاں مجروح ہوتا ہے؟ میں تو صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، تو یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک مہر اشتیاق صاحب کی ہے۔ ان کی settlement ہو چکی ہے۔ لہذا وہ اپنی تحریک کو واپس لینا چاہتے ہیں۔ اگلی تحریک چودھری عارف محمود گل صاحب کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے ہیں لہذا ان کی تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اس سے اگلی تحریک جناب فیصل حیات جوانہ صاحب کی ہے۔

راوی پل پر موٹروے پولیس آفیسر کا ایم۔ پی۔ اے

سے توہین آمیز سلوک

جناب فیصل حیات جوانہ، جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 27-8-04 کو تقریباً ساڑھے تین بجے میں لاہور سے جھنگ جا رہا تھا۔ جب میں راوی پل پر ٹول ٹیکس دے کر آگے نکلنے کا تو M-2 بیٹ 8 کے P.O. غلام نواز نے مجھے روکا اور کہا کہ آپ موبائل فون سن رہے تھے۔ لہذا آپ کا چالان ہو گا۔ میں نے کہا میں موبائل فون نہیں سن رہا تھا بلکہ میرے ہاتھ میں تھا اور بند تھا اور میں اسی ہاتھ سے پیسے دے کر چٹ حاصل کر رہا تھا جب اس نے میرے ساتھ بحث شروع کر دی تو میں نے کہا میں ایم۔ پی۔ اے ہوں اور میں نے موزوں سے قوانین کی کوئی خلاف ورزی نہ کی ہے۔ جس پر مذکورہ P.O. سچ پا ہو گئے اور کہا پہلے تو شاید میں آپ کا چالان نہ کرتا لیکن اب آپ ایم۔ پی۔ اے بنا کر مجھ پر رُعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں دیکھوں گا کہ MPAs کے کیا اختیارات ہیں اور میرے کیا؟ آپ کو جرمانہ ادا کرنا ہو گا اور مزید مذکورہ P.O. نے میری کاڑی کا چالان کرنے کے بعد مجھے آدھ کھنڈ بلاوجہ روکے رکھا اور اتھلی نازیبا الفاظ استعمال کئے اور سب کچھ اس نے میرے بطور ایم۔ پی۔ اے تعارف کروانے کی وجہ سے کیا ورنہ شاید میرے ساتھ وہ اتنی بدتمیزی نہ کرتا۔ مذکورہ P.O. کے اس رویے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور

اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جانے۔

جناب چیئرمین، جی 'راجہ صاحب!'

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! یہ ابھی تک circulate نہیں ہوئی، مجھے تو اس کی کاپی بھی ابھی نہیں ملی ہے۔ اس کو آپ Monday تک کے لئے pending فرمادیں۔

### تحاریک التوانے کار

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ یہ تحریک Monday تک pending کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوانے کا شروع کی جاتی ہیں۔

چودھری عارف محمود گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'فرمائیں!'

چودھری عارف محمود گل: جناب والا! فیصل حیات جو ان صاحب سے پہلے میری تحریک استحقاق تھی۔

جناب چیئرمین، چونکہ آپ اس وقت تشریف نہیں رکھتے تھے اس لئے وہ dispose of چکی ہے۔ آپ نئی جمع کروادیں ہم اسے پیر کو take up کر لیں گے۔ تحریک التوانے کا نمبر 653 محمد اقبال پنز صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ وزیر معدنیات نے جواب دینا تھا۔ وزیر صاحب موجود ہیں۔ کیا آپ کو اس کی کاپی مل گئی ہے؟ اس کا جواب آ گیا ہے؟ وزیر معدنیات، جی نہیں، مجھے اس کی کاپی نہیں ملی۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ Monday تک کے لئے pending ہے۔ میرا کونشاء اللہ اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین، پلین 'اسے Monday تک pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک جناب آفتاب احمد خان صاحب کی طرف سے ہاؤسنگ سے متعلق ہے۔ یہ بھی pending چلی آ رہی ہے۔ آج کیلئے صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں۔ کیا آج آپ اس کا جواب دیں گے؟

پانی کے ناجائز کنکشن دینے کی وجہ سے محکمہ واسا

کو کروڑوں روپے کا نقصان

(---جاری)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔

جناب چیمبرمین! معزز ارکان اسمبلی نے جس تحریک کے بارے میں ذکر کیا ہے اس بات حقیقت کچھ یوں ہے کہ واسا کارپوریٹشن سٹاف باقاعدگی سے اپنے وارڈوں میں بلوں کی ترسیل کرتا ہے اور جہاں جہاں وائر کنکشن میٹر ہیں وہیں پر میٹر ریڈر باقاعدگی سے ریڈنگ لینے جاتا رہتا ہے۔ جہاں کہیں ناجائز کنکشن لگانے جاتے ہیں ان کی فوری طور پر رپورٹ منتقلہ آفسر کو کرتا ہے۔ ایسے ناجائز کنکشنوں کو ایک سال کا جرمانہ ڈال کر پاس کر کے فوری ریکارڈ پر لیا جاتا ہے اور صارف کو بل جاری کر دیا جاتا ہے۔ واسا لاہور نے نومبر 2001 میں ایک سروے کروایا تھا جس کے نتیجے میں پچاس ہزار ناجائز کنکشنوں کی نشاندہی کی گئی۔ واسا management نے اب اپنے تمام فیڈ سٹاف کو حکم دیا ہے کہ وہ 30-ستمبر 2004 تک اپنے اپنے علاقے میں تمام ناجائز کنکشنوں کو چیک کریں اور کوئی وارڈ ایسی نہ رہ جائے جہاں کوئی غیر قانونی وائر کنکشن ہو۔ اگر ان کے علاقوں میں کوئی ناجائز کنکشن پکڑا گیا تو ذمہ دار فیڈ سٹاف کے خلاف فوری انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ موجودہ مالی سال کے دوران ریونیو فیڈ سٹاف نے مورخہ 31 اگست 2004 تک 1887 ناجائز کنکٹ رپورٹ کئے ہیں اور ان کو واسا billing میں لیا گیا ہے۔ جہاں تک فیڈ سٹاف تبدیل کرنے کا تعلق ہے ان کا کام گھر گھر بل مہینگانا ہوتا ہے۔ لہذا ان کی تبدیلی سے صارفین کو بل مہینگانا مشکل ہو سکتا ہے۔ بہر کیف راشی فیڈ سٹاف کے خلاف انضباطی کارروائی کی جاتی ہے اور انشاء اللہ کی جائے گی۔ اب تک انور علی، عامر، مشتاق، بھٹی، قیصر، محمود، محمد سلیم، راؤ مرسلین اختر اور راؤ محمد اشرف انسپکٹران کو ملازمت سے نکال دیا گیا ہے اور کئی انسپکٹرز اور فیڈ سٹاف کی تنخواہ میں سالانہ ترقیوں روک دی گئی ہیں۔ شکایت موصول ہونے پر فیڈ سٹاف کے خلاف فوراً حکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تمام فیڈ سٹاف کی تبدیلی کے لئے بھی پالیسی بنائی جا رہی ہے۔

جناب والا! ان کی چیکنگ کے لئے میں نے انہیں ایک ڈائریکٹوریٹ جس کی کاپی میں آپ کو دے دوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکریٹری انصاف نے اس پر خود admit کیا ہے کہ 50 ہزار غیر قانونی کنکشن لگانے گئے ہیں۔ This is admission of the fact. آپ ان کی performance دیکھیں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ دو تین چار لوگوں کو نکال دیا گیا ہے۔ یہ from top to bottom involve ہوتے ہیں۔ ایک آدھ کنکشن تو کہہ سکتے ہیں لیکن یہ تو 50 ہزار کنکشن ہیں اور یہ آرگنائزڈ طریقے سے کیا گیا ہے۔ کیا محکمہ اس کی proper inquiry یا investigation کا ارادہ رکھتی ہے؛ فلی ٹرانسز کوئی سزا نہیں ہے۔ یہ تو غیر قانونی کنکشن لگانے کا criminal offence ہے۔ اس پر وزیر صاحب کیا فرمائیں؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، اکتوبر 2001 سے جو کنکشن پکڑے گئے ہیں ہم نے ان سے

9 crore rupees have already been recovered۔ 9 کروڑ روپے ریویو لے لیا ہے۔ upto today 2004 سے جو 1887 لگے پکڑے ہیں ان سے واسا کو تقریباً 65 لاکھ کا سالانہ ریویو حاصل ہو گیا ہے اور ہم نے یہ ریکوری کر لی ہے۔ انشاء اللہ تعلق باقی ریکوری بھی کر رہے ہیں۔ The process is on میں نے اس کے لئے ان کو باقاعدہ ایک ایکشن پلان بنا کر دیا ہے میں کوشش کر رہا ہوں کہ سٹی گورنمنٹ اور P.H.E مل کر 139 ملین recover کریں۔

At present there are 4,85,740 metered connections out of which 60 percent are unmetered and 39% are metered connections. It is worth mentioning here that the unauthorized meter connections generate only 46% of the revenue while the 39% metered connection generate 43 percent. The main reason is that unmetered water connections fall in 3 slabs i.e. 400, 500 or 700

جو چھوٹے لوگوں کے ہیں۔ ان پر بھی کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعلق ریکوری ضرور کریں گے۔



حاجی محمد اعجاز، جناب والا! میں لاہور کا رہائشی ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ especially و اس کا ریونیو ڈیپارٹمنٹ بہت کراہت ہے۔ انھوں نے اپنے گروہوں بنانے ہونے ہیں۔ یہ باقاعدہ علاقوں میں جاتے ہیں اور ان سے منتقلیاں لیتے ہیں۔ انھوں نے کئی کئی گاڑیاں رکھی ہوئی ہیں اور پوش علاقوں میں کئی کئی کوچھیاں بنائی ہوئی ہیں۔ تو اس ریونیو کے عملے کے پورے گروپ کو یہاں سے کسی اور جگہ تبدیل کیا جائے۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ عرصہ دراز سے ایک ہی جگہ پر گئے ہونے ہیں۔ جناب والا! یہ تو ایک پورا مافیہ ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ اس مافیہ کو کنٹرول کیا جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، آپ کی شکایت بالکل جائز ہو سکتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

find any one میں نے چند دن پہلے سارے ایم ڈی بلانے تھے I think you have a point and we will change the people

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! چونکہ اب وزیر موصوف نے یقین دہانی بھی کرائی ہے اور وہ ایکشن بھی لے رہے ہیں۔ میری درخواست ہو گی کہ جس طرح یہ گئے ہونے ہیں یہ اس بارے میں جتنی بھی کارروائی کریں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں تو میں اسے پریس نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین، جی 'درست ہے۔ اس بارے جو بھی ایکشن لیں وہ ایوان میں مطلع کریں۔ لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار محمد اقبال چتر صاحب کی ہے اور یہ امن و عمار کے سلسلے میں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! بہاولپور میں پانی کے حوالے سے میری تحریک اتوانے کار نمبر 601 تھی جسے pending کروانے کے لئے میں جناب سیکرٹری کو درخواست لکھ کر دے گیا تھا۔ اب اس کا منسٹر صاحب کے پاس جواب بھی تیار ہے لہذا اسے لے لیا جائے۔

جناب چیئرمین، تحریک اتوانے کار نمبر 663 کے بعد اسے take up کر لیتے ہیں۔ جناب چتر صاحب یہ تحریک کل آپ نے move کر دی تھی لیکن اس کا جواب آنا تھا۔

ملک محمد اقبال چتر، جی! اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں نے کل اس کا جواب بھی دے دیا تھا۔ لیکن میں نے یہ گزارش کی تھی کہ چونکہ یہ دو تین ماہ پہلے کا معاملہ ہے اور اس پر میں نے latest report مانگی تھی۔ آج رپورٹ آجانے گی۔  
جناب چیئرمین، ٹھیک ہے یہ تحریک اتونے کار سوموار تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔  
وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکر ہے۔

لارنس روڈ پر جنگلے کے ساتھ ناجائز تجاوزات کی بھر مار

جناب چیئرمین، اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 664 رانا آفتاب احمد خان اور جناب سمیع اللہ خان کی طرف سے ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”خبریں“ مورخہ 14 جولائی 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ باغ جناح کی انتظامیہ اور داتا گنج بخش ماؤن کے عہدہ تہہ بازاری کی ملی بھگت سے باغ کی چار دیواری کے اندر لارنس روڈ کی جانب کے چٹکے کے ساتھ تجاوزات کی بھرمار ہو گئی ہے جس سے باغ کے حسن تباہ کرنے کے علاوہ باغ جناح کے اردگرد ایک اتہانی حساس خفیہ ادارے کے صوبائی ہیڈ کوارٹر، جی او آر، جمیبرز آف کمرس اور دیگر حساس نوعیت کے دفاتر کے لئے سنگین خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ باغ جناح کے اندر تجاوزات کی بھرمار کی خبر شائع ہونے سے نہ صرف اہل لاہور بلکہ صوبے بھر کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جناب راجہ بشارت صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ باغ جناح کی چار دیواری کے اندر وہ معاملہ داتا گنج بخش ماؤن سے متعلقہ نہ ہے۔ کیونکہ داتا گنج بخش ماؤن کی jurisdiction میں باغ جناح کے باہر کا علاقہ ہے۔ لیکن باغ

جناح کے اندر encroachment remove کرنے کا معاملہ۔۔۔۔

جناب چیئرمین، محترم! خاموشی اختیار کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، وہ باغ جناح کی انتظامیہ سے متعلق ہے لیکن جہاں تک اس چار دیواری کے باہر encroachment ہے۔ اس کا تعلق داتا گنج بخش ٹاؤن سے ہے۔ تو یہ ہمارا ایک continuous process ہے بلکہ میرے پاس داتا گنج بخش ٹاؤن کی طرف سے جو تحریری رپورٹ آئی ہے۔ جس دن یہ تحریک اتوانے کا عیش کی گئی تھی اس دن بھی ان کا encroachment کے خلاف آپریشن تھا اور یہ continuous process ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً آپریشن کرتے رہتے ہیں اور encroachment کو remove کرتے رہتے ہیں بلکہ آج کی اخراجات میں بھی یہ خبر آئی ہوئی ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور داتا گنج بخش ٹاؤن کی انتظامیہ نے مال روڈ اور اس سے ملحقہ علاقہ جات۔۔۔۔

جناب چیئرمین، تحسین صاحب! ایوان in order کریں باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ اگر باتیں کرنی ہیں تو باہر تشریف لے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، مال روڈ اور اس سے ملحقہ علاقہ جات میں encroachment کی removal کی campaign کے حوالے سے آج بھی خبر آئی ہوئی ہے تو میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جو علاقہ داتا گنج بخش ٹاؤن کی jurisdiction میں ہے۔ وہاں سے encroachment کو remove کرنے کے لئے انھیں مزید ہدایت جلدی کی جا رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اجماعی طور پر موام کے حلال میں ہے کہ وہاں سے encroachment کو remove کیا جائے۔ انشاء اللہ اس میں مزید بہتر کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! وزیر قانون صاحب کی یقین دہانی پر کہ وہ ایکشن لے رہے ہیں اسے پریس نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین، ٹکریہ۔ چونکہ محرک اسے پریس نہیں کرتے لہذا یہ تحریک اتوانے کا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا وسیع اللہ علان راجہ ریاض اور چودھری اعجاز

سماں صاحب کی طرف سے ہے۔ محرک موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتزانے کارپورڈھری زاہد پرویز ملک اصغر علی قیصر اور اللہ شکیل الرحمن کی طرف سے ہے۔  
جی اللہ صاحب!

### پنجاب سیڈ کارپوریشن کی نااہلی کی وجہ

سے کروڑوں روپے کے بیج کا ضیاع

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، شکرہ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کا بنیادی مقصد صوبہ کے کاشتکاروں کو اعلیٰ اور میڈری بیج فراہم کرنا ہے۔ وہ اس سلسلے میں ناکام ہو چکی ہے باوجود اس کے کہ ہر سال بجٹ میں اس کے لئے ایک خطیر رقم مختص کی جاتی ہے۔ اس کی مثال روزنامہ "توانے وقت" لاہور مورخ 7 جولائی 2004 کی خبر ہے کہ جس کے مطابق پنجاب سیڈ کارپوریشن کی نااہلی کی وجہ سے کروڑوں روپے کا بیج ضائع ہو گیا اور اس کا ذمہ دار اس کارپوریشن کا MD ہے جس کا اس سلسلے میں تجربہ نہ ہے۔ اس کی وجہ سے صوبے کے کاشتکاروں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جناب ولایت شاہ کھٹک پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، جناب والا اس کا جواب موصول نہیں ہوا یہ سووار تک pending کر لیں۔

جناب چیئرمین، سووار تک یہ تحریک مؤخر کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک ملک اقبال چتر شیخ تنویر احمد بیگم رسالہ جمیل صاحبہ کی طرف سے ہے۔

شیخوپور میں رئیس زادوں کی اپنے ملازم کی بیٹی سے زیادتی ملک محمد اقبال پنڈ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”نوائے وقت“ مورخہ 15 جولائی 2004 کی خبر کے مطابق موضع مراد پور نزد نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں چارٹیس زادوں نے اپنے ملازم محمد عباس کی 8 سالہ بیٹی کو بازار سے اغوا کیا اور ایک حویلی میں لے جا کر اس سے باری باری زیادتی کی۔ جس کی وجہ سے بیٹی کی موت واقع ہو گئی۔ ان رئیس زادوں نے بیٹی کی موت کو خود کشی میں بدلنے کے لئے اس کے گھر میں پھندا ڈال کر اس کو ہکا دیا اور فرار ہو گئے۔ صوبے میں خواتین و بچوں کے اغوا اور گینگ ریپ کے واقعات میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ آنے والے دن ایسے واقعات کی خبریں اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ مگر ہماری پولیس کے اعلیٰ افسران اپنے حدود کے نئے نئے مست بے حال پڑے ہوئے ہیں۔ ان واقعات کی روک تھام کے لئے کوئی منصوبہ بندی نہ کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے صوبے میں غم و خضہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین، راج صاحب! یہ آپ کے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب والا! میں اس کا جواب دیتی ہوں۔

جناب چیئر مین، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب چیئر مین! معزز رکن نے ایک نہایت ہی افسوسناک واقعے کی طرف توجہ دلائی ہے اور میں ان کی مشکور ہوں۔ اس تحریک اتوائے کار میں جس واقعے کی طرف ذکر کیا گیا ہے یہ اس حد تک درست ہے کہ مدعی محمد عباس نے مقدمہ درج کرواتے ہوئے الزام لگایا کہ امد علی، غلام عباس، شہریار اور علی نے ان کی لڑکی مسلمانہ طیبہ کے ساتھ زیادتی کر کے اسے قتل کر دیا۔ تاہم یہ تصدیق نہ ہوئی ہے کہ مظلم نے اس واقعے کو خود کشی کا رنگ دیا تھا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ وقوعے کا شگ امد علی، غلام عباس، شہریار اور علی

رضاء پسران ذوالفقار اقوام یک بنوں پر کیا۔ جس پر مقدمہ درج ہوا ہے۔ دوران تفتیش ملزمان نامزد ایف۔ آئی۔ آر کے بارے میں مدعی مقدمہ نے بیان علنی پیش کیا کہ اس نے تسلی کر لی ہے کہ اسد علی وغیرہ چار شخص بے گناہ ہیں ان کے خلاف کارروائی نہیں کروانا چاہتا۔ ایس۔ ایچ۔ او تھانہ نارنگ نے بھی دوران تفتیش ملزمان کو بے گناہ پایا جس کی تفتیش کی تصدیق ایس۔ پی (انویسی گیشن) شیخوپورہ نے بھی کی ہے۔ مزید مدعی مقدمہ نے محمد اقبال، مہنام، محمد حنیف قوم چنگو ساکن ہانے مراد پور کو گردانا ہے جن سے تفتیش مقدمہ جاری ہے۔ انشاء اللہ تعلق مقدمہ کو جلد از جلد حقائق پر یکسو کیا جانے گا۔ شکریہ

جناب چیئر مین، جی، ملک صاحب!

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب والا! ایک تو یہ بتائیں کہ ملزمان گرفتار ہونے تھے یا نہیں ہونے تھے؟ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ ملزمان گرفتار ہونے ہیں اور اس وقت کونسا چالان ہوا ہے؟ اگر مدعی مقدمہ غلام عباس نے۔۔۔

جناب چیئر مین، محترم اکتے مزم گرفتار ہونے ہیں یہ بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، اس میں دو ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور ان کے خلاف مقدمہ بھی درج ہو چکا ہے۔

جناب چیئر مین، کیا چالان کورٹ میں بھیج دیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جی، ہاں!

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب چیئر مین! کیا یہ چالان دہشت گردی کی عدالت میں گیا ہے یا عام عدالت میں گیا ہے؟ کیونکہ گینگ ریپ کے جو واقعات ہوتے ہیں ان کے مقدمات دہشت گردی کی عدالت میں چلتے ہیں۔ یہ وضاحت فرمائیں کہ کس کورٹ میں چالان بھیجا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب والا! یہ مقدمہ نمبر 253 ہے جو مورخہ 13-جولائی

2004 کو مجرم 10/7/79 302/34 درج کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، محترم! وہ پوچھ رہے ہیں کہ چالان کونسی عدالت میں گیا ہے؟ اور اگر pending ہے تو وہ بھی بتادیں یا یہ مقدمہ زیر تفتیش ہے یہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، جناب والا میں پہلے بھی عرض کر چکی ہوں کہ یہ زیر تفتیش ہے۔

جناب چیئرمین یہ زیر تفتیش ہے چالان آنے کا تو آپ کو اس کی رپورٹ کر دی جانے گی۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب والا میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ چالان کس کورٹ میں submit کرنا ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین، یہ جب چالان submit ہوگا تو اس وقت ہی فیصلہ ہوگا یہ کیسے ممکن ہے کہ پہلے ہی بتا دیا جائے کہ کلاں عدالت میں چالان جانے گا۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب والا یہ گینگ ریپ کا مقدمہ ہے گینگ ریپ جو ہے وہ 302 سے بھی زیادہ بڑا جرم ہے۔

جناب چیئرمین، آپ چیئرمین تشریف لائیں آپ کو بتا دیا جائے گا۔ آپ کی مرضی، خواہش اور انسانیت کے نالے اس کو صحیح کیا جائے گا۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب والا میری دوسری گزارش یہ ہے کہ آیا دن رات جو گینگ ریپ ہو رہے ہیں اس کے لئے حکم پولیس نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

جناب چیئرمین، آپ چیئرمین آجائیں بتا دیا جائے گا۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم سرکاری بزنس شروع کرتے ہیں۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری میں ایک نہایت ہی اہم معاملے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، آج ہمہ سبے گل پر رکھ لیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سیکرٹری انتہائی ضروری بات ہے۔

جناب چیئرمین، محمد پڑھنا ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سیکرٹری مختصر اور ضروری بات ہے۔ میں دو منٹ میں اپنی بات کو مکمل کر لیتا ہوں۔ 2001 سے پہلے 15 سال تک پنجاب یونیورسٹی کا جو امتحانات کا نظام تھا وہ انتہائی اتر تھا اور ایک سال، دو دو سال کے بعد داخلے ہو رہے تھے۔

جناب چیئرمین، آپ ایسا کریں سوموار کو کر لیں۔ آپ کو ٹائم ملے گا اب ہم نے محمد پڑھنا ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب والا! صرف دو منٹ۔ دو منٹ کی بات ہے۔

جناب چیئرمین، ایک دن میں کیا ہو جانا ہے۔ تشریف رکھیں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب والا! دو منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ محمد پڑھنا ہے اور گھر جانا ہے کوئی بات نہیں ہے۔ سوموار تک کوئی ایسی بات نہیں ہو جانی جس میں۔۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب والا! میں نے عرض کیا ہے صرف دو منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، نہیں اب سوموار کو کریں گے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب والا! میں مختصر آ عرض کروں گا کہ۔۔



جناب چیئرمین، یار مجھے کے کوئی آداب کریں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے؟ آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب والا! ہم پھر بائیکاٹ کر دیں گے۔

جناب چیئرمین، بائیکاٹ کر دیں اگر آپ کو شوق ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب والا! اتھارٹی منحصر آ عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین، چلیں کر لیں جی کر لیں۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، شکریہ جناب سیکرٹری!

جناب چیئرمین، کیا شکریہ سیکرٹری کو بات نہیں کرنے دیتے۔ فرمائیں! آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب والا! میں یہ کہہ رہا تھا کہ 15 سال تک پنجاب

یونیورسٹی کے محکمہ امتحانات کے اندر اتنی اتھارٹی تھی کہ وہ حالات ٹھیک نہ ہو رہے تھے۔ ایک

ایک سال کے بعد امتحانات کے رزلٹ آتے تھے۔ ڈاکٹر احسان اللہ ملک صاحب نے چیلنج کے

طور پر کنٹرول امتحانات کا charge لیا اور انہوں نے حکام سے یہ commitment لی کہ جب

تک میں ہوں کوئی بیرونی مداخلت نہیں کی جانے گی تو میں اسی امتحانی نظام کو ٹھیک کروں گا۔

اخبار ڈان کے main page پر آج یہ خبر بھی ہے کہ ایک صوبائی وزیر پنجاب یونیورسٹی کے

امتحانات کے متعلق انہیں pressurize کر رہے ہیں کہ ایک ایسے فرد کو ڈگری جاری کریں

جنہوں نے ایف۔ اے کی ڈگری tempered لی ہے اور وہ حیات بھی ہو چکی ہے اور بی۔ اے

کی ڈگری انہوں نے اپنی جگہ پر کسی دوسرے فرد کو بٹھا کر امتحانات دلوانے ہیں۔

جناب چیئرمین، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ تشریف رکھیں۔

جناب احسان احسن الحق احسن نولائیا، تو جناب والا یہ امتحانی نظام کو bulldoze کیا جا رہا

ہے۔

## سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور آئے)

مسودات قانون (ترمیم) صوبائی موٹر وھیکلز مصدرہ 2004

جناب چیئرمین، اب ہم سرکاری کارروائی کو شروع کرتے ہیں۔

Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004.

Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:** Sir, I

move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Transport be taken into consideration at once."

**MR CHAIRMAN:** The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Transport be taken into consideration at once."

(Not opposed)

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Transport be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE - 2**

**MR CHAIRMAN:** Now , clause 2 of the Bill is under consideration .  
Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE - 1**

**MR CHAIRMAN:** Now , clause 1 of the Bill is under consideration .  
Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR CHAIRMAN:** Now , the Preamble of the Bill is under consideration .  
Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR CHAIRMAN:** Now , the Long Title of the Bill is under consideration . Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR CHAIRMAN:** Now, third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:** Sir, I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004 be passed."

**MR CHAIRMAN:** The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004 be passed."

(Not opposed)

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004 be passed "

(The motion was carried.)

The Bill was passed.

مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب سوشل سروسز بورڈ صدرہ 2004

**MR CHAIRMAN:** Now, we take up the Punjab Social Services Board (Amendment) Bill 2004. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW:** Sir, I move:

"That the Punjab Social Services Board (Amendment) Bill 2004, as recommended by Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

**MR CHAIRMAN:** The motion moved is:

"That the Punjab Social Services Board (Amendment) Bill 2004, as recommended by Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

(Not opposed)

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Social Services Board (Amendment) Bill 2004, as recommended by Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**MR CHAIRMAN:** Now, we take up the Bill clause by clause.

### CLAUSE - 2

**MR CHAIRMAN:** Now, clause 2 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

### CLAUSE - 3

**MR CHAIRMAN:** Now, clause 3 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

### CLAUSE - 1

**MR CHAIRMAN:** Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

### PREAMBLE

**MR CHAIRMAN:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

### LONG TITLE

**MR CHAIRMAN:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR CHAIRMAN:** Now, third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:** Sir, I move:

"That the Punjab Social Services Board (Amendment)  
Bill 2004 be passed."

**Mr Chairman:** The motion moved is:

"That the Punjab Social Services Board (Amendment)  
Bill 2004 be passed."

(Not opposed)

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Social Services Board (Amendment)  
Bill 2004 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill was passed.

جناب چیئرمین، آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ لہذا اب اجلاس بروز میرٹھ مورخہ 13  
ستمبر 2004ء سپر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

---

	Issue No.	Page No.
-Detail of allocated amount at district and provincial level and the number of Zakat Committees in Lahore (Question No. 2791*)	2	211
-Detail of amount of Zakat and expenditures since 2002 in district Faisalabad (Question No.5167*)	2	261
-Detail of collection of Zakat Fund and its distribution (Question No.2578*)	2	194
-Detail of distribution of Zakat grant and other expenditure in Jhelum since 2000 (Question No.4864*)	2	258
-Detail of financial aid to the deserving people in the Union Council of Mandra Gojra Khan (Question No.3394*)	2	235
-Detail of grant of Zakat distribution and expenditures since 2000 in Bahawalpur (Question No.4859*)	2	250
-Detail of grant of Zakat distribution and other expenditures in Gujranwala since 2000 (Question No.4862*)	2	253
-Detail of government vehicles, expenditures and their usage in the department of Zakat and Ushr (Question No.5166*)	2	260
-Detail of irregularities in dividing the Zakat and misuse of powers in Chak Faiz Abad, District Dipalpur (Question No.3949*)	2	243
-Detail of officers/officials of Zakat Department in district Okara (Question No.3950*)	2	245
-Detail of recruitment in Zakat and Ushr Department since 2002 in district Rahim Yar Khan (Question No.5412*)	2	263
-Detail of rehabilitation scheme since 2002 to 2004 in district Rahim Yar Khan (Question No.5621*)	2	266
-Detail of vehicles, its use and expenditure in the department of Zakat and Ushr (Question No.4863*)	2	257
-Detail of unjust actions of the Chairman of Zakat Committee of District Gujranwala (Question No.3278*)	2	229
-Detail of Zakat Committees, Chairmen, member and other related detail in district Gujranwala (Question No.4630*)	2	249
-Detail of Zakat Committees, funds and establishment of welfare institutions from Zakat Fund in the province (Question No.3395*)	2	237
-Detail of Zakat Committees, members and the distribution of Zakat in Union Council Shalimar Town Lahore (Question No.3593*)	2	241
-Detail of Zakat Committees of district Khushab and the distribution of Zakat in the last two years (Question No.3580*)	2	240
-Detail of Zakat fund received from the Federation since 2000 (Question No.4860*)	2	251
-Organisation of Zakat and Ushr Committees, nomination of public representative and collection of Ushr Committees (Question No.3187*)	2	213
-Problems in collection getting Zakat and Ushr (Question No.3194*)	2	222
-Unjust terms and conditions in getting the dowry fund and the steps by Government (Question No.3792*)	2	242
<b>ZEENAT KHAN, BEGUM (Parliamentary Secretary for Women Development)</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	634



	Issue No.	Page No.
-Detail of welfare projects and departments of Social Welfare (Question No.2696*)	5	695
-Facilities for the citizens of Sheikhpura (Question No.3828*)	5	745
-Financial aid to the poor children of private schools from the Bai-ul-Maal (Question No.2771*)	5	739
-Funds of Social Welfare and Welfare Schemes (Question No.2697*)	5	736
-Government steps against the begging (Question No.1778*)	5	689
-Government steps in eliminating the begging in the city of Lahore (Question No.4254*)	5	747
-Information about the Dowry funds in the Union Council No.102, 106, Lahore (Question No.3115*)	5	743
-Information about the Hilal-e-Ahmer Punjab (Question No.1611*)	5	687
-Progress of NGOs who achieved grant from the Bai-ul-Maal, progress funds and other related Detail (Question No.81*)	5	759
-Provided detail of budget and expenditures from 2002-04 by the Social Welfare Department in Faisalabad (Question No.5316*)	5	757
-Schemes of economic help for disable women and children (Question No.4474*)	5	721

## Y

## YAWAR ZAMAN, MIAN

## QUESTION regarding-

-Detail of recruitments in the Punjab Mineral Development Corporation Lahore since 2002 (Question No.4305*)	1	95
---	---	----

## Z

## ZAHFER UDDIN KHAN, CHAUDHRY (Minister for Communication &amp; Works)

## DISCUSSION ON-

-Education	4	626
------------	---	-----

## POINT OF ORDER (Answer) regarding-

-Preservation of genuine condition of the heritage	2	269
--	---	-----

## ZAHID PERVAIZ, CH

## QUESTIONS regarding-

-Detail about registered Social Societies, their grants and audit in district Gujranwala (Question No.4953*)	5	754
-Detail of recruitment in Social Welfare Department since 2002 Lahore (Question No.4995*)	5	755
-Detail of vehicles, its use and expenditure in the department of Zakat and Ushr (Question No.4863*)	2	257
-Detail of recruitment in Industries department and other subordinate institutions since 2003 in district Gujranwala (Question No.4963*)	1	106

## ZABI-UN-NISA QURESHI, MISS

## DISCUSSION ON-

-Education	3	499
------------	---	-----

## QUESTION regarding-

-Detail of Welfare Institutions of women and their plans in the city of Multan (Question No.2386*)	5	733
-Schemes of economic help for disable women and children (Question No.4474*)	4	721

## ZAKAT AND USHR DEPARTMENT

## QUESTIONS regarding-

-Bio Data of the members and the Chairman of Zakat Committees in District Sheikhpura (Question No.2712*)	2	207
--	---	-----

	Issue No.	Page No.
<b>TAHIR AKHTAR MALIK, MR</b>		
<b>CONDOLENCE-</b>		
-On the demise of Muhammad Aslam Kaira and former Member Bashir Ahmed	1	159
<b>POINT OF ORDER regarding-</b>		
-Non provision of the development funds to the members of the Opposition	2	274
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Detail of the objectives, loan Mark up in the P.S.I.C. (Question No.138)	1	122
<b>TAHIR ALI JAVED, DR (Minister for Health)</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-</b>		
-Delay in changing the sewerage pipe in the Victoria Hospital Bahawalpur	2	283
-Poor administration and the corruption of millions of rupees in the District Health Office Faisalabad	3	425
-Poor condition of DHQ Hospital Rahim Yar Khan	2	287
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	624,627,678, 681,682
<b>TAHIR HUSSAIN KHAN MALAZAI, MR</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	644
<b>TAJAMMAL HUSSAIN, RANA</b>		
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Detail of bogus funds received by Principal Higher Secondary School Khokhar Sarey Alamgeer (Question No 1663*)	3	370
<b>TANVEER AHMAD, SHEIKH</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of contract of canteen of Jamia High School Jhelum (Question No.1677*)	3	372
-Detail of distribution of Zakat grant and other expenditure in Jhelum since 2000 (Question No.4864*)	2	258
-Detail of Soda Ash and other Industries in the district Jhelum (Question No 3601*)	1	79
-Irregularities by Headmaster Jamia High School Jhelum (Question No.1642*)	3	365
<b>TANVIR ASHRAF KAIRA, MR</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of aims and objective, welfare steps and administrative body of Social Welfare Department in Gujrat (Question No.4823*)	5	722
-Detail of the fund of Bait-ul-Maal and help from 2001 to up to date in Gujrat (Question No.4824*)	5	726
<b>ASNEEM RASHEED, DR</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	678,679,680

## W

**VALLAYAT SHAH KHAGGA, MR (Parliamentary Secretary for Agriculture)**

**ADJOURNMENT MOTION regarding-**

-Wastage of worth of billions rupees seed by the eligibility of Punjab Seed Corporation

5 782

**VASEEM AKHTAR, SYED, DR**

**ADJOURNMENT MOTIONS regarding-**

-Delay in changing the sewerage pipe in the Victoria Hospital Bahawalpur

2 287

	Issue No.	Page No.
-Inconvenience of students and parents in getting admission due to not clear policy of Board of Intermediate Lahore	1	151
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Completion of Projects of sweet drinking water in Cholistan Development Institute Bahawalpur ( <i>Question No.2168*</i> )	4	555
-Construction of Textile Mills in Bahawalpur by the Government ( <i>Question No.5464*</i> )	1	115
-Restoration of closed units due to flood in the small Industry estate of Bahawalpur ( <i>Question No.5474*</i> )	1	117
-Unfair use of powers by XEN Cholistan Development Authority Bahawalpur ( <i>Question No.2167*</i> )	4	546
<b>WOMEN DEVELOPMENT AND HUMAN RIGHTS DEPARTMENT</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail about registered Social Societies, their grants and audit in district Gujranwala ( <i>Question No.4953*</i> )	5	754
-Detail of aims and objective, welfare steps and administrative body of Social Welfare Department in Gujrat ( <i>Question No.4823*</i> )	5	722
-Detail of disability certificates by the district investigation board Sialkot ( <i>Question No.4379*</i> )	5	753
-Detail of registered societies foreign aid awaiting under Social Welfare Department ( <i>Question No.3221*</i> )	5	709
-Detail of construction of Dar-ul-Aman at Bund Road Lahore and its estimate, capacity and objectives ( <i>Question No.4262*</i> )	5	748
-Detail of Dar-ul-Aman and resident women in district Shekhupura ( <i>Question No.3829*</i> )	5	711
-Detail of financial aid by Bait-ul-Maal to District Shekhupura ( <i>Question No.2502*</i> )	5	735
-Detail of grants allotted to Bait-ul-Maal, formulas of district allocation and on going welfare schemes ( <i>Question No.2992A*</i> )	5	699
-Detail of grant from Bait-ul-Maal to the people of PP 145 Lahore and their names ( <i>Question No.2993*</i> )	5	705
-Detail of increasing begging and Government steps in Rawalpindi ( <i>Question No.3897*</i> )	5	713
-Detail of Institutions for the welfare of women and continued programmes in the Faisalabad ( <i>Question No.2969*</i> )	5	740
-Detail of number of registered NGOs and achieved taxes in the district Texila ( <i>Question No.3898*</i> )	5	715
-Detail of Social Welfare Officers recruited in the hospitals of Lahore ( <i>Question No.4169*</i> )	5	717
-Detail of recruitment in Social Welfare Department since 2002 Lahore ( <i>Question No.4995*</i> )	5	755
-Detail of recruitment in Social Welfare Department ( <i>Question No.4277*</i> )	5	749
-Detail of registered number of NGOs, funds and plans of Faisalabad ( <i>Question No.4243*</i> )	5	746
-Detail of restoration of Bait-ul-Maal in Pakpattan and detail of applicants seeking help ( <i>Question No.2370*</i> )	5	729
-Detail of the fund of Bait-ul-Maal and help from 2001 to up to date in Gujrat ( <i>Question No.4824*</i> )	5	726
-Detail of the offices of Bait-ul-Maal of Social Welfare Department and the method of help in the district Kasur ( <i>Question No.2374*</i> )	5	730
-Detail of the plans for eliminating begging and its restoration ( <i>Question No.3962*</i> )	5	745
-Detail of the vacant seats in the office of Deputy Director Social Welfare Faisalabad ( <i>Question No.2971*</i> )	5	742

	Issue No.	Page No.
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	664,667
<b>POINTS OF ORDER regarding-</b>		
-Election of Local Bodies Institutions on non-political bases	2	292
-News relating to Bahria Town	5	762
<b>PRIVILEGE MOTION regarding-</b>		
-Unreasonable behaviour of DSP Factory Faisalabad with the Member of Assembly	1	144
<b>SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI, RANA</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of handicraft schools in district Kasur and opportunities of employment for skilled ladies ( <i>Question No.2798*</i> )	1	67
-Detail of the offices of Bait-ul-Maal of Social Welfare Department, staff and the method of help in the district Kasur ( <i>Question No.2374*</i> )	5	730
-Detail of the plans for eliminating begging and its restoration ( <i>Question No.3962*</i> )	5	745
-Number of Technical Education Institutions and Boys and Girls students in District Kasur ( <i>Question No.3961*</i> )	1	86
<b>SHAHREEN ATIQ-UR-REHMAN, MISS</b>		
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Steps of the government for admissions of children eligible for school going ( <i>Question No.272*</i> )	3	406
<b>SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTIONS regarding-</b>		
-Assistance to the robbers by Police of Ahmed Nagar Police Station	4	618
-Enrolment of untrue bit and death by torture in Police Station Mangtanwala	4	611
-Robbery in Gakhar Mandi Branch, UBL	4	614
-Wastage of worth of billions rupees seed by the eligibility of Punjab Seed Corporation	5	782
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	497
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of approved and vacant seats in Government Technical Training Institute Gujranwala ( <i>Question No.2930*</i> )	1	70
-Detail of grant of Zakat distribution and other expenditures in Gujranwala since 2000 ( <i>Question No.4862*</i> )	2	253
-Detail of industries established in industrial estate Gulberg Lahore, plots, allotments and owners thereof ( <i>Question No.4840*</i> )	1	104
-Detail of Zakat Committees, Chairmen, member and other related detail in district Gujranwala ( <i>Question No.4630*</i> )	2	249
<b>SHAUKAT HUSSAIN MAZARI, SARDAR (Deputy Speaker)</b>		
<b>NOTIFICATION regarding</b>		
-Function as Acting Speaker	1	1
<b>SHAZIA CHAND, MRS</b>		
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Information about the Dowry funds in the Union Council No.102, 106, Lahore ( <i>Question No.3115*</i> )	5	743
<b>SHOAIB KAREM, CHAUDHRY</b>		
-Oath of office	1	17
<b>T</b>		
<b>TAHIRA MUNIR, MRS</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	491
-Health	4	670

	Issue No.	Page No.
-Detail of construction of Dar-ul-Aman at Bund Road Lahore and its estimate, capacity and objectives ( <i>Question No.4262*</i> )	5	748
-Financial aid to the poor children of private schools from the Bait-ul-Maal ( <i>Question No.2771*</i> )	5	739
<b>SAGHIRA ISLAM, MS</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	486
<b>QUESTIONS regarding</b>		
-Bio Data of the members and the Chairman of Zakat Committees in District Sheikhpura ( <i>Question No.2712*</i> )	2	207
-Detail of allocated amount at district and provincial level and the number of Zakat Committees in Lahore ( <i>Question No. 2791*</i> )	2	211
-Detail of financial aid by Bait-ul-Maal to District Sheikhpura ( <i>Question No.2502*</i> )	5	735
-Detail of Projects of P&D from 1999 to 2003 ( <i>QuestionNo.4136*</i> )	4	581
-Detail of Technical Education Institutions in District Sheikhpura ( <i>Question No.4135*</i> )	1	90
-Discriminatory treatment with lecturers and problems of teachers ( <i>Question No.1879*</i> )	3	391
-Refresh courses and study literature for objective type examinations ( <i>Question No 1878*</i> )	3	390
-Return of Technical Department of TEVTA to Industrial Department ( <i>Question No.114</i> )	1	119
<b>SAMINA NAVEED, MISS</b>		
<b>QUESTIONS regarding</b>		
-Detail of report of Technical Education about TEVTA Committee and other problems ( <i>Question No.3239*</i> )	1	75
-Detail of welfare projects and Departments of Social Welfare ( <i>Question No.2696*</i> )	5	695
-Full Detail of Development funds and projects of B.R.D.P. ( <i>Question No.3212*</i> )	4	578
-Funds of Social Welfare and Welfare Schemes ( <i>Question No.2697*</i> )	5	736
-Organisation of Zakat and Ushr Committees, nomination of public representative and collection of Ushr Committees ( <i>Question No.3187*</i> )	2	213
-Permanent Departmental position of B.R.D.P. and problems of the employees ( <i>Question No.3211*</i> )	4	576
-Problems in collection getting Zakat and Ushr ( <i>Question No.3194*</i> )	2	222
-Problems of salaries and emoluments of employees of TEVTA and fee of students ( <i>Question No.3238*</i> )	1	72
<b>SAMI ULLAH KHAN, MR</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of Incharge of education institutions and spent funds in PP 137 and 138 ( <i>Question No.1648*</i> )	3	369
-Detail of schools, colleges, teachers and students in PP-137 and 138 Shahdara ( <i>Question No.1647*</i> )	3	368
<b>SANAULLAH KHAN, RANA</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTION regarding-</b>		
-Poor administration and the corruption of millions of rupees in the District Health Office Faisalabad	2	282
<b>CALL ATTENTION NOTICES-</b>		
-Detail of Government action on expiry of a citizen by torture of Police during custody in Sir Syed Town, Faisalabad	4	588
-Detail of the open murder of Peer Binyameen Rizvi, his guard and driver and steps taken by the Government	1	127

	Issue No.	Page No.
-Detail of offices, staff and price control committees in Faisalabad ( <i>Question No.4092*</i> )	1	89
-Detail of Soda Ash and other Industries in the district Jhelum ( <i>Question No.3601*</i> )	1	80
-Detail of provided amount in 2002-2004 and expenditures in TEVTA Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5428*</i> )	1	114
-Detail of recruitment in Industries Department and other subordinate institutions since 2003 in district Gujranwala ( <i>Question No.4963*</i> )	1	107
-Detail of recruitment in TEVTA in Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5422*</i> )	1	113
-Detail of recruitments in the TEVTA ( <i>Question No.2053*</i> )	1	50
-Detail of recruitment of Sikander Mustafa in TEVTA ( <i>Question No.2054*</i> )	1	57
-Detail of recruitment of General Manager/Chief Operating Officer of TEVTA and some other problems ( <i>Question No.4879*</i> )	1	105
-Detail of recruitment of the officers on the vacant places in Industrial and Mineral Development Department ( <i>Question No.2623*</i> )	1	65
-Detail of report of Technical Education about TEVTA Committee and other problems ( <i>Question No.3239*</i> )	1	76
-Detail of Tax free zone tehsils in the province ( <i>Question No.2957*</i> )	1	72
-Detail of Technical Education Institutions in District Sheikhupura ( <i>Question No.4135*</i> )	1	91
-Detail of the newly established Industry in Lahore from 2002 to 2004 ( <i>Question No.4686*</i> )	1	103
-Detail of the objectives, loan Mark up in the P.S.I.C. ( <i>Question No.138</i> )	1	122
-Detail of recruitments in TEVTA since 2003 ( <i>Question No.4323*</i> )	1	97
-Establishment of Industrial Estate in the Rawalpindi district Gojjar Khan ( <i>Question No.119</i> )	1	121
-Implementation of apprenticeship Ordinance of 1962 over Labour department ( <i>Question No.4624*</i> )	1	102
-Number of Technical Education Institutions and Boys and Girls students in District Sheikhupura ( <i>Question No.3961*</i> )	1	56
-Problems created by the Garment Factory in the Ghaus Azam Colony, in Gulberg-III Lahore ( <i>Question No.4164*</i> )	1	94
-Problems occurring from the Garments Factory situated in the populated area Gulberg-III, Lahore ( <i>Question No.4147*</i> )	1	33
-Problems of salaries and emoluments of employees of TEVTA and fee of students ( <i>Question No.3238*</i> )	1	73
-Provision of loan for the literate and skilled people ( <i>Question No.3304*</i> )	1	77
-Reasons for delay of promotions and move over cases of the employees of TEVTA ( <i>Question No.3995*</i> )	1	48
-Restoration of closed units due to flood in the small Industry estate of Bahawalpur ( <i>Question No.5474*</i> )	1	118
-Return of Technical Department of TEVTA to Industrial Department ( <i>Question No.114</i> )	1	119
-The current condition of commercial colleges, students and the number of teachers in the district Sheikhupura ( <i>Question No.3390 (B)*</i> )	1	78
<b>RULING OF THE CHAIR regarding-</b>		
-Election of local bodies on non-political basis	3	510

## S

## SABA SADIQ, MISS

## QUESTIONS regarding

-Appointment of Director Sports (Woman) in the Punjab University ( <i>Question No.1928*</i> )	3	396
---	---	-----

	Issue No.	Page No.
<b>RECITATION-</b>		
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 6 <sup>th</sup> September, 2004	1	13
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 7 <sup>th</sup> September, 2004	2	193
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 8 <sup>th</sup> September, 2004	3	333
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 9 <sup>th</sup> September, 2004	4	533
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 10 <sup>th</sup> September, 2004	5	685
<b>REHANA JAMEEL, BEGUM</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of District Education Officers of Lahore since 1990 to 2002 ( <i>Question No.1290*</i> )	3	364
-Detail of grant from Bait-ul-Maal to the people of PP 145 Lahore and their names ( <i>Question No.2993*</i> )	5	705
-Detail of grants allotted to Bait-ul-Maal, formulas of district allocation and on going welfare schemes ( <i>Question No.2992A*</i> )	5	699
-Detail of schools and staff in Salamatpura Lahore ( <i>Question No.731*</i> )	3	357
-Detail of Zakat Committees, members and the distribution of Zakat in Union Council Shalimar Town Lahore ( <i>Question No.3593*</i> )	2	241
-Detail of the newly established Industries in Lahore from 2002 to 2004 ( <i>Question No.4686*</i> )	1	103
-Problems created by the Garment Factory in the Ghaus Azam Colony, in Gulberg-III Lahore ( <i>Question No.4164*</i> )	1	94
<b>REPORTS LAID IN THE HOUSE regarding-</b>		
-Appropriation and Finance Accounts of the Punjab Government and report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2001-02	1	445
-Presentation of Annual Report of Punjab Bait-ul-Maal for the year 2003	4	623
-The Christian College Lahore Bill 2004	1	138
-The Punjab Institute of Language Art and Cultural Bill 2004 (Bill No. 18 of 2004)	1	157
-Privilege Motion No.8, 9, 31, 36, 39	1	138
-Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004	1	139
-Social Services Board Punjab (Amendment) Bill 2004	1	139
<b>RESOLUTION regarding-</b>		
-Reinstatement of membership of Punjab Assembly in the Commonwealth Parliamentary Association	1	160
<b>ROBINA NAZAR SULAHRI, MRS ADVOCATE</b>		
<b>ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-</b>		
-Administrative and educational matters of Technical and Vocational Training Authority ( <i>Question No.99*</i> )	1	41
-Construction of Textile Mills in Bahawalpur by the Government ( <i>Question No.5464*</i> )	1	115
-Detail and number of Industries in the district Faisalabad ( <i>Question No.5172*</i> )	1	111
-Detail of approved and vacant seats in Government Technical Training Institute Gujranwala ( <i>Question No.2930*</i> )	1	70
-Detail of available quality brands of Mineral Water in the market ( <i>Question No.143</i> )	1	125
-Detail of industries established in industrial estate Gulberg Lahore, plots, allotments and owners thereof ( <i>Question No.4840*</i> )	1	104
-Detail of number of handicraft schools and other related detail in the PP-4 Gojar Khan ( <i>Question No.118</i> )	1	120
-Detail of handicraft schools in district Kasur and opportunities of employment for skilled ladies ( <i>Question No.2798*</i> )	1	68

	Issue No.	Page No.
-Schemes of economic help for disable women and children ( <i>Question No.4474*</i> )	5	721
<b>ZAKAT AND USHR DEPARTMENT</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Bio Data of the members and the Chairman of Zakat Committees in District Sheikhupura ( <i>Question No.2712*</i> )	2	207
-Detail of allocated amount at district and provincial level and the number of Zakat Committees in Lahore ( <i>Question No. 2791*</i> )	2	211
-Detail of amount of Zakat and expenditures since 2002 in district Faisalabad ( <i>Question No.5167*</i> )	2	261
-Detail of collection of Zakat Fund and its distribution ( <i>Question No.2578*</i> )	2	194
-Detail of distribution of Zakat grant and other expenditure in Jhelum since 2000 ( <i>Question No.4864*</i> )	2	258
-Detail of financial aid to the deserving people in the Union Council of Mandra Gojra Khan ( <i>Question No.3394*</i> )	2	235
-Detail of government vehicles, expenditures and their usage in the department of Zakat and Ushr ( <i>Question No.5166*</i> )	2	260
-Detail of grant of Zakat distribution and other expenditures in Gujranwala since 2000 ( <i>Question No.4862*</i> )	2	253
-Detail of grant of Zakat distribution and expenditures since 2000 in Bahawalpur ( <i>Question No.4859*</i> )	2	250
-Detail of irregularities in dividing the Zakat and misuse of powers in Chak Faiz Abad, District Dipalpur ( <i>Question No.3949*</i> )	2	243
-Detail of officers/officials of Zakat Department in district Okara ( <i>Question No.3950*</i> )	2	245
-Detail of recruitment in Zakat and Ushr Department since 2002 in district Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5412*</i> )	2	263
-Detail of rehabilitation scheme since 2002 to 2004 in district Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5621*</i> )	2	266
-Detail of vehicles, its use and expenditures in the department of Zakat and Ushr ( <i>Question No.4863*</i> )	2	257
-Detail of unjust actions of the Chairman of Zakat Committee of District Gujranwala ( <i>Question No.3278*</i> )	2	229
-Detail of Zakat Committees, members and the distribution of Zakat in Union Council Shalimar Town Lahore ( <i>Question No.3593*</i> )	2	241
-Detail of Zakat Committees, Chairmen, member and other related detail in district Gujranwala ( <i>Question No.4630*</i> )	2	249
-Detail of Zakat Committees, funds and establishment of welfare institutions from Zakat Fund in the province ( <i>Question No.3395*</i> )	2	237
-Detail of Zakat Committees of district Khushab and the distribution of Zakat in the last two years ( <i>Question No.3580*</i> )	2	240
-Detail of Zakat fund received from the Federation since 2000 ( <i>Question No.4860*</i> )	2	251
-Problems in collection getting Zakat and Ushr ( <i>Question No.3194*</i> )	2	222
-Problems of the recovery of Ushr, nomination of public representative and the alliance of Zakat, Ushr Committees ( <i>Question No.3187*</i> )	2	213
-Unjust terms and conditions in getting the dowry fund and the steps by Government ( <i>Question No.3792*</i> )	2	242

## R

RAZA ALI GILLANI, SYED (*Minister for Housing & Urban Development*)

## ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-Delay in supply of clean water to the inhabitants of Burewala city	3	423
-Supply of sub-standard water to the inhabitants of Faisalabad	3	430



	Issue No.	Page No.
-Detail of registered societies foreign aid availing under Social Welfare Department (Question No.3221*)	5	709
-Detail of construction of Dar-ul-Aman at Bund Road Lahore and its estimate, capacity and objectives (Question No.4262*)	5	748
-Detail of financial aid by Bait-ul-Maal to District Sheikhpura (Question No.2502*)	5	735
-Detail of Dar-ul-Aman and resident women in district Sheikhpura (QuestionNo.3829*)	5	711
-Detail of grants allotted to Bait-ul-Maal, formulas of district allocation and on going welfare schemes (Question No.2992A*)	5	699
-Detail of grant from Bait-ul-Maal to the people of PP 145 Lahore and their names (Question No.2993*)	5	705
-Detail of increasing begging and Government steps in Rawalpindi (QuestionNo.3897*)	5	713
-Detail of Institutions for the welfare of women and continued programmes in the Faisalabad (Question No.2969*)	5	740
-Detail of number of registered NGOs and achieved taxes in the district Texila (QuestionNo.3898*)	5	715
-Detail of offices, staff revenue and expenditures of Director General Social Welfare Lahore (Question No.4278*)	5	751
-Detail of recruitment in Social Welfare Department (Question No 4277*)	5	749
-Detail of recruitment in Social Welfare Department since 2002 Lahore (Question No.4995*)	5	755
-Detail of restoration of Bait-ul-Maal in Pakpattan and detail of applicants seeking help(QuestionNo.2370*)	5	729
-Detail of registered number of NGOs, funds and plans of Faisalabad (QuestionNo.4243*)	5	747
-Detail of Social Welfare Officers recruited in the hospitals of Lahore (Question No 4169*)	5	717
-Detail of the fund of Bait-ul-Maal and help from 2001 to up to date in Gujrat (Question No.4824*)	5	726
-Detail of the offices of Bait-ul-Maal of Social Welfare Department and the method of help in the district Kasur (Question No.2374*)	5	730
-Detail of the plans for eliminating begging and its restoration (Question No.3962*)	5	745
-Detail of the vacant seats in the office of Deputy Director Social Welfare Faisalabad (Question No.2971*)	5	742
-Detail of Welfare Institutions of women and their plans in the city of Multan (Question No.2386*)	5	733
-Detail of welfare projects and departments of Social Welfare (Question No.2696*)	5	695
-Facilities for the citizens of Sheikhpura (Question No.3828*)	5	745
-Financial aid to the poor children of private schools from the Bait-ul-Maal (Question No.2771*)	5	739
-Funds of Social Welfare and Welfare Schemes (Question No.2697*)	5	736
-Government steps against the begging (Question No.1778*)	5	689
-Government steps in eliminating the begging in the city of Lahore (Question No.4254*)	5	747
-Information about the Dowry funds in the Union Council No.102, 106, Lahore (Question No.3115*)	5	743
-Information about the Hilal-e-Ahmer Punjab (Question No.1611*)	5	687
-Progress of NGOs who achieved grant from the Bait-ul-Maal, progress funds and other related Detail (Question No.81*)	5	759
-Provided detail of budget and expenditures from 2002-04 by the Social Welfare Department in Faisalabad (Question No.5316*)	5	757

	Issue No.	Page No.
<b>MINES AND MINERAL DEPARTMENT</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of income from Minerals of Bahawalpur and contracts of River Satluj ( <i>Question No.2830*</i> )	1	68
-Detail of minerals extracted from Faisalabad and contracts ( <i>Question No.5171*</i> )	1	108
-Detail of recruitments in Mineral Department since 2002 ( <i>Question No.4327*</i> )	1	98
-Detail of recruitments in TEVTA since 2003 ( <i>Question No.4323*</i> )	1	96
-Detail of recruitments in the Punjab Mineral Development Corporation Lahore since 2002 ( <i>Question No.4305*</i> )	1	95
-Detail of welfare and security measurements for the workers and income by the minerals ( <i>Question No.3602*</i> )	1	82
-Information about Minerals obtained from surroundings of Chiniot ( <i>Question No.4569*</i> )	1	99
<b>PLANNING AND DEVELOPMENT DEPARTMENT</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Completion of Projects of sweet drinking water in Cholistan Development Institute Bahawalpur ( <i>Question No.2168*</i> )	4	555
-Detail of Master Plan for the city Toha Tek Singh ( <i>Question No.2305*</i> )	4	571
-Detail of Development funds and projects in District Faisalabad ( <i>Question No.3452*</i> )	4	580
-Detail of Development Projects of Agency for Upper Areas Development from 1996 to present year ( <i>Question No.5584*</i> )	4	585
-Detail of funds and Names of complete and incomplete schemes in last three years in District Sheikhpura ( <i>Question No.5165*</i> )	4	583
-Detail of Officers, vehicles and staff of RDA Bahawalpur ( <i>Question No.3173*</i> )	4	574
-Detail of Projects of P&D from 1999 to 2003 ( <i>Question No.4136*</i> )	4	581
-Detail of staff, grants regarding Punjab Economic Research Institute ( <i>Question No.5583*</i> )	4	584
-Existence of a Development Institute for Fort Minro D.G. Khan ( <i>Question No.3191*</i> )	4	575
-Full Detail of Development funds and projects of B.R.D.P. ( <i>Question No.3212*</i> )	4	578
-Full Detail of finished and incomplete projects of R.D.A. Bahawalpur ( <i>Question No.3174*</i> )	4	574
-Objectives of Punjab Economics research Institute Lahore and other Details ( <i>Question No.2430*</i> )	4	572
-People and areas living below the Poverty line ( <i>Question No.661*</i> )	4	534
-Permanent Departmental position of B.R.D.P. and problems of the employees ( <i>Question No.3211*</i> )	4	576
-Unfair use of powers by XEN Cholistan Development Authority Bahawalpur ( <i>Question No.2167*</i> )	4	546
-Use of Development funds of Members of the Assembly through C.C.B. ( <i>Question No.4749*</i> )	4	582
<b>WOMEN DEVELOPMENT AND HUMAN RIGHTS DEPARTMENT</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail about registered Social Societies, their grants and audit in district Gujranwala ( <i>Question No.4953*</i> )	5	754
-Detail of aims and objective, welfare steps and administrative body of Social Welfare Department in Gujrat ( <i>Question No.4823*</i> )	5	722
-Detail of disability certificates by the district investigation board Sialkot ( <i>Question No.4379*</i> )	5	753

	Issue No.	Page No.
-Detail of industries established in industrial estate Gulberg Lahore, plots, allotments and owners thereof ( <i>Question No.4840*</i> )	1	104
-Detail of number of handicraft schools and other related detail in the PP-4 Gojar Khan ( <i>Question No.118</i> )	1	120
-Detail of offices, staff and price control committees in Faisalabad ( <i>Question No.4092*</i> )	1	89
-Detail of provided amount in 2002-2004 and expenditure in TEVTA Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5428*</i> )	1	113
-Detail of recruitment in TEVTA in Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5422*</i> )	1	112
-Detail of recruitment in Industries department and other subordinate institutions since 2003 in district Gujranwala ( <i>Question No.4963*</i> )	1	106
-Detail of recruitment of the officers on the vacant places in Industrial and Mineral Development Department ( <i>Question No.2623*</i> )	1	65
-Detail of Soda Ash and other Industries in the district Jhelum ( <i>Question No.3601*</i> )	1	79
-Detail of recruitments in the TEVTA ( <i>Question No.2053*</i> )	1	49
-Detail of recruitment of General Manager/Chief Operating Officer of TEVTA and some other problems ( <i>Question No.4879*</i> )	1	105
-Detail of recruitment of Sikander Mustafa in TEVTA ( <i>Question No.2054*</i> )	1	56
-Detail of report of Technical Education about TEVTA  Committee and other problems ( <i>Question No.3239*</i> )	1	75
-Detail of Tax free zone tehsils in the province ( <i>Question No.2957*</i> )	1	71
-Detail of Technical Education Institutions in District Sheikhupura ( <i>Question No.4135*</i> )	1	90
-Detail of the newly established Industry in Lahore from 2002 to 2004 ( <i>Question No.4686*</i> )	1	103
-Detail of the objectives, loan Mark up in the P.S.I.C. ( <i>Question No.138</i> )	1	122
-Establishment of Industrial Estate in the Rawalpindi district Gojjar Khan ( <i>Question No.119</i> )	1	121
-Implementation of apprenticeship Ordinance of 1962 over Labour department ( <i>Question No.4624*</i> )	1	102
-Number of Technical Education Institutions and Boys and Girls students in District Kasur ( <i>Question No.3961*</i> )	1	86
-Problems created by the Garment Factory in the Ghaus Azam Colony, in Gulberg-III Lahore ( <i>Question No.4164*</i> )	1	94
-Problems occurring from the Garments Factory situated in the populated area Gulberg-III, Lahore ( <i>Question No.4147*</i> )	1	92
-Problems of salaries and emoluments of employees of TEVTA and fee of students ( <i>Question No.3238*</i> )	1	72
-Provision of loan for the literate and skilled people ( <i>Question No.3304*</i> )	1	76
-Reasons for delay of promotions and move over cases of the employees of TEVTA ( <i>Question No.3995*</i> )	1	88
-Restoration of closed units due to flood in the small Industry estate of Bahawalpur ( <i>Question No.5474*</i> )	1	117
-Return of Technical Department of TEVTA to Industrial Department ( <i>Question No.114</i> )	1	119
-The current condition of commercial colleges, students and the number of teachers in the district Sheikhupura ( <i>Question No.3390 (B)*</i> )	1	78

	Issue No.	Page No.
-Implementation of orders of DCO Vehari (Question No.1840*)	3	387
-Irregularities by Headmaster Jamia High School Jhelum (Question No.1642*)	3	365
-Justification for posting of Dr Fozia Sleemi against three posts (Question No.2019*)	3	401
-Justification of appointment of clerk on fake matriculation certificate Sra-e-Sadhu Khanewal (Question No.264*)	3	403
-Number of registered, unregistered and affiliated schools of the province and their performance (Question No.271*)	3	404
-Number and names of Government High Schools in Tehsil Melsi and detail of Headmasters posted there (Question No.288*)	3	408
-Particulars and service record of Headmaster Government High School Melsi (Question No.287*)	3	408
-Particulars of AEO (Male) Mandi Ahmedabad and his departmental performance (Question No.1819*)	3	385
-Policy for opening private schools and detail of sanctioned school in Pakpattan (Question No.1798*)	3	380
-Position of implementation of orders of DCO Vehari (Question No.1838*)	3	386
-Problem of shortage of teachers in Higher Secondary School Khohar Saray Alamgir (Question No.1719*)	3	375
-Recruitment of O.T. and A.T teachers (Question No.1667*)	3	371
-Recruitment of teacher on fake certificates in Kasur and steps of government (Question No.263*)	3	402
-Problems of Boys Primary School Nasirabad Rawalpindi (Question No.1888*)	3	392
-Problems of Girls Primary School Nasirabad Rawalpindi (Question No.1889*)	3	394
-Refresh courses and study literature for objective type examinations (Question No.1878*)	3	390
-Reinstatement of black listed publishers of Text Book Board (Question No.654*)	3	334
-Rules and procedure for doing Ph.D during service (Question No.1923*)	3	395
-Shifting of Engineering Academy at some proper place and establishment of Library (Question No.1759*)	3	378
-Starting of classes in the building of the school completed in Rajabad Jhang (Question No.1866*)	3	389
-Starting of classes in school built in PP-189 Okara (Question No.1695*)	3	374
-Starting of classes of Science subjects and upgradation of Girls High School Khohar Saray Alamgir (Question No.1720*)	3	376
-Steps of the government for admissions of children eligible for school going (Question No.272*)	3	406
<b>INDUSTRIES DEPARTMENT</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Administrative and educational matters of Technical and Vocational Training Authority (Question No.99*)	1	40
-Construction of Textile Mills in Bahawalpur by the Government (Question No.5464*)	1	115
-Detail and number of Industries in the district Faisalabad (Question No.5172*)	1	110
-Detail of approved and vacant seats in Government Technical Training Institute Gujranwala (Question No.2930*)	1	70
-Detail of available quality brands of Mineral Water in the market (Question No.143)	1	125
-Detail of handicraft schools in district Kasur and opportunities of employment for skilled ladies (Question No.2798*)	1	67

	Issue No.	Page No.
-Election of Local Bodies Institutions on non-political bases	2	292
-Fixation of time and composition of Committee for discussion on Private Schools sector	4	603
-Inauguration of Indian Food Festival in the Five Star hotels of Lahore	1	147
-News of President General Pervaiz Musharraf to be in the uniform for five years	1	14,19
-Non provision of the development funds to the members of the Opposition	2	274
-Preservation of genuine condition of the heritage	2	268
-Retainment of actual condition of historical buildings		
-To maintain the real condition of buildings	3	414
<b>PRIVILEGE MOTIONS regarding</b>		
-Derogatory behaviour of Conservator Forest Bahawalpur with MPA	3,4	417,601
-Insulting behaviour of DSP Wah Cantt with the MPA	1	140
-Insulting behaviour of officer of Motorway Police with MPA on the Ravi Bridge	5	775
-Use of rough language of ASI of Mozang and ignoring of the complaint by the DSP	1	142
<b>Q</b>		
<b>QUESTIONS regarding</b>		
<b>EDUCATION DEPARTMENT</b>		
-Appointment of Director Sports (Woman) in the Punjab University (Question No.1928*)	3	396
-Construction and repair of Christian Hall School Rang Mehal Lahore (Question No.655*)	3	349
-Construction of building of Boys Inter College Okara (Question No.1694*)	3	373
-Detail of bogus funds received by Principal Higher Secondary School Khokhar Sarey Alamgeer (Question No.1663*)	3	370
-Detail of contract of canteen of Jamia High School Jhelum (Question No.1677*)	3	372
-Detail of District Education Officers of Lahore since 1990 to 2002 (Question No.1290*)	3	364
-Detail of Incharge of education institutions and spent funds in PP 137 and 138 (Question No.1648*)	3	369
-Detail of Inter and Degree Colleges for Men and Women in District Rawalpindi (Question No.1735*)	3	377
-Detail of provision of funds and expenditures of Government High School Melsi since 2001 (Question No.286*)	3	407
-Detail of recruitments in Education Department in Pakpattan (Question No.1799*)	3	381
-Detail of reserved seats for minorities and admissions in Education sector (Question No.1940*)	3	398
-Detail of schools and staff in Salamapura Lahore (Question No.731*)	3	357
-Detail of schools, colleges, teachers and students in PP-137 and 138 Shahdara (Question No.1647*)	3	368
-Detail of transfers in Education Department in Sialkot (Question No.2016*)	3	400
-Discriminatory treatment with lecturers and problems of teachers (Question No.1879*)	3	391
-Discriminatory treatment with lecturers and problems of teachers (Question No.1810*)	3	383
-Establishment of girls college in Tehsil Kollisatyan, Rawalpindi (Question No.1806*)	3	382
-Establishment of girls school in Bhanwala, Chuniot (Question No.1762*)	3	380
-Establishment of more degree colleges for women in Jhelum (Question No.1645*)	3	366

	Issue No.	Page No.
<b>PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AGRICULTURE</b> <i>See under Walloyat Shah Khagga</i>		
<b>PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH</b> <i>See under Farzana Nazir, Dr</i>		
<b>PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOME</b> <i>See under Bushra Nawaz Gardezi, Syeda</i>		
<b>PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS</b> <i>See under Muhammad Ahmed Khan, Malik, Advocate</i>		
<b>PARLIAMENTARY SECRETARY FOR TEVTA</b> <i>See under Muhammad Ahmed Khan, Malik, Advocate</i>		
<b>PARLIAMENTARY SECRETARY FOR TEVTA</b> <i>See under Robina Nazar Sulahri, Mrs Advocate</i>		
<b>PARLIAMENTARY SECRETARY FOR WOMEN DEVELOPMENT</b> <i>See under Zeenat Khan, Begum</i>		
<b>PARVEEN MASOOD BHATTI, MRS</b>		
DISCUSSION ON-		
-Health	4	668,678,679
<b>REPORT LAID IN THE HOUSE regarding-</b>		
-The Christian College Lahore Bill 2004	1	138
<b>PARVEZ ELAHI, CH (Chief Minister)</b>		
<b>POINT OF ORDER (Answer) regarding-</b>		
-Compensation of the backward areas of the Punjab	2	302
<b>PLANNING AND DEVELOPMENT DEPARTMENT</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Completion of Projects of sweet drinking water in Cholistan Development Institute Bahawalpur (Question No.2168*)	4	555
-Detail of Master Plan for the city Toba Tek Singh (Question No.2305*)	4	555
-Detail of Development funds and projects in District Faisalabad (Question No.3452*)	4	580
-Detail of Development Projects of Agency for Upper Areas Development from 1996 to present year (Question No.5584*)	4	585
-Detail of funds and names of complete and incomplete schemes in last three years in District Sheikhpura (Question No.5165*)	4	583
-Detail of Officers, vehicles and staff of RDA Bahawalpur (Question No 3173*)	4	574
-Detail of Projects of P&D from 1999 to 2003 (Question No.4136*)	4	581
-Existence of a Development Institute for Fort Minro D.G. Khan (Question No.3191*)	4	575
-Full Detail of Development funds and projects of B.R.D.P. (Question No 3212*)	4	578
-Full Detail of finished and incomplete projects of R.D.A. Bahawalpur (Question No.3174*)	4	574
-Objectives of Punjab Economics research Institute Lahore and other Details (Question No.2430*)	4	572
-People and areas living below the poverty line (Question No.661*)	4	534
-Permanent Departmental position of B.R.D.P. and problems of the employees (Question No.3211*)	4	576
-Unfair use of powers by XEN Cholistan Development Authority Bahawalpur (Question No.2167*)	4	546
-Use of Development funds of Members of the Assembly through C.C.B. (Question No.4749*)	4	582
<b>POINTS OF ORDER regarding-</b>		
-Compensation of the backward areas of the Punjab	2	301

	Issue No.	Page No.
<b>N</b>		
<b>NAVEED AMMER, MR</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of reserved seats for minorities and admissions in Education sector ( <i>Question No 1940*</i> )	3	398
-Existence of a Development Institute for Fort Minro D.G. Khan ( <i>Question No.3191*</i> )	4	575
<b>NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK</b>		
<b>REPORTS LAID IN THE HOUSE regarding-</b>		
-Privilege Motion Nos 8, 9, 31, 36, 39	1	138
<b>NAZIR AHMAD MITHU DOGAR, DR</b>		
<b>QUESTIONS regarding</b>		
-Implementation of orders of DCO Vehari ( <i>Question No.1840*</i> )	3	387
-Position of implementation of orders of DCO Vehari ( <i>Question No.1838*</i> )	3	386
<b>NIGHAT PARVEEN MEER, MRS</b>		
<b>QUESTION regarding</b>		
-Establishment of more degree colleges for women in Jhelum ( <i>Question No 1645*</i> )	3	366
<b>NISHAT AFZA, MRS</b>		
<b>QUESTION regarding</b>		
-Detail of Master Plan for the city Toba Tek Singh ( <i>Question No.2305*</i> )	4	555
<b>NOOR-UN-NISA MALIK, MRS</b>		
<b>QUESTIONS regarding</b>		
-Detail of Development funds and projects in District Faisalabad ( <i>Question No.3452*</i> )	4	580
-Detail of Institutions for the welfare of women and continued programmes in the Faisalabad ( <i>Question No.2969*</i> )	5	740
-Detail of Tax free zone tehsils in the province ( <i>Question No.2957*</i> )	1	71
-Detail of the vacant seats in the office of Deputy Director Social Welfare Faisalabad ( <i>Question No 2971*</i> )	5	742
-Provision of loan for the literate and illiterate people ( <i>Question No.3304*</i> )	1	76
<b>NOTIFICATION regarding-</b>		
-Function as Acting Speaker	1	1
-Summoning of Assembly Session commenced from 6-9-2004	1	3
<b>O</b>		
<b>OATH OF OFFICE BY-</b>		
-Khalid Mehmood Waran, Malik	1	17
-Muhammad Afzal, Dr	1	17
-Muhammad Shoaib Siddiqui, Mr	1	17
-Shoaib Karim, Chaudhry	1	17
<b>OFFICERS-</b>		
-Of the House	1	12
<b>P</b>		
<b>PANEL OF CHAIRMEN-</b>		
-Announcement regarding _____ for the 17 <sup>th</sup> Session commenced from 6 <sup>th</sup> September, 2004	1	14
<b>PARLIAMENTARY SECRETARIES-</b>		
-Of the Punjab	1	10

	Issue No.	Page No.
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Establishment of girls college in Tehsil Kotlisatyan, Rawalpindi ( <i>Question No.1806*</i> )	3	382
-Justification for posting of Dr Fozia Sleemi against three posts ( <i>Question No.2019*</i> )	3	401
<b>MUHAMMAD SHOAB SIDDIQUI, MR</b>		
-Oath of office	1	17
<b>MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR (Minister For Mines And Minerals)</b>		
-Detail of income from Minerals of Bahawalpur and contracts of River Sattuj ( <i>Question No.2830*</i> )	1	69
-Detail of minerals extracted from Faisalabad and contracts ( <i>Question No.5171*</i> )	1	108
-Detail of recruitments in Mineral Department since 2002 ( <i>Question No.4327*</i> )	1	98
-Detail of recruitments in the Punjab Mineral Development Corporation Lahore since 2002 ( <i>Question No.4305*</i> )	1	96
-Detail of welfare and security measurements for the workers and income by the minerals ( <i>Question No.3602*</i> )	1	82
-Information about Minerals obtained from surroundings of Chinot ( <i>Question No.4569*</i> )	1	99
<b>MUHAMMAD WAQAS, MR</b>		
<b>POINT OF ORDER regarding-</b>		
-Inauguration of Indian Food Festival in the Five Star hotels of Lahore	1	147
<b>PRIVILEGE MOTION regarding</b>		
-Insulting behaviour of DSP Wah Cantt with the MPA	1	140
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of increasing begging and Government steps in Rawalpindi ( <i>Question No.3897*</i> )	5	713
-Detail of number of registered NGOs and achieved taxes in the district Texila ( <i>Question No.3898*</i> )	5	715
-Detail of welfare projects and departments of Social Welfare ( <i>Question No.2696*</i> )	5	696
<b>MUHAMMAD WARIS KALLU, MR</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	518
<b>MUHAMMAD YAR HIRAJ, MR</b>		
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Justification of appointment of clerk on fake matriculation certificate Sra-e-Sadhu Khanewal ( <i>Question No.264*</i> )	3	403
<b>MUJAHID ALI SHAH, SYED</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	642,655,663, 664,668
<b>MUSHTAQ AHMAD, ADVOCATE, MR</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	637,641
<b>MUSHTAQ AHMED KIANI, CP CAPT (RETD) (Minister for Public Health Engineering)</b>		
<b>PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-</b>		
-Loss of millions of rupees to the WASA by giving illegal connections	5	777
<b>MUZAFFAR ALI SHEIKH, DR</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	645,648



	Issue No.	Page No.
-Detail of number of handicraft schools and other related detail in the PP-4 Gojar Khan ( <i>Question No.118</i> )	1	120
-Detail of Zakat Committees, funds and establishment of welfare institutions from Zakat Fund in the province ( <i>Question No.3395*</i> )	2	237
-Establishment of Industrial Estate in the Rawalpindi district Gojar Khan ( <i>Question No.119</i> )	1	121
<b>MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTIONS regarding-</b>		
-Corruption in the auction of sand by the officers of Department of Minerals	4	613
-Disordered condition of safety and peace in Lahore city	4	621
-Rape assault by Land Lord's son with the daughter of a worker in Sheikhpura	5	783
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of offices, staff revenue and expenditures of Director General Social Welfare Lahore ( <i>Question No.4278*</i> )	5	751
-Detail of recruitment in Social Welfare Department ( <i>Question No.4277*</i> )	5	749
-Detail of grant of Zakat distribution and expenditures since 2000 in Bahawalpur ( <i>Question No.4859*</i> )	2	250
-Detail of income from Minerals of Bahawalpur and contracts of River Satluj ( <i>Question No.2830*</i> )	1	68
-Detail of Officers, vehicles and staff of RDA Bahawalpur ( <i>Question No.3173*</i> )	4	574
-Detail of recruitments in TEVTA since 2003 ( <i>Question No.4323*</i> )	1	96
-Detail of Zakat fund received from the Federation since 2000 ( <i>Question No.4860*</i> )	2	251
-Full Detail of finished and incomplete projects of R.D.A. Bahawalpur ( <i>Question No.3174*</i> )	4	574
<b>MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of welfare and security measurements for the workers and income by the minerals ( <i>Question No.3602*</i> )	1	82
-Detail of Zakat Committees of district Khushab and the distribution of Zakat in the last two years ( <i>Question No.3580*</i> )	2	240
<b>MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	468
-Health	4	648,649
<b>POINT OF ORDER regarding-</b>		
-Compensation of the backward areas of the Punjab	2	301
<b>MUHAMMAD LATIF PANWAR RAJPUT, MIAN</b>		
<b>PRIVILEGE MOTION regarding-</b>		
-Derogatory behaviour of Conservator Forest Bahawalpur with MPA	3,4	417,601
<b>MUHAMMAD NAWAZ, MR</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of offices, staff and price control committees in Faisalabad ( <i>Question No.4092*</i> )	1	89
-Detail of recruitments in Mineral Department since 2002 ( <i>Question No.4327*</i> )	1	98
<b>MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE</b>		
<b>CONDOLENCE-</b>		
-On the demise of Professor Ishfaq Ahmed	3	411
<b>POINT OF ORDER regarding-</b>		
-Retainment of actual condition of historical buildings	3	414

	Issue No.	Page No.
-Assistance to the robbers by Police of Ahmed Nagar Police Station	4	619
-Disordered condition of safety and peace in Lahore city	4	622
-Enrolment of untrue bit and death by torture in Police Station Mangtanwala	4	611
-Illegal property on the fence of Lawrence Road	5	
-Inconvenience of students and parents in getting admission due to not clear policy of Board of Intermediate Lahore		780
-Robbery in Gakhar Mandi Branch, UBL	1	151
-To go against the allotted programme to hand over the dead body of the Pir Binia Min by the SSP Investigation	4	615
	5	772
<b>BILLS regarding</b>		
-The Punjab Consumer Protection Bill 2004 (introduced in the House)	3	444
-The Punjab Heritage Foundation Bill 2004 (introduced in the House)	3	445
-The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentations, Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill 2004	2	320
-The University of South Asia, Lahore Bill 2004 (introduced in the House)	3	444
<b>CALL ATTENTION NOTICES (Answers) regarding</b>		
-Detail of Government action on expiry of a citizen by torture of Police during custody in Sir Syed Town, Faisalabad	4	588
-Detail of the open murder of Peer Binyameen Rizvi, his guard and driver and steps taken by the Government	1	128
<b>CONDOLENCE-</b>		
-On the demise of Maulana Mufti Ghulam Fareed Hazarvi	1	158
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	635.666.668
<b>POINTS OF ORDER (Answer) regarding-</b>		
-Election of Local Bodies Institutions on non-political bases	2	293
-News of President General Pervaiz Musharraf to be in the uniform for five years	1	16
-News relating to Bahria Town	5	761.765.767
-Non provision of the development funds to the members of the Opposition	2	275
-Retainment of actual condition of historical buildings	3	414
<b>PRIVILEGE MOTIONS (Answers) regarding-</b>		
-Insulting behaviour of DSP Wah Cantt with the MPA	1	141
-Use of rough language of ASI of Mozang and the ignoring of the complaint by the DSP	1	143
<b>RESOLUTION regarding-</b>		
-Reinstatement of membership of Punjab Assembly in the Commonwealth Parliamentary Association	1	160
<b>MUHAMMAD EJAZ, HAJI</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of available quality brands of Mineral Water in the market ( <i>Question No 143</i> )	1	125
-Problem of shortage of teachers in Higher Secondary School Khohar Saray Alamgir ( <i>Question No.1719*</i> )	3	375
-Reasons for delay of promotions and move over cases of the employees of TEVTA ( <i>Question No.3995*</i> )	1	88
-Starting of classes of Science subjects and upgradation of Girls High School Khohar Saray Alamgir ( <i>Question No.1720*</i> )	3	376
<b>MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RETD)</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	501
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of financial aid to the deserving people in the Union Council of Mandra Gojra Khan ( <i>Question No.3394*</i> )	2	235

	Issue No.	Page No.
<b>MINISTER FOR FOREST</b> <i>See under Ashfaq-ur-Rahman, Dr</i>		
<b>MINISTER FOR HEALTH</b> <i>See under Tahir Ali Javed, Dr</i>		
<b>MINISTER FOR LG &amp; RD, ADD. CHG. LAW &amp; PARLIAMENTARY AFFAIRS</b> <i>See under Muhammad Basharat Raja</i>		
<b>MINISTER FOR MINES AND MINERALS</b> <i>See under Muhammad Sibtain Khan, Mr</i>		
<b>MINISTER FOR PUBLIC HEALTH ENGINEERING</b> <i>See under Mushtaq Ahmed Kiani, Gp Capt (Retd)</i>		
<b>MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT AND HUMAN RIGHTS</b> <i>See under Aashifa Riaz Fatyana, Mrs</i>		
<b>MINISTER FOR, ZAKAT AND USHR</b> <i>See under Khadim Hussain Watoo, Mr Alias Muhammad Akhtar Khadim</i>		
<b>MUHAMMAD AFZAL, DR</b> -Oath of office	1	17
<b>MUHAMMAD AHMED KHAN, MALIK, ADVOCATE</b> DISCUSSION ON- -Education	3	482
-Health	4	643,644,658 659,665
<b>POINT OF ORDER regarding-</b> -Fixation of time and composition of Committee for discussion on Private Schools sector	4	603
<b>MUHAMMAD AJASAM SHARIFF, MR</b> PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding- -Use of rough language of ASI of Mozang and ignoring of the complaint by the DSP	1	142
<b>QUESTION regarding</b> -Government steps in eliminating the begging in the city of Lahore (Question No.4254*)	5	747
<b>MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR (Minister for Agriculture)</b> DISCUSSION ON- -Health	4	635,636, 642,643
<b>MUHAMMAD ASGHAR, MIAN</b> QUESTIONS regarding- -Construction of building of Boys Inter College Okara (Question No.1694*)	3	373
-Starting of classes in school built in PP-189 Okara (Question No.1695*)	3	374
<b>MUHAMMAD ASHRAF KAMBOH, CH</b> DISCUSSION ON- -Education	3	504
<b>MUHAMMAD ASLAM, ADVOCATE, MIAN</b> QUESTION regarding- -Number of registered, unregistered and affiliated schools of the province and their performance (Question No.271*)	3	404
<b>MUHAMMAD AYUB KHAN SALDERA, MR</b> DISCUSSION ON- -Health	4	644,676
<b>MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for LG &amp; RD, ADD. CHG. Law &amp; Parliamentary Affairs)</b> ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding- -Anxiety among the people of Faisalabad due to the sale of sub-standard and adulterate things	1	154

	Issue No.	Page No.
<b>KHALID MEHMOOD, MIAN</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of Dar-ul-Aman and resident women in district Sheikhupura ( <i>Question No.3829*</i> )	5	711
-Detail of funds and names of complete and incomplete schemes in last three years in District Sheikhupura ( <i>Question No.5165*</i> )	4	583
-Facilities for the citizens of Sheikhupura ( <i>Question No 3828*</i> )	5	745
-The current condition of commercial colleges, students and the number of teachers in the district Sheikhupura ( <i>Question No.3390 (B)*</i> )	1	78
<b>KHALID MEHMOOD WARAN, MALIK</b>		
-Oath of office	1	17
<b>M</b>		
<b>MAJID NAWAZ, MIAN</b>		
<b>QUESTIONS regarding</b>		
-Detail of provision of funds and expenditures of Government High School Melsi since 2001 ( <i>Question No.286*</i> )	3	407
-Number and names of Government High Schools in Tehsil Melsi and detail of Headmasters posted there ( <i>Question No.288*</i> )	3	409
-Particulars and service record of Headmaster Government High School Melsi ( <i>Question No 287*</i> )	3	408
<b>MASHHOOD AIMAD KHAN, RANA</b>		
<b>QUESTIONS regarding</b>		
-Detail of recruitment of General Manager/Chief Operating Officer of TEVTA and some other problems ( <i>Question No.4879*</i> )	1	105
-Problems created by the Garment Factory in the Ghaus Azam Colony, in Gulberg-III Lahore ( <i>Question No.4164*</i> )	1	94
<b>MAZHAR JAVED, MIAN</b>		
<b>QUESTION regarding</b>		
-Detail of unjust actions of the Chairman of Zakat Committee of District Gujranwala ( <i>Question No.3278*</i> )	2	229
<b>MINES AND MINERAL DEPARTMENT</b>		
-Detail of income from Minerals of Bahawalpur and contracts of River Satluj ( <i>Question No 2830*</i> )	1	68
-Detail of minerals extracted from Faisalabad and contracts ( <i>Question No.5171*</i> )	1	108
-Detail of recruitments in Mineral Department since 2002 ( <i>Question No 4327*</i> )	1	98
-Detail of recruitments in TEVTA since 2003 ( <i>Question No.4323*</i> )	1	96
-Detail of recruitments in the Punjab Mineral Development Corporation Lahore since 2002 ( <i>Question No.4305*</i> )	1	95
-Detail of welfare and security measurements for the workers and income by the minerals ( <i>Question No.3602*</i> )	1	82
-Information about Minerals obtained from surroundings of Chiniot ( <i>Question No.4569*</i> )	1	99
<b>MINISTER FOR AGRICULTURE</b>		
<i>See under Muhammad Arshad Khan Lothi, Mr</i>		
<b>MINISTER FOR AGRICULTURE MARKETING</b>		
<i>See under Hasan Akhtar Mokal, Sardar</i>		
<b>MINISTER FOR COMMUNICATION &amp; WORKS</b>		
<i>See under Zaheer ud Din Khan, Chaulhry</i>		
<b>MINISTER FOR EDUCATION</b>		
<i>See under Imran Masood, Mian</i>		
<b>MINISTER FOR ENVIORNMENT PROTECTION</b>		
<i>See under Ashfaq Ahmad, Makhloom</i>		

	Issue No.	Page No.
<b>K</b>		
<b>KANWAL NASEEM, MS</b>		
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Detail of registered societies foreign aid availing under Social Welfare Department ( <i>Question No.3221*</i> )	5	709
<b>KHADIM RUSSAIN WATTOO, MR ALIAS MUHAMMAD AKHTAR KHADIM (Minister for Zakat and Ushr)</b>		
<b>ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-</b>		
-Bio Data of the members and the Chairman of Zakat Committees in District Sheikhpura ( <i>Question No.2712*</i> )	2	207
-Detail of allocated amount at district and provincial level and the number of Zakat Committees in Lahore ( <i>Question No. 2791*</i> )	2	211
-Detail of amount of Zakat and expenditures since 2002 in district Faisalabad ( <i>Question No.5167*</i> )	2	262
-Detail of collection of Zakat Fund and its distribution ( <i>Question No.2578*</i> )	2	195
-Detail of distribution of Zakat grant and other expenditure in Jhelum since 2000 ( <i>Question No.4864*</i> )	2	259
-Detail of financial aid to the deserving people in the Union Council of Mandra Gojra Khan ( <i>Question No.3394*</i> )	2	235
-Detail of government vehicles, expenditures and their usage in the department of Zakat and Ushr ( <i>Question No.5166*</i> )	2	261
-Detail of grant of Zakat distribution and other expenditures in Gujranwala since 2000 ( <i>Question No.4862*</i> )	2	254
-Detail of grant of Zakat distribution and expenditures since 2000 in Bahawalpur ( <i>Question No.4859*</i> )	2	250
-Detail of irregularities in dividing the Zakat and misuse of powers in Chak Faz Abad, District Dipalpur ( <i>Question No.3949*</i> )	2	244
-Detail of officers/officials of Zakat Department in district Okara ( <i>Question No.3950*</i> )	2	247
-Detail of recruitment in Zakat and Ushr Department since 2002 in district Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5412*</i> )	2	264
-Detail of rehabilitation scheme since 2002 to 2004 in district Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5621*</i> )	2	267
-Detail of vehicles, its use and expenditure in the department of Zakat and Ushr ( <i>Question No.4863*</i> )	2	257
-Detail of unjust actions of the Chairman of Zakat Committee of District Gujranwala ( <i>Question No.3278*</i> )	2	230
-Detail of Zakat Committees, Chairmen, members and other related detail in district Gujranwala ( <i>Question No.4630*</i> )	2	249
-Detail of Zakat Committees, funds and establishment of welfare institutions from Zakat Fund in the province ( <i>Question No.3395*</i> )	2	238
-Detail of Zakat Committees, members and the distribution of Zakat in Union Council Shalimar Town Lahore ( <i>Question No.3593*</i> )	2	241
-Detail of Zakat Committees of district Khushab and the distribution of Zakat in the last two years ( <i>Question No.3580*</i> )	2	240
-Detail of Zakat fund received from the Federation since 2000 ( <i>Question No.4860*</i> )	2	252
-Organisation of Zakat and Ushr Committees, nomination of public representative and collection of Ushr Committees ( <i>Question No.3187*</i> )	2	214
-Problems in collection getting Zakat and Ushr ( <i>Question No.3194*</i> )	2	222
-Unjust terms and conditions in getting the dowry fund and the steps by Government ( <i>Question No.3792*</i> )	2	242
<b>KHALID MAHMOOD CHOHAN, MR</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTION regarding-</b>		
-Delay to provide clean water to the citizens of Burewala	1	153

	Issue No.	Page No.
-Detail of Tax free zone tehsils in the province ( <i>Question No.2957*</i> )	1	71
-Detail of Technical Education Institutions in District Sheikhpura ( <i>Question No.4135*</i> )	1	90
-Detail of the newly established Industry in Lahore from 2002 to 2004 ( <i>Question No.4686*</i> )	1	103
-Detail of the objectives, loan Mark up in the P.S.I.C. ( <i>Question No.138</i> )	1	122
-Establishment of Industrial Estate in the Rawalpindi district Gojjar Khan ( <i>Question No.119</i> )	1	121
-Implementation of apprenticeship Ordinance of 1962 over Labour department ( <i>Question No.4624*</i> )	1	102
-Number of Technical Education Institutions and Boys and Girls students in District Kasur ( <i>Question No.3961*</i> )	1	86
-Problems created by the Garment Factory in the Ghaus Azam Colony, in Gulberg-III Lahore ( <i>Question No.4164*</i> )	1	94
-Problems occurring from the Garments Factory situated in the populated area Gulberg-III, Lahore ( <i>Question No.4147*</i> )	1	92
-Problems of salaries and emoluments of employees of TEVTA and fee of students ( <i>Question No.3238*</i> )	1	72
-Provision of loan for the literate and skilled people ( <i>Question No.3304*</i> )	1	76
-Reasons for delay of promotions and move over cases of the employees of TEVTA ( <i>Question No.3995*</i> )	1	88
-Restoration of closed units due to flood in the small Industry estate of Bahawalpur ( <i>Question No.5474*</i> )	1	117
-Return of Technical Department of TEVTA to Industrial Department ( <i>Question No.114</i> )	1	119
-The current condition of commercial colleges, students and the number of teachers in the district Sheikhpura ( <i>Question No.3390(B)*</i> )	1	78
<b>ISHTIAQ AHMAD, MEHR</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTION regarding-</b>		
-To go against the allotted programme to hand over the dead body of the Pir Binia Min by the SSP Investigation	5	769
<b>ISHTIAQ AHMED MIRZA, MR</b>		
<b>QUESTION regarding</b>		
-Establishment of girls school in Bhanwala, Chinot ( <i>Question No.1762*</i> )	3	380
<b>J</b>		
<b>JAVAJD AHMED, CH</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of recruitments in Education Department in Pakpattan ( <i>Question No.1799*</i> )	3	381
-Detail of restoration of Bait-ul-Maal in Pakpattan and detail of applicants seeking help ( <i>Question No.2370*</i> )	5	729
-Policy for opening private schools and detail of sanctioned school in Pakpattan ( <i>Question No.1798*</i> )	3	380
<b>JAVED AKBAR DHILLON, ENGR</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTION regarding-</b>		
-Poor condition of DHQ Hospital Rahim Yar Khan	3	424
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of recruitment in Zakat and Ushr Department since 2002 in district Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5412*</i> )	2	263
-Detail of rehabilitation scheme since 2002 to 2004 in district Rahim Yar Khan ( <i>Question No.5621*</i> )	2	266

	Issue No.	Page No.
-Problem of shortage of teachers in Higher Secondary School Khohar Saray Alamgir (Question No 1719*)	3	375
-Recruitment of O.T. and A.T teachers (Question No.1667*)	3	371
-Recruitment of teacher on fake certificates in Kasur and steps of government (Question No 263*)	3	403
-Refresh courses and study literature for objective type examinations (Question No.1878*)	3	390
-Reinstatement of black listed publishers of Text Book Board (Question No.654*)	3	334
-Rules and procedure for doing Ph.D during service (Question No.1923*)	3	395
-Shifting of Engineering Academy at some proper place and establishment of Library (Question No 1759*)	3	378
-Starting of classes in the building of the school completed in Rajahad Jhang (Question No. 1866*)	3	390
-Starting of classes in school built in PP-189 Okara (Question No.1695*)	3	374
-Starting of classes of Science subjects and upgradation of Girls High School Khohar Saray Alamgir (Question No.1720*)	3	377
-Steps of the government for admissions of children eligible for school going (Question No.272*)	3	406

**INDUSTRIES DEPARTMENT****QUESTIONS regarding**

-Administrative and educational matters of Technical and Vocational Training Authority (Question No 99*)	1	40
-Construction of Textile Mills in Bahawalpur by the Government (Question No.5464*)	1	115
-Detail and number of Industries in the district Faisalabad (Question No.5172*)	1	110
-Detail of approved and vacant seats in Government Technical Training Institute Gujranwala (Question No 2930*)	1	70
-Detail of available quality brands of Mineral Water in the market (Question No.143)	1	125
-Detail of handicraft schools in district Kasur and opportunities of employment for skilled ladies (Question No.2798*)	1	67
-Detail of industries established in industrial estate Gulberg Lahore, plots, allotments and owners thereof (Question No.4840*)	1	104
-Detail of number of handicraft schools and other related detail in the PP-4 Gojar Khan (Question No.118)	1	120
-Detail of offices, staff and price control committees in Faisalabad (Question No.4092*)	1	89
-Detail of provided amount in 2002-2004 and expenditures in TEVTA Rahim Yar Khan (Question No.5428*)	1	113
-Detail of recruitment in TEVTA in Rahim Yar Khan (Question No.5422*)	1	112
-Detail of recruitment in Industries department and other subordinate institutions since 2003 in district Gujranwala (Question No.4963*)	1	106
-Detail of recruitments in the TEVTA (Question No 2053*)	1	49
-Detail of recruitment of General Manager/Chief Operating Officer of TEVTA and some other problems (Question No.4879*)	1	105
-Detail of recruitment of Sikander Mustafa in TEVTA (Question No.2054*)	1	56
-Detail of recruitment of the officers on the vacant places in Industrial and Mineral Development Department (Question No 2623*)	1	65
-Detail of Soda Ash and other Industries in the district Jhelum (Question No.3601*)	1	79
-Detail of report of Technical Education about TEVTA Committee and other problems (Question No.3239*)	1	75

	Issue No.	Page No.
-Detail of bogus funds received by Pnncipal Higher Secondary School Khokhar Sarcy Alamgeer (Question No.1663*)	3	370
-Detail of contract of canteen of Jamia High School Jhelum (Question No.1677*)	3	372
-Detail of District Education Officers of Lahore since 1990 to 2002 (Question No.1290*)	3	364
-Detail of Incharge of education institutions and spent funds in PP 137 and 138 (Question No.1648*)	3	369
-Detail of Inter and Degree Colleges for Men and Women in District Rawalpindi (Question No.1735*)	3	377
-Detail of provision of funds and expenditures of Government High School Melsi since 2001 (Question No.286*)	3	407
-Detail of recruitments in Education Department in Pakpattan (Question No.1799*)	3	381
-Detail of reserved seats for minorities and admissions in Education sector (Question No.1940*)	3	399
-Detail of schools and staff in Salamatpura Lahore (Question No.731*)	3	357
-Detail of schools, colleges, teachers and students in PP-137 and 138 Shahdara (Question No.1647*)	3	368
-Detail of transfers in Education Department in Sialkot (Question No.2016*)	3	400
-Discriminatory treatment in merging policy of educational institutions (Question No.1879*)	3	392
-Discriminatory treatment with lecturers and problems of teachers (Question No.1810*)	3	384
-Establishment of girls college in Tehsil Kotlisatyan, Rawalpindi (Question No.1806*)	3	382
-Establishment of girls school in Bhianwala, Chiniot (Question No.1762*)	3	380
-Establishment of more degree colleges for women in Jhelum (Question No.1644*)	3	366
-Position of implementation of orders of DCO Vehari (Question No.1838*)	3	386
-Implementation of orders of DCO Vehari (Question No.1840*)	3	388
-Irregularities by Headmaster Jamia High School Jhelum (Question No.1642*)	3	365
-Justification for posting of Dr Fozia Sleemi against three posts (Question No.2019*)	3	401
-Justification of appointment of clerk on fake matriculation certificate Sra-e-Sadhu Khanewal (Question No.264*)	3	404
-Number and names of Government High Schools in Tehsil Melsi and detail of Headmasters posted there (Question No.288*)	3	410
-Number of registered, unregistered and affiliated schools of the province and their performance (Question No.271*)	3	405
-Particulars and service record of Headmaster Government High School Melsi (Question No.287*)	3	408
-Particulars of AEO (Male) Mandi Ahmedabad and his departmental performance (Question No.1819*)	3	385
-Policy for opening private schools and detail of sanctioned school in Pakpattan (Question No.1798*)	3	380
-Position of implementation of orders of DCO Vehari (Question No.1838*)	3	386
-Problems of Boys Primary School Nasirabad Rawalpindi (Question No.1888*)	3	393
-Problems of Girls Primary School Nasirabad Rawalpindi (Question No.1889*)	3	394



	Issue No.	Page No.
<b>I</b>		
<b>IBRAR AHMED, MALIK</b>		
<b>QUESTIONS regarding</b>		
-Problems of Boys Primary School Nasirabad Rawalpindi ( <i>Question No.1888*</i> )	3	392
-Problems of Girls Primary School Nasirabad Rawalpindi ( <i>Question No.1889*</i> )	3	394
<b>HISAN ULLAH WAQAS, SYED</b>		
<b>BILLS regarding</b>		
-The Institute of South Asia Lahore (Amendment) Bill, 2004	2	326
-The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentations, Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill 2004	2	319
-The University of Gujrat (Amendment) Bill, 2004	2	320
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	506
-Health	4	638
<b>QUESTIONS regarding</b>		
-Administrative and educational matters of Technical and Vocational Training Authority ( <i>Question No.99*</i> )	1	41
-Construction and repair of Christian Hall School Rang Mehal Lahore ( <i>Question No.655*</i> )	3	349
-Detail of collection of Zakat Fund and its distribution ( <i>Question No.2578*</i> )	2	194
-Detail of recruitment of the officers on the vacant places in Industrial and Mineral Development Department ( <i>Question No.2623*</i> )	1	65
-Government steps against the begging ( <i>Question No.1778*</i> )	5	689
-Information about the Hilal-e-Ahmer Punjab ( <i>Question No.1611*</i> )	5	687
-Objectives of Punjab Economics research Institute Lahore and other Details ( <i>Question No.2430*</i> )	4	572
-People and areas living below the poverty line ( <i>Question No.661*</i> )	4	534
-Progress of NGOs who achieved grant from the Bai-ul-Maal, progress funds and other related detail ( <i>Question No.81*</i> )	5	759
-Recruitment of teachers on fake certificates in Kasur and steps of government ( <i>Question No.263*</i> )	3	402
-Reinstatement of black listed publishers of Text Book Board ( <i>Question No.654*</i> )	3	334
-Unjust terms and conditions in getting the dowry fund and the steps by Government ( <i>Question No.3792*</i> )	2	242
<b>PRIVILEGE MOTION regarding-</b>		
-Insulting behaviour of DSP Wah Cantt with the MPA	1	140
<b>IJAZ AHMAD, SH</b>		
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Detail of registered number of NGOs, funds and plans of Faisalabad ( <i>Question No.4243*</i> )	5	746
<b>IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)</b>		
<b>BILLS (Answers) regarding-</b>		
-The Institute of South Asia Lahore (Amendment) Bill, 2004	2	328
-The University of Gujrat (Amendment) Bill, 2004	2	322
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	446,521
<b>QUESTIONS (Answers) regarding-</b>		
-Appointment of Director Sports (Woman) in the Punjab University ( <i>Question No.1928*</i> )	3	397
-Construction and repair of Christian Hall School Rang Mehal Lahore ( <i>Question No.655*</i> )	3	349
-Construction of building of Boys Inter College Okara ( <i>Question No.1694*</i> )	3	374

	Issue No.	Page No.
<b>PRIVILEGE MOTION regarding-</b>		
-Insulting behaviour of officer of Motorway Police with MPA on the Ravi Bridge	5	775
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Starting of classes in the building of the school completed in Rajahad Jhang (Question No.1866*)	3	389
<b>REPORTS LAID IN THE HOUSE regarding-</b>		
-The Punjab Institute of Language Art and Cultural Bill 2004 (Bill No 18 of 2004)	1	157
<b>FAIZA AHMAD, MRS</b>		
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Shifting of Engineering Academy at some proper place and establishment of Library (Question No.1759*)	3	378
<b>FARAH IQBAL KHAN, MRS</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of irregularities in dividing the Zakat and misuse of powers in Chak Faiz Abad, District Divalpur (Question No.3949*)	2	243
-Detail of officers/officials of Zakat Department in district Okara (Question No 3950*)	2	244
-Detail of Social Welfare Officers recruited in the hospitals of Lahore (Question No.4169*)	5	717
<b>FARZANA NAZIR, DR (Parliamentary Secretary for Health)</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	642,662,663, 664,668,675
<b>FARZANA RAJA, MRS</b>		
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Detail of Inter and Degree Colleges for Men and Women in District Rawalpindi (Question No.1735*)	3	377
<b>FAYAZ UL HASAN CHOHAN, MR</b>		
<b>REPORTS LAID IN THE HOUSE regarding-</b>		
-Presentation of Annual Report of Punjab Bait-ul-Maal for the year 2003	4	623
-Social Services Board Punjab (Amendment) Bill 2004	1	139
<b>FURQAN ALI MUGHAL, MIRZA</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	495
-Health	4	655
<b>H</b>		
<b>HAFEEZ ULLAH KHAN, MR</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	664,671
<b>HASAN AKHTAR MOKAL, SARDAR (Minister for Agriculture Marketing)</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	655
<b>HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR (Minister for Finance)</b>		
<b>REPORTS LAID IN THE HOUSE regarding-</b>		
-Appropriation and Finance Accounts of the Punjab Government and report of the Auditor General of Pakistan thereon for the year 2001-02	3	445
<b>HASSAN MURTAZA, SYED</b>		
<b>QUESTION regarding</b>		
-Information about Minerals obtained from surroundings of Chhot (Question No.4569*)	1	99

	Issue No.	Page No.
-Irregularities by Headmaster Jamia High School Jhelum ( <i>Question No.1642*</i> )	3	365
-Justification for posting of Dr Fozia Sleemi against three posts ( <i>Question No.2019*</i> )	3	401
-Justification of appointment of clerk on fake matriculation certificate Sra-e-Sadhu Khanewal ( <i>Question No.264*</i> )	3	403
-Number and names of Government High Schools in Tehsil Melsi and detail of Headmasters posted there ( <i>Question No 288*</i> )	3	409
-Number of registered, unregistered and affiliated schools of the province and their performance ( <i>Question No.271*</i> )	3	404
-Particulars and service record of Headmaster Government High School Melsi ( <i>Question No.287*</i> )	3	408
-Particulars of AEO (Male) Mandi Ahmedabad and his departmental performance ( <i>Question No.1819*</i> )	3	385
-Policy for opening private schools and detail of sanctioned school in Pakpattan ( <i>Question No.1798*</i> )	3	380
-Position of implementation of orders of DCO Vehari ( <i>Question No 1838*</i> )	3	386
-Problems of Boys Primary School Nasirabad Rawalpindi ( <i>Question No.1888*</i> )	3	392
-Problems of Girls Primary School Nasirabad Rawalpindi ( <i>Question No 1889*</i> )	3	394
-Problem of shortage of teachers in Higher Secondary School Khokhar Saray Alamgir ( <i>Question No.1719*</i> )	3	375
-Recruitment of O.T. and A.T teachers ( <i>Question No.1667*</i> )	3	371
-Recruitment of teacher on fake certificates in Kasur and steps of Government ( <i>Question No.263*</i> )	3	402
-Refresh courses and study literature for objective type examinations ( <i>Question No.1878*</i> )	3	390
-Reinstatement of black listed publishers of Text Book Board ( <i>Question No.654*</i> )	3	334
-Rules and procedure for doing Ph.D during service ( <i>Question No.1923*</i> )	3	395
-Shifting of Engineering Academy at some proper place and establishment of Library ( <i>Question No.1759*</i> )	3	378
-Starting of classes in the building of the school completed in Rajahad Jhang ( <i>Question No.1866*</i> )	3	389
-Starting of classes in school built in PP-189 Okara ( <i>Question No.1695*</i> )	3	374
-Starting of classes of Science subjects and upgradation of Girls High School Khohar Saray Alamgir ( <i>Question No.1720*</i> )	3	376
-Steps of the Government for admissions of children eligible for school going ( <i>Question No.272*</i> )	3	406
<b>EHISAN-UL-HAQ AHSAN NOULATIA, MR</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTION regarding-</b>		
-Rape assault by Land Lord's son with the daughter of a worker in Sheikhpura	5	783
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	511
-Health	4	666,678,679
<b>F</b>		
<b>FAISAL HAYAT JABBOANA, MR</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	516
-Health	4	669

	Issue No.	Page No.
<b>CHIEF MINISTER</b>		
<i>See under Parvez Elah. Ch</i>		
<b>CONDOLLENCE-</b>		
-On the demise of Maulana Mufti Ghulam Farced Hazarvi	1	158
-On the demise of Muhammad Aslam Kaira and Former Member Bashir Ahmed	1	159
-On the demise of Professor Ishfaq Ahmed	3	411
<b>D</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	446
-Health	4	623
<b>E</b>		
<b>EDUCATION DEPARTMENT</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Appointment of Director Sports (Woman) in the Punjab University ( <i>Question No.1928*</i> )	3	396
-Construction and repair of Christian Hall School Rang Mehal Lahore ( <i>Question No.655*</i> )	3	349
-Construction of building of Boys Inter College Okara ( <i>Question No.1694*</i> )	3	373
-Detail of bogus funds received by Principal Higher Secondary School Khokhar Sarey Alameer ( <i>Question No.1663*</i> )	3	370
-Detail of contract of canteen of Jamia High School Jhelum ( <i>Question No.1677*</i> )	3	372
-Detail of District Education Officers of Lahore since 1990 to 2002 ( <i>Question No.1290*</i> )	3	364
-Detail of Incharge of education institutions and spent funds in PP 137 and 138 ( <i>Question No.1648*</i> )	3	369
-Detail of Inter and Degree Colleges for Men and Women in District Rawalpindi ( <i>Question No.1735*</i> )	3	377
-Detail of provision of funds and expenditures of Government High School Melsi since 2001 ( <i>Question No.286*</i> )	3	407
-Detail of recruitments in Education Department in Pakpattan ( <i>Question No.1799*</i> )	3	381
-Detail of reserved seats for minorities and admissions in Education sector ( <i>Question No.1940*</i> )	3	398
-Detail of Schools and staff in Salamatpura Lahore ( <i>Question No.731*</i> )	3	357
-Detail of schools, colleges, teachers and students in PP-137 and 138 Shahdara ( <i>Question No 1647*</i> )	3	368
-Detail of transfers in Education Department in Sialkot ( <i>Question No.2016*</i> )	3	400
-Discriminatory treatment with lecturers and problems of teachers ( <i>Question No.1879*</i> )	3	391
-Discriminatory treatment with lecturers and problems of teachers ( <i>Question No.1810*</i> )	3	383
-Establishment of girls college in Tehsil Kotlisatyan, Rawalpindi ( <i>Question No.1806*</i> )	3	382
-Establishment of girls school in Bhanwala, Chinot ( <i>Question No.1762*</i> )	3	380
-Establishment of more degree colleges for women in Jhelum ( <i>Question No.1645*</i> )	3	366
-Implementation of orders of DCO Vehari ( <i>Question No.1840*</i> )	3	387

	Issue No.	Page No.
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	513
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail and number of Industries in the district Faisalabad (Question No.5172*)	1	110
-Detail of amount of Zakat and expenditures since 2002 in district Faisalabad (Question No.5167*)	2	261
-Detail of Development Projects of Agency for Upper Areas Development from 1996 to present year (Question No.5584*)	4	585
-Detail of Government vehicles, expenditures and their usage in the department of Zakat and Ushr (Question No.5166*)	2	260
-Detail of minerals extracted from Faisalabad and contracts (Question No.5171*)	1	108
-Detail of funds and Names of complete and incomplete schemes in last three years in District Shekhupura (Question No.5165*)	4	584
-Provided detail of budget and expenditures from 2002-04 by the Social Welfare Department in Faisalabad (Question No.5316*)	5	757
<b>ASHFAQ-UR-RAHMAN, DR (Minister for Forest)</b>		
<b>PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-</b>		
-Derogatory behaviour of Conservator Forest Bahawalpur with MPA	4	601
<b>ASHFAQ AHMAD, MAKHDoom (Minister for Environment Protection)</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-</b>		
-Attack of diseases upon the inhabitants of Jail road due to noise and environmental pollution	3	441
<b>AZIZ ASLAM, SIEIKH</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of recruitment in TEVTA in Rahim Yar Khan (Question No.5422*)	1	112
-Detail of provided amount in 2002-2004 and expenditure in TEVTA Rahim Yar Khan (Question No.5428*)	1	113
<b>AUTHORITIES-</b>		
-Of the House	1	7
<b>B</b>		
<b>BILLS regarding-</b>		
-The Institute of South Asia Lahore (Amendment) Bill, 2004	2	326
-The Punjab Consumer Protection Bill 2004 (introduced in the House)	3	443
-The Punjab Heritage Foundation Bill 2004 (introduced in the House)	3	444
-The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious, Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill 2004 (introduced in the House)	2	317
-The University of Gujrat (Amendment) Bill, 2004	2	320
-The University of South Asia, Lahore Bill 2004 (introduced in the House)	3	444
<b>BUSHIRA NAWAZ GARDEZI, SYEDA (Parliamentary Secretary for Home)</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTION regarding-</b>		
-Rape assault by Land Lord's son with the daughter of a worker in Shekhupura	5	786
<b>C</b>		
<b>CABINET-</b>		
-Of the House	1	8
<b>CALL ATTENTION NOTICES-</b>		
-Detail of Government action on expiry of a citizen by torture of Police during custody in Sir Syed Town, Faisalabad	4	588
-Detail of the open murder of Peer Binyameen Rizvi, his guard and driver and steps taken by the Government	1	127

	Issue No.	Page No.
<b>BILLS regarding</b>		
-The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Amendment) Bill 2004	2	318
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004	5	788
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Education	3	460
-Health	4	623,630,633 634,636
<b>POINTS OF ORDER regarding-</b>		
-News of President General Pervaiz Musharraf to be in the uniform for five years	1	14
-News relating to Bahria Town	5	760
-Preservation of genuine condition of the heritage	2	268
<b>AGENDA-</b>		
-For the session held on 6 <sup>th</sup> September, 2004	1	5
-For the session held on 7 <sup>th</sup> September, 2004	2	191
-For the session held on 8 <sup>th</sup> September, 2004	3	331
-For the session held on 9 <sup>th</sup> September, 2004	4	531
-For the session held on 10 <sup>th</sup> September, 2004	5	683
<b>ANJUM SULTANA, MRS</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Discriminatory treatment with lecturers and problems of teachers (Question No.1810*)	3	383
-Particulars of AEO (Male) Mandi Ahmedabad and his departmental performance (Question No 1819*)	3	385
<b>ARIF MEHMOOD GILL, CHAUDHRY</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTION regarding-</b>		
-Loss of millions of rupees to the WASA by giving illegal connections	5	777
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	678
<b>REPORTS LAID IN THE HOUSE regarding-</b>		
-Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004	1	139
<b>ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR</b>		
<b>QUESTIONS regarding-</b>		
-Detail of disability certificates by the District Investigation Board Sialkot (Question No.4379*)	5	753
-Detail of recruitments in the TEVTA (Question No 2053*)	1	49
-Detail of recruitment of Sikander Mustafa in TEVTA (Question No 2054*)	1	56
-Detail of transfers in Education Department in Sialkot (Question No.2016*)	3	400
-Rules and procedure for doing Ph.D during service (Question No.1923*)	3	395
-Use of Development funds of Members of the Assembly through C.C.B. (QuestionNo.4749*)	4	582
<b>ASAD ASHRAF, DR</b>		
<b>DISCUSSION ON-</b>		
-Health	4	680
<b>QUESTION regarding-</b>		
-Implementation of apprenticeship Ordinance of 1962 over Labour department (Question No 4624*)	1	102
<b>ASGHAR ALI QAISER, MALIK</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTIONS regarding-</b>		
-Anxiety among the people of Faisalabad due to the sale of sub-standard and adulterate things	1	154
-Supply of sub-standard water to the inhabitants of Faisalabad	3	429

	Issue No.	Page No.
-Government steps against the begging (Question No.1778*)	5	690
-Government steps in eliminating the begging in the city of Lahore (Question No.4254*)	5	747
-Information about the Dowry funds in the Union Council No.102, 106, Lahore (Question No.3115*)	5	743
-Information about the Hilal-e-Ahmer Punjab (Question No.1611*)	5	688
-Provided details of budget and expenditures from 2002-04 by the Social Welfare Department in Faisalabad (Question No.5316*)	5	757
-Progress of NGOs who achieved grant from the Bait-ul-Maal, progress funds and other related Detail (Question No.81*)	5	759
-Schemes of economic help for disable women and children (Question No.4474*)	5	721
<b>ABDUL GHIAFOOR KHAN, CHAUDHRY</b>		
<b>POINT OF ORDER</b> regarding-		
-News relating to Bahria Town	5	764
<b>QUESTIONS</b> regarding-		
-Problems occurring from the Garments Factory situated in the populated area Guilberg-III, Lahore (Question No.4147*)	1	92
-Recruitment of O.T. and A.T teachers (Question No.1667*)	3	371
<b>ADJOURNMENT MOTIONS</b> regarding-		
-Anxiety among the people of Faisalabad due to the sale of sub-standard and adulterate things	1	154
-Attack of diseases upon the inhabitants of Jail road due to noise and environmental pollution	3	440
-Delay in changing the sewerage pipe in the Victoria Hospital Bahawalpur	2	287
-Delay in supply of clean water to the inhabitants of Burewala city	3	423
-Delay to provide clean water to the citizens of Burewala	1	153
-Disordered condition of safety and peace in Lahore city	4	621
-Illegal property on the fence of Lawrence Road	5	780
-Enrolment of untrue bit and death by torture in Police Station Mangtanwala	4	611
-Insulting behaviour of officer of Motorway Police with MPA on the Ravi Bridge	5	775
-Inconvenience of students and parents in getting admission due to not clear policy of Board of Intermediate Lahore	1	151
-Loss of millions of rupees to the WASA by giving illegal connections	5	777
-Loss worth Rs.110 million due to unlawful connections to consumers provided by inspectors of WASA	4	617
-Poor administration and the corruption of millions of rupees in the District Health Office Faisalabad	2	282
-Poor condition of DHQ Hospital Rahim Yar Khan	3	424
-Robbery in Gakhar Mandi Branch, UBL	4	614
-Supply of sub-standard water to the inhabitants of Faisalabad	3	429
-To go against the allotted programme to hand over the dead body of the Pir Binia Min by the SSP Investigation	5	769
-Wastage of worth of billions rupees seed by the eligibility of Punjab Seed Corporation	5	782
<b>AFTAB AHMAD KHAN, RANA</b>		
<b>ADJOURNMENT MOTIONS</b> regarding-		
-Assistance to the robbers by Police of Ahmed Nagar Police Station	4	618
-Attack of diseases upon the inhabitants of Jail road due to noise and environmental pollution	3	440
-Illegal property on the fence of Lawrence Road	5	780
-Loss worth Rs.110 million due to unlawful connections to consumers provided by inspectors of WASA	4	617

## INDEX

	Issue No.	Page No.
<b>A</b>		
<b>AASHIFA RIAZ FATYANA, MRS (Minister for Women Development and Human Rights)</b>		
<b>QUESTIONS (Answers) regarding-</b>		
-Detail about registered Social Societies, their grants and audit in district Gujranwala (Question No.4953*)	5	754
-Detail of aims and objective, welfare steps and administrative body of Social Welfare Department in Gujrat (Question No.4823*)	5	723
-Detail of disability certificates by the district investigation board Stalkot (Question No.4379*)	5	753
-Detail of registered societies foreign aid availing under Social Welfare Department (Question No.3221*)	5	709
-Detail of construction of Dar-ul-Aman at Bund Road Lahore and its estimate, capacity and objectives (Question No.4262*)	5	748
-Detail of financial aid by Bait-ul-Maal to District Sheikhpura (Question No.2502*)	5	735
-Detail of grant from Bait-ul-Maal to the people of PP 145 Lahore and their names (Question No.2993*)	5	706
-Detail of grants allotted to Bait-ul-Maal, formulas of district allocation and on going welfare schemes (Question No.2992A*)	5	700
-Detail of offices, staff revenue and expenditures of Director General Social Welfare Lahore (Question No.4278*)	5	752
-Detail of recruitment in Social Welfare Department since 2002 Lahore (Question No.4995*)	5	756
-Detail of recruitment in Social Welfare Department (Question No.4277*)	5	750
-Detail of Dar-ul-Aman and resident women in district Sheikhpura (Question No.3829*)	5	711
-Detail of increasing begging and Government steps in Rawalpindi (Question No.3897*)	5	713
-Detail of Institutions for the welfare of women and continued programmes in the Faisalabad (Question No.2969*)	5	740
-Detail of restoration of Bait-ul-Maal in Pakpattan and detail of applicants seeking help (Question No.2370*)	5	729
-Detail of registered number of NGOs, funds and plans of Faisalabad (Question No.4243*)	5	746
-Detail of Social Welfare Officers recruited in the hospitals of Lahore (Question No.4169*)	5	717
-Detail of the funds of Bait ul-Maal and help from 2001 to up to date in Gujrat (Question No.4824*)	5	726
-Detail of the offices of Bait-ul-Maal of Social Welfare Department and the method of help in the district Kasur (Question No.2374*)	5	730
-Detail of the plans for eliminating begging and its restoration (Question No.3962*)	5	745
-Detail of the vacant seats in the office of Deputy Director Social Welfare Faisalabad (Question No.2971*)	5	742
-Detail of Welfare Institutions of women and their plans in the city of Multan (Question No.2386*)	5	733
-Detail of welfare projects and Departments of Social Welfare (Question No.2696*)	5	695
-Facilities for the citizens of Sheikhpura (Question No.3828*)	5	745
-Financial aid to the poor children of private schools from the Bait-ul-Maal (Question No.2771*)	5	739
-Funds of Social Welfare and Welfare Schemes (Question No.2697*)	5	737